

مشکوٰۃ شریف



www.alahazratnetwork.org

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیت ورک

www.alahazratnetwork.org

تصنیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ
(متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ: فاضل شہیر مولانا عبدالکلیم خاں اختر شاہ جہانپوری علیہ الرحمہ

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۴۷۸	اختلاف قرأت وغیرہ امور کا بیان	۴۷۹	۷۔ کتاب الزکوٰۃ
۴۸۲	۹۔ کتاب الدعواۃ	۴۸۵	کن پیزول پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
۴۹۰	ذکر الہی اور تقرب خداوندی	۴۹۱	صدقہ فطر کا بیان
۴۹۸	۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۴۹۳	صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟
۵۰۱	تبیح، تحمید، تکبیر اور تسلیل کے ثواب کا بیان	۴۹۶	سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟
۵۰۸	توبہ واستغفار کا بیان	۴۹۹	خرچ کرنے کا بیان اور بخوشی کی جزائی
۵۱۸	رحمت اللہ کی وسعت کا بیان	۵۰۱	صدقہ کی فضیلت کا بیان
۵۲۳	صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔	۵۰۹	بہترین صدقہ کا بیان
۵۲۳	مخصوص اوقات کی دعائیں	۴۱۸	خاندان کے مال سے جبری جو خسر چ کرے
۵۲۳	پناہ مانگنے کا بیان	۴۲۲	جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے
۵۲۸	جامع دعاؤں کا بیان	۴۲۳	
۵۳۳		۴۲۵	۸۔ کتاب الصوم
۵۳۳		۴۲۸	چاند دیکھنے کا بیان
۵۳۸		۴۳۱	سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان
۵۴۲		۴۳۲	روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟
۵۴۹		۴۳۸	مسافر کے روزے کا بیان
۵۵۴	۱۱۔ کتاب المناک	۴۴۰	روزے کی قضا کا بیان
۵۶۰	احرام اور تکبیر کا بیان	۴۴۱	لفظی روزوں کا بیان
۵۶۲	حجۃ الموداع کے واقعے کا بیان	۴۴۸	روزے کے دیگر متعلقات
۵۶۹	مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طواف کعبہ	۴۵۰	شب قدر کا بیان
۵۷۵	وقوف عرفات کا بیان	۴۵۲	اعتکاف کا بیان
۵۷۸	عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۴۵۵	۸۔ کتاب فضائل القرآن
۵۸۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۴۶۳	نہایت کے آداب کا بیان
۵۸۲	ہدی کا بیان		
۵۸۶	سر منڈانے کا بیان		
۵۸۷	قرائی		

صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب
۶۰۰	حرم مکہ معظمہ کا بیان اشد تمسک اس کی حفاظت فرمائیے۔	۵۸۸	دکنی ذی الحجہ کا خطبہ اور ایام تشریق
۶۰۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اشد تمسک اس کی حفاظت فرمائیے۔	۵۹۲	رمی اور طواف و دعا
۶۱۰	جدول	۵۹۶	محرم کن کا مول سے نیچے
۶۱۱	قطرہ تاریخ طباعت	۵۹۸	حالت احرام میں شکار کرنے سے نیچے
			روکے جانے اور صبح فوت ہونے کا بیان



فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب
۱۰۴	جنبی سے ملنا اور اس کے لیے کیا جائز ہے	۲	عرصہ تشریح
۱۰۸	پانی کے احکام	۴	عرصہ مترجم
۱۱۰	نجاتوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان	۶	فہرست
۱۱۴	مزدوں پر سح کرنے کا بیان	۱۲	خطبہ کتاب
۱۱۶	تیمم کا بیان		
۱۱۹	منون غسل کا بیان	۱۵	۱۔ کتاب الایمان
۱۲۰	حیض کا بیان		
۱۲۳	مستحاضہ کا بیان	۲۷	کبیرو گناہ اور نفاق کی علامتیں
		۳۰	دوسرے کا بیان
۱۲۵	۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۳۳	تقدیر پر ایمان کا بیان
		۴۴	مذاب قبر کا ثبوت
		۴۹	کتاب دستبرد یقین و عمل
۱۲۸	اوقات نماز کا بیان		
۱۳۱	نماز میں جلدی کرنا	۶۲	۲۔ کتاب العلم
۱۳۷	نماز کے فضائل		
۱۳۹	اذان کا بیان	۷۷	۳۔ کتاب الطہارۃ
۱۴۲	اذان اور جواب اذان کی تفصیلات		
۱۴۷	بقیہ دو فصلیں	۸۱	جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں
۱۵۱	مساجد اور نماز کی جگہیں	۸۶	بیت الخلاء کے آداب
۱۶۲	ستر کا بیان	۹۲	مسواک کا بیان
۱۶۵	سترہ کا بیان	۹۴	وضو کی سنتیں
۱۶۸	نماز کی صفات کا بیان	۱۰۱	غسل کا بیان

صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب
۲۷۴	ماہ رمضان میں قیام	۱۷۵	تکمیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟
۲۷۸	نماز چاشت کا بیان	۱۷۸	نماز میں قرأت کا بیان
۲۸۰	نوافل کا بیان	۱۸۶	رکوع کا بیان
۲۸۲	صلوۃ التسبیح	۱۹۰	سجدہ کا بیان
۲۸۳	سفر کی نماز کا بیان	۱۹۳	تشہد کا بیان
۲۸۸	جمعہ کا بیان	۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مسدود پڑھنے کی فضیلت کا بیان -
۲۹۲	وجوب جمعہ کا بیان	۲۰۰	دوران تشہد کی دعا کا بیان
۲۹۴	طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۰۳	نماز کے بعد ذکر کرنا
۲۹۸	خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۰۸	دوران نماز کون سے کام جائز نہیں ہیں اور کون سے جائز ہیں -
۳۰۱	نماز خوف کا بیان	۲۱۵	نماز میں بھول جانے کا بیان
۳۰۴	نماز عیدین کا بیان	۲۱۷	قرآن کریم میں آیات السجدہ
۳۰۹	قربانی کا بیان	۲۲۰	جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے
۳۱۳	عتیرہ کا بیان	۲۲۳	نماز باجماعت اور اس کی فضیلت
۳۱۴	سودہ گرہ کے وقت کی نماز	۲۳۰	صفت سیدھی کرنے کا بیان
۳۱۸	سجدہ شکر کا بیان	۲۳۲	نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ
۳۱۹	نماز استسقاء کا بیان	۲۳۴	إمامت کا بیان
۳۲۲	ہراول کا بیان	۲۳۶	امام پر مقتدیوں کے حقوق
۳۲۵	۵۔ کتاب الجنائز	۲۳۹	مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مسبوق کا حکم
۰	زیارۃ اہل بیت کا ثواب	۲۴۲	جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے
۲۲۹	موت کی تمنا اور اس کی یاد	۲۴۷	سنتیں اور ان کے فضائل
۲۳۲	مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۲۵۲	رات کی نماز کا بیان
۲۵۱	میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۲۵۸	جب رات کو اٹھتے تو کیا کہے؟
۲۵۳	جنازے کے ساتھ جانا اور اس پر نماز پڑھنا	۲۶۰	راتوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب
۳۶۲	میت کو دفن کرنے کا بیان	۲۶۳	عمل میں میاں روی ہر
۳۶۷	میت پر روضے کا بیان	۲۶۷	وتر کا بیان
۳۷۶	زیارت قبر کا بیان	۲۷۲	قنوت کا بیان

عرض مترجم

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ۔ انا بعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر
معروض وجود میں آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبیا گئے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری
ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کا
بہت بڑا اور یومیہ شعبہ تعینیت و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہر ایں اڑ جاتے ہیں جیکہ معیاری تعینیت ثبوت عام
اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ اسی سرایۂ ملت کے لٹ جاتے پر شاعر مشرق کیوں نوحہ
کناں ہوئے تھے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی !

انہیں دیکھیں جو روپ میں تڑپل ہو تلبے کی پارہ

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری
ناقص عقل محبوبہ کے کلام الہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیث رسول کا سہارا ہے۔ یوں قرآن کریم حق اور سنت رسول اُس
کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دینی حالات سب سے زیادہ کام اردو زبان میں بھی کتاب و سنت پر ہونا چاہیئے تھا اور ہونا بھی
شایان شان چاہیئے تھا۔ حالات کی تمام ظرائف کہ علمائے اہل حق نے اس ضرورت کا کما حقہ احساس نہیں کیا اور نہ اس خطرے
کو محسوس کیا کہ ہر گز گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجر اسلام میں اپنے زرخیز ملائ کے
ذریعے بڑے بڑے پراسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں گوارہی ہے۔ اگر اس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو
قرآن مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیریں لکھ کر بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اسی طرح کتب احادیث
کے اردو میں ترجمے کرتے اور شروع رکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے
بد فتن دور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے۔

سورج تڑپل میں نقب ساقی کا ہے نہ یا تجھے ؟

انجن پیاسی ہے اور پیانہ بے مصباح ترا

قرآن مجید کے معنوم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہوا کہ
۱۳۳۰ھ ۱۹۱۱ء کو کنتز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظر عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال بعد
کوئی شایان شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیسی پچاسی ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیئے
ترجماتی کے پردے میں مقدس شجر اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگائیں۔ جب انہوں نے میدان
مار لیا تو آج علمائے اہل سنت و اہل فتنہ اس میں ہمارے کنتز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اوپر ظلم

کیا ہے، ستم ڈھلایا ہے، ہمارے دلوں کو تڑپایا ہے۔ ان سرانوں سے کوئی پرچھے کہ آپ اکیلے کسز الایان پر اکتفا کیوں کر بیٹھتے تھے؟ اگر ہوں نے قرآن مجید کے میں بچیں اور تربیے کیے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کروڑ اتنے بے نقاد تفسیری لکھتے اور ان کی خیانتوں کا پرہ چاک کرتے۔ تب پھر نہ کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے یا لمبی تان کر سو گئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیران نظام کچھ آنکھیں کھولتے تو پیرخانوں میں نہ راستے وصول کرنے اور نہ دھانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام نہ کروٹ لیتے تو عوام الناس کی جیبوں پر پٹیاں جھا کر کچھے دار آفریں جھاڑنے سے یہ۔ بس اس کے سوا باقی سب خیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے باز نہ بیٹھے تو نتیجہ یہی اسی صورت حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:-

سے
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضیعی کی مزا مرگ مغابا

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآن کریم کے یہ جملہ اند نزام کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکر جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کھانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں انھوں نے باقی دین کا دیا بنانے میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہوگی۔ جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں انھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بد خواہ؟ ان کے نام رہنماؤں کے خلع میں آتے ہیں یا پھر اسرار ہزروں کی فرست میں؟ وریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ ان میں سے کس کے پیچھے گئے؟ کس کو بچا اور کس کو چھوڑا قرار دے؟ وہ جبر بھی نظر دھائے گا تو اُسے ہر نظریے کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصل اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلتے گا کہ وہ اسلام کو دوسرے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے ہی خواہوں نے اس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا ان حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصل اور جعلی اسلام ہی اسلام ان کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ مدد تقرا

ایسا نہ ہو یہ درد سینے درد لا دوا

ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمہ احادیث کے اند بھی یہی ستم ظریفی کا رفرار ہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دل کھول کر ان کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور اتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کہتے ہی علماء کو جوید کر اصلاح و تحقیق کے نام پر ان سے نئے نئے اسلام جمائے۔ اس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے متعدد خانہ ساز اسلام اور معرین وجود میں آگئے جنہوں نے اصلی اسلام کو اپنے نرے میں سے لیا۔ ہر گراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چھلکاؤں کا نذر لگا رہا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا جاتا۔ اس سازش کے باعث صورت حال سے بے خبر عییب پکڑ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش ٹورنٹسٹ کی اس شرارت نے پاکستان و ہند کے مسلمانوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اُمتی کھلانے والے، قرآن مجید کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت، بھانت کی بریاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈھل اور اپنا رنگ ہے۔ ہر فرستے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تقریر کے ہر میدان میں اپنی حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو ان کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو انہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ادھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے ہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوچنا ہی نہیں۔ سوچنا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رخ کھڑی دشمنی سے بٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُست پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرستے کو زیر کرتے ہیں پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرستے والوں کو بھلا پھٹلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور دے لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرستے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سواِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا۔

دل کے پھوپھے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پر اسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے اہتوں کتب احادیث کے اُردو ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہو گا۔ کس نے اپنے جیل اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو گا؟ ہر حال کسی طرح بھی سہی، لیکن اس میدان میں بھی کام ہوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اس میدان میں بھی اپنا ضرورت کے تحت خوب جولاں دکھائی۔ میرے خیال میں اس کام کی اب تک ڈھنسی آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے رفیقِ عہد میں اُسی کے زیر سایہ آج سے قریباً ایک صدی پہلے آن سٹی یعنی سنہ ۱۸۹۹ء کے بعد۔

وہ حقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں متحدے لاکھ ایک نو سو پورا لاکھ یا گیارہ لاکھ تھے جس کی سپتے زندہ رہنے اور حقانیت کا دھول بجانے کے لیے سرمایہٴ ملت پر قبضہ جانے کی ضرورت تھی۔ مزاج کی ابتدائیوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (السنی) نے سنہ ۱۹۱۹ء متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ پہلے گئے تھے۔ قراب صدیق من خاں قنوجی بھوپالی (السنی) سنہ ۱۸۸۹ء نے اپنے نوزائیدہ فرستے کو تقریرت پہنچانے، حدیث رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتب احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتب احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اُردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ کا مائدہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپیہ کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپیہ کا چار سو روپیہ بھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف فکر معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اُردو میں

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس میاں کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرستے کو اپنی نشوونما کے لیے کافی سارا جلا اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں مٹانے لگی اور دوسری جانب اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی دریا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وظیفہ کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے:-

بعد حمد و صلوة کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنہ اللتان خدمت میں برادرانِ دینی اور شیعانِ شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ سال ۱۲۹۵ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدرآباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہرِ نبویؐ میں وارد ہوا تو جناب انجی معظی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اسی کا ہے تھا کہ جناب نواب یحییٰ آبادی قاضی بدعت انجی سنت، نواب والا جاہ، امیر الملک سید محمد صدیقی حسن خاں بھادرام اقبال، ہمارے قلم سے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمتِ صحاح شہ کی مفتوح فرمائی اور واسطے گزراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبرِ رحمت اٹھ کے گھنٹے ہی ضایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم خلیق کا ادا کیا۔

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ امامِ صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملتِ اسلامیہ کے سوا اور اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نو روپے فرستے میں شامل ہو گئے تھے، جو ان دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھنٹوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اسی کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پالنے کی پوری امید رکھتے تھے۔ ملاحظہ فرمائی ملاحظہ حیدرآبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش منی پر امام کی شکرگاہ کریمیاں تک لکھ گئے۔

کیا محبِ حق ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح شہ کے تمام اہل ہند کی معمول پر یہی کہتا ہے ہر جاوی علی الخصوص نوازہ صدیقی علیہ السلام میں جواب بلحاظ کیفیت اور حالت احوال کے ضایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سرگھکا کر عالمِ خلوت میں تصوراتِ الہی میں معروف تھا۔ دفعۃً السلام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح شہ ایک وقت میں ضایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سندِ محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امامِ صدیقی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد نظر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوعہ طبع ہوں گی اور حضرت مجددِ اپنی دہائے مستجاب سے شرف اور ترجمہ اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرمائی گئے۔

دیکھو تو دلفریبی اندازِ نقش پا مروجِ خرام یا رہی کیا گل کتر گلی

۱۔ وحید الزمان خاں، ملاحظہ، دیباچہ مؤلف امام ایک، جلد اول، مطبوعہ جادو پریس کراچی، ص ۱۰
۲۔ وحید الزمان خاں، ملاحظہ، دیباچہ پیش اور دائرہ، جلد اول، مطبوعہ مطبع سیدی کراچی، ص ۲۱

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہوا بلکہ جس عالم سے ہر سکا اُس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اردو ترجمہ دیگر بکری حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت و جماعت کی جانب سے علامہ محمود امجد رضوی مظلہ فیوض الہادی کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لکھ رہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہارٹک کر چھوڑ بیٹھے۔ تقسیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ چھ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اشعۃ اللمعات کا مولانا سید احمد نقشبندی مظلہ آٹھ جلدوں میں اردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مظلہ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا تھا جسے اردو سنہ میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد طارق خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ راسخون السنۃ السنۃ ۱۳۹۱ھ سنۃ ۱۴۱۱ھ کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو ردع پرورد اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اردو میں یہ کام بہت حقوڑا اور ناقص ہے۔ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ علامہ اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشر عشر بھی نہیں ہوا۔ گویا یہ میدان بھی سوائے غفلت کو باریکچہ اطفال بنانے والے شعبہ بازوں اور گمراہ گردن کے لیے خالی چھوڑا ہوا تھا۔

ہاں ناکامی ساریج کارواں جاتا رہا !

کارواں کے دل سے احساں زیاں جاتا رہا !

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ قہر اسلام کی کشتی تھک چکی ہے نیز طوفانوں میں گھر کبے دم مرجوں کے تعبیر طے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی ہلت کے ان ناخداؤں کو ملے تان کر سونا اور خواب خرگوش کے منہ سے لینا کہاں تک ذہیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل بیچ قیامت کو داور عشر کے حضور بتائی گئے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ قہر اسلام کے سامنے رہنا منظم طریقے پر اپنے خول پیسنے سے گھٹن اسلام کی آبادی کرتے تاکہ یہ باروں سے ہلکا نہ رہتا۔ اپنے فرخ کا احساس کرتے ہوئے حق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فرقے کے سامنے اسلاف کی طرح سید سکندری بن کر مائل ہو جاتے۔ نعوی دین کے کسی ظاہر یا پراسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے۔ یوں اُمت مرحومہ کی غیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جتوں اور ساموں کی لاج رکھتے بغاوتوں کی عظمت اور علمی مستندوں کی وجاہت پر حریف نہ آنے دیتے۔

افسوس ایسا ہے موجودہ علامہ کرام نے اہلسنت و جماعت کے بھولے بھالے آدھے خبر مسلمانوں کو دانستہ اور دانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث بالوکی کے عین گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہل حق کی اس بے کسی آدھے بے بسی پر خدائے دہانی کو زخم آگیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیوں میں جنیں چاروں طرف سے بھیڑیے گھسٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیب پروردگار کی بھیڑیوں ہیں۔ پروردگار عالم نے اہلسنت و جماعت کی بھیڑیوں میں ہی زندگی کی کچھ روح بھونک دی جس کے باعث

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لکھی ہوئی ہے اور ہر میدان میں کچھ کام بڑا شروع ہو گیا ہے۔ کام زیادہ تر وہی حضرت کر رہے ہیں جنہیں موجودہ طوائف اہلسنت اپنی صفت میں شامل کرنے سے عاجز ہو کر رہ گئے ہیں بلکہ پوری ہمت سے انہیں بدنام کرتے اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں۔ ہاں گلابی جی جن راستوں سے جدید فتنے میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر سید باب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تاحاں خاموش اور خود فراموش ہیں۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت و جماعت کے اندر بھی کتب احادیث کے اردو ترجمے کا کام شروع ہوا۔ یوں کہ و تال نگری داجور کے دوست سید برادران اس کام کا عزم بالعموم لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا سامان اثاثہ وادو پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب پندرہویں صدی کا آخری سال سرپٹ دھڑ کر دنیا سے جانے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھلنے کے لیے پندرہویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر توڑ رہا تھا۔ ترجمہ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید کتب شمال داسے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد انڈیا کپنی واسے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروائے شروع کر دیے اور بفضلہ تعالیٰ اب حدیث کی نصرت ورجن سے زیادہ کم میں اردو ترجموں سے مزین ہو کر شایان شان طریقے سے افادہ عوام کی خاطر منصف شہود پر علوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں نیاری کے جلد مراحل ملے کہ کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام برابر جاری ہے۔ میرے جیسا ہے کسی ایسے لبس اور ناکارہ انسان دھانے خیر کے ہوا ایسے مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا مانتہ دے سکتا ہے؟ خداوند کریم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

خدا نے ذوالحجۃ کے اس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابل ذکر انسان اور کچھ عجیب بیان کو اس سعادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تاہم جزعی دنیا کے سامنے اردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد مؤخر اہم کتاب اور سنن ابوداؤد اور ترمذی کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہے۔ یہ میرے دل نعت، مرشد برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت تھانہ محمد مظہر اشرف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ والہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عطا ہونے والی سعادت ہے۔ اس عطا ہونے والی سعادت کا فیضان سے کہ خدا نے رحیم و کریم نے اپنے اس عہدیان شہر ہندو کو اپنے محبوب اکرم و خلیفہ اعظم و رحمت و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال و افعال کی اردو ترجمانی سے نوازا اور پیہم نوازنا ہی جارہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مکتف و کرم ہے یہ ہر سے رب کریم کا

چکا دیا نصیب جو عید الحکیم کا

مارچ ۱۹۶۶ء سے مکتف اراغی نے نہ حال کر رکھا ہے۔ یہ صرف پروردگار عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر اس مقدس ترجمان کے میدان میں قدم رکھا اور ملاقات کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں قدم اٹھتے ہیں رہے بلکہ اٹھتے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق و مالک

کا زانا کر مہر سے کہ حیوانی عداوت و قہارست کو راہ پر حکم کے راستے میں شامل نہ ہونے دیا کیونکہ درجہ وسعت تقدس کے اس شہکار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی ترجمان کتاب ہے جن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنگروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آتا تھا جس خلاصہ کائنات کے فیضان و بہار کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت و شفقت کو از بنیا ہو کر دیا۔

چہر کر گلی گلی تباہ چٹو کر سب کی کھائے کیوں

دل کو جو عقل سے خدا تیری گل سے جائے کیوں

اسحق نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیث مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسئلہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پرندہ گھنے یا بعض مفہوموں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جہالت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باطل کی دلیل پہلی ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان و شگفتہ، یا عادیہ اور ایمان با فرد نہ ہو علمی میدان کی پھر ادبی یعنی مفہوم مراتب کو صاحب کترا ایمان کے فیضان سے پوری طرح محروم رکھا ہے جس کا اس آنا و دی اور قہر پروردی کے قدیم بڑی حد تک قحط ہے ادا اکثر خیر زمین و آسمان اپنے واسطے علامہ و دوزل بھی بڑی حد تک اسے طاق نیلایں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حاشی میں جو کچھ کما حقہ کتب معتبرہ و معتبرہ کی مدد شنی میں کیا ہے کیونکہ اہمیت محمدیہ کو ان کی دین فہمی پر لپڑا افتاد ہے اور تا قیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتب احادیث کے متعدد اُردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ انہیں دیکھا تو آنکھیں ٹپکیں ٹپکیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت حد پر ہینا کرا نیلے کرام کے وارث کہنے والے بعض حضرات تو احادیث مطہرہ کے تقدس سے کھیلنے رہے ہیں۔ غفلت خداوندی اور ناموس مصطفیٰ کا پاس لانا اگر رکھا ہے تو صرف رکی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح نا آشنا ہیں صرف جتوں کے بھرم اُردو ستاروں کے بیچ و خم کی ڈیرائی کے زعم میں جو چاہا کہہ دیا اور جس طرح چاہا کہہ دیا کیونکہ۔

میر حروف آخری ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنہوں نے ہماری دیر کی کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی تذوق و دل کے ساتھ اپنا بنالینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ جیسی کہ حقوڑی بہت غلطی تبدیل کر کے دوسروں کے حاشی کو اپنا طبعی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کا رگزار ہی کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بری وجہ دیکھا جینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علامہ دین جیسی مبارک اُردو نہا ہستیاں بھی یہ کرتے دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراط مستقیم کا پتہ بتانے والے اور انہیں راہ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوف خدا اور خطرہ روز جزا کو بالاسنے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردہ منزل ہو جاتے ہیں تو خدا فرمائیے ایسے حالات میں گروہ علماء کی قدر و قیمت اُن کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورت حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتب احادیث کے تمام اُردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی۔ ہر مل ہو سکے اُن سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی اُن حضرات کی بے جی پرونا آیا جو عظیم ہمیر کے وارث کہلاتے

وہ منزل میں سبب گم ہوئی مگر فوسس تو یہ ہے
حیرت رواں بھی ہے اُنھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا جوت ہے کہ یہ عربان سرایہ ملت کے صرف بلاتے نام و دام اور وہ حقیقت اسنے اپنے کاروباری و حسد و حسد کے گھمساں میں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اس دولت دین و دنیا کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اپنے پیسے جی کبھی بدخواہوں اور نا اہلوں کو من، مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اس مقدس امانت کو کبھی باز پچھہ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقت سو کر رہ جاتے۔ و سرایہ ملت کے محدث منجری کبھی من مانی قلبیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کی مقدس زندگیاں میں اس فرض سے عداوت پر آہر ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اس دہرہ دہری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسداری کے لیے انہیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ وہیں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہ ہمایہ سے ادنیٰ علمی و روحانی بلندیاں کس مرتبہ کی دعا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ ان کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم قرآن کی بارگاہوں میں ابعدا ب بعد صرف یہ اتنا ہی کرتے ہیں۔

اسے چشم شب بار در رو چہ تو سی
یہ گھر جو بہر رہا ہے میں نیز اصرار ہو

اسی ناچیز کو اپنی ناہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطر و موجد
بڑا ہے گھر کے حیدری کی طرح لشکا ڈھلنے والا نفس امارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہذا انہیں کہہ سکتا کہ اسی مقدس
میدان میں علمی غفلت نادان کتنی جگہ پر غور کریں کھا بیٹھا ہو۔ وہیں حالات اُن حضرات کا بھہر بہت احسان ہوگا جو ناشر کی
معرفت مجھے میری فرد گراشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرما دیں گے تاکہ شکر کے ساتھ پہلی فرصت میں اُن کی اصلاح کر دی
جائے اور کتب احادیث کے تقدسی کو خیس نہ پہنچے نیز فارمیں بھی میرے ساتھ اُن غلطیوں کی معذرت سے محفوظ ہو جائیں امید
ہے کہ کسی مرحلے پر اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدائے ذوالجلل اپنے حقیر بندے کی اسی ناچیز کاوش کو شرف قبولیت
بخشنے۔ اسے میرے لیے کفارہ عیبات، توشہ آخرت اور ذریعہ نکات بنائے۔ آمین اللہ العظیم وَتَّوَكَّلْنَا
رَبَّنَا اِنَّ الشَّرَّابَ الرَّجِيحُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَسْبِہٖ سُبْحٰنَا وَمَوْلَا مَحْسَبِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَلِّیْہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مجلس ششم در اولیاء روز عبدالحکیم خاں اختر

مختاری، مختاری، شایعہ جات لکھنؤ

الاجابة

۴۰۔ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

مطابق: ارجون ۱۹۸۵

خُطْبَةُ كِتَاب

[illegible]

تمام تشریفیں اس اللہ تعالیٰ کے پیچھے جس کی ہم تضرع کرتے ہیں
اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے
اپنے غم کی فراغت سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے ہمے سے غم سے
بچو جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کہنے والا نہیں اور جس کو
ناہجی کی ہدایت دے اس کو گمراہ ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
جو نہایت کلاسیک اور ترقی و رجعت کے لیے کافی ہو جائے یہی گواہی دیتا ہوں
تختیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد سے دوسروں پر نہیں
اس نے یہ وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان ملت
پکے تھے وہ کی روشنی ہمارے چہرے پر تھی اور اس کے ستون گزروں کو گئے تھے اور
اور منزل خیر میں ہو گئی تھی ان ہی حکم سے جس پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور
برکتیں ہوں گے مجھے نشانوں کا ظاہر کیا اور کلمہ سیدنا محمد سے تمام
کو شفا حاصل ہوتی ہے اس کے کہ اسے پہنچا دیا اور وہ ہدایت کے تہی
کو سیدھی راہ دکھائی اور مسافر کے من کو اس کی راہ دکھانے والوں کے لیے
ان کی نشان دہی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سنت سے اس قدر
اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتنا کیا جائے جو قلب مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ظاہر ہوئی۔ خداوند کی راہی کو مضبوط کیا اس وقت ممکن
ہے جب ضروریات نبوی کی مباحث تعلیم پر کتاب معانی جس کو مصنف علی اللہ
قامت علیہ السلام نے حضرت بن مسعود فرما دیا ہے نے تیسرا روایتی راہ اللہ تعالیٰ
ان کے درمیان کو بند فرمائے اس کو صوح پر ہاتھ کتاب تھی اس میں مندرج
اور متفرق احادیث کو مد نظر فرمایا گیا ہے لیکن قاضی مصنف نے
اختصار کو مد نظر رکھا کہ اس صورت کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر
بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ سے کتاب کا نقل کرنا
یہی کافی تھا اور مندرجہ سے کبھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا
وہ اس نے اس راہ سے اللہ تعالیٰ سے طلب میرا کہ یعنی اس پر ہدایت

الْقَوَائِدُ لَا رَأْيَ فِي حَتَابِ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَمَا رَأَى فِي
الْمَذَاهِبِ حَتَّى يَلْجُو مِنْ ذَلِكَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَرَّتَ إِذَا
وَقَعَتْ عَلَى ذَلِكَ كَيْفَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَأَكْثَرُ مَا يَلْجُو فِي الْقَوَائِدِ
وَلَمْ أَلْجُ إِلَى جُفَاءِ الشُّرُوحِ وَالْمَقَالِ بِقَدَرِ الرُّسُومِ
وَالْعَاقِلَةِ وَتَكُنْتُ ذَلِكَ الْإِخْتِلَافَ كَمَا فَهَمْتُ صَا
أَشْأَنَ أَنْ يَرَى اللَّهُ عَزَّ مِنْ خَيْرِيبٍ أَوْ ضَوْفٍ أَوْ
حَتَّى يَوْمًا يَكُنْتُ وَبِهِمْ خَالِيًا وَمَا لَمْ يُشْهِدْ لِي
مِنَ الْأَصُولِ كُنْتُ قَدْ كُنْتُ فِي سَكْرَةٍ لَا أَلْفَ
مَوَاضِعَ يَلْجُو فِي دُونِهَا قِيَمٌ مَوَاضِعَ مَهْمَةً فِي
فَرْقَةٍ حَتَّى لَمْ أَظْهَرِ حَتَّى تَأْوِيهِ فَتَكُنْتُ الْبَيْتَ
لَوْ أَنَّ عَزَّكَ عَلَيْهِ مَا لَوْ أَنَّ يَوْمَ أَحَسَّ اللَّهُ عَزَّكَ
سَكْرَتِكَ الْوَلَدِ يَوْمَ سَكْرَةِ الْمَكَائِمِ وَأَسْأَلُ
اللَّهُ الْخَيْرَ فِي قَائِلِهَا نَدَى وَالْجَدَانَةِ وَالْوَسْبَانَةِ
بِشَيْءٍ مَا أَصْدَقَ وَأَنْ يَنْتَقِي فِي الْعَيْنِ
قَائِلُ الْمَتَابِ وَبِهِمْ الْمُسْتَبِينُ وَ
الْمُسْتَبِينُ حَتَّى اللَّهُ قَدْ نَصَرَ الْوَكِيلَ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

نام عید کی جمع میں مصححین اور جامع الاصول اور طریقہ حنفی کے
کے بعد شیعین کی مصححین و مفسرین کے متعلقہ پر اعتماد کیا ہے اگر مفسرین
حدیث میں اختلاف نظر سے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف سنادیں ہیں
خاصہ میں اس میں حدیث پر مطلقہ دوسرے اس کو جناب مصنف نے
نقل کیا ہے کہ بعض بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں میں نے یہ لکھا ہے
کیسے اس میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی اس سے مختلف کہیں
ہے یا اس سے مختلف دوسری دعائیت محمد ہے ایسے مواقع پر اس
کو میری کم طبی پر محمول کیا ہلے کہ جناب شیخ راشد تعالیٰ ان کے دربار
کو بلند فرمائے کہ کی جانب مفسر کیا ہلے میں مشتعل کیا ہے کہ برائی کے
تصور پر ہمارا لگتا ہے کہ کوئی صاحب عقلی سے واقف ہو کر مجھ سے
سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں کہ ہر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے
میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق
کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بھیہ نقل کر دیا
ہے قاضی مصنف نے اس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی
طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں
نے اشارہ نہیں کیا حالانکہ میں نے اسوں کے بیان کر کے ہی شیخ کی جرحی
کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص مفسر سے اس کا اہتمام ترک کر دیا

ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے
میں نے وہ جگہ غلطی پروردی اگر کسی قاری کو ہوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو اشارہ کتاب کہہ دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب
کا نام مشکوٰۃ المصابیح لکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق دے وہ ہدایت اور غلطی سے بچنے کی ہدایت کا ہوں اور جس کام کا میں نے راوی کیا اللہ تعالیٰ
اس کو جزا دے اس کے لیے اس کا اجر دیا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ان کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے
اللہ تعالیٰ بہترین و کمال ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے انہوں سے کچھ اور ہے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب و کمال ہے

حضرت مولانا عبد بنی اللہ رحمہ اللہ کی تفسیر و تفسیر اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا اور دین کی نسبت یہ ہے اور
شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق ہے جس شخص کی ہجرت خوف
اللہ سے ہو تو اس کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ سے ہو تو اس کی
خوشنودی کا سبب ہے تو جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خاتون
سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس
نے ہجرت کی ہے (مستحق علیہ)

هَذَا مَعْنَى الْمَشْأَلِ تَوْفِيقَ اللَّهِ عَزَّ فَكَانَ
تَعْمَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا الْأَعْمَالُ الْبَارِيَّةَ
فَوَاشَا بِمُصْرِيٍّ عَمَّا كَرِهِي كَمَا كَانَتْ وَجْهِي إِلَى اللَّهِ
قَدْ مَوْلِيَهُ فَيُجَوِّدُ إِلَى اللَّهِ قَدْ مَوْلِيَهُ وَمَنْ كَانَتْ وَجْهِي
إِلَى دُنْيَا يُوسِبُهَا أَوْ مَاتَ لَا يَلْزَمُهَا كَوَيْحَرِ الْمَذَاهِبِ
مَا هَذَا عَجَبًا لِي -

(مستحق علیہ)

درود بر خدای تعالی

44

فہرست

五

مكتبة

2.

الحمد لله

10

المشرف

الحمد لله رب العالمين

[illegible]

(مستحق علمیت)

۱۱- وَكَفَىٰ آيَةً أَن كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ مِنْتَنَا وَاحْتَمَلَ قُرْبَتَنَا فَقَدْ لَدَّ السُّورُ الْكِبْرَىٰ وَهُوَ مِمَّا اسْتَوَىٰ وَمِمَّا رَسَدَ لَدَّةَ نُصُورِنَا اللَّهُ فِي وَقْعِهِ - (سَعَادَةُ الْبُكَارِيِّ)

(استاذان محترمین)

۱۳- وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْ أَحَدٍ

حضرت ابی حمزہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک شخص کو گواہی دے کہ میں نے اس کو گواہی دے کر قتل کیا ہے، اس کا اجر ہے کہ وہ ایک سو نو سو سال تک زندہ رہے اور اس کا اجر ہے کہ وہ ایک سو نو سو سال تک زندہ رہے۔

[illegible]

صورتِ انجیر پر روحی حشر و روايت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دولتِ بادشاہ میں ایک اموی و مہاجر جوئے اور عمر بن کعبہ ایسا فعلِ عظیم پر مانی
جس پر عمل کر کے میں حسرت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ میں جاؤں گا اور اگر اللہ
عزیزہ رکھے گا تو اگر اللہ رمضان کے روزے دیکھیں کہ اس رویت نے کہا ہے
خدا کی قسم میں کتبہ صبر یا میری جان ہے میں اس میں نہ تو بدعتی کروں گا اور نہ
کئی یہ کہہ کر مسجد و امیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی عیسیٰ
کو دیکھو وہ اس شخص کو دیکھو (متفق علیہ)

عقیدہ ابراہیم، عقیدہ ثقیفی، رسمی الشریعہ، روایت کمرہء چمکی میں سے دلیل
عقیدہ صلیٰ علیہ وسلم سے مرعوم کیا، بارہوں عقیدہ صلیٰ علیہ وسلم مجھے اسلام کے

اِنَّهُ وَلَدٌ اَقْرَبُ اِلَى الْعَمَلِ الَّذِي تَعْمَلُوْنَ وَكُنْتُمْ اَوَّلَ مَا
يَكُنُّ فِي كُفْرٍ اَعَدَّ لَكُمْ فِي دِيَارِ اِيْن عَنَابِيْن قَالَا مَا فَتَنُكُمْ
اِيْنَا فَيَقُولُ فِي ذَلِكَ وَشُبَّهَانِي اَنْتَ اَتَّوَجِدُ مَا لَمْ يَجِبْ
اَوْ وَلَدًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّوْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْوِيْنِيْ اَنْتَ اَدْرَيْتُ لَقَدْ مَرَّ
قَالَ النَّبِيُّ سُبْحٰنَیْ اَلَا مَوْءَاظُ الْبَلِّ الْبَلِّ الْبَلِّ الْبَلِّ الْبَلِّ الْبَلِّ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۰- وَعَنْ اَبِي مُوسٰى الْخَطَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعَدَّ اَصْبَرَ عَنِ اَدْوٰی جَمْعًا
وَمِنْ اَلتَّوْبَةِ خَيْرٌ لَّهِ الْوَلَدُ ثُمَّ یُعَاثِرُهَا وَیَرْفَعُهَا
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰی جَمَاعَةٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ اِلَّا مَوْخَذَةٌ الْوَرَحَلِ
فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا هَلُ الْمَوِّعَةِ جَمَاعَةٌ وَمَا
هَلُ الْوَبَا وَ عَلٰی اللّٰهِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ قَالِ
حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی الْوَبَا وَ اَنْتَ یَعْبُدُ فَا وَ لَا یُكْذِرُكُمْ بِهٖ شَیْئًا
وَ حَقُّ الْوَبَا عَلٰی اللّٰهِ اَنْ لَا یُعْذِبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بِهٖ
شَیْئًا قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهٖ النَّاسَ قَالَ
لَا بُشْرَ بِهٖمْ فَبَشِّرْهُمْ

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۲- وَعَنْ اَبِی اَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مُعَاذٌ رَدِیْتُكَ عَلٰی الْوَرَحَلِ قَالَ یَا مُعَاذُ كَانَ لَبِیْكَ یَا
رَسُولُ اللّٰهِ وَ سَعَدَ بِكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبِیْكَ
یَا رَسُولُ اللّٰهِ وَ سَعَدَ بِكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبِیْكَ
یَا رَسُولُ اللّٰهِ وَ سَعَدَ بِكَ قُلْتُ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ
یَنْهٰهُ اَنْ اَلَّا یَلْزَمَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ یُحْتَمَدَ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَ مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا اَحْكَمَهُ اللّٰهُ عَلٰی الشَّارِ قَالَ

نہیں جو دوسروں سے زیادہ تم سے ملے گا اور میں نے تم کو کمال دیتے
ہوں یہ سب کچھ تم سے ہو گا اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

ایک دوسرے سے اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

اور میں نے تم کو کمال دیتے ہوں یہ سب کچھ تم سے

يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْهَبْ اَمَّا اَنْتَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَسَالَ
اِذَا بَيْنَكُمَا فَاغْبِرْ بِهَا مَعَ اَدْعُدَاكَ وَمَنْ مَكَانًا
(مَنْ مَكَانًا عَلَيْهِ)

[illegible]

٢٣- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَلَمَّذَ لِي إِلَّا اللَّهُ صَعِدَ
لِي مَعِي لَدَى اللَّهِ وَأَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَبْدٌ وَرَسُولُهُ وَأَنْ عَسَى
يُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْتَ آمِنٌ وَتُحِبُّهُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ وَتُحِبُّهُ النَّاسُ أَتَى لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةُ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

(مُعْتَمِدٌ عَلَيْهِ)

٢٥
وَعَنْ عَبْدِ بْنِ قَاهِبَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أُنْطَبِئُ بِرَيْبِكَ فَلَمَّا بَلَغَكَ قَبَسُ
يَوْمِيكَ لَقَبْتُكَ بِرَبِّي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدُ قُلْتُ
أَرَدْتُ أَنْ أَشْكُرَكَ قَالَ لِمَ شُكْرُكَ مَاذَا كُنْتُ أَنْ
تُشْكِرُنِي قَالَ إِنَّمَا عَدِمْتُ لِعَدَمِهِ أَنْ الْإِسْلَامَ بِهِدِيمُ
مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنْ الْهَجْرَةَ تَعْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ
أَنْ الْحَقِيرَ يَهْدِي مَا كَانَ قَبْلَهُ نَعَاءُ مُسْلِمٍ وَلَقِيْتُ بِشَارَ
النُّسْرِيِّينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا نَخْشَى
الْمُشْرِكِينَ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى الْكُفْرَ يَأْمُرُ بِأَيِّ سَنَدٍ كُنَّا

اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَمِيَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ نِسَائِهِ
وَبَنِيهِ وَآلِهِمْ مَنْ آمَنَ بِكَ كَمَا سَمِيَتْ قُلُوبُهُمْ وَ
آمَنَ بِهُمْ تَدَاةَ الْبَرِّ وَنَحْوِي وَالنَّسَائِي وَدَادَ الْبَيْتِ فِي
شُعْبِ الْإِيمَانِ بِرِوَايَةِ فَصْلَاةٍ وَكَلِمَاتٍ مِنْ جَاهِدِ
نَفْسِي فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاسْتِجَابَةِ مَنْ هَجَرَ الْخَطِيئَاتِ
الذَّكُوبِ -

۳۰۔ وَعَنْ أَبِي قَالَ قُلْنَا حَظِيصًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَرَاهُمَا لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا
وَيْثَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ -

(تَدَاةَ الْبَرِّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

تیسری فصل

۳۱۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ تَجَمُّعْتُ رُحُلًا مَعَهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَزَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ -

(تَدَاةَ مُشْرُطِ)

۳۲۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُعَلِّمُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ - (تَدَاةَ مُشْرُطِ)

۳۳۔ وَعَنْ سَاجِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفَاتَانِ مُرْجَبَتَانِ قَالَ يُجَلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
الْمُرْجَبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ -

(تَدَاةَ مُشْرُطِ)

۳۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَطْهَرِيكَا
فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَعَرَيْنَا أَنْ يَفْتَحَهُمْ دُورَنَا وَدُورَنَا فَمَعَنَا
فَكُنْتُ أَقَلَّ مَنْ كَفَرُوا وَخَرَجْتُ أَبْخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اللہ بات کہے دوسرے مسلمان محفوظ
رہیں اور اس کو وہ نہ کہیں سے اور اس کے حال اور عیاشی محفوظ رہیں اور وہی
لسان، لیکن جس نے شعب الایمان میں ایسا کی روایت سے ہر امر کو کیا ہے کہ
ہر امر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرما بروہی میں اپنے نفس کو شفقت میں ڈالے اور وہ
وہ ہے جو طواف اور گنہگار سے کٹاؤں کٹی کرے۔

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب کم طہریتے لیکن سب ہی طہریتے تو یہ فرماتے جو مانتے دار
نہیں وہ کامل عبادت نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا بندہ نہیں
(جس نے جو شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

تبدلہ میں مانتے رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے سنا جو کہیں سے کاشد کے سوا کوئی چیز
نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی تو اللہ تعالیٰ اس پر ہر چیز کی
اگل حرام فرمادیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ
کے سوا کوئی چیز نہیں تو وہ اصل جنت میں گا (مسلم)

حضرت ساجد بن جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں نے
دو چیزیں سنی ہیں سرکار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک کہتے ہوئے ہر وہ
دوست میں جانتا ہوں کہ اس حال میں ہر کس نے اللہ کی رحمت کے ساتھ کسی کو
شریک کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھ کر تھے ہم سے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
ساتھ ان کے شریف نے گئے اور مستحق کا وہی نہ گئے ہیں تو ان کے کہ
کیسے ہماری دم موجودگی میں دشمن نے آپ کو اذیت دی کہ اللہ انہیں کے
عالم میں ہر ایک شریک کے سب سے پہلے میں خوش میں نکالیاں تاکہ کہ اس کا

مشتق طریق

حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہے سر کا سفید ہونا یا عیب تیر کی نیکی
تجھے مسودہ کرے اور برائی نکلیں کہوے تب تو کامل ملا برابن ہے سائل نے عرض کیا
سر مل گیا تو کیا ہے عرض یا عیب تیر و عدل میں کتنا استغنیٰ و جود سے ترود آئے
قرآن کو ترک کر دے (۱۱۷)

[illegible][illegible]

حضرت عبدالرحمن بن حنبل رضی اللہ عنہ نے دعائے فرستائے یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس مال میں ملاقات کو دے کہ اس نے اللہ کا کئی شکر کیا۔ مثنوی ہر پانچوں تارین ہند میں ہر مصلحت کے لئے لکھی ہیں۔
اس کا حصہ ہر سولہ لکڑیوں میں سے ہر ایک لکڑی میں لکھی ہے کہ یہ شہادت
مستندوں کو دے گا یا چھوڑ دے گا (یعنی اسے جسے جس کو چاہے)

۴۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فِي عَيْنَيْهِ دَسَّاسًا يُكْرَهُ مِنْ أَقْبَىٰ مَا فِي بَيْتِ اللَّهِ
يُصَلِّيُ الْخَمْسَ وَرَبُّهُ رِجْسَانٌ غَيْرُهُ أَكْبَرُ أَفَلَا أَدْرِيكُمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَسْمُوكُوا.

[illegible]

۴۳ وَعَنْهُ أَنَّ سَالِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَبِي الْإِيمَانِ قَالَ إِنْ تَوَضَّعَ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ
رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ
لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ
وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ وَرُفُوعٍ لِرُؤُوسِ رُفُوعٍ
(رواه أحمد)

کیسے گناہ اور نفاق کی علامتیں

پہلی فصل

وہ ہے جس نے اس کی آواز کو جڑ سے اٹھایا اور اس کی جڑیں کو زمین سے ہٹا دیا۔

(رُشْدُكُمْ عَلَيْنَا)

July

(عشق و عذیب)

4

(مستحق علم)

一

میں نے
پہلے
اپنی
ایک
جادو
رنگ
میں

(محقق ملیہ)

1

وہم شوق عظیم

کی روایت کے مطابق کئی دن کسی شخص کو حالتِ لالہ میں قتل کرنا حکمِ نبویؐ ہے۔
یہ کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایسے اعمال کے کئے ہوئے لایا جان
کے لئے طرحِ سلب کیا جاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا اس طرح اللہ اپنی انگلیوں کو مروا دے اور
کہہ کر فرمایا اگر وہ توہر کرے تو ایسا ہے تو ایسا اس کی جانب رشتہ آتا ہے اللہ پھر اپنی انگلی
کو مروا دے اور عیدِ مہدیؑ کی خبر دے ایسا شخص بھی کمال نہیں ہے اور اس کا لایا
خود نہیں آتا۔ رہا عذابِ اللہ کی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا لایا کرے وہ
مسلمان ہو گا اور جو اللہ کی طرف سے لایا کرے وہ کفر ہے اس کے لئے اللہ شریک
نہی کرے۔ بات کے بعد جو شخص اللہ سے روایت کرے تو اس کی غلامی نہ کرے اور نہ ہی اس کے
حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبیؐ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا لایا کرے وہ
شخص میں سے ہے ایک بات بھی ہے اس میں رفاق کی علامت ہے کہ یہاں تک
کہ اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امامت بھی جائے تو اس میں خیانت کرے
جب بات کے بعد جو شخص اللہ سے روایت کرے تو اس کی غلامی نہ کرے اور نہ ہی اس کے
کہہ اور جب اللہ کی طرف سے لایا کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبیؐ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا لایا کرے وہ
درمیانِ ہجرت ہے کبھی ایک گھر میں جاتی ہے کبھی دوسرے گھر میں۔
(مسلم)

رَبَّائِيَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلًا يَقْتُلُ حَيْثُ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
قَالَ عُمَرُوهُ فَلَمَّا رَأَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُقْتَلُ الْإِيمَانُ وَهُوَ
قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ فَإِنْ
كَانَ عَاثَ الْيَمِينِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ الْيَمِينُ
اللَّهُ لَا يَكُونُ هَذَا أَمْوَالًا نَاكَا وَلَا يَكُونُ لَهُ دَوْلَةُ يَمَانٍ
هَذَا نَفْطُ الْبَخَائِيَةِ -

۲۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الْمُتَأَنِّفُ تَلَكُّ ذَاةٍ مَسْرُومَةٍ قَالَتْ مَتَا
وَصَلَّى وَرَعَا أَنْتُمْ مَسْرُومَةٌ لَوْ لَقَعْنَا إِذَا أَحَدًا كَذَبَ فَرَادَا
وَعَدَ أَخْلَفَ قَالُوا أَشَقِيصَ خَانَ -

۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ كُنْ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا كَيْفَا
وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ وَفِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يَرَى عَمَّا إِذَا لَوْ كُنْ خَانَ فَرَادَا أَحَدًا كَذَبَ فَرَادَا أَخْلَفَ
عَدَا فَرَادَا أَخْلَفَ فَخَبَرَهُ -

(متفق علیہ)

۳۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الْمُتَأَنِّفُ تَلَكُّ ذَاةٍ مَسْرُومَةٍ قَالَتْ مَتَا
وَصَلَّى وَرَعَا أَنْتُمْ مَسْرُومَةٌ لَوْ لَقَعْنَا إِذَا أَحَدًا كَذَبَ فَرَادَا
وَعَدَ أَخْلَفَ قَالُوا أَشَقِيصَ خَانَ -

(رداءہ مستخرج)

دوسری فصل

۱۔ عَنْ صَلَواتِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ الْمُتَأَنِّفُ تَلَكُّ ذَاةٍ مَسْرُومَةٍ قَالَتْ مَتَا
وَصَلَّى وَرَعَا أَنْتُمْ مَسْرُومَةٌ لَوْ لَقَعْنَا إِذَا أَحَدًا كَذَبَ فَرَادَا
وَعَدَ أَخْلَفَ قَالُوا أَشَقِيصَ خَانَ -

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نبیؐ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا لایا کرے وہ
درمیانِ ہجرت ہے کبھی ایک گھر میں جاتی ہے کبھی دوسرے گھر میں۔
(مسلم)

محضر در واقع سرور کے ساتھ تھا۔ ناکہ کسی سرور نے جیسا کہ یہ کہہ کر انہیں دھوکا دیا کہ ان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔

وہی ہے جس نے ہمیں یہ سچ بتایا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ ہے۔

ہر کسی کے لیے چاروں طرف سے محفوظ

وہابیوں کی طرف سے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سر اسٹنٹ فیضیت
فرمان کر میں اس وقت چل کر گذر رہا تھا کہ مجھے جان سے جدا جانے لگا۔ میں نے
لا بھیجی کہ جو بھی منہ کی دعا مست میں کسی کو شریک نہ کروں (۲) اگر وہ یہ تجھے
پہنچا تو یہ اہل ایمان کو جھوٹا سمجھ بھی اس کی نافرمانی نہ کر۔ وہاں جو محلہ کر کے
کوڑک نہ کرے گی جو جو وہاں کوڑک کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہیں
وہاں سے سب فوسیت اختیار کر لیں کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) ہر کتاب
گناہت سوں کو جوڑے گا غضب الہی کا سبب بنتے ہیں (۶) اگر تنگ شی لگ کر کٹ
میں رہے ہیں تو بھی تنگ سے بھاگو (۷) اگر کسی رزق کی وجہ سے اور اس پر
گھنی تو میں اس پر اور وہاں سے بھاگو (۸) اور استطاعت کے مطابق
اہل محال کی دعا کرو (۹) اور ان کی قرابت سے عاجل رہو (۱۰) اللہ تعالیٰ
کو خشیت ہی کی تعلیم دے۔ (۱۱) لا محمد

۵۵ وَعَنْ حَدِيثِهِ قَالَ إِنَّمَا الْيَقَاقُ كَانَتْ عَلَى عَقْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمُ فَرَأَيْنَاهَا هَوَا الْكُفْرَ
أَوَّلَ الْيَمَانِ - (دَعَاةُ الْيَمَانِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یقاق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھا اب یا ان کو فرسہ یا ایمان -
(بخاری)

بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

پہلی فصل

وَسْوَسةِ كَابِيَانِ

۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ مِنْهُ دُعَاةَ
مَا لَمْ يَتَّخِذْ بِهِ أَوْ تَتَّخِذْ بِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ تَعَالَى تَعَالَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ
إِنَّمَا خَلَقَ فِي الْفَيْسَا مَا يَتَّخِذُ لَهَا عِدَاً أَنْ يَتَّخِذَ بِهِ مَنْ كَانَ
أَوْفَدَ وَهَذَا مَسْئُومٌ فَإِنَّمَا تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى
(دَعَاةُ سُورَةِ)

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مِنْ خَلْقِ كَذَا
خَلَقَ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ لَوَدَّ أَهْبَذَ فَلْيَسْتَوِ يَا مَعْزُومٌ
لَيْسَ بِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزَالُ النَّاسُ يَكْسِبُونَ خَلْقَ يَخَالُ هَذَا كَخَلْقِ اللَّهِ لَعَنَ
كَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ
يَا مَعْزُومٌ وَرَسُولُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰ وَتَعْنِي أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِثْلُكُمْ مِنْ أَصْحَابِ الْأَوْفَدِ دُعَاةَ بِهِ قَبِيلُهُ
مِنَ الْيَمَانِ وَكَذَلِكَ مِنْ الْمَدِينَةِ كَذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ مَوَاقِي وَكَذَلِكَ اللَّهُ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْتَعِزَّ وَلَا
يَا مَعْزُومٌ وَلَا يَحْتَمِلُ - (دَعَاةُ سُورَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو کشتا
کر دیا ہے جب تک کہ وہ پر حق نہ کریں یا ان کا ذکر نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو کشتا
کر دیا ہے جب تک کہ وہ پر حق نہ کریں یا ان کا ذکر نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو کشتا
کر دیا ہے جب تک کہ وہ پر حق نہ کریں یا ان کا ذکر نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو کشتا
کر دیا ہے جب تک کہ وہ پر حق نہ کریں یا ان کا ذکر نہ کریں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کوئی ایسا نہیں دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو کشتا
کر دیا ہے جب تک کہ وہ پر حق نہ کریں یا ان کا ذکر نہ کریں (متفق علیہ)

(منقول علیہ)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ وَجْهَيْنِ يَقَعُ نَزْعُهُ بَيْنَ الشَّيْطَانِ -
(صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

٤٣- وَقَدْ عَلِمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 وَكَانَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى الْمَدِينَةِ
 يُقَرَّبُونَ النَّاسَ فَأَدْرَأَهُمْ مِنْهُ سَبْعُونَ مِائَةً
 أَعْدَهُمْ يَقُولُ كَذًا أَكْذَابًا مَا صَنَعْتَ شَيْئًا
 قَالَ يُعَرِّجُونَ أَعْدَهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُ خَلْقًا خَرُفْتُ بَيْتَهُ
 بَيْنَ أُمَّلَةٍ قَالَ كَيْدِي مِنْهُ لَيَقُولُ لَعْمُ أَنْتَ قَالَ
 لَا أَهْشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَكْتُمُهُ

رَبِّهِمْ

٤٥- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سَلُوا اللَّهَ الْيَمَانَ قَدْ آتَى مِنْ أَنْ يَعْذِبَ الْمُسْلِمِينَ
فِي حَيَازَةِ الْعَرَبِ وَلَيْكُنْ فِي الْقَبْرِ نَيْمًا
رَدَّاهُ مُسَلِّمًا

رَبِّكَ الْمُسْتَكِينِ

۴۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: رَجُلٌ نَزَلَ فِي أُحُدٍ لَيْسَ بِإِسْمِ رَكَنٍ أَوْ لَوْنٍ
فَسَمَّاهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْعَدُوُّ فَوَقَّيْ
دَا مَرَّةً إِلَى الْوُسْطَى - (رَدَّاهُ الْبُزْجَانِي)

دوسرے کی طرف سے بھی پکارا گیا اور کہا:

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شہرہ بالیٰ ہے اور جو اس کے ساتھ مصرت کرے گی (مشتاق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں گناہ ڈرو۔ مگر انہیں مگر وقت و بلاد سنائیے۔ طمانیہ
اور حیرت ہے کہ انہیں چھوٹے کی وجہ سے وہ چیز ہے سوائے حضرت زکریاؑ اور یحییٰؑ
کی صاحبِ اہل ہے۔

(مستحق طلب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ایک نماز کے وقت تھکے کا بغیر تاشیہا ان کے خونگاہ رہنے والی وجہ سے تھکے و مستحق تھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت میکہ بلیم یا تخت پالی پر چھا تے تھے اور ہندو دیت کو دیکھ کے
رہ کرے کہ شے دکن ہے اس درہ میں اچھیں کھتر بہترین اس کا وہ دنی
رومی ہر ہا تے جس قدر نقشہ بٹایا ہر صبح ایسی کارگر اور سی سنا تے کہ یہ
سیا ہسا کہ اس پر شیطان کہتا ہے تو کہ میں نہیں کہی ہے اس کے بعد
سب سے آتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دیکھ کہ اس حال میں چور دگڑا ہے تو کیا
جک کہیں سے شو ہوا دیکھ کہ درمیان میں کئی ہے سر کاہنے فرمایا کہ شیطان
پہلے کو اپنے ختر سے کہتا ہے کہ آج ہے کہ ان میں تو سے کام کی اہمیت کہتی ہیں کہ یہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیعہ طاق جزیرہ کے غازیوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ غازی اس کی اطاعت کریں، لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے۔ وہ انہیں آجیں میں دھار دلائے۔
 (روایت مسلم)

صورت میں جیسا کہ منشی احمد حسن نے روایت کی ہے کہ منشی کریم علی اللہ علیہ السلام
ہدایت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے مدرسہ میں جانا
نہ کہیں کوئی نیک جانوں اور مجھے یہ بات یاد دہانی ہے کہ میں جس حد تک
میں ہیں کہ سرکار دہشتہ اور باغیہ اللہ سے اس بات کی جس نے اپنے ساتھ کی

٢٤ وَتَعْنِي ابْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَعَ يَا بَنِي آدَمَ وَالْمَلَكُ لَمَسَهُ
فَأَمَّا لَمَسُ الشَّيْطَانِ فَأَلْعَادُ ذَاكَ الشَّرُّ وَتَكْلِيبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا
لَمَسُ الْمَلَكِ فَأَلْبَعَادُ يَا الْحَمْدُ وَتَمْشِي بِكَ بِالْحَقِّ تَمَسُّ وَجَدَ
ذَلِكَ فَلْيَعْلَمُوا أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ وَلَيْسَ مِنْهُ اللَّهُ وَمَنْ جَعَلَ رُفْعِي
فَلْيَعْلَمُوا يَا بَنِي آدَمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ شَرٌّ قَدْ قَامَ الشَّيْطَانُ يَعُونُكُمْ
الْعَمَلُ وَيَا مَرْكُومُ الْفَضَاءِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ وَقَالَ مَتَاهِي

[illegible][illegible]

تیسری فصل

[illegible]

اسی لئے کہ جس کی طرف سے شیطان میری بار بار قوت کو دیران حاصل کر
اور مجھے نہایت ہی جتن کرنا پڑا ہے کہ اس شیطان کا نام حضرت
حبیب اس کی ممانعت کا احساس کرو تو اللہ کے پناہ طلب کرو اور اپنی باکی
جانب میں مرتد ہونے کا رویہ ایسا ہی قرار دے لیا ہے اس کو جمعہ سے دور

٤٩. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ النَّاسُ يَكْسَأُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ
خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رِزْقًا الْبَصَائِرِ وَ
يُسْلِمُهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا كَذَّابٌ لَا يَكْفُرُ
يَقُولُونَ مَا كَذَّابٌ أَمَّا كَذَّابٌ يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ
مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

٤٠ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَأَسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ الشَّيْطَانُ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ ذِكْرِي
 يَلْتَمِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ
 شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَيْرُوبُ فَإِذَا أَحْبَبْتَ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ
 فَإِنِّي عَلَى نِسَائِكَ ثَلَاثًا فَعَمِلْتُ ذَلِكَ فَآذَنَهُ اللَّهُ

تَقْدِرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہا۔

مسلم

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ تک شخص لئے ان سے
صلیعت کرتے تھے کہ کبھی ہی عاری دم ہو جاتے جو کچھ ہمسائے کو دے دے میں نے
کہتا یا کہ ہمارے بھائی ہوں وہ ہم اندر دوسرے پر گز ختم ہو گا یہاں تک کہ ہمارے
کر کے یہ کو کوں سے ملے گی وہ کل نہیں کی ہے
(مضبوط)

۴۱۔ وَتَكُنُ الْقَائِمَةُ ابْنُ مُخْتَبِرٍ أَنْ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ
إِنِّي أَهْمُ فِي صَلَاتِي فَتَكُنُ بَرَكَةً عَلَى مَنْ قَالَ لَهُ أَهْمُ فِي
صَلَاتِي قَدْ كُنْتُ تَدْرِكُ ذَلِكَ عَنكَ حَتَّى تَنْصَرِفَ أَنْتَ
تَقُولُ مَا أَتَيْتُ صَلَاتِي -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو بارہ سو ست پچاس ہزار سال قبل
سوان کی تقدیر پر تحریر فرمادی تھیں اس وقت عرضی الہی بالذات ہوئی۔

۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ الْقَدْرَ فِي سِتِّ
قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَفِي سِتِّ قَبْلِ أَنْ
يَخْلُقَ النَّاسَ عَلَى الْبَرِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۔ وَتَكُنُ ابْنُ مُخْتَبِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يُقَدَّرُ عَلَى الْعَجْرِ وَالْكَبِيرِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَمْرٌ مَوْسَى يَوْمَ رَفَعَهُ رَبُّهُمَا فَجَعَلَ أَمْرُ مَوْسَى
قَالَ مَوْسَى أَتَيْتُ أَمْرًا لَدَى خَلْقِكَ اللَّهُ يُسَبِّحُ وَاقْعَرُ فَيَقْدِرُ
مِنْ رُوحِهِ فَاسْتَجَبَ لَكَ مَا تَوَكَّلْتَ وَأَسْكَنْتَ فِي جَنَّةٍ ثُمَّ
أَهْبَطْتَ النَّاسَ يَخْلُقُ لَكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ أَمْرًا أَشَدَّ
مَوْسَى لَدَى أَصْحَابِكَ اللَّهُ يُرْسِلُ فِيهِ وَبِخَلْقِهِ وَأَعْطَاكَ
أَلَا تَوَسَّعَ لَهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَفَقَرْتُ لَكَ نَبِيًّا لِيَكُونَ قَدَرًا
اللَّهُ كَتَبَ الْقَدْرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَالَ مَوْسَى يَا رَبِّ عَجَبًا
قَالَ أَمْرًا فَهَلْ قَدَرْتَ لَهَا وَنَحْنُ أَمْرًا زَيْدٌ فَتَقَرَّى قَالَ
نَعَمْ قَالَ أَتَوَسَّعَ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ عَمَلًا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى أَنْ
أَعْمَلُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ يَا رَبِّ عَجَبًا قَدَرْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَمْرًا مَوْسَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ الْقَدْرَ فِي سِتِّ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَفِي سِتِّ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ النَّاسَ عَلَى الْبَرِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۔ وَتَكُنُ ابْنُ مُخْتَبِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يُقَدَّرُ عَلَى الْعَجْرِ وَالْكَبِيرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَمْرٌ مَوْسَى يَوْمَ رَفَعَهُ رَبُّهُمَا فَجَعَلَ أَمْرُ مَوْسَى قَالَ مَوْسَى أَتَيْتُ أَمْرًا لَدَى خَلْقِكَ اللَّهُ يُسَبِّحُ وَاقْعَرُ فَيَقْدِرُ مِنْ رُوحِهِ فَاسْتَجَبَ لَكَ مَا تَوَكَّلْتَ وَأَسْكَنْتَ فِي جَنَّةٍ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ يَخْلُقُ لَكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ أَمْرًا أَشَدَّ مَوْسَى لَدَى أَصْحَابِكَ اللَّهُ يُرْسِلُ فِيهِ وَبِخَلْقِهِ وَأَعْطَاكَ أَلَا تَوَسَّعَ لَهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَفَقَرْتُ لَكَ نَبِيًّا لِيَكُونَ قَدَرًا اللَّهُ كَتَبَ الْقَدْرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَالَ مَوْسَى يَا رَبِّ عَجَبًا قَدَرْتُ قَالَ أَمْرًا فَهَلْ قَدَرْتَ لَهَا وَنَحْنُ أَمْرًا زَيْدٌ فَتَقَرَّى قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَسَّعَ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ عَمَلًا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى أَنْ أَعْمَلُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ يَا رَبِّ عَجَبًا قَدَرْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَمْرًا مَوْسَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صورتی کر ہندو دھرم کا بت کہنے کی ایک رسائی لکھتے ہیں کہ وہ صلیبی ہندو ملے سلم
سفر کیا تم سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کا ٹھکانہ جیت یا دور سے ہی کہہ
دیا گیا ہے۔ ماضی میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم کھٹے ہوئے پر جو سوکر کے مصل
کرنا چھوڑ دیں گا وہ سفر یا ملے کو کیڑے جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے
وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے نہ کہ وہ سوا و تندرہوں میں سے ہے تو یہ کہ
احوال اس کے لیے آسان ہی ہو اگر وہ شقیں میں سے ہے تو رائی اور آسان

٤٩- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّكَاةِ
أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَبَرَأَ الْعَيْنَ الْمَطْرُودَ بَرَأَ الْإِنْسَانُ النَّفْسَ
وَالنَّفْسُ تَمْلِي وَتَسْتَمِي وَالْمَرْءُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيَكْفُرُ بِهِ
مُتَعَمِّدٌ عَلَيْهِ وَلِي رِوَايَةٍ تَسْلِيهِ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ
مِنَ الزَّكَاةِ مِنْ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنُ بِهَا هَا الْمَطْرُودُ
الْأَدْنَى بَرَأَتْهَا الْإِسْمَاعِيلُ وَاللَّسَانُ بِرَأَاهُ الْكَلَامُ وَالسَّيِّدُ
بَرَأَهَا الْبَطْنُ وَالرَّجُلُ بِرَأَاهَا الْغُلِّي وَالْقَدْبُ يَهْدِي وَ
يَسْتَمِي وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْعَرَجُ وَيَكْفُرُ بِهِ -

٨٠ وَعَنْ زَيْنَبِ ابْنَتِ أَبِي حَصِينٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ النَّاسَ الْيَوْمَ وَيُكَلِّفُونَ
فِيهِ الشَّيْءَ فَعَبَى عَلَيْهِمْ وَمَعْنَى يَوْمَهُمْ مَنْ قَسَدَ سَقِ وَأَوْفَرِيْمَا
يَسْتَقِيلُونَ بِمَقَامِ الْفَرَسِ وَيَوْمَهُمْ قَبَضَتِ الْعَجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا بَلْ عَبَى فَعَبَى عَلَيْهِمْ وَمَعْنَى يَوْمَهُمْ مَنْ قَسَدَ سَقِ وَأَوْفَرِيْمَا
فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَسْ دَمَاسُهَا قَانَتْهَا الْحَرْبُ
وَقَتْرُهَا.

(رد المحتار)

٨١- وَنَعْنُ ابْنُ حُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مَاتَ وَجَدْتُ
كِتَابَكَ وَأَنَا تَعَالَى عَلَى النَّفْسِ الْعَنَتِ وَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَوَدُّ بِهِ
الرَّسُولُ كَأَنَّكَ بَيْنَنَا وَنَحْنُ فِي الْإِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى سَمِعْتُ
قُلْتُ وَمِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ حَتَّى ثَمَّةُ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ
حَتَّى ثَمَّةُ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا حُرَيْرَةَ جِئْتُ الْقَوْمَ بِمَا أَسْأَلُونِي فَأَخْبِئْنِي عَلَى ذَلِكَ
أَقْدَرُ-

(نَعَاةُ الْيَهُودِيِّ)

۸۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبُِّّي أَدْرَكَهَا بَيْنَ رُؤُوسِهِ

ہرگز اس کے بعد سرکارِ نبیؐ کی خلافتِ فرمانی (سرورِ ملک) میں شخصِ فدا و اورنگ
 چہرِ نگاری اختیار کی اور اہمیات کی تصدیق کی کہ قرآنیت (کے) متفق علیہ
 حضرت ابوبکرؓ پر یہی راستہ مندرایت کہنے میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اس کے زمانہ کا صدر مقرر کیا ہے جو
 اس کو کامیاب رہنے کی گائیڈ لائن کا نام دینی ہے جو کچھ اور زمانہ کا نام دیری بات
 کہتا ہے نفسِ شہوتِ دلا کا اور خواہش پیدا کرتا ہے لیکن شرنگاہ اس کو سہا
 یا جھوٹا کرتی ہے جو متفق علیہ، مسلم کی روایت میں یہاں ہے اب تو ہم کہہ
 اس کے ساتھ ساتھ مقدمہ جو اس کو لپیٹا ہے گائیڈ لائن کے انوار کو کھینچا اور
 کا نام سناتا رہا کہ نبیؐ کی بات ہے اس کا نام ابوالی ہے کہ نام پر دل کا نام ابوالی
 کہے یہ من و دل میں شہوت اور آسودہ ہوئی ہے لیکن شرنگاہ اس کی تصدیق
 یا کذب کرنے ہے۔

[illegible]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اے آدمی! تم کو اللہ کے دربار میں دو چیزیں مل سکتی ہیں۔

من أصحاب الرحمن ثقلب وأجد يصفو كيف يسأله قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الله يعرف القلوب يعرف
قلوبنا على طاعتنا -

(رأى في حياض)

٨٣. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ كَرْمٍ إِلَّا يُؤْتِي عَلَى الْفُطْرَةِ مَا يَوَاهُ بِهِ ذَاتُ الْأَيْمَنِ أَوْ شِجَارَةٍ أَوْ شَيْءٍ مِمَّا تُنْتِجُ الْيَوْمَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِمَّنْ يُسَبِّحُونَ بِهَا مِنْ حَمْدِ اللَّهِ ثُمَّ يَقُولُ فُطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِوَعْدِ اللَّهِ ذَلِكَ لِلَّذِينَ آمَنُوا (متفق عليه)

۸۴۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ فَفَرَّقْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْسَبَيْنِ كُنَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَتَمَرَّدُ وَلَا
 يَمُوتُ لَهُ أَنْ يَمُوتَ يَخُوضُ الْوَسْطَ فَيَرْفَعُهُ بِرُفْعَائِهِ عَمَلُ
 الْمَلِيكِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ الْمَلِيكِ
 حِينَ يَجَاءُ الْمَرْءُ لَوْ كُنْتُ زَاهِقًا لَمُوتِي سُبْحَاتُ رَحْمَتِهِ مَا أَتَمَّنَى
 الْمَرْءُ تَصَدَّقَ مِنْ حَقِّهِ -

(رواه مسلم)

۸۵ وَعَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَةٌ لَا تَوْبَعُهَا بَقَعَةٌ سَحَابٌ فِي السَّمَاءِ وَ
الْكَوْكَبُ الْأَنْدِيسُ مَا أَتَقَى مَدْحِقُ السَّحَابِ وَالْأَرْضُ قَبَابَةٌ
لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
يُحْفِضُ وَيَرْفَعُ - (مُسْنَدُ عَنَيْن)

وَقَدْ رَوَيْنَا فِي كِتَابِ الْبَيْتِ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَهُ قَالَ أَيْمُنُ مَوْلَانُ
سَعَاءُ لَا يَفِيضُهَا شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

٨٤ - وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِدِينَ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

٨٤
عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

14

کے دو انگلیوں کے درمیان میں۔ ایک تلسبیک مانند جس کے درجہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار کا سفر پایا اسے دوں کو پیچھے لے لے ہی حق ہو گا کہ ہم اسے دونا کو لے کر جہاں چاہیں پھیر دے

2

حضرت جوہر محمدی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کو اپنی فطرت و اسلام پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے دل و پاس کو جوہریت ہے۔ یا اصرافیت و جوہریت کی وجہ سے نفی کر دیتے ہیں جس طرح چار پایہ پر یا کچھ ہوتا ہے کہ تمام اس میں نقص محسوس کرتے ہوں اس کے بعد سر کاٹے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اس نے

پیدا ہوا، اور اللہ کی طرف قابل تبدیلی میں یہ دین درست ہے (شفیق علیہ)
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے دعا ایت گوشتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

عالمِ مسلم میں پانچ باتوں کے پتے کھڑے ہو گئے اور پڑایا بیشک
اللہ تعالیٰ نہ سنا ہے اور نہ سنا اس کے شایاں نشان جسہ ترار و گوہرست اور
میر فرما، جس کی بارگاہ میں ہاتھ کے اعمال اور کے اعمال سے پہلے اور دن
کے عمارت اس کے محال سے شبِ اتم نے ہاتھ میں اس کی بارگاہ کے عمارت
اور محال کے گریز وں کو اٹھا دیا ہاتھ تو اس کی واد کا نور جہاں تک
اس کی سزا و رحمت سے حقوق کو صاف دے۔ (مصلح)

[illegible]

اسلام کی روایت میں یہ اضافہ سب کچھ کر دیا۔ یاں دست قدرت پر ہے
 ہے ان فرشتے میں کس سے سکونت قدرت مجھ سے ہے نہ اندیشہ نہ فکر اگر کوئی ہو

حضرت ابو سہیل رضی اللہ عنہ نے ہی مدد کرتے ہیں کہ مسرور اللہ علیہ السلام
علیہ السلام سے مشکر کسی کی اولاد کو کما سکتے ہیں دریافت کیا گیا اور آپؐ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
ان کے اہل کو کما سکتے ہیں و بارہ جانتا ہے و متعلق علیہ

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایسا کہنا درست کہنے میں اگر رسول اللہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال میں سے ایک درہم خرچ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

وہدایت احمد

حضرت ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ میں نے دسوں ائمہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے
امان کی قسم کھا کر کہے کہ میں نے اسے کبھی نہیں
دیکھا ہے تو اس کی قسم کو قبول نہ کریں۔

حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا کہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
مسیحی تھے۔ مسیحیوں نے کہا کہ تمہارے مرنا باوجود تقدیر کے کلاں
اس امت کے جو مسیحوں کا نام نہ لے گا اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی حیات نہ کرو
اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو محمدؐ و آلہ و اوصیہ

صورت نظر دہی باشند نہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم سفر یا ایقدا یوں کے ساتھ خواتین و شیخو اور جاہلیں یا چنانچہ کم ہادی
(الرواؤد)

رِجَالُ الْيَتِيمِ وَابْنُ مَكَّةَ

٩٥- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرْدِيشَةٍ بِأَرْغَمِ فَلَاةٍ يَقْبِهَا
الزَّيْبُ كُلُّهَا الرُّطْبُ.

(رواۃ حسنہ)

۹۴- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ كُفُّهُنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُلَ اللَّهِ أَشْهُقُونَ بِالْحَقِّ وَلَهُدُومٌ بِالْمَرْوَةِ وَالنَّهْيُ بَعْدَ الْمَرْوَةِ وَلَهُدُومٌ بِالْقُدْرَةِ -

(لَعْنَةُ الرَّحْمَنِ عَلَى الْفَاسِقِينَ)

٩٦- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ نَبِيٌّ إِلَّا الْمُرْجُئَةُ وَالْقَدَائِرُ رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۸- وَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بِمَا كُنَّا فِيهِ أَعْمَارًا وَنَحْمَدُكَ
بِمَا كُنَّا فِيهِ أَعْمَارًا

رداءہ النجاة ودروری الترمیمی بخونہ

٢٨ ٩٩ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَدْلُ رِيَّةٌ مَبْنُوءَةٌ هَاهُنَا وَالْأَهْلِيَّةُ مَبْنُوءَةٌ هَاهُنَا فَلَا تَعْدُو وَهَمَّ
قَالَ تَعَالَى فَلَا تَسْهَوْا دُعَاءَ الْيَوْمِ

(رواه أحمد وأبو داود)

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجِئُوا أَهْلَ الدِّمَارِ وَلَا تَفَارِقُوهُمْ.

(رواية البورقاني)

[illegible][illegible]

۱۰۴
وَعَلَىٰ أَبِي سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْدَةَ وَنَهَى وَدَّهُ فِي سَائِرِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۰۵ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اللهُ عَبْدَهُ مُحَمَّدٌ قَدْ خَرَّجَ فِي كِتَابِي مِنْ
خَلْقٍ مِنْ حَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ وَعَمَلِيٍّ وَمُصَنِّعٍ وَأَتَمَّ
قَدْ خَرَّجَ - (رواه أحمد)

۱۰۴. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَفَرَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ رُفِعَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَرَ بِشَيْءٍ لَمْ يُكَلَّمْ عَنْهُ

(رواه ابن ماجه)

١٠٤- وَعَنِ ابْنِ الدَّيْبِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ هُنَّ

صورتِ خوالدہ اور مئی اللہ عز و جل کوایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام بن گیا ہوں۔ تعاقب میں یہ بندوں کے درجے کا کم سے کم فائدہ ہو چکا ہے۔ ان کی موت سے ان کے عمل سے ان کے سبب کی جگہ سے ان کے چہرے بھیڑنے کے فائدہ سے اور ان کے مدفن سے (راحمہم)

حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما المرنانی یہاں سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھسٹے گھسٹے پتھر یا جس نے تقدیر کے ہاتھ سے کچھ کر
اس سے عیاں مستی یا پرک ہوگی اور جس نے کچھ۔ کہا اس سے رسول
مکہ۔ وہیں رہا

الکندری سے روایت ہے کہ میں حضور ابراہیم کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَذَكَّرُ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ
يَسْئَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعُوا بِجَنَّةٍ
ذَلِكَ مِنْ مَكَارِمِ فَضِيلَةٍ قُوَّةٍ فَلَا تَجْعَلُ مِنْهُمْ جَنَّةً
فَقَدْ خَلَقُوا فَلَا تَجْعَلُ قُوَّةً قُوَّةً يَوْمَ تَكُونُ مَا جَعَلْتَ
عَلَيْهِمْ - (رواه أحمد)

۱۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ
يُحْيِيهِمْ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَنَّةٍ مِنَ الشَّيْءِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي
أَكَلَتْ قَالِ مَا أَصَابَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَّا هُوَ مَكْتُوبٌ عَلَى
قَاتِلِهِمْ فِي حَبْلِهِمْ -

(رواه ابن ماجه)

بَابُ اثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۱۷ عَنِ الْجَلَّةِ ابْنِ عَدَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سَمِعَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَكَرِهَ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَتَعَالَى مُحَمَّدٌ
اللَّهُ الْإِنْسَانُ أَمْثَلُ بِالْعَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
فِي الْآخِرَةِ قَبْلِي بِرَأْيِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُكَلِّمُ اللَّهُ الْإِنْسَانَ أَمْثَلُ بِالْعَوْلِ الثَّابِتِ سَوَّلَتْ
فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَكَ مِنْ رَبِّكَ قَبُولٌ رَقِي لَعْنَةُ
وَيَسْتَحْيِي مُعْتَدًا

(متفق عليه)

۱۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَوْصَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَصَا صَاحِبِهِ
إِنْ دَلَّ شَيْئًا قَدْ رُفِعَ بِهَا أَوَّلَ مَا تَكُونُ فِي قَبْرِهِ فَيَقُولُ
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُعْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ قَالُوا الشُّعْرُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ شَهِيدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فَيَقَالُ لَكَ نُظَرُ لِي مَقْعُوكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَى لَكَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، اللہ تعالیٰ میں پیش نہیوں کے
واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب یہ سنو کہ ہمارا اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو چھ ماں ہو گئیں
اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی عظمت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ
وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو لہر آنسو کی گھونٹ کھانی ہے
کی وجہ ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرگراں فرمایا وہ میرے لئے اس وقت
مقرر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتھ کے لئے نئی خبر ہو رہی تھی
(احمد)

عذاب قبر کا ثبوت

پہلی فصل

حضرت براہی عذاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہو تو اسے قریب
نہایت دیتا ہے جس سے صحابہؓ میں اور نہایت زیادہ ہے (احمد)
اللہ کے رسول ہیں کیونکہ زمان الہی یہ ہے (ترمذی) اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو
قول حکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کدہ میں ایک اور
روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت
کریمہ یُنْفِثُ اللَّهُ النَّبَاتِینَ اَمْثَلُ بِالْعَوْلِ الثَّابِتِ عَذَابِ الْقَبْرِ کے بارے میں
نقل ہوئی۔ جب مرد مرے ہو چھا جائے کہ قبر رب کو لگتا ہے تو وہ جواب دیتا
ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب مرد مرے ہو جائے کہ اس کے ساتھ کھانا
ہوئے ہیں تو وہ ان کے جو کھانے کو سناٹا ہے اس کے بعد اس کے پاس ہنسنے
آتے ہیں براہی سرور کو بتا کر اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندہ جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بد کہتا
ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندہ ہے اور اس کے رسول بھی میں اس سے ہنسنے

قَالَ اَحَدُ اَنْبِيَائِهِ فِي حُلْمٍ اَدْرَسْتُمْ هَٰذَا مَعْرِفَةَ عَرَفَةَ
فَاَنْتُمْ مِنْ حُلِيِّهِ كُلُّ فَرْجَةٍ دَرَاهَا فَتَرَوْهُ بِحُجْرَةِ بَدَنِهِ
فَاَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ قَبْلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قُلُوْا بَلَىٰ شَهَدْنَا
اَنْ تَعْمَلُوْا يَوْمَ الْعَمْوِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا اَعْوَجِبُوْا اَنْ تَقُوْلُوْا
اِنَّمَا اَسْرَفْنَا اَنْتَا مِنْ قَبْلٍ وَلَكِنَّ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِمْ
اَفْتَرَسْتُمْ كُنَّا بِمَا تَعْمَلُ الْمُبْتَطِلِيْنَ -

(مَدَا اَحْمَدُ)

۱۱۴ وَعَنْ اَبِي اَبِي ثَعْلَبٍ فِي قَوْلِ اَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
قُلُوْا اَحَدُكُمْ سَافِلٌ مِنْ اَخِيْنَ اَعْمُرُوْنَ خَلُوْا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
قَالَ جَمْعُهُمْ جَعَلَهُمْ اَرْوَاحًا ثُمَّ مَرَدُّهُمْ فَلَمْ تَسْكُنْهُمْ
فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِيْنَ اَنْ يَّسْمِعُوْهُمْ
عَلَى اَللّٰهِمْ اَسْمَعُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلَىٰ قَالَ فَاَنْتَا اَشْهَدُ
عَلَيْكُمْ الشُّكُوْبَ الشُّبُهَةَ وَالْاَكْرَهِيْنَ الشُّبُهَةَ وَالشُّبُهَةَ
فَتَكَلَّمُوا اَبَاكُمْ اَدْرَا اَنْ تَعْمَلُوْا يَوْمَ الْعَمْوِ لَكُمْ نَعْمٌ بِمَعْنَا
اَعْلَمُوْا اَنْتُمْ لَكَ اَلَا تَعْرِفُوْنَ وَلَا تَعْرِفُوْنَ وَلَا تَعْرِفُوْنَ
كَيْفَ اِيَّيْ سَارِيْلَ اَلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُبَيِّنُ لَكُمْ عَهْدِيْ وَ
يُمِيْنِيْ اَنْتُمْ لَكُمْ كُنْزِيْ كَاَنْتُمْ اَشْهَدُ كَاَيْ اَنْتُمْ لَكُمْ
وَلَهُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ عَمَلَكُمْ وَلَا اَلَا كُنْتُمْ عَمَلَكُمْ فَاَقْدُوْا بِذَلِكَ
وَرَوْعَةً عَلَيْهِمْ اَدْرَسْتُمْ اَلَا تَعْرِفُوْنَ اَلَيْكُمْ قَرَأَى الْفَقِيْرُ
قَالَ تَعْرِفُوْنَ وَحَسَنَ الصُّوْرُوْ وَدُوْنِ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ
قُلُوْا سَوِيْتُمْ تَعْمَلُوْنَ عَمَلَكُمْ قَالَ اِيْنِ اَحْبَبْتُ اَنْتَ
اَنْتُمْ وَرَأَى الْاَنْبِيَآ اَلَيْكُمْ مِثْلُ الشُّرُوْ عَلَيْهِمْ
النُّوْرُ مِثْلُ اَيُّوْمِيْكَ اِيْنِ اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ
هُوَ كَوْلُ تَعْمَلَكُمْ وَتَعْمَلُوْا قُلُوْا اَحَدًا كَاَيْ اَلَيْكُمْ
وَتَعْمَلُوْا اَلَيْكُمْ قُلُوْا اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ اَلَيْكُمْ
اَلَا تَعْرِفُوْنَ فَارْسَلُوْا اِلَى مَوْتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَحَيَاتُ
عَنْ اَبِي اَكَّةَ دَخَلَ مِنْ رِجْلَيْهَا -

(مَدَا اَحْمَدُ)

۱۱۵ وَعَنْ اَبِي اَكَّةَ دَخَلَ مِنْ رِجْلَيْهَا

جناب آدم کی پشت کی حدیث سے حدیثیاتی ولوی کمان میں میدان عرفات
میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام قدرت کوہ آدم کے
چیزوں کی طرح جھیل پھر سب کے ساتھ سب سے دیوانہ فزا کیا میں پہلو
لب حیم چون سب سے کہا ہوں ہم قیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں دیکھ
فرما وہ قیامت نہ کن کہ ہم غفلت میں تھے یہ کہہ کہنا کہ شرک تو ہمارے مسئلہ
کیا تھا اب ہم ان کا اولاد تھے کیا اب سب تعالیٰ تو ہم کو مطلق پرستوں کے عمل کی کثرت
سے پاک فرمائے گا (راحم)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں ہمیں
رب کریم پر اکتفا درجہ اہل بیت میں جب اللہ تعالیٰ نے ہی آدم کی پشتوں سے ان کی
قدرت کو نکال دی فرماتے ہیں ان سب کو فرمایا اور ان کو مختلف اقسام میں تقسیم
کیا ان کو صحت عطا کی مطلق کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر اسے حدیثیاتی کیا
اور ان کی باتوں کو ان پر گرا دیا کہ معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا
کیا نہیں اب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر سنانا تمہاری سنانوں پر سنانوں ان تمہارے
والد جناب آدم کو گرا دیا بنا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے
خالق تھے اور میں جانتے تھے جان لو کہ میرے سوا کوئی سجدہ کرنے والا کوئی
رب نظام میرے ساتھ کوئی شریک نہ ہے اور میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا
جو میرا حدیثیاتی تمیں ملے گا تمہارے رب میں تم میری ہدایت کیلئے آگیا ہوں

کر دیا تب اس نے کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں اور انکار کرتے ہیں تو وہاں اب
اور ہاں سجدہ کرنے سونہ کوئی ہاں اب ہے اور نہ کوئی تیرے سوا سجدہ کرنے
بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا حسان سے اسے لے لے اپنی ذریت کو رکھ لیں
میں میں بھی تھے اصفیر میں خودی صحت میں تھے اسے صحت میں تب آدم علیہ السلام
نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوند تو نہ سب کا ایک جیسے کیوں نہ بنایا اسے تعالیٰ نے فرمایا
میں اس بات کو مجھ سے کہتا ہوں کہ میرا فکر اور کیا ہے جناب آدم نے اس میں
اجبار کو دیکھا کہ وہ (نہ میرے میں) پر حوں کی مانند ہیں اور میں اس قسم کی تو گنا
جسائی ہے جس طرح حوں سے خدا کی اس طرح انبیاء سے بھی خدا کو کیا جسکی جانب میں
آرت میں انہیں خزاں لایا ہے (جسکی یہ تھے انبیاء سے خدا آیت کے دوسرے حصہ میں
ابن مریم تک جو کہ ان اعداء میں موجود تھے ان میں حضرت مریم علیہا السلام بھی لایا حضرت ابی
بن کعب نے لایا حدیث کیا کرتے ہیں کہ میں حضرت مریم کے ساتھ رہا میں اس پر لایا تھا
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ تم دراز

بِهِمْ مُقَعَّدًا أَمِنَ الْجَنَّةَ قَبْرُهُمَا جَنَّتُهُمَا قَامَتَا الْمَتَاتِقُ وَ
الْكَاذِبُ لَيْسَ كُلُّ لَكَا مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَبْرُهُ
لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَكُونُ أَلَيْسَ قَبْرُهُ لَكَا وَكَذِبْتُ
وَلَا تَكُنْتُ وَتَقُولُ بِمَقَارِفٍ مِنْ عَذَابٍ عَذَابٌ قَبْرِيَّةٌ قَبْرِيَّةٌ
مُتَّعَةً يَسْتَعْمِلُهَا مَنْ كَرِهَ عَذَابُهَا لَعَنَكَ اللَّهُ

(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَحَارِيِّ)

۱۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَحَدُ كَلِمَةٍ أَمَاتَ عَرْسُكَ عَلَيْهِ
سَلْعَةٌ يَا هَذَا وَالصَّغِيرَانِ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَبْرُهُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَبْرُهُمْ أَهْلُ النَّارِ
فَقَبْرُهُمْ هَذَا مُقَعَّدٌ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ يَوْمَ يَحْكُمُ الْعَمَلُ
(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً مَدَّتْ عَلَيْهَا ذِكْرَتَ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَتَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ تَعَذُّبُ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى قَالَتْ عَائِشَةُ
كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَذَّبُ
مُتَّعًا إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ نَبِيِّ النَّبِيِّ عَلَى بَيْتِهِ وَوَعَنْ
مَعْنَى الْمُخَانَتِ بِهِ فَكَانَتْ تُلَوِّحُ قَلْبًا أَقْبَرِيَّةً أَوْ
عَمَّةً فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَلِيٍّ الْأَكْبَرِ قَالَ
رَسُولُ آكَانٍ قَمَلِي سَأَلْنَا قَالَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ إِنْ
هَلِيٍّ الْأَمَّةُ تَبْتَلِي فِي قُبُورِهِمَا فَكُلَا أَنْ لَا تَكُنَا كَالْمُتَّعَيْنِ
اللَّهُ أَنْ يَسْأَلَكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْأَلَكَ عَنْهُ
أَقْبَلْ عَلَيْهِمَا بِرُجُوعِهِمْ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں ہے ٹھکانے کو دیکھو بے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو
جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن سائق اور کافر سے جب یہ سائل
جو کہ تم سرکار کے بارے میں کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ
کہہ رہے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا نہ تو تو نے جانا اور نہ
بڑھا اس وقت اس کو سہ کے کہنے سے قریب لگائی جاتی ہے جس کی طرح حق
ہے لیکن وہ دوزخ میں دوسری کوئی جگہ میں دیکھتا ہوں سب سے پہلے حق تعالیٰ نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کو جب موت آجائے تو وہ فائدہ مند
و غلام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جائے گا اگر شقی ہے تو جنت اور اگر غلطی
ہے تو دوزخ لہذا اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھ کو اس کی موت
اٹھایا جائے گا۔

(مستفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک
یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا ذکر کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ
میں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار سے
عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر وہ ہے جس کو
عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کو کھل کر دیکھی جس کے
بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ دے دی۔

(مستفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک
مغربی نبی کے بارے میں قریب تھے سرکار اس وقت پھر پر سوار تھے جو
استان شامی کو رہا تھا قریب تھا کہ سرکار پھر سے گرجائیں وہاں پانچ یا
چھ قبریں تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کہ ان قبر والوں سے واقف ہے
ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے
انہوں نے کہا یہ حالت شرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت
قریب آرائی جانے لگی اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ
دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس کو
میں سنا ہوں پھر آپ نے ہمارا جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب
قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوند ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

تَعَوَّدُوا يَا ثُلُوثِينَ الْوَعْدِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَلَ قَالُوا نَعُوذُ
يَا ثُلُوثِينَ الْوَعْدِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَلَ
قَالَ تَعَوَّدُوا يَا ثُلُ
وَمِنْ وَبَشَرَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ يَا ثُلُوثِينَ وَبَشَرَةِ الدَّجَالِ
(تَعَوَّدُ مُسْلِمٌ)

مردمان اوران اسموتیت بکس اس غلابی بیضی بکس کون جڑ سے اٹھایا ہلکے۔ (تذکرہ)

١٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 قَلْبُهُ وَسُلْوَاقُهُ فَيُؤْتِيهِمْ أَنَّهُ مَدَنِيٌّ أَمْوَاجُ أَهْلِ بَيْتِهِ
 يَمُوتُ فِي كَعْبِهِهَا الْمَكْرُورُ وَلَا خَيْرَ الْكَيْدِ فَيَقُولُ لَا يَمُوتُ
 تَكُونُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قِرَانٌ كَانَ مُؤْمِنًا يَقُولُ هُوَ عِدَّةُ
 وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 فَيَقُولُ لَا يَمُوتُ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يَمُوتُ كَذِبًا
 قَدِيمًا سَبْعُونَ وَرَاقًا فِي سَبْعِينَ سَنَةً يَتَوَرَّكُ بَيْتُهُ ثُمَّ يَقَالُ
 لَهُ تَوَيْتُ قُلُوبُ أَهْلِ بَيْتِهِ فَاسْمِعْهُ فَيَقُولُ لَا تَكُونُ مِنَ الْعَرَبِ
 كَتُمُوهُ الْعَرَبُ لَا يَدْرِي إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِنِّي
 حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ قِرَانٌ كَانَ مُسَاقًا
 قَالَ يَمُوتُ النَّاسُ يَقُولُونَ قَوْلًا فَكُنْتُ بِمِثْلِهِ لَا أَدْرِي
 فَيَقُولُ لَا يَمُوتُ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَمُوتُ لَا خَيْرَ
 فِي الْكَيْدِ عَلَيْهِمْ فَتَنْتَفِضُ عَلَيْهِ تَقَعِصَتُ أَضْلَافُهُ فَلَا يَزَالُ
 فِيهَا مُصْبَا بِأَحْسَى يَبْعَثُهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ -
 (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

[illegible]

اے اے اس کی تصدیق کی اچھی کو رائے نے قرآن میں فرمایا ہے ہاں یہاں مسلمان
بندوں کو قتل کی حکم پر ثابت رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک منادی

(رواة البخاري)

۱۳۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا أَحْبَبْتُ إِلَّا خَيْرًا فَإِذَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَقَالُوا أَيْنَ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَا اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّيُ الْبَيْتَ الْكِبْرَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَنَا أَصُومُ وَالْآخَرُ أَتُؤْتِي الْمَالَ وَلَا أُقْبِضُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَمِلُ الْبَيْتَ فَلَا أَتُؤْتِي الْمَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونُوا وَقَالَ أَبُو الْوَيْثَنِ فَمَنْ كُنَّا أَكْثَرًا أَمْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا خُفْيَ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِمَا لَكُمْ بَيْنِي أَمْرٌ وَأُقْبِضُ وَأُصَلِّيُ وَأُزْقِدُ وَأَتْرُوقُ الْبَيْتَ فَمَنْ لَوْ بَعَثَ سُبْحَى فَلَيْسَ مِنِّي۔

(متفق علیہ)

۱۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا خُرَافَةَ عَنْ قَوْمٍ مِمَّنْ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَبَ فَعَوَّدَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَأْتِي أَقْوَامٌ يَتَزَمُّونَ عَيْنَ النَّبِيِّ أَصْغَى كَمَا تَلَوْنِي لَا قَلْبُهُمْ بِأَشْوَأَ أَشَدُّهُ لَكَ حَفِيَّةٌ۔

(متفق علیہ)

۱۳۹۔ وَعَنْ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ يُدْرِكُ الْخَلْقَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصُصُّهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَوَلَّوْا تَفْعَلُوا كَانَتْ خَيْرًا فَتَزَكُّوهُ فَتَقَعَمَتْ قَالُوا كُنَّا نَزَكُّوهُ فَتَزَكُّوهُ لَنَا أَنَا بَشَرٌ وَأَمْرُكُمْ بَشَرٌ مِنْ أَمْرِ رَبِّكُمْ فَتَعَدُّوْا بِهِ قَدْ أَهَمَّكُمْ بَشَرٌ قِيَتْ رَأْيِي يَا كُنَّا أَنَا بَشَرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۔ وَعَنْ أَبِي مُوَيْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا مَخْلُوقٌ وَمَخْلُوقٌ مَا بَعَثَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا مِمَّنْ رَجُلٌ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ يُبَشِّرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مسکرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکارِ اکرام کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ تم مجھے اپنے لئے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو مجھے پہچانے گا، معاف کر دینے کے لئے ایک سے کہا اب میں ساری رات غار میں گزار دے گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ رات کو بیدار رہوں گا اور افطار نہ کروں گا، تیسرے نے کہا میں خود کو دے گا ایک روز میں کسی شکایت نہ کروں گا۔ اس وقت وہاں سرکارِ کرامت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم لوگو! یہ باتیں کر رہے تھے میرا دارِ ابد کی قسم میں تمہاری نسبت آج پہچان دیتا ہوں اور تمہاری اعتبار کرتا ہوں لیکن میں بوقتِ بیدار بھی نہ کھاتا ہوں اور بوقتِ بھی کرتا ہوں غار بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے خود تو یہ سے شکایت بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کر وہ مجھ سے نہیں رہیں اس کی معاوضہ کا فرو نہیں)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی کام کیا پھر اس میں رحمتِ خداوندی دیکھنی شروع کر دیا یہ لوگو! اس سہولت سے قائم نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و سلام کے بعد فرمایا کہ لوگ کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے ہر چیز کرتے ہیں خدا کا قسم میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہتر جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

حضرت رفیع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو خطہ کیا کہ لوگ کھجور کے درختوں کی چٹائی کر رہے تھے سرکار نے اسے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگو! نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگو! نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگو! نے آکر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں جب انسان ہوں جب میں کھجور کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا۔ کہ جسے کہ ایک شخص اگر اپنی قوم سے کہے کہ

لوگو! میں جانتا ہوں

میر نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہذا ہمدردی کرو
جلد نکرو اس طرح اس کی قسم میں سے ایک جماعت نے اس کی بات کو مانا اور
وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے بقیہ
کو گرو نے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر
کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کو ادا
جو کچھ میں نیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے
جس نے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں نے کہا ہے اس کو مذہب کی قسم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی ہے جسے آگ جلا کر درج
اس کے گناہ گرد و نشا ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پر والے میں
اکڑ کر رہے تھے تو اس نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ
میں گر گئے تھے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرے سے روک رہا
ہوں مگر تم ایسا نہیں کرتے تم میں گمراہ چاہتے ہو (بخاری) امام مسلم
نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے: میری درخت رکشا
اسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمرے پڑھ کر رکھ رہا ہوں
اور کتابوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں
مانتے اور آگ میں گر چکے ہو۔

(شفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز کی مثال جس کو دے کر اللہ تعالیٰ نے بے سود
فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیسرا شخص کی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک
خطہ زمین اچھا تھا، اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس لگائی
اور ایک خطہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے
فائدہ اٹھایا پانی کو بھرا اور پلائی کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا
خیر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس
شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی کچھ عطا فرمائی اور اس نے
اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسرے کو بھی
فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نہ کیا کئے رہا
اور اس نے نہ تو اللہ کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں نیکر آیا ہوں

بَعِثْتُ قَوْمًا أَنَا الشَّيْءُ الْعَذِيَّةُ فَإِنَّكُمْ أَنْتُمْ قَوْمٌ قَاتِلُونَ
طَائِفَةً مِنْ قَوْمِهِمْ فَأَذَلُّوهُمْ فَأَطَاعُوا عَلَى مَهْدِيهِمْ فَجَبَرُوا
وَكُنَّا بَيْنَ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمْ
الْعَبَسُ فَأَهْلَكَهُمْ وَأَجْتَنَحَهُمْ فَمِنْ ذَلِكَ مَثَلُ مَنْ
أَطَاعَنِي فَأَتَيْتُهُ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ
مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ۔

(شفق علیہ)

۱۳۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَنْ كَذَّبَ رَجُلًا اسْتَوْدَعَهُ
تَارًا كَلَّمَا أَهْلًا مِنْكُمْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَسُ وَهْلًا
الَّذِي كَانَتْ أَلِيًّا تَقْرُ فِي الْكَارِ يَكْتُمُ فِيهَا وَجَعَلَ
يَعْبُورُ مِنْ وَبَيْنَ يَدَيْهِ لَمْ يَتَّقِمْ فِيهَا فَاتَا أَهْلًا
يُعْجِبُ كَوْمًا عَنِ الشَّارِ فَأَتَوْهُ تَقَعُ مِنْ فِيهَا هَذَا
وَرَأَيْتُ الْبُخَارِيَّ قُلُوبُهُمْ تَعْرِفُهَا وَقَالَ فِي بَيْتِهَا
قَالَ مَثَلُ مَنْ كَذَّبَ وَمَثَلُ مَنْ كَذَّبَ أَهْلًا يَعْجِبُ كَوْمًا
الَّذِي هَلَاكَ عَنِ الشَّارِ هَلَاكَ عَنِ الشَّارِ لَمْ يَتَّقِمْ بَيْنَ
كَلَمَاتِهِمْ يَوْمًا۔

(شفق علیہ)

۱۳۲۔ وَعَنْ أَبِي مُرْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا تَعْلَمُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهَدْيِ الْوَيْدِ
كَمَثَلِ الْغَنِيِّ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَهْلًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ
طَائِفَةٌ قَبِلَتْ الْهَدْيَ فَأَتَتْ الْكَلَامَ وَالْعَبَسَ الْكَثِيرُ وَدَ
كَانَتْ مِنْهَا أَهْلًا يَأْتِي أَهْلًا كَمَثَلِ الْهَدْيِ اللَّهُ بِهِمَا
النَّاسَ فَكَلِمَاتُكُمْ وَدَعْوَاكُمْ وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ
أَهْلًا رَأَتْهُ رِيحًا لَا تُشْرِكُ مَاءً وَلَا تَكْتُمُ كَلَامًا
فَمِنْ ذَلِكَ مَثَلُ مَنْ قَعَّ فِي دَيْرِ اللَّهِ وَدَعَا مَا تَعْلَمُ
اللَّهُ بِهِ كَلِمَةً وَكَلِمَةً وَمَثَلُ مَنْ كَذَّبَ قَوْمًا رَأَتْ
وَكَلِمَةً يَقْبَلُ الْهَدْيَ الْوَيْدِ أَنْ يَكْتُمُ بِهِ۔

(شفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں حکم آیات ہیں۔ اولوا الالباب ہیں ملاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم کویر اور امام مسلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ عروگ منٹ بہ آیات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ ان کے دلوں میں کجی ہے (ابن ماجہ، ابن سے مجہد (متفق علیہ))

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں بحث کر رہے تھے اس وقت سرکارِ مجرب شریف سے باہر تشریف لے آئے آپ کے چہرہ مبارک سے حسد کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو کسی بات کے بارے میں محمد و مراد کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چون و چرا کرے وہ بیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمان میں ایسے مجرمی دجال ہوں گے جو ایسی اعمال پیش بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گے اور تمہارے آباد اجداد نے اپنا تم ان سے بچاؤ نہ دیا ہو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ تمہیں میں ٹالیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب تورات میں پڑھ کر اس کی غیر مسلموں کو حلال ہیں سمجھتے تھے۔ سرکار نے رخا د فرمایا تم تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکفیر صرف۔ تاکہ ان کی روایت ملاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ایمان لائے مشرک اور وہ ہماری طاعت مائل ہوا تو تک آیت کے

۱۳۳- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ لَوْ قِيلَ إِلَى وَمَا يَنْزِلُ إِلَّا أُولَئِكَ الْآلِفَاتِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ آيَاتِ قَوْمٍ مَسْلُومٍ نَازِلَةٌ عَلَى الَّذِينَ يَبْغُونَهَا لَكُنَّا بِهَا قَائِلِينَ قَالُوا كَيْفَ الَّذِينَ سَمِعُوا اللَّهَ فَاحْدُثُوا لَهُمْ۔

(متفق علیہ)

۱۳۴- قَوْمٌ عَمُوا لِقَاءَ اللَّهِ عَمِيْرٌ قَالَ فَجَبْرُؤِيلُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ قَبِيْصَةُ ابْنُ سُلَيْمٍ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي ذِيْهِ الْعَقَبُ فَقَالَ اِسْمَا هَكَذَا مَثَلٌ كَانَ قَبْلَكُمْ بِشَيْءٍ لَا يَعْرِفُ الْكِتَابِ۔

(رواہ مسلم)

۱۳۵- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَهْلَكَ السُّيُومِينَ فِي السُّيُومِينَ لَمْ يَمُوتَا مِنْ سَأَلٍ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَعْرِفْ عَنِ النَّاسِ صَعِيْرَةٌ مِنْ أَهْلِ مَسَاكِينِ۔

(متفق علیہ)

۱۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَثَلَانِ كَذَّابُونَ يَأْتِيَانِ الْكَافِرِينَ يَسْتَأْذِنُهُمْ فَهُمْ يَقُولُونَ لَا تَدْخُلُوا قَرَارًا لَمْ يَدْرِ لَمْ لَا يُعْلَمُوا لَمْ لَا يَعْرِضُوا لَمْ۔

(رواہ مسلم)

۱۳۷- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَمْرُقُونَ الْعِلْمَ بِالْأَوَّلِ بِيَدِهِ وَيَقْسِدُونَ بِهَا الْعَرَبِيَّةَ لَا هُنَّ إِلَّا مَسْلُومٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَيِّرُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْرِجُوا جُوهَهُمْ وَتَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ۔

(بخاری)

(رواہ البخاری)

۱۴۸۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ بَابُكُمْ كَذِبًا أَنْ يُخْبِرَ بِكُلِّ مَا جَاءَ -

(رواہ مسلم)

۱۴۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ نَبِيًّا إِلَّا
كَانَ لَهَا فِي أُمَّتِهِ خَوَارِثُ وَأَسْطَبُ يَأْخُذُ دَرَسَاتِهِمْ وَ
يَقْتُلُونَ بِأَسْطَبِ لَهَا تَحْلُفُونَ بِهَا وَهُمْ خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ
جَاهَدَهُمْ سِلَاحًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِسَائِرِ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ
وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ -

(رواہ مسلم)

۱۵۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ مِثْلُ
أَنْجَارٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ الْأَنْجَارِ وَهُوَ شَيْءٌ
مَعَالِي مِثْلَ ذَلِكَ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ أَنْجَارٍ مَنْ تَبِعَهُ
لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنَ الْإِثْمِ شَيْءٌ -

(رواہ مسلم)

۱۵۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَدَأَ الْإِسْلَامُ عَرَبِيًّا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ أَفْطَرِي
وَالْعَرَبِيَّةُ -

(رواہ مسلم)

۱۵۲۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَنْ يَكُونَ الْإِيمَانُ كَيَا رِيَالِي السَّيْفِ كَمَا تَأْخُذُ الْحَبِيَّةُ
إِلَى جُحْرِهَا مَتَى عَلَيْكَ وَسَدُّ لُحُوبِكَ أَبِي هُرَيْرَةَ
ذَكَرَ مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَمَعَايِقِ مَعَاوِيَةَ
وَمَعَايِقِ لَدِيْرٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ كَلَامُهُمْ أَهْمِي فِي
كِتَابِ تَرَاپِ هَلْ وَ الْكُتُوبِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی
سان بات کو نقل کرے (مسلم)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان
امت میں اللہ کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان پیروں کے
احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کی پالنتے تھے پھر ان کے بعد ایسے ناصفت
لوگ پیدا ہوئے جنکا طریق کا یہ تھا کہ وہ جو کہہتے اس پر عمل نہ کرتے اور
کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ
سے جھڑکے وہ گمراہ ہیں اور جو زبان سے جھڑکے وہ بھی گمراہ ہیں
دل سے جھڑکے (یعنی انہیں بد جانے) وہ بھی گمراہ ہیں اور اس کے بعد
وہی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اسکو آٹھ سو
اس عمل کی نیوے کو ملے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کسی کمی نہ
کہ اگر کسی شخص نے کسی کو نیکی کی طرف متروک کیا تو اس کو بھی اتنا ہی ملے
ہوگا جتنا گناہ والی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ
جبرائیل کی جلتے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتدا غریبوں سے ہوئی، ولیا ہی ہو
جائے گا یہاں کہ شروع ہوئے ہذا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر دیکھ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ
سانپ اپنے بل کی طرف منسوب ہے (شفیق علیہ) اور یہ جناب ابو ہریرہ کی حدیث
ذکر ہے کہ کتب کتاب التبیان اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و
جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ ذرا زیادہ ہیں مگر اسی
باب کو اب خلیفہ الامت کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

يَعْنِي أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُ فِي تَحْوِيلِ الشُّكْرِ وَقَالَ السُّدُوِيُّ
فِي أَذْيَتِهِمْ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حُجَّتِهِمْ فِي كِتَابِ
الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۶۱- وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْيَنَ شَيْئًا مِنْ
شَيْءٍ قَدْ أُيِّنَتْ بَعْدَهُ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَ الْبُحْدِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ الْخَيْرِ شَيْئًا وَ
مَنْ أَمْسَكَ عَيْنَهُ عَنْ مِلَّةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ كَدَّرَ لُحَاهُ كَانَ
عَلَيْهِ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ الْكَافِرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ آخِرِهِ شَيْئًا نَدَاءُ الرَّحْمَنِ دَرْدَاهُ ابْنُ
مُحَاذٍ عَنْ كَثِيرِ بَنِي عَمْرِو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۹-

۱۶۲- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَزْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرُّ الْقَائِمُ لَهَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ كَمَا
كَانَ النَّبِيُّ إِلَى جُحْدِهَا لَيْسَ يَقِينُ الْبَرُّ مِنَ الْجَنَّةِ
مَعْقُولُ الْأَوْتَرَةِ مِنَ الرَّبِّ الْجَبَلُ إِنْ الْوَيْلُ بِنَا عَزِيزًا وَ
سَيِّئَةً كَمَا بَدَأَ طَعْنُهَا لَهَا وَدَعَا الْوَيْلُ لَهَا وَنَحْوُ مَا
أَمْسَكَ كَامِسٌ مِنْ بَعْدِهِ شَيْءٌ (نَدَاءُ الرَّحْمَنِ)

۱۶۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاتَيْنِ عَنْ أَتَيْتُمَا آتَى
عَنْ بَيْتٍ لَسَاتَيْنِ حَذَّ وَالْعَمَلُ بِالْعَمَلِ حَتَّى إِنْ كَانَ
وَنَهَرٌ مَنَ آتَى أَمَّةً فَلَمَّا لَكَ فِي الْبَيْتِ مَنْ يَحْتَمِلُ
ذَلِكَ فَإِنَّ تَبَى لَسَاتَيْنِ تَعْرِفَتِ عَنْ يَسْتَدْرِجَ وَ
سَبْعِينَ مَلَكَةً وَتَعْرِفُ الْبَيْتَ عَنْ قَدْرِ وَتَسْبِغِينَ
وَمَلَكَةً مَلَكَةً فِي السَّابِلِ الْأَمَلَةَ فَاجِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ تَا
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مَا آتَاكُمْ عَنْهُ وَأَمَّا فِي نَدَاءِ الرَّحْمَنِ
فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ ذَا لِي كَذَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَ
سَبْعِينَ فِي السَّابِلِ فَاجِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ
كَانَتْ سَيِّئَةً فِي الْبَيْتِ أَكْثَرُ مَا تَعْرِفُ بِهِيَ تَعْرِفُ ذَلِكَ
الْأَمَلَةَ كَمَا تَعْرِفُ الْبَيْتَ الْبَيْتَ بِصَلْبِهِ لَا يَبْلُغُ مِثْلَهُ

نَدَاءُ الرَّحْمَنِ

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات اپنی چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں نے کر
آیا ہوں اور اللہ اور خودی نے، اپنی اربعین میں کہلے کیر حدیث میں
ہے جسکا ذکر ہم نے کتاب الحجۃ میں بھی سند کے ساتھ کیا ہے

حضرت جلال بن عاصم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو زندہ کیا جس پر
میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہر ایک کو اپنی جگہ پر لے گا مثلاً اس منہ پر
عمل کرنا ہوں کرے گا اور اہل کفر سے لے کر اس کے اجر میں کسی نہیں کی سنت کی اور
جسے گمراہی کی ایسی ہی بات نکالی جو اللہ اور اس کے رسول کا منہ کا سبب
بنے تو اس کے اجر میں اتنے ہی ہوں گے جتنے جہنم کے لوگوں کو

نَدَاءُ الرَّحْمَنِ اور ان کے بعد اللہ کے گناہ میں کوئی گناہ ہوگی تو زندگی اور ابنِ آجری
کثیرین عروہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ اس حدیث کو روایت کیا
حضرت کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح سے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
مسئلہ اور دین ہمارے اس طرح جگہ حاصل کرے گا جس طرح پہلے کی
پہلے کی پہلے پر نکلتا ساتھ ساتھ ایک دین غریبوں سے جیلا اور اس طرح
ہر جہت سے اس طرح بند میں پھینکا اور وہ غریبوں کے لئے ہے اور
وہ ملک میں میری حالت کا ہر کسی کے بعد میری سنت میں نسا و پیدا ہونے کے
حضرت محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسا وقت آئے گا جیسے کہ میری امت
پہلے تھے اور اہل کفر ایسا ہی ہوگا کہ ایک ہوتا دوسرے کے لئے ہوتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بنی اسرائیل میں اپنی اس کے پاس ملائیے طے پڑا تو ایسا ہی میری امت میں
ہوگا جیسے بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں جلی تھی اور میری امت تشریف
میں تقسیم ہوگے جو اس ایک کے سب کے سب جہنم میں ہوں گے سرکار حدیث
کیا گو کہ فرقہ کر سب سے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں

درتذی لیکن احمد اور ابی داؤد کا روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دریا میں ہوں گے اور ایک جنت
میں اور دین ہمارے فائدہ جماعت ہے۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بہت سی فرقوں
ایسی پیدا ہوں گی جن میں نصاریٰ خواہشات مراست کر جائیں گی جس طرح
کتے میں مالک کی محبت مراست کر قہر اور اس سے کوئی رنگ اور جڑی نہ ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ اہل بقیع میں ڈال دیتی ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں۔ سرکاریہ فرمایا کہ تم بھی اسی طرح میرے ذمہ ہونا چاہتے ہو میں طرح کہ یہودی حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں تمہارے پاس عافیت ملادہ اور آسان شریعت لیکھ آتا ہوں اگر مومن علیہ السلام میرے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حکم دیا کہ کھائے اور منہ پر عمل کیا اور اگر کسی کو راتوں میں محفوظ

أَمِنَ النَّاسُ بِرَأْفَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ تَكْثُرُ فِي النَّاسِ قَالَتْ فَتَسْتَكُونُ فِي مُدُونٍ
تَهْتَكُونُ.

(رداءہ النورانی)

۱۶۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْثُرُ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ مَا أُوتِيَ
بِهِ هَلَكَ كَهَيَاةِ زَمَانٍ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِمَشْوَرَةٍ أَوْ
بِإِثْمٍ هَلَكَ.

(رداءہ النورانی)

۱۷۰۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ مَعَهُ هُدًى كَانُوا أَهْلَكَ إِلَّا أَوْفُوا
الْحَدَّ الَّذِي كُنُوا قَدِيرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ
الْآيَةُ مَا تَوَلَّوْهُ لَكَ إِلَّا حِدًّا لَا بَلَّ لَهُمْ قَوْمٌ خُصُوفٌ.

(رداءہ النورانی)

۱۷۱۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ لَا تَنْتَفِزُوا عَلَى الْغُيُوبِ تَنْتَفِزُوا عَلَى الْغُيُوبِ
تَكُونُ قَوْمًا شَقِيحًا قَالُوا عَلَى الْغُيُوبِ فَشَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
لِيَتَلَكَّ بَقَا يَا هُمُ فِي الْقَوَائِمِ وَالْوَقَائِدِ رَهْمًا بَيْنَهُمْ
أَبْتَدَأَ قَوْمًا مَا تَكْتُمُهَا عَلَيْهِمْ.

(رداءہ النورانی)

۱۷۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَحَرَامٌ مِمَّنْ كَفَرُوا قَاتِلُوا الْعَمَلَ
وَحَرَامٌ الْعَمَلُ وَالْعَمَلُ بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ بِالْعَمَلِ
وَأَعْتَبُوا بِالْعَمَلِ هَذَا الْقَوْلُ الْمَضَامِيرُ وَدَوَى الْمَضَامِيرُ
فِي شَيْبِ الْإِيمَانِ وَنَقَطَهُ قَاتِلُوا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلِ
الْعَمَلُ وَالْعَمَلُ.

۱۷۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ كَلَّتْ أَسْرُوبُ رَشَدُهُ فَاتَّبَعَهُ

بڑے توجہ سے دیکھا کہ ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا کہ رسول
اللہ ﷺ کیلئے ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیثیت ظاہر
کے بعد بھی ہو جائے گی۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دوسری چیزیں نہ ان میں باتوں میں
جو کہ حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلک ہو گیا لیکن وہ آیت
بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو
نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم ہدایت حاصل کرے گے بعد گمراہ
نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑے اور نا اہل آباد ہوئے اس کے بعد سرکار
نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے نہ
جھگڑا کرنے کیلئے رہی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑا کرے (احمد ترمذی ابی ہریرہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو وہ اللہ کا تم پر رحم کرے
گا کیونکہ میں قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہوئے
اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور عیسائیوں کی بقیہ ہے اور جو
رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو تم نے ان پر لازم نہیں
کیا تھا (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشق ہو کر، تڑپے۔
اس میں حلال، حرام، حکم، منکر، بیان کی گئی ہیں
پس حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھو۔ حکم پر عمل کرو اور منکر
پر بقیں کرو۔ اور مثالوں سے عبرت لے کر۔ مذکورہ الفاظ مصابیح کے ہیں
اور یہی ہے شعب الایمان میں اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر
عمل کرو حرام سے بچو اور حکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریعت میں امور کا حکم تو چار قسم پر ہے ایک

وَأَمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ فَاجْتَمِعُتُمَا صَوْرًا خَلَقْتُمُوهُمَا فِي يَوْمٍ نَحْنُ لَكُمْ شَهِيدٌ
عَزَّ وَجَلَّ -

(دَعَاةُ أَحْمَدُ)

(دو۔ احمد)

تیسری فصل

۱۴۴- قُلْنَا مَعْزُوتُ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يُؤْتِي الْإِنْسَانَ كَوْنًا قَلْبًا
يَأْتِيهِمْ أَسْفَادُهُ وَالْقَاوِيَةُ وَالنَّجِيَّةُ وَإِنْ كُنَّ دَانِيَةً
وَعَبِيدُكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ -

(دَعَاةُ أَحْمَدُ)

۱۴۵- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَارَى الْجَمَاعَةَ يَشْرَأُ نَفْسَهُ خَيْرَ رِبْعَةٍ
الْإِسْلَامِ مِنْ غَنَائِهِ -

(دَعَاةُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۱۴۶- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي أُسَيْبٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَتُ فِيكُمْ أُمُورٌ كُنَّ نَوَافِلًا
مَا تَشْكُرُونَهَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُورَةُ سُوْرَةِ -

(دَعَاةُ فِي الْمُوطَّأِ)

۱۴۷- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يَدْعُوهُ
إِلَّا رُفِعَ رُتْبَتُهُمَا مِنَ السَّنَةِ فَمَنْ تَرَكَتُمْ حَيْثُ مَرَّ أَحَدُهُمَا
يَدْعُوهُ -

(دَعَاةُ أَحْمَدُ)

۱۴۸- وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا أَشَدَّ قَوْمٌ يُدْعَوْنَ عَنْهُ
وَيُحْضَرُونَ تَرَى اللَّهَ مِنْ سُبُحَتِهِمَا ثُمَّ لَا يُعِينُهُمَا
إِلَّا بِمَا هَلَا يُؤْمِرُ الْغَيْبُ -

(دَعَاةُ الْخَارِثِيِّ)

۱۴۹- وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَرَّ صَلَاتُ يَدْعُوهُ فَقَدْ

کام کی ہدایت دیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو اور جس کام کی برائی ظاہر
ہے اس کو ترک کر دو اور جس کام میں اشتیاء پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ
(دو۔ احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکری کے بھڑکے کی
طرح ہے جو گھٹے سے پھڑپھڑانے لگے۔ گھٹے سے دھڑپھڑانے والی ہو کہ نہ
بھڑکے گھٹے کے کنارہوں کی بکری کو نہ سانی سے پھڑپھڑانے سے بھڑکے گھٹے
سے پھڑپھڑانے کے ساتھ رہو (احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے
اسلام کا پتہ اپنی گردن سے لٹا دیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں
جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب
اور اس کے رسول کی سنت ہیں (بخاری)

حضرت حنفیہ ابی حنیفہ ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی قوم کے کوئی نئی
بات نہ دیں ہیں مگر اس کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھانے ہوتی ہے
لہذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

حضرت مسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شروع کی
کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے
اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک دلائل
میں کرتا (طحاوی)

حضرت ابراہیم بن موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دین میں نئی بات نہ لکھنے والے

أَتَانِ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَيْبِ الْإِيْلِيِّ
مُتَوَسِّلًا.

۱۸۰- وَعَنِ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ مَنْ تَعَدَّى كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ
أَتَتْهُ مَا لَمْ يَحْذَرْهُ اللَّهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الدُّنْيَا وَدُونِهَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَزَلَ الْحِسَابُ عَلَيْهِ بِذَلِكَ قَالَ مَنْ أَتَى
بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يَنْصِلُ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَنْصِلُ فِي الْآخِرَةِ
ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ تَمَّتْ آيَةُ هَذَا لَا يَنْصِلُ وَلَا
يَنْصِلُ.

(رِوَاةُ رِوَيْتِ)

۱۸۱- وَعَنِ ابْنِ مَسْرُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَرَّبَ اللَّهُ مَثَلًا وَمَوَاطِنًا مَثَلًا وَعَنِ
جَعْفَرِ بْنِ الْقَوَاطِطِ سَمِعْتُ فِيهَا أَبْوَابَ مُفْتَحَةً وَعَنِ الْإِسْلَامِ
سُورًا مُخَفَّاهًا قَرَأْتُ رَأْسَ الْقَوَاطِطِ قَائِمًا يَقُولُ اسْتَوْفُوا
عَلَى الْقَوَاطِطِ وَلَا تَعْرُجُوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَائِرَةُ سَمَاءٍ مُنَوَّارَةٍ
كُلَّمَا هَضَبَ عَبْدٌ أَنْ يَمْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ
وَيُحَاكُّ لَا تَقْتَحِفُ لِمَا لَكَ إِنْ تَمَتَّحَهُ سَبَّحَهُ مَسْحُورًا
فَسَدَّهُ فَلَمَّا بَرَأَ الْقَوَاطِطُ هُوَ الْإِسْلَامُ أَنَّ الْأَبْوَابَ
الْمُفْتَحَةَ مَحَالِمُ اللَّهِ وَأَنَّ السُّورَ الْمُخَفَّاهَ حَدُودُ
اللَّهُ وَأَنَّ الدَّائِرَةَ عَلَى رَأْسِ الْقَوَاطِطِ هُوَ الْفَرْدَانُ وَ
أَنَّ الدَّائِرَةَ مِنْ قَوْصِهِ مَوَاقِعُ اللَّهِ فِي كُلِّ كَلْبٍ كُلِّ
مُؤْمِنٍ رِوَاةُ رِوَيْتِ رِوَاةُ أَحْمَدَ وَابْنِ عَتَّابٍ فِي
شُعَيْبِ الْإِيْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَتَّابٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُومٍ وَحَكَّدَا
الرِّوَاةَ فِي عَشْرٍ إِلَّا أَنَّ لَكَ أَحْصَرُوه.

۱۸۲- وَعَنِ ابْنِ مَسْرُومٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَقِيمًا
فَلَيْسَتْ يَمِينُ كَيْدٍ مَاتَ فَإِنَّ الْخَلْقَ لَا يُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْيَمِينَةُ
أَوْ كَيْفَ أَتَى كِتَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَتَى أَهْلَ
هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَها قُلُوبًا دَاعِمَةً عَلَيْهَا جَلِيمًا وَأَذَلَّهَا نَفْسًا
إِشْتَارَ هَمًّا لَمْ يَصْبِرْ يَتِيمًا وَلَا قَامَةً وَتَبِعَ مَا غَرَبُوا لَمْ
قَصَدُوا دَائِرَتَهُمْ عَلَى أَنْ يَهْتَدُوا وَمَسْكُوتًا يَسْتَقْدِمُ

کہ عزت کی بے شک اس کے اسم رک نامت کو گرنے میں مدد کی دیتا ہے
اس روایت کو شعب الایمان کے حوالہ سے مرسل نقل کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی کتاب پڑھی
اور اس میں جہاد کا حکم پایا کسی پر وہ کہ اللہ تعالیٰ سے کو دیا گیا مگر اس سے
پہانے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محض لا فرما جائے ایک حدیث
میں اس طرح منقول ہے جسے کتاب ابن ابی ہریرہ کی وہ نہ تو دیا میں مگر وہ بڑا
اور شرافت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی نہیں
تے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلائے شقاوت ہوگا
(زریں)

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک
سیدھی لکھ ہے اور اس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ جس میں دروازے کھلے
ہوتے ہیں اور دوسرا دروازہ پر بند ہے جس میں اس دروازے کے شروع میں ایک
مناویں بنا کر تلبہ جودے دیتے پتے رہو اگر کسی نے تلبہ پڑھ کر چلے اس سے
آگے ایک اور پکارے گا کہ اب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش
کر تلبہ تو اس وقت بنا کر تلبہ پھر نہ کرنا ہو سکو نہ کہوں کیونکہ ان کے بعد تو
اس میں دافعی کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی
تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ لسان سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے
مراد اللہ تعالیٰ کی حکمت وہ چیزیں ہیں اور بند کھلے دروازوں سے مراد سدا لہ
ہیں اور سلامتی قرآن کی ہے جبکہ دوسرے مناویں سے مراد

مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار ہونے میں معاون ہونے والا اللہ کا
فرشتہ ہے در روایت زریں۔ احمد بیہقی نے شعب الایمان میں اس کی بیان
کے روایت کہ ہے لیکن فرماتے ہیں اس سے مختصر بیان کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم
شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کے طریقے
کو پالتے جو اس دنیا سے گمراہ ہیں کیونکہ زندوں پر نفوز کا اندیشہ
نہا وہ جو تلبہ اور غبار کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین
موسم دلد گئے علم دے اور کم سے کم تکلف کر سوائے جنہیں اللہ تعالیٰ
نے اپنے نبی کی صحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور جن کو ضرورتاً ہوا پر قائم

مِنْ أَخْلَاقِهِمْ قَوْلُهُمْ قَاتِلُوهُمْ كَمَا نَأْمُرُ عَلَى الْهَيْعَةِ
الْمُسْتَوْجِبَةِ -

(رَدَّاهُ رَوَيْتُ)

۱۸۳ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَّابِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ بَيْنَ التَّوَسُّعِ كَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ السَّوْدِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ وَفَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَدَّى
فَقَالَ أَتَيْتُكَ لِيُكَلِّفَكَ الشَّوَابِلَ مَا تَرَى بِعَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَرْتُ عَمْرِي فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعَزُّ يَا اللَّهُ مِنْ حَبِيبِ
اللَّهُ وَحَبِيبِ رَسُولِهِ تَعَبُّنَا يَا اللَّهُ رَبَّنَا يَا إِلَهَنَا
يَا قُدُّوسُ يَا قُدُّوسُ يَا قُدُّوسُ يَا قُدُّوسُ يَا قُدُّوسُ
وَسَلَّمَ وَاللَّيْلُ لِقَسْرِ مُحَسَّبٍ بِبَيْتِهِ كَوْنًا أَلَمْ يَكُنْ مُوسَى
فَا تَكُنْ مُوسَى وَتَكُنْ مُوسَى تَكُنْ مُوسَى عَنْ سَوَاءِ الْقَبِيلِ
وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا ذَا ذَرَكٍ يُجَوِّدُ لَا تَكُنْ عَيْنٌ -

(رَدَّاهُ الْقَارِئُ)

۱۸۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامٌ لَا يَكُنْ كَلَامًا اللَّهُ وَكَلَامًا اللَّهُ يَكُنْ كَلَامًا
كَلَامًا اللَّهُ يَكُنْ بَعْضُهُ بَعْضًا -

۱۸۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلْنَا بَيْتَهُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا كَتَبُوا
الْفُرَّانَ -

۱۸۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْعُشَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَرِيبٌ مَرَاتِلٌ فَلَا
تُصِيبُوهَا وَتَحْذَرُ مَرَاتِلَ فَلَا تَسْتَمِرُّوهَا مَحْتَدَةً حَتَّى تَكُونَ
فَلَا تَقْتَدِرُوهَا وَتَكُنْ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَلَا
تَبْهَتُوا عَنْهَا رَوَى الْأَحْمَدِيُّ فِي السَّلَامَةِ الدَّارُ الْقَطِيبِي -

کرنے کے لیے چننے ہند اہل نصیحت کو سچاؤ کے نقش قدم پر چلے
اور کھنڈک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرو کیونکہ وہ
سیدھے راستہ پر تھے (زرین)

حدیث جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تیراۃ کا ایک نسخہ
لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون کا نسخہ ہے سرکارِ ماضی
رہے حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو بڑھا کر چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا
اسوقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا تم کہیں یہاں سے
گم کردی تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا کچھ ہے جو حضرت عمر نے پھر
ایک نسخہ جو وہی پڑا کر کہا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے غضب سے بچا ہوں ہم اللہ کی رہبریت اسلام کے دین و کامل
ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین ہیں اسوقت
سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے
چھو کر ان کا اتھاہ کر دو تو تم راہِ راست سے ہلک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام
حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا نہ ہاتھ تروہ بھی میری
حسرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرا کسا برا کلام اللہ کو مفسوخ میں کرتا البتہ کلام
اللہ میرے لئے ہے کہ اس کو مفسوخ نہ کیا ہے اس طرح بعض کلام الہی بعض کو
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو مفسوخ کر دیتی ہیں
طرح کلام الہی قرآن کی بعض آیات بعض کو مفسوخ کرتی ہیں -

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض مرائض مقرر کر دیے ہیں
لہذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزیں کو مرام فرماید ہے انکے قریب نہ
جاؤ اور سب سے علاحدہ متھیں فرماں ہیں ان سے تجا وڑ نہ کرو اور سب
سے باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری مصلحت کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہذا ان پر
کھٹ نہ کرو - (مذکورہ بالا تینوں احادیث در کتب سے مروی ہیں)

علم کے فضائل

پہلی فصل

کِتَابُ الْعِلْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیری بائیں دوسرے تک پہنچو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ وہ کسی کوئی مصافحہ نہیں کریں اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹکڑا جہنم میں بنالے (بخاری)

حضرت عمر بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ (نقل کرے والا) جھوٹوں میں سے ایک قریب و متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کو دین کی کج عطاوار دیتا ہے اور بے حکم میں تقسیم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے۔ (مشفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان (کان) کہہ کر سے ہی جس طرح سوچے پھر کسی کا نہیں ہوتی یہ اور جو دور جاہلیت میں بہتر از لہو و دہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ ان میں سے ہر ایک کو سچا ہونے والا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جیسے اللہ نے روایت سے حفاظت اور ان کو راہ حق میں خرچ کرنے کا توفیق دی وہ سزاوارہ ہیں کہ اللہ نے حکمت رکھ کر جو کچھ عطا فرمایا اور اس سے پہلے کرتا اور تقسیم کرتا ہے۔ (مشفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن کے کل شقیں جو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا ایک اولاد جو دین دار رہے اس کے لیے دعا کیا کرتی ہیں۔ (مسلم)

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَيْنِي وَكَوْنِيَّةٌ وَحَدِيثٌ لَوْ عَنْ جِبْرِيلَ إِذَا شِئِلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَّبَ عَلَى مَشْجَدٍ أَعْلِيًّا مَعْتَدَةً مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ وَالْمَوْجِزِ الْأَيْمَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كُذِبَ فَهُوَ كَذِبٌ لَكَ وَبَيْنَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۹۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَوِّاهُ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يُعْقَبُ فِي الرَّيْبِ وَإِنَّمَا آتَاكَ اللَّهُ بِغُطْنٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمْ مَعَادُونَ كَعَادُونَ النَّاسِ وَالْوَضْعُ خَيْرٌ لَكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ خَيْرِكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا أَقْبَرُوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا يَحْسُدُ عَلَى هُنَّكَ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يُنْفِقُ بِهَا وَيَعْلَمُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَمَاتِ الْإِنْسَانُ الْفَقْرَ عَنْ حَسَدِهِ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْفَعُ بِهِ أَوْ وَلِيٍّ صَالِحٍ يَنْعَاهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبِضُ اللَّهُ أُمَّةً إِلَّا بِمَا يَنْتَرِعُونَ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ اللَّهُ الْفُلُكَةَ وَحَتَّى إِذَا اللَّهُ يُبْقِي عَالِمًا يُخَذُّ النَّاسُ رُءُوسَهُمْ لَا فُسْهُوًا فَامْتُوا بِمَعْرِ عَلَيْهِ فَضْلًا وَاصْلُوا۔

(متفق علیہ)

۱۹۶۔ وَعَنْ شَيْبٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ حُجُوبٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ تَزِدُّكَ أَتَكَ ذَكْرًا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَّا إِنْ يَسْتَعْرِضُ مِنْ ذَلِكَ آفَاءُ أَوْ لَهْ أَوْ لَكُمْ فَلَا فَا تَحْزَنُوا يَالَهُ وَعِظَةٌ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَذَكَّرُ بِمَا مَنَعَهُ النَّاسَ عَلَيْهِ۔

(متفق علیہ)

۱۹۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَلْقَاهُ عَنْهُ فَلَا أَلَى عَلَى قَوْمٍ تَكَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَكَنٌ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا۔

(رواه البخاری)

۱۹۸۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّصَائِرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَا أَبَا عَمْرٍو إِنِّي كَاتِبٌ فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ تَجِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَدُلُّ عَلَى مَنْ يَجِبُ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِنْ خَيْرِ مَا عَلِمَ۔

(رواه مسلم)

۱۹۹۔ وَعَنْ خَزِيمَةَ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَنِبَاتُ الْبَتَارِ أَوْ الْعَبَاةُ مَقْلُوبَاتِ الشُّيُوبِ عَامَةً مِنْهُمْ مِنْ صُفَرٍ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ صُفَرٍ قَدْ مَرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَايَ بِهِمْ مِنَ الْفَقَارَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو حب واپس لینا پسند ہے نہ قرآن سے جیسے کامیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لینا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا سکے۔ حب واپس لینا عام بات نہ رہی بلکہ تو لوگ ایسا سرور جہلاؤ گویا اس علم اور حب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گر لیں ہوں گے اور دوسروں کو بھی گر لے کر رہیں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو محسوس وعظ مسجد کے دروازے کی باتیں بتاتے تھے، ایک مرتبہ اس مسجد کے شخص نے کہا اے ابو عبداللہ! میں تمہارا ہوں کہ آپ میں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کر کے تنگ کر دے گا دوسرے مجھے ہند نہیں، اب میں نا محاورہ انوار میں تمہاری خبر گیری رکھتا ہوں جس طرح ہمارے اگلا جانے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ سکے اور تب کہیں کسی بیچ میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یہ کہ ہمارا تنگ گویا جاننے کے قابل ہیں مجھے سودی دلوں نے مرا کاٹنے فرمایا ہے پاس تو کوئی سودی نہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں یہاں بیٹھا ہوں جو سودی جیسا کہ کتاب سے اس موقع پر سر کاٹنے فرمایا جو بھلاؤں کی جانب سے خانی کر لے اسکو بھی تنگ کام کرنا ملے گا برابر اچھے گا۔ (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے بخلاؤ حصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے کبیل یا قبیلہ لپٹے تھکے تھے عاصفہ جوستے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تھے دیکھتے تھے تنگ دلوں کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے

فَاَمَّا رِبْلًا لَا تَأْذَنُ وَاقَامَ قَصْلِي ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَرَبُّ
الْأَرْجِ الْأَيْمَنِ اللَّهُ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا وَالَّذِي فِي
الْعَشِيِّ أَتُوا اللَّهَ وَلَسْتُ لَكُمْ نَفْسٌ مَّا ذُكِّرْتُمْ بَعْدَ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ دُثَّارِهِ مِنْ دُثَّارِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بَيْرٍ
وَمِنْ صَاعٍ كُفْرٍ حَتَّى قَالَ وَتَوَلَّى تَمَرِي قَالَ دُجَاءُ
رَجُلٍ مِمَّنْ أَنْصَارُ بَيْتِكُمْ كَادَتْ لَكُمْ تَعْيِرٌ عَنْهَا بَلَّ
كَدَّ تَجَدَّدَتْ ثُمَّ تَنَابَهَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ مَحْمُودِيْنَ مِنْ
طَعَامِهِ وَتَنَابَ حَتَّى رَأَيْتُ رَجُلًا رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَلِكُ كَأَنَّهُ مَدَّ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَقَى فِي الْإِسْلَامِ سَقِيَّةً
حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمِنْ بَعْدِهِ
مِنْ عَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ رَجُلٍ شَيْءٌ وَمَنْ سَقَى
الْإِسْلَامَ سَقِيَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وَرُحَاؤُهُ وَرُحْمَتُهُ
عَلَيْهِ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مَنْ عَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ رَجُلٍ
شَيْءٌ ۝

(رداءہ مستوفی)

۲۰۰/۱۳ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ
أَدَمَ الْأَوَّلِ كَعْدٌ مِنْ دُخَانِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ سَقَى لِقَلْبِ
مُتَّقٍ عَلَيْهِ وَسَقَى لَوْحِدٍ يَتُّ مُعَادِيَةً لَا يَزَالُ مِنْ
أَمْرِ فِي تَابٍ تَابٍ هَذِهِ الْأَمْرُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

دوسری فصل

۲۰۱/۱۴ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ حَالِيًا مَعَ أَبِي
الْحَارِثِ فِي مَسْجِدٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا آتَا
الَّذِي دُعِيَ إِلَى جِئْتِكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ بَعْضُ بَعْضٍ أَنَّكَ قَدْ دُعِيَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ

خاتمہ زندہ چہروں کو دیکھو تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اس وقت آپ نے
حضرت جلال کو حکم دیا کہ اس دن اور رات میں کہیں جناب جلال نے تمہیں ارشاد میں
انسان کو اچھا حکمت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد
سرکار نے طلبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اللہ کو اپنے رب کے نزدیک
اللہ تعالیٰ تم پر نگاہ ہے ہمک تلاوت فرمائی اس کے بعد سورہ حشر کی آیت (ترجمہ)
میں سے ڈرو اور مجھ کو تمہارے میں نے قیامت کے دن کیسے کیا بھیجے گا میں کو دنا
نیک کام کہے گا یا بچو کہ مدد کرے اپنے حامی و دیار میں سے یا کہڑوں گے
اور مجھ کو دین میں سے کچھ چاہے وہ مجھ کو کھڑا رکھے کیوں نہ ہو مدد کی کہے ہیں اس
وقت انصار میں سے ایک صاحب ایک بھاری بھالی لیکر آئے جو ان سے انھوں
نہیں جاری تھی اور ان کے پاس تھے وہ بیانی حضرت کی مدد کے بعد علیہ
کے دھیر گئے اور دین کے کافروں اور کپڑوں کے روڈ حیر دیکھے میں نے
دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے ہمک رات بھر اس وقت سرکار
نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ نہ کیا تو اس کے لئے بھی اور
اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے بھی اور ہے اسی طرح اگر کسی نے اسلام
میں کوئی بُری رسم یا عادت کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں
کو ملے گا اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کسی نہ کی جملے گی۔

مسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بائیں ہاتھ سے کھانا کھا لے اس کا حصہ حشر آدم کے
بچے کو ملے گا جس سے جسے کھانے سے کھانے کی رسم جاری کی۔ (تعلق علیہ السلام)
مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب تبارکی وہ حدیث جو عیزال میں آئی ہے شروع
ہوتی ہے اسکا اثناء اللہ اباب ثوب ہذا الامتہ میں ذکر کریں گے۔

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوالحارث
کے ساتھ مشن کا ہوا کہ میں ہمیشہ ہر وقت اس وقت تک نہیں دیا اس
نے جناب ابوالحارث سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کے لیے آیا
ہوں جس کے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف آپ
ہی روایت کرتے ہیں اور یہی حدیث مجھے یہاں مل چکی ہے نہ کہ جناب ابوالحارث

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ

(رواه الترمذی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى جَنَّاتٍ مِنْ جَنَّاتٍ لَا تَفْنَى وَلَمْ يُغْنِ عَنْهُ عِلْمُهُ إِذَا تَلَوَّاهُ وَلَا خَلَّاهُ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَلَمْ يَلْمِزْهُ أَحَدٌ مِنْ آلِهِمْ وَلَا يُؤْذِيهِمْ

نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے طلب علم کے لئے کسی نہ کو، متیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر گامزن کر دیتا ہے اور راستے فاطمہ کی رضا مندی کے حصول کیلئے اپنے بازو بچھ دیتے ہیں۔ بیشک آسمان زمین کی تمام چیزیں حتیٰ کہ پال کی پھلیاں جس عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اسی عالم کو عاجز پر ایسی ہیبت حاصل ہے جس طرح چور جویں لٹ کے چاند کو ستاروں پر بلا شک و شبہ تیرا تیرا دیکھتے ہیں۔ حقیقت انبیاء نے سنا چاہی کہ میں نہیں چھوڑا جسکان کا ذکر ہم ہے میں نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورے عالم اٹھایا راہد فرمادی ابو داؤد ابن ماجہ دارمی لیکن فرقہ کے ملوک کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ باہی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے کہ موقوفہ پر سکرانے فرما دیا عالم کو عابد پر بھیجی جی نصیحت حاصل ہے جس طرح مجھے توہم سے ایک عملی نویر اس کے بعد کہوئے فرما دیکھ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے نرمی و آسماں کے نیچے دے دیں تک کہ جوں میں رہے وہ چید شوں دروں میں رہے حال پھلیاں جی اس شخص کے لئے دعا فرمائی کہ میں جو لوگوں کو حیرت کی تعلیم دیتا ہے روزی ہو دار کمنہ اس شخص کو جب ہرگز سے مسلمانیت کیلئے مجھ کو حیرت سے تھوڑا سا فرق ہے، میں عام دعا کا تذکرہ نہیں صرف سرکار کا قول نقل کیا ہے کہ عام کو عابد پر ایسی فریفت مالک ہے جس طرح میری نصیحت ایک عام شخص پر لٹے بعد سرکار کونے آیت تلاوت دیاں تھی تمہیں روانہ فرماتے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطاعت زمین سے انہیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے سامنے آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھول ہیں دولت ہے۔ نیز جہاں بھی تم اس کو یاد کرو وہ اس کا زیادہ حق دے رہے لایا ماجہ و

ابو داؤد ابن ماجہ دارمی لیکن فرقہ کے ملوک کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

ترذی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث عربی ہے کیونکہ اس حدیث
کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی شعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیر تیسکان پر سرور مالدولت بھی
بھاڑی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حامل کرنا ہر مسلمان مرد و عاقل و بالغ پر فرض
ہے اور نا اہل کو پرہیز دلانا ایسا ہے جیساکہ وہ خنزیر کو کھڑا کر دیا ہو اس کے ہمار
پرستار ہے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان) ان کی روایت میں بعض الفاظ
مسلم تک منقول ہے انمولیٰ نے مزید کہہ ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور
ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق میں دو خصمیتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق
اور دین کا کچھ بوجھ۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
وہ وسلم نے فرمایا شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلے وہ جب تک واپس نہ
آئے وہ ملازم کے برابر ہے (ترمذی وری)

حضرت سحرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی غلطیوں
کا انکار ہے (ترمذی) راوی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث
باہتمام سند ضعیف ہے کیونکہ اسکا راوی ابو داؤد ضعیف ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شرم میں
ہوتا ادا اس کا امتلا منزل جنت ہوتی ہے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علم بات معلوم کی گئی اور اسے اس کو چھوڑا
تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لہم دی جائے گی (احمد۔ ابوداؤد ترمذی
لیکن ابن ماجہ اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت سعید بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ہذا احیئت غریباً قد اہلہما ابن الفضل السراوی
یضعف فی الحدیث۔

۲۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَةٌ ذَلِيلٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ
عَابِدٍ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۲۶- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَا كِبَرٍ وَذَا صِغَرٍ
وَمَنْ عَمِلَ بِهَا هَلَلَ كَمَقِيلٍ الْخَزَائِرِ الْجَزْءِ وَاللَّوْءِ وَالْذَّهَبِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي شُعْبِ الْأَعْيَانِ فِي قَوْلِهِ
مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَسَدٌ مَسْنُونٌ سَادَةٌ صَوِيحَةٌ
وَقَدْ رَوَى مِنْ أَزْجِ كُلِّهَا صَوِيحَةٌ۔

۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَلَّتْ لَابِ لَا تَجْعَلُ عَابِدًا فِي مَنَاقِبِ حَسَنٍ تَحْتِ
وَلَا لَفٍ فِي الْقَائِمِ۔ (رواہ الترمذی)

۲۸- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّعَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ تَوَضَّعَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى بَرٍّ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبُخَارِيُّ

۲۹- وَعَنْ سَجْدَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَعَابِدٍ لِمَا مَعْنَى رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَوِيحٌ
الرَّسْتَاوُ وَالْوَدَّادُ وَالزَّوَارِيُّ يَضَعُفُ۔

۳۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَهَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَتَمَتَّعُ
حَتَّى يَكُونَ مُلْهُاءَ الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی)

۳۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ تَعَلَّمَ الْجَهَنَّمَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يَبْعَاهُ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

۳۲- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ قترس طبعی کرنے کے برابر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اس کے لئے مناسب نہ تھا تو اسے خیانت کا ارتکاب کیا (ابو یوسف)

۲۲۵- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغِيثُ عَيْنِ الرَّغُلِ طَائِبٍ. (كُذِّبَتْ أَجْرَادُ)

۲۲۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ وَالْفَرَائِضَ وَتَعْلَمُوا النَّكَاحَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ. (رَوَاهُ الرَّقِيبِيُّ)

۲۲۷- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَمَّا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَهُمْ رَجَعُوا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَّلُ يُحْتَسَبُ فِيهِ الْوُجُوهُ مِنَ النَّاسِ عَشَى لَا يَقْبَلُهَا مِنْهُ عَشَى. (رَوَاهُ الرَّقِيبِيُّ)

۲۲۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ فَتَعْلَمُوا أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْ عَالِمٍ النَّبِيِّ رَوَاهُ الرَّقِيبِيُّ وَفِي تَحْقِيقِهِ قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مَوْسَى وَتَوَحُّشْتُ ابْنَ عَسَاكِرَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ أَعْلَمُ مِنَ الرَّوَاحِدَةِ اسْمُهُ عَسَاكِرُ بْنُ عَسَاكِرٍ اللَّهُ.

۲۲۹- وَعَنْهُ قَالَ إِذَا مَاتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَتَعَثُّ لِيَهْدِيهِ إِلَى مَقَرِّهِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ جَمَاعَةٍ سَبْعُونَ نَجِيًّا وَلَهَا وَبِهَا رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ

۲۳۰- وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ هَذَا النَّبِيِّ مَرَّكَ حَلَبُ عِدَّةٌ وَلَهُ يَسْتَوْنَ عَنْهُ تَوَافِقُ الْعَرَبِيِّينَ وَأَيْضًا لِلْيَمَنِيِّينَ وَتَأْوِيلُ التَّحَابُوفِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَرْفُوعِ بِرُتْبَةِ تَوْفِيقِ بْنِ الْوَكِيدِ عَنْ شُعَابِ بْنِ وَفَّاقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ وَسُورَةُ حُجُودِ شَهَابٍ قَوْلَهُمَا يَشْفَاؤُ الْبَقِيَّةُ الشُّكُوفُ فِي تَابِ الشُّكُوفِ شَفَاةُ اللَّهِ تَعَالَى

۲۳۱- عَنْ الْحَسَنِ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَهُ السُّؤَالَ وَهُوَ يَطْلُبُ الْوَلَدَ يُجِبْ بِهِ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ دینے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنہی دینی راہِ معلوم وراثت، اور علوم قرآنی کو حاصل کرو کیونکہ میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، سنا دیا کہ آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھایا جائے گا اور اپنے علم سے کس کام کا، میرا ہر قاصد جو کہیں گے (ترمذی)

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اظہار حدیث میں بھی کوئی شک ہے، قریب ہے کہ لوگ اتنی حدیث سفر کریں کہ اوشوں کے بگڑ پھٹ جائیں لیکن درس کے عالم سے بڑا کوئی فرد ایسی جیسے لاڈلہ، ابی حبیہ کہتے ہیں کہ عام حدیث سے مراد عام مالک ہیں جس میں عبد الرزاق نے بھی کہا ہے لیکن حق بن اسحق کہتے ہیں میں نے، ابی حبیہ سے منہ پر سے مراد عمر بن ناہد عبد الرحمن بن عبد اللہ کا ذات ہے۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شمس و سیاق فرشتہ جوں کے بے آن کے ہیں کو تارہ کرے گا

حضرت ابوہریرہ بن عبد الرحمن عذری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے ایک افراد ہیں گئے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور خیرین کیسے فالوں کے تحریکات و تحریکات تجاؤ کر کے والوں کے اعمال کی نقل کریں گے رسیقی نے نقل کیا اس حدیث کو بقیہ بن وسید سعید بن رقا خدا ہوں سے ابوہریرہ بن عبد الرحمن عذری ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث کا ماخذ انہی مسائل کو ہم باب النعم میں بیان کریں گے اے اللہ تعالیٰ

تیسری فصل

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ایمان اسلام کے لئے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کو بعد اس سے مانگ رہا
گا (ابن ماجہ سیقی نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد پر دیکھا
کہ جس نے صولت علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اس کے لئے جنت ہارستہ
انسان کو دے گا اور اگر کسی کی آنکھیں ہونٹا تو جنت اس کیلئے ستر کر دے گا
اگر وہ علم کو عبادت پر فصیلت حاصل ہے اور دین کی پیروی پر ہرگز گامی
نہ۔ روایت کیا اسے بخاری سنہ ثانی میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سرس نے ہیں کہ علم سکھانے
کیلئے تھوڑی رات جاگنا پوری نیت جاننے سے بہتر ہے (دامی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سید موی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں
گروہ خیر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فصیلت رکھتا ہے
ان میں سے ہر گروہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے روٹنے ہوئے ہیں
انکو مشاہدہ تو دیکھ رہے ہیں تو وہ لیکن جو لوگ فقرا کو دوسرے علم
سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ لیاں بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ
نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد ہر کار کی تعلیم کی جامعہ میں جا بیٹھے۔ (دامی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کر کے انسان فقیر بن سکے ہر گروہ
نے فراہمیری مست کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد
کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیر نہ کرے گا اور ثواب قیامت میں اس کا شیع
اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے زیادہ فرمایا کہ ہر صوبہ سے عرض کیا اللہ و رسول
زیادہ جانتے والے ہیں فرمایا ہے بڑا سخی الشرب العا میں اور نبی آدم میں سب
سے بڑا سخی ہیں اور میرے علاوہ وہ بھی ہیں جو علم حاصل کر کے ان کی امت
کو دے وہ قیامت کے دن اکیلا امیر یا اکیلے مشین کر جائے گا۔

میں سے حدیث سے کہی کہ میں نے اللہ پریم مراد و حریصوں کا پیٹ
کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والے کا کراس سے اس کا پیٹ کبھی

صدقہ آخرتھا من مالہ فی حقہ فی حقہ و حقہ فی حقہ
موتہ رواہ ابن ماجہ و ابی یوسف فی شعب الایمان۔

۲۲۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ
مَكَتَ مَسْئَلًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَأَلْتُ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ
مَسْئَلَتْ كَرِهْتُ سَيِّئًا أَهْبَأَ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَصَّلَ فِي عِلْمٍ حَيٍّ
فِي فَصْلِ فِي عَمَادَةٍ قَوْلًا لِلطَّلَبِ الْوَدَّعَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۲۲۸۔ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ فِي مَسْئَلَةٍ فَقَالَ يَلَا هَا
عَلْ خَيْرٍ فَأَعَدَّهَا أَفْضَلَ مِنْ مَسْئَلِهِمْ أَتَاهُ ذَلِكَ تَبَيَّنَ
اللَّهُ دَرَجَتُهُمْ وَاللَّهُ قَرَأَ سَاءَ أَطْفَأَ قُلُوبَهُمْ سَاءَ مَسْئَلُهُمْ
وَأَتَاهُ هَذَا وَتَبَيَّنَ مَوْتُ الْوَفَّةِ أَوَّلُ الْعِلْمِ وَيَسْئَلُونَ
الْمَاهِلَ فَهَذَا أَفْضَلُ ذَلِكَ مَا بَعَثْتُ عَلَيْكَ اللَّهُ حَكِيمًا فِيهِ

۲۳۰۔ وَعَنْ أَبِي الدَّعْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ الْوَلَدَ إِذَا ابْتَلَا الرَّحْلَ كَانَ
فِيهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَوَّلَ عَلَى
أَمْرٍ أَوْ بَعِثَ خَدِيثًا فِي أَمْرٍ بَرَّهَا بَعَثَ اللَّهُ تَقِيَهَا وَكَانَتْ
لَهُ نِعْمَةُ الْغَنِيِّ خَالِفًا وَشَهِيدًا۔

۲۳۱۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَدْرُسُ مِنْ أَجْدَدِ جُودًا قَالُوا أَتَدْرُسُ
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ أَجْدَدُ جُودًا أَتَدْرُسُ أَجْدَدُ نَبِيِّ آدَمَ وَ
أَجْدَدُ هَمٍّ مِنْ نَبِيِّ تَطْلُبُ عَلَيْهِ عِلْمًا فَسَرَّةً يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَوْفًا وَحَدَّةً أَوْ كَالْأَفْءَةِ وَبَعْدَهُ۔

۲۳۲۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَدْرُسُ
لَا يَسْتَعِينُ مَهْلُومًا فِي الْعِلْمِ لَا يَسْتَعِينُ مَهْلُومًا۔

الْبَشَرِ لَا يَشْبَهُ مِنْهَا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْكَلْبَاوَيْتُ الثَّلَاثَةَ فِي
شُعَيْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَقَالَ قَالَ أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ
الْبَزْزِ قَالَ هَذَا أَكْبَرُ مُشْهُدٍ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ
إِسْنَادٌ صَوِيحٌ -

۲۳۳- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
لَا تَشْعَبُ صَلَاحُ الْعَالَمِ وَصَالِحُ النَّاسِ وَلَا يَسْتَوِيَانِ قَالَا
صَالِحُ الْعَالَمِ وَصَالِحُ النَّاسِ وَصَالِحُ النَّاسِ
لَيْسَ فِي النَّاسِ إِلَّا الْفُجَاءُ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ إِلَّا الْفُجَاءُ
لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ إِلَّا الْفُجَاءُ قَالَا وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ
وَمِنْ بَيِّنَاتِ الْعِلْمِ (رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ)

۲۳۴- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَسْفَهُونَ فِي النَّاسِ
وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ مَا فِي الْأَمْزَلَةِ فَصَلِّ مِنْ
دُخَانِ هَمْدٍ نَعْتَمُ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
وَمِنْ الْقِتَابِ إِلَّا الشُّكُّ كَذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ قَرِيبًا وَلَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ رَوَاهُ أَبُو حَامِدٍ
۲۳۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا
الْعَالَمِ صَلَاحُ الْعَالَمِ وَصَالِحُ النَّاسِ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ قَرِيبًا وَلَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ رَوَاهُ أَبُو حَامِدٍ
۲۳۶- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَفْهُونَ فِي النَّاسِ
وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ مَا فِي الْأَمْزَلَةِ فَصَلِّ مِنْ
دُخَانِ هَمْدٍ نَعْتَمُ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
وَمِنْ الْقِتَابِ إِلَّا الشُّكُّ كَذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ قَرِيبًا وَلَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ رَوَاهُ أَبُو حَامِدٍ

۲۳۷- وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَفْهُونَ فِي النَّاسِ
وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ مَا فِي الْأَمْزَلَةِ فَصَلِّ مِنْ
دُخَانِ هَمْدٍ نَعْتَمُ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
وَمِنْ الْقِتَابِ إِلَّا الشُّكُّ كَذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ قَرِيبًا وَلَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ رَوَاهُ أَبُو حَامِدٍ

(رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ)

نہیں پھرنا ہمارا دین کے حوجہ کا بیٹ کبھی نہیں بھرتا۔
(مذکورہ بالا بیویوں حدیثوں کو پہلے نے شعب الایمان میں ذکر کر لیا ہے اہام
احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کو اس کتاب میں
ہے لیکن اس کی سند مست نہیں)

ہوئے سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
تو حوجہ کبھی حکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنا اور دوسرا
دنیا کو حاصل کرنا اور یہ دونوں برابر نہیں صاحب علم کہ ضلالت و تذبذب کی
کوشاں ہوئے اور دنیا کو حاصل کرنا اور سرکشی میں حقد و تباہی کے بعد
ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر ایک انسان اپنے سرکشی کر لے تاکہ خدا کو
پہرہ زدہ دیکھے پھر اس کے بعد انہیں فرمایا کہ اگر ایک شخص بدیہ میں سے ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دیہ کی کچھ اور قرآن
علوم حاصل کر کے یہ کہیں گے کہ ہم امر اور نہی میں صاحب علم کر کے ان کے درمیان
تکسیر حاصل کر کے ان کے اہل بیت کو محض کلمہ کہیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ
خداوند عزت سے کتابیں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ طریقہ ان کے قریب کا ہے یہ ہے
خبر کے ہیں شیخ محمد بن عبد اللہ کہ یہ کہ وہ اس کتاب کو دیکھتے تھے وہاں وہ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے
علم کی حفاظت کرتے ہوں، ان کو صرف اہل دین کو سکھائیں تو یہ نہ ناسک
سیر واریں یا ان کے علم اگر دوسروں کو سکھائیں تاکہ دین حاصل
کر سکیں تو ایسے ذہن ہوں ان کو سمجھانے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہلے سے تاکہ جسے صرف آخرت کو پتا نہ ہو دنیا و دین کے قصہ کہئے اللہ تعالیٰ اعلم
کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرف ہوں اگر وہ جوئے تو اللہ تعالیٰ کو پہچانے
نہیں کہ وہ کس جگہ میں مرتکب ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی نے شعب الایمان
میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا من اجل الہجوم ہے بحریک)

جناہہ شمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ علم نے فرمایا علم کے لئے آفت و فیان، بھولتا ہے اہم اس کو ضائع کرتا ہے
ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم کھلے۔ اس سے دین کے لئے ہر روز رویت کیا
ہے۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعبہ سے روایت کیا کہ ماہان علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعبہ نے کہا ایمان (دارمی)

حضرت اعمش بن حکیم رضی اللہ عنہ نے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کے بارے میں معلوم کیا تو فرما کر فرمایا مجھ سے شرک کے بارے میں نہیں بلکہ غیر کے بارے میں معلوم کرو۔ کلمات آپ سے تین مرتبہ فرماتے اس کے بعد فرما دیں میں سب سے بہتر ہوں میں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے زیادہ محترم ہے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچاؤ (دارمی)

حضرت زید بن حذیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیات کیا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز مستحکم کر رہی ہے مادی نے کدبے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی غرض اور منافق کا کتاب اللہ کے اسے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں کلی اور لسانی علم تابع کا تعلق تو قلب سے ہے، اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کد کرم علم حاصل کیا سبحان ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا کلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کد کدنے کی گنجیہ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھتا ہے ہمدردی سے کہو کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور ان کو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں پکڑا۔ تم مراد میں اس پر قسم سے اگر میں چاہتا ہوں میں کھٹ کر سنے ہوں سے ہوں (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم دنیا ہی نہیں دیکھو

۲۴۷
وَعَنْ سَعْدَانَ ابْنِ عَمْرٍو الْعَقَابِ قَالَ لِيَعْلَمَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَلَوِي قَالَ الْوَيْسُ يَعْلَمُونَ بِمَا يَكُونُونَ قَالَ
فَمَا آخِرُهُ الْعَلَمُونَ قَالُوا الْعَلَمَاءُ قَالَ الْعَلَمَةُ
(رواه الدارمي)

۲۴۸
وَعَنْ الْأَخْبَثِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشِّرْكِ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي
عَنِ الشِّرْكِ وَسَأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يُؤْتِيهَا تِلْكَ ثُمَّ قَالَ لَا تَلَا
شِرْكَ الشِّرْكَ تَوَارَ الْعَلَمَاءُ فَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعَلَمَاءِ
(رواه الدارمي)

۲۴۹
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ أَشْرَارِ النَّاسِ
مَنْ كَانَ لَهُ مَنَازِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِيهِ بَعْدُ
(رواه الدارمي)

۲۵۰
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَذِيرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ
كُنْتُ مِمَّنْ يَتَّبِعُهُ الْإِسْلَامُ نَكْتُ لَا قَالَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَاتُكَ
فَوَيْكَالَ الْمَنَافِقِينَ يَا لَيْكَايَا وَحَلْمُ الْكَافِرِينَ
(رواه الدارمي)

۲۵۱
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمِلْتُ عِلْمَانِ قَوْلَهُ فِي الْقَتَبِ
قَدْ أَلَّ الْعِلْمُ النَّاسَ وَوَلَّاهُ عَلَى الْإِنْسَانِ قَدْ أَلَّ حَقُّهُ أَشَدَّ
وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ
(رواه الدارمي)

۲۵۲
وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتِي مَا أَتَا أَحَدَهُمَا فَهَشَّتْ فِيهِ
وَأَتَا الْآخَرَ فَتَوَشَّطَتْ فُلِمَ هَذَا الْبَلْغُ مِنْ عِيٍّ مَعْبُودِ
الْعَمَاءِ
(رواه البخاري)

۲۵۳
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَكُنْ النَّاسُ مِنْ عِلْمِي
فَلْيَقُولُوا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فَيَقُولُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَكَانَ مِيرَ الْعِلْمِ
أَنْ تَقُولَ بِنَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَنْبَغِي قُلُ
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمَسْأَلِينَ
(مُسْنَدُ عُمَرَ)

۲۵۴
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ هَذَا الْعِلْمَ يَنْتَ

فَاَنْظُرُوا عَيْنًا تَلْعَنُونَ وَيَسْتَكْبِرُ (رَدَّاهُ شَيْخُهُ)

۲۵۵- وَعَنْ حَدِيثِهِ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اسْتَعِينُوا
فَقَدْ سَقَطَ سَبَقُ الْيَهُودِ اَقْلَانِ اَللّٰهُ تَعَالٰی وَنَبِيِّنَا وَرَسُلَانَا لَقَدْ
صَلَّيْتُمْ صَلَاتًا لَا تَحْبِبُنَا (رَدَّاهُ الْبَحَارِيُّ)

۲۵۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضْتُ لِمَا شُوِيَ مِنْ حَيْثُ الْغُرْبُ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَمَا حَيْثُ الْغُرْبُ قَالَ وَادِي بَنِي نَضْلَةَ تَعَرَّضْتُ مِنْهُمْ
فَلَمْ يَمُرُّوا بِي وَلَا يَمُرُّوا بِرَسُولِي وَلَا يَمُرُّوا بِمَنْ يَخْلُقُ
قَالَ الْفُقَرَاءُ قُلْنَا امْرَاؤُنَ يَا عَمَّابُوهُمْ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْنَا
ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَدَّاهُ بِيْرَةَ مِنْ اَبْنِ الْفُقَرَاءِ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ
الَّذِي يَزُودُونَ اَلْاَمْرَ لَكَ قَالَ اَلْمَعَارِفُ يَعْنِي الْبَقِيَّةَ

۲۵۷- وَكَفَى عَلِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضْتُ لِمَا شُوِيَ مِنْ حَيْثُ الْغُرْبُ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَمَا حَيْثُ الْغُرْبُ قَالَ وَادِي بَنِي نَضْلَةَ تَعَرَّضْتُ مِنْهُمْ
فَلَمْ يَمُرُّوا بِي وَلَا يَمُرُّوا بِرَسُولِي وَلَا يَمُرُّوا بِمَنْ يَخْلُقُ
قَالَ الْفُقَرَاءُ قُلْنَا امْرَاؤُنَ يَا عَمَّابُوهُمْ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْنَا
ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَدَّاهُ بِيْرَةَ مِنْ اَبْنِ الْفُقَرَاءِ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ
الَّذِي يَزُودُونَ اَلْاَمْرَ لَكَ قَالَ اَلْمَعَارِفُ يَعْنِي الْبَقِيَّةَ

۲۵۸- وَعَنْ بَاوَأَبِي لَيْسٍ قَالَ لَكَرَّ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ جُنْدُ آوَابٍ فَخَابَ لِحَالِهِمْ فَلَمْ
يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَنْتَهِبُ الْعِلْمَ وَكَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ
تَقْرَأُ الْكِتَابَ وَتَقْرَأُ الْكِتَابَ تَا اَتَاكُمْ هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ لَيْكُنْ ذَلِكَ اَمَلُكَ زِيَادًا اِنْ كُنْتَ لَا تَذْكُ مِنْ اَنْفَعِهِ وَخَلِي
بِالْمَوَدَّةِ اَوْ لَيْسَ لِهَيْدِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
وَالْاَنْجِيلَ لَا يَتَذَكَّرُونَ بِشَيْءٍ وَمَا يَتَذَكَّرُونَ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ الْفُقَرَاءُ قُلْنَا امْرَاؤُنَ يَا عَمَّابُوهُمْ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْنَا
ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَدَّاهُ بِيْرَةَ مِنْ اَبْنِ الْفُقَرَاءِ رَدَّاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ
الَّذِي يَزُودُونَ اَلْاَمْرَ لَكَ قَالَ اَلْمَعَارِفُ يَعْنِي الْبَقِيَّةَ

۲۵۹- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسُ تَعَلَّمُوا
اَلْمَدَائِصَ وَعَلِمُوهُهَا النَّاسُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُهَا

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے فارسی کے گرو
حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے کہ تم
وائیں پائیں، چھوٹے نوؤں کی گہرائی میں جاؤ گے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت قرآن سے پناہ، اگر صحابہ نے
روایت کیا تو آپ صحت کی ہے سرکار نے فرمایا ہم میں ایک وری ہے جس سے
جہنم رواہ، چار سو مرتبہ پناہ، انکی ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ میں کون ہوں؟
فرماتے ہیں: یا لاکر قرآن پڑھنے والے احباب میں یا کسی کرنے والے مرتبی
اللہ ابن ماجہ نے اس میں اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو پناہ دے گا
بہر حال ہر ایک محبت اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے لئے کہہ کا اس مقام امیر ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر یا ہوا دے گا، مسیحی، سلام نام کے ہے، آ
وہ ہے کہ اور قرآن کریم کہ درمیان رہے گی، مسیحی، آدھوں کی، لیکن
ہر ایک سے حال ہوں گی اور اس دور کے مسلمان، آسمان کے نیچے ہر قرآن
فعلی بھی ہے ان سے فتنے ظاہر ہیں گے اور وہ فتنے انہیں پروریں گے۔
سے کئی نے سب لایا ان میں روایت کیلئے ہے۔

حضرت زبیر بن ابیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کو مانا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے پے
بلے کا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا ہے گا جبکہ ہم قرآن تلاوت
کرتے ہیں پڑھتے اور فہم کر رہے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ
سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا پیری ماں بچہ
کو کم کرے میں تم کو دینے کے علم کو دینے سے بھٹاتا ہے کہ یہ بیوری اور بیوری
تواریت و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے حکام میرے کسی پر عمل نہیں
کرتے۔ (راحمہ قریدی۔ ابی ماجہ لیکن درمی نے اس حدیث کو ابو امامہ
سے روایت کیلئے ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن
و تقسیم کرنا کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو تدارق قرآن پڑھو اور سکھاؤ

کو پڑھا دیکر کہ میرا حال ہر سنے حال ہے۔
 علم کم ہوتا جیسے گا اس کے بعد فقہ ظاہر ہو جائے
 یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کر گئے اور کہنے لگے کہ یہی نہیں کرنا
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اس عالم کی مثال جس سے ناکامی حاصل نہ ہوتا ہوا ہے جیسا کہ
 کوئی غزانہ جس میں سے اللہ کی دنیا میں خرچ نہیں کیا جائے (احمد و دارالم)

النَّاسُ قِيَالُ اَمْرٍ مَّقْبُولٍ مِنَ الْوَلَدِ سَنَقُصُّ بِطَرِيقٍ اَمْرًا
 يَخْتَلِفُ اَشْيَا فِي قَوْلِهِ لَا يَحْدُثُ اِنْ اَحَدًا يَقُولُ بِهَذَا
 (رواه الدارقطني قاله الطحاوي)
 ۲۶۰- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عَلِيٍّ لَا يَنْتَفِرُ بِهٖ كَمَثَلِ كَلْبٍ لَا يَنْفِرُ وَهٖ
 فِي سَبِيلِ اللّٰهِ- (رواه احمد و الدارقطني)

کتاب الطہارۃ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نعمتہ بیان ہے اور نعمتہ کثرتہ بیان
 کو بھرتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتے ہیں یا بھر دیتے ہیں۔ رنگ
 راوی اس آسان و زمین کی دریاں خصب کو غار نور ہے اور صدقہ دلیل۔
 صبر و تہجد ہے ان قرآن تیرے ساتھ تھوڑی رحمت دلیل ہے۔ ہر شخص جو صبح
 کرتا ہے وہ اپنی جان کو دولت کر دیتا ہے یا اس کو آوارگی کر دیتا ہے یا حکمت میں مال
 دیتا ہے (مسلم) اہل ایک نہایت کے مطابق اس امت کے ساتھ لا الہ الا اللہ
 واللہ اکبر کہنا میں آسمان کے دریاں حمد کو بھرتا ہے۔

میر نے اس روایت کو صحیح میں نہیں دیکھا۔
 کتب میں لی نہ جامع الاصول میں لیکن تاری نے اس اصدا کو سبحان اللہ اور
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
 تمہاری خطاؤں کو معاف کرے کہ تمہارے درجات کو بلند دیتے صحابہ کرام
 کیلئے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا
 زیادہ قدم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضر کیا جائے گا کہ بہرہ و سر
 نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رطوبت ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کے
 مطابق پہلے کے لفظ کا رکارہ دہر تہ بار بار فرمایا اور آخر میں تین بار آیت
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ راجحی طور سے کیا ایک جہم تمام گناہ

یہ روایت صحیح ہے

۲۶۱- عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّهَرُ الْمَطْهُرُ الْاِيْمَانُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 كَمَثَلِ الْبِرِّ وَالْجَنَّةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نَزْدًا وَالصَّدَقَةُ بَرًّا
 وَالصَّبْرُ غِنًى وَالْعَمَلُ عَمَلٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ شَيْءٍ يَدْرَأُ
 فَاَيُّ لَفْظٍ فَفَعِلْتَهَا اَوْ مَوَظِعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ
 لِّلْاِسْنَدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَكُونُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
 كَمَا جَاءَ فِي الْوَيْلَةِ فِي الصَّحِيحِ وَلَا فِي كِتَابِ التَّحْقِيقِ
 وَلَا فِي الْاَمَامَةِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِقُطِيُّ بِدَلِّ جَعَانِ اللّٰهِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ-

۲۶۲- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهٖ الْغَنَاطَ الْاَرْتَقِ
 بِهٖ الدَّارِجَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسَاغُ الْوُصُو
 عَلِ الْمَكَارِ وَكَثْرَةُ الْاُكْلِ وَالْمَشْيِ وَالْخَطَا وَالصَّلَاةُ
 بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاكَ وَفِي حَدِيثٍ مَّالِكٍ مَّا نَسِيَ
 فَذَلِكُمُ الرِّبَاكَ فَذَلِكُمُ الرِّبَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ
 فِي رِوَايَةِ التَّحْقِيقِ فَذَلِكُمُ-

۲۶۳- وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ كَوَّنَ قَاسُ الْوُصُو خَرَجَتْ خَطَايَا هٖ

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِغَيْرِ قَسْبٍ وَلَا قِسْمٍ
الْوَصِيَّةُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ مَنَعْتُمْ
عَبْدَهُ دَرَسُوهُ فَإِنَّهُ لَا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ
لَا شَرِيكَ لَهُ فَإِذَا شَهِدَ أَنْ مَنَعْتُمْ عَبْدَهُ دَرَسُوهُ لَا تَحْتِ
لَهُ الْوَكِيلُ فَتَحْتَ الْخَمَائِصِ يَدْخُلُ مِنْ أَيْتِهَا شَاءَ هَكَذَا
رَوَاهُ مُسْتَدْرَقٌ فِي تَوْحِيدِهِ وَالْحَمِيدُ فِي أَهْلِ الْوَصِيَّةِ
كَذَا الْإِسْنَادُ فِي جَامِعِ الْمُؤَلِّفِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّوَيْثِيِّ فِي أَحْوَجِ حَوَائِثِ مُسْتَدْرَقٍ مَا رَوَيْنَاهُ وَشَرَاهُ
الزُّبَيْرِيُّ فِي الْكَلَامِ أَجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَّقِينَ وَالْحَمِيدُ الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ
إِلَهُ فِي الصَّحَاحِ مَنْ تَوَضَّعَ فَحَسَّ تَوَضُّعًا فِي أَخِي
رَوَاهُ الْإِسْنَادُ فِي تَجَاوُزِهِ بِمَنْزِلِهِ إِلَّا كَلِمَةً أَشْهَدُ قَبْلَ
أَنْ مَنَعْتُمْ ۱۔

۲۶۹۔ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمَّنَ بِدَعْوَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُذْنَا
مُعْجُونًا مِنْ أَسْفَلِ النَّارِ وَنُفِثَ فِيهِ سِتْرًا مِنْ نَارِ
الْجَنَّةِ فَتَبَيَّنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۷۰۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَيَّنَ الْجَنَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَصِيَّةُ
(رَوَاهُ مُسْتَدْرَقٌ)

دوسری فصل

۲۷۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا ذُلَّكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَهْلِيكُمْ
الضُّلَّةُ وَلَا يُحَاطُ عَلَى الْوَصِيَّةِ إِلَّا مَوْتًا - رَوَاهُ
مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۲۷۲۔ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعْلِيمُهُ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّعَ عَلَى طَهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
(رَوَاهُ الْإِسْنَادُ فِي)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو کل طور پر دست کرے
یا اسکو کمالی درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں
ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ سب سے اعلیٰ کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں انکے لئے جنت کے آسمان امداد ہے
کھول دینے جلتے ہیں تاکہ وہ جس سے چاہے داخل بر لاہم مسلم کی یہ روایت
حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے بیان لا معلول کی ہے
اصد شیخ علی الدین لوری نے مسلم کے اخیر میں جاری روایت کے مطابق اس
حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوند بلا کج
توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا لیکن جو حدیث علی السنہ
روایت اللہ علیہ وسلم میں روایت کی اس میں اضافہ ہے جسے وضو کیا اور اچھی طرح
سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث کا بعد میں نقل کیا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلان جائے
گی کہ انکے چہرے وضو کے ترے چمکے دیکھے جائیں گے پس تم میں سے جو پر
چلے کہ اس کی پتلا چمکتی ہوئی برتن سکوا جائے کہ ایسا ہی عمل کرے تحقیق ملیں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انکھان تک حرم کے وضو کا پان چھپا سہم
وہاں تک وہ جزیہ سے آگاہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم نے فرمایا اعمال میں استقامت حاصل کرو جان کر میں اسکی سلامت
نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارا بہترین کام اسکا ہے جس سے تمہارے سوا کوئی
وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں عسی
باقی ہیں۔ (ترمذی)

۲۴۴ وَعَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُكُمْ مُؤْمِنَاتُكُمْ
قُلُوبُكُمْ إِنَّمَا سَلَامُ اللَّهِ بِكُمْ لَا جُفُوفَ وَوَدُنَ أَسَاقِدَ رِيَاكِ وَأَعْنَافَا
قَالُوا أَفَسَلَامُ إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا أَتَمُّ حَسَابِي لِقَوْلِكَ

کی ایک دکان سے بیچا گیا نوٹ (نوٹ)

(رواه أحمد)

دہلی و جمہوریہ مصر کے غرض کی یاد میں اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے
 فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آپس کے
 صحابہ بنے خواہ کیا آپ اپنی امت کے کہنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے
 سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس بیچ علیین گنوٹے ہو یا
 جس کی پیشانیوں اور سم سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں
 میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب سرکار نے فرمایا
 وعدہ سلطان قیامت دعا میرا اور میں عرض کو فرما ہر گنا تو میں یا کوا عفو اور منور
 حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ عنہ رحلت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا مرد ہوں گا جس کو قیامت کے دن محمد کی ہاتھ آردی
 جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے محمد سے سر اٹھانے کو کہا جائیگا تب میں
 اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لوں گا جو میرے سنے میرے دائیں میرے بائیں
 اور میرے پیچے ہوں گے اس وقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ
 لوگوں کے اور عام میں جو مناب نور سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہر
 کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا ان کے اعضاء و منکب چمک جائیں گے کیونکہ
 کوئی بھی ان حدیساں ہر جگہ ان کے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہو گی کہ میری امتوں
 کے تمام اعمال جائیں (تقریباً) ہوں گے اور ان کی ذریعہ آگے آگے رونق
 پائی آئے گی۔ (احمد)

پہلی فصل

(مفتی محمد سعید)

اللَّهُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ نَجَاحًا مَدَامَ فَكَيْسًا فَصَحِيحًا
أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ ابْنُ مَرْثُ
الْمَدَامَ فَسَأَلَ فَقَالَ يَقُولُ ذِكْرًا وَيَتَوَضَّأُ (صَحِيحٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیجیے وضو کر نماز تمہیں نہیں ہوتی جب تک کہ وضو کر کے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

حضرت حمید بن محمد بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں جوق اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے بڑی کثرت سے آنکھ لگی اور دماغ چھوٹ گیا اور مجھ سے سرکار کے مسئلہ دریافت کرتے شرم معلوم ہوا تو میں نے جب مقدمہ کے ذریعہ مسئلہ معلوم کر لیا تو کہہ کر فرمایا کہ ایسا شرمگاہ کو دھو کر

حضرت سرمد بن عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ
خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا
جب آپ مقام حسہ پہنچے تو خیبر کے قریب چہ وہاں آپ نے کھانے کے
لئے کچھ طلب فرمایا لیکن ستور کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا یہ سنوا آپ کے
حکم کے مطابق گھوڑے گئے، جسکو مگر مارنے اور زخمی نہ کیا، پھر

وَمِنْ مَّضْمُونِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

غلامِ عربِ خرد و داغِ گریہ سے پہلے علیؑ کو اس سب سے بھی کیا کیا گیس پھری رہے حالِ
ابو و حضورؐ کی دیکھ رہی

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میں نے دیکھا کہ کوئی آدمی پادری ہوئے۔

— (احمد رفیق زیدی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ: یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کی قسم یاد کرے، تو اللہ اس کی ہر بات کو قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی دھوپ ہے اللہ کی تعبیر تحریر اس کی حرمت اللہ العلیہ اس کی حاکمیت ہے (ابو داؤد، ترمذی، دارقطنی، ابن ماجہ، نسائی، میراث کو حلی، در ابوسعید سے روایت کیا ہے)

حضرت ملک بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کسی کو یہ آواز دے دو کہ اے اللہ

عورتوں کے پاس: عباد یعنی ان کے ساتھ مقید ہوں، جیسا کہ (ترغیب ماریاۃ)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں سرخیا کاڑھنا اور جب انھیں سو جاتی ہیں تو یہ دھکے (مٹھ جانا ہے)۔ (طبری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کادھن کو سنکھیں ہیں لہذا جب کوئی مسوول ہے تو اسکو چاہیے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم مجھے دینے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ زمین کا پورے ہر گوشے میں جھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کو جلتے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے اُن کے سر جھک جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص پر ہے جو بیٹھ اور سو جلتے ہوئے

۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دُخْرَ إِلَّا مِنْ صَوْبٍ أَوْ يَمِينٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٨٩ - وَعَنْ قَبِي قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبِي الْمَدِينِي فَقَالَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمُقَرَّبِ الْعِلُّ
(وَعَدَاءُ الْقُرْمَدِيِّ)

۲۹۰ - وَعَمَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَ الْقَتْلَ وَالْفُجُورَ تَحْيَاهُمَا التَّكْبِيرَ وَتَحْيَاهُمَا التَّسْمِيَةَ
رَدَّاهُ الْيَوْمَ أَوْ قَالَ الْيَوْمَ فِي رَأْسِ الْيَوْمِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالٍجَةَ
عَمَهُ وَعَمُّ ابْنِ سَعِيدٍ -

۲۹۱- وَتَعْنِ فِي بَيْ طَلْحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 كُنْزٌ وَسَكُونٌ، هَذَا أَحَدُ كُنْزَيْهِمَا وَلَا تَأْتُوا بَيْتَهُ فِي
 أَنْعَارِهِ. (رواه الشيخان في مسندهما)

۱۹۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْعُسْكَيُّ وَكَأَنَّهُ الشَّرُّ قَرَدٌ أَكَسَتْهُ الْعَيْنُ
اسْتَطْلَقَ الْبِرَّ كَلًّا (نَعَاةُ الْقَائِمِي)

[illegible]

١٤
قَالَ قَرْنِ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى مَنْ تَأْمُرُ مَصْلَحَتُهُمْ وَأَنْفُسُهُ

حضرت الامام آج رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہیں کہ میں اس بات

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِنْ بَيْنِ
دَعَائِلِ دَوَائِلِ الدَّارِ قُطِيبِي وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ
لَوْ كُنْتُ مِنَ النَّبِيِّينَ لَأَرَى وَلَا رَأْيَ دَيْرِ بْنِ حَالِيٍّ وَ
نَبِيِّ بْنِ مَعْقِلٍ مَخْلُوعِي.

حدیث ایسے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر اس شخص
کے نکلنے پر دعا پڑھنے کو کہتے تھے کہ اے اللہ! اس شخص کو روک دے۔
کہتے تھے کہ اگر اس شخص کو اللہ سے روک دے تو وہ کبھی نہ آئے گا۔
کیونکہ اس شخص کو اللہ سے روک دیا گیا ہے۔

بَابُ اَدَابِ الْخَلَاءِ

بَابُ اَدَابِ الْخَلَاءِ

بَابُ اَدَابِ الْخَلَاءِ

حدیث ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص
کو روک دے تو اس کے لئے دعا پڑھو کہ اے اللہ! اس شخص کو روک دے۔
کہتے تھے کہ اگر اس شخص کو اللہ سے روک دے تو وہ کبھی نہ آئے گا۔
کیونکہ اس شخص کو اللہ سے روک دیا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْتَفْتِيَا فَمَا تَسْتَفْتِيَا
أَنْتُمْ لَا تَسْتَفْتِيَا بَرُّوْهُمَا وَتَكُنْ سِرُّوْهُمَا وَتَكُنْ
عَيْنُهُمَا قَالَ أَسْتَفْتِي الْإِمَامَ مِنْ مَعْنَى الشَّيْءِ وَجَمْعُهُ هَذَا
الْحَدِيثُ فِي الْفَتْوَى وَالتَّحْقِيقِ الْهَيْتَانِ فَلَا بَأْسَ بِهِ
رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْنَى قَالَ أَرْتَفَعْتُ يَدَيَّ بِسَبِّ خَلْفَةٍ
بِعَيْنٍ خَلْفَةٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي
خَلْفَةً مُسْتَفْتِيًا نَبِيَّهُ مُسْتَفْتِيًا لَمْ يَكُنْ مُسْتَفْتِيًا
وَكُنْ مُسْتَفْتِيًا قَالَ سَمَاعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَسْتَفْتِيَا الْإِمَامَ فَمَا تَسْتَفْتِيَا
تَسْتَفْتِيَا بِالْمَعْنَى وَتَسْتَفْتِيَا بِأَقْلٍ مِنْ نَسْرِ أَحِبَّ
أَوْ تَسْتَفْتِيَا بِمَعْنَى أَوْ بِعَيْنٍ (رَدُّ الْقَوْلِ)

۳۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَكُونُ الشَّيْءُ فِي أَعْرَافِهِمْ
أَعْرَافِهِمْ وَالتَّحْقِيقُ (مُسْتَفْتِيًا)

۴۰۰ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبَضُ بِي خَلَالِ الْإِثْمَانِ لَعْنَتَانِ وَمَا أُعَذِّبُ فِي كَيْفٍ
أَنَا لَعْنَتُهُمَا تَكَاثُرَ لَعْنَتِهِمَا مِنَ الْكُفْرِ فِي رَدِّهِ يَسْتَفْتِي
يَسْتَفْتِيهِ مِنَ الْكُفْرِ وَكَمَا الْأَخْرَجَ كَانَتْ تَسْتَفْتِي بِالْمَعْنَى
أَخَذَ خَيْرِيَّةً وَكَلَّمَ تَسْتَفْتِي بِمَعْنَى ثُمَّ عَدَّ فِي كَيْفٍ
فَقَبْرٍ وَاجِدٍ فَكَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْعُو صَوْتَهُ هَذَا

حدیث ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص
کو روک دے تو اس کے لئے دعا پڑھو کہ اے اللہ! اس شخص کو روک دے۔
کہتے تھے کہ اگر اس شخص کو اللہ سے روک دے تو وہ کبھی نہ آئے گا۔
کیونکہ اس شخص کو اللہ سے روک دیا گیا ہے۔

حدیث اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کو روک دے تو اس کے لئے دعا پڑھو کہ اے اللہ!
اس شخص کو روک دے۔

حدیث ابی اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کو روک دے تو اس کے لئے دعا
پڑھو کہ اے اللہ! اس شخص کو روک دے۔

قَالَ لَمَّا أَن يَجْعَلَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَكُنَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْعُوا اللَّاحِظِينَ كَالْمَا كَمَا اللَّاحِظِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْعُوا النَّاسَ أَذَى وَلَهُمْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْعُوا النَّاسَ أَذَى وَلَهُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِسَاءَةِ وَلَا إِذَا أُنِيَ الْعِلَاءُ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِكْرُهُ يَتَجَلَّبَبُ وَلَا يَتَمَتَّعُ بِمَنْجِيهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَسْمِدْهُ مِنْ اسْتَجْرٍ فَلْيُؤَيِّرْهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۴- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْعِلَاءَ فَاتَّعْوِلُ أَنَا وَعَلَاءُ أَوْ عَيْنُ مَتَا وَفَكْرُهُ يَتَنَفَّسُ بِالنَّاسِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۳۱۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعِلَاءَ نَزَعَ عَاتِيَهُ نَعَاءَ الْوُحَاذَةِ وَالنَّاسِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا لِيُحِبَّ حَسَنُ حُجْرَةٍ يُؤَيِّرُكَ وَقَالَ

أَبُو دَاوُدَ هَذَا لِيُحِبَّ مَنْ تَوَضَّأَ وَفَكْرُهُ يَتَنَفَّسُ بِالنَّاسِ وَفَكْرُهُ يَتَنَفَّسُ بِالنَّاسِ وَفَكْرُهُ يَتَنَفَّسُ بِالنَّاسِ

۳۱۶- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعِلَاءَ نَزَعَ عَاتِيَهُ نَعَاءَ الْوُحَاذَةِ وَالنَّاسِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا لِيُحِبَّ حَسَنُ حُجْرَةٍ يُؤَيِّرُكَ وَقَالَ

۳۱۷- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعِلَاءَ نَزَعَ عَاتِيَهُ نَعَاءَ الْوُحَاذَةِ وَالنَّاسِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا لِيُحِبَّ حَسَنُ حُجْرَةٍ يُؤَيِّرُكَ وَقَالَ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا اس کا سہ فرمایا امید ہے کہ یہ کتاب جیسا کہ شک نہ ہوگی اس کے مذاب میں تخفیف کیلئے (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ طاعت اور صبر اور صبر سے بچو پشیماب اور بھار کرنا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں ساں سے اسی طرح جب بیت الخلا جائے تو سرنگاہ کو رہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجی کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو پانی سے نہ کھانے کے اور نہ کوئی بیت الخلا جائے اس کو پانی سے نہ کھانے کے سستی رکھے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو ہاتھ توڑیں اور ایک کپڑے میں پال کا پھونک لیں اور ایک کدال سے پانی سے استنجہ کرتے تھے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا فرمایا تھے پانی سے نہ کھانے کے اور نہ کوئی بیت الخلا جائے اس کو پانی سے نہ کھانے کے سستی رکھے (متفق علیہ)

صاحب ہرودوت نے کہا کہ اس کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا فرمایا تھے پانی سے نہ کھانے کے اور نہ کوئی بیت الخلا جائے اس کو پانی سے نہ کھانے کے سستی رکھے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قضاء حاجت کو ہاتھ توڑیں اور ایک کپڑے میں پال کا پھونک لیں اور ایک کدال سے پانی سے استنجہ کرتے تھے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قضاء حاجت کو ہاتھ توڑیں اور ایک کپڑے میں پال کا پھونک لیں اور ایک کدال سے پانی سے استنجہ کرتے تھے (متفق علیہ)

إِذَا آتَاكَ الْمَلَائِكَةُ لَوْ تَرْتَعَنُ تَوْبَةً حَتَّى يَخْلُصَ مِنَ الْآثِمِينَ -

(رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ)

۳۱۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ لَكُمْ مَجْلُ الْوَالِدِ لَوْلَا أَنَا لَمْ تَكُونُوا

أَمْثَلَكُمْ الْفَارِثُ فَلَا تَسْتَفِيدُوا الْفَيْتَةَ وَلَا تَسْتَفِيدُوا مَا دَا

أَمْرٌ بَلَاءٌ وَاحْتِجَابٌ وَنَهَى عَنِ الرَّدِّ وَالْوَقْفِ وَنَهَى أَنْ

يَسْتَفِيدَ الرَّجُلُ بِمَنْ يَدْرِي -

(رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ)

۳۲۰ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدْرُسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ بِمَنْ يَدْرِي فَكَانَتْ يَدْرُسُ الْوَسْطَى

بِخَلَّامٍ قَمَا كَانَ مِنْ أَذَى - (رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ)

۳۲۱ - وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْفَارِثِ فَلْيَدْعُ حَتَّى يَسْتَفِيدَ لَكَ أَجَلٌ

يَسْتَفِيدُ بِهِمْ قَرَأَتْهَا تُجْزِي عَنْ -

(رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ)

۳۲۲ - وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَفِيدُوا الرَّدِّ وَلَا يَأْتِيكُمْ قَرَأَتْهَا زَادَ

إِلْحَاقًا لَمْ يَنْتَهِجُوا نَعَاةَ الرَّجُلِ وَالْمَسْلُوكِ إِلَّا أَنْ

تَعْرِفَ لَمْ يَنْتَهِجُوا نَعَاةَ الرَّجُلِ وَالْمَسْلُوكِ إِلَّا أَنْ

۳۲۳ - وَعَنْ نَعِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ

بَعْدَ ذَلِكَ فَالْجَوَابُ أَنَّ مَنْ عَقَدَ يَحْيَى أَوْ تَقَدَّرَ

أَوْ اسْتَفِيدَ بِرَجُلٍ أَوْ عَقَدَ قَرَأَتْ مُصَدَّقَاتِهِ بَرَكَاتُ

(رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ)

۳۲۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَارِثِ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ

لَا فَلَاحِدٌ وَمَنْ اسْتَفِيدَ فَلْيَدْرِي مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا فَلَاحِدٌ وَمَنْ فَعَلَ فَمَا تَعْلَمُ فَلْيَدْرِي لَوْ تَعْلَمُ لَأَنَّ

بَلَاءٌ فَلْيَدْرِي مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحِدٌ

کی ماں تکمیر تھی کہ جیسے یہ قصہ حاجت کا ملا مفراتے تو اس وقت تک کچھ

داغ نہ تھا جب تک کہ میں کے قریب پہنچا ہے (ترمذی) (ابو داؤد دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے ایسا ہی ہوں جیسا کہ اللہ ایسا ہی اولاد کو تعلیم

دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت اللہ کو باؤ تو نہ قبلہ کو سر کر اور نہ

پشت نہ پھر میں تم کو یہ کہ استغفار کے لیے (کم و کم) تین دو جیسے استغفار کہنا ہے

میں ہر روز اللہ سے استغفار کرتے تھے فرمایا اسی طرح وہ اس بات سے استغفار

کرتے تھے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کھانا کھا پاک کا من کر داپنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور خشیا

کا ہوا ہاں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت اللہ جائے تو اپنے ہاتھ تین دو جیسے

جائے اور ان سے استغفار کہے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔

(احمد ابو داؤد دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پہنچ کر اپنے ہاتھ کی حالت کرتے ہوئے

فرمایا کہ تم سے جن چیزوں کی حرام ہے۔ (ترمذی لیکن صاحب سنائی نے

اس میں حاشیوں کی بنا کا ذکر نہیں کیا)۔

حضرت داؤد بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے وہ بیچ میدے میری حیات ظاہری کے

بعد میں خیر کی طرف لگاؤ کو بتانا کہ جس نے داؤد کی کو باندھا اگر

لگاؤ، تو جس کے طور پر اگر وہ اس میں ضرور لایا جاوے گا اس کے چارے پہنچا

استغفار کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرد لگائے اس کو پہنچے کہ طاق سائیں لگائے

ہر مرد لگائے اس کو پہنچے کہ طاق سائیں لگائے اس کو پہنچے کہ طاق سائیں

جائے اس کو پہنچے کہ طاق سائیں لگائے اس کو پہنچے کہ طاق سائیں

بیت الخلا کے آداب

جس سے خلافت کی جھلک دے لیکن اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا ہے تو اس کو کھلے دل سے پسند آیا تو اچھا کہ اس کی ایسا نہ کی تو کوئی مضائقہ نہیں اور جس شخص قصائے مہجرت کے لیے بیٹھے اس کو پابندی نہ ہو کہ وہ دروازہ دھکیلے اور اس کے اندر سے اس کو پھینک دے بلکہ ایک چھوٹا ٹیڈ بنا کر اس کی طرف پشت کرے کہ اگر شیطان انسانوں کی شرارتوں سے کھیلتا ہے اور جس نے ایسا حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے فعلی و سلم سے فرمایا کہ تم میں کوئی منسل فتنہ میں پیشاب کرے تو فرمایا غسل دے کہ وہ کدورت اٹری و جہ سے ہوتے ہیں راہرواد و مگر تمام تر منسل انسان نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا ذکر نہیں کیا ہے

حضرت محمد رضی اللہ عنہ ہی سے جس نے منسل سے روایت کہہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفاتحہ کی نعت پڑھی ہے (۱۱۱۰، الفاتحہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایمان بری) والوں سے جو کہ کفر و فسق کا سبب ہیں ایسا نہ کیا اور منسل سے ایسا نہ کیا اور جہاں لوگ بیٹھے تھے وہاں پر یا غار کا راہرواد و ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اس حالت میں قصائے مہجرت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے سر پر کھلے کپڑے ہوں کہ تمہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناواقف ہو گا۔ (احمد ابوہریرہ و ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجائی منسل سے نہ کرے و منسل سے شیطانوں کے ہاتھ کی جگہ میں فتنہ اترے گی جو کوئی بیت الخلا کو پھانے اس کو چھینے کو وہ راہرواد و ان سے من الجبش و من الجبش ہے (ابوہریرہ و ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ انھوں نے آدمی کی شرارتوں سے کدورتا ہے کہ جب کوئی فتنہ پڑے جائے تو ہم اندر چلے آئے ترمی سے روایت کیا اس کے کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

وَمَنْ أَقَى الْعَارِظَ فَلَيْسَتْ بِرَأْسِ قَاتٍ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ
تَوَسُّلًا بَيْنَ رَأْسِهِ وَفَلَيْسَتْ بِرَأْسِ قَاتٍ الشَّيْطَانُ يَكْتُمُ
بِمَعَارِضِهِ أَوْ مَرَّ مِنْ قَوْلٍ فَقَدْ أَصَحَّتْ وَهِيَ لَا فَتْلًا
خَدِجٌ -

رواہ ابوہریرہ و ابن ماجہ و الدارمی

۳۲۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزُولُ أَحَدٌ كَفَرًا فِي مَسْجِدِهِ
يَقْتُولُ قَدْ أَوْتُوا صَافِيَةً قَوْلًا عَائِثَةً لَوْ سَوَّيْتُ وَهْ
رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
يَدُ كَرَامٍ يَكْتُمُ قَوْلًا وَتَوَسُّلًا فَيَكْتُمُ -

۳۲۶- وَعَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ سَوَّيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزُولُ أَحَدٌ كَفَرًا فِي مَسْجِدِهِ
رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ شَيْبَةَ

۳۲۷- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتُوا الْمَلَائِكَةَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَاءَةَ فِي الْحَوَارِ وَفَكَرُوا
الْقُرْبَى وَالْقُرْبَى - رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۲۸- وَعَنْ أَبِي سَوَّيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزُولُ أَحَدٌ كَفَرًا فِي مَسْجِدِهِ
خَدِجٌ وَهِيَ يَكْتُمُ قَوْلًا لَمْ يَكْتُمُ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۲۹- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الشُّرُوقُ مَعْصَرَةٌ لِكُلِّ آتِلٍ
أَحَدٌ لَمْ يَكْتُمُ لِكُلِّ آتِلٍ أَحَدٌ لَمْ يَكْتُمُ لِكُلِّ آتِلٍ أَحَدٌ لَمْ يَكْتُمُ
رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۳۰- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَن كَانَ مِنْ أَهْلِ الْوَيْفِ وَهُوَ يَكْتُمُ بَيْنَ أَحَدٍ وَآخٍ
مَعْلُومٌ لَمْ يَكْتُمُ لِكُلِّ آتِلٍ أَحَدٌ لَمْ يَكْتُمُ لِكُلِّ آتِلٍ أَحَدٌ لَمْ يَكْتُمُ
فَقَالَ هَذَا أَحَدِيكَ مَرَّيْنِ فَلَيْسَتْ أَدَا لَيْسَتْ بِقَوْلِي
۳۳۱- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفِرَ لَكَ - وَدَعَا لِزَوْجَتَيْهِ
وَأَبْنَيْهِمَا وَابْنِ ابْنَتَيْهِ -

۲۳۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي ثَوْبٍ أَوْ زَوْجَةٍ فَاسْتَنْجَى
ثُمَّ مَسَحَ بِهَا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ
بِهِ دَعَا أَبُو دَاوُدَ وَتَدْنَى التَّائِبِيُّ وَالسَّائِبِيُّ -

۲۳۳- وَعَنْ الْخُثُوبِيِّ سَمِعَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّعَ قَرَجَةً -
(دَعَا أَبُو دَاوُدَ وَالتَّائِبِيُّ)

۲۳۴- وَعَنْ أُمِّةٍ بِنْتِ رُبَيْعَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحًا مِنْ عِيْدَانٍ فَحَتَّ سِرِّيْرَهُ يَجُولُ فِيهِ
بِالْقَبِيلِ -

(دَعَا أَبُو دَاوُدَ وَالتَّائِبِيُّ)

۲۳۵- وَعَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّ الْأَوَّلَ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَسُبُّ قَائِمًا خَصًا بَلْتَ قَائِمًا
لَمَعَدُ دَعَا الزُّوْمِيُّ وَأَبْنُ مَكْحَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْمَاعِيلُ
مَعِيَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ سَمِعْتُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ قَدَحًا مِنْ قَائِمًا
ثُمَّ مَضَى فَتَبَيَّنَ كَانَ ذَلِكَ لِعَدُوِّهِ -

ملیہ سلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلاۃ سے نکلتے وقت غُفرا لکے کہتے
تھے (مسند ترمذی و ابن ماجہ و ہی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاۃ تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن
یا چھال میں پانی دیتا جس سے آپ استنجیٰ فرماتے جب بیت الخلاۃ سے باہر
قریب ملنے تو آپ دوسرے ہاتھ دگرکتے اور میانی کا دوسرا برتن لے لیتے آپ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پیشاب سے عارض ہو کر وضو فرماتے اس پانی شہر گاہ پر بھیج دیتے
تھے (ابوداؤد۔ نسائی)

امیر مست رفیقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بستر کے نیچے میدان کی مٹی کا جالہ ایک برتن تھا۔ سات گنے
وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرماتے تھے

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سترہ کھڑے ہو کر
پیشاب کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے
بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا اور ترمذی لیکن ابی ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام علی
سے ایک روایت حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
قوم کی گھڑی پر پائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ متفق علیہ کہا گیا ہے کہ
چمیل کسی مجاہد کی وجہ سے تھا۔

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی
بیمار کے دوسرے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ بلکہ آپ
بیمار کو ہی پیشاب کرتے تھے۔

(امام ترمذی۔ نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب بنی ہر ترمذی نے کہ
آئے تو انہوں نے سرکار کو دھوکہ دے کہ لاہور کا پڑھ کر سائی جب دوسرے
فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شہر گاہ پر بھیج دے (امام ترمذی۔ نسائی)

۲۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ
يَجُولُ إِلَّا قَائِمًا -

(دَعَا أَحْمَدُ قَائِمًا وَابْنُ مَكْحَةَ وَالتَّائِبِيُّ)

۲۳۷- وَعَنْ رُبَيْعِ بْنِ خَارِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُدْخِيَ النَّبِيُّ
فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَمِمَّا قَدَّرَ مِنْ الْوُضُوءِ
أَحَدُ عُرْفَةٍ مِنَ الْمَاءِ فَتَضَعُ بِهَا قَرَجَةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّارُطِيُّ)

۳۳۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْمُحْ رِءَاةَ الْبُرْصَةِ وَفَكَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَرَبٍ وَ تَبِعْتُ مَعَهُ يَتْبَعِي الْوَحَايِقُ يَقُولُ الْحَسُّ ابْنَ عَمِيٍّ الْفَارِشِيُّ الرَّأْيِيُّ مُتَكْرِمُ الْحَدِيثِ -

۳۳۹- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّعْتُ عُمَرَ خَلِيفَتِي بِمَرْيَمَ قَتْلُو فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَا لَا حَرَمَ فِيهِ قَالَ مَا أُخْبِرْتُ فَكَلَّمَا بَلَّتْ أُنْ أَمْرًا دَلَّكَ فَهَلَّتْ لَكَانَ سُنَّةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰- وَعَنْ أَبِي آثَرٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَنَسٍ عَنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبِعْتُ مَرْيَمَ قَتْلُو فَتَمَّعْتُ عُمَرَ خَلِيفَتِي بِمَرْيَمَ قَتْلُو فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَا لَا حَرَمَ فِيهِ قَالَ مَا أُخْبِرْتُ فَكَلَّمَا بَلَّتْ أُنْ أَمْرًا دَلَّكَ فَهَلَّتْ لَكَانَ سُنَّةً -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱- وَعَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْمُحْ رِءَاةَ الْبُرْصَةِ وَفَكَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَرَبٍ وَ تَبِعْتُ مَعَهُ يَتْبَعِي الْوَحَايِقُ يَقُولُ الْحَسُّ ابْنَ عَمِيٍّ الْفَارِشِيُّ الرَّأْيِيُّ مُتَكْرِمُ الْحَدِيثِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّارُطِيُّ)

۳۴۲- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْمُحْ رِءَاةَ الْبُرْصَةِ وَفَكَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَرَبٍ وَ تَبِعْتُ مَعَهُ يَتْبَعِي الْوَحَايِقُ يَقُولُ الْحَسُّ ابْنَ عَمِيٍّ الْفَارِشِيُّ الرَّأْيِيُّ مُتَكْرِمُ الْحَدِيثِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جب آپ وضو کریں تو اپنی چھٹک لیا کریں (ہام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن و خوب ہے) میں نے محمد بن کندی سے سنا ہے حسن بن علی بدوی مشکوٰۃ میں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فارغ ہوئے تو جناب امیر کے پیچھے ہٹ گئے اور بوسے کرتے تھے سرکار نے دریافت کیا کہ اے عمر کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسکے لیے ہوں ہے سنو اسے فرمایا مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں تو اس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو میں سنتوں میں ہوں (ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو جابر و اس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث آت (ترمذی) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو خوب رکھتے ہیں در اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو خوب رکھتا ہے، اس پر ان اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قید انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ کوئی پاکیزگی باطل نہیں کرتی جو انہوں نے کہا ہم مار کے پسند ہو گئے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے مستحق پاکیزگی میں سرکار نے یہی بات سنی ہے اور لاؤم کہ ان میں بھی

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے صاحب دنیا، تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پناہ دے کہ میں نے کہا کہ بیشک آپ میں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قس کی طرف نہ کریں سو اُمیں ہمت سے استغفار نہ کریں، در تین مہینوں سے کم استغفار نہ کریں۔ ہڈی اور بید کو استغفار میں استعمال نہ کریں یہ مسلم لیکن مفاد حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں)

حضرت عبد الرحمن بن حنبلہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کو اپنے پیچ بکھریا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو کچھ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں رضی اللہ عنہما نے اس کی بات سن کر فرمایا تمہارے ہمارے کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سختی سے پڑھا

مسواک کا بیان

٢٢٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْرُومٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا النَّبِيَّ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِيَا رَسُولُ الْمَوْتِ
أَمْسَكَ أَنْ يَسْتَجِيرَا بِعَلْمَا أَوْ رَوْقَةٍ أَوْ حِمْسَةٍ لِأَنَّ اللَّهَ
جَعَلَ لِقَائَهَا بِرِغْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَالَ - (مَوَاهِدُ الْمَوْتِ)

بَابُ السُّؤَالِ

پہلی فصل

۳۲۸- وَعَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ يَتَرَفَّعُ قَائِمًا بِالنَّوَالِ

(وَمِنْ عَنِّي)

۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّرَ مِنَ الْبُخْرَةِ نَفْسُ السَّارِبِ وَلَا عَقْبَةَ الْخَيْتَةِ وَالْمِوَالِ وَاسْتَمْسَكَنَ الْمَاءُ وَفَضَّ الْأَطْفَالُ وَغَسَلَ الرِّجْلُ وَرَشَّتْ الْإِبْطُ دَخَلَتْ الْعَائِدَةُ وَأَتَمَّعَتْ الْمَاءُ يَعْنِي الرِّجْلُ سَجَّادَ قَالَ الزَّادِيُّ وَبَيَّضَتِ الْعَائِدَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَحْمُضَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ الْجُحَنِّ بِذَلِكَ عَمَلُهُ الْخَيْتَةُ نَحْوُهَا هِيَ الْوَدَّاءُ فِي الصَّوَابِ وَلَا فِي كُتَابِ الْحَمِيرِيِّ وَكَانَ ذَكَرَ هَاصِلًا لَهَا وَرَوَاهُ وَكَانَ الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ الشَّيْخِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ

کرتے تھے۔

و متفق علیہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ہاضمت میں داخل ہیں وہاں ہوسا کو کم کرنا (۲۲) دوسری روایت میں ہوسا کو کم کرنا (۲۳) تاک میں پانی دینا (۲۴) مائیں ترشوانا (۲۵) جو بچوں کی بچہ ہو مارے، بچوں کے مال صاف کرنا (۲۶) زیر ناف ہوسا مٹنا (۲۷) پانی احتیاط سے استعمال کرنا (۲۸) استنہاد کرنا دوسری کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں ہے یہی عاید ہو گئی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے مختصر کرنا ہے۔
 صحیح میں اس حدیث کا معنی یہ نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور حطابی نے معالہ السنن میں اس حدیث سے بروایت تلماسی یا سر نعل کر کے۔

دوسری فصل

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَالُ مَطْهُرَةٌ لِلْفَقِيرِ مَرْضَاةٌ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْحَمِيرِيُّ فِي مَوْجِبِهِ بِإِسْنَادٍ

۳۵۱ وَعَنْ أَبِي الْيَزِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْكَبُ مِنَ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ الْحَبْلَ وَيُرْوَى الْحَمِيرِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَالْمَوْسِلِيُّ وَالْمَعْلُومَةُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ مِنْ لَبِيبٍ وَلَا سَهَابٍ فَيَسْبِقُ الْإِسْمَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ مِنْ عِيَالِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ فَاسْتَأْذَنَ نَحْوُ عِيَالِهِ وَأَذْنَعَهُ الْخَيْرُ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوسا کو کم کرنا (۲۲) دوسری روایت میں ہوسا کو کم کرنا (۲۳) تاک میں پانی دینا (۲۴) مائیں ترشوانا (۲۵) جو بچوں کی بچہ ہو مارے، بچوں کے مال صاف کرنا (۲۶) زیر ناف ہوسا مٹنا (۲۷) پانی احتیاط سے استعمال کرنا (۲۸) استنہاد کرنا دوسری کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں ہے یہی عاید ہو گئی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے مختصر کرنا ہے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ہاضمت میں داخل ہیں وہاں ہوسا کو کم کرنا (۲۲) دوسری روایت میں ہوسا کو کم کرنا (۲۳) تاک میں پانی دینا (۲۴) مائیں ترشوانا (۲۵) جو بچوں کی بچہ ہو مارے، بچوں کے مال صاف کرنا (۲۶) زیر ناف ہوسا مٹنا (۲۷) پانی احتیاط سے استعمال کرنا (۲۸) استنہاد کرنا دوسری کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں ہے یہی عاید ہو گئی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے مختصر کرنا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوسا کو کم کرنا (۲۲) دوسری روایت میں ہوسا کو کم کرنا (۲۳) تاک میں پانی دینا (۲۴) مائیں ترشوانا (۲۵) جو بچوں کی بچہ ہو مارے، بچوں کے مال صاف کرنا (۲۶) زیر ناف ہوسا مٹنا (۲۷) پانی احتیاط سے استعمال کرنا (۲۸) استنہاد کرنا دوسری کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں ہے یہی عاید ہو گئی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے مختصر کرنا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوسا کو کم کرنا (۲۲) دوسری روایت میں ہوسا کو کم کرنا (۲۳) تاک میں پانی دینا (۲۴) مائیں ترشوانا (۲۵) جو بچوں کی بچہ ہو مارے، بچوں کے مال صاف کرنا (۲۶) زیر ناف ہوسا مٹنا (۲۷) پانی احتیاط سے استعمال کرنا (۲۸) استنہاد کرنا دوسری کہتے ہیں کہ دوسری بات مجھے یاد نہیں ہے یہی عاید ہو گئی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں دوسری بڑھانے کے بجائے مختصر کرنا ہے۔

تیسری فصل

۳۵۴ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

کالوں میں ایک چھوٹی سی سٹی رکھا۔

ثُمَّ حَسَلَ بِحَبْلِهِ إِلَى الْكَعْبَتَيْنِ وَقَالَ الْخُرُوفُ لَمْ يَكْتَسِبَنَّ
وَأَسْتَسْتَرْثِيكَ مَرَاتٍ مَرَاتٍ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ

۳۶۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَوَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً كَثْرَةً عَلَى هَذَا -
(رواه البخاری)

۳۶۴- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ أَنَّ ابْنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ - (رواه البخاری)

۳۶۵- وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالنَّعَاجِ فَقَالَ لَا
أَرِيكُمْ مَضْرُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً
فَلَمْ يَلْغُ - (رواه مسلم)

۳۶۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُودٍ قَالَ رَوَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَى الْمَرَّةِ
عَلَى إِذَا كُنَّا بِسَاءَ الْبَطْنِ نَبْعَلُ قَوْمَ عِندَنَا نَحْمِلُ قَوْمَنَا
وَهُمْ عَقَالٌ فَأَتَيْنَا لَيْلَهُمْ فَأَخْفَا بَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسِيسٌ
لَا عَقَابَ مِنَ الشَّيْءِ أَسْبَغُوا الرُّجُوزَ - (رواه مسلم)

۳۶۷- وَعَنْ الْمُخَيَّرِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنْ أَلَيْسَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ لِسَبْعَةِ بَنَاتٍ وَعَلَى الْعَمَلَةِ وَ
عَلَى الْعَدْلَةِ - (رواه مسلم)

۳۶۸- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبْسِتُ الْيَمِينَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ يَكْلِمُ فِي طَهْرَتِهِ
وَتَرَجُّمِهِ وَتَنْظِيرِهِ - (مسند شيخ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو تو وضو کرو تو بعد از اپنی طرف سے کرو۔ (احمد - ابوداؤد)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس سے پہلے اللہ کا نام

۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسْتُمْ قَالُوا تَوَضَّأُوا ثُمَّ قَابِلُوا فَوَالْبَتِّ لَيْسَ كُمْ
(رواه احمد وابوداؤد)

۳۷۰- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَضُّؤُا لِمَنْ يَكُونُ اسْمُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَوَّاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ

وَبْنِ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَدَاوُدُ ابْنُ
أَدْرِئَةَ لَا صَوْرَةَ لِيَمَنْ لَا وَصْفَ لَهُ۔

۳۷۱۔ وَبْنُ قُتَيْبٍ ابْنُ صَبْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَارِسُوهُ أَهْلُ
أَعْلَى فِي عَيْنِ الْوَصْرِ قَالَ أَشِيرُ لَوْ صَوْرَةُ وَحِيلَ بَيْنَ
الْأَصَابِعِ وَتَالَيْهِ فِي الْإِسْتِغْنَاءِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَاحِبًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ
وَالْإِسْرَافِيُّ ابْنُ قُتَيْبَةَ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

۳۷۲۔ وَبْنُ أَبِي عَتَايَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَحَبِّبْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَ
يُحِبُّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَصَوْرَةُ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۳۔ وَبْنُ الْمُسَوِّدِ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ تَوَضَّأَ بِتِلْكَ أَصَابِعِهِ وَصَبَّ
يُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۴۔ وَبْنُ أَبِي نَاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدًا كَفَّ يَمِينَهُ حَتَّى يَكُونَ حَتْمًا وَتَحْتَ حَتْمِهِ
فَتَكِلُ يَمِينَهُ وَمَا كَانَ هَكَذَا الْفَرَقُ بَيْنَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۵۔ وَبْنُ عُثْمَانَ ابْنُ أَبِي النَّثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُحِبُّ لِيَعْتَبَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ)

۳۷۶۔ وَبْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَيْنًا تَوَضَّأَ فَحَسَلَتْ
كُفَّيْهِ حَتَّى أَتَقَا هَا ثُمَّ مَضَمَصَتْ ثَلَاثًا وَاسْتَشْنَى ثَلَاثًا وَ
عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَمِينَهُ ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَمِينَهُ ثَلَاثًا
ثُمَّ عَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ نَامَ فَحَسَلَتْ حَتْمَتُهُ
فَتَشَوَّهَتْ وَهَوَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرَى كَيْفَ كَانَتْ
طُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۷۔ وَبْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

ظاہر ترمذی بن ابی جعفر احمد ولد۔ ورنے حباب ابو ہریرہ سے روایت کی کہ
نے ابی جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے ایک احمد بن ابی حاتم سے
کہا کہ میں نے ایک احمد بن ابی حاتم سے پوچھا کہ میں نے ایک احمد بن ابی حاتم سے
حضرت قطیب بن حرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے صوفی تعلیم میں قرآن پڑھنا چاہیے
فرمادے۔ انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ ناک میں پانی پہنچاؤں تو وہ رو رہے ہوں
اسے ابو داؤد ترمذی نے نسائی سے روایت کیا جبکہ ابی حاتم
اسی سے بنی اجماع تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صوفیوں کو صوفیوں کی تعلیم میں غلام
کیا کرو (ترمذی)۔ ابن ابی شیبہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس
حدیث کو مرثیہ کہا ہے۔

حضرت مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صوفیوں کی تعلیم میں غلام
پیدا کی انگلیاں دیکھے تھے۔ (ترمذی)۔ ابو داؤد ابن ماجہ

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صوفیوں کو ایک صوفیوں سے کراہی تھی کہ تجھے ترک کرے
اور اپنی دہائی میں نہال کرے کہ میرے رب نے مجھے ہی مکرم فرما
ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صوفیوں کو وقت دوامی میں غلام کیا کرتے تھے (ترمذی)۔ ابو داؤد
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو صوفیوں سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوفیوں کو صاف
کام چھوڑنے کی کونسی بات فرمائی؟ چھوڑ دو۔ انھوں نے کہیں تک
نہیں فرمایا۔ ایک مرتبہ صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو
جوئے اور صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو
کردہ و صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو صوفیوں کو
دیکھا تھا۔ (ترمذی)۔ نسائی

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

حضرت علیؓ کو ضرور کہتے دیکھ رہے تھے پہلے اپنے برحق سے اپنے ہاتھ سے اپنی
سے کر کے بھر کر لے کر آگ میں پانی ڈھا اور بائیں ہاتھ سے ناک چھاڑی یہ عمل میں
متر کیا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے
تو یہ وضو خود کی طرح سے تھا۔ (روایت)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی جلوت کلی بھی کی اور ناک
میں پانی دیا اور یہ عمل میں متر کیا (راہِ اودود ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو آپ سر کا مسح کیا اللہ
کا نوں کے اندر دینی صفا مسح کر کے انگلیوں سے اور بیرونی صفا انگوٹھوں
سے کیا (نسائی)

حضرت ذبیح بن حور رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ سر کا مسح گنگے لپیچے
سے کیا پھر کہیں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ
دوران وضو اپنی دونوں ٹھیلیاں دو دلوں کا نوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔
(ابودود نے حدیث کے پسے بعد کہ روایت کیا (سیکھ ڈالیں) ابن ماجہ سند دوسری
روایت کو ترجیح دی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ مسح کرتے ہوئے ہاتھ
میں لگا کر پانی استعمال میں کیا (ترمذی) و مسلم ابیہام سہم سے اس حدیث
حضرت ابوہامد رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کونوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ
کانوں کا مسح سر کے حصے سے کیا کرتے تھے راہِ اودود۔ ابن ماجہ لیکن جناب
محمد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سہ سے شروع کرنے کے واسطے میں مجھے
معلوم ہیں کہ یہاں امام کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیبہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے وہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ

قُلْتُ بَعَثَ نَوْمًا فَانْحَضَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَهَا مَاءً مَضْمُونًا
وَأَسْتَنْشَقُ وَتَحْرِيبُ وَيُشْرِي فَعَلَّ هَذَا أَفَلَاكَ مَرْيَاتٍ
ثُمَّ قَالَ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يَبْطُلَ لِي طَهْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا طَهُرٌ - (رواہ الدارِمِيُّ)

۳۷۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمُونًا وَأَسْتَنْشَقُ مِنْ كَيْفٍ وَابِي
فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا. (رواہ أحمد داؤد و الترمذی)

۳۷۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْمِيرَ بِلَاطِهِمَا بِالسَّخَابَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا
بِرَأْسِهِمَا -

(رواہ النسائی)

۳۸۰۔ وَعَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّ رَأْسَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْوُحُ قَالَ لَيْسَ سَرَّةً مَا أَقْبَلَ وَمَا
فَمَا أَذْمَرُ وَمَا خَيْرٌ وَأَذْمِيرُ مَرَّةً وَابِيَةً وَفِي يَدَيْهِ
أَنْتَ تَقَعُ مَا مَعْلُومٌ رَضِيحٌ فِي مَخْرَجِ أَذْيِيرِ رَوَاهُ أَبُو
دَاؤُدَ وَرَوَى الترمذی الترمذی الْأَذْيِيرُ وَاحِدٌ وَابِيَةٌ
مَلَكَةٌ الشَّابِيَّةُ -

۳۸۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَأْسَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمًا وَأَنْتَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاؤَ غَيْرِ صَلَ
يَدِهِ رَوَاهُ الترمذی ورواه مسند حماد بن عمار -

۳۸۲۔ وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ ذَكَرَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دُكَّانَ بِسَعَةِ الْقَبِي وَقَالَ
الْأَذْيِيرُ مِنَ الرَّأْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ وَأَبُو دَاؤُدَ
وَالترمذی وَدُكَّانًا قَالَ حَمَادٌ لَا أَذْيِيرُ الْأَذْيِيرُ
مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ أُمَامَةَ أَمْرٌ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَأَلَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ
عَنِ الْوَضُوءِ فَسَأَلَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا -

وہاں یہاں سے اس حدیث کی روایت ہے

موجود کن جا کر فرمایا اسی طرح وضو سے بیٹھیں اگر کسی نے اس میں کچھ تبدلہ کیا
اس نے زیادتی، غلطی اور مصلحت کام کیا۔ رفسائی، ابن ماجہ بیٹھیں ابو داؤد نے
اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے :-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے چوتھے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا بعد اود میں مجھ سے وہ سفید محل جو جنت میں دلائم بائیں ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جست طلب کرو اور دوسرے سے پہاڑ، لنگ، بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو کہیں گے اللہ دلائم نیلانی کریں گے (راحمہ اللہ) (ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعایت کہتے ہیں کہ کافر کا گناہ فریاد و صراحت، ایک شیطان سے مستطرب ہے جس کا ہم کو لمانا ہے لہذا پانی کے دو سواکسے اپنی حفاظت کرو اور ابی بن کعبہ نے یہ امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کا سند قوی نہیں ہے اور ہم غارہ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی میں ہے۔

حضرت محاذ بن جبل رضی اللہ عنہ واردایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو گھڑے کے کنارے سے چمکتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کبوتر تھا جس سے دھڑکے بعد آپ اپنے اصحاب کو متنبہ کیا کہ تھے قرآن مجید نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابرہہ وادی محمد میں کے نزدیک ضعیف ہے۔

لَوْ شِئْتُمْ لَقُتِلْتُمْ زَادَ عَلَىٰ هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَ
ظَلَمَ مَدَامُ النَّسَائِيَّ قَائِمِينَ مُجَاوِزِي أَيْبُو دَاوُدَ
مَعْنَاهُ -

٢٨٢
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ سَمِعَةَ أُمَّ
يُزَيْدٍ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَيْ بُنَى سَيِّدِ اللَّهِ الْجَنَّةُ وَتَعَوَّذُوا بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ سَيَكُونُ
فِي ظُلُمَةِ الْأَمَّةِ قَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ فِي الظُّلُمَةِ وَالْخُفَاةِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

[illegible]

۳۸۴
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ بِخَدَيْهِ
تَعْرِيبًا - (رواه الترمذي)

٣٨٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرْقَةً يَلْبِسُ بِهَا الْخَنَازِيرَ بَعْدَ الرُّسُومِ رَدَاهُ التَّيْمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ كَلِيسٌ بِإِسْنَادٍ يَوْمًا وَابْنُ مَعْنٍ
الْبَزْزِيُّ صَوِّفُ عَمَّا هَلِي الْحَدِيثِ -

تیسری فصل

حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جہلؓ کو باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار بارود و دھواں یا تیل میں بارود میں اعضاء کو دھویا اپنے فرمایا اہل - از قزوینی - ابن ماجہ حضرت حماد بن احمد بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

٣٨٨ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُتِلَ لِإِسْحَاقَ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدُخِدَ ذَلِكَ سَجِيرًا أَيْ الْمَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مَرَّةً مَرَّةً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَثَلَاثًا
قَالَ لَعَنَ رِوَاءُ الْبَرَمِيذِيُّ وَابْنُ مَسْكَةَ.

۳۸۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِذَا دَسَّوْا لَكَ مَوْصِيًّا

دردِ قلہی مذکورہ بالاء نورِ حدیثوں کو روایت کیا اللہ ابنِ امامتے آخری حضرت شکی

غسل کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب کوئی شخص حجت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے مسل و احب ہو جائیگا ہے اگرچہ سنی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام علی السنہ و تہذیب السنہ نے فرمایا کہ حدیث منورہ ہے اس میں لباس دینی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اولیٰ حقیقت پانی سے پانی کا مفہوم متفہم ہو۔ سے روایت کیا لیکن میں نے اس کو بھیج دیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ رسول اللہ اللہ تعالیٰ بات کو دیکھنا کہ میرے جیسا کہ حکم نہیں دیا گیا اس صورت پر عمل نہیں کیا اعتقاد ہو سکا کہ میرا باپ ہر شک و شبہ نہ تری، دیکھا اس موقع پر جواب ام سلمہ نے شرم سے منہ چاٹ کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا صورت کو بھی اعتقاد ہو تا ہے کہ اسے لڑایا گیا ہو اور نہ بات نہ حکاک تو وہ جو میرے کچھ طرح میں کے مشابہ ہو کہ بعد متفق ہیں لیکن ہم مسلمین نے جواب ام سلمہ کی روایت کے مطابق کیا ہے کہ مروی کہ منی کا زمینی اہل سفید ہونے سے کہ صورت کی منی منی سفید ہونے سے پس ان دونوں میں کون

[illegible]

جناب حمید شہزادہ کی یہ خبر پکار کے مسکن کے لیے پانی لگایا اور کپڑے سے
پردہ ہٹا بیٹے پہنچا ہے اسے ہاتھوں کو دھویا پھر دھیں ہاتھ سے مائیں اٹھ کر
پانی ڈال کر اس سے سر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر گلے کی
لٹکان کی پانی ڈال کر اس کے بعد چہرہ اور کھنکھیاں دھوئیں پھر سر پر پانی ڈالا
اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہا دیا پھر ایک طرف رکھ کر پردہ دھوئے جب میری
نہ کو باس دیا تو آپ نے لیا اور اسے پھل ڈال دیا جتنے چاہئے چھین گئے۔

(مستحق لیسیر الفاطمی بنواری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری ہجرت
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہوسنے کے بعد غسل کا طریقہ زیادت
کہا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دے کر فرمایا کہ مشک کا ایک محو دے کر اس سے ملنا
مماصل کرے اس سے زیادت یا کسی طرح باکیرق حاصل کرے سر کا سفوفی
جلوہ نہ لافنویا تو اس سے دسے بھی یہ مجھ کے نکور کی تو سر کا سفوفی یا بھان اللہ
فرمایا کہ حاصل کرنا اللہ ہی اللہ جسے فرمایا تو اس سے موقع پر ہی سے اس ہجرت
کو اپنی طرف پہنچ کر کہا کہ اس مشک کو بون کی جگہ رکھ دے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت جو طہارت کے سبب سے سر کو کمال چھپی طرح گوندھتی ہو تو کیا غسل جہاں تک کدقت کو گوندھوں سر کو کدھنہ فرمایا نہیں تھا بلکہ یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین سو پانی ڈال لو اور پچھلے چھپ چلی ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دریا سے دو غنواؤں کو ایک صندیا پر باندھ پانی سے غسل کر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جہاں بے حداد و رحمی اللہ حضور و اہل بیت کرتی ہیں کہ ان سے محبت و عاشقہ
رضی اللہ عنہما سے نواہا کہ میں خود رسول، مقررہ صل اللہ علیہ وسلم درمیاں میں
ایک برق کو کھڑا کر صل کیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں ملدے گی کہتے تھیں یہ
کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں براہ یہ کہتی تھیں اس

دوسری فصل

رَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَسْرَ لِي بِذِيهِ وَصَلَتْ
عَلَى يَدَيَّ فَصَلَّاهُمَا ثُمَّ صَلَّتْ عَلَى سِدِّيهِ
مَعَاهُمَا ثُمَّ صَلَّتْ بِبَيْتِهِ عَلَى شِمْطَالِهِ فَقَالَ
فَرَجَّ أَنْصَرِبَ رَيْدِي وَالْأَرْضَ فَمَسَحَ ثَوْبَهُمَا فَفَضَّصَ
فَأَسْتَلَّ دَعَلَ وَجْهَهُ وَوَرَّاعَهُ ثُمَّ صَلَّتْ عَلَى رَأْسِهِ
مَا فَاضَ عَلَى حَسْبِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَبِلَ قَدَمَيْهِمَا وَلَمَسَهُمَا
فَوَضَّاهُمَا بِأُخْذِهِمَا فَالطَّقَ وَهُوَ يَقُولُ بِبَيْتِهِ مَقْرُونًا وَهُوَ يَقُولُ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ أُمَّهُمَا مِنَ الْأَنْصَارِ
سَأَلَتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهَا مِنَ الْيَوْمِ
فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَطْعُمُهُمَا قَالَ خُدِي فِرْصَةً مِنْ يَتَحَكَّ
تَطْعُمِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَطْعُمُهُمَا فَقَالَ تَطْعُمِي بِهَا
قَالَتْ كَيْفَ أَطْعُمُهُمَا قَالَ سَجَّانَ اللَّهُ تَطْعُمِي بِهَا
فَأَجَبْتَهُ بِهَا إِنَّي قَدَّمْتُ تَسْتَفِي بِهَا أُمَّ الدَّيْرِ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

٢٠٢ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَمْرًا أَهْدَى مِنْكَ رَأْيِي أَفَأَنْعَمُهُ لِمَنْ أَهْبَأَ
فَقَالَ لَا دَرَاهِمًا يُكْفِيكَ أَنْ تَعْرِفِي عَلَى رَأْيِكَ ثَلَاثَ حِكَايَاتٍ
فَعَرَفْتُ مِنْ عَيْنِي عَلَى الْمَاءِ كَتَلُهُنَّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
٢٠٣ - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَرِّسُنَا بِالْمَاءِ وَيَغْتَسِلُ بِالْمَاءِ عِرَاقِي حَسْبَتِي أَصْدَادُ -
(مُسْنَدُ عُمَرَ)

وَقَدْ مَعَادَا قَالَتْ قَالَتْ عَدِيَّةُ كُنْتُ أَقْرَبُ
أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَآدَمَ عَلَيْهِ
وَبَيْنَهُمَا وَرَفِي حَتَّى أَقُولَ دَعَوِي دَعَوِي قَالَتْ وَهِيَ
جُمَانٌ - (مُسْتَقْبَلُ عِلْمِهِ)

وَمِنْهُمْ مَن يَدْعُو بِحَبَابِ خَالٍ يَقُولُ تَرَكْتُ وَجْهَ اللَّهِ مُشْرِئًا وَخَلْفَتِي أَسْرِيَاتٍ ۚ فَيَذَرُهَا قَوْمُهُ فِي خِيعٍ ذَاتِ عَذَابٍ ۚ

٢٠٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يُعِيدُ الْبَيْتَ وَلَا يُدْخِلُهُ أَحْيَا»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو محتلم تو قرار دیا

قَالَ اغْتَسِلْ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْتَرْوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالسَّائِجُ
كَرْفِي رَدَّائِيهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْرُكُكَ إِذَا أَرَادَ لِحَدِّكَ أَنْ
تُعْتَمِلَ فَلْيَتَوَارَّيْتُمَا -

کول غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کو
آڑ کرے۔

تیسری فصل

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اللہ پر وہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں
کوئی غسل کرے تو پردہ کا استعمال کرے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ایکسودایت میں اس
طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتے والا ہے جب تم میں سے

۴۱۲ عَنْ أَبِي هِنْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْمَاءُ مِثْلَ

الْمَاءِ رُخَصَتْ فِي أَقْدِلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ رُفِعَتْ عَنْهَا -

(رداءہ ابن قریبہ و ابو داؤد والداری)

۴۱۳ وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ

فَرَأَيْتُ قَدْ رُمِيَ عَنِّي الطُّغْرُ ثُمَّ رَفَعْتُ الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ مَسَحَتْ عَنْكَ وَسُوءُكَ أَجْدَاكَ -

(رداءہ ابن ماجہ)

۴۱۴ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ الْعُقُورَةُ حَمِيمَةً وَ

الْعُكْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ مِنَ الثَّوْبِ

سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ

عَلَيَّ جُحُوتِي الْعُقُورَةَ حَمِيمَةً وَصَلَّيْتُ الْجَنَابَةَ مَرَّةً وَصَلَّيْتُ

الْثَّوْبَ مِنَ الْفَجْرِ مَرَّةً (رداءہ ابو داؤد)

حضرت ابی ہند رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بعد از اسلام

میں اس بات کی عبادت تھی کہ اگر جماعت میں انزال ہو تو غسل نہ کرے

نہیں ہوتا تھا پھر اس کی مخالفت کر دی گئی۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی)

حضرت ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا

اور فجر کی نماز میں پڑھ لی بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناحق کی برابر جگہ دھنے

سے وہ گئی اور ہاں بولی کہ یہ سر نہ دھنے فرمایا اگر تو اس جگہ دینی لگا دیتا تو

تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نماز میں سات مرتبہ کرتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوسوں کے پہلے یہاں تک کہ عاری پاؤں

پر گئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا

(ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجَنْبِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

جنبی کے لیے میل جول اور اس کے لیے احکام

پہلی فصل

۴۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَوَقَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَجَنَّبُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَهَتَمَتْ مَعَهُ مَخَضِي

فَعَدَّ فَاسْتَلَبَ فَأَنَيْتُ الرَّحْلَ فَأَعْتَمَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ

قَائِمٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ مَعَ النَّاسِ مَجْهَانِ

الْمُؤْمِنِينَ لَا يَجُوزُ هَذَا لِعَدْلِ الْبَصَارِيِّ وَبِسَبِيحَةِ عَنَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار

میں میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ میں پھر آپ ایک ٹکڑے دیکھ گئے تو میں خاموشی سے یہاں

سے اٹھا اور غسل کر کے دایرے میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کیا فرمایا ابو ہریرہ

کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتادی اس وقت آپ نے فرمایا

منقول ہیں۔

صورت ملی اندھنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے تشریف لاکر جس قرن کریم کی تعلیم دیتے تھے اہل ہمارے ساتھ گزرتی تھی کھا لیجئے کہ قرن کریم کی تعلیم میں ہمارے جناب کے اندھ کوئی بات لازم نہ تھی اور اور نہ سائی اور میں مجھے بھی اسی طرح روایت کیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن سے کچھ بھی نہیں (تعدی)۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والے کہ دعا سے مسجد سے پھر لو میں کسی پہنچی اللہ جاننے کے لیے مسجد کے اندر کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتاب، تصویر یا صنمیں ہوں اس میں قسرت ہے داخل نہیں ہوتے۔ (الجراد، ترجمہ نسائی)

حضرت محمد امین یا سرمد رضی اللہ عنہ سعادت کو تہ یک رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کہ ان کا شمار
خلاق (یکوشیا کا نام) لگے و ملائکہ جنی گھریہ کو دیکھ کر کہتے ہیں (اللہ تعالیٰ)
حضرت عہد امتدین ابو بکر بن محمد بن عروق حرم رضی اللہ عنہ سعادت
کو تہ یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب میں عربوں کو
تحریر فرمادیا تھا اس میں کہا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگوں ہی سمجھیں۔
(مالک و ابو یوسف)

حضرت تابع رضی اللہ عنہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضاہ حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے قرضت حاصل کی اللہ اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ اگر ایک دن ایک شخص کی رسلہ اشتر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکارِ بیتاب یا قضاہ حاجت سے غافل نہ رہے تھے رشک و دوسری پس اس شخص نے سرکارِ کرام کیلین سرکار نے جواب خدا یا میں تم کو کدو شخص لگی میں غفلتوں سے اور اصل ہاتھ سرکار نے دیو دیو بدلوں ہاتھ ماسے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہیں مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک رہتا ہوں اور

[illegible]

۴۳۰. وَعَنِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَقُولُونَ فَسَلِّمْ عَلَيْنَا فَنَقَرُوا عَلَيْهِ حَقًّا تَوْحًاءً مَقَامًا لِلَّذِينَ قَالَ لَأُتَى كِرْفَتُ أَنْ أَذْكَرَ أَهْلَهُ إِلَّا عَلَى قَهْرٍ يُدَاهِ الْأَبْرَادُ وَدَدْنِي النَّسَاءُ إِلَى مَرْثٍ حَقًّا تَوْحًاءً وَقَالَ فَنَسُوا نَوْحًا رَدَّ عَلَيْهِ.

تک کا ذکر کر کے یہ کہ کہ مرنے کے سلام کا جواب دیں

تیسری فصل

۴۳۱. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنِبُ أَنْ يَسْمُرَ نَفْسِيهِ بِسَمَرِ رَدَاءِ أَحْمَدَ ۱۸. وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا أَحْضَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُغْرِغُ بِسِدْرٍ أَيْسَنِي عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ خَرَجْتَ فَنَسِي مَرَّةً ثُمَّ أَدْرَأْتُ فَالْتَمِثُ فَعَلْتُ لَا أَمْرِي فَقَالَ لَا أَمْرَ لَكَ وَمَا يَسْعُكَ أَنْ تَدْرِي ثُمَّ يَوْمًا وَصَوْهُ الْيَقَظَرُ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جِلْدِ الْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَهَّرُ رَدَاءَ الْأَبْرَادِ.

۴۳۲. وَكَثُرَ ابْنُ زَائِدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ قُلُوبًا يَتَقَبَّلُ بِجَدِّهِمْ وَوَعْدًا لَهُمْ قَالَ فَعَلْتُ لَدَا رَسُولَ اللَّهِ لَا عَجَلَ لِي وَلَا وَاجِدًا لِي قَالَ هَذَا الْأَرِي وَالْكَطِيبُ وَالْأَهْلُ رَدَاءَ أَحْمَدَ وَالْأَبْرَادِ.

۴۳۳. وَعَنِ الْعَمْرَوِيِّ عَمْرٍو قَالَ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْرٍ الْمَرْءَ رَدَاءَ الْأَبْرَادِ وَأَنْ يَتَوَضَّأَ وَالْمَرْءُ يَتَوَضَّأُ فَذَا ذَا وَقَالَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ صَرْجَةٍ.

۴۳۴. وَعَنْ حُسَيْنِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مَدِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ تَسْبِيحًا كَمَا عَجِبْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقْرَأَ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ بِفَضْلِ الرَّجُلِ بِفَضْلِ الْمَرْءِ رَدَاءَ الْمَرْءِ وَ

حضرت سہارین نقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیش کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ فرمایا اس کے بعد وہ تو ابھی کرتے تھے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ میں ہتھکڑی کر کے مل کر یا کی کی حالت میں (ابو داؤد لیکن امام نسائی نے صرف مذکور

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رعایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سوجھتے پھر جاتے اور دوبارہ سوجھتے حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے خدائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر تیرکھا دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو کچھ حد یافت کیا میں نے کہ بھلے دو ہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں شہہ تجھے گئے سے کس بات نے دعا کا شرکاء دھوئے کے بعد اسی طرح دھو کر جس طوطا کے چمکے نماز پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سواکھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاسہ من مطہرات سے قربت مردی اور ہر گز غسل فرمایا یہ اس موقع پر ہی سے دریافت کیا کہ یہ کافی تھا کہ آپ آخر میں ایک مرتبہ غسل فرماتے فرمایا یہ طریقہ توبہ کی ریاضت نفس کی زیادہ پاک اور زیادہ طہارت والا ہے (ابو داؤد)

حکیم بن عمرو رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو مردوں کے پیکھنے پانی سے دھو کر کے منع فرمایا (ابو داؤد) ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ توبہ کے جس نے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی ہوئی تھی طرح کہ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ کھانے سے فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بکھر نہ پانی

سے صلہ دے کہے یا محبت کرے کہ بچے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسعود نے اس
 میں یہ حنا ڈال کر مہر پہ ہے کہ کھوف مہر ڈالنی میں راہرو اور دلفانی لیکن اللہ
 سے اس کے شوق میں لگا کر کہ نہ روزانہ لکھی کرے لکھ غسل جانے میں پیشاب کرے
 سے سحر کرنا ہے ایسا جاہ ہے پڑے حضرت عبداللہ بن عمر میں سے روایت کیا۔

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی دسکے مجھے پانی میں پیشاب کر کے پھر اسی میں غسل کرے۔ متفق علیہ لیکن امام مسلم نے جناب ابو ہریرہ سے روایت کی کہ کوئی مجھیں شخص دسکے مجھے پانی میں غسل کرے تو گوشت نہ چڑھا کر کہ اسے تو منہ فرمایا طہیرہ پانی سے لے۔

[illegible]

دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چاندی اور زعفران کے پتے پھیل رہے تھے یہ پانی کون سے مکان کا رہا ہے؟ فرمایا اگر وہ پانی دو قلعے کے برابر ہو تو وہ شجاست کو قلعوں میں کرتا یا احمد ایوانوں پر تیزی انسان ہوا۔ ابن ماجہ لیکن ابوہریرہ کی دوسری حدیث میں اس طرح ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم بقیعہ کے کوئیں سے طہارت کریں؟ فرمایا اس میں جس کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے۔

وَمَنْ دَاوُدَ بْنِ مَالِكٍ، وَبْنُ وَبَّارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
مَوْلَاهُمَا أَسْلَمَتْهَا بِهِ رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَعَهَا
فَصَبَّ قَاشًا لَهَا رَأَى أَنَّ خَوَافَهَا فَجَعَلَتْ هِرَّةً فَأَكَلَتْ مِنْهَا
فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ
الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا
لَيْسَتْ بِتَيْمِسٍ إِنَّهَا مِنْ الْفُلَّانِ عَنِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

وحدود اور متفق علیہ حد مسجد کی دیوار میں لگا کر تھامے پاک برتن میں گناہ
ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ صوابا ہے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ
دھوؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیوانی نے
مسجد میں پیشاب کیا تو لوگ اس پر مار مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب ہر ایک رسول پالی جہاد اس موقع پر جہاد
مادامہ کہ اس میں مادہ و دھوکہ دہی ہمارے لئے ہے جہاد ہر ایک دیوانی کے لئے ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک سامری مسجد میں
آیا اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا صہبہ اس کو روکنا چاہا لیکن رسول
نے فرمایا اس کو روکو نہ پیشاب نہ روکو نہ اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد
مکہ کے اس کو بلایا گیا کہ مسجد میں پیشاب اور بیانات کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ
کے کہہ کر پڑھا قرآن کے یہ ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پھر یہی کسی کو حکم کیا وہاں کسے روک پالی لائے اور اس پیشاب پر
ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت سہادت ابو بکر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے
کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکھانے فرمایا اگر تم
میں سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چھریوں سے تل کر اس
کپڑے کو چھڑے اور اس سے فائدہ نہ لے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلمان بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کیا جائے
اپنے فرمایا اگر سرکھانے کپڑے کو مٹی لگ جائے تو اس کو دھو یا کرتی حد
تک مسجد میں جاسے تو کپڑے پر دھوئے ہوئے لاشان ہوتا (متفق علیہ)
اسناد احمد ہام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے کہا میں نے فرمایا یہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں
میں سے لاشان لیا کرتی تھی (مسلم لیکن علقہ اور اس حد حضرت عائشہ سے اس

تھا لے عمار نے فرمایا یہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں
میں سے لاشان لیا کرتی تھی (مسلم لیکن علقہ اور اس حد حضرت عائشہ سے اس

سیدہ مراءت مسموع عنہ فی ردایہ تبیین قال قال رسول اللہ
أحبی کلمۃ قد اذکر فیہ الکلب ان یقیل سبعة مراتب اولہن
بالعقاب۔

۴۵۱۔ وَعَنْهُ قَالَ خَلَا عَمْرُو بْنُ مَالٍ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاوَلَهُ
النَّاسُ فَقَالَ كَلِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو وَ
هَرَبْنَا عَلَى نَوْرِهِ سَبْعًا مِّنْ مَّاءٍ أَوْ نَوْرًا مِّنْ مَّاءٍ فَكَلَّمْنَا
بُؤْسًا مُّشْتَبِهًا وَتَوَضَّعْنَا مُعْتَبِرِينَ - (نَدَاءُ الْبَغَايَةِ)
۴۵۲۔ وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَخَافَ يَتَوَلَّى
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا مِمَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِدُوا مَسْجِدِي
مَزَكْرَةً تُطْلَى بِهَا لُتْلُتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَلَهُ
فَقَالَ لَنَرَانِ هَذِهِ السَّلَاحُ لَا تَصْلَحُ يَتَوَلَّى مِمَّنْ هَذَا أَتَبَرُّ
وَأَلْتَمَلْنَا لَنَا مِنْ لَبِزٍ كَرَامًا وَفَالِقًا وَفَالِقًا وَفَالِقًا وَفَالِقًا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مَالٍ
الْعَمْرُو بْنُ مَالٍ يَدُ نَوْرِهِ مَاءٍ لَسْتُ عَلَيْهِ مُسْمُوعٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۳۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالٍ قَالَ سَأَلْتُ سَائِلَ امْرَأَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَدَيْتُ إِحْدَا مَاءٍ أَصْحَابَ تَوْبَتَا الدَّامِينَ الْوَيْسَةِ
فَمَنْتُ لَعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ الدَّامِينَ الْوَيْسَةِ فَلْيَتَوَضَّعُوا لَعْنَةُ
لَسْتُ نَحْنُ بِمَاءٍ شَرٍّ لَنَصْلِي وَنَحْنُ۔ (مُسْمُوعٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ
الْبُيُوتِ الْقُبُ فَقَالَتْ كُنْتُ أَعْرِضُ بَيْنَ قَوْمٍ وَرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ إِلَى الْقُلُوبِ وَأَنَزَلَ الْقُلُوبَ
فِي تَوْبَةٍ۔ (مُسْمُوعٌ عَلَيْهِ)

۴۵۵۔ وَعَنْ الْأَسْوَدِ وَهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَتُوكِ الْعَمِيَّةَ مِنْ قَوْمٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَاءَ مُسْلِمًا وَبِرَّ دَائِرَ عَمَلَةٍ دَا الْأَسْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ عَمْرُو

منہی سقوی کلابار

وَقِيْلَ لَمْ يَسْمَعْ يَتِيْمٌ -

۳۵۶

وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ ثَبَتٌ مِّنْ حَسَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنِ
كُفَّاءَ عِيْرًا لِّمَنْ يَأْكُلُ الْفُلَّامِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرٍ
كَهْلًا عَنِ النَّوْبِ قَدْ عَابَتْ اَيُّهَا فَتَضَحَّكَ وَلَمْ يَقْبَلْهُ -
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۳۵۷
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُمِرَ الْاِخْبَابُ قَدْ
ظَهَرَ - (تَقَاةُ مُسْلِمٍ)

۳۵۸
وَعَنْهُ قَالَ نَصَبْتُ عَلَى مَوْلَايَ لَيْلَةَ بَعُوْنَةَ بِشَاوٍ
كَمَا اَتَتْ لَيْلَةَ بِهَارِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَا
اَحَدٌ مِّنْهَا بِهَا قَدْ بَعُوْنَهُ فَاسْتَمِعْتُ نَوْبَهُ فَقَالَ اِنَّهَا
مَيْمَنَةٌ فَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ مَا اَكْهَلَهَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۳۵۹
وَعَنْ سُوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَا تَرَيْتُ لَنَا شَاةً قَدْ بَعْتْنَا مَسْكًا لَّهِ مَا رَزَقْنَا سَبِيحًا
وَيَوْمَ رَحَلْنَا حَتَّى مَاتَ شَاةً - (تَقَاةُ الْبُخَارِيِّ)

روایت کو اس اہلِ اہل کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت اُمّی کچھ سے
حضرت اُمّی سے حضرت حسن رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے
بیٹے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی تو کچھ کھا کر پیتا تھا
اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹایا لیکن اس نے سرکار کے کلب میں پریش
کر دیا تو آپ نے اپنی منگیا کو اس پر پانی بھریا اور کچھ دوس کو دل کر دیا
نہیں۔ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ چڑھ پکھنے سے پاک ہو جائے
(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت سیور کی آواز کو وہ دیکھ کر ایک
بکری بھونک رہی تھی جو گھسی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
پاس سے گئے اور فرما کر اس کی کھال کیوں نہ تھری کہ وہ ہفت کے ہونے
سے اس میں کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ زور سے ہے مگر اس کو کھانا ہی تو تم دیکھتے ہیں
ہم ان میں حضرت سوزہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ہماری
ایک بکری تھی تو ہم اس کی کھال اٹھا کر اسے لگے پھا اور ہم اس کو بیکڑ کے
پیرے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اپنی بونگنی۔ (بخاری)

دوسری فصل

جناب ابابکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ جناب
حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر
دیا میں نے عرض کیا کہ آپ ایسی جگہ پر گدے دی تاکہ میں اس کو خود دل کر
نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے
جاتے ہیں (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی میں ایک اور
روایت ہے اس سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے
پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی بھولتی ہے کہ فلاں جگہ پر چھینٹے تو میں اس
کے لیے پاک کر دے گا۔ ابوداؤد ابن ماجہ نے اس کے مضمون کو روایت کیا ہے
حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے مجھ سے

۳۶۰
عَنْ اَبِي بَكْرٍ ثَبَتٌ لِّكَافِيٍّ قَالَتْ كَانَ الْعَبْسِيُّ ابْنُ
عَلِيٍّ فِي حَجْرٍ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَنِ النَّوْبِ
فَعَلَّتِ الْمَرْءُ نَوْبًا فَاعْطَيْنِي اِذَا رَأَيْتُكَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ اِنَّهَا
يُحْسَلُ مِنْ بَطْنِ الْاُنْثَى وَيُحْسَلُ مِنْ بَطْنِ الذَّكَرِ وَهَذِهِ اَمْرٌ
وَابْرَدَ اَدَمَ وَابْنُ مَرْجَانٍ فِي رِيَابِةٍ لِّيَ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
قَالَ ابْنُ السَّكَنِ قَالَ يُحْسَلُ مِنْ بَطْنِ الْمَرْءِ وَابْنُ السَّكَنِ
بَطْنِ الْغُلَامِ -

۳۶۱
وَعَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُمِرَ اَحَدُكُمْ تَقْدِيْرًا اِلَّا ذِي كِبَرٍ اَوْ اَنْثَى
لَهُ ظَهْرٌ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجَانٍ)
۳۶۲
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ كُفَّاءُ اُمِّي اُطْبِئِلَ

تَحِيٍّ وَآمْنَةٍ فِي الْمَكَانِ الْقَدِيمِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْفُرُهُ مَا بَعْدَهُ نَدَاءُ مَا لَكَ
قَالَ أَحْسَنُ وَالْقَدِيمُ وَأَبْدُ وَأَدَدُ وَالْقَدِيمُ قَالَتْ لَمْ تَرَ
أَقْرَبَكَ إِلَّا بِرَأْسِهِمْ بِيَعْبُدُ الرَّحْمَنَ بِيَعْبُدُ.

۴۶۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْوَسَّاسِ وَ
الْكَرْبِيِّ عَلَيْهِمَا نَدَاءُ أَبْدُ وَأَدَدُ وَالسَّائِي.

۴۶۴- وَعَنْ أَبِي الْيَسَافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ الْبَغْدَادِيِّ نَدَاءُ
أَحْسَنُ وَأَبْدُ وَأَدَدُ وَالسَّائِي قَالَتْ لَمْ تَرَ الْقَدِيمَ أَنْ
تَقْرَبَهُ.

۴۶۵- وَعَنْ أَبِي الْيَسَافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قَتَادَةَ الْبَغْدَادِيِّ
(نَدَاءُ الْقَدِيمِ)

۴۶۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ أَتَانَا كَثِيرٌ مِنْ
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَقْرَبُوا مِنْ الْقَدِيمِ وَلَا
تَقْرَبُوا نَدَاءُ الْقَدِيمِ وَأَبْدُ وَأَدَدُ وَالسَّائِي وَأَبْنُ مَرْثُومٍ
۴۶۷- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَنْ يُسْتَحْتَمَ بِجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا دُعِيَ.

(نَدَاءُ مَا لَكَ وَأَبْدُ وَأَدَدُ)

۴۶۸- وَعَنْ مَرْثُومَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُفُ خَاةً لَهُمْ فِي الْحِجَابِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّوْا هَذَا
قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَطْفُرُهَا الْمَاءُ وَالْمَرْطُ نَدَاءُ أَحْسَنُ وَأَبْدُ وَأَدَدُ.

۴۶۹- وَعَنْ سَكَنَةَ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ (رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فِي عَرْدٍ وَتَوَلَّى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
فَرَأَوْهُ يَمْسُكُ كَلَّالَ الْمَاءِ فَقَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا
مَيْتَةٌ فَقَالَ وَيَا أَيُّهَا خَلْفَتَايَ).

(نَدَاءُ أَحْسَنُ وَأَبْدُ وَأَدَدُ)

کہا کہ میں طویل دامن کے ساتھ ناپاک جگہ میں چلتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا
فرمایا میں نے دیکھا کہ اس سے سنا ہے کہ اس کو اس کا بعد پاک کر دے گا
یعنی بعد میں لگنے والی مٹی، رمالک، احمد ترمذی لیکن ابو داؤد و ترمذی نے
فرمایا کہ حضرت ابی ایوب بن عبد الرحمن بن عوف کی ام وند تھیں۔

حضرت محمد بن ابی ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غددوں کی کھال کو اپنے سر پر سوار ہونے
سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، نسائی)۔

حضرت ابی ایوب بن ابی ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غددوں کی کھال کو اپنے سر پر سوار ہونے
راحمہ۔ ابوداؤد، نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو کھانے کے لیے
ممانعت کے احکام سے نقل کیا ہے

حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ غددوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی
مکروہ سمجھتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب کا جس میں تحریر تھا کہ وہ اس کے چمڑے کا
سے مستفان ذکر (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد و عورتوں کی کھالوں سے پکائے کے بعد
استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (مالک و ابوداؤد)

حضرت عیوبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
و سلم اسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ یکسر مردہ بکری کا گوشت
کی طرح گھسیٹ کر بے جا رہے تھے ان سے سزا دے فرمایا کاش تم اس کی
کھال ان کے لیے لوگوں سے کھا کر یہ مواد ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی
اور کھیر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔ (راحمہ۔ ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن محرز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے
وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر اپنی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
یہ مشک مردہ جانور کی ہے سزا دے فرمایا کہ لپکائے (ترمذی) سے پاک ہو

(راحمہ۔ ابوداؤد)

جاتی ہے۔

تیسری فصل

۴۶۰- عَنْ أُمِّ رَافِعٍ مِّنْ مِّبْنَى عَشِيرَةِ الْأَشْجَلِ قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا ظَهْرِيًّا مَكَدًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَفِعًا كَيْفَ نَعْمَلُ
إِذَا مُوَلُّنَا قَالَتْ فَقَالَ لَيْسَ بِعَدُوٍّ لَّكَ وَهُوَ يَرِيءُ عِيَالَهُ حَتَّى يَمُوتَ
قُلْتُ بَلَى فَإِنْ مَضَى بِهِ يَطْمِئِنُّ -

(رداءہ ابو داؤد)

۴۶۱- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَسْوَدٍ قَالَ لَنَا نَسَبِي مَرَّةً
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمِئْنَا مِنَ الْمَرْجِي -

(رداءہ الترمذی)

۴۶۲- وَعَنْ ابْنِ عَسْوَدٍ قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تَقْبِلُ نَفْسِي
فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
يَكُونُ رَأْيِي طَوْنٌ عَيْنًا مِّنْ ذَلِكَ - (رداءہ الترمذی)

۴۶۳- وَعَنْ الْبَلَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَأْسُ رِبِّيٌّ مَا يَكُونُ كُلُّ نَفْسَةٍ فِي يَدَايِهِ حَتَّى يَمُوتَ
أَوْ يَلْجَأَ نَفْسُهُ فَلَا يَأْسُ رِبِّيٌّ -

(رداءہ احمد و الشارقطی)

ابن عبد الاشجل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر سے مسجد کا
سمت حاسب ہے اور خصوصاً بارش کے موسم میں سرکار سے دیرِ سخت کیا کہ اس
سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہے کیا ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے
میں ہے۔ (رداءہ ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فاراد کر رہے تھے لیکن زمین پہنچنے کے
بعد وضو نہیں کر سکتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم میں آتے اور جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں
دھستے تھے۔ (بخاری)

حضرت ہزار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بن جانوروں کا گوشت کھایا جائے اسے ان کے پیشاب میں
کوئی مضائقہ نہیں اور جنابِ مبارک کی روایت کے مطابق بن جانوروں کا
گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں۔ (احمد و الشارقطی)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ

پہلی فصل

۴۶۴- عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي
هَالِبٍ عَنِ الشَّيْخِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا آيَةً وَلَيْسَ لِيَوْمٍ وَلَيْسَ لِيَوْمٍ
وَلَيْسَ لِيَوْمٍ - (رداءہ مسلم)

۴۶۵- وَعَنْ الْمُؤَدَّبِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ عَرَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْوَةً تَبْرُكُ قَالَ الْفَخْرِيُّ قَامَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْفَخْرِيِّ فَعَمَلَتْ مَعَهُ
رِدَاوَةً قَبْلَ الْفَخْرِيِّ فَلَمَّا رَجَعَهُ أَحَدُ كُفَرٍ عَلَى يَدَيْهِ

حضرت شریح بن ہارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب
ابنِ ہالپ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے
فرمایا کہ یہ آیت مسافروں کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک
دن و سات مسح کرنے کی حد مقرر کی ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بدر
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار
نبر سے پہلے دفع حاجت کے لیے نعلین میں نے چھال اٹھائی جب درخت
کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے

وَمِنَ الْإِذَا دَوَّ قَسَلَ يَدَيْهِ دَوَّجَهَا وَعَلَيْهِ جَبَّ مِثْلُ مَرَدٍ
 ذَهَبَ يَحْمِلُ مِثْلَ ذَهَابِهِ قَضَى كَمُ الْبَيْتِ فَاحْرَجَ يَدَيْهِ
 مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ وَالْقِيَامَةَ عَلَى مِثْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَرَاحَتَيْهِ
 ثُمَّ مَسَحَ بِمَا وَصِيَّتِهِ وَعَلَى الْيَمَانَةِ ثُمَّ أَهْرَيْتُ لِأَخِي خُفَّيْهِ
 فَقَالَ دَعْنِي قَارِي أَدْعِيَهُمَا طَاهِرَتَيْنِ قَسَمَ عَلَيْهِمَا
 ثُمَّ كَبَّكَ دَرَكْتُ فَاثْبَتِي إِلَى الْقَوْمِ فَقَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ
 وَبِصَلَاتِي يَوْمَ حُدَّيِّ الرُّسَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَقَدْ رَأَى يَوْمَ رَاغَةً
 فَلَمَّا أَكْبَسَ بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَحْمِلُ قَارِي
 إِلَيْهِ فَاذْكُكْ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَدَى الرَّاسَتَيْنِ
 مَعَهُ فَبَاتَا سَاكِرًا مَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ
 مَعَهُ فَرَأَيْتُ الرُّكْعَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ - دَعَا مُشْرِكًا -

ہاتھ اور منہ دھوئے اس وقت آپ اہل جبر پڑے ہوئے تھے لہذا آپ نے اسٹین
 ہو پر اٹھائی شروع کیا کہیں اور اسٹین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جہاں تاک کر گئے
 ہڈیوں پر چڑھ کر ان ہاتھ کمینوں تک دھو کر بنیالی ہر نماز پر مسح کیا اس
 وقت میں آپ کا منہ آٹا ہونے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو کہ ہاتھ دھو
 میں ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا اس کے بعد آپ نے عوز و صا پر مسح
 فرمایا پھر صا پر مسح کر جمیع میں پہنے تو ہاں لوگ قادر پور رہے تھے اور حیدر خان
 بن خوف قادر پور رہے تھے اللہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں صا پر
 کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ
 منع کر دیا اور عبد الرحمن بن عرف کی امانت میں ایک رکعت پڑھی اور صا
 کے سلام پڑھ کر کھڑے ہوئے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے
 ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۱۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّكَ وَطَنٌ لِلنَّسَائِزِ ثَلَاثَةٌ أَيْكُمُ قُلُوبُ الْبُيُوتِ وَاللَّهُ مُتَوَكِّلٌ
 وَلَيْكُمُ لَرَادُ أَنْظَرُ فَلَيْسَ حَقُّهُ أَنْ تَحْسَبَ عَلَيْهِمَا نَدَاةُ الْوَدَّ
 فِي سُبُحٍ قَابِلٌ حُرْمَةٍ خَالِدٌ فَطَنِي وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ مَعْنَى
 الْوَسْطَانِ وَهَكَذَا فِي الْمُتَنَقِي -

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں کہ اپنے موزوں پر مسح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اللہ
 تین راتیں اور مخیم کو ایک دن اور ایک رات کی حدت دی اگر ٹرم نے
 اپنی سنن میں نیز اس حزمہ اور ماذنی نے اسے روایت کیا ہے خطابی
 نے کہا کہ اس کا سہ صحیح ہے اور اس کا طرح متفق ہے۔

۱۱۴ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ قَتَالَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي إِذَا كَانَتْ سَمَاءُ أَنْ لَا تَرَى عِيَاكَ
 ثَلَاثَةً أَيْكُمُ قُلُوبُ الْبُيُوتِ الْوَدَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَكَانَ قَرْنٌ عَارِضًا دَرَكِي
 وَتَرْمِي - دَعَا الْوَدَّ فِي الْوَدَّ وَالْوَدَّ -

حضرت صفوان بن محرز روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم میں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جہانت کے
 تین شب و روز نہ سے نہ آئیں اور پیشاب - پاجامہ اور سونے کی وہ ہے
 بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی، نسائی)

۱۱۵ وَعَنِ الرَّوْعِيِّ وَأَبِي شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ
 اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوِ تَبْرُكٍ قَسَمَ أَعْلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَلْزَمْ
 دَعَا الْوَدَّ فَدَا الْوَدَّ وَابْنُ مَاجَةٍ وَقَالَ الْوَدَّ فِي
 هَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَى دَعَا الْوَدَّ وَمَعْنَى الْوَدَّ
 الْوَدَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا
 مَعْنَى الْوَدَّ -

حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھو کر دیا تو آپ نے عوز کے اوپر دیکھے مسح
 کیا ابن داؤد - ابن ماجہ ترمذی نے کہا کہ حدیث معقول ہے لیکن جب
 میں نے اللہ کو مسح کر دیا تو اس نے صا پر ہاتھ دھو کر اسے کھایا
 صحیح نہیں ہے اللہ اللہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۱۱۶ وَعَنْهُ أَقْدَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عزیزوں کے الہامی حق پر مسخ کیا کرتے

وتمنہ کی - پاپو واڈو

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد جہتوں اور اٹھنے سے پہلے مسح فرمایا۔

راحمہ اللہ والدہ ترمذی۔ ابن ماجہ

تیسری قسط

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے محدثوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کیلئے

میں نے کہا کہ تو اپنے مریا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے

١٠٠ - الجود (الزود)

حضرت اعلیٰ درسی جسد عظمیٰ روایت کرتے ہیں کہ زمین کے معاملات میں مانگو

رہنے کا دخل ہوتا تو محمدوں کے اوپر مسیح کرنے کی بجائے ان کی بجائے مسیح

کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر چلی

حصہ مسخ کرتے دیکھا ہے (اقدام) لیکن وہی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے،

بَابُ الثَّيْمِ

تعمیم کا بیان

پہلی قسط

حضرت عبدالغفور رضی اللہ عنہ: روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر کیا ہے۔ لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر فحشیت دی گئی (۱)۔

تعدادی مصلوبوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲) تمام دوسرے زمین کو

ہماری سجدہ گاہ بنادیا گیا۔ ۳۴۰ ہجری میں مدینہ منورہ کی مٹی کو طہارت

(5)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر ایک معمر میں رسول

مشرقی اقلیتوں کے ساتھ آئین قوم کو تار و پود سے فاسد

کر دیکھا کہ ایک صاحب المذبح بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے محبت کے

ماقبلہ ملا نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا نہیں تاہذا جماعت سے کس

لے دو کا تو ان صوفیوں نے کہا کہ مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی محدود ہیں ہے

۲۸۵۔ وَعَنْ عَتَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ رَجُلًا إِلَى عَمْرِو بْنِ الْقَتَّابِ
فَقَالَ لِي إِنِّي أَهْمَيْتُ فَلَمْ أَوْسِبِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِمَ هَمَّامًا
تَدُلُّنَا كَمَا فِي سَفَرٍ أَتَا دَأَبْتَ قَامَا أَنْتَ فَلَمْ تُصِلْ دَأَبْنَا
أَنَا لَقَعْتُمُكَ فَصَلَّيْتُ فَكَرِهْتُ ذَلَالَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا كَانَ يَكْلِمُكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ وَتَغَرَّضَ هَمَّامًا مَسَدًا
بِهِمَا دَجَبَةً وَتَغَيَّرَ رَوَاهُ الْعَتَّارُ قَالِي سَأَلْتُ عَمَّارًا وَفِيهِ
قَالَ لَنَا يَكْلِمُكَ أَنْ تَضُوبَ بِيَدِكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَتَغَرَّضُ
كُلَّ مَسَرٍّ بِهِمَا دَجَبَةً وَتَكْلِمُكَ -

۲۸۶۔ وَعَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي الْيَقْدَرِ قَالَ
مَرَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَسِي لَمْ يَكُنْ
عَلَيْهِ فَفَرَسْتُ عَلَى حَقِّي قَامَا فِي جَدَارٍ فَعَثَا بِمِصْبَاكَاتٍ
مَعَدَّةً ثُمَّ دَمَعَتْ يَدَايَ عَلَى الْبُحْدِ أَرَادَتُهُ دَجَبَةً وَدَاغِيَةً
لَعَزَّةً عَلَى وَفَرَسِي هَذِي وَالْبُحْدِ فِي الْفَرَسِ وَفَرَسِي وَلَا
فِي كِتَابِ الْمُتَمِيدِ وَفِيهِ ذِكْرٌ فِي تَرْجُمَةِ الشُّذُوقِ قَالَ
هَذَا مَقْدِيسٌ فَحَسْبُ -

اگر اس کو شوقِ اسلام میں نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۲۸۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَنْ تَصُوبُوا الْقَيْطَ وَتُؤْمَرُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَنْ تَصُوبُوا
الْمَاءَ عَشْرِينَ مَرَّةً فَرَأَوْا جَدَّ الْمَدَنِيِّينَ بِجَنَّةٍ فَمَاتَ
فَرَأَوْا خَيْرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَدْعَى سَائِلًا
تَحْوِي إِلَى قَوْمٍ عَشْرِينَ مَرَّةً -

۲۸۸۔ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ حَبِيبٌ فِي سَفَرٍ فَاصْطَابَ نَجَدًا
فَتَصَابَرَتْ فَتَحَتْ فِي رَأْسِهِ فَأَحْسَنَ نَسَالَ أَصْحَابِهِ هَلْ جِدْتُمْ
فِي نَجْدَةٍ فِي النَّجْدِ قَالُوا مَا جِدْنَا لَكَ وَجْهَةً وَأَنْتَ تَقْبِضُ
عَلَى الْمَاءِ فَامْسِكْ قِمَاتٍ فَلَمَّا قَامَا مَنَا عَلَى نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ قَالُوا قَتَلْتُمَا اللَّهُ فَكَلَّا لَوْ
رَأَيْتُمْ يَكْلِمُكُمْ لَأَكَلْتُمَا شِقَاقَ النَّبِيِّ الْكُفَّاءَ كَامَات -

حضرت عتار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جنابِ ابنِ
قطابہ رضی اللہ عنہ سے انکار کیا کہ میں نبی ہوا لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناب
عمار نے صبرِ شکر سے کہا کہ آپ کی یاد میں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ مغربی تھے اس
دوران آپ کا وہ پر بھی لیکن میں جاگ میں لوٹا اور طارہ پر صبرِ شکر کر رہا جب
میں نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ فرمایا تھا
یہ میری گالی تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک
زمین پر ہاتھ پھیرا میں کو مجھ کا جس کے بعد ان سے اپنے پیر و پادشاہِ اعلیٰ پر رکا گیا
دیکھاری اور امامِ مسلم نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سر کا سفر مارا تاکہ میرے
میں کافی تھا کہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر ان پر چھینکتے پھر اپنے چہرے کو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے
آپ کو سلام کیا تو آپ سلام کا جواب رد یا فرارفت کے بعد آپ ایکسیر
کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصا کے مبارک کھربا اور چھپا دیا
دستہ مبارک دینا کہ گناہ اور اپنی چھیدے اور ہاتھوں کا مسح
کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا صاحبِ مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے
بعد میں صحیحین اور عیسیٰ کی کتاب میں نہیں پائی لیکن علیٰ السلام نے اس کو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفرِ بایا پاک میں مسلمان کے لیے ذریعہِ سعادت ہے اگر ہم اس کو دس سال
تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت تک پانی میسر نہ آئے اس کو اپنے ہم کو
انگٹے اور دیاس کے لیے بہتر ہے احمد ترمذی۔ بعد ذلک نسائی نے
اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفرِ ہمدان ہوئے مائیں
میں سے ایک شخص کو پھر لگا کہ غن غن نکلا اسی دوران اس کو فوسل کی حاجت
پہلی تو اس نے مائیں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے کیا کام
ہے تو مائیں نے کہا میں کیونکر تمہیں پانی پہنچا دیتا حاصل ہے لہذا
اس نے فوسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا جب ہم واپس پر سرکار کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کی سرکار کو خبر دی تو آپ فرمایا میں لوگوں

اس کی مدد کیا اللہ تعالیٰ انہیں ماریے جیب انہیں معلوم تھا تو یہ خدا ہوتا ہے
سوال کیوں نہ کیا کہ یہ عبادی سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص
کو لازم تھا کہ وہ تم کو اور تم پر بھی جائزہ لیتا اور اس پر مسلح کر دیتا اور یہ قسم
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی عمر
پر وہ نہ ہوتا ان کے پاس پانی تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تیرم کر کے
نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے
دھو لیا کہ نماز کو پورا کیا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں سر کاٹ کر
اسی حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سن کر آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں پڑھائی
تھی فرمایا تو نے مصمت پڑھ لی اور تیری دعا کر دہی دکائی ہے اور اس شخص سے
جس نے نماز پڑھ لی تھی فرمایا تیرے لیے وہ ہر اجر ہے روایت کی لیکن ابو ہریرہ
مسائی نے عطا بن یسار سے اس روایت کی ہے۔

يَكُونُ اَنْ يَتَيَّمَهُ وَيُعَوِّبَ عَلَى جُزْءٍ مِّنْ حُرْفَةٍ ثُمَّ يَسْتَعِزُّ
عَلَيْهَا وَيَقْبِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَدَعَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِي رَجَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۳۸۹- وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ
فِي سَفَرٍ فَخَصَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا مَوْجِدًا
فَلَبَّيَا فَصَلَّيَا ثُمَّ رَجَعَا الْمَاءَ فِي الرَّقَبِ فَأَعَادَا أَحَدُهُمَا
الصَّلَاةَ يَوْمَئِذٍ وَتَعَرَّجُوا الْأَخْرَجُوا نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ لَوْ لَوْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ
السَّنَةِ وَأَعَادَ تِلْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لَيْدِي نَوْمًا وَأَعَادَ ذَلِكَ
الْأَخْرَجُوا نِسَاءَ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَدَعَى النَّسَائِيُّ
تَحْقِيقًا وَقَدْ نَدَى هُوَ وَابُو دَاوُدَ أَنَّهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
مَرْسَلًا -

تیسری فصل

حضرت ابی الیمین بن حسان بن محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل کے کوئی کے پاس تھے تو یکساں دی پکڑا اس سلام
کیا لیکن آپ نے سلام کا ہر اب نہ دیا یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آئے اپنے چہرے
اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا ہر اب دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت محمد بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے
اپنا ہاتھ سنی پہاڑ سے اٹھاپے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ سنی پہاڑ
کراپے ہاتھوں پر کہہ دوں اور نظروں تک مسح ہاتھ کے اندر دینی حضرت
سے کیا۔

(ابو داؤد)

۳۹۰- عَنْ اَبِي الْيَمِينِ ابْنِ حَسَّانِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ فَخَفِيَ
عَنْهُمْ فَكَلَّمَ رِيْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ
أَقْبَلَ عَلَى الْيَمِينِ ابْنِ حَسَّانِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَبَدَأَ بِتَحْقِيقِ صَلَاتِهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْبِئُ اللَّهُ
تَعَالَى وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُبَا
لِمَسْرُوعِ الْفَجْرِ كَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الصَّحِيحَ ثُمَّ سَحَرُوا بِجُزْءٍ
مِّنْهُ وَأَعَادُوا ثُمَّ عَادُوا فَتَرَاوُا بِأَيْدِيهِمُ الصَّحِيحَ مَرَّةً
أُخْرَى كَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ كِتَابًا إِلَى السَّيَاحِ وَالْأَبَاطِ
مِنْ بَطْنِ أَبِي يُوْثَمَ -

(رواه ابو داؤد)

مسنون غسل کا بیان

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

پہلی فصل

۴۹۲۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاجَا أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۴۹۳۔ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ الْأَخْذَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَأْسُكَ عَنْ نَبِيٍّ مُسْتَلْبٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۴۹۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَأْسَهُ فِي ثِيَابٍ مَتَّعَةٍ أَتَاهُ رَوْحُ الْمَغِيبِ فَهُوَ زَائِلٌ وَجَسَدُهُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو اسلام برآ تاہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے جمعہ روزی ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سرانہ سم کہوئے و غسل کرے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۹۵۔ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُثَيْبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَّحَ اللَّهُ بِرُوحِهِ فَكَفَعَتْ وَدَّ مِنْ الْغَسَلِ فَأَفْضَلَ رِوَاةُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۴۹۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ وَرِوَاةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ حَسَلَةَ مُكَلَّفَاتُهَا -

۴۹۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مَرَّاتٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَكْبُرُ الْجُمُعَةَ وَمِنْ الْجُمُعَةِ وَمِنْ غُسْلِ النِّسَاءِ - (رِوَاةُ أَبِي دَاوُدَ)

۴۹۸۔ وَعَنْ قَبِيصِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ أَسَدَ بْنَ مَرْثَدَةَ

حضرت سمرة بنت حثیب رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو چھڑا دیا چھڑا لیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا (احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے (ابن ماجہ، ترمذی، دارمی) یہاں تک کہ جس نے مردے کو اتھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار بار غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن۔ سید بن طاہر کے بعد از مہر کے غسل و بیضہ کے بعد۔ (ابو داؤد)

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

اسلام آباد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری کے تھوک کے پانی سے
غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی ساہو درہ اور نسائی)

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَغْتَسِلَ بِمَا آوَى قَدِيدِي -
(رواه الترمذي في دأبوا فاذة والنسائي)

تیسری فصل

حضرت مکرّمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ یوں
ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ عمرہ کے دن غسل کرنا
واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے
جو غسل کرے تو اس کے لیے بہتر ہے اور واجب نہیں کہ یوں بتاؤں کہ یہ
غسل کا حکم اگر شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب تھے پسینہ کھانے
میں رہتے تھے ان کے کپڑے پسینے اور پھیر پر بوجھ رہتے تھے اس وقت مسجد
دنوی تنگ تھی اور چھت بھی نچی اور غسل ہوا ہی گرمی کے موسم میں ہونے
دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پسینے سے شرابوہ تھے پسینہ کی وجہ
لوگوں کو تکلیف پہنچا جب نبی علیہ السلام نے ہر کو مسوس فرما دیا تو لوگ دیکھ کر
جب جمائے تو غسل کر دیتے تھے اور وہ شہر کا درجناب ابن عباس کے پاس
پھر اللہ نے مال دیا۔ ان کی ہی سے لوگ مرنے لگے پسینے لگے سخت محنت
کی ضرورت تھی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب رہا پسینہ وغیرہ ختم ہو گیا
جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف نہ رہتی تھی۔

(ابوداؤد)

۴۹۹ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ تَأْتَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَى الْعُسْلَ يَوْمَ الْحُمْرَةِ
وَأَجَبْنَا قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكَلْبَ وَحَيْثُ لَيْسَ الْعُسْلُ وَمَنْ لَمْ
يَغْتَسِلْ فَغَسَّ عَلَى رَأْسِهِ وَسُخَّرَ لَهُ كَيْفَ بَدَأَ الْعُسْلُ
كَانَ النَّاسُ مَجْمُوعِينَ بِبَيْتِ الْغُرَفِ وَبَيْتِ الْغُرَفِ عَلَى
كُلِّ رُجُومٍ وَكَانَ مَسْجِدُ مُحَمَّدٍ قَرِيبًا مِنَ الْغُرَفِ وَكَانَ
مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِهِمَا وَكَانَ يَغْرِقُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ الْعُرْفِ حَتَّى تَأْتِي
بَعْضُهُمْ بِأَذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْبَيْتَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَأَغْتَسِلُوا وَلَيْسَ كُنْزُكُمْ أَفْضَلَ
مِمَّا يَجِدُونَ فِيهِمْ وَطَيْبُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ
بِالْحُمْرَةِ وَلَيْسَ قَدِيرًا لِمَنْ مَرَّ وَكَانُوا الْعَمَلُ وَوَسَّيْتُمْ مَسْجِدَهُمْ
وَوَسَّيْتُمْ بَعْضُ النَّاسِ كَانَ يُدْعَى بِبَعْضِهِمْ بَعْضًا مِنَ الْعُرْفِ
لِقَاءَهُ أَبْرَدَ الْوَدَّ -

حیض کا بیان

بَابُ الْحَيْضِ

دوسری فصل

حضرت ام رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا طریقہ یہ
تھا کہ جب کسی محنت کو محض آتا تو اس کے ساتھ کھاتے اور اس کے
ساتھ گھر میں رہتے جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوچ کر یہ
آیت نازل ہوئی تو ہم سے منع کیا کہ اس میں حلال کرتے ہیں نا اس میں تو
نبی علیہ السلام نے فرمایا اور ان حیض کے واسطے جماعت کے تم سب کچھ
کر سکتے ہو۔ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری ہر

۵۰۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ تَأْتَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَى الْعُسْلَ يَوْمَ الْحُمْرَةِ قَالَ لَيْسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَبَدَأَ ذَلِكَ
عَنِ الْمَرْحُومِ الْأَبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اصْبِرُوا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْوَكْلَةَ فَهَلْ ذَلِكَ الْيَهُودُ فَقَالُوا مَا
يُرِيدُ هَذَا الرَّبُّ أَنْ يَنْزِلَ مِنْ أَمْرِ نَسَبًا إِلَّا مَا نَسَبًا وَنَسَبًا

مترجم مہدول

فَجَاءَ اسْتِئْذِنَ مِنْ خَلْفِهِ فَعَقَدَ اِثْنَيْ عَشَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اِنَّ الْوَحْيَ تَعْلُوْنَ كَمَا اَذْكُنَا اَللّٰهُ جَاءَ بِمَنْ مِّنْ مَّعْبُوْدَةٍ
وَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَلَاسَا اَنْ قَدْ
وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَعَزَّجَا فَاَسْتَقْبَلَهُمَا هَيْدِيَّةً مِّنْ لَّبِيٍّ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَسَلَ فِيْ اُتَارِهِمَا مَقَامًا
فَعَزَّجَا اَنْدَ لَعْنَتِيْ عَلَيْهِمَا - (نَدَاءُ مُسْلِمٍ)

۵۰۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُفْتَرِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ

صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُتَارِهِمَا فَوَلَّاهُمَا مَقَامًا كَانَ
بِأَمْرِ مِّنْ مَّا كَرِهْتُ اِيْتِيْ فِيْ اُتَارِهِمَا اَيْسَرُ فَكَانَ يَحْمِلُهُ رُكْنُهُ
اِلَى وَهْمٍ مِّنْكُمْ فَاَطْلُبُوْهُ فَاَنْتَا لَعْنَتِيْ - (مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

۵۰۲۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَرَبُ وَالنَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلنَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْسُحُ فَاَمَّا عَلِيٌّ مَوْجُوْدٌ فِيْ
فَيْشَرِيْ وَالْعَرَبُ الْعَرَبُ وَالنَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْسُحُ فَاَمَّا عَلِيٌّ مَوْجُوْدٌ فِيْ - (نَدَاءُ مُسْلِمٍ)

۵۰۳۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَخَيَّرُ فِيْ حَمَلِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ - (مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

۵۰۴۔ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَأَنِّيْ لَفِيْ الْخُمُرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِلَى مَتَا اَوْسُ فَقَالَ لِيْ
تَحْتَا لِيْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِيْ - (نَدَاءُ مُسْلِمٍ)

۵۰۵۔ وَعَنْ تَيْمُوْثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّنُ فِيْ مَوْطِئَةٍ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ رَوَاتَا
عَائِشَةَ - (مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

۵۰۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ اَلَى مَتَا اَوْ اَمْرًا فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا

دوسری فصل

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہذا جناب امیر
میں حضور و بعد میں اللہ نے علی علیہ السلام کی خدمت میں انکرا عرض کیا اور رسول اللہ
یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں کیا ہم اس دوران خود قتل کے ساتھ ہمارا صحت کو کیا
ہیں کہ علی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر
ہو سے نامی ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت ہی علیہ السلام کی
خدمت میں دو دھ کا یہ آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دو دھ ملا دیا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام
ایک سرین سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جہنمی ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ
مجھے کمر فرماتے تو میں یہ جاکر کوس لیتی تو آپ مجھے ہٹا لیتے تھے لاکھ میں عائشہ
ہوتی اور احکام میں ہوتے ہر سو ایک ہر سو ایک دینے تو بعض کی حالت میں
آپ اس پر محدود تھی۔ (مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ وہ دن بعض میں میں
برتن سے پانی پیتی رہتی تھی نبی علیہ السلام کہہ دیتے تو آپ اسی پر گھر
نکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نہ پاتا تھا اللہ میں داخل ہوتا تھا اور ہڈی سے
گوشت چیز انکرا پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے داخل
سے گوشت چھڑاتے صاف سے میں نے چھڑا دیا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود
میں ایسا کہ عادت قرآن فرماتے وہاں اس وقت میں حالت بعض میں
ہوتی تھی۔ (مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر یا کہ مسجد سے اٹھ کر بڑھا کر بیٹھے اٹھاؤ میں سے
عرض کیا کہ میں حالت بعض میں ہوں تو سرکار فرمایا کہ جیسے یہاں ہاتھ میں (میں و سلم)
حضرت بخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں طرح چاند کو اڑھ کر پتھر پڑھتے کہ آدمی آپ اوٹھے ہوتے اور
قدی سر سے ہمیں ہوتی اور میں اس دوران حالت بعض میں ہوتی رہتی تھی۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سفر یا کہ جو ایسا ہی کہ ساتھ دوران بعض یا پشت میں ہمارا صحت

فَقَدْ كَفَرْنَا بِمَا أَنْزَلَ عَلَىٰ مُعْتَدٍ نَدَاءُ الرَّحْمَنِ وَدَائِبُ
مَلْعَةٍ وَالذَّارِعِ قَرْنِي وَفَايَظْهَرُ مَا فَصَّلْتُ إِنَّمَا يَقُولُ فَقَدْ
كَفَرُوا وَقَالَ الرَّحْمَنُ لَا تَعْلَمُونَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ
عَرَفُوا إِلَّا تَرَوْهُ قَدْ آتَىٰ تَيْمِيمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۵-۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا
يَجْعَلُ بِي مِنْ أَمْرٍ أَوْ دَعْوَى حَتَّى أَتِيَهُ قَالَ مَا تَقُولُ إِلَّا مَا رَدَّ
السَّعْفُ عَنْ ذِيكَ أَهْلُ نَدَاءِ دَرِيْعَةٍ وَقَالَ مَعْنَى الشَّيْءِ
إِسْكَالُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ -

۵-۹ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ دَعْوَى حَتَّى يَنْتَهِي
بِهِمْ وَيُنَادِيَهُ الرَّحْمَنُ دَاوُدَ دَاوُدَ وَالنَّسَاءُ فِي الْكَلْبِ
وَأَيْنَ مَلْعَةٍ -

۵-۱۰ وَعَنْهُ مِنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
كَانَ قَعًا أَعْرَفَ يَنَادِيَهُ إِذَا كَانَ قَعًا أَهْلُهُ لَوْ شَاءَ
(نَدَاءُ الرَّحْمَنِ)

تیسری فصل

۵-۱۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَجْعَلُ بِي مِنْ أَمْرٍ أَوْ دَعْوَى
حَتَّى أَتِيَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَدُّ
عَيْنُكَ إِذَا رَأَيْتَ نَفْسًا تَلْفَ بِأَهْلِهَا نَدَاءَ مَا لَكَ وَلَقَدْ رَأَى
مُرْسَلًا -

۵-۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا وَجِئْتُ نَزَلْتُ
عَنِ الْوُضْءِ عَلَى الْخَصِيرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدَأْ مِنْهُ مَعْنَى تَطَهَّرَ -
(نَدَاءُ الْبُرْدِ)

کہے یا کہ اس کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوا قرطبی نے اس میں ماجرہ - دوسری حدیث میں دو نسخے کے ساتھ کہ گنگا بن
کے کھنڈل آتے ہیں کہ توبہ کا فرسہ - امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث
حکیم ترمذی سے ابو سعید اور ابو ہریرہ کے قول سے ملتی ہے -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی میری حالت
میرے قریب سے لے گیا حال ہے آپ فرمایا مجھ پر میرے کہ اوپر مجھ اور اس سے پہلے
افضل ہے روایت لیکن جی اللہ کے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے
حضرت ابی عتیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا وہ دن میں اگر کوئی مجھ سے کہے تو اس کو چاہیے کہ نصف
دینار صدقہ کرے -

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دوسری - ابن ماجہ)

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر عین کا
نکل سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے
(ترمذی)

جناہ بدیع بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی میری حالت میں ہو
تو میرے لیے کیا کام حال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مضبوطی کے
ساتھ دل زندہ بندھنے پر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے -
(مالک و دارمی مرسل)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہیں کہ جب میں عین
سے جوتی تو بستر سے چٹائی پر آجاتی اور ماضی وقت تک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک چاک نہ ہو جاتی -
(ابوداؤد)

پہلی قسط

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت جحش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں
مجھے استغاثہ کی شکایت ہے کیا میں غار ترک کر دوں آپؐ فرمایا: نہیں کہو
بلکہ کاغذ لے آؤ اور بعض فصیں۔ جب تم جیغ اُسے تو غار چھوڑ دو اور
جب وہ ختم ہو جائے تو غار کو دھو کر فرار ہو۔
(مشفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت مروان بن ذکیر غلامہ بنت ابی حمیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھیں استمانہ کی شکایت تھی ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کاخون آئے تو وہ میض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک سرور آئے تو ناز سے دک ماؤ اور جب دوسرے رنگ کاخون آئے تو ناز ہو ضرور کہ ہزاروں کو کہہ دو رنگ کاخون ہے ۔ (الہدایہ و نسائی)

حضرت مسلم سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آنا تھا میں نے اس کے پاس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو آپ فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے تو یہی اس کو صحیفہ کا خون آنا تھا اس بیماری سے قبل اودان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو صوموں کے مطابق غسل کر کے منگوٹ کس لے۔ رخت لگے گی (لگائے) اور نماز شروع کر دے (مالک ابو داؤد۔ دائی بیکن نسائی نے اس حدیث کا منقول روایت کیا ہے)۔

حضرت حدی بن ثابتؓ اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ہجرت کر گئے تھے۔
 یحییٰ بن حسینؑ نے کہا کہ حدیؓ کے دادا کا نام دینار تھا وہ نبیؐ حیدر السلامؑ سے
 روایت کرتے ہیں کہ آپؐ مسند پر عورت کے پاس میں فرمایا کہ تیرے
 حضور و انبیا کو چھو کر وہ ہرگز نہ کہیں گے کہ میں نے جو کسے روئے ہے کہے اور نہ زاد اگر
 (ترمذی۔ البدایہ)

حضرت حمیم بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے استعاذہ کا
عمل کثرت سے آتا تھا تو میں ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم
پوچھنے اور حالت بتانے کی غرض سے حاضر ہوتا۔ آپ کو اپنی بہن حضرت
زینب بنت جحش کے طہر میں پایا عرض کر رہی ہوئی کہ ہاں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا خون کثرت سے آتا ہے میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اس نے مجھے نماز
اور روزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تم اس سے بے مدافعت ہو رہی ہے جو وہ کہتی
ہی ہے۔ عرض کر رہی ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو طوطا باندھو
عرض کر رہی ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ (فرمایا تو کبیرا بھی رکھ کر عرض کیا کہ
وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تیس دو باتوں کا حکم دیتا ہوں میں
لیک پر مل کر دیکھ کہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر مل کر سکو تو تم جانو آپ نے
اس سے فرمایا کہ یہ شیطان کی فکر کروں میں سے ایک ٹکڑے سے علم علم حدیث
کے بیان میں کچھ باتیں دن شہر کے غفلت کر لینا اُدھ پاک ہونے
بدعتیں یا چرمین دن نازیں پڑھنا۔ وہ روز سے دیکھا۔ یہ تھا جسے
لیے کالی ہے نہ ہر سب سے اچھی طرح کن جیسے حمیم والی طرح نہیں کرتی ہیں
اُدھ جیسے وہ تیار ہیں نہ ہر سب سے پاک ہوتی ہیں۔ صورت دیگر اگر تم
اس بات پر قائم ہو کر کسی نماز میں تاخیر نہ کرو جس جہی کر لو کہ دونوں کے
لیے غسل کر کے نماز پڑھو کہ حج کر لی اسی طرح منسوب میں تاخیر نہ شمار
ہی جہی کر کے غسل کر و افہ دونوں نمازوں کو حج کر کر تو ایسا کرینا
اُدھ فر کے لیے غسل کر یا اُدھ روزہ رکھ لیا جبکہ تم اس پر قائم ہو۔ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات بے
زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۶۔ وَعَنْ حَمِيمَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ لُصُّ قَامَةً
بِحِصَّةٍ كَثِيرَةٍ فَلَمَّا تَزَوَّجْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعِذُّهُ وَأَعْلَمُهُ قَوْلَهُ شَدِيدِي بَيْتِي أَعُوذُ بِبَيْتِ
جَحْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ اسْتَعِذَّ بِحِصَّةٍ كَثِيرَةٍ
شَدِيدَةً لَنَا تَأْمُرُنِي بِهَا قَدْ مَنَعَنِي الصَّغَرُ وَالْوَسَامُ
قَالَ أَلَعَمْتُ لَكَ الْكُرْشُ فَإِنَّهُ يُذَوِّبُ الْفَرْقَالَتَ هُوَ
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَّجِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ
فَأَتَيْتُ نَوِيًّا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ لَنَا أَتَيْتُ نَهْشًا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ بِأَمْرَيْنِ أَحَدَهُمَا
مَنَعَنِي أَحَدَهُمَا مِنْ الْإِغْوَاءِ قَدْ قَوَّيْتُ عَلَيْهِمَا قَالَتْ
أَعْلَمُ قَالَ لَهَا لَكُمَا هَذِهِ رُخْصَةٌ مِنْ رُخْصَاتِ النَّبِيِّينَ
فَتَعَبَّيْنِي سِتَّةً أَيَّامًا وَسَبْعَةً أَكْبَرُ فِي هَلَاكِهِمَا سَخَّرَ
اقتِسَابِي حَتَّى إِذَا مَا كُنْتُ أَتَاكِ كُنْتُ ظَهَرْتُ فَاسْتَعِذْتُ
فَسَلَّيْتُ لَكُمَا وَبَعَثْتَنِي لَيْلَةً إِذَا رُبْعًا فَرَعَلْتَنِي لَيْلَةً
فَأَتَا بِهَا مَعَهُمْ فَكَانَ ذَلِكَ يُجْبِيكَ وَكَانَ ذَلِكَ
فَأَمَرَنِي كُلَّ مَقَرٍّ لَكُمَا تَحِيصُ النِّسَاءَ وَلَكُمَا يَغْفِرُكَ
وَمِنْكَ تَحِيصُهُنَّ وَظَهَرْتَنَ قُلَانِ فَبَيْتِي حَتَّى أَتِ
تَوَافُرِي الظُّهْرَ وَتَعَبَّيْنِي الْعَصْرَ وَتَغْفِرِيكَ
تَجَمُّوْنَ بَيْنَ السَّكْرَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَوَافُرِي
الْمَغْرِبَ وَتَعَبَّيْنِي الْيَمَّةَ ثُمَّ تَغْفِرِيكَ وَتَجَمُّوْنَ
بَيْنَ السَّكْرَتَيْنِ فَتَقْبَلِي وَتَغْفِرِيكَ مَعَ الْمَغْرِبِ فَفَعَلِي
فَقَبُولِي إِنْ قَدَّمْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمَا أَحَبُّ الْأَمْرِينِ إِلَى -

(رواه أحمد، ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ طہرست الی
عیش کہ اس کا مسک شگایت ہے ادا اس نے اسے دل سے مٹا دیا

۵۱۷۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ يَأْتِي رَسُولَ
الْمَلَأَاتِ فَطَلَمْتُ بَيْتِي أَيْ حَبِيشِي اسْتَحْبَطْتُ مِنْهُ كَذَا
وَكَذَا فَكَلَّمْتُ نَسْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد شیطان کی کارکردگی بے حد ہوتی ہے۔ اس کی گھنٹی بجتی ہے اور وہ مس پانی میں دروزی پائے تو ظہر صبر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عت و کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ فجر کے لیے غسل کرے اور پھر نماز کے دو میاں دوسرے دوسرے اور لیکن یہاں نے حضرت ابن عباس کے والد کے نقل کیا کہ جب اس پر غسل دشوار ہو تو دو نماز دل کو جنت کرے۔

مُبَاحَاتُ اَعْلَانِ هَذَا مِنْ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسَ فِي مَرْكَبٍ قَادِرَاتٍ مَخَارِجَ تَوَكُّلِ التَّوَكُّلِ وَالظُّهُورِ وَالْعَصْرِ حَسْبًا وَاجِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعَتَمِ وَحَسْبًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ حَسْبًا وَاجِدًا وَتَوَكُّلًا فَمَا تَبَيَّنَ ذَلِكَ نَدَاهُ اَمْرًا ذَا وَقَالَ رَوَى مَعَاوِدُ عَنْ اَبِي عَتَّابٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا النُّسْلُ اَمْرًا اَنْ تَجْتَمِعَ بَيْنَ الصَّلَاتِ

نماز کا بیان

کتاب الصلوٰۃ

پہلے فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک اور ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک جہاں تک تم سر میں کیے جانے والے گناہوں کا گناہ میں جیکر گناہ کبیرہ کا کتاب سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

۵۱۸۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنِيَرُ وَسَكَمُ الصَّلَاةِ الْفَتَنُ وَالْهَيْبَةُ إِلَى الْحَمْدِ وَنَدَّ حَسْبًا إِلَى رَحْمَتِ الْمَكْرُورَاتِ لَمَّا تَبَيَّنَ لَهَا إِذَا اجْتَمَعَتْ بَيْنَ الْكَلْبِ وَرَدَّاهُ مُشْرَبًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے کسی شخص کے دل کے سامنے غم ہی غم اور عجز و ناتوانی نہ ہو کہ اس کی جگہ پر اس کے جسم پر اس کا دل بانی رہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا اس کے جسم پر اس کا دل بیکتاب حصہ و المصنوعہ و السلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے۔

۵۱۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَكُونُ لَكُمْ نَهَارٌ تَهْتَابُ أَنْ تَدْعُوهُ بِتَغْيِيلِ يَدَيْكُمْ بِهَيْبَتِهَا هَلْ يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتَيْهِ قَائِمًا لَا يَبْلُغُ مِنْ دَرَجَتِهِ سَاقِطًا فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْفَتَنُ يَهْجُوهُ اللَّهُ بِهَيْبَتِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک صورت کا پوسٹل اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس موقع پر یہایت مارل ہوئی یہ قائم کرنا نماز کی ابتدا انتہا اہداس کی کچھ ساتوں میں دیکھ نیکیاں برائیاں کو مشاوری ہیں اس سب کی صفحہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کم خصوصیت کے ساتھ میرے پیچھے سب کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور جناب اس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھے ہے ایسا جو ہر روز پڑھا ہو اور کامتوجب ہے آپ مجھ پر مدقام فرمائی جناب اس فرماتے ہیں کہ اگر

۵۲۰۔ وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَرَأَى نَحْلًا اَصَابَ مِنْ اَمْرًا وَفُتِلَ قَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَعَهُ وَكَرَّرَ اللَّهُ تَعَالَى دَافِعًا الصَّلَاةَ طَرَقَ النَّهَارُ وَرُكِعَتِ النَّبِيلُ لَرَأَى الْعَسَاةَ يَدَاهُ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْتَ اَنْتَ هَذَا قَالَ لَا يَجِيئُ اَقْرَبُ مِنْكَ وَفِي رِغَابٍ لَيْسَ يَكُنْ يَحَاوِنُ اَمْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱۔ وَعَنْ اَبِي قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ اَصْبَحْتُ حَيًّا اَفَاَقِمْهُ عَلَى قَالَ وَلَوْ رَسَلْتَهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک صورت کا پوسٹل اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس موقع پر یہایت مارل ہوئی یہ قائم کرنا نماز کی ابتدا انتہا اہداس کی کچھ ساتوں میں دیکھ نیکیاں برائیاں کو مشاوری ہیں اس سب کی صفحہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کم خصوصیت کے ساتھ میرے پیچھے سب کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور جناب اس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھے ہے ایسا جو ہر روز پڑھا ہو اور کامتوجب ہے آپ مجھ پر مدقام فرمائی جناب اس فرماتے ہیں کہ اگر

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ قَامَةٌ
فَقَالَ رُوِيَ عَنْهُ إِلَى أَنْ يَكُونَ حَتَّى أَقَامَ فِي كُنُفِ
الْبُيُوتِ قَالَ النَّبِيُّ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ كَعْبٌ قَالَ قَرَأَ اللَّهُ
قَدْ عَمَرَ لَكَ وَلَيْتَكَ أَوْحَدَكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲ وَحِينَ أُبِيَ مَسْخُورٌ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ
يَوْمَئِذٍ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ
الْيَسَارَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ وَهَّابٍ وَكَرِيمُ اسْتَرْفَعْتُ
لِزَادَنِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳ وَحِينَ حَاجَّ يَحْيَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبِيدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۵۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّامِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلَواتٍ أَتَى رَحْمَةً اللَّهُ تَعَالَى
مَنْ أَحْسَنَ دُخُولَهُمْ دُخُولُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَتَمُّهُمْ دُخُولَهُمْ
وَحُسْرُهُمْ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ دُخُولَهُ
يَجْعَلُ لَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ دُخُولَهُ
شَاءَ عَدُوُّهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ
مَالِكٌ وَالسَّيِّدِيُّ وَنَحْوُهُ)

۵۲۵ وَحِينَ أُبِيَ أَمَامَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُكُمْ دُخُولُهُمْ دُخُولُهُمْ دُخُولُهُمْ
أَمْرًا لَكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرٍ لَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّاتٍ رِيقَكُمْ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ)

۵۲۶ وَحِينَ عَمِرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ

اس سے کہہ بھی استفادہ فرمنا یا اور جو اجماعت کے وقت ہو گیا اس شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہزاروں کی ہزاروں سالوں کے بعد
شخص نے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ رسول اللہ مجھے ایسی عملی ہر روز
اہل بیت پر جاری ہوئے کا سبب بتائیے کہ ان کا اب اللہ کے حکم کے مطابق
ہم پر جاری فرمائیں اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے پکارا تھا نواز دا
حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہ اسلام سے بعد اس وقت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ناسا عمل دیا وہ محبوب ہے آپ نے
فرمایا وقت معرکہ پر نواز دا کہ اس میں سجدہ سراسر سوال کیا کہ اس کے بعد تپ
فرمایا وہ دین کے سبب کہ تم لوگ میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو
آپ نے فرمایا اجماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
معلوم کہیں اگر میں کہوں کہ میں نے آپ کو کچھ اور بھی فرماتے - یہ متفق ہیں
حضرت ہارون رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفر کیا کہ ہر روز اور کفر کے درمیان مفاصل ترک نماز کا عمل ہے -

(مسلم شریف)

حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں میں نے اہل بیت
کو کہہ کے انہیں وقت پر ادا کیا شروع کس سے کہہ کر کہیں کو کس کی بات پہنچان
کلام ہے کہ اس کی تکمیل فرماتے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص
کے لیے اللہ تعالیٰ کا جہنم کھلا ہے کہ وہ وہاں رہے اگر چاہے تو اس شخص کی مغفرت
فرماتے اور وہاں سے توبہ میں جتنا فرمائے -

(روایت ہذا احمد، مالک، ابو داؤد و نسائی سے صحیح طرح روایت کی گئی)
ابو اسود روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو ایسے اعمال کی ہر گزاداکہ
اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کرو کہ اپنے رب کی جنت میں داخل
ہو جاؤ (روایت احمد و ترمذی)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وصات سال

کی لڑکھ پنہیں ہمارا کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو نہیں عاز
نہیں ہے بہار اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے بستر علیحدہ کر دو
روایت از احمد داؤد و شرح المستند و مصابیح از میر بن محسن
رضی اللہ عنہما

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان جو حدود و پیمان ہے وہ عداوت ہے جس نے اس دنکار کو ترک کیا اس نے کفر کا انتخاب کیا۔

روایت از احمد قرطبی و ابن ماجہ

تیسری فصل

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے
 ارکوعہ پوچھا پھر بیٹھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
 عرض کیا کہ تو اسی حدیث میں مجھے ایک سن توں میں تو میں نے انہیں لپٹا یا تو میں
 نے عرفہ اس کو چھوئے گا میں کیا سہاب آپ میرے پاس سے میں حکم فرما دیں
 میں کہ جناب عروضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اسی پر دہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کہ نہ
 اللہ تعالیٰ نے بھی پر دہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ
 نے کہہ دیا تو یہ شخص اٹھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ نے یہ شخص کو جہنم کر
 انہیں ملوایا اور ان کے سامنے حیاتیات تلاوت فرمائی اور سہابیت، دن کی
 وقت، اور اتنا پر اور رات کے حضور جسے جس میں نماز کو قائم کر دینا شک نیکیاں
 پڑھیں کہ تلاوتی ہیں اور سہابیت نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے حیات و
 نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(روایت)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخ چرویں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیرینہ طور سے اہل تشریف لے گئے اور ایک درخت کا دوشاخہ کر کے کر دیا تو اس سے پتے جھڑے لگے اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر، میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ تو اپنے مہربان بندہ مسلم اگر لڑنا ہے تو امدادی کے لیے غاناؤں کا تاج ہے تو اس کے گنہگار ہی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روای احمد)

برعایت از انجمن

۵۳۰۔ وَعَنْ نُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَةً تَبِيَّ لَا يَسْعُدُ فِيهَا مَا حَقَّ اللَّهُ لَهُ مَا عَمَلَهُ مَرَّةً ذِيَّكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّاسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ دَكَّرَ الصَّلَاةَ كَمَا قَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبَرَاهًا وَنَهْمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بَرَاهٌ وَلَا نَهْمٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَائِدٍ فَوْزَعٍ وَفُتْرٍ وَهَلَسَةٍ وَاقْتِ بِشِ حَلَّتْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۳۲۔ وَعَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُونَ شَيْئًا مِنْ الْأَهْوَاءِ تَكُونُ كَقُرْقِيَاءَ صَلَوَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۳۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَتَصَالِي فَيُذَيِّنُ آتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا ذَلِكَ حُطِّتْ وَغِيَرَتْ وَلَا تَزَلْ صَلَاةُ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَبِدًا قِمَسَ تَرَكَّهَا مُتَعَبِدًا فَقَدْ يَوْمَتْ وَمِنَ الدِّقَّةِ وَلَا تُطْرِبُ الْحَرَفَاتُهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

پہلی فصل

۵۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَتْ الظُّلُمُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوِيلِهِ مَا لَمْ يَحْصُرِ الْعَصْرُ وَهِيَ الْعَصِيُّ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَدَعَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْشِ الشَّمْسُ وَدَعَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِذَا يَصُوبُ اللَّيْلُ الْأَوْسَطُ وَدَعَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ مِنْ طُلُوعِ النَّبِيِّ مَا لَمْ تَطْلُبِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَبَتِ الشَّمْسُ قَامَتِ عَلَيْكَ عِي

حضرت زید بن خالد جعفری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو رکعت نماز پڑھ لی اور اس میں بالکل سو جھوٹ رکھ لیا اللہ تعالیٰ اس کے چلے گئے صاف فراموش ہے۔ (احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ نماز کی تاکید فرمائی کہ جس شخص نے نماز کو محافظت کی۔ قرآن قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور نور اور نہات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرنے اس کے لئے نذر ہلاکت اور نجات کا سبب نہ ہوگی اس کا شتر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد مدائنی) نے شعبہ بیان میں روایت کیا۔

عبد اللہ بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے صحاح میں کبھی پزیر کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کبھی کوئی شریک نہ ٹھہرانے کے لئے مجھے کبھی کبھی ہاتھ بٹھکانے سے باز رہنا چاہیے حالانکہ مجھ کو چھوڑنا جس غرض نماز کو جی بوجھ کر چھوڑ دیا جس کو خدا تعالیٰ ہی پر شراب کو مت پینا اس لئے کہ وہ قمار لڑائی کی کچی بنیاد ہے۔ (ابن ماجہ)

اوقات نماز کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے رود ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت آفتاب کو جب تک کہ لہری طرح آفتاب طلوع نہ ہو اس کے بعد آفتاب تیرا

الْمَشْرِقُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ مِنْ قُدَّامِ الشَّيْطَانِ -

(رواہ مسلم)

۳۵۔ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الْمَشْرِقِ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا هَدْيٌ يَحْتَمِلُ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا نَالَتِ الشَّمْسُ أَمْرَ يَلَاذِقَ قَادَتِ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ لَطْفُهُ ثُمَّ أَهْوَتْ فَأَقَامَ الْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرَوِّعَةً بَيْضَاءَ نَوَّاجَةً كَمَا أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْمُعْرَبُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْيَوْمُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرُ حِينَ طَلَعَتِ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ الْفَجْرُ سَاقِي أَمْرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ فَأَقَامَ بِهَا فَأَقَامَ بِهَا بِرُؤُوسِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرَوِّعَةً أَهْوَتْ فَوَقَّ الْيَوْمُ كَانَ وَصَلَّى الْمُعْرَبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْيَوْمَ بَعْدَ مَا دَهَبَ شُعُؤُ النَّهْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَسَكَّرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ آمِينَ السَّائِلِينَ وَوَقَّتِ الْمَشْرِقُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَقَّتْ صَلَوَاتُكُمْ بَيْنَ سَارَاتِكُمْ -

(رواہ مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے وہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھ لیے۔ (روایت المسلم)

دوسری فصل

۳۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلِي جَعَلْتُكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ مَوْنِينَ فَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ نَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْ زَالَتْ وَأَنَّ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ صَارَ طُلُوعُ كُلِّ شَيْءٍ يَمُتُّهُ وَصَلَّى فِي الْمُعْرَبِ حِينَ أَقْبَلَ الْعَاصِرُ وَصَلَّى فِي الْوُشَاةِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ حِينَ حَضَرَ طَلَعُ الشَّمْسِ عَلَى الْعَاصِرِ فَلَمَّا كَانَ الْفَجْرُ صَلَّيْتُ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ طُلُوعُ وَثَلَّةٍ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ طُلُوعُ وَثَلَّةٍ وَصَلَّى فِي الْمُعْرَبِ حِينَ أَقْبَلَ الْعَاصِرُ وَصَلَّى فِي الْوُشَاةِ إِلَى مُلْكِي النَّهْلِ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ سَكَّرَ بِهَا الْفَجْرَ إِذَا

سکے دو اول سیدنگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے جناب جلال کو حکم دیا کہ ظہر کی ہوں کہیں وہاں کے بعد اقامت دیکھیں کہ حکم دیا پھر عصر کی اقامت کا حکم دیا نماز عصر ایسے وقت اور نماز فجر کی بجائے سورج بلند ہی رہتا اور اس کی روشنی سفید اور صاف تھی پھر عروب آفتاب کے بعد اذان و اقامت کے ملا مغرب نماز فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان و اقامت کے لئے نماز نماز شام اور نماز فجر کے بعد نماز فجر اور نماز فجر کی وجہ سے دوسرا دن نماز آپ صبح کو نماز کو گھنٹہ سے وقت میں ہوا کہ اور گھنٹہ سے وقت میں نماز اور نماز اس وقت تک نماز نماز فرمایا جبکہ سورج چاندی تھا البتہ وقت معربہ سے نماز نماز دیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو نماز فرمایا اور ایک تہائی ماہ گزرنے پر نماز شام اور نماز فجر میں یعنی طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر ہوئی ہے نماز فجر اور نماز فجر کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات کے واسطے میں کون سوال کروں گا آفتاب میں شخص نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا پڑھتا ہوں کہ اس موقع پر رسول اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرمایا کہ جبریل امین نے غرم کعبہ میں مجھے دوسرے نماز پڑھائی پچھ دن نماز سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ قمر کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ عروب میں ہر کسی پر نماز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ رعد و بار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز شام پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ اور ہیکلانا اور چھتا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ عروب میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چنیز کا سایہ دوگنا ہو گیا تو نماز عصر اور نماز فجر کی نماز نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب کہ رعد و بار افطار کرتے ہیں اور تہائی رات گزرنے

فِي رِدَائِهِ لَلْبَغَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْظَهْرِ فَإِنَّ وَشَاةَ
الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ وَاسْتَكْبَرَ الثَّانِي فِي رَدِّهَا فَقَالَتْ
رَبِّ أَكُلْ تَعُونِي بَعْضًا فَإِذَا ذَنْبُهَا يَنْقُصُ كَقَبْرِ فِي
الْتَّسْوِ وَكَفَيْسَ فِي الصَّغِيرِ أَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الْعَذْرِ
وَأَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الذَّمِّ هَرَبُوا مِنْهُمْ عَنْهُمْ وَفِي رَدِّهَا
لِلْبَغَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الْعَذْرِ كَيْفَ سَمَوْهَا
وَأَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الذَّمِّ وَفِيمَنْ رَمَاهُ بَرَّهَا -

۵۳۳۔ وَعَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الصَّلَاةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ حَيْثُ تَبْدَأُ هَبُّ
الدَّارِ إِلَى الْعَرَانِ فَيَا بَرَّكَ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ وَبَعْضُ
الْعَرَانِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْثَالٍ أَوْ خَمْسَةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵۳۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ سَاعَةُ الْمُتَأَنِّي يَجِيئُ بِرُؤُوسِ النَّاسِ حَتَّى يَدَامَعَتْ
وَكَاثَتْ بَيْنَ قَدْرِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَوْعَا أَدِينُ لَوْ
اللَّهُ يَهْدِيهَا أَلَا قَدْ بَيَّنَّا -

(رواه مسند)

۵۳۵۔ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَرُّ نَفْسُهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا دُرٌّ
أَمْثَلُهُ وَمِثْلُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵۳۶۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ -

(رواه البخاري)

۵۳۷۔ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ لَنَا نَسِيْلُ الْمَقِيبِ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَنَا أَحَدُنَا
قَالَ لَا يَبْقَى مِنْ مَوَاقِعِ صَلَاتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَعَبَّ الشَّعْرُ فِي تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۹۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور امام کا دی کی عداوت کے مطابق جو حضرت ابو سعید سے مروی ہے اپنے
نزدیک کے پاس سے فرمایا کہ گری کی شدت جسم کی بھاپ کی وجہ سے ہے ایک
مترہ لگنے سے بے تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض حصوں نے دوسرے حصوں
کو کھایا ہے قریب تعالیٰ نے دوسرے کو دوسرے سانس پینے کی اجازت دی
ایک مہر میں دوسرا گری میں سانسوں کی شدت جو گرمی مہر میں محسوس
کرتے ہو وہ دوسرے حصوں کو کھاتا ہے (مستحق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت
میں ہے کہ جو گرمی کی شدت پائے ہو وہ دوسرے کی گرمی کی وجہ سے ہے اور رسول
حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
حصر میں وقت انفراسے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور ہاتھ والا
مصافحات سر تک جا کر اہل آباء اور سورج بلند ہوتا۔ محدود دیر بعض
اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پر تھے (مستحق علیہ)

حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر ہے یا
نکسہ صوبہ ملی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے
درمیان آجائے اور کھڑا ہو کر چار ٹھوگنیں بات ہے اور اس دوران
مقدور اساذ کر الی کر ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کی نماز حصر فوت ہو گئی گو یا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال
لٹ گئے۔ (مستحق علیہ)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے نماز کو ترک کر دیا اس کے اس حصر میں ختم ہو گئے۔
(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مہر کے ساتھ مغرب کی غار ایسے وقت میں ہو کر گئے کہ فائدہ نہ تھا
ہم جاتے کہ ہم میں رافعیہ جو غار ہے تیر کے گرنے کی جگہ تلاش کرتے ہوئے
امام ابن عمر حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز مستحق کے
ختم ہونے کے بعد عابدی تہائی رات تک اور انکی جاں بحق۔
(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

وَسَلَّمَ لِيَسْمَعَ الصَّخْبَ فَتَصْعِدُ الْبَيْتَ مُتَوَكِّفًا بِمَرَّةٍ
مَّا يُعْرَفَنَّ مِنَ الْفَلَسِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۵۱۔ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَّ بَيْنَ ثَابِتٍ سَخَرَا قَلْبًا قَرَعَا مِثْلَ
سُخْرٍ مَنَا قَامَرِيْنِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ
الصَّلَاةَ فَصَلَّى قَلْبًا لَا تَبْنَ كَمْ كَانَ بَيْنَ قَرَعِيْنِ مِثْلِ
سُخْرٍ مَنَا وَدَّ حُلُومَنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَتَادَةُ مَا يَنْدَرُ
الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً - (رَوَاهُ الْجُعَلِيُّ)

۵۵۲۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَتَى إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ مَوَاطِنُ يُخْرَجُونَ
الصَّلَاةَ أَكْبَرُ يُخْرَجُونَ عَنْ دُفْعَتَيْكَ كَمَا تَأْتِيكَ
قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَرْفَعُهَا قِيَامًا أَوْ رُكُوعًا مَعَهُ فَصَلَّى
فِي رُكُوعَا لَكَ تَارِفَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ
تُطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ
العَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصَرَ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۵۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَبْسُطْ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنْ
صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَبْسُطْ صَلَاتَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مَنْ لَبَّيْ صَلَاةً أَوْ تَامَ رُكُوعًا فَكَفَّارُهَا أَنْ يَسْلِمَ بِهَا
إِذَا أَذْرَهَا قَرَنِي رِيَاءِيَّةً لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۵۶۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّوْبَةِ تَغْيِيرٌ إِلَّا مَا التَّغْيِيرُ يَكُونُ فِي

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز پڑھاؤ فرماتے کہ تو اس میں چاروں میں پہلی
تھی جب نماز سے واپس پرتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہلی نہ جانتیں نہ متعلق
جانب تکرار حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے صبح کی کھائی، جب صبح کی پہلی
پڑھنے تو سرکارِ خداوند کے لیے کھرب پڑھنے کی راہی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے
 دریافت کیا کہ کھربے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنے
وقت فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان ساوا وقت تھا کہ ایک شخص
پچاس آیتوں کی تلاوت کرے۔

جناب ابو قتادہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھربے فرمایا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ کھربے پر ایسے ماکم مسجد
کے نماز کو یا تو اسے پڑھیں گے یا وقت گزر کر میں نے عرض کیا آپ مجھے
کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر
ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے اور تیسرے
لیے نفل ہوگی۔ (روایت ابو مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پڑھ لی
گواہ اس نے نماز کو وقت کے اندھا داکر لی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل
ایک رکعت پڑھ لی گواہ اس کو نماز عصر کو وقت مل گئی۔

(مسند علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کا ایک سجدہ بھی مل گیا
کو چاہیے کہ نماز عصر مکمل کرے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا
ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کر لے اس کی نماز پوری وقت
مکمل ہو گئی۔ (روایت ابو یوسف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو نماز کو مکمل کیا یا سو گیا اس کا کفارہ وہ ہے کہ جب پڑھے یا
نہ پڑھے یا نہ پڑھا یا نہ پڑھا ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس نفل
ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں کہ جسے کوئی کی نہیں ملے گی یہ وہی ہے جسے کوئی شخص نماز کو مکمل

نہیں کہ جسے کوئی کی نہیں ملے گی یہ وہی ہے جسے کوئی شخص نماز کو مکمل

فِي الْيَقْظَرِ قَالَا السَّيِّئُ أَحَدُكُمْ صَلَاةُ أَذِنَا عَنْهَا
فَلْيَصِلْهَا إِذَا دُكِّمَهَا قَرَأَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ وَآخِرُ
الصَّلَاةِ يُدَكِّرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے قرعہ بھی پانا آئے یا بیدار ہو تو اس کو داکے کی کورت
دانی ہے میری یاد کے وقت میری یاد کو یاد کرو۔
(روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا عَلِيُّ قُلْتُ لَا تُخْجِرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَتَيْتَ وَالْحِجَارَةُ إِذَا
حَضَرَتْ وَالْأَيْحَةُ إِذَا وَجَدْتَ نَهَا كُفْرًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ أَشَدُّ
الْوَقْتُ الْأَيْحَةُ عَقْرُ اللَّهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۹- وَعَنْ أَبِي قُرَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْأَعْمَالِ أَنْشَلَ قَالَ الصَّلَاةُ رُكْنٌ وَفِيهَا رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ
الْأَعْرَابِيِّ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

۵۶۰- وَعَنْ قَائِلَةٍ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَوْ رَوَاهَا الْوَيْلُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يَمُوتَ اللَّهُ
تَعَالَى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۶۱- وَعَنْ أَبِي أَيْزَابَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَقْرَبُ عَنِّي الْيَقْظَرُ مَا لَمْ
يُخْرَجُوا النَّهْرُ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ صَلَاةُ الْوُجُودِ
وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِيِّ -

۵۶۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْشَقُ عَلَى أُمَّتِي لَأَمْرِهِمْ أَنْ يَخْرُجُوا
الْبَيْتَ تَعَالَى ثَلَاثًا النَّبِيُّ وَآلُ النَّبِيِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۶۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہ کر۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز
جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے شہاد کے لیے مجھے کھول دینا
(آخر نماز کا شہاد کر دے۔) (روایت الترمذی)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نماز کو بتواتر میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر
میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحابت کیا گیا کہ نماز میں فصل (مقبول) ہے تو اپنے فرمایا اور وقت
میں مذکور ادا کیا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے
اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے محمد بن جریر کے سوا کسی
حدیث ذریعہ سے نہیں ملتی جو ناقدین حدیث کے نزدیک مردود نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
کی حیات ظاہری میں مرد و عورت سے زیادہ، یا سہرا کہ آپ نے نماز کا تاخیر
سے روایا ہوا۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر بردہ ہے گی یا نعمت
مطابق حاصل ہوگی (نیکو دہی) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک
مور نہ کرے یاں تک کہ بہت سے نماز ظاہر ہو جائیں (روایت از ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہو تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ نماز
مشاور کو تہائی یا نصف نماز تک موخر کریں۔

(روایت از احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَغْمَرُوا بِهَذَا الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ كَمَا فَهِمْتُمْ
بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمُورِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أَمَّا فَهَمْتُمْ

(رواہ ابوداؤد)

۵۶۲ ^{۲۵} وَعَنِ الثَّعَالِبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ حَيْدِ
الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْوُضُوءِ الْآخِرَةِ كَمَا رَسُوهُنَّ الْمَوْصِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَهَا لِيَسْغُوطَ الْقَبْرِ لِثَلَاثَةِ رَوَاهُ ابُودَاؤُدَ
وَالْإِسْرَاقِيُّ

۵۶۵ ^{۲۶} وَعَنْ زَائِدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْفَرُهَا يَا زَائِدُ قَالَ أَتَعْظُمُ لِآخِرِ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَابُودَاؤُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ
أَعْيُنٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ

سے فرمایا اس نماز میں تاہر کرو کہ جو کسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری
اس وقت پر غفلت ہو گئی ہے اور تم سے قبل کسی نماز کے لوگوں نے یہ نماز
نہیں ادا کی۔ (روایت ابوداؤد)

حضرت محمد بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز و وضو
کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کی اس وقت اور فرماتے تھے جبکہ چاند رات کے تھماں کی جھلک جانب
دھلتا تھا۔ (روایت ابوداؤد و صحیح)

حضرت زید بن حباب روایت فرماتے ہیں کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز و وضو کی نماز میں پڑھ کر دینے کا حکم دیا کہ اس کا سبب ہے۔
روایت ابوداؤد۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کا سبب یہ ہے

تیسری فصل

حضرت داؤد بن محمد روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نماز پڑھا اور کہتے تھے اس کے بعد اس وقت نماز کا وقت
کوڑھ کر کسی کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پڑھا
جاتا تھا اور ہم عرب آداب سے قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب
ہم مکہ میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھا کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ
تھائی رات کے وقت اس کے گھوٹنے کے بعد حجرہ شریف سے باہر آئے اس
تاہر کا سبب دولت عرب میں کوئی مشہوریت تھی یا کوئی اور بات نہیں
اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم اسی نماز کے انتظار میں
ہو کہ کسی نماز کا وقت کا فرق نہ نظر میں آئے۔ اگر مجھے اس وقت میں پہنچا ہوا
کا وقت تھا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ عودت
کرنا امت پر ہے کہ حکم دیا اور دعا پڑھائی۔ (مسلم)

حضرت عمار بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسی طرح (یعنی اسی اوقات میں) نماز پڑھتے تھے جس طرح ہم ادا کرتے
ہیں نماز و وضو کے بعد نماز پڑھتے اور فرماتے ہیں تمام نماز میں اسی طرح پڑھتے تھے
حضرت ابوسعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۶۶ ^{۲۷} عَنْ زَائِدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
الْشَّمْسِ - (مُسْتَعْنِ عَلَيَّ)

۵۶۷ ^{۲۸} وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَكُنَّا قَاتِلِي
تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
الْآخِرَةِ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
فَكَانَ نَدَى أَشْيَى شَكَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ عَيْنِ ذَلِكْ فَكَانَ
يَجِيءُ خَدِيرًا تَكُونُ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
وَنِي عَيْنُهُ وَتَكُونُ أَنْ يَكُنْ عَلَى أَمْرٍ لَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ
السَّاعَةِ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ

(رواہ مسلم)

۵۶۸ ^{۲۹} وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ
تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ

۵۶۹ ^{۳۰} وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اِنَّهُ قَتَلَ بِصَلٰتِهِ صَلٰوةَ الْعَمَةِ فَلَمْ يَذَرْ حَتَّى مَضَى مَحَوَّ
 مِنْ فَطْرِ الْاَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا مَقَامِدُكُمْ فَاحْدُثُوا مَقَامِعًا
 فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا فَاحْدُثُوا مَصَاحِفَهُمْ فَلَا تَكُ
 كَنْ تَزَالُ فِي صَلٰوةٍ مَا اَنْظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَكُلَّ صُغْفَ
 الْعَرَبِيَّةِ وَتَسْمَعُ التَّقْوِيْمَ لَا خَيْرَ مِنْهُ الْعَمَةُ اِلَى سَعْدِ
 الْاَلَمِ - (رَوَاهُ ابْنُ عَزَادَةَ وَالشَّافِعِيُّ)

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

۵۴۰ وَعَنْ اُمِّ سَكَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَشَدَّ تَعَبًا لِیَلْظُہِرَ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ لَقَدْ تَضَعْتُمْ
 اِلَیْہِمْ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

۵۴۱ وَعَنْ اُمِّیْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَشَدَّ تَعَبًا لِیَلْظُہِرَ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ لَقَدْ تَضَعْتُمْ
 اِلَیْہِمْ - (رَوَاهُ ابْنُ عَزَادَةَ وَالشَّافِعِيُّ)

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

۵۴۲ وَكَفَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَكُونُ عِنْدَکُمْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ
 یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ
 الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

(رَوَاهُ ابْنُ عَزَادَةَ)
 ۵۴۳ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ قَتَامِیٍّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَكُونُ عِنْدَکُمْ اَمْرًا مِنْ یَعْبُرُ
 یَعْبُرُونَ الْعَمَةَ فَمَنْ لَمْ یَعْبُرْ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ
 الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

(رَوَاهُ اَحْمَدُ اَذَدَ)
 ۵۴۴ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَكُونُ عِنْدَکُمْ اَمْرًا مِنْ یَعْبُرُ
 یَعْبُرُونَ الْعَمَةَ فَمَنْ لَمْ یَعْبُرْ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ
 الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ

روایت ابی نعیم
 ابی نعیم

(رَوَاهُ ابْنُ عَزَادَةَ)
 ۵۴۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَكُونُ عِنْدَکُمْ اَمْرًا مِنْ یَعْبُرُ
 یَعْبُرُونَ الْعَمَةَ فَمَنْ لَمْ یَعْبُرْ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ
 الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ یَسْطَلُّوْہُمْ اَشْبَہُ عَرَبِ الْعَمَةِ لَوْ تَعْبَرُ لِحَزْمِ

کے ساتھ نماز شد پر میں اس تب آپ نصوصات سے قبل ہر تشریف
 اس کے بعد اپنے ہر ایک ایسی جگہوں پر بیٹھے رہے کہ وہ ایسی ہی جگہوں پر بیٹھے
 رہے جس وقت پر آپ فرمایا: لوگوں! نماز پڑھو اور آپ ہر نماز میں
 عیدہ شکرتم اس وقت تک حالت نماز میں رہتے کہ جب تک ادا نہ نماز
 (اجماع) کا انتظار کرتے رہتے ہر اگر کسی کی کمزوری اور بیماری کی حالت
 کا خوف ہو تو اس میں نماز عثمان کو نصف شب تک ہر حرکت کی جائے۔

۴۴۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے جب تک تم
 لوگ نماز پڑھ کر نہ بیٹھو تاں یہ صلوٰۃ والسلام بعد اوروں کی حالت کو دیکھتے رہتے۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا معمول تھا کہ آپ گھڑی کے موسم میں نماز پڑھا کرتے تھے جب تک کہ
 سوائے ادا نہ نماز میں جھلکتے رہتے تھے (روایت بخاری)

حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد میرے امرا کا دور ہو گا۔
 منہ پر تیرا دانا کرنے میں ہمت کی چیز ہے جو عمر ہو لگی یہاں تک کہ نہ لاؤ تھے
 ختم ہو جائے گا کہ انہما کو بروقت ادا کرنا۔ اس وقت تک ایک شخص نے سوال کیا
 یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ فرمایا ہاں (روایت بخاری)

حضرت قیس بن عقیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد میرے امرا ہوں گے
 جو نماز کو آخرت پر لیں گے یہ عمل بن سکے یہ باوجود حال اور تمام ہے
 یہ اس وقت تک ہے کہ ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہیں جب
 عیدہ شکرتم میں بن جیسا کہ روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی کی
 خدمت میں دو دن نماز پڑھا کرتے تھے اور عرض کیا کہ آپ حرام کے امام ہیں
 اور آپ ہر ہر عیب سے بڑی چیز ہیں کہ آپ پر راضی نہ رہے میں اس وقت
 جب میں فقیر و داؤل کا امام بن رہا ہوں جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس
 وقت پر بن عثمان نے فرمایا: نماز پڑھا کر اس سے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ
 لوگ نکلی کریں تو ہم بھی ان کا ساتھ دیں لیکن جب وہ سرسری ہو جائے گا کہ اب تک
 تو ان کی برائی ہے پھر۔ (روایت بخاری)

(روایت بخاری)

۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةُ الْفَلَّاحِ عَلَى الْمَسَاكِينِ مِنَ الْعَجَبِ وَالْوَشَاءُ وَكَوَيْلُهُمْ مَرَاتِمُهُمَا لَا تَوَهُمَا وَلَا تَوَجُّرَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْوَشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِّ اللَّيْلِ دَسَّ عَلَى الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلُ كُلَّهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبُكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى عِمَامٍ صَلَوَاتُكُمْ أَلْتَمِيبُ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْوَشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبُكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى أَشْوَصٍ صَلَوَاتُكُمْ الْوَشَاءُ قَالَتْهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْوَشَاءُ قَالَتْهَا تُسْتَمَرُّ هِيَ لَا يُوَيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۳ وَعَنْ قَبِيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَّيْنِ فِي حَبَشَتِنَا عَنْ صَلَاةِ الْوَشَاءِ صَلَاةُ الْعَصْرِ مِلًّا اللَّهُ بِرَبِّهِمْ وَهُمْ نَارًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساکین پر کوئی نماز فجر و شام سے زیادہ جاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو مزدور و غریبوں اگرچہ سرین کے بل گھسکر بھی کھول نہ سکی۔
(متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز شام جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تمہاری نماز مغرب کلام بدلنے میں تم پر مبالغہ نہ آجائیں کیونکہ اس کو مغرب کو وقت کہتے ہیں اسی طرح یہاں نماز کا ہم تبدیل کرنے میں تم پر مبالغہ حاصل نہ کریں کیونکہ کتاب الہی میں اس کا نام عشاء ہے کہ عشاء اور غنیم کا لفظ محکم کے دو حصے اس (نماز) میں تقسیم کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ اس قدر کہ دن و رات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھ لیں کہ ان کے گھون اور فردوں کو آگ سے بھروسہ کرنا انہوں نے ہمیں دین کی بددلیال نماز صحر سے روک رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت محمد بن سعد اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو صبح سے عشاء نماز عصر ہے۔
(روایت ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بارے میں روایت کہتے ہیں تبے شکرت قرآن مجید ہے "مکملہ و عالم فرمایا اللہ شہود سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور

۵۸۴ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ وَشَمْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوَشَاءِ صَلَاةُ الْعَصْرِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ مَكْتُبًا لِّلَّيْلِ وَصَلَّى كَذَلِكَ الْفَجْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
رات کے قریب کو جو دیکھتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۵۸۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالََا الصَّلَاةُ

شہادت کا اعادہ کر کے، اس عمل کو مکرر کرنا اصطلاحاً شہادتِ ثانیہ کہلاتی ہے۔
 یہی ہمارا مذکورہ بالا ہے۔ ہمارے ہاں اس عمل کی جہانگیریت سے روک دینا
 کامیابی کا نام ہے۔ روک دینا تو آسانی سے ہو سکتا ہے۔ روک دینا ہمارے
 سکھوں کو بھی سمجھنا چاہیے۔ (روایتِ مسلم)

ابن عربی رحمہ اللہ حضرت عداوت ہے کہ لاذن وصلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم حیات ظاہری میں اس طرح کی جاتی تھی کہ اس کا ہر فقر و دور
موت کا اجلا تھا اور قیامت میں ہر فرد کو مرتبہ سوائے قیامت اصولی کے
نہ لاقائم تھی اس جگہ کہ مرتبہ کا اجلا تھا و عداوت ابدا اللہ نساۃ الی
حضرت ابو محمد رحمہ اللہ حضرت عداوت کہتے ہیں تحقیق مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس کلمات اور قیامت کے ستر کلمات
تعلیم فرماتے رہا ہے محمد ابو اللہ رحمہ اللہ ترمذی۔ نساۃ۔ و ابی و ابن مہاجر۔

[illegible]

حضرت جلال دینی اللہ عز و جل کو دعایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص میں بھی اس لئے نفاذِ کلمہ کے خوف نہ ہو کہ دعایت تمہاری وجہ بن جائے۔ امام ترمذی نے یہ اضافہ فرمایا کہ اس حدیث کے راویوں میں ابو اسحاق شیبانی، محمد بن عقیل کے نزدیک زائد ہے قوی نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت جلیل سے فرمایا جب تک اذان پر مسنونہ نمبر نہ کہے اور یہ دعا قیامت

الْوُسْطَى صَلَوَةُ الْقَهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ وَابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

۵۸۷۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّجَاحِ وَالدُّعَاءِ يُصَلِّي صَلَوَةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَكَرِهَتْ خَائِفُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالْعَزَّةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صُنُوعٌ وَبَعْدَهَا صَلَوَتُكَ دَعَاءُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ۔

۵۸۸۔ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَعَهُ أَنَّ قَبِيْ بْنَ أَبِي حَالِبٍ وَعَبْنُ السُّوَيْبِ عَنْ أَبِي نَجْرَانَ الصَّنَوْنِيَّ الْوُسْطَى صَلَوَةُ الشَّيْخِ رَوَاهُ فِي الْمَوْعِظَةِ دَرَوَاهُ الزُّمَيْدِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَعْلِيْقًا۔

۵۸۹۔ وَعَنْ سَلْمَانَ مَالِكٍ تَحْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَدَا إِلَى صَلَوَةِ الشَّيْخِ عَدَا يَرْكَبُ الْوَيْتَابَ وَمَنْ عَدَا إِلَى الشُّوَيْ عَدَا يَرْكَبُ الْبَيْتَانَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْأَذَانِ

پہلی فصل

اذان کا بیان

۵۹۰۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّكَارَاتِ فَوَسَّعَ كُرُوهَا الْبَرَاءَةُ وَالنَّصَارَى فَأَمْرٌ لَا لِي أَنْ يَشْعَرَ الْأَذَانُ وَأَنْ يُؤَيَّرَ إِلَّا قَامَةً قَالَ إِنْ شَاءَ عَيْلٌ قَدْ كَرِهْتُ لِأَيُّوبَ فَعَالَ الْأَذَانُ قَامَةً۔ (مُسْنَعٌ عَنْهُ)

۵۹۱۔ وَعَنْ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ أَلْفَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ هُوَ يَسْتَبِطُ فَعَالَ بَلَى اللَّهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ هُوَ تَعُوذُ فَنَعُوذُ أَشْهَدُ

کہاں دسوں حضرات نے فرمایا کہ ناز و سنی سے مراد لا ظہر ہے اس حدیث کا لفظ نے جناب زید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے دونوں سے تعلق فرمادیتا ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اول وقت میں فرماتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز سے زیادہ اور کئی امثال نماز تھی لیکن جیسے آیت حق میں ہے یہاں نماز کی حفاظت کرو کہ تمہاری آیتیں ناز کر اس قبل بھی دونوں میں ہیں اللہ جل جلالہ بھی دو نمازیں۔

(روایت احمد و ابوداؤد)

جناب مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب، و زید بن ثابت، و عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ ناز و سنی درمیان میں ہے مراد نماز جمع ہے۔ روایت موطا۔ لیکن ترمذی سے ابن عباس و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے تعلق نرا روایت کیا ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا جو نماز کے لیے نکلا وہ ایمان کے جزوہ کو لے کر نکلا لیکن جو نماز کی طرف چلا وہ شیطان کی جھڑک لے کر نکلا۔

(روایت ابی یوسف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمع صحابہ میں آگ اور آتش کا ذکر کیا گیا اور اس دور میں یہود و نصاریٰ کا بھی تذکرہ ہوا اس موقع پر جناب بلال کو یہ حکم ہوا کہ کلمات اذان و دو مرتبہ اور قاسم کے کلمات یک مرتبہ کہیں۔ اسما حیل فرماتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ جب جناب حضرت ابو محذور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کی تعلیم فرمائی اور فرمایا اس طرح کہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور مرتبہ فرمایا میں گوہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں دو مرتبہ فرمایا پھر گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں دو مرتبہ پھر مجھے مادہ کا حکم دیا کہ کلمات

أَمْرًا لَا أَنْ يَجْعَلَ لِصَبْعَيْهِ فِي أَدْنَاهُ وَقَالَ إِنَّهُ أَفْعَرُ
لِصَبْعَيْهِ - (رَدِّ الْأُتْرُقِ الْمُنَاجَاةِ)

وقت کا تحلیلاں لکھیں، انہیں لپکھیں، اور ان کی تفسیر لکھیں۔
-4- (روایت ابن ماجہ)

پہلی فصل

تَوَيْتُ بِالْعَلَاوِ اذْ رَوْحُنَا فِي الْقُبُورِ فَقُلْتُ هَٰذَا قَوْمِي السَّيِّئُونَ اَقْبِلْ حَقِّي
بِحَسْرِ نَفْسٍ الْمَرْءُ وَقَفَتْ يَدُوهُ اَذْكُرْ لَكَ الْاَزْمَانُ الْعَالَمَةُ

ہے تو وہ ایسے آتما ہے اور جب غار کے لیے تھوہب کی جاتی ہے تو پھر جگہ ہے اور جب تھوہب ختم ہوتی ہے تو وہ ایسے آتما ہے اور انسان کے دل میں دھو

(مفتی محمد رفیع)

(رواة البخاری)

(روای مستقیم)

(تذکرہ مسرور)

(رواه البخاري)

و در راستای تقاطعی

[illegible]

(برادریت مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس نے ایمان لیا کہ وہ اپنے رب سے دوسرا ہے اللہ اس کو موت تو فیہ اور نہ فناء کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اس میں اس مقام محمود پر نازل فرما جس کا کہنے و دہنہ فرمایا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

برپختاری

ہم نے گناہوں کی معصرت کر دینی چاہی ہے۔ (روایت مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کے وقت صلاۃ پڑھتے لیکن کان اذان کی جانب گئے رہتے جب اذان سننے
آزاد کی جاتے تھے اور حمد اور سورۃ بقرہ پڑھ کر عمل جاری رکھتے تھے ایک
 مرتبہ ایک شخص کو کہنے سے اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت
اسلام پر ہے جب اس نے شہدائے اہل اللہ کو تا توپ سے فرمایا انھیں
نامہ دے دے سنا اور ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ کہیں کہ لاہو لاہو
تھا۔ (روایت مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے اور ترجمہ میں گواہی دے دیا
ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جملہ اس کا کوئی شریک نہیں اور
یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیوستہ اور رسول ہیں راضی کی بنا پر
نئی دین اسلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہو نہ پڑا یعنی ہوں اس
حضرت عہد امت بن مفضل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اور اذانوں کے دو درمیان ایک فائدہ ہے دو اذانوں کے درمیان نماز
بے تیرہری مرتبہ کرنا دے فرمایا یہ اس کے لیے ہے جو چاہے۔

(مشفق علیہ)

دوسری فصل

٤٤. وَنَعَنْ عُمَيَّةَ ابْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ رَيْكُ مِنْ دَاغِي عَنِّي فِي رَأْسِ شَعْلَةٍ أَلْبَسَكِي يُعْذِرُ بِالصَّلَاةِ وَيُعْصِي بِمَعْرِفَةِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماہ صیامت کے روزوں میں سے سات روزوں کی نیت کرے۔

وہاں سے ترمذی البدائع میں باجمہ
 حضرت فقیر ابن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عربیوں کے چرواہوں پر تعویذ قرآن مجید پڑھنا کی جڑ پکڑنے کے لیے ادا کرنا ہے اور تمناؤں کو مٹانے کے لیے اس موقع پر اللہ

(البرق والسموم والحقائق -)

حضرت سہیلؑ جو سعد وایت کرتے ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "و دعائیں کہیں رو سہیدہ جو تیرے باپ (شکدادی) کو کم ہی مدد دیتی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ جتے ہیں اور ایک ہدایت کے مطابق بادشہ کے وقت (روایت ابو داؤد و دہری مگر اصول نے بادشہ کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے)۔"

حضرت امجد القدر بن عمرو بنی القدر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ محمد بن حسنات ہم پر فقیہ
ماصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو گے
طرح وہ کہتے ہیں یا رسول اللہ ان کا جواب دے، انہما میں سے بعد کا کرنا مقصود
فی حدیث کا (ابو داؤد)

٤٢١- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَائِلُ لَا تُؤْتَانِ أَوْ قَسَمًا تُؤْتَانِ
الْعَامَّةُ يَوْضَعُ الْيَدُ الْيَمَانِيَّةُ حِينَ يَلْحَقُ بِمَنْ يَخْلَعُ
بَعْضًا دُرِّيًّا وَرَأْسَهُ وَنَحَتِ الْمَطْرَةِ لَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
الْقَابُوسُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَمَّا كُورَ وَنَحَتِ الْمَطْرَةِ -

۴۲۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ يَدَيْهِ وَمِنْ لَدُنْهُ قُلْ كَمَا يُلْقُونَ فَإِذَا انزمت فَاقْرَأْ۔
(رواه البخاري)

٤٢٢ عَنْ حُجَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّهْطَاءَ إِذَا سَمِعُوا النِّدَاءَ بِالْمَسْأَلَةِ فَجَعَلُوا حَقْلًا يَكُونُ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّايِزِيُّ وَالْقَوْنَعَاءُ مِنْ التَّمْدِيدِ عَلَى شَيْءٍ ذَيْنِ الْبَيْنِ مِثْلًا -

(درواه مسطور)

٤٢٣ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ دَقْنَمٍ قَالَتْ رَأَيْتُ لَيْدَةَ مُعَاوِيَةَ
رَأَتْ أَنَّهَا مُتَوَدِّعَةٌ فَقَالَتْ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُتَوَدِّعَةٌ حَتَّى
إِذَا قَالَ عَنِّي عَلَى الصُّلْحِ قَالَتْ لَا لَأَحْرَبُ وَلَا مُوَدَّةَ الْإِبْرَاهِيمِ
فَقَالَتْ قَالَتْ عَنِّي عَلَى الصُّلْحِ قَالَتْ لَا لَأَحْرَبُ وَلَا مُوَدَّةَ الْإِبْرَاهِيمِ
الْقَبِيحِ الْفَظِيفِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَتْ الْمُتَوَدِّعَةُ ثُمَّ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَلِكَ -

(میرزا فتح علی خان قزوینی)

۴۲۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِرْدَلٌ يُبَايِدُ يَدْعُو دُعَاءَ سَكَنَتِ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَسْتَلِ هَذَا الْبَيْتَ مَحَلَّ
 (رَوَاهُ السَّائِقُ)

(3)

حضرت مقررین دو قاسم ہدایت کو کہتے ہیں کہ میں ابیر بھاؤ ایک خدمت
میں حاضر تھا اس وقت مومن نے اعلان پڑھی تو آپ بھی مومن کے کلمات
کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب مومن کی علی الصلوٰۃ کہا تو آپ نے لافوں
ولا قوہ الا با شہد پڑھا اور جب مومن نے علی السلام کہا تو بھی آپ نے مامول
ولا قوہ الا با شہد اعلیٰ تعظیم پڑھا اس کے بعد مومن کے کلمات کا اعادہ
کیا اور ان ختم کرنے پر کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی
یہ کہتے سنا ہے۔

(۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر حجاب ملاں ادا نہ کئے کھڑے ہوئے تب جلالِ خاصوس پرستے تو سرکار نے فرمایا جس سے بقیہ کے ساتھ ایسا کمالہ جنت میں داخل ہوگا (نسائی)

(نسائی)

۴۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ الْمُؤْمِنُونَ يَشْهَدُ قَائِدًا قَائِمًا.

(رواہ ابو داؤد)

۴۲۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ يُسَبِّحُ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ كَأَنَّهُ لَمْ يَتَذَكَّرْ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُونَ حَسَةً وَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَحِ.

(رواہ ابن ماجہ)

۴۲۸ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَبِّحُ الدُّعَاءَ عِنْدَ آدَامَ الْمُعَرِّبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ.

بَابُ فِيهِ فَضْلَانِ

پہلے فصل

۴۲۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْفُرُ رَجُلٌ يَتْلُو دُعَاءَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ دَعَا ابْنُ مَرْيَمَ لَجَلَا أَعْنِي لَا يَكْفُرُ رَجُلٌ يَتْلُو دُعَاءَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَجَلَا أَعْنِي.

(مسند عکیم)

۴۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَعُكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانٌ يَلَالُ وَلَا أَنْفَعُ الْمُسْتَطِيلُ وَذِكْرُ الْقَبْرِ الْمُسْتَوْدَعِ إِلَّا فِي رَدِّهِ مُسَلِّمًا وَنُفْثَةً لِلْأَعْيُنِ.

۴۳۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ عُمَرَ فَقَالَ (ذَا سَأَلْتُمَا فَاؤْتَا دُرَيْمًا وَكَيْفَ تَكُونَا الْكَبِيرُ).

(رواہ البخاری)

۴۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لَنَا رَأْسُكُمْ أَصْبَحَ كَلَامًا حَصْرَتِ السَّوْدَةُ فَلْيُرِدْنَ كَلَامًا أَحَدُكُمْ تَعْبِيرُكُمْ الْكَبِيرُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور موزن شہادت کے کلمات کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نے دس سال اذان پڑھی اس کے بعد ہر روز ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ای سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ کلمہ تھا کہ ہمارے دین میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

بعض احکام اذان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اذان پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیکیاں لکھتا ہے، چنانچہ جب تک کہ ان ام کو تم اذان پڑھیں وہی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اب ہم کو تم بائین اللہ دعا اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے جب تک کہ اس سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مسند عکیم)

حضرت سمورہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اذان پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیکیاں لکھتا ہے، چنانچہ جب تک کہ ان ام کو تم اذان پڑھیں وہی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اب ہم کو تم بائین اللہ دعا اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے جب تک کہ اس سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مسند عکیم)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا داد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو مار کے وقت اذان دے اور اقامت کو اقامت کہو۔ (بخاری)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اذان پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیکیاں لکھتا ہے، چنانچہ جب تک کہ ان ام کو تم اذان پڑھیں وہی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اب ہم کو تم بائین اللہ دعا اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے جب تک کہ اس سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مسند عکیم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لا مخرج من رامت کرے۔ (متفق علیہ)

۴۲۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ قَدْ لَمْ مِنْ عَذَابِ خَيْرٍ سَأَلْتُهُ عَنْهُ إِذَا أَذْرَكَ الْكَرْمَ عَزَّيْزٍ وَقَالَ لَيْسَ لِي أَجَلٌ لَنَا الْكَلْبُ فَصَلَّى يَلَالُ مَا حُدِّدَ لَهُ وَتَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْعَابُ قَدَمَيْمَا تَعَانَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ يَلَالُ لِي رَاجِلِي مَرْجِيَّةً الْفَجْرُ فَعَبَّتْ يَلَالُ لَا عَيْتَاءَ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ لِي رَاجِلِي فَكَلَّمَ فَيَسْتَقِطُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَلَالُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَصْحَابِي عَلَى مَسَرِّبَتِهِمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنَهُمْ اسْتَوَيْتُهَا فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ أَيْ يَلَالُ فَقَالَ يَلَالُ أَفْعَدَ يَتْلُوْنِ الْوَيْلُ لِي أَحَدٌ يَتْلُوْنِ قَالَ أَفْعَدَا فَاقْتَدَا فَاذْأَدَا حَتَّى شَبَّاهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ يَلَالًا فَاقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِوَجْهِ الْقُبَّةِ فَلَمَّا كُنِيَ الصَّلَاةَ كَانَ مِنْ نَبِيِّ الصَّلَاةِ فَيَمُرُّ بِهَا إِذَا أَذْرَكَهَا قَامَ اللَّهُ تَعَالَى قَاتَ قَاتِيهِ الصَّلَاةَ لِيَنْتَرِي.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۴. وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيَّمَتِ الصَّلَاةَ فَلَا تَقْرَأُوا عَنِّي تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيَّمَتِ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْمُرُوهُا تَتَعَوَّنَ وَتُؤْمَرُ تَتَوَنَّنَ وَعَلَيْكُمْ التَّكْبِيرُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا قَاتَلْتُمْ فَاتِمُّوا مُسْعِنَ عَلَيْهِ.

وَقِي رَوَايَةٌ يُسْتَدْرَكُ قَاتَ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ يَحْتَمِلُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا الْكِتَابُ لِي تَبِي الْقَصْدِ الثَّانِي.

(مسلم)
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے قیامت کی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے رہو جب تک کہ مجھے نہ خبر دے کہ میں (مجموعہ) محل گیا ہوں۔ (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے قیامت کی جائے تو دو گونے پر نہ آؤ بلکہ قیامت کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جس وقت کے ساتھ چلتی نماز کے اس کو چھو بیٹھ کر بعد میں کھل کر دو۔ (متفق علیہ)

اہم مسئلہ کی تیس روایت ہیں اس طرح معقول ہے جب تک میں سے کوئی شخص مار کا رادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔
(اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمہ خیر سے واپس تشریف لے رہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا تھا کہ ان کی دیر سے ٹھکانے لگی تو سوہری سے ان کے گرجاں بلال سے فرمایا ابھی رات تم جاؤ اور ہماری پہرہ دہری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور علیہ السلام کوئی برسے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے سارے نفل ہر ایک کی وجہ سے صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطہر کی طرف سر کے اپنے سوہری سے نیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں چھپے نہیں اور سر کے قریب کے وقت تو سر کا بیدار ہوئے اور انہوں نے بلال کی سہائی کی بھی آنکھ کھلی جب وہ سوہری پہنچا تو سب سے پہلے سر کا بیدار ہوئے اور انہوں نے بلال سے قیامت کی وجہ سے فرمایا بلال تہیں کو ہوا حرمہ کرنے لگے سر کا دہری لگی وہی کہنیہ پہنچی جس سے آپ ہلکا رہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سوہریاں کس کو صابانے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منور فرمایا اور بلال کو اذن کہنے کا حکم دیا اور غار ہوا کی گئی نماز کے فارغ ہوئے کے بعد سر کا دہرا اور شاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا چاہوں جائے تو جس وقت بھی یاد آئے اور کہنے کی روایت ہے کہ نماز فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز کا نام کرے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے ہاگے
 وعاقرانی لیکن وہاں سے نہ بھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف توجہ
 نہ کر کے کہتے ہیں ادا فرمائیں ادا فرمائیے قبلہ ہے۔ ہستہ بخاری و مسلم
 نے اس امر پر روایت کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَقَّاقِي تَأْخِيْرُ حُجَّتِهَا وَلَمْ يُحْسَلْ حَقُّ
 حُجَّتِهَا مِنْهُ فَلَمَّا حَضَرَ زَكَاةُ زَكَمْتُمْ فِي قُبُلِ الْكُتُبَةِ وَ
 قَالَ هَذِهِ الْوَيْلَةُ زَوَاةُ الْحَجَّارِ وَزَوَاةُ مَسْرُوعَةٍ
 عَنْ أَتَامَةِ أَبِي رَيْدٍ۔

۴۳۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُتُبَةَ هُوَ أَتَامَةُ بْنُ نَسْرٍ وَ
 عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَبَشِيُّ وَبِلَالٌ بْنُ رِبَاعٍ فَأَقْبَقَهَا
 عَلَيْهِ وَتَكَبَّرَ فِيهَا فَسَأَلَتْ بِلَالٌ لَأَجِبْنِي حِكْمَةً مَا صَنَعْتُمْ بِهَذَا
 أَلَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَحَمْدُهُ مِنْ قَوْلِ عَرَبِيٍّ وَفَلَسَتْ أَجْمَدُ وَدَلَعَتْ وَكَانَ
 الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى رِجْلَةِ أَجْمَدَ ثُمَّ مَضَى مُتَعَبًا عَلَيْهِ۔

۴۴۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ
 فِي سَائِرِ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۱۔ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكَلِّمُوا الْجَاهِلَ إِلَّا إِنْ كُنْتُمْ
 مَسْجِدًا مُسْجِدًا أَوْ مَسْجِدًا أَوْ مَسْجِدًا أَوْ مَسْجِدًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَيْنَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نَفْسٌ مِنْ رِيَاءٍ أَوْ كِبَرٍ
 وَتَوَكَّلْتَ عَلَى حُجَّتِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَهُمْ كُلَّ سَبْعَةِ سَاعَاتٍ فَدُكَّتِ الْبَابُ لِيَخْرُجَ
 بِهِ زَكَمْتُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُتِيَ الْبَلَاءُ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْبَلَاءُ إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵۔ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ جَفَنَ وَلَمْ يُسَبِّحْهُ ابْنُ اللَّهِ لَمْ يَلِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم غار کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کعبہ کا مناجات
 اس میں دیکھ کر عثمان ابن طلحہ بن ابی رباح نے آپ سے کہہ دیا کہ
 بد کر دیا اللہ تعالیٰ دیر انداز قیام فرمایا جو سب باہر آئے تو میں نے بلا
 سے دریافت کیا کہ یہ کونساں ہیں کہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ ایک ستون دایم
 جانب دو ستون بائیں جانب تھے ستون عقبہ میں کیے اس زمانہ میں
 غار کعبہ کے چار ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے غار کعبہ میں داخل ہوئے
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار گنا
 ثواب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب
 سرکار اوروں کو مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی)
 علیہ السلام۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور میرا دریا میں حق تعالیٰ کے باغوں میں
 ایک محل ہے اور میرا میرے حوض کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ سکون بیدل یا سوار کی پر تشریف لائے
 مسجد میں دو رکعت نماز اور فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد
 ہیں اور سب سے زیادہ محبوب مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَفْذَحَ اللَّهُ عَنْهُ لَهْ تُزَكِّيهِ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَفْذَحَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۷- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ النَّاسِ الْخَوَافُ وَالصَّلَاةُ أَجْعَلُهُمْ فَأَجْعَلُهُمْ مَشِيٍّ قَالُوا بَلَى يَنْتَوِلُ الصَّلَاةَ بِصَلَاتِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْدَادِهِمْ الْيَوْمَ يُصَلِّي ثُمَّ يَسَامِرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸- وَعَنْ حَبَابٍ قَالَ خَلَّتِ الْهَمَاءُ عَنْكَ الْمَسْجِدَ فَأَذَاكَ بِمُوسَمَكَةٍ أَنْ تَنْتَوِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ خَيْرٌ ذَلِكَ إِلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقُولُ بَلَعَنِي أَمْسَكَ تَوْبِيكَ أَنْ تَنْتَوِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَكَانَ تَابِعِي سَلَمَةَ وَبَارِئُ ثَعْلَبِ أَتَاكَ لَكُمْ وَيَا زَكْرَةَ تَكْتَبُ أَتَاكَ لَكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْنَدُ)

۴۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُدْعَوُ اللَّهُ فِي يَوْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ مُسْلِمٌ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَكُمْ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ مَعَتَى يَمُرُّ مَالِيًّا وَرَجُلٌ يَحْتَاطُ فِي اللَّهِ وَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَتَقَرَّعَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَمَا ضَعُفَ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَا امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِيَّيْكَ اللَّهُ وَرَجُلٌ كَسَنَتِي بِصَدَقَةٍ فَلَقَعَهَا مَعَتَى لَا تَعْلَمُ خَمَالُ مَا شَقِيْتُ بِمَعِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُ عَلَى صَلَاتِهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کو دل میں یا آئندہ میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی مجال جنت میں کہے گا جس کے وقت یا آئندہ میں زمین میں دقت بھی نہ مسجد میں گیا ہو - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آئے ہوئے لوگوں میں سے ابو ذؤب کا بارہوہ مستحق رہے جو دوسرے آج اور جو شخص کا انتظار نہ لاکر تباہ نہ ہو امام کے ساتھ ناراد اگر تباہ اس کے پیچھے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ ثواب بہت ہو گا جو نہ ہو گا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت بابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بزرگسک کے لوگوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قریب حاصل ہو جائے یہاں طلاق جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہاں طلاق ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہائیکہ - یہ رسول اللہ ہمارا سی ادا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اپنے گھر میں ہو کہہ دو مسجد تک آئے میں روٹوب کی غرض سے تمہارے قدم گنگے بائیں گے - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عافیت فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا - (۱) امام احمد (۲) وہ لوہران جو کچھ سے عبادت میں مشغول رہے (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہے اور مسجد والیسی کے بعد پھر مسجد والیسی کی تمنا نہ کرے (۴) ایسے وہ شخص جو اللہ کے لئے جنت دیکھتے ہیں اللہ کے لئے ہیں اور اس کے لئے ہمدانی احتیاج کرے (۵) ایسا شخص جو سوال میں اللہ کے لئے کہے اور اس پر دولت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنے طرف بلانے تو نہ کہے کہ میں اللہ سے نہ تاملوں نہ جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو آسان ہو شہید دیکھے کہ بائیں ہاتھ کریمہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عبادت کے ساتھ ناراد کرنا گھر یا بازار

یہ نماز پڑھنے سے کہیں گناہ یاد اور ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ سے
 ہے کہ وہ حسی طرح وضو کر کے صرف ادا کر کے بے فکر سے چلتا ہے نہ
 ہر قدم پر اس کے درجہ جات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ
 محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس جگہ پہنچتا ہے جہاں پر قریشے اس کے لیے
 دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کیا اللہ اس پر رحمت کرے
 جو شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ اوستہ روایت
 کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہو تاکہ وہ نماز ادا کر سکے کہ سنی ہے اور
 فرشتوں کی دعا میں یہ امانت دیا کہ وہ کہتے ہیں خداوند اس کو بخش دے اسے
 اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک
 کہ وہ مسجد میں اپنے محل یا ہال سے کسی کو ایذا نہ دے یا بے خود ہو نہ ملحق ہو
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اللہ مجھ
 پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے
 اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اللہ مجھ
 سے پہلے درگاہت (حجۃ المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اللہ مسجد میں اگر
 دو کہے گا زادکم کے اُس میں بیٹھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کیا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری
 وہ چیز وہیں رہے گی کہ جو خداوند اس لیے نہیں بنائی گئی تھی۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھو اور بدھت سے کچھ کھائے تو اس کو چاہیے

فِي بَيْتِهِمْ قَرْنِي مَثُومٌ خَشَاءٌ عَشْرُونَ وَمَعْقَدًا ذَالِقٌ
 أَنْتَ إِذَا تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ خَرَّ إِلَى الْمَسْجِدِ
 لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ ثُمَّ يَحْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُجِعَتْ
 لَهُ بِهَا دَسَجَةٌ فَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خُطْوَتُهُ فَإِذَا صَلَّى لَهُ
 تَزَلَّى الْمَلَائِكَةُ تَصَلَّى عَلَيْكَ مَا حَامَرَ فِي صَلَاةِ اللَّهِ
 صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ
 مَا اسْتَظَرَ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ تَالِيَةً إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ
 الصَّلَاةُ عَيْنًا فَدَادَ فِي دُعَاؤِ الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ
 لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا كَرِهَ لِيَوْمٍ مَّا كَرِهَ لِيَوْمٍ مَّا كَرِهَ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۲ وَعَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَسَبِّحْ
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا أَدْرَجَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ ارْحَمِي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(دُعَاءُ مُسَلِّمٍ)

۴۵۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ ارْحَمِي قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ لِي

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّلَى
 فَإِذَا أَقْبَلَ مَرَدًّا يَأْتِي الْمَسْجِدَ قَصَلَى وَيَقْرَأُ الرَّغْمَتَيْنِ ثُمَّ يَجُوسُ
 فِيهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تِمَّمَ رَجُلًا يَشُدُّ مَاتَهُ فِي الْمَسْجِدِ
 فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْكَ قِرَاءَةُ الْمَسْجِدِ كَرْبُوت
 لِهَذَا۔ (دُعَاءُ مُسَلِّمٍ)

۴۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُسَيَّرَةِ

فَلَا يَقُومَنَّ مَسْجِدَنَا هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقِينَ تَسَادَىٰ مَعَيْنَا
مِنْهُ الْإِلَافُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ خُطْبَةُ ذُو الْقَعْدَةِ لَمَّا دَخَلَهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۵- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرِصَتْ عَلَى أَعْمَالٍ أُمِّيَّةٍ حَسَنَاتٍ وَسَيِّئَاتٍ فَحَسَنَاتُهَا فِي مَعَاشٍ أَعْمَارِهَا الْآذَى يُعَاطِفُهَا الْقَلْبُ فِي مَوَدَّةٍ فِي مَسَادِقِ أَعْمَالِهَا الشَّعَاةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَكُونُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْكُرُوا إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْغِشْ أَمَامَهُ قَوْلًا يَتَرَاهُ اللَّهُ مَا دَامَ فِي صَلَاةٍ وَلَا عَنْ بَيْنِهِ قَوْلًا عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلَا يَبْغِشْ عَنْ يَسَارِهِ أَدْنَتْ خَدَّيْهِ فَمِنْ بَيْنِهَا قَوْلًا يَدَاهُ إِلَى سَوِيٍّ نَحْتٌ قَدْ مَرَّ الْيَسْرَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۹- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَرْوَةِ الْوَدْيِ كَرِهُتَهُ قَدْ نَعِنَ اللَّهُ الْبُحْرَةَ وَالْكَسَاةَ لِحَدِّهَا فَبُورَا الْبُحْرَةَ وَهَمَّ مَسْجِدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۰- وَعَنْ جَدِّهِ قَالَ يَمْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَاتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَأَخَائِكُمْ دُونَ قَبُولِ الْبُحْرَةِ وَصَالِحِيهِمْ مَسْجِدًا لَا تَلْجُدُوا مَا الْبُحْرَةُ مَسْجِدًا إِلَى أَنْ تَلْجُدُوا عَنْ ذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرْوَةِ الْوَدْيِ كَرِهُتَهُ قَدْ نَعِنَ اللَّهُ الْبُحْرَةَ وَالْكَسَاةَ لِحَدِّهَا فَبُورَا الْبُحْرَةَ وَهَمَّ مَسْجِدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا ہاری مسجد میں نہ اسے کہو نہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف پہنچتی ہے جس سے منافقوں کو رستخیز ملے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تم کو آگ دینے اور اس کا کفارہ داس کو فرض کرنا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پر مری راست کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ اچھے اعمال یہ ہیں کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے۔ اور برے اعمال یہ ہیں مسجد میں وہ تھوک ہے جس کو فرض میں کیا جاتا۔

(مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دروازہ نماز اپنے آگے نہ تھوڑے کہ عودہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں یا بائیں جانبدار بعد میں اس کو فرض کرتے اور ابو سعید کی روایت کے مطابق اپنے بائیں جانب تھوڑے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ اللہ کے نصاریٰ پر رحمت فرمائے انہوں نے اپنے پیروں کی قبروں کو مسجد بنایا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات لوگو! خیر و بر جو باؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء و نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیتے تھے منہ تم قبور کو مسجد گاہ بنائو میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(مسلم)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے عبادت گاہ بنائی تو اسے قبرستان کی حیثیت دے دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبَيْنَهُ (رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ)

۴۶۳ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَافِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايِعَنَا وَمَسَلَّتْنَا مَعَهُ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ يَأْتُونَا بِبَيْتَةٍ لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَا مِنْهُ فَضِلَ لَنَا نَوْمًا كَدَّ عَابِئًا يَتَوَقَّعُ وَتَمْتَمُ عَنْ نَحْوِ صَبَا لَنَا فِي إِقَادَتِهِ قَامَرْنَا فَقَالَ اخْرُجْنَا فَرَدَّا أَيْتَهُمْ أَوْسَعُ فَأَكْبَرُوا بِبَيْتِهِمْ وَأَتَمُّوا عَمَلَهُمَا بِطَنِ الْمَاءِ وَأَجْمَدُ مَسْجِدًا فَكُنَّا لَنَا الْبَيْتُ بَيْتُهُمْ فَالْمَشْرِقُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَنَحْنُ يُنْقَضُ فَقَالَ مَدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَبَا.

(رَوَاهُ ابْنُ سَائِقٍ)

۴۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ أَنْ يُنْقَضَ وَيُطَبَّبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۶۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِرْتُ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزْجِرَ فَنَهَا أَكْثَرُ حَزَنَاتِ الْيَهُودِ وَالنَّسَارَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ السَّاعِرَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالسَّائِقِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى أَجْرَدٍ ثَمَنِي حَقُّ الْقَدَاءِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَغُرِضَتْ عَلَى ذُرْمٍ أَمْرِي فَلَمَّا أَرَادَهَا أَنْ تَقْطَعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے اور یہ مسجد میں سمت قبلہ جانب جنوب ہے (مسند ذی)

جناح طبری بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک روئے کر رہے تھے اس وقت کہ ایک مسیحی مسلمان کی ہوا آپ کے ساتھ فاروقی ہونے آپ کے کہا کہ ہمارے یہاں ایک گلیاں تھیں مگر اسے ایک برقی میں پانی مٹا کر اس میں گلی کی ہوا اس پانی کو ایک جھاگ میں ڈال کر میں سے کر فرما کر جب تم اپنے ملازمین پہنچو تو اسے گلیاں کو توڑ کر پانی میں ڈال دینا اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم سے مرض کی کٹنگ کل گئی کا حکم ہے ہمارا ملازم بہت دور ہے وہاں کو سفر میں مشکبہ ہونے کا تو آپ نے فرمایا اس میں اوبہ پانی ڈالنے سے ہوا اس میں سوسے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

(رفعی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان اور محلوں میں مسجد میں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ مکان کو صاف سحر لادنے سے بھرنا اور رکھا جائے۔ (ابن ماجہ)

حضرت محمد بن عبد بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اور نماز گاہوں کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ اسے فرمایا تھا لیکن تم مسجد کو کسی طرف زبردستی نہ دو گے جس میں یہودیوں نے کیا ہے (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر امت کی ملازمتوں سے یہ مسجد کو کوئی مسجدوں کے برابر میں نظر کریں گے۔

(ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ میری امت کے اعمال پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی ہو کہ کوئی مسیحی مسجد سے کوئی مکان ہے اور میرے ساتھ

إِلَى الْجَمَاعَاتِ قَدْ بَلَغَ الرُّسُولُ فِي التَّكَاوُرِ وَمَنْ قَلَّ
 خَلَكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ كَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ
 كَيْفَ بَلَغَ أَمْرُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ وَتَرِكَ الْمُشْكِرَاتِ
 وَصَلِّ الْمَسَاكِينَ فَإِذَا أَرَدْتَ بَيْعًا وَكَفًّا فَصَلِّ
 إِلَيْكَ خَيْرَ مَقُولٍ قَالَ فَإِنَّهَا مَقُولٌ إِشْقَاءُ السَّلَامِ وَ
 إِطْعَامُ الْمَطْعَامِ وَالْعِلَّةُ الْكَلِيلُ وَالنَّاسُ سَامِعُونَ لَكَ
 هَذَا الْمُتَعَدِّدُ لَمَّا فِي الْمَسَامِيرِ لَمَّا جَدَّ عَنْ عَثْوِ
 الرُّخْسِ إِلَّا فِي تَحِيَّةِ السُّنَّةِ

۴۴۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ كَلِمَةٌ مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَفَّرَتْ عَنْهُ عَمَلُهُ يَتَرَفَّعُ
 فِي الْجَنَّةِ أَوْ يَنْزِلُ فِيهَا نَالٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ عَذَابٍ
 وَلَمْ يَلَمْزْ إِلَى التَّحِيَّةِ فَكَفَّرَتْ عَنْهُ عَمَلُهُ يَتَرَفَّعُ
 وَتَحِيَّةُ السَّلَامِ فَكَفَّرَتْ عَنْهُ عَمَلُهُ

(رداء المؤمن)

۴۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَيَّعَ مُطِيقًا إِلَى صَلَوةٍ مُشْتَرِطًا
 فَكَبَّرَ فَخَيْرُ الْخَيْرِ الْخَيْرُ الْخَيْرُ وَفِي خَيْرِ الْخَيْرِ
 الْمَشْيُ لَا يُنْصَبُ إِلَّا بِأَيِّهِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ الْمُعْجَبُ وَ
 كَبَّرَ عَلَى آيَةٍ صَلَوةٍ لَا تُغَوِّبُهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيَّاتِهِ
 (رداء أحمد وأبو داود)

۴۴۳ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَدَّ ثَوْبِي مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرْتَهُ فَإِنِ
 يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ وَتَارِيَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ التَّحِيَّةُ جِيلٌ وَمَا
 التَّحِيَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (رداء الرقيعي)

۴۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْبَلَ التَّحِيَّةَ فَهُوَ حَظُّهُ (رداء أبو داود)

کے ساتھ اس طرح مودی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے
 ہو کہ میں فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کلمات کے بارے
 میں گفتگو کرتے ہیں وہ کلمات کا مطلب اللہ کے بعد محمد میں بیٹا ہے
 اور محبت کے لیے پیادہ آئے ہیں اور اگر وہی کے باوجود کس دوزخ کو نہ پھینکے
 جس نے یہ کیا تو بھلاں کے ساتھ زندہ ہے گا اور غیر یہی اس کو موت لے
 گی اور گمراہوں سے ایسا پاک و صاف بھلائے گا ایسا کہ پیدائش کے وقت
 تمہاری کمرنگی غریبانی تھی جب تم نکلتے تھے تو یہ دماغی حور
 خداوندی کہ سے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور مائیں کے ترک کی زمین طلب
 کرتا ہوں اور سکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوندی جب تو پہ بندوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے
 وہ شخص جو مشرک راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کے ذمہ داری میں ہے
 یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کرے یا عذابی ہو کر عذاب
 سے مال قیمت کے ساتھ گھر و اسلاف کو دے گا (۱) شخص جو ہجر کے لئے نکلے
 وہ اللہ کے ذمہ داری میں ہے (۲) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے
 داخل ہوا (ابو داؤد)

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھبراہٹ میں نکلا یا جہاد کے لئے نکلا
 یا اس شخص کے برابر ہو تو اسے حالت عروام میں حج کے لیے روانہ کیا
 اور اگر گھبراہٹ کے لئے نکلا اور غائب ہو گیا تو اس کو گھر کے
 مال کے برابر دیا جائے گا اور ایک قاتل کے لئے (دوسری روایت) اس شخص
 کو جہاد میں لے کر نکلا اور اس کا زور دانی میں نکلا جائے وہ احمد و ابو داؤد
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کا دو ٹوکوں نے
 حوز کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہوگی کے پھل سے کیا مراد ہے پھر
 فرمایا جنت کے باغ میں ایسی پھل جہان جہاں اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر
 قبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد کی کام سے نکلتا ہے اس کا حق ہے (ابو داؤد)

۶۷۹
۳۸ وَعَنْ قَاطِمَةَ مَتَى الْحَسَنِ عَنْ جَدِّهَا
قَاطِمَةَ الْكُزْبَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحْتَبِدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ
اعْمُرْ لِي دُورِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا اخْرَجَهُ
صَلَّى عَلَى مُحْتَبِدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اعْمُرْ لِي دُورِي وَ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ
عَلِيٍّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَتَا إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَدَا
خُرُوجٍ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَتَا وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَيْسَ بِسَادَةٍ يُصَلِّي
وَقَاطِمَةُ بَيَّتُ الْحَسَنِ لَكَ بِكَ قَاطِمَةُ الْكُزْبَى -

۶۷۹
۳۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَشَاكُلِ
الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبُكْبُكِ وَالْإِسْتِخَارَةِ فِيهِ وَأَنْ
يَتَعَلَّقَ النَّاسُ بِرُءُوسِ الْعُمَمَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ -

۶۷۹
۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدٌ مِنْ بَيْتِهِ أَوْ بَيْتَانِهِ فِي الْمَسْجِدِ
فَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى فَإِذَا دَخَلَ مَسْجِدٌ مِنْ بَيْتِهِ
مَنْالَةً فَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ -

(نَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۶۷۹
۴۱ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ جَرَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَقْدَأَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ
يُشْتَمَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تَقَامُ فِيهِ الْعُدُودُ رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ فَصَاحِبُ جَوَابِ الْأُمُورِ فِيهِ عَنْ حَكِيمِ
فِي الْمَصَابِيحِ عَنْ حَبَابٍ -

۶۷۹
۴۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّخَرَتَيْنِ بَيْنِي
الْبَيْتَيْنِ قَالَتْ قَالَتْ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْوَى حُجَّتُهُمَا
وَقَالَ إِنْ مَسَّ لَهَا بَدَأَ لَهَا بِهَا قَالَتْ وَهِيَ طَبْعًا -

حضرت خاتون بنت مسین رضی اللہ عنہا اپنی دینی جناب سیدہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں آتے
تو فرماتے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کہتے ہیں فرمادے میرے لیے
گناہوں کو معاف فرما اللہ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد
بہر آتے تو بھی دروازہ سلام پڑھتے اور دعائے مغفرت کے بعد کہتے خداوند اپنے
فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی لیکن احمد و ابن ماجہ سے فرمایا کہ جب
مسجد میں جاتے اور واپس آتے تو صلی اللہ علیہ وسلم کی بیسے لہجہ اللہ السلام
علی رسول اللہ کہتے - امام ترمذی سے فرمایا فاطمہ بنت مسین رضی اللہ عنہا
کی سند متصل نہیں کہوں گا میں نے اپنی دینی سیدہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا کو سنی دیکھا تھا -

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی -
غزوہ و فوجت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں عکس ہا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی
-

(ابو داؤد و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کچھ بچہ ہا ہے اگر کسی شخص
خبر ہو کہ وہ کوئی مسجد تری تجارت میں بہکتا ہے اور اگر کسی کو مسجد
میں کچھ تلاش کرتا پاؤ تو اس سے کہو اللہ کہے کہ تیری گم شدہ چیز ملے -

(ترمذی - دارمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اللہ
مسجد میں حدی (زنا مجرمی و میرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے
ابو داؤد و صاحب جامع الامور نے جناب حکیم کی روایت سے اور صاحب
حضرت عابری سے روایت کی ہے -

حضرت عابری بن قرقہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں (لعن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے -
آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجدیں خراب و آلودہ کر نہیں انہیں کھانا ہی ہے
ان کی بڑھاپا کو بچا کر ختم کر دو - (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص میری اس مسجد میں آئے وہ وہیں آنا کرے۔

إِلَّا لَخِيْرٌ يَعْلَمُهُ أَوْ يَعْلَمُ تَهْوِيْهُ رُكُوزُ الْمُتَّحِدِيْنَ فِي
تَرْسِيْبِ السُّوْدَانِ جَاءَ يُعْرِضُ ذَلِكَ تَهْوِيْهُ رُكُوزُ التَّحْيِيْلِ
يُنْظَرُ إِلَى مَنَاقِبِ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَيْبِ الْإِيْمَانِ -

۶۸۷- وَعَنِ النَّسَبِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُلَى النَّاسِ دَعَاءً يَكُونُ حُورٌ يَلْمُ
فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ مِمَّا هُمْ فَلَا يَتَوَقَّعُونَ فَتَدِينُ
فِيهِمْ بِمَحَاجِرٍ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيْمَانِ)

۶۸۸- وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ كُنْتُ تَابِعًا فِي
السَّجْدِ لِحَضْرَتِي تَعَالَى فَتَنَظَّرْتُ قَوَادِمَ هُوَ مَرِيْبُ
الْعَقَابِ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَتِي بِمَدِينَةٍ فَيُجَنَّبُ يَهْمَانَا
فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ أَوْ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ
الشَّامِ أَتَيْتُ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَأَوْجَعْتُمْ
تَرْسِيْبَ أَعْمَالِكُمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۶۸۹- وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بِي هَمْرٌ رَجَبِي فِي تَاجِيْفٍ
السَّجْدِ لِحَضْرَتِي تَعَالَى قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يَلْعَنَ
أَوْ يُشْرَكَ شَيْعَرًا أَوْ يَرْفَعَهُ مَرْوَةً فَلْيَعْنُ مَوْلَى هَذَا
الرَّجُلِ - (رَوَاهُ ابْنُ الْمُزَنِّ)

۶۹۰- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفَاثَةً فِي الْوَيْلَةِ فَسَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَقٌّ رَأَى فِي
وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَهُ بِبِيْهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَذَا قَامَرٍ
فِي الصَّلَاةِ قَوَانِمًا يَأْتِي رَجُلٌ فَلَنْ رَجُلٌ يَتَبَيَّنُ وَبَيْنَ
الْوَيْلَةِ فَلَا يَكْرَهُ أَحَدٌ لَكَ رَجُلٌ قَبْلَكَ وَفِيكَ عَنْكَ سَارِعٌ
أَفْتَحْتَ قَدَامَهُ ثُمَّ اخَذَ حُلُوفَ رَدَائِهِ فَبَسَقَ فِيهِ شَعْرًا
رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَكْفُلُ هَكَذَا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۶۹۱- وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ خَلْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

مجلد کی خاطر تاکر علم سکے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح
سب سے پہلے اور جو اس کے علاوہ کسی عباد اور سے سے آپسے تو وہ ہرگز اس شخص
کے بعد دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے سزا میں ماجرہ یعنی بخوار شیب ۹۱

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مسند روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا اور نہ کے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں
کر لیں گے اگر ایسا بدقولوں کے پاس نہ بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔

(یعنی بخوار شیب الا بیان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی
میں سوا ہوا تھا میرے کسی نے نکھر دیا جب میں ہاتھ اٹھا تو دیکھا کہ وہ جنہاں بیٹھ رہا
انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو جان کر لائیں۔ میں گیا اعلان دونوں
کو کہ وہ اپنے جگہ کے سامنے کھڑا کر یا تو آپس میں سے معلوم کیا تم کو ان بھی کہاں
سے آئے ہو رنگ دہائی انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے آگے سے آئے ہیں تب
آپ نے فرمایا اگر تم مطلق مدینہ سے جرات نہیں کرنا تو میرے غم مسجد نبوی
میں اپنی قوم کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی
کے ایک کنارہ پر ایک چوڑے بڑیا جس کو ہڈیوں کا ہاتھ تھا آپ نے حکم دیا تھا
جو شخص یہاں کی باتیں کرنا چاہے یا ستر خالی گنا چاہے یا بلند آواز سے
ہوئے تو وہ مسجد سے اس چوڑے کی جانب آجائے۔ (عوطی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر بیٹھ رکھی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی
جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اسے اٹھے اور اس کو اپنے دست مبارک
سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ٹانگہ کے لیے کھڑا ہوا تو وہ
اس حال سے غالی نہیں کرنا چاہے جب مناجات کرنا چاہے عباد بلا شک اس کا
اس کا دست قبلہ کے بعد میان ہو تاکہ اللہ اقام میں سے کوئی سمت قبلہ

کو نہ تھکے اور محل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد
آپ نے اپنی چادر میں غم کا اوداس کو ل کر فرمایا یا اس طرح کرے۔ (بخاری)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٢٩٢ وَعَنْ شُعَاوِبِ بْنِ جَبْرِ قَالَ اخْتَسَرَ عَدَاؤُكَ
 ٥١٧
 اللَّهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَاةٍ عَنْ صَلَافِ الصَّغِيرِ
 حَتَّى كُنَّا نَمُرُّ إِلَى عَيْنِ الشَّمْسِ فَخَرَجَ تَرْبَعًا فَنُوبًا
 بِالْعَشَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا عَنِ
 مَصَافِيكُمْ كَمَا أَتَوْكُمْ نُعْتِدُ إِلَيْكُمْ قَالَ أَمَا إِنِّي
 سَأَعْبِدُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمْ لَعَلَّاهُ إِذِي قُمْتُ مِنَ الْبَيْتِ
 فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا فَخَّرَنِي لَمَعْتُ فِي صَلَاتِي عَنِّي
 اسْتَشْفَيْتُ فَوَدَّ أَمَا يَمُرُّ بِكَ وَتَعَاثَى فِي غَضَبِي
 صَبْرًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُمْتُ بَيْنَكَ رَبِّ قَالَ وَيْلَهُ
 يَخْتَوِسُّ الْمَلَأُ الْأَعْيُنُ قُمْتُ لَا أَدْرِي قَالَهُمَا ثَلَاثَ
 قَالَهُمَا ثَلَاثَ وَصَحَّ كَلَامُهُ بَيْنَ كَيْفَتَيْنِ حَتَّى وَصَحَّتْ بَرْدُ
 أَنْفَارِهِمْ رَبِّ كَذَّبَنِي فَجَعَلَنِي فِي كُلِّ شَيْءٍ وَدَعَوْتُ فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ قُمْتُ بَيْنَكَ رَبِّ قَالَ فِيهِ يَخْتَوِسُّ الْمَلَأُ
 الْأَعْيُنُ قُمْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَكِّي
 الْأَقْدَامُ إِلَى الْجَمْعَاتِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ
 الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْوُضُوءَ جِئْتُ الْكُرِّيَهَاتِ قَالَ ثُمَّ
 فِيهِ قُلْتُ فِي الدَّارِجَةِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ لَطَمُ الْكَلِمِ
 وَلَيْزُ الْكَلِمِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ قَالَ
 سَلِّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَجَدَ الْغَيْبِ وَتَرَى
 الْمُنْكَرَاتِ وَجِبَ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَعْمُرَ دَرَجَتِي

حضرت معد بن جہل میں بھی مانند مردِ ایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ کہیں وہ نہ جوتے تھے کہ اب صبح طلوع ہو گئے گا آپ محبت سے تشریف لائے تھے کسی گئی اور جس نے اقتباس کے ساتھ قرأت کے کے فارغ ہوئی انکار کے بعد آپ فرمایا کہ تو گدے سے ہی مجھے رہو میں موت ملازم بیٹھے تھے پھر جاری طرف سر ہو کر فرمایا میں تمہیں آت کی تائیر سے آہ کی وجہ بتا گا ہوں میں رات کو جدت کے لیے کھڑا ہوا اور کیا انداز رہی جس جنتی کو مقدر ہو چکی تھی پھر مجھے ملازمی ہوئے گا ان اور جسم بھاری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا اب کریم نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملا، علی کے فرشتے کس بہانے میں معصوف ہوتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں ہے کیا میں اس جہلا تہی درامداد فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ ہی جواب دیا تو میں نے دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت مجھ سے دروں کا نہ حوس کے دنیا دکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک میری سینے میں محسوس کی اس کے بعد ہر مرتبہ پھر یہاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملا، علی کے فرشتے کس بہانے میں معصوف لگتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کھانا رات کے بلے میں رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا میں میں نے عرض کیا کہ پیدل گزار باجماعت کے لیے مسجد بنانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار گزار کرنا اور ناگواری کے وقت کھسکنا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا کہ

قَدْ ذَا أَرَدْتُ يَسْتَنِي فِي قَوْمٍ مَتَرَفِي عَنْ مَشْرِيقٍ وَ
 أَسَاءَ لَكَ خَبْرَكَ وَحَبَّ مَنِ يُعْبِدُكَ وَحَبَّ عَمِي يُعْبِدُ
 إِيَّاهُ حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا
 حَتَّى قَادَرْتُوهَا ثُمَّ تَوَلَّوْهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَيْمُونٍ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُعْتَمِدَ بَنِي
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 ۴۹۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 أَعْدَدُوا لِي الْوُضُوءَ وَبِرَّيْهِمُ الْكُرْبِيَّ وَسُلْطَانِيهِ الْقِيَمِ
 مِنَ السُّلْطَانِ الْفَرَجِيِّ قَالَ قَدْ رَأَيْتُكَ ذَلِكَ فَقَالَ
 السُّلْطَانُ حُوفَ وَفِي سَائِرِ الْأَعْمَارِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَيْمُونٍ)

۴۹۴ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ كُرْبِي دُخَانًا يُعْبِدُ اسْمًا
 عَصَبًا اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ أَلْحَدُوا فَبُرَّكَائِكَ يَوْمَ مَسْلَمِينَ
 رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

۴۹۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ الْعَدُوَّةُ فِي الْوُضُوءِ قَالَ بَعْضُ
 رَوَاهُ تَعْنِي الْبَسَائِثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَيْمُونٍ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ
 أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ

۴۹۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّحْلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةِ
 صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِهَا ثَلَاثِينَ يَحْسِبُ وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَ
 صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْبَرِيِّ بِحُجَّتِهِ وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَ
 صَلَاةً وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَ
 صَلَاةً وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَبِغَيْرِهَا صَلَاةً وَ
 ۴۹۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ

علاوہ کسی چیز پر موقوف بخت میں سے کہا اور بات کے بارے میں موجب کیم
 سے فرمایا روکی میں میں سے موجب روکی میں کو کہا کہ تم گمراہ کرنا
 مسجد کو سوئے ہوئے ہوں تو نہ رہے صاحبِ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ
 کچھ اٹھتا ہے میں سے کہا خداوندِ عالمی تجھ سے اچھے کلمہ گزراؤں سے بچنے
 اور مساکین سے محبت کا سوس ک بوں تو میرے بے حضرت اور رحمت فرما
 اور جب تو کسی قوم کی باتوں میں مبتلا کہے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے کہ
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب کسی کو مسجد میں داخل ہونے کی بات کہتے تھے یہاں
 طلب کیا کہ اس کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے
 ساتھ شیعہ راجد سے مراد ہے فرمایا جو یہ کہاتے کہ اس کے تو شیطان کا
 ہے کہ یہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (البداء اور)

حضرت عطارد بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ ہوندا میری آرام گاہ کو بہت ناز دینا تا جس کی پوں کی ہلے اس
 قوم پر خدا کا رحمت خصب ہو جس سے اپنے بیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا
 (انامہ مالک سرستان)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم عیطان میں ناز ادا کرنا پسند فرماتے بعض دعا کی فرماتے
 ہیں کہ عیطان سے مراد باغات ہیں راہد لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
 غریب ہے کہ نہ کہ یہ حدیث حسن ہے لی جنہ سے منقول ہے جس کو بخیر بن سعید
 وغیرہ نے تصحیف کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک
 نماز کا ہے جبکہ ملکہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جات مسجد میں پانچ سو
 نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد
 میں دس سو ہوی، پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے
 کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم میں پرست پہنچے کوئی مسجد
تعمیر ہوئی سرکارِ غریب یا مسجد حرام میں سے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد
میں نے دنیا کی کیا کر کے دوڑوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقت تھا آپ نے فرمایا
چالیس سال پھر سرکارِ غریب یا مسجد سے میرے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز
کا وقت ہو وہیں پڑھ بیا کرو۔ (مشفق علیہ)

مَسْجِدًا قُبِضَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ
قَالَ قُلْتُ لَمَّا أَتَى قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْعَى قُلْتُ كَمْ
بَقِيَ لَهَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدُ
فَعَبَّثْتُ مَا أَدْرَكَتْكَ الضَّلَاةُ فَصَلِّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ستر کا بیان

پہلے فصل

بَابُ السَّتْرِ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابِ سام علیہ السلام کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ
یاد رکھا ہوا تھا اُنہی گھر سے پہاڑ بایاں وہاں سے گھر سے پر تھا یہ طریقہ اشتا
کھا تھا یہی پادرس کے دونوں کنارے کاڑھوں پر تھے (مشفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز
پڑھے جس کے کناروں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو
(مشفق علیہ)

۴۹۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشَقًّا
يَكُونُ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ وَاحِدَةٍ طَرَفَتَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناجات کے جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس
کے دونوں کناروں میں مخالفت کو نہ رہیں دائیں کنارہ کو بائیں کا لپیٹ کر
بائیں کنارہ کو دائیں کا لپیٹ کر لے۔ (مشفق علیہ)

۵۰۰- وَعَنْهُ قَالَ تَجَمَّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَصَالِفٍ مَبْنٍ
طَرَفَتَيْهِ
(بَعْدَ الْبَحَارِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عماری دار و دار میں نماز پڑھی اور آپ اس کی دھاریوں کو دیکھ
جب سے عمارت نماز پڑھنے کو فرمایا کہ میری اس چادر کو اجماع کو نہ کر اس کی
اچھائی میرے لیے آؤ یہ ابھی میری نماز میں داخل ہوئی ہے (مشفق علیہ)
اور عمار کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاری
دیکھی میں مجھے اس سے نفرت کا روٹھا۔

۵۰۱- وَهَلْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَهَا أَغْلَامٌ وَتَقُولُ لَهَا أَغْلَامُهَا
تَقُولُ قَدْ تَعَرَّفَ قَالَ أَعْبَبْتُ بِحَيْثُ صَرَفْتُ مَدِينَةَ إِلَى
أَيِّ جَهَنَّمَ ذَا تُرَى بِأَيِّ جَهَنَّمَ أَيْ جَهَنَّمَ قَالَتْهَا الْعَشِيرُ
أَيْ تَعَرَّفَ عَنْ صَلَافِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي يَدَايِهِ لِلْمَخَارِقِ قَالَ
كُنْتُ أَسْطَرُّ لَهَا عَلَيْهِمَا وَأَنَا فِي الضَّلَاةِ فَتَعَرَّفَ أَنَّ
يَكُونُ بَيْنَهُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

۵۰۲- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ إِذَا مَلَ عَائِشَةُ سَكَرَتْ

پاس ایک سارے گھنٹے میں متعین ہوا تھا جس سے مکاں کی ایک سارے گھنٹے تک رہا تھا مگر کارنے ان سے فرمایا کہ اس پر وہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نفوس کا زہن میرے سامنے آئے رہتے ہیں۔ (سخاری)

حضرت عقیل بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکی قبائش کی گئی آپ اس کو پناہ اور مارا بھی جب تادم سے فارغ ہوئے تو اس کی اپنہ کرتے ہوئے سمی سے آواز دے کر فرمایا کہ اس کا پناہ پر ہیز گاروں کے لیے مناسب نہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قیدی کے ساتھ مل کر لال سر کاٹنے فرما دوں لیکن اس میں گھنٹی لگا دوں یا نہ ہرگز نہ اگر نکالنا ہی کہوں۔ پھر ابو داؤد اور ترمذی نے بھی اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک ستر کا ایک شخص اپنا تہبند شکاٹے ناز ٹھہرا ہوا تھا اس سے سر کاٹنے فرما دوں یا نہ ہرگز نہ کہو وہ گیا پھر کہہ کر دھوکا دیا اس موقع پر ایک شخص نے دریافت کیا سر کاٹو یا نہ بھاڑو اس کو دھوکا دینے کا حکم دیا تو فرمایا کہ تہبند کو شکاٹے بھاڑنا نا اہل ہے کہ تہبند کو شکاٹے کرنا زاد اکٹھے والے کی نافرمانی ہے فرماتا۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الذم عورت کی ناز بغیر باور کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا عورت کرتے الیاد صنی سے مدد کر سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پابانہ نہ پہنے ہو۔ آپ فرمایا جبکہ کرتا ہوا الیاد اس کے قدموں کی پشت کو ڈھاسپ لے (ابوداؤد، احمد، ترمذی کی ایک حدیث میں ہے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

بِحَاثَاتٍ بَيْنَهُمَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيعِي عَمَّا قَرَأْتِ هَذَا قَوْلًا لَا يَرَأَى تَصَارُفُكَ تَعْرِضِي لِي فِي صَلَاتِي۔ (رواہ البخاری)

۳۳۔ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا خَيْرَ شَيْءٍ قَلِيسَةً دَخَرْتُ فِيهِ ثَمَرُ النَّوَى مَرَّةً تَوَضَّعْتُ لَهَا كَأَنَّكَ تَكْرِمُ لَهَا ثُمَّ قَالَ لَا يَنْتَقِي هَذَا إِلَيْنِ الْخُسُوفِ۔ (متفق علیہ)

۳۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنْتُ بِأَرْضِ مَكَّةَ رَأَيْتُ رَجُلًا أَصْبَحَ قَائِلًا فِي الْقُرَيْشِ الْوَالِدِ قَاتِلُ قَاتِلِ اللَّهِ وَكَانَ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ نَذَاهُ أَبْرَدًا ذَوْدِي الشَّيْءِ تَحْوَةً۔

۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُسَيِّرُ مَسِيرًا إِذَا رَأَى قَاتِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ كَقَرْمَةٍ أَذْهَبَ وَتَوَضَّعَ تَوَضَّعَ كَقَاتِلِ رَجُلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمْرًا أَنْ يَتَوَضَّعَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُعْتَبِلُ وَهُوَ مُسَيِّرٌ إِذَا رَأَى قَاتِلَ اللَّهِ لَا يَقْبَلُ صَلَوةً رَجُلٍ مُسَيِّرٍ إِذَا رَأَى۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوةُ حَائِضٍ وَلَا رَجُلٍ مَسَيِّرٍ۔ (رواہ ابوداؤد، ترمذی)

۳۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ فِي ذَرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى قَاتِلَ الْإِسْلَامِ سَابِقًا يَهْجُو مَكْرَهُمْ كَقَاتِلِهَا أَبْرَدًا ذَوْدِي كَقَرْمَةٍ أَذْهَبَ وَتَوَضَّعَ عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ۔

(۱) **مادہ ۱۰۰ - قصہ کی**

شہزاد ابن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی کی مخالفت کرو، اپنے موزوں اور چٹول کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

(رواه أبو داود)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے ساتھ نماز کی امامت فرماتے تھے وہ دن رات اپنے
فعلین بیدار کرتا رہتا تھا اس طرف دیکھ کر میں صبح کے دوران نماز میں
انداز دیکھ کر انہیں غصے میں جوتے اور کہا میں طرف دیکھ رہا تھا کہ ان کے پاس
ہوئے تو صبح سے دریافت فرمایا تمہیں اس محل پر کس نے ملکہ کیا تو صبح سے
کہا کہ جہ سے آپ کو جیسا کرتے دیکھتا تو خود بھی ایسا ہی کیا مینی ہوتے اور لیے
اس وقت سچا کہنے فرمایا کہ میرے پاس میری اہلیں آئے اور بتایا کہ ان ای گھنڈنی
چھیننے لگی ہے اس لیے میں نے جو تیاں انکے دوں اب اگر قسمت کوئی مسجد
میں آئے تو بوقت کو دیکھ لے اگر اس میں نہامست لگی ہے تو اس کو
جہاز کرنا دے۔ (البدیع و اداری)

(رواه أبو داود والترمذي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اعلایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ جل جلالہ سے
 علیہ السلام سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے کو دائیں بائیں
 درکے کیونکہ وہ کسی کے دائیں جانب چڑ جائے گی جسکے سر کی بائیں جانب
 کوئی نہ ہو لہذا ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک سعادت کے مطابق
 ان کو اپنے نماز پڑھے (ابوداؤد اور ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی
 ہے)۔

تیسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ پٹائی پر بٹا رہے ہیں اور ہاتھ پر سجید رکھے ہیں نے بھی دیکھا کہ اس وقت آپ بٹاؤ اٹھائے ہوئے تھے جس کو بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالا ہوا تھا (مسلم)

جناب مروان شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد اللہ سے اپنے والد کا ریت کوٹنے کی یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹنے پر اور ریت پہنچنے سے ناز نہ ہوتے دیکھا ہے۔ (البرذاد)

جناب مروان شعیب سے روایت ہے کہ حضرت بابر رضی اللہ عنہ نے ایک تہیہ کو گدگد میں باندھ کر عمارت کے ساتھ ناز پر بھی اور ان کے کپڑے کھوٹی پرٹنے سے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ ایک کپڑے ہی نماز والی ہے جناب بابر نے فرمایا کہ میں نے ایسا اس سے کیا ہے، کہ ہم جیسا حق بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

حضرت ابن کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ ناز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک کپڑے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ روایت اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ ہمیں اللہ نے وسعت دی ہے لہذا دو کپڑے بہن کرنا پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

سترہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت حید کا، تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برجمی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف اشارہ کرتے نظر پڑتے۔ (بخاری)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو کمر میں مقام اطمینان میں سرخ چھڑے کے نیچے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرواڑے کے دھڑکا بچا بچا پیالی پیالی اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے دھڑکے غبار کو لیے ہیں ایک دوسرے پر مسکت کرتے تھے جس کو وہ پانی نہ دھو جان سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ میر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

۱۴۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ عَارِضًا وَ مُسْتَعِيلًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۴- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا حَابِشَةَ فَإِذَا رَأَى قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَعَاهُ وَثِيَابًا مَوْجُوعَةً عَلَى الْيَشْتِيبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تَصِلُ فِي رَأْيِ دَاوُدَ حَبِيبِ فَقَالَ (لَمَّا مَنَعَتْ ذَلِكَ لِعِزِّي أَحْسَنُ مِنْكَ) وَأَيْتَا كَانَ لَهُ تَوَاتُرٌ عَلَى عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۵- وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سَلَّمَ كَمَا تَلْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَلْعَلُهُ لَكُمَا إِذَا دَخَلَ اللَّهُ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ السُّرَّةِ

۱۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُرُ إِلَى النَّحْلِ وَالْعَصَا بَيْنَ يَدَيْهِ تَحْمِلُ وَشُعْبَةً بِالنَّحْلِ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيَصِيْرًا لَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۷- وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ وَهُوَ لَا يَخْلُجُ فِي قُبَّةٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا أَوْ يَرَى رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ الْوَسْوَءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا فَتَعَرَّبَ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَالٍ يَدٍ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ عَصَاً فَوَضَعَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ مَعْلُومَةٍ مُشْتَبِهَةٍ صَلَّى إِلَى الْعَتَمَةِ بِالنَّاسِ
وَلَمَّا بَيَّنَّ دَرَأَيْتُ النَّاسَ وَاسْتَدْرَأْتُ يَمْدُونِ مَبِينِ
يَدِي الْعَتَمَةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۸- وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي شُرَّاحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى لَهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَقْرَأُ رِوَايَتُهُ فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَنَادَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ أَفْرَأَيْتَ إِذَا أَهَمَّتِ الرِّجَالُ
قَالَ كَانَ يُلْحَدُ امْرَأَتُ فَيَمْدُوهُ فَيُصَلِّيُ إِلَى

۴۱۹- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَمْرُو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَلْتُمْ أَحَدًا لَمْ تَبَيِّنْ
يَدَيْهِ وَكُلَّ مُؤْمِدٍ وَالرَّحِمِ لِلْبُصْلِ وَلَا يَبَالِي مَنْ
مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ -

۴۲۰- وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَيَّعُوا لِمَا ذَرَبْتُمْ يَدِي الْمُصَلِّيَ مَاذَا
عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَكُونَ أَرْبَعِينَ حَذًّا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْمُرَ
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو سَافِرٍ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۱- وَعَنْ أَبِي سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَلْتُمْ أَحَدًا كَرِهَ أَنْ يَتَوَقَّعَ يَدَيْهِ مِنْ
النَّاسِ قَالَ إِذَا أَحَدًا أَنْ يَخْتَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ
فَإِنْ أَبَى فَيُفَارِكْهُ فَإِنْ شَاءَ مُرَّ شَيْءًا هَذَا الْقَطْعُ
الْبَحَارِيُّ دَلِيلٌ مَعْنَاهُ -

۴۲۲- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُ الصَّلَاةَ الْمَرَّةَ وَأَيُّهَا رُوِيَ الْكُتُبُ
وَيَقِي قَدْرَكَ مِنْ مَوْجِدَةِ الرُّحْلِ -

(بَعْدَ مُسَلِّمٍ)

۴۲۳- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مَعَهُ وَصَلْتُ بَيْتَهُ وَبَيْتِ

وَاللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً نَاسٍ مِثْلَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ كَوْنَهُ
خَيْرٌ مِثْلَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ نَاسٍ مِثْلَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ
كَمَنْ كَرِهَ دُونَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ نَاسٍ مِثْلَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَنْ كَرِهَ دُونَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ نَاسٍ مِثْلَ بَيْتِ بَعْضِ النَّاسِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جواب: ہاں حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سوار کی کوٹھا کر میں کی جانب منہ
کر کے بھی ناس کی آواز میں سارا دعا کو سنتے تھے متفق علیہ لیکن امام بخاری نے
اس احادیث کے ساتھ نقل کی ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
سوال کیا جب اوست پہننے یا پانی پیسے کے لیے جاتے تو

حضرت عمرو بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی دُعا کی بھلی لکڑی کی طرح
سترہ گاہیں کے بعد وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر ناری کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے
تو وہ پانچ سال اپنی بگوئی سے رہنے کو نازی کہے گا گناہ سے توبہ
وے۔ اور نظر نہ دے گی بلکہ خیال نہیں کرے۔ نہ پانچ سال یا پانچ گناہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ گناہ کا گناہ کرے
کوئی شخص نمازی اور سترہ گناہ میں سے گناہ پانچ تو اس کو دعا کا
اور اگر نماز کے آگے تو اس سے عقاب تک جائے گی عہدہ نہیں ہے اگر شیطان

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے اور گناہ کا گناہ کے آگے سے
گزرنا نہ رکھنا قطع کرنا ہے مگر گناہ کی بھلی لکڑی کی مانند سترہ گناہ
کو معذور کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
عزیزہ کرنا میں آپ کے اہمیت قبلہ کے درمیان مائل ہوتی تھی

الْوَبْلَةِ تَحْتَ رِجْلِهَا فِي الْحَنَاءِ (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۴۲۴. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَسْتُ رَأْيِي عَلَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ يَوْمَئِذٍ قَدْ تَنَاهَتْ الْإِنْفِخَةُ لَمْ يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَجْرًا حَمَلَتْهُمُ رِجَالُهُنَّ يَمِينَ يَدِي بَعْضُ النَّاسِ قَالَتْ وَ أَرْسَلْتُ الْأَنَاقَةَ تَرْتَدُّ وَ مَحَلَّتْ فِي الصَّبَةِ فَتَوَضَّعَ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

جنتہ (سیدہ) کی مانند ایسی بکری۔ (مستحق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں حب قریب بلوغ تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر مٹی کی جانب آیا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، وہ آپ کے سامنے سترہ تھا میں بعض صفوں کے آگے سے گرا اور گدھی کو چبے کے چھوڑ کر صف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کئی اعتراض نہیں کیا۔ (مستحق علیہ)

دوسری فصل

۴۲۵. عَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ قِبْلَتَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ أَجْزَاءٍ شَيْئًا فَكَانَ لَهُ بِحِجْبِ قِبْلَتِهِ حَقٌّ فَصَلَّاهُ فَكَانَ كَوَيْلُنْ مَعَهُ عَصَا مَلِكِهِمْ حَطَّ اللَّهُ لَا يَصُورُهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ)

۴۲۶. وَعَنْ سَهْمِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ عَلَى سَهْمٍ فَلْيَمْدُدْ يَدَهُمَا لَا يَنْقُطُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمْ صَلَواتُہ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۷. وَعَنْ ابْنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَّا عَجْرًا وَكَانَ عَجْرُهُ وَلَا تَجِدُهُ إِلَّا حَمَلَتْهُ عَلَى خَلْبِهَا إِلَّا قَبْلَ الْوَلَدِ وَلَا يَصْعَدُ لَهُ حَمْدًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۸. وَعَنْ الْقَسْبِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَاهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخْلَ فِي بَابِيَةٍ لَنَا مَعَهُ حَبَانٌ فَصَلَّى فِي مَعْرَأَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّةً وَجَمَارَةً لَنَا وَكَلِمَةً تَبْشُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَانَ بِهَا لَكَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ)

۴۲۹. وَعَنْ ابْنِ سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُطُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ قَدْ دَرَعُوا مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اپنی لاشی کو کھڑا کرے اور لاشی بھی نہ ہٹا دے سامنے ایک دعا بھی کہیں گے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سہل بن ابی محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب ہے مارے شیطان اس کی نماز کو مستقل رکھے۔

(ابوداؤد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کتاب و اپنی زبانیں انھوں کے سترہ ہی کہتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ رہا جان، جناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو انفرادی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتاب کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ اس کی کوئی پروا نہ کرتے تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نماز

کے سامنے گزرتے ہوئے گودھڑا کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(ابوداؤد)

اَسْتَعِظُكُمْ فَاَتَاَهُمُ شَيْطَانٌ -

(رداء ابو داؤد)

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ فاضلہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی اور ہتی تھی اور میرے پرست
نبی کی جانب بڑھتے تھے۔ جب آپ مجھ کو کہتے تو مجھے ٹھوکانا دیتے تو میں ہریش
لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں ہر پھیلا دیتی۔ جن بات اللہ نے فرمایا
اس زمانہ میں مکافول میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نازی بھائی کنگے
گننے میں کس قدر گناہ ہے اور نہ در کس طرح، شرمناک ہو کر کہے تو وہ ایک
قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہے گا کہ ہر شمار کرے۔

(المنہاج)

جن بات کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نازی کے گے گزرنے
والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ نصف ادا ہو جائے گا اور اگر اسے اور
نمازی کے گناہ گزرنے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے
بچے آسان ہے۔ (مالک)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ستر کے بغیر بار ادا کر لے
تو اس کی نماز کو گناہ خنزیرہ سموی۔ جو سی اور عورت منقطع کر دیتی
اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے
گندی جہاں تک ہتھ پڑا کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسَاءُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قِيَمَتِهِمْ فَلَمَّا دَا
سَجِدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ وَجَعَلْتُ قَدَا دَا عَامِرَةً لَهَا
قَالَتْ وَالْمَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ بِذِمَا مَصَابِيحِهِ -
(متفق علیہ)

۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْلُ أَحَدٍ لَكَ قَالَهُ فِي أَنْ يَسْرِبَ
يَدَايَ كَيْفَ يُعْزِئُكَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّكَ لَنْ تُبَيِّتَ مِائَةً
عَامٍ حَتَّى تَكُونَ مِنَ الْخَطَاةِ الَّتِي خَطَا -

(رداء ابن صلیح)

۴۲۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ الْخَبَرِ قَالَ كَوَيْلُ أَحَدٍ لَكَ بَيْنَ

يَدَيْكَ الْخَبَرِ مَا كَانَ عِنْدَكَ لَكَ أَنْ تُسْتَفَ بِهِ خَيْرًا لَكَ
مِنْ أَنْ يَمُوتَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي يَدَايِهِ أَهْلُ عَمِيرٍ -
(رداء مالک)

۴۲۳ وَعَنْ أَبِي عُبَايَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصِلُ أَحَدٍ لَكَ فِي غَيْرِ الشَّرَفِ قَالَتْ
يَقْطَعُ صِلَتَهُ الْوَجَارُ وَالْجَبَرُ يُرِيدُ الْهَرُؤُ وَالْجَبَرُ
وَالْمَرْأَةُ وَتَحْزَنُ عَمْرًا مَدْفُوعًا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى عَدَا
لِكَحْمٍ - (رداء ابو داؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص

مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

۴۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسَةٍ

کے ایک گوشہ میں مدنی افروز تھے اس آسے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور
 علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام
 کا جواب دے کر فرمایا اے خداوند نماز پڑھو۔ تمہاری نماز میں بھی سو گیا نماز ادا
 کی اور پھر کر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا یا ہذا
 پڑھو تمہاری نماز میں بھی سو گیا اور نماز پڑھ کر وہی آیا پھر سلام
 کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا یا ہذا پڑھو تمہاری نماز
 میں بھی سو گیا۔ ایسا تین بار ہوا تب ہوا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ مجھے نماز سکھائی تو سر کا دھنسا دیا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اسی طرح
 دھنسا کر پڑھو کہ اس کی طرف کھڑے ہو کر کبیر تحریر کیں کہ آیات قرآنی میں سے جو کچھ
 یاد ہو اس کو پڑھو پھر طہینان سے روکنا کہ اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو
 ہاؤ اس کے بعد طہینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر طہینان سے
 بیٹھو اور دوبارہ طہینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر
 اور سجدے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز کرو۔ (مشفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز کو کبیر تحریر اور قرأت الحمد للہ و الحمد للہ اللہین کے ساتھ شروع
 کرتے اور سجدے کرتے کہ تو سجدے ہوتا اور دھنسا کر دھنسا کر حالت
 میں ہوتا اور کھڑے سے سجدے کرتے تو اس وقت سجدے میں نہ ہاتھ جب تک
 سیدھے نہ کھڑے ہوتے اور جب کھڑے سے سر اٹھاتے تو دوسرے کھڑے ہی
 ہاتھ سے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دو رکعت کے بعد انقیات پڑھتے اور
 بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھے پھر کھڑے ہوتے اور شیطان کی
 نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں کھینچوں کو زمین پر اس طرح
 بٹھانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پیچھے بٹھاتے ہیں اور
 نماز کو سلام پڑھ کر رہتے۔

(مسلم)

حضرت الامیر ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد
 کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عاریت
 نواہی یاد ہے۔ میں نے کہا کہ جب آپ کبیر تحریر کرتے تو انھوں کو کندھوں تک
 لے جاتے اور سجدے کرتے کہ تو کھینچوں کی حالت میں سے کھینچ کر کھینچ
 کرتے جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ اگر کبھی

الْمَسْجِدِ فَصَلِّ تَحْتَهُ فَسَلِّ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ
 فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ حُرْجَةً فَصَلِّ تَحْتَهُ فَسَلِّ
 فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
 فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الْآخِرِ بَعْدَهَا عِلْمِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الوُضُوءَ ثُمَّ
 اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مِنْكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْكَعْ
 حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا
 ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى
 تَكْمُلَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا
 كَرْرًا بِقَائِمَةٍ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ ارْكَعْ
 ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (مسند علي بن أبي طالب)

۳۵۔ وَعَنْ مَرْثُةَ فَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْفَرَاةُ
 يَا الْحَمْدُ وَنُوبِ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ لَمْ يَسْجُدْ
 رَأْسَهُ وَلَمْ يَقُمْ بِهِ وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ
 رَأْسَهُ مِنَ الْكَرْمِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا
 وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى
 يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الثُّمْنَةَ
 وَكَانَ يَقْرَأُ بِحُجْلَةِ الْيُسْرَى وَيَتَوَسَّلُ بِحُجْلَةِ الْيُمْنَى
 وَكَانَ يَنْهَى عَنْ حُقْفَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَقُولَ
 الرَّحْمَنُ وَرَأْسُهُ أَفْرَاقُ الشَّيْرِ وَكَانَ يَقُولُ الصَّلَاةُ
 بِالْمُسْلِمِينَ. (نور مؤرخ)

۳۶۔ وَعَنْ أَبِي حَسَنِ الشَّاعِرِيِّ قَالَ فِي تَعْرِيفِ
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ فَطْلُكُمْ
 بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِذَا
 كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ جِدَارَ مَسْجِدِهِ إِذَا ارْكَعَ أَفْكَتْ
 يَدَيْهِ مِنْ مَسْجِدِهِ ثُمَّ هَضَمَ عَصَدَةً كَرَا إِذَا ارْكَعَ

رَأْسُهُ اسْتَوَى حَتَّى يَمُودَ كُلُّ فَعْلٍ مَعْنَاهُ فَإِذَا اسْتَجَبَ
وَضَعُ يَدَيْهِ غَيْرَ مُتَعَرِّضٍ وَلَا قَائِمٍ مَعْنَاهُ وَاسْتَقْبَلَ
يَا طَرَفَ أَصَابِعِ رَجُلَيْهِ الْوَبْكَهَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى
فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَكَلَّمَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى
وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَمًا عَلَى مَقْعَدِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۷۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَرْتَفِعُ يَدَيْهِ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا أَقْبَسَهُ صَلَوَاتُهُ
قَدَمًا يَنْهَضُ رُكُوعًا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا
كَمَا قَالَ جَدُّهُ اللَّهُ يَسِّرُ حَمْدَهُ نَوَّاتُكَ أَنْ حَمْدُكَ
كَانَ لَا يَمُودُ ذَلِكَ فِي الشُّجُورِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۳۷۱ وَعَنْ شَرِيحِ ابْنِ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي
الرُّكُوعِ كَلَّمَ رَجُلَهُ يَدَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يَدَيْهِ فَإِذَا قَامَ
رَفَعَهُ يَدَيْهِ حِينَ رَفَعَهُ يَدَيْهِ فَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ
رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُثْمَانَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۷۲ وَعَنْ قَتَادَةَ ابْنِ الْعُرَيْثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
يُخَادِي يَوْمَهُ الْأُذُنَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَكَانَ
تَجَمُّدِ اللَّهِ يَسِّرُ حَمْدَهُ فَكَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ قَرْنِي يَدَايَهُ
حَتَّى يَخَادِي يَوْمَهُ أَمْرُومَ الْأُذُنِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۳۷۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي رُكُوعَيْنِ صَلَوَةٍ كَعَيْنٍ حَتَّى
يَسْتَوِيَ قَائِمًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۷۴ وَعَنْ قَاتِلِ بْنِ حُبَيْرَةَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کے تمام حصے اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے
دھن کو سیکڑتے اور نہ کمزوروں کو زمین پر پھاسے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ
قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا سر اٹھا کر
کھڑے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں سر کو گتے بڑھا کر دائیں سر
کو گتہ کر کے سر کی گتے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کا لول تک اٹھاتے جبکہ ماں کو شروع کرنے والے ہوتے
اسی حرکت سے کہ گتے کی گتہ کرتے اور جب کمر سے سر اٹھاتے تو سر اٹھ
اٹھ کر ہاتھ تک اٹھاتے کہیں سجدوں کے دو میان الیاء کرتے یعنی
بیر گتے وقت کمروں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(مسند علیہ)

باب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر
رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو گتہ کرتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے الہ
جب کمر سے کھڑے تو ہاتھ اٹھاتے پھر سر اٹھاتے کہیں سجدوں کے دو میان الہ
جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے الہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما اس لول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گتہ کرتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے الہ اور جب آپ
رکعت سے اٹھتے تو سر اٹھاتے کہیں سجدوں کے دو میان الہ ایک روایت کے مطابق
آپ ہاتھوں کو سنا اٹھاتے کہ لول کے اوپر کی ہاتھ تک جاتے۔

(مسند علیہ)

حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طاق
رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)
حضرت عائشہ بن حورث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا رَفَعَهُ
الْمُتَحَفُّ بِخُشُوعِهِ ثُمَّ رَفَعَهُ يَدَهُ الِیْمَنَى عَلَى الْیُسْرَى
فَلَمَّا أَمَّا أَنْ یُزَكِّیَ أَحْرَجَ يَدَیْهِ مِنَ التَّوْبِ مَسَحَ
رُكْعَهُمَا وَكَبَّرَ قَدْ كَمَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اسْمَ اللَّهِ لَمَنْ جَعَلَهُ
رَفَعَ يَدَیْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ تَيْنِ كَفَّیْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ
یُؤَمِّرُونَ أَنَّ یُضَمَّ الرَّجُلُ الْیَدَ الِیْمَنَى عَلَى وَرَاحِیِ
الْیُسْرَى فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۴۲۳ وَعَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ یُكَبِّرُ حِينَ یَقُومُ ثُمَّ
یُكَبِّرُ حِينَ یُزَكِّی ثُمَّ یَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَمَنْ جَعَلَهُ
صَلْبَةً مِنَ الزَّلَعَةِ ثُمَّ یَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَمَاتُكَ لِحَدِّ
ثُمَّ یُكَبِّرُ حِينَ یَقُومُ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِينَ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی
یُكَبِّرُ حِينَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِينَ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی
لِیُفْعَلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَقٌّ یُعْصِمُهَا وَیُكَبِّرُ
حِينَ یَقُومُ مِنَ الْیُسْرَى تَحْتَ الْبُخَارِیِّ -

(مُسْنَدُ عَلَیِّ)

۴۲۴ وَعَنْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْصَلَ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْمُتَوَكِّلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۴۲۵ عَنْ ابْنِ حُمَيْدٍ الْقَائِدِ قَالَ فِي عَشْرَةِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَفْصَلُكُمْ صَلَاةً
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاغِرٌ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ
تَمَامَ يَدَيْهِ حِينَ یَقُومُ ثُمَّ یُكَبِّرُ ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی
ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی
ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی
ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی ثُمَّ یُزَكِّی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ عیب ماننا ادا فرماتے تو اسے ہاتھ اٹھا کر پیر کر دیتے
تھے پھر اپنے ہاتھ پاؤں کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے
جب دو رکعت کا ارادہ کرتے تو کبھی اسے ہاتھ بائیں رکھتے ان کو اٹھا کر پیر کرتے
پھر رکعت کرتے اور سب اللہ من حمد کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کا احاطہ
اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کے درمیان
سجدہ کرتے تھے (مسلم)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو وہ سکھایا جاتا
تھا کہ حالت نماز میں نماز اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی گائی پر رکھ
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام نہا کر پہلے تکبیر پیر کرتے
جب رکعت کرتے تو پیر کرتے جب رکعت کرتے اس کے واسطے اللہ من حمد کہتے
رکعت کے بعد کھڑے ہوتے پیر کرتے اور رہا ایک الحمد کے سبب چلتے
تو تکبیر کرتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کرتے جب سجدہ کرتے تو تکبیر کرتے
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کرتے ایسا ہماری نماز میں ہر رکعت میں کرتے
جہاں تک نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے بعد کے بعد
جب اٹھتے تو تکبیر کرتے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام نہا کر پہلے تکبیر پیر کرتے

حضرت ابو حمید ساعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں جیسے تھا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز سے میں یاد دلوا سوں کہ کیا بنا ہے میں نے
کہا کہ سرکار حبس نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کمرہوں تک اٹھا
کر پیر کر دیتے پیر کرتے ہیں، پھر رکعت کرتے پیر کرتے لہذا اپنے ہاتھوں
پر رکھتے کہ رکعتوں تک اٹھاتے پیر کرتے رکعت کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے پیر کرتے
اور رکعتوں میں کہ رکعت سجدہ کرتے اور سر کو اٹھاتے اور دوبارہ بلند
کرتے پیر کرتے، اٹھا کر سب اللہ من حمد کہتے پیر کرتے رکعتوں تک

سَمِعَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُعَاوِذَ بِمِصْبَحِ سَيِّدِي
 مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ
 سَاحِدًا أَمِيحًا فِي يَدَيْهِ عَنْ جَنَّتَيْهِ وَيَعْتَدُ أَهَابِيَهُ
 بِجَلْبِيهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بِحَمْدِ الْيُسْرَى
 فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَقْعُدُ عَلَى سِرْجَةٍ كُلِّ مَقْطُوعٍ
 رَأَى مَوْضِعِهِمْ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَقْرَأُ بِحَمْدِ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا
 ثُمَّ يَقْعُدُ عَلَى سِرْجَةٍ كُلِّ مَقْطُوعٍ إِلَى مَوْضِعِهِمْ
 ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقْعُدُ فِي التَّرَكُّبِ أَيْ يَسِيرَةً مِنْ ذَلِكَ
 ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ التَّرَكُّبِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى
 يُعَاوِذَ بِمِصْبَحِ سَيِّدِي كَمَا كُنْتُمْ التَّائِبِينَ الصَّلَاةَ
 ثُمَّ يَسْتَمِعُ ذَلِكَ فِي تَوَكُّفٍ مَقْلُوبٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ
 السُّجُودَةُ أَلْفًا فِيهَا السُّجُودَةُ الْخَامِسَةُ بِحَمْدِ الْيُسْرَى
 وَقَدْ مَضَتْ عَلَى رُفْدِهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَكَرَ فَالْوُضْأَتِ
 هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي نَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّبِيُّ دُرُودِي
 لِقَوْمِي وَأَنْتَ مُلَاحِظٌ مَعْنَاهُ وَقَالَ ابْنُ رَجَبٍ فِي
 هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ لِأَيٍّ دَاوُدَ
 مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى
 رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَائِمٌ عَلَيْهِمَا وَتَوَكُّفٌ يَدَيْهِمَا
 عَنْ جَنَّتَيْهِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَهُنَّ أَلْفَةً وَجَبَّتُهُ
 الْأَرْبَعُ وَتَعَلَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنَّتَيْهِ وَوَضَعَهُ كَقَبْرِ
 حَدٍّ وَمُتَكَبِّرٍ وَكَذَلِكَ بَيْنَ قِيَامِهِ عَلَيْهِمَا سَلِي
 لَهْطَةً عَلَى شَيْءٍ مِنْ قِيَامِهِ حَتَّى قَدَّمَ ثُمَّ جَلَسَ
 فَأَقْرَبَ بِحَمْدِ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِسَمْدِ الْيُسْرَى
 عَلَى قَبْلَتِهِ وَوَضَعَهُ كَقَبْرِ الْيُسْرَى عَلَى كَتِفَيْهِ الْيُسْرَى
 وَكَقَبْرِ الْيُسْرَى عَلَى كَتِفَيْهِ الْيُسْرَى وَأَعَارَى لِيُسْرَى
 يَعْنِي التَّشَابُهَ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَإِذَا قَعَدَ فِي التَّرَكُّبِ
 قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدِيمِ الْيُسْرَى وَتَوَكَّفَ الْيُسْرَى
 وَلَإِذَا كَانَتْ فِي التَّرَابَعَةِ أَقْنَى يَدَيْهِ الْيُسْرَى

اور اعتدال تک اٹھا کر کھڑے اور سجدہ ہی پہلے جاتے اور سجدہ میں اٹھوں
 کو گھٹوں سے جدا رکھتے اور پردوں کی انگلیاں کھولتے پھر سر حاشے پھر بائیں
 پر کھینچ کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ ریشم کی ہڈی کے تمام سرے اپنی اصل
 حالت میں آجائے بعد سر اسجد کو کہنے اور کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 بیٹھتے یہاں تک کہ گردن کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آتی ہیں پھر اس سے اٹھتے اور پھر
 رکعت اس طرح ادا فرماتے لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست بلند
 نہ ہوں تک اٹھا کر کھڑے جس طرح کہ پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے
 بقید ادا کو کہتے لیکن جب تری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے
 بعد سلام پھرایا گیا ہے تو بائیں پاؤں کاں کوبائی بائیں ہاتھ کھڑے ہو کر
 بیٹھتے پھر سلام پھرتے اس طریقہ پر کوس کر حاضرین صواب نے فرمایا آپ نے
 درست کیا۔ اور اوردواری لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا
 معصوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث من معج ہے لیکن صاحب
 اوردو نے اس حدیث سے اس طرح نقل کیا کہ کعب کے وقت ابی ہشیر
 کو گھٹوں پر کھٹے نوک کان کو کھٹے ہوئے ہیں اور اپنے ۲ سون کو چپے کا
 کہاں سے بدست۔ سہ ہنوں سے بدست۔ سہ کھٹے یہاں پھر کھڑے ہوئے
 بائیں ہاتھ کھڑے کعبہ میں پر لگتے اور ہاتھوں و غنوں سے جدا رکھتے
 اور دونوں ہاتھ کعبہ کے محاذ کی ہشتاد و سب کعبہ کے انہوں پر لگائے پھر
 دونوں گھٹوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل
 کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ میں گھٹے پر دو ہاتھ اور بائیں گھٹے پر
 بائیں ہاتھ ہاتھ ہاتھ دایں پر کا اور پری حصہ قبلہ رخ اندھا ہاں پھر کھڑے ہو کر
 تھا اور گشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت
 کے مطابق جب دو گھٹوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ نشست بائیں پر لگے
 قوس پر چوٹی اور دایاں پر کھڑا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں
 سر پر دایں پر لگاتے اور دو ہاتھ قدم کیسے ہاتھ نکالتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاحِدٌ قَدْ مَنَّ مِنَ تَائِبَةٍ وَاحِدَةٍ -
 ۴۳۷ وَعَنْ ذَاتِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ اَبْهَمَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتِ قَامَلَتِ الْقُلُوبُ وَفَعَلَتْ يَدَايِي حَتَّى
 كَانَتْ يَدَايِي تَمُكِّنُهُ وَحَادِي لَهَا مَسِيرًا اَوْ مَسِيرًا
 مَسِيرًا كَبْرًا رَدَّاهُ اَبُو وَاقَعٌ فِي يَدَايِي لَمْ يَزَلْ يَرْفَعُ يَدَايِي
 اِلَى قَعْمَةِ اُذُنَيْهِ -

۴۳۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنَا فَيُحَدِّثُ شِمَالًا
 يَمِينًا - (رواه الرقيق في قباين مائة)

۴۳۹ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مَسَى
 فِي السَّجْدِ كَثْرَةَ حَتَّى كَسَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَدَّ مَعَكَ تِلْكَ وَكَانَ
 لَهُ مَسَلٌ فَقَالَ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ
 اِذَا تَوَضَّعْتُ اِلَى الْفِلْكِ فَكَبَّرْتُ ثُمَّ اَقْرَأُ بِأَوَّلِ الْقُرْآنِ
 فَمَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا اَنْتَ قَامْتَ فَاجْعَلْ رِجْلَيْكَ
 هَلِي رُكْبَتَيْكَ وَتَمِيزْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَكَفَا
 رَفَعْتُ لَمْ يَزَلْ مَسْكُوكًا رَافِعًا رَأْسَكَ حَتَّى تَرْتَجِعَ
 الْوُضُوءَ اِلَى مَكَوَسِهِمَا فَاِذَا اسْبَدَتْ فَمَرَّتْ لَتُجَبِّدَ
 فَاِذَا رَفَعْتَ فَاسْبِسْ هَلِي فَمَرَّتْ اَلْبُسْرَى فَتُصَلِّ
 ذٰلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَتَسْجُدُ حَتَّى تَطْلُعَ هَذَا الْقَطْعُ
 الْاَسْبَلِيَّ وَرَدَّاهُ اَبُو وَاقَعٌ وَفَعَلَتْ يَدَايِي حَتَّى
 رَدَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَتْ يَدَايِي حَتَّى
 قَالَ اِذَا اَنْتَ اِلَى الْقُلُوبِ فَتَوَضَّعْ كَمَا اَمَرَكَ اللهُ بِهِ
 ثُمَّ كُنْ هَدًى فَاَيُّهُ قَانَ كَانَ مَعَكَ خِرَانٌ فَاَقْرَأْ اِذَا
 قَامْتَ مِنَ اللهِ وَكَبَّرَهُ وَهَلَاكَ نَفْسُكَ -

۴۴۰ وَعَنِ الْقُصْبِيِّ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُلُوبُ مَسِي مَسِي فَتُفْهَدُ
 فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتُحْشَرُ وَتُصَدَّرُ وَتُسَكَّنُ تَوَلَّى
 يَدَايِكَ يَقُولُ تَرَفَعُهُمَا اِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَطْرُقُهَا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز
 کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو رکوع کی طرف اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں
 کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے ٹک جاتے پھر تکبیر پڑھتے اور
 ایک سو اسی کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی رست لگاتے تھے۔

حضرت قبیصہ بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو ہمیں
 ہاتھ گھمائیں سکھاتے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت صفوان بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نے
 مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو پہلے فرمایا مینی نا رکھا ادا وہ کو تسمیہ نماز
 میں پہلی تین صواب سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح
 مدد کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلی کی صواب ذکر کے کھڑے ہو
 تو پہلے سجدہ پڑھو پھر اس کے بعد قرآن پڑھو اور اس کی مشیت پڑھو پھر
 جب کھڑے ہو تو اپنے گھٹنوں کو تسبیحوں اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع کی
 خبر کر رہی ہو کہ سجدہ کر لو جب رکوع مکمل کر لو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس
 طرح سجدے کھڑے ہو کہ ریزہ کی ہڈیاں اپنی جگہ پر رہیں اسی طرح اطمینان
 سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے ہاتھیں گھٹنے کے بل ٹھیک ادا کی طرح
 ہر رکعت اور اس کے بعد وہی کہ یہاں تک کہ ہر اطمینان سے پڑھو پھر
 (معاذ اللہ) لیکن بعد ازاں نے حضور کی تہذیب کے ساتھ دعا پڑھا کیا جبکہ تہذیب
 سال سفاس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس حدیث کے ساتھ
 نقل کیا جب تو نماز کا رادہ کہ یہ اللہ کے حکم کے مطابق۔ ورنہ اگر بعد
 میں کہ تسمیہ پڑھو پھر اسی طرح ادا کر اگر قرآن کریم یا سورہ قمر میں سے
 تلاوت کرو یا الحمد للہ یا اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کر۔

حضرت حنبل بن حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا و دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد اللہ
 ہے جس میں توبہ و خروج اور مسکن کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے
 ہاتھ رومہ کے لیے ہاتھ رومہ کی گتے میں پھر پڑھا یا انھوں کو پڑھو اگر

عانبہ بلند کرد تیری تسبیح کا رخ ترے چہرہ کی جانب جو پھر اس طرح کرانے
میرے رب کو جس سے الیہا نہ کیا تو وہ الیہا اور الیہا ہے اور ایک روایت کے
لحاظ سے وہ نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

وَجْهَكَ وَتَعْمَلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ ذَلِكَ
فَهُوَ كَذَّابٌ كَذَّابٌ قَرْنِي يَوْمَئِذٍ فَهُوَ جَدَّابٌ -
(دَعَاةُ الْيَتِيمِ)

تیسری فصل

حضرت سعید بن جابر بن مطلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے
اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کی اس طرح سجدہ کرتے وقت دو دو
دکھتے سے اٹھتے وقت تکبیر کی، اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

حضرت حکمر بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دو دن مارا، بیس مرتبہ تکبیر کی تو
میں نے بعد میں جناب بن عباس سے کہا کہ یہ شخص بوقوف ہے تو انہوں نے
فرمایا تیری ماں تجھے گم کہے تو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (بخاری)
حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ عمل
اس وقت تک جاری رکھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔

(مالک)

حضرت بلقر بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو میری صلوٰۃ والسلام کی طرح نماز پڑھاؤں گا
آپ نماز پڑھاؤں گا تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریم کے ہاتھ نہ اٹھائے نہ نیچا
درو اور نہ سال میکن مگر اللہ اور نے فرمایا کہ اس معنی میں یہ حدیث درست
ہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منکرتے اور
دلوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر تکبیر تحریم کہتے تھے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فکر کی امامت فرمائی مسنون کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

۷۰. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَابِرٍ الْبَخَارِيُّ قَالَ
صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ وَجَعَلَ رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَجَعَلَ سَجْدًا وَجَعَلَ رَفَعَ حِرَّتِ
الرُّكُوعَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. (دَعَاةُ الْبَخَارِيِّ)

۷۱. وَعَنْ وَكْرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ سَعِيدِ بْنِ جَابِرٍ
فَتَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَهَوَّشَ بَيْنَ تَكْبِيرَةٍ فَقُلْتُ يَا ثَلَاثِينَ
إِنَّكَ لَأَعْمَى فَقَالَ لَيْسَ لَكَ أَمْلَكَ سَعِيدُ بْنُ جَابِرٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (دَعَاةُ الْبَخَارِيِّ)

۷۲. وَعَنْ عَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَتَنِ مَوْلَا قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الصَّلَاةِ وَكَلِمَا
خَفِضَ رَفَعَهُ فَكَبَّرَ يَرْكَبُ إِلَيْكَ صَلَاتُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى لَوَّى اللَّهُ. (دَعَاةُ مَالِكٍ)

۷۳. وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا
أَسْمِعُ بِكُمُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَلَمْ يَرْفَعْ بَيْنَ التَّكْبِيرِ فَاجِدَةٌ ثُمَّ تَكْبِيرُ الْإِمَامِ تَكْبِيرُ دَعَاةِ
الْيَتِيمِ وَأَبْرَدَاةَ وَالنَّسَائِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ لَكَ
يَصُوحُّ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى.

۷۴. وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ الشَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَفْهَلَ
الْوَهْلَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ -
(دَعَاةُ ابْنِ مَالِكٍ)

۷۵. وَعَنْ أَبِي مُدْرِيَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَ فِيَّ مِنْ خَيْرِ الصُّلُوحِ رَجُلٌ

ہرگز لوگوں کو اسلام بچھرنے کے بعد دوسرا اشارے اس کی طرف ہو کر دیا جائے تو اس
تہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے
ہو تم کہتے ہو کہ تم جو کہہ دیتے ہو وہ بھولتے ہو تیرے ہوتا ہے۔ حد کی قسم میں نے بھی
بھی اسی طرح دیکھا ہوں جس طرح کسانے دیکھا ہوں۔

(راحد)

تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

پہل فصل

فَاسْمُ الصَّوْتِ قَدْ تَسْمَعُوهُ تَكْدِمُهُ رُسُلُ أَهْلِ صَلَاتِهِ
عَلَيْهِ وَسَلُّوْا ثَلَاثَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَللّٰهُ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّحُ
اَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ عَنِ النَّبِيِّ وَرِثَتَا تَصْعُوْنَ وَاهْلُوْ
اِيَّاهُ لَا تَرٰى مِنْ خَلْقٍ كَمَا اَنْتُمْ مِنْ نَّبِيِّ يَدِي -
(زَادَهُ اَحْمَدُ)

بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

۷۵۶۔ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ ثَلَاثَ قَعْدَتٍ يَأْتِي أَوَّلُهَا بِأَرْسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ بَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا يَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَلِّغْ أَمْرِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَعْدَتْ بَيْنَ الْمُشْرِقِ وَالتَّكْبِيرِ اللَّهُمَّ لَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَتَقَنَّ التَّوْبِ الْأَتَّعِقُ مِنَ الذَّكْرِ اللَّهُمَّ أَهْلُ خَطَايَايَ بِالتَّكْوِينِ التَّكْوِينِ وَالْبَرِّ - (مُسْنَدُ حَنَبِيٍّ)

۷۵۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا أَدَّاهُ تَعْلُوًّا كَثَرَتْ قَالَ وَتَحْمِلُهُ دُجُوعِي بِاللَّيْلِ فَطَرْتُ الشُّعْرَ ثَلَاثَ حُرُوفٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنْ صَلَوَتِي وَتَسْبِيحِي مَخِيَايَ وَمَا فِي رِثَتِي تَعْلِيمِي لَأَسْأَلُكَ لَوْ بَدَلْتُ أَمْرِي وَأَنَا مِنَ السُّلَيْمِيْنَ اللَّهُمَّ أَنْتَ مَلِكُ لَدُنِّي لَوْلَا أَنْتَ رَيْتُ وَأَنَا هَبْدُكَ فَلَمَّتُ لَفُوتِي وَاهْتَفْتُ بِنَاجِي فَاهْتَفْتُ بِدُجُوعِي خِيْبَتَا لَدُنِّي لَا يَخْفُو الدُّجُوعُ إِلَّا أَنْتَ وَاهْتَفْتُ بِإِحْسِنِ الْخَلْقِ لَا يَتَعَدَّى إِحْسِنَهَا إِلَّا أَنْتَ وَاهْتَفْتُ بِعَفْوِي سَيِّئَتِيهَا لَا يَغْفِرُ عَفْوٌ سَيِّئَتِيهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْعَفْوُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشُّعْرُ كَيْسَ رَأَيْكَ أَنَا بِكَ وَاللَّيْلُ تَبَارَكْتَ

حضرت ابو مرزوقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر اور قرائت کے درمیان خاموش رہتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یا رسول اللہ میرے حال آپ پر قربان۔ تکبیر تحریر اور قرائت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سرکھانے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوند امیر ہے اور گناہوں کے درمیان امیر اور وہی پدید کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دور کیا ہے۔ خداوند مجھ کو ان سے اسی طرح پاک دیکھنا جس طرح سفیر کرامت اسی سے احاطہ کیا ہوا ہے خداوند امیر ہے گناہوں کو پانی اور برف اور آدھ سے دھو دھو سے (مستحق عیہ)۔

حضرت ابو مرزوقہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو میری روایت کے مطابق توبہ تحریر کرتے اور تحریر کے بعد فوراً اس کے بعد فرماتے ہیں تے پہلے میرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے میں نے اسماؤں اور دین کو پیدا فرمایا میں صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکوں میں سے نہیں میری نماز اسکاں عبادت میری حیات موت سب اللہ کے لیے میں ہر سب سے جہاد کا سب سے اعلیٰ اس کا کوئی شریک نہیں اللہ مجھے ہی حکم دیا گیا ہے اللہ میں سب سے ماسماں ہر خداوند تو بادشاہ ہے تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی گناہوں کا حق اللہ ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرماتیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں ہے جس احاطہ کی ہر شے خداوند امیر ہے سوا اور کوئی اچھا نہیں کی جانتا تیرے کہ خدا والا نہیں۔ میرے احاطہ سے نہیں بچھڑے اور میرے کرنے والا تیرے

٤١- وَكَانَ بَيْنَهُمْ مَقْعٌ أَنَّ نَبِيَّ رَسُولٍ أَتَى
أُمَّةً عَلَيْهِمْ دَسْلُوكٌ فَقَالَ اللَّهُ الْكَلْبُ كَيْفَ أَتَى
كَيْفَ أَتَى الْكَلْبُ كَيْفَ أَتَى الْكَلْبُ كَيْفَ أَتَى
كَيْفَ أَتَى الْكَلْبُ كَيْفَ أَتَى الْكَلْبُ كَيْفَ أَتَى

كُنْجَمٌ وَلَكِنَّهُمُ وَهَمِيحٌ نَعَاهُ أَبُو دَاوُدَ قَائِمٌ حَلَبِيَّةٌ
إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ يَدَ الْوَدَّ وَالْعَمَدَ وَنَوَ كَثِيرًا وَدَ كَرِهَ
الْجَرِيَّةَ مِنَ الْكَيْطِلِ الرَّجِيحِيِّ وَقَالَ عُمَرُ نَفَقَةُ الْكَبِيرِ
تَلَقَّتْ الْبَيْعَةَ وَهَمَرَةُ الْمَوْتَةِ -

٤١- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَتِي سَكَنَةٌ إِذَا كَانَتْ وَ سَكَنَتِي إِذَا كَانَتْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالْمَقْصُورِ عَلَيْهِمْ مَعْدَلًا الْعَالَمِينَ فَصَدَّقَ أَبِي بِنْتُ كَعْبٍ رِوَاةُ أَبِي ذَرٍّ وَرَوَى أَبُو بَرٍّ وَابْنُ مَعِينٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ.

٤٦٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُكَبِّرُ وَيُسَبِّحُ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَمَعَ الْفَرَغَةَ
الَّتِي تَعْبُدُ بِهَا الْعَالَمِينَ وَكَوْنَتْ كُنْتُ هَكَذَا فِي مَوْجِبِ
سَبِّحَةِ ذِكْرِ الْمُعْتَمِدِ فِي أَقْرَابِ ذِكْرِ أَصْحَابِ الْمَجْلِسِ
فَنُفِيسُهُ وَحَدَّثَ -

٤٣٨ عَنْ عَبْدِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَمْتَعَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنَسِيَّتِي وَمَعِيَا قَوْمِي لِلْوَيْتِ الْعَالَمِيِّنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَلَأَمْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَفْعُو عَنِّي لِأَحْسَنِهَا وَلَا أُنْتَ وَفِي سَبِيلِ الْأَعْمَالِ وَسَبِيلِ الْأَخْلَاقِ لَا يَفْعُو سَبِيلَهَا إِلَّا أَنْتَ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ادا بیت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو پہلے گیسو پڑھتے پھر کہتے بیشک میری فاقہ جلالت حیات و موت سبب استغناء عاقلین کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں مجھے ہی حکم کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں خداوند اچھے اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت فرما۔ تجھ سے بہ تر ان کی جانب رہنمائی کرنے والا اور سزا نہیں مجھے ہے اعمال و اخلاق سے محفوظ رہنا ہے برے اعمال اللہ کے لئے اسلاف سے بچانے والا میرے سوا کوئی نہیں (رفیعی)

۴۴۔ وَعَنْ مُعْتَمِدِينَ مُسَلِّمَةً قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجْهَتْ وَجْهِي لَكَ يَا فَطْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خَوِيفًا ذَمًّا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَبِيبُ مِغْلًا حَتَّى نَيْتَ سَاجِدًا لَا إِلَهَ قَدَّرَ فَاسَامِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَدَاكَ إِلَّا أَنْتَ مُبْعَاثُكَ وَبِحَمْدِكَ تُقَرَّرُ (رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نفل اور کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریر کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق عزرائلی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حمزہ عمار کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں ہوں مروی ہے اور یہ اسناد بھی ہے یہ کہنے والے توراہ سے تیرے ہر کوئی معبود نہیں تو سچا ہے اور نوری توفیق کے لائق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

پہلی فصل

نماز میں قرأت کا بیان

۴۵۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ يَمُنُّ كَمْ يَقْرَأُ بِمَا يَنْتَعِزُ الْوُكُوبُ مُتَعَنِّقٌ عَلَيْهِ وَفِي يَدَيْهِ يُسَلِّمُ لِمَنْ كَمْ يَقْرَأُ بِأَمْرٍ الْقُرْآنِ فَصَلَّاهُ

۴۶۔ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً كَمْ يَقْرَأُ بِهَا بِأَمْرٍ الْعَرَبِيَّ فَيُحِبُّ حِدَايَةَ غَيْرِ تَسْمِيَةٍ كَيْفَ يَدْرِي مُرَّةٌ إِنْ تَكُونُ ذَلَاةً الرَّسُولُ قَالَ أَفْعَا بِهَا فِي تَعْلُوكَ قَرَأَ بِمَعْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَسَمْتُ الْقُرْآنَ نَبِيٍّ وَبَيْنَ عَمِيدِي وَبَيْنَ نَبِيِّي وَبَيْنَ عَمِيدِي مَا سَأَلَ قَرَأَ قَالَ الْعَبْدُ الْعَمِيدُ يَتَوَكَّلُ الْعَلَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِيدِي قَرَأَ قَالَ الرَّكْعَتَيْنِ الْكَرِيمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْأَى عَلَى عَمِيدِي وَ إِذَا قَالَ مَا لَيْكَ يَوْمَ بَيْنِي قَالَ مَجْدِي عَمِيدِي قَرَأَ قَالَ إِيَّاكَ تَعَبُّ قَرَأَ كَ كَسَمْتُ قَرَأَ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَمِيدِي وَبَيْنَ عَمِيدِي مَا سَأَلَ قَرَأَ قَالَ لَاهِدَا الْعَمِيدُ الْمُسْتَقِيمُ مَوْسَاةَ الَّذِينَ أَعْمَتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمُعْضَرِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ قَالَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی غار نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا مستحق علیہ لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ فاتحہ میں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے بلکہ اس میں ترمیم فرما کر کہ پوری نہیں ہوتی جب حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتداء میں پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اسے وقت درسی آہستہ پڑھ کر جو محسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے خداوند کریم کا واسطہ ہے میں نے نماز آپ اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور دے کے ہے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ اللہ اللہ رب العالمین کتاب ہے تو دعا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور دعا فرمائی الرحمن الرحیم کتاب ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری تعریف کی اور دعا فرمائی یوم الدین کتاب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایک نبی روایک مستعین کتاب ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور اللہ المستقیم وراط الذین نعت علیہم المصوب علیہم و الصالحین کتاب ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

و متعلق علیہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی حالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگاتے تھے اس طرح آپؐ کی پہلی دور کعتوں میں سورہ الم نشرہ کی سورہ کے برابر رکعت تھیں اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں رکعت فرماتے تھے آخری دور کعتوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ ذکرہ مقدار نصف پڑھتے تھے اور غار منور کی پہلی دور کعتوں میں اتنا پڑھتے تھے کہ ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور منور کی آخری دور کعت میں پہلی دور کعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ہابیر بن سرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی باتیں بتائی تھیں کہ انہیں ایک روایت کے مطابق سچا سام بکس لالعلیٰ خود کار مصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے جتنے انہوں نے

حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (حقیق ملیہ)

جناب اہم افضل بہت عادت روایت کرتی ہیں کہ میں نے نہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو افراسات عرفا کی تلاوت
فرماتے تھے۔ (محقق علیہ)

حضرت عابد رضی اللہ عنہ دعا پڑھتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دعا پڑھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر کہتے تو یہی قول کی ہامت کہ دعا یکسر ترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعا پڑھتا ہوں پڑھ کر کہتے اور جب ہامت کہ یہ کثرت ہوئے سورہ لقو شہد کر دی خود بن نماز ایک شخص جماعت سے ملتا رہا اور تمنا نماز پڑھی اور مسجد سے چلا گیا لوگوں سے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ابن صاحب نے کہا نہیں بلکہ وہ ان کی قسم میں اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کر دیں گا اور اگر سزا دیتے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان کو خوب واسطی تمہارا رحمت کرتے ہیں اور معاذ سے نماز پڑھتا ہے آپ کے ساتھ میری اور صاحب اپنی قوم

١٤- وَعَنْ أَبِي سَهْبٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَمَا نَحْذَرُ
فِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهُرِ وَالْعَصْرِ
مَحْرُوبًا فَيَأْتِيهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهُرِ قَدْرُ
قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ السَّجْدَةِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ
قَدْرُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَحَذَرْنَا فَيَأْتِيهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْرُ
الرَّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَذَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
وَالْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ فَيَأْتِيهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهُرِ
فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى الرَّصْفِ مِنْ ذَلِكَ .

(دَوَا مُسْتَبِيح)

٤٣- وَكَانَ عَمْرٍو بَيْنَ سَمْرَةَ قَالَتْ كَانَ الشَّيْءُ مَعِيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ بِأَيِّ مَشَى فِي
وَأَيِّ كَسَبَ اسْمُكَ الْأَعْلَى فِي الْعَمْرِ مَعْرُوفٌ ذِي
الظُّهْرِ أَهْلَكَ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمَغْرِبَ بِالطَّرِيقِ
(مَنْعَقُ عَلِيٍّ)

٤٤- وَعَنْ أُمِّ الْقُرَيْشِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْشِيِّ بِالْمُرْسَلَاتِ عَزَّوَجَلَّ. (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

٤٤٥ وَتَعْنِي خَابِرٌ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ قَوْمَهُ فَصَلُّوا
لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْلَةُ ثُمَّ أَف
قَوْمَهُ فَأَمَهُمْ وَأَعْتَرَهُمْ بِمَقَرِّكَ الْبَقَرَةَ كَانَتْ تَحْرَفُ رَجُلٌ
فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَعْدَةً وَتَمَعَتْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ فَتَنًا يَا
فُلَانُ قَالَ لَا وَاهُو وَلَا تَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا خَيْرَ لَكَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَ تِلْكَ لَوْ جِئْتُمْ بِالنَّهْلِ
قَرَأَ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْوَيْلَةَ ثُمَّ أَفَ قَوْمَهُ فَاحْذَرُوا

٤٤٠ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فِي الطُّهْرِ فِي الْأَوَّلَيْنِ بِأَمْرِ الْكُمَيْتِ وَالثَّانِيَيْنِ بِأَمْرِ الْكُفَيْلِ الْأَخَوَيْنِ بِأَمْرِ هُبَابِ بْنِ أَبِي كَيْسَانَ الْأَزْدِيِّ أَحْسَنًا ثُمَّ يَقُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطْبَقُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدا فی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو رکعت چوتھے بعد آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی پتھار کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت سہوئی اور اسی طرح تیسری رکعت اور ایسا ہی نمازِ ظہر میں کرتے۔

میں آئے اور وہ پھر شروع کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فقہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ تم
والمشیر و منہما و المفضی۔ واللہ اعلم بالصواب اور پھر اسے ایک بار علی کی
تلاوت کیا کہ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں دانتیں والے تھوک پڑھتے سنا ہے اور میں نے
نہیں سنا کہ کوئی آپ سے جتر پڑھنے والا ہو (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو نماز میں قیام القرآن مجید اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت
فرماتے ہوئے آپ کی تلاوت دہرا کر سنی تھی۔

(مسلم)

حضرت عمرو بن مرثدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللہ اعلم بالصواب کی تلاوت کرتے

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ایک مرتبہ کہہ کر میں تلاوت فرمائی امامت فرمائی
تو آپ سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ
علیہم السلام کا ذکر آیا تو آپ پر رقت طاری ہوئی اور آپ اسی وقت
رکعت کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے منہ سے تلاوت فرمائی کہ میں اللہ عزوجل کی تلاوت فرماتے
اور دوسری رکعت میں اے اللہ تعالیٰ علی ہر ناس نازل ہے۔

(متفق علیہ)

جناب عبید اللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان
جناب ابو ہریرہ کو دیکھا کہ حکام مقرر کیا اور خود مکرچا گیا جناب ابو ہریرہ نے
جھک کر سرفرازی فرمایا تو میں رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری رکعت
میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جمعہ کے دن انیس سو بار قرآن کو پڑھنا سنا۔

(مسلم)

يُسَبِّحُهَا ثَمَرُ الْبَقَرَةِ قَامِلًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَكُنْ أَتَدْعُو النَّاسَ وَ
مُنْعَهَا وَقَدْ نَهَى رُوِيَ الثَّيْلِيُّ إِذَا يَغْتَسِلُ وَصَبَّحَ بِسُورَةِ
الْاٰخِلِيْنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُضْءِ وَالْيَتِيْمِ وَالرَّيْثَانِ وَمَا سَمِعْتُ
اَحَدًا اَحْسَنَ حُثُوْرًا مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي التَّجْوِيْدِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ
نَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلَوَاتُهُ بَعْدَ تَحْوِيْلِهِ -

(تَعَاوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي التَّجْوِيْدِ وَالْقُرْآنِ اَلْاَحْسَنَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّائِبِ كَانَ صَلَّى لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْرَةَ يَكْتُمُهَا فَاسْتَفْهَمَ
سُوْرَةَ الْاٰمُرِ مِيْمَيْنِ حَتَّى سَجَدَ وَكُرِّمُوْنِ وَهَرُوْنِ اَوْ ذُوْكَرَ
يُحْيَى اَخْبَرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَةُ خَدِجَةَ
(تَعَاوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۰ وَعَنْ ابْنِ مَرْيَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي التَّجْوِيْدِ اَلْجُمُعَةَ بِالْقُرْآنِ
فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى وَفِي الْاُخْرَى هَلْ اَنَى عَلَى الْاِثْنَيْنِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ
مَرْوَانَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ يَتَوَضَّعُ اِلَى مَكَّةَ فَيَقْرَأُ
لَنَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي التَّحْوِيْلِ
الْاُولَى وَفِي الْاُخْرَى إِذَا جَاءَكَ الْمُسَافِرُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا اَيُّكُمْ الْجُمُعَةَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۲- **وَعَنِ الشَّعْبَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ يَسْتَبِيحُ اسْتَبْرَافَكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاصِيَةِ قَالَ فَلَمَّا اسْتَبَقَمَ الرَّبِيعُ وَالْجُمُعَةُ فِي تَوْبِهِ قَامَ بِحِدٍ قَرَأَ يَوْمَئِذٍ فِي الصَّلَاةَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

۴۸۳- **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ يَقْرَأُ فِي رَسُولِهِ ﷺ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْتِ وَالْوُطْنِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَئِذٍ بِحِدٍ يَوْمَئِذٍ وَالْمُحَرَّمِ وَالْمُحَرَّمِ وَالْمُحَرَّمِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۴- **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَأْسِهِ الْفَتْحَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

۴۸۵- **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَأْسِهِ الْفَتْحَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ مِنْ نَبِيٍّ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا أَتَانَا بِهِ نَبِيٌّ قَدْ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن ابیہر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور عید کی نمازوں میں سورہ الفتح اور سورہ البقرہ کی تلاوت فرماتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہر طے قدموں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عبید اللہ بن عمرو نے یہ کہہ کر حضرت عمر بن الخطاب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ان سورہ البقرہ اور سورہ الفتح پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرکی سنتوں میں سورہ مائیدہ اور سورہ الفتح کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرکی سنتوں میں سورہ البقرہ اور سورہ الفتح کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا اسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے، حضرت حاکم بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منضوب علیہم السلام کی تلاوت کی کہ عبد بن رواحہ کے ساتھ تھے کسی (ترمذی - ابودود - دارمی - ابن ماجہ -

۴۸۶- **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِحِدٍ يَوْمَئِذٍ يَسْتَبِيحُ اسْتَبْرَافَكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاصِيَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

۴۸۷- **وَعَنْ قَاتِلِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَأْسِهِ الْفَتْحَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ مِنْ نَبِيٍّ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا أَتَانَا بِهِ نَبِيٌّ قَدْ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۸- **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَأْسِهِ الْفَتْحَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ مِنْ نَبِيٍّ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا أَتَانَا بِهِ نَبِيٌّ قَدْ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)**

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مائت جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک شخص کے پاس

أَلَمْ تَرَ فِي الْمُسْكُوتِ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبَجَ
إِنْ سَكَتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِرِينَ شَيْءٌ يَخْتُمُ قَالَ
يَا مَعْزُون - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۹- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ يُسَبِّحُ الْأَعْرَابَ قَوْلَهَا فِي
الْزُّلُمَاتِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۴۹۰- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَهْوِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيَنِي فِي الشَّيْءِ فَقَالَ يَا
عُقْبَةُ أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُبُوحَةٍ قُرْآنًا تَعْلَمُوهَا قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ قَالَ فَلَمْ تَزَلْ تَحْتَرِ
يَوْمَئِذٍ قُلْنَا مَذَلْ يَصِلُوهَا فَصَبَّحَ صَلَّى بَعْثًا صَلَاةَ
الشُّبُوحِ لِلْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا قَرَأَ التَّحْتِ إِلَى قَوْلِ يَا عِصْمَةُ يَمِينًا
رَأَيْتُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْمُسَنِّانِيُّ)

۴۹۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَلِمَةً أَلْتَجَمِعُ ذَلِكَ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي تَرْغِيمِ السُّنَنِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّهُ تَرَى رَسُولَ اللَّهِ
الْمُجْتَمِعَ -

۴۹۲- وَعَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا لَمْ يَتَّخِذْ
مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الْزُّلُمَاتِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الزُّلُمَاتِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّهُ تَرَى رَسُولَ اللَّهِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ -

۴۹۳- وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَكْرٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ صَلَاتَكَ فَكُنْتُ
يُطِيلُ الزُّلُمَاتِينِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّلُمِ وَيُجَمِّعُ الْأَخْرَبِ
وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْضَلِ

اے جو سوال و جواب میں مستحبت کہتے تھے اس موقع پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے لنگھو تم کہتے وقت یہ کہہ دیا تو اچھے دماغ
کر لیا (اس شانہ کو سن کر) ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ تم نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ مہرمان کی تلاوت فرمائی اور اس
کودہ کہتوں میں فرمایا - (مسائی)

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کا سامنا کر رہے تھا اس وقت
میں نے فرمایا کہ تم میری دھمکی دے دو لی دو اچھی سورتوں کی تعلیم دو وہ اس
کے بعد آپ مجھے سورہ فلق اور اس کی تعلیم دی لیکن آپ نے میرے چہرے پر
شگفتگی نہ کی اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سوادی سے اترے اور میں نے
دوسروں کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز پڑھوائی آپ نماز میں ہی دخول فرمایا
پھر میں نماز عشاء کے پڑھنے میں میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے تمہارے لیے یہ دعا
حضرت ہارون مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا رسول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی صبح کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون
اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے (شرح السنہ) لیکن ابن ماجہ میں
یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شبہ احمد کا ذکر
نہیں ہے۔

حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ
یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ بعد از نماز
میں ہر فجر کے پہلے دو کہتوں میں سورہ مہرمان اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے
یہ روایت ابن ماجہ سے حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے معاویہ کسی شخص کی
امامت میں نماز میں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ
ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی اور کہا
کودہ نماز کی پہلی دو کہتوں کو طویل کرتے اور آخری دو کہتوں کو مختصر کیا

وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَبِطَوَائِلِ الْمَقْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ
بِطَوَائِلِ الْمَقْصَلِ نَدَاءَ النَّسَائِي وَرَدَى ابْنُ مَلْجَةَ
إِلَى وَتُخَلِّفُ الْعَصْرَ

۹۴۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْعَمَامِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ لِلْعَبِيدِ فَقَرَأَ مَقْصِدَ
عَبِيدِ الْوَزَائِمَةِ فَلَمَّا قَرَأَ قَالَ لَكُمْ كُمْ تَقْرَأُونَ خَلْفَ
إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ لَا تَقْعُدُوا إِلَّا بِمَنْعِهِ
الْكِتَابَ كَمَا كُنْتُمْ لَا صَلَوةَ يَسْتَقِرُّ بِكُمْ يَقْرَأُ نَدَاءَ الْوَزَائِمَةِ
وَالْوَزَائِمَةُ وَالنَّسَائِي مَعْنَاهُ تَقْرَأُ بِطَوَائِلِ الْقُرْآنِ وَالدُّعَاءُ
قَالَ ابْنُ مَالٍ يُنَادِي بِتَارِغِي الْقُرْآنِ فَلَا تَقْرَعُوا بِشَيْءٍ
مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جُمِعَتْ إِلَّا بِأَمْرِ الْقَضَا

۹۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَكَ مِنْ صَلَوةٍ جَهْرًا بِأَلْفِ آدَةٍ فَقَالَ قُلُوبُ
قُلُوبٍ أَعْدَتْ كَمَا يُقَالُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا قَالَتْ لَيْسَ
عِنَ الْوَزَائِمَةِ مَعْرُوبٍ بِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا
بِهَذَا قِيلَ بِالْقُرْآنِ وَمِنْ الصَّلَاةِ حِينَ يَجْعَلُونَ ذَلِكَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَاءَ مَا لَيْكَ فِي
تَحْمَدٍ وَأَبْدَاءُ ذُو الْقُرْبَى وَالْغَنَى وَالنَّسَائِي وَرَدَى ابْنُ
مَالِجَةَ نَحْوَهُ

۹۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ السَّيَاحِي قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ الْمُسْتَعِيلُ يُسَاحَى وَبَعْدَهُ
فَلْيَسْطَرِّ مَا لَا يُسَاحَى وَلَا يَجْعَلُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ
يَا لِقَضَائِبِ (نَدَاءُ أَحْمَد)

۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا الرَّحْمَنُ يُؤْتِي قُرْبَى مَا دَاكِرًا فَكَيْفَ
قُلُوبًا قُلُوبًا نَدَاءُ ابْنِ مَالِجَةَ وَنَدَاءُ ابْنِ مَلْجَةَ

۹۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ جَاءَ جِبِلٌّ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي لَا أَسْطَرِّجُكَ أَنْتَ

حضر نماز طویل نہ ہوئی نماز مغرب میں قصر مفصل سے پڑھتے نماز شادی
اور اس مفصل سے قرات عرسہ مستند زعفری طوں مفصل کی قرات قرابت
و نسائی لیکن ابن ماجہ نے مخفیہ حدیث سے ثابت کیا ہے۔

حضرت علامہ بنی صامت علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے
قرأت شروع کی تو یہ قرات آپ پر شروع ہوئی۔ غمان سے ناسخ ہو
کہ آپ نے غاریوں سے فرمایا تھا کہ تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز
ہو کر تے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو حاضرین نے عرض کیا بیشک
یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی حوالے سے ماحول اور کچھ نہ
پڑھیں کہ کسی کے سر پر نماز ہوئی تو یہ نہیں پڑھیں لیکن صاحب نسائی نے اس
حدیث کے معنی کو نقل کیا صاحب جود نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ اگر
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری ناسخ کو فرمایا کہ تم میں سے کسی نے
میرے ساتھ قرات کی ہے ایک ساری نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ہے تب سر اسے لپیٹ لیا بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز تلاوت کیوں نہ
دے گی ہے۔ ہادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ قرات جسٹنگ گئے ہمارے میں کہ حضرت قرات ہو چکا عرض
نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روایت تھی لیا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، مسند ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر بن ابی سلمی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ہی اپنے دیک کے ساتھ سرگوشی کرتے ہیں بلکہ ان
کو پابند کلمہ خیال رکھتے ہو کہ کسی کے ساتھ سرگوشی کیا ہے۔ پس تم میں
کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران تلواف نہ کرے (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمارے اپنے سرگوشی کرتا ہے کہ اس کی اقتد کی جا
نہ اس کے کہیں کہ ہم بھی گریہ کر رہے ہیں وہ سب سے تلاوت کرے تو ہم سب کو رو
حضرت عبد اللہ بن ابی سلمی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اگر شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندہ ۱۰۰۰ ہندہ ہندہ کہ عرض کیا ہوں،

اَشَدَّ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ فِي مَا يُخَوِّدُنِي قَالَ قُلْ
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ حَمْدُ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اللَّهُ
فَمَاذَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاصْبِرْ لِي
أَرْزُقْنِي فَقَالَ هَكَذَا وَيَدْيُورُ وَتَبَضُّعُهُمَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا أَفْعَدَ سَلَايِدَ يَبِينُ
الْخَيْرَ بَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْتَهْت بِدَوَانَةِ النَّسَائِيِّ حَمْدًا
قَوْلُهُ إِلَّا بِاللَّهِ -

۴۹۹
وَعَنْ أَنَسٍ عَنَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قُرَأَتْ سُورَةُ الشُّعَرَاءِ عَلَى الْعَلِيِّ قَالَ سُبْحَانَ
تِلْكَ الْعَلِيِّ - (تذوٰۃ ابو داود)

۵۰۰
وَعَنْ أَنَسٍ كَذِبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالنَّبِيِّ وَالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ
إِنِّي أَلْبِسُ اللَّهَ بِأَعْمَارِ الْعُكُومِينَ فَلْيُقِلَّ سَلَى وَآتَا عَلَى
ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْبِرُ بِرُؤُوسِهِمْ
فَأَنْتُمْ إِلَى أَلْبَسَ ذَلِكَ بِمَا وَرَعَى أَنْ يَخْبِي الْمَوْتَى
فَلْيُقِلَّ سَلَى وَمَنْ قَرَأَ الْمُسْتَلَاتِ فَلْيَقْرَأْ قُرْآنِي
بَعْدَ الْيُسُوفِ فَلْيُقِلَّ اسْمًا بِاللَّهِ تَذَاؤُهُ أَبَدًا وَذَكَرُهُ
إِلَى قَوْلِهِ وَآتَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ -

۵۰۱
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَّخْتُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةُ الرَّحْمَنِ مِنْ تِلْكَ
إِلَى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُمَا عَلَى الْحَيِّ ذِكْرَ الْيَوْمِ
فَكَأَنَّا أَحْسَنُ حُرُودًا وَاسْتَوْفَيْتُمْ حُكْمًا أَتَيْتُمْ عَلَى قَوْلِهِ
فَمَا لِي أَلْبَسَ تِلْكَ تِلْكَ بَابٌ قَالُوا لَا يَسْتَوِي مِمَّنْ يَمْتَنِعُ
رَبِّكَ تِلْكَ بَابٌ فَلَمْ يَكُنْ تَذَاؤُهُ الْقُرْآنُ فَقَالَ هَذَا
كَيْدُ يَتِّقُ قَوْلَهُ -

یہ مسقط است میں کہیں تلاوت قرآن کر سکوں لہذا آپ مجھ جتنی تعلیم ہے
دی ہو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب ان اللہ
والحمد للہ والہ الا اللہ والہ الحمد للہ والہ الحمد للہ والہ الحمد للہ والہ الحمد للہ
عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کیا ہے سرکارِ مہذب
الہم ارمی وہ فنی وادنی وادنی فنی ہی پڑھ لیا کہ اس وقت ان موصی
نے اٹھ کھڑے ہوئے تھے کہ اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس
نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھری ہیں دیکھو ان کی ہاتھوں میں
نہ لگا رہا ہے نہ کبھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد اسم ربک الا علی کی تلاوت فرماتے تو سب ان
دیکھ اٹھتے تھے۔ (ابو داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سورۃ التین کی تلاوت کرے تو میں اللہ پاکم
اور ان کی ہاتھوں میں اس کے بعد رکے اس اور میں اس سلسلہ میں گواہی
میں سے ہوں اور جو لاکھ قسم پر یہ افسوس کی تلاوت کرے تو میں اس کے بعد رکے
ان کی ہاتھوں میں اس کے بعد رکے اور جو لاکھ رسالت فرمائی تھیں
کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچے تو یہ کہ ہم اللہ رب العالمین
پر ایمان لائے اور اللہ دیکھیں صاحبِ تہذیب نے ملایا کہ میں ان مشرکین
کے بعد روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جمع میں تشریف لائے تو سورۃ الرحمن
کامل تلاوت فرمائی تھیں سب ماموش تھے اس وقت پر سرکار نے فرمایا
میں نے سورتِ یونس کوئی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے بعد
بسیر بیعت کا اظہار کیا تھا میں جب ہی نبی الہی رکھا ان کے ہاتھوں
میں یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں چھوڑتے تو تیری ہی نافرمانی
کے لیے یہ رتہ دے دے اس کے بعد اس کے کہہ کر کہ یہ غریب ہے۔

تیسری فصل

حضرت معاذ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

۸۰۲
عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ لَرَأَى حَبِيبًا

مِنْ جُهَيْنَةَ الْخَبَرِ أَتَىٰ حَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرًا فِي الصُّبْحِ إِذَا ذُكِرْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِلَدَيْهِمَا فَلَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ أَمَّ قَدْرًا ذَاكَ عَمَّا - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۸۰۳ وَعَنْ عُدَّةٍ قَالَ إِنْ أَبَا بَكْرٍ لَوِيتَ مَنَى الصُّبْحِ قَدْرًا فِيهِمَا يَتَوَرَّعُ الْبَقْرَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَتَبْتُهُمَا (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

۸۰۴ وَعَنْ الْقَدَائِمَةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قَدْرٍ وَكَأَنَّ بَيْنَ عَفَّانَ وَإِنَّمَا مَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَمَرَةٍ مَا كَانَ يَرْتَدُّهَا - (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

۸۰۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا دَرَاهِمَ خَمْرٍ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الصُّبْحِ قَدْرًا فِيهِمَا يَتَوَرَّعُ يُوسُفَ وَ سُورَةَ الْحَجِّ وَرَدَّاهُ بِلَدَيْهِ قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَدْرُ كَانَ يُعْتَمَدُ حِينَ يَخْلَعُ الدُّعْدُ قَالَ أَجَلٌ - (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

۸۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَدْرٍ إِذَا ذُكِرَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الصُّبْحِ قَدْرًا فِيهِمَا يَتَوَرَّعُ يُوسُفَ وَ سُورَةَ الْحَجِّ وَرَدَّاهُ بِلَدَيْهِ قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَدْرُ كَانَ يُعْتَمَدُ حِينَ يَخْلَعُ الدُّعْدُ قَالَ أَجَلٌ - (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

۸۰۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَدْرٍ إِذَا ذُكِرَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الصُّبْحِ قَدْرًا فِيهِمَا يَتَوَرَّعُ يُوسُفَ وَ سُورَةَ الْحَجِّ وَرَدَّاهُ بِلَدَيْهِ قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَدْرُ كَانَ يُعْتَمَدُ حِينَ يَخْلَعُ الدُّعْدُ قَالَ أَجَلٌ - (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نفل کیا کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ حرا کے کھنڈ میں سورہ رزاس کی تلاوت کہہ کر دیا لیکن میں یہ نہیں کر سکتا کہ آپ نے یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (رَدَّاهُ ابُو دَاوُدَ) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ حرا کے کھنڈ میں سورہ رزاس کی تلاوت فرمائی۔

(مالک)

حضرت حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کی مجلس میں سورہ یوسف کو جناب عثمان بن عفان سے سنا کہ اس سورہ کو کثرتاً زفر میں پڑھا کرتے تھے۔

(مالک)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سب نے زفر میں سورہ یوسف کی تلاوت کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ غارِ حرا کے کھنڈ میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب چنانچہ عامر نے پوچھا کہ جناب عمر طلحہ زفر کے لہو کی ناک کے نیچے کھڑے ہوئے ہوں گے وہی نے کہا ہاں (مالک)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے واسطے روایت کرتے ہیں کہ طویل مفضل میں کوئی سورہ سمجھتی اور بڑی سورہ ایسی نہیں جن کو میں نے سنا کہ وہ عام صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں پڑھا (مالک)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ حرا میں حماد بن خالد کی تلاوت فرمائی (سنائی مسند)۔

رکوع کا بیان

پہلی نفل

بَابُ الرُّكُوعِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں بیٹھنے کے بجائے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۸۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُكِعَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ قَرَأَ اللَّهُ فِي لَأَرْكُوعٍ مِنْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ رکھنا اس لئے کہ بعد قیام اقامت کے سوائے قریباً سب برابر جہت تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اللہ میں حمد کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ یہ لڑی چلے ہیں۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہمیں پھر وہم ہو گیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر دکھانا سجدہ میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم غفر لی بڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ اور مسجد میں سلجھ کر دوں رب الملائکہ وروحہ پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود را بوجاؤی سے تمہیں مگر اللہ سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت کی غنی اب رکعت میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعائی کو کشمش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام صبح اللہ میں حمد کہے تو ہم اللہ بڑھاتا الحمد کو کہو جب کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزرتی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعت کراۓتے تو صبح اللہ میں حمد، اللہ بڑھاتا الحمد طار السحرات وطار الارواح وطار ما شئت من شیء بعد پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۸۰۹۔ وَعَنِ النَّبَاو قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَتَبَيُّنُ السَّجْدَةِ تَبَيُّنٌ فَلَمَّا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْفِيَا مَرَدًا لِقَعْدَةٍ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۰۔ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ بِحَمْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى قَامَ رَدْفِي يَقُولُ قَدْ أَوْفَرَ لَمْ يَسْجُدْ وَيَتَعَدَّى بِحَمْدِ اللَّهِ السَّجْدَةَ تَبَيُّنًا يَقُولُ قَدْ أَوْفَرَ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۸۱۱۔ وَعَنِ قَائِلَةٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ رَأْسَ الْفُتْلِ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اعْمُرْ لِي يَتَاؤُنَ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۱۲۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَلَّى فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۸۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَلَا مَرْجِعَ لَكُمْ حِينَئِذٍ قَالُوا لَا سَلَامَ إِلَّا مَا الرُّكُوعُ قَبْلَهُمْ وَبِحَمْدِكَ الرَّبِّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّعَاءِ فَيَقُولُ أَنْ يُسَبِّحَ لَكَ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۸۱۴۔ وَعَنْ أَبِي مُزَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَلَا مَرْجِعَ لَكُمْ حِينَئِذٍ قَالُوا لَا سَلَامَ إِلَّا مَا الرُّكُوعُ قَبْلَهُمْ وَبِحَمْدِكَ الرَّبِّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّعَاءِ فَيَقُولُ أَنْ يُسَبِّحَ لَكَ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۸۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ أَلَا مَرْجِعَ لَكُمْ حِينَئِذٍ قَالُوا لَا سَلَامَ إِلَّا مَا الرُّكُوعُ قَبْلَهُمْ وَبِحَمْدِكَ الرَّبِّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّعَاءِ فَيَقُولُ أَنْ يُسَبِّحَ لَكَ۔ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

کہے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور یہ کہ سے کم تو ادا ہے
اور جب سجدہ کے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کہ
سے کم ادا ہے۔ (ابوداؤد) ابن ماجہ لیکن تہذیب نے فرمایا کہ اس سجدہ
کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب حون کی ملاقات جناب ابن مسعود
نہیں ہوئی۔

حضرت حدیث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی آپ دو رکعت میں سبحان ربی العظیم
اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت
کرتے جس میں رحمت کا ذکر ہو تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر وہ اب
پر متصل آیت تلاوت کرتے تو وہ اب سے پناہ مانگتے تہذیب نے ابو داؤد
وہی لیکن نسائی والی ماہی نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔
صاحب تہذیب نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابن ماجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی آپ دو رکعت میں سبحان ربی العظیم
اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت
کرتے جس میں رحمت کا ذکر ہو تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر وہ اب
پر متصل آیت تلاوت کرتے تو وہ اب سے پناہ مانگتے تہذیب نے ابو داؤد
وہی لیکن نسائی والی ماہی نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔
صاحب تہذیب نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو داؤد۔ نسائی۔
تحقیق سے معلوم ہے کہ حضرت خذیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو مکمل رکوع کرتا تھا سجدہ جب وہ نماز
سے فارغ ہوا تو جناب خذیمہ نے اس کو بلا کر فرمایا تمہاری نماز میں غلطی
ہوئی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب خذیمہ نے اس سے فرمایا تھا میرا

لَعَنَ كُفْرًا فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَقَدْ تَقَرَّرَ رُكُوعُهُ وَفِيهِ لَعْنَةُ أَكْبَارِهِ هَذَا سَجْدَةً فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَقَرَّرَ سَجْدَتُهُ
وَفِيهِ لَعْنَةُ أَكْبَارِهِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن
ماجہ و قال الترمذی لیست بأسنادہ یستوی یلان عنہما
لورین ابن مسعود)

۸۲۱۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَمَا أَلْفَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ
إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَلْفَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَ
تَعَرَّكَ نَدَاءَ الْفَرِيقَيْنِ وَابْتَدَأَ أَدَاةَ الدَّارِ وَمَا نَدَى
النَّاسَ فَمَنْ سَلَّمَ تَرَانِ قَوْلِهِ الْآخِرِ فَقَالَ التَّرمذی
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۲۲۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَنْتَهِيَ كَقَدِّ سُرُودِ الْبَقْعَةِ
وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَالسَّكُونِ
فَالرَّكْعَةُ وَالْعَقْمَةُ۔ (رواه النسائي)

۸۲۳۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ قُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ مَا سَمِعْتُ قَبْلَهُ وَلَا يَحْدِثُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْبَهَ مَسْأَلَةَ بَعْضِ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ مِنْ هَذَا لَدُنِّي يَتْلُو عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِيُّ قَالَ
فَقَدْ تَرَانِ قَوْلَهُ عَمْرُ بْنُ عَبْسَةَ وَجُودُهُ عَمْرُ بْنُ عَبْسَةَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۸۲۴۔ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنْ رَأَيْتَ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا
يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سَجْدَتَهُ فَلَمَّا خَلَّى سَلُوتَهُ دَعَا هَكَذَا
لَهُ حُذَيْفَةُ مَا سَمِعْتُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ وَكَيْفَ مَتَى
مَتَى عَلَى خَيْرِ الْوَعْدَةِ أَلَيْسَ فَكَّرَ اللَّهُ مَعَهُمَا صَلَّى

اللہ عَزَّوَجَلَّ دَسَّكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۲۵۔ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُ النَّكَاسِ سِرْقَةٌ الْإِنْفِ فِي سِرْقَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يُبْرِئُ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔

(رَوَاهُ تَحْمِيذٌ)

۸۲۶۔ وَعَنْ الشَّيْخَانِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي النَّكَاسِ وَالزَّانِي وَالزَّانِي وَالزَّانِي قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ كَوَاحِشُ رَفِيقَتِ عَقُوبَةٍ وَأَمْرُ السَّرِقَةِ الْإِنْفِ فِي سِرْقَةٍ صَلَاتُهُ قَالُوا كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يُبْرِئُ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَبُخَارِيُّ وَابْنُ مَرْثُومَةَ۔

بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

پہلی فصل

۸۲۷۔ عَنْ أَبِي حَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيرُ مَنْ أَنْ سَجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَهَنَّمَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْأُظْهُرِ وَالْعَدَمَتَيْنِ وَلَا تَكُونِ الرُّيَابُ وَلَا الشَّعَرُ۔

(مُسْتَقٌ عَلَيْهِ)

۸۲۸۔ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدٌ رِجْلَهُ وَارْقَعُوا أَيْكُلَاكَ الْكَتِفِ۔

(مُسْتَقٌ عَلَيْهِ)

۸۲۹۔ وَعَنْ الْبَزَّازِ بْنِ غَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَصَمِّعْ صَمِيكَ وَارْقَعْ

خیال یہ ہے کہ اگر تیس ہوت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چڑی کرتا ہے۔ صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ ناکھل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے دریافت فرمایا شرابی لڑائی اور چمکے باہرے میں تھلا کیا خیال ہے یہ اقدار مدد کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ بہت بڑی بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بڑی چوری یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوری کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے سوا کے سوا اگر رکعت اور سجدہ کو نکل دیا کرنا۔ (نکدہ کا بیان)

سجدہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مکہ یا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لوگ باحقوں کہنوں اور پیروں کے پتھر پر اور زور و زانیہ ہاتھوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

(مُسْتَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تہمت کوئی سجدہ میں کہنوں کو اس طرح نہ پھانسنے میں طرح کن۔ کلی ہاتھوں کو بچھا کر بیٹھنا ہے۔

(مُسْتَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت برادر بن قازبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو

وَرَفَعِيكَ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۸۳۰. وَعَنْ تَيْمُوتَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَرَجَ بِيَدَيْهِ حَتَّى لَوْ كَانَ بَهْمَةً لَرَأَتْ أَنَّ كَبْرَهُ نَحْتُ يَدَيْهِ مَرَّتَ هَذَا لَقَطَّ آتِي دَاوُدَ كَمَا وَرَّعَ فِي شَرِّهِ الْمَشْرُودَ بِأَسْنَادِهِ قَدْ مُسَلِّمٌ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوَسَّاءَتْ بَهْمَةً أَنَّ كَبْرَهُ بِيَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۳۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَرَجَ بِيَدَيْهِ حَتَّى يَبْدَأَ بِأَمْرٍ يُطَهِّرُ - (مَعْنَى عَذَمِي)

۸۳۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ وَفِيهِ ذَنْبِي كُلُّهُ وَأَقُولُ قَوْلَهُ دَعَا نَبِيَّهُ قَبِيضَةً.

۸۳۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَفِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مُسْتَوِيَانِ وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَعْوَدِ بَرِّكَ مِنْ صَلَاتِكَ وَيَسْأَلُكَ مِنْ عَفْوِكَ وَأَعْوَدِكَ مِنْكَ لَا اسْجُودُكَ سَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ .. (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۸۳۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْفَرُوا بِاللَّهِ عَمَلًا - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۸۳۵. وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ قُرْآنَهُ فَجَعَلَ حَرَمَ الشَّيْطَانِ يَسْمَعُ يَقُولُ يَا أَدْنَى أَمْرٍ ابْنُ آدَمَ بِالشَّجَرِ وَمَسْجِدِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَأَمَرْتُ بِالشَّجَرِ فَأُتِيَتْ قِيلَ النَّارُ - (رَدَّاهُ مُسَلِّمًا)

۸۳۶. وَعَنْ رَيْجَةَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَكْتُبُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُشِيرُ بِوُضُوئِهِ وَحَدِيثِهِ فَقَالَ لِي سَلْ نَعْتُكَ كَمَا لَكَ مَوَاقِفُكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ

بِهِ كُنْفِيَالِ ائْتَاهُ مُسَلِّمًا - (مُسَلِّمًا)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بدن سے جدا کرتے تھے اگر اگر بکری کا بچہ اس کے درمیان سے گھوڑا جاتا تو گرنے والا ہوتا اور اس کی فحش حرکتوں سے اس میں اپنی سب کے ساتھ کی گئی ہے اور امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو گری کی بجائے ہاتھوں کے درمیان سے گزرتا جاتا تھا۔

حضرت عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کی ٹانگوں رکھتے کہ ہاتھوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔ (بخاری مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دیکھتے تھے کہ ان کا سر ہلکا ہے اور چھوٹے انگلی اور پچھلے ظاہری دو باطنی گناہوں کی مغفرت فرما دے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے سرکار کو بستر پر پایا تو باتھ سے اوپر ہر تلاش کیا تو سوا بچہ ایک قدم جدا کر کے آپ اس وقت کہہ میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ اس وقت دعا فرما رہے تھے خدا ماما میرے غضب سے پناہ دے تیری رضا مندی طلب کرتا ہوں تیرے عذاب کی بجائے حمایت کا طالب ہوں اور تیری پناہ پاتا ہوں تیری سعادت شمار دے قطار میں ہمیں سکستیں تو دہی سب سے جس طرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ یہ کہہ کر سجدے میں بہت زیادہ قریب ہوتا ہے (ابو اس حسان بن علی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدہ میں دعا کرتے تو شیطان سنا دیتا تھا

عظیمہ بٹ جاتا ہے اور کتابت افسوس ابن آدم کو سجدہ مکمل کیا گیا اور وہ سجدہ کر کے مستحق جنت بنا اور بچہ جب سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے اٹھ کر دیا حضرت یحییٰ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرا رہا تھا اور آپ کے استغفار اور

دعائوں کے لیے جاتی رہا تھا ایک شب میرا سر کاٹنے سے فرمایا مانگ کر کہ

أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ الَّذِي قَالَ فَأَجِبْنِي كُلَّ تَسْوِئَةٍ
بِكَلِمَةٍ السُّجُودِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۷- وَعَنْ مُعْتَدَانِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ تَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أَخِي فَوَضَعْتُ
أَعْيُنِي عَلَى اللَّهِ بِرَأْسِ الْجَنَّةِ فَكَتَبَتْ لِي مَرَّةً لَمْ أَكُنْ
أَعْلَمُ أَنَّهَا كَائِدَةٌ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَلِمَةٍ السُّجُودِ وَهُوَ كَأَنَّكَ لَا
تَسْجُدُ وَلَوْ سَجَدَ قَرَأَ لَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَقَّ لَكَ
بِهَا عِلِّيَّةٌ قَالَ مُعْتَدَانُ تَوَضَّعْتُ أَمَّا الدُّعَاءُ فَسَأَلْتُ
فَقَالَ لِي وَفَّقَ مَا قَالَ لِي تَوْبَانُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

ماگنا اہلس نے عرض کیا جسے میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا
اس کے بعد اور بھی کچھ طلب کر رہے ہیں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
جناب توبان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اراد کردہ غلام تھے کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس پر عمل کر کے
میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب توبان غلاموں میں سے
رواہ عرض کیا کہ اگر آپ کوئی جواب نہ دیں تو میں نے قسری طور پر عرض کیا تو انہوں نے
فرمایا میں نے یہی سبیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ
فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سبب ہیں کہ کوئی عاقل و فہم اللہ کے لیے سبب
کے سبب سے توبہ و توبہ کی بات کو بلند کرنے کا اور نہ مانگنا ہوا کہ وہ
فرماتے کہ جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ میں نے یہی بات جناب ابوبکر صدیق
معلوم کی تو آپ نے بھی یہی جواب دیا جو جناب توبان

نے دیا تھا۔ (مسلم)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کچھ آپ کے سبب آپ سے کہتے تو پہلے کہتے نہیں دیکھتا کہ
بعد از ان کہتے اور جب عہد سے پہلے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے اٹھ کر
کہا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی عہدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح بیٹھے
جس طرح اونٹ بیٹھا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے (ابوداؤد)
نسائی، دارمی، ابوسعید ان غطالی فرماتے ہیں کہ جناب وائل بن حجر کی حدیث
تقداریوں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث مستحکم ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دونوں عہدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوند مہربان سے
منفرت ہو کر مجھ پر رحم کرے یہ دعا ہے فرمایا اور دعا فیت سے رکھا دیکھ رزق
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دونوں عہدوں کے درمیان کہتے خداوند مہربان سے
منفرت ہو کر مجھ پر رحم کرے (نسائی، دارمی)

۸۳۸- عَنْ قَتَادَةَ بْنِ حَبِشَةَ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَخَلَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ يَدَيْهِ قُلْنَا
لَهُ فَنَظَرْنَا فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ رَوَاهُ أَبُو قَاتِدَةَ وَالْقَاسِمِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّارِيُّ -

۸۳۹- وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ يَدَيْهِ فَكَبَّرْ
ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ رَوَاهُ أَبُو قَاتِدَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْقَاسِمِيُّ
فَقَالَ أَبُو سَيْدٍ الْغَطَفِيُّ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ حَبِشَةَ الْأَنْبَرِيُّ
بِهِ هَذَا فَقُلْتُ هَذَا مَشْكُومٌ -

۸۴۰- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ السُّجُودَ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ
لِرَحْمَتِي وَكَافِرِي خَلَاؤُمِي (رَوَاهُ أَبُو قَاتِدَةَ)
۸۴۱- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ آمِينَ السُّجُودَ ثَلَاثًا
كَانَ يَقُولُ آمِينَ السُّجُودَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا خَيْرٌ لِي -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالنَّارِيُّ)

تیسری فصل

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَعْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

۸۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

۸۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۲۵ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

بَابُ الشَّهَادَةِ

پہلی فصل

۸۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

۸۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا وَلَا تَعْلَمُوهُ إِلَّا بِحِلِّهِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ إِلَّا وَجْهًا مُبِينًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ وَالْطَّائِفِيُّ)

عبد الرحمن بن شیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

(احمد)

جانب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

تشہد کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قرآن مجید کو پڑھنا چاہو تو اس کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے منہ سے اس کی آواز نہ نکالو اور نہ ہی اس کی آواز کو کسی اور کو سنانے دو۔ (بخاری، مسند احمد، ترمذی)

مَنْ آتَى اللَّهَ عَلَى يَدَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَدَ يَدَايَا وَنَمَرِيذُ الْيَمَنِي
 عَلَى وَجْهِهِ وَالْيَمَنِي وَبَنِي الْيَمَنِي عَلَى يَدَيْهِ وَالْيَمَنِي وَ
 أَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الشَّامِيَّةِ وَوَضَعَهَا عَلَى صَبْعِ الْوُضْئِي
 قِيلَ لَهُ كَلِمَةُ الْيَمَنِي رُكِبَتْ - (رواه مسلم)

۸۳۸. وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَئِذٍ مَسْجُودًا قَالَتْ لَهَا أَصْحَابُهَا
 مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ
 وَتَارُوا السَّلَامَ عَلَى جَبَلِ شَيْلِ السَّلَامَ عَلَى مِثْلَيْهِ السَّلَامُ
 عَلَى لَدَايَا فَكُنَا الصَّوْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَا
 عَلَيْهِمْ بِصَوْتِهِمْ فَكَانَ لَا تَوَلَّوْنَا السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ كَوْنِ اللَّهِ هُوَ
 السَّلَامُ نَارًا فَكُنَا أَحَدًا كُنَّا فِي الْقَوْلِ فَلَمَّا أَتَيْنَا وَكُنَا
 وَالصَّوْتُ وَالصَّوْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ وَأَهْلِ الْبَيْتِ وَبَرَكَاتُهُ
 إِذْ أَقَامَ قَالَتْ أَصَابَتْ كُلَّ عَيْنٍ خَالِجٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 رُسُلُهُ كُنَّا لَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ الدَّعَاءُ أَصَحُّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

(مسند منہج)

۸۳۹. وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَئِذٍ مَسْجُودًا قَالَتْ لَهَا أَصْحَابُهَا
 مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ وَأَهْلِ الْبَيْتِ وَبَرَكَاتُهُ
 إِذْ أَقَامَ قَالَتْ أَصَابَتْ كُلَّ عَيْنٍ خَالِجٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 رُسُلُهُ كُنَّا لَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ الدَّعَاءُ أَصَحُّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قعدہ میں جاتے تو دعا پڑھتے
 اللہ اعزنا باحقہ اے اللہ ہمیں گنتے پر اعدا بیاں بائیں گنتے پر جاتا تھا اس وقت
 انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ کرتے کہ انگشت بائیں کی دو میاں انگلی
 کے مسور پر جاتا تھا بیاں بائیں گنتے پر جاتا تھا اور مسلم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قعدہ نماز کو کرتے تو تشہد میں اس طرح
 کہتے سلام ہے اللہ پر اس کے بعد اس نے پہلے سلام پھر جبریل پر سلام
 میکائیل پر سلام پھر ملائکہ پر سلام پھر انبیاء پر سلام پھر اہل بیت پر سلام
 دوسرا تشہد صوری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام
 کہہ عہدہ خود سلام ہے۔ اب جب کہ تم میں سے تشہد میں بیٹھے تو اس طرح
 بیٹھے رہو کہ تمام پہلی۔ بدنی اور مال عباد میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
 ہیں۔ سلام ہی اس لئے کہ تم آپ کی ذات پر اللہ کی جانب سے رحمتیں
 اللہ پر نہیں پہنچیں۔ سلام ہم پر ہم پر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت
 یکساں ہے تو اس حد تک کہ اس سے تمام آسمانوں و زمینوں کے بندوں کو
 فائدہ ہو گا یہ میں گواہ دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سرفراز نہیں ہے اور میں گواہ
 ہوں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی سرفراز نہیں ہے اور میں گواہ
 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشہد میں اس طرح تقسیم فرماتے تھے جس طرح آج
 قرآن میں بتایا ہے کہ ان فضائل و مناقب کے بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پہنچا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشہد اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا
 اس پر کیا کہ میں نے بخاری و مسلم میں اس حدیث کو سلام علیک اور سلام
 علیہا بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پایا صرف صاحب جامع الاصول نے سلام
 تہذیبی سے اس طرح نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

حضرت اکبر علیہ السلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تشہد کی کیفیت کے بارے میں روایت نہیں کی گئی ہے پہلے سرکار نے تشہد

۸۵۰. تَنْتَنَ دَايِلِي بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا فَأَقْرَأَ نَبِيَّ اللَّهِ الْيَمَنِي وَوَضَعَ

يَدْعُوَ الْيَهُودَ عَلَى تَخِيذِ الْيَهُودِ وَصَدَّقَ بِمَرْقَةِ الْيَهُودِ عَلَى
قَرْيَةِ الْيَهُودِ وَكَهْنُ ثَمُونٍ وَحَتَّى حَلَفَ تَحْرِيرَ الْيَهُودِ
قَرَأَتْهُ يَحْيَى كَمَا يَحْمَدُهَا - (رَوَاهُ أَبُو كَاذِبٍ وَاللَّيْثِيُّ)

۸۵۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْرِهُ أَنْ يَصْبِيحَ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْزَنُ كَمَا رَوَاهُ أَبُو
كَازِبٍ وَاللَّيْثِيُّ وَكَانَ أَبُو كَاذِبٍ وَلَا يَحْزَنُ وَلَا يَحْزَنُ وَلَا يَحْزَنُ -

۸۵۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوَ يَحْيَى
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا دَعَا لِي بِزَيْفَةٍ
وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرَافَةِ الْكَلْبِيِّ

۸۵۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُنِيَ الرَّجُلُ فِي الصَّدْوَةِ وَهُوَ مُعْتَمِدًا عَلَى
يَدَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا انْهَضَ فِي الصَّلَاةِ -

۸۵۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّغْلَتَيْنِ الْأُولَى كَأَنَّهُ عَلَى
الْقُرْبَى حَتَّى يَكُنْ مَلَدَاءُ الرَّغْلَيْنِ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۸۵۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّعْبَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَسْأَلُ عَنْهُ
بِأَلْفِ الشَّعَائِرِ وَكَانَ الصَّلَاةُ الْكَلْبِيَّةُ الشَّهَادَةُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
الَّذِي دَعَاكَ اللَّهُ وَبَنِيكَ كَمَا تَسْلَمُ عَلَيْهِمْ وَعَنْ جَابِرٍ وَأَبُو
الْشَّوَّازِ عَنْ شَهْدَانِ أَنَّ لَوْلَا إِيَّاكَ اللَّهُ وَشَهِدَانِ مَعَهُمَا
وَرَسُولُكَ اللَّهُ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۵۶۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَسَدًا
فِي الصَّلَاةِ فَتَمَرُّ يَدَايِهِ عَلَى كَتِفَيْهِ وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ وَأَتْبَعَهَا
بَصَرُهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيهِمْ
الشَّهَادَةُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْعَبْدِ يَكُونُ يَعْنِي الشَّهَادَةَ بِرَدِّهِ عَنْكُمْ

کے لیے اپنے بائیں سر کو کچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں
کشتی کو بائیں ہاتھ سے عبور رکھا اور دائیں ہاتھ کو دونوں چوٹی انگلیاں بند
رکھیں اس کے انگوٹھے اندر مانی انگلی کا حلقہ بنا یا پھر اس سے دیکھا لاکھشت
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا استاد
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے
اور اس کو حرکت دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ لیکن صاحبِ ہر دو طرفہ تھا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دو دن تشہد
دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک انگلی سے اشارہ کر دے پھر دو مرتبہ بار بار ترمذی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ تشہد ہاتھ پر ایک ٹکڑے سے مسح فرمایا اور اللہ
اور داؤد لیکن صاحبِ ہر دو طرفہ ایک اور ہیکل طرح نقل کیا کہ سر کا ملے
تشہد سے انگوٹھ وقت انگوٹھ کو زمین پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد کھڑے کے بعد تشہد میں قبیل فرماتے گویا کہ
آپ گرم پتھر پر بیٹھیں اور جلد تشہد فرماتے ترمذی، ابو داؤد، نسائی

حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام
اس کی توحید کے ساتھ نام سالی۔ بدنی ہر مالی جب ذات اللہ کے لیے جس مقام
ہو آپ پر اس تشہد کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل
سلام ہویم یا اللہ اللہ کہ ایک بندہ پر جس کو بھی دیتا ہوں کہ اللہ ایک
جس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اللہ رسول ہیں اللہ سے جنت کا
طلب گاہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے بچاؤ مانگتا ہوں (نسائی)

جواب فتح رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود
صاحبِ تشہد کی طرح تھے، اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور
لکھتے تشہد سے اشارہ کرتے تو اشارہ کی وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی
جن طرف نماز یا جبکہ رسول اللہ کا اشارہ ہے بل معنی انگلی کا اشارہ شیطان

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے اس حدیث کو دعائیت کے تحت میں کتب سنت ہے
 کہ تشیع کا آئینہ ہے اور الباقی وہ تہذیبی نے اس حدیث کو دعائیت کے
 ال کو حسن اور (میں بتایا ہے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان
پہلی فص

حضرت محمد الرحمن بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جانب
کعب بن ابی جریس سے حفاظت تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنی نسبت
کی وجہ سے تمہارے گھر میں کسی بہت بڑے سے سرکار و مقام علیہ السلام نے فرمایا
میں نے کہا کہ اس کا آپ میں اس بات میں ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہم نے
میں سے تمام علیہ السلام سے عرض کیا ہے کہ تمہارے گھر کے دروازے
پر کس طرح آپ کی خدمت میں بیٹھو و پیش کریں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر
سکون فرمایا ہے تو اچھا لڑا دیا۔ یہ ہے تو اس کا سفار و تمام اس طرح حدود
بیمور و بیمار ہندو و غیرت نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
ان کی دعا ہے جس طرح کہ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام امدان کی اولاد پر
اور جنت نازل کی جس کے تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے خداوند پرست
حضرت ابو سعید سادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تم آپ کی مار گاہیں کس طرح دیکھیں
تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوند پرستیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم آپ کی اندراج مطہرات و طہارت پر جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر برکتوں کو نازل فرمایا اور کہیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی
اندراج مطہرات اور خدمت پر جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو میری مار گاہیں ایک مرتبہ دیکھو کہ تمہارے تو اللہ تعالیٰ
اس کا دس مرتبہ جن میں نازل فرمایا ہے۔

١٥٩. وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَالٍ قَالَ سَأَلْتُ
الْمَوْلَى بْنَ سُلَيْمٍ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَدُرَيْدَةٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَدُرَيْدَةٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ عَمِيدُ السُّبُحِ
(مُسْنَدُ مُسْلِمٍ)

۸۶- وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى مَوْلَايَ وَلِوَلَدِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ عَشْرًا -

رَبِّهِمْ وَرَبِّكَ

۴۔ یہ کہ جب متفق علیہ لیکن امام مسلم نے دعویٰ علیٰ صورتِ ابراہیم کی مذکور نہیں کیا ہے۔

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایک مرد دو درختوں کے درمیان کھڑا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی نخل نہ ہو تو اس کے پاس کی دس غنامل کو صاف خیرا ملا دوں اور وہاں بندہ خیرا ملے۔ (نسائی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسک کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے حدود پانچ سو اہل گوریز یا دھرب میری گار ترمذی،

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میں پچھوٹے بچے ہیں تاکہ میرے امتیاز کے پیش کردہ سلام بھی پہنچائیں (نسائی حارثی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری مدد کو وہیں فرماتا ہے کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد ترمذی دعوات کبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کو قہرستان دینا دے دے میری آرامگاہ و قبر مبارک کی رائیں نکھرے گا اور میرے بعد دو درختوں کے درمیان بھی جائے گا۔ (نسائی)

اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر تکمیل کے شخص کی ہلک جاکہ کو جو جس کے ساتھ میرا نام لیا گیا اللہ اس سے بخیر و بد و دوزخ و جہنم اس شخص کی ناک نکالے گا اور جو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گزارے گا اللہ اس شخص سے بخشش کا سامان فراہم کرے گا اور اس شخص کی ناک نکالے گا اور جو جس سے لپٹے وہی سب کو پاپا اور اللہ کی خدمت سے غافل است کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تشریف لے کر آپ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار غایاں تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس

۸۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَواتٍ وَخَطَبَتْ عَنْهُ عَشْرُ حَبِيبَاتٍ قَدْ دُعِيَ لَهُ عَشْرُ دَرَاهِمٍ۔ (رواه النسائي)

۸۶۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ۔ (رواه الترمذي)

۸۶۳۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ مَسْكِينَةٍ مَسْكِينَةٍ فِي الْأَرْضِ يَتَلَوْنِي مِنْ أَمْرِ بِي السَّلَامَةِ۔ (رواه النسائي والدارقطني)

۸۶۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا دَنَا اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى آتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامَةُ دَاوَابُ الْأَرْضِ وَالْأَنْبِيَاءُ فِي الْأَعْرَابِ الْكَبِيرَةِ۔

۸۶۵۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ دُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُرْبًا عِندَنَا أَقْسَمُوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَهْلِكُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رواه النسائي)

۸۶۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّمَا أَتَى رَجُلٌ مُرِيدَ جَنَّةٍ فَلَمْ يَجِدْ عَلَى دَرَجَتِهِ أَكْفَ رَجُلٍ مَحَلَّ حَقِيرٍ رَمَضَانَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَفِرَ لَهُ دَرَجَتُهُ أَتَى رَجُلًا أَدْرَكَ عِنْدَهُ الْبَوَاءَ الْكَبِيرَةَ فَاسْتَقْبَلَ كَلَّمَ بَيْنَ جِلْدَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(رواه الترمذي)

۸۶۷۔ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ قَاتَ يَوْمَ وَالْبُشَيْرِي وَيَوْمَ فَقَالَ لَنْ يَسْأَلُوا بِي جَبَدِي فَقَالَ إِنْ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يَرْضِيكَ يَا مَعْشَرَ

تسلطہ رکھنے کے لئے جو اصل غرض تھی اس پر کیا آپ سے
مسودہ نہیں ملے گا کہ آپ نے کھنڈا متی کی سہولت سے شریف نے تو یہاں
بہت سے عتسین لکھ کر وہاں کی سہولت پر سلام نہیں ہے تو یہاں پر یہی ہے
حضرت بزرگ احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی کہ یہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ
میرا میں کوئی عیب نہ دیکھتے کہ یہ کہتا وقت تنہا کہ میں آپ پر یا ہوتا ہوں
میں نے عرض کیا چوتھاں وقت میں یا ہوتا ہوں اگر میں نے زیادہ کہتا
وقت بھی میں سنبھلیں نے عرض کیا نصف ہوا کہ وقت میں کہتا ہوں
جتنا بار اگر میں نے زیادہ کہتا ہوں میں بہتر ہو گا میں نے عرض کیا کہ
میں ہوا کہ کہتا ہوں میں نے زیادہ کہتا ہوں میں نے زیادہ کہتا ہوں

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے لیے ایک عزم کیا ہے کہ میں اپنے لیے کسی چیز کو نہ چاہوں گا جس کی خاطر میں اپنے لیے کسی چیز کو نہ چاہوں گا۔

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات سے غرض ہو کہ اس کو دوزخ میں لے جائے، تو اس کو چاہیے کہ:

الْبَيْتِ الدِّيْنِيَّ وَأَرْوَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ
وَأَهْلُ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ مُحَمَّدٌ وَحَسْبُكَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتُ الَّذِي مِنْ ذِكْرِكَ وَبَدَأَهُ فَكُنْ بِصَلَاتِكَ عَلَى
رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ قَبْلَ الْخَمْسِينَ بَيِّنًا وَعَنْ
قَالَ الرَّقِيقِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَدَأَهُ
صَلَّى عَلَى تَابِئِ الْآلِفَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ
۸۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّاهُ سَبْعِينَ مَرَّةً (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَسُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَدَأَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَقْرَبُ هَدَنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَصَحَّتْ لَهُ شَعَائِرُهُ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيٌّ مَخْلُوعٌ مَخْلُوعٌ فَكَانَ
الشُّعْرُ عَلَى خَشْيَتِكَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَقَّاهُ
قَالَ فَهَيَّئْتُ أَنْظُرَ قَرَقَرَةً رَأَيْتُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَكَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَئِذٍ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ
لَوْ أَنَّكَ أَتَيْتَكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى
عَلَيْكَ صَلَوَاتُ صَلَاتِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاتِكَ
عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَوْفُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ
حَتَّى تَصِلَ إِلَى بَيْتِكَ (رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ)

اس طرح کہ خداوند رحمتیں نازل فرما جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جنہا کی میں ان کی ذوالا عظمت پر مسلمانوں کی باتیں میں حضور علیہ
السلام کی خدمت پر ان کے اہلبیت پر جس طرح کہ تھے حضرت ابراہیم پر اپنی
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم فرمایا میں وہ جس کے ساتھ میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر
درد و شریف نہایت درمندی احمد بردی بن علی بن
عبداللہ بن عمر کے اس حدیث کو من میں طرح پر ایسا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری دعا کے ایک درد و شریف پڑھا تو میں
کو خود ستاروں اور درود داروں کے پڑھنے سے خود مجھے پہنچا یا ہے
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہا یک مرتبہ درد و شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے
فرشتے اس درد و شریف پر سجدہ کرتے ہیں (راحمہ)

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے کوہ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر درد و شریف کر کے پڑھا اور اس میں قیامت میں اپنا قرب حاصل عطا فرما۔

اس درد و شریف کے کئی بیری مخالفت و احباب ہو گئی (راحمہ)
حوت ہر طرح کی خوفناک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکس دن دولت سرا کے مقدس سے باہر آئے اور سدرہ
بہر ایک گلستان میں تشریف لے گئے اور معروف ماز ہوئے اور طویل عرصہ
فرمایا یہاں تک کہ موجود محل کو یہاں ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائی گئے
یہاں تک کہ وقت سوا کے قریب گیا تو آپ نے مبارک تھا کہ دیکھا اور فرمایا
کیا اتنے قوی نہیں لگان کے اس میں عرض کیا ہوا ہی کہتے ہیں اس وقت
آپ فرمایا کہ میری علیہ السلام نے اللہ کے لئے کیا میں آپ کو یہ بات نہ
دلا کہ تو اللہ کے فرمایا ہے کہ تم میری علیہ السلام پر درد و شریف پڑھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ اشہان مدینہ کے دریا
حق رجبی سے اس میں سے کچھ لے کر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دیدار و پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

تشمید کے دوران - دعائے کابیان

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشْمِيدِ

پہلے اصل

حضرت ماکثر رضی اللہ عنہ سار دایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کا نذر دعا پڑھتے تھے خداوند میں تجھ سے مذاب قبر اور قعر (نام نہاد بیچ) وصال سے پہلے طلب کیا ہوں اسے خالق میں زندگی اور موت کے بعد میں آئے دے فتور اور مصیبتوں سے پناہ مانگا کہ مجھے قعر پر پہلے طلب کیا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک سال کے بعد سے مدد دے کہ اگر قرض سے پناہ مانگے گی وہ دیکھا ہے تو سر کا سفر والا انسان جب قعر نہاد ہو تا ہے تو جھوٹ بھی ہوتا ہے اور وعدہ خدائی بھی کتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعر و خمرہ میں تشمید (التحیات) سے مانگا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کہے خداوند جسے مذاب قبر - زندگی اور موت کے فتور سے اور نام نہاد بیچ) وصال کے شر سے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ دعا پڑھ کر صبح سکھاتے تھے جس طرح آدمی قرآن کی تعلیم دیتے ہے آپ فرماتے اس طرح پھر (ترجمہ) خداوند میں مذاب و خمرہ - مذاب قبر (نام نہاد بیچ) وصال زندگی اور موت کے فتور سے پناہ طلب کیا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ اس دعا کی تعلیم فرمائی جو میں غار کے دوران کروں تو سر کا سفر لڑا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوند میں مجھے نفس پرست ظلم کی و تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرما دے والا اور کوئی نہیں تو اپنی غاص بخشش سے میری مغفرت فرما دے مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

۸۴۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِالْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَشْطِ الْمَيِّتِ مِنَ النَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَشْطِ الْمَحْتَمِلِ وَوَشْطِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثُومِ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا الْكَرْمَا تَسْتَوِيذُ مِنَ الْمُقَدَّرِ فَقَالَ إِنَّ الرُّجُلَ إِذَا غَيَّرَ حَدَثَ كُتِبَ بِوَدْعِهِ فَكَانَتْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْمِيدِ الْأَخِيذِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِالْقُرْآنِ أَرْبَعًا مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ وَشْطِ الْمَحْتَمِلِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَيْءٍ الْكَبِيرِ النَّجَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۰۔ وَحِينَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَشْطِ الْمَيِّتِ مِنَ النَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَشْطِ الْمَحْتَمِلِ وَالْمَمَاتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۱۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهَدَوِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُوهُ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي ظِلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَخْفَى الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَأَعِزَّنِي مَغْفِرَةً مِنْ جَنِّكَ وَأَرْحَمَ عَذَابِكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۸۲۔ وَعَنْ هَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

يَسَارِهِ حَتَّى آتَى بَيْتَهُنَّ حَتَّى ۲۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۳۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُذَافٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْلَى صَلَاةً أَقْبَلَ مَيِّتًا يَتَوَجَّهَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۸۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَنْ يَمِينِهِ ۲۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ

أَعْيُنُكَ لِحَدِّ النَّبِيِّ حَتَّى تَمُوتَ مِنْ حَلْفَةٍ بَرَى أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ

أَنْ لَا يَتَعَرَّفَ إِلَّا مَنْ تَبَيَّنَ لَكَ رَأْيُ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لَا يَتَعَرَّفُ عَنْ يَسَارِهِ ۲۔

(مُسْنَدُ عُمَرَ)

۸۸۶۔ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا إِذَا أَصَلَيْتُمْ حَلَفَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ

فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ بِرَبِّهِمْ قَالَ فَمَنْ شَاءَ يَقُولُ رُبَّتُ فِيهِ مَذَابِقُ

يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ يَهَادُكَ ۲۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ فِي عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ إِذَا صَلَّيْتَ مِنْ

الْمَكُتُوبَةِ مِمَّنْ وَكَبَّتْ رُؤُوسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَلَّى مِنَ الْوَسْطَى مَا شَاءَ اللَّهُ فَمَاذَا أَكَلَمَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الرَّجُلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَسَمِعْتُ كُرَيْبَ بْنَ سَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ فِي بَابِ الْوُضُوءِ أَنَّ

شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ۲۔

حضرت ہامیر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام

پہنچاتے تو آپ سیدہ فاطمہ کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

حضرت سمرہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آپ چہرہ ہانک چہری طرف کرتے تھے

ہامی طرف سے ہوتا ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعد از نماز اپنے بائیں جانب سے توجہ دیتے تھے یعنی داہنی جانب سے

صحت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی

اپنی ملازمین شیطانی کا حصہ متوکل نہ رہی یہ صحیح ہے۔ (بخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز سے فارغ ہوئے تو آپ بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ہامیر بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم ہر گز

معاذ صلی اللہ علیہ وسلم کی محاسن میں غار نہ کرتے تو ہماری خواہش ہوتی

کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر گز ہر گز میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعدیہ مانگتے تھے کہ وہ ہر گز اس دن کے عذاب سے محفوظ رہا جس دن

تو پھر ہر گز کو اٹھائے یا جمع کہہ دے کہ ہر گز کو اٹھائے یا جمع کہہ دے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دوران میں خواتین نے ہر گز محاسن کے بعد کھڑی

ہو جاتی تھیں اور اس وقت ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز

دوسری فصل

۸۸۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَكُونُكَ يَا مُعَاذُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام پکار کر فرمایا اسے معاذ میں نہیں چھوڑ دیتا تھا

مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ
مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ

(نِزَاہُ النَّسَائِیِّ وَتَدْوِیُّ أَحْمَدُ رَحْمَةً)

۸۹۳۔ وَعَنْ عَابِدِ بْنِ قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّسْبِيحِ أَحْسَنُ التَّكْلَامِ كَلَامُهُ اللَّهُ أَحْسَنُ الْكَلَامِ هَذَا مِنْ مَعْنَى صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(نِزَاہُ النَّسَائِیِّ)

۸۹۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً يُقَالُ وَجْهٌ ثُمَّ يُبَيِّنُ لِي الْيَمِينِ الْآخِرِينَ شَيْئًا

(نِزَاہُ التِّرْمِذِيِّ)

۸۹۶۔ وَعَنْ سَعْدَةَ قَالَتْ آمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَتُسَبِّحَ وَأَنْ تُسَلِّمَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ

(نِزَاہُ أَبُو دَاوُدَ)

صالح کا طلب کیا کہ اہل بغداد میں یہ ہے اس پہلانی کو طلب کیا کہ اہل ہجرہ علم میں یہ اور اس سے پتا مانگتا ہوں جس کا تھو کو علم ہے اور تجھ سے ان گنا اس سے مغفرت طلب کیا کہ اہل ہجرہ سے علم میں ہیں (نسائی ماحمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز پڑھتے رہے اور میں بہترین کلمہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کرتے اور دوسرا چھوٹا دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ علم دیا کہ اللہ کی سلام کے ساتھ کہیں کی نیت کی جائے یہی سلام اور وہاب سلام کی نیت کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

بَابُ الَّذِي كَرِبَعًا الصَّلَاةُ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

۸۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَغْرِقُ الْفَصَاءَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْمِيمِ

(مُسْتَقْنُ عَلَيْهِ)

۸۹۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَتَعَمَّدْ لَوْ قَدْ رَمَى يَقُولُ اللَّهُمَّ آتِنَا السَّلَامَ وَبِعَنِكَ السَّلَامُ مَا رَكَّتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(نِزَاہُ مُسْلِمٍ)

۸۹۹۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَكَ لَكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا علم تکمیل سے ہوا تھا۔

(مستقن علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھے بیٹھے کہ میری یہ دعا پڑھنے سے الخ انت سلام و ربک سلام تبارکت یا ذالجلال و الاکرام

بسم

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اختتام کے بعد توبہ میں بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

فَكَانَ اللَّهُمَّ أَتَى السَّلَامِ وَبَيْنَكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا
الْعَرْشِ وَالْإِلَهِ كَرَامٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۰- وَعَنْ الشَّيْخِ تَوْحِيدِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُومَةً لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَوْلَا ذَلِكَ وَلَمْ يَلْحَقْهُدْ
مَوْعِدٌ عَلَى نَبِيٍّ قَدِيمٍ اللَّهُمَّ لَا تَمَانِيْنَا أَهْلَكَيْتَ وَلَا
مُنْعِيْنَا لِمَا مَنَعْتَ وَلَا تَقْضِ ذَا الْحَقِّ بِشَيْءٍ مِنْكَ الْعَبْدُ
(مُسْتَقْبَلٌ عَشْرِينَ)

۹۰۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوْدَعَ صَلَوةً يَقُولُ
بِمَنْعِهِ إِلَّا هَلْ إِلَّا لَكَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَوْلَا
الْمَلَكُ وَلَمْ يَلْحَقْهُدْ مَوْعِدٌ عَلَى نَبِيٍّ قَدِيمٍ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا مُلُوكَ الْأَرْضِ لَا إِلَهَ وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاكَ
لَهُ الرِّقْعَةُ وَلَهُ الْفُكْلُ وَلَهُ الْمُلْكُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصٌ لَهُ الْيَوْمَ ذِكْرَهُ الْكَافِرُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۲- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ يَقُولُ تَعْبُدُ خَلْقَ
وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
بِهِمْ دُبُرَ صَلَوةٍ أَلَمْ يَلْحَقْهُدْ مِنْ الْجَنَّةِ أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْعَمَلُ بِكَ
مِنْ قِسْمِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْعَذْرَاءِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۰۳- وَعَنْ أَبِي مُبِيرَةَ قَالَ إِنْ تَعَرَّكَ الْمَغَامِرُ مِنْ
أَنْتَ أَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ ذَهَبَ
أَهْلُ الدُّنْيَا بِالنَّحْوِ الْبَعْدِ وَالْعَمَلُ وَالنَّحْوِ الْمُبِيرُ فَقَالَ
قَدْ ذَاكَ قَالَ لَا يَسْلُوكُنَّ كَمَا تَسْلُوكُنَّ وَيَصْرُحُونَ كَمَا تَصْرُحُونَ
وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُونَ وَيَعْرِفُونَ وَلَا يَعْرِفُونَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعَرْتُمْكُمْ شَيْئًا
تَذْكُرُونَ بِهِمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَيْسَ يَفُوتُ بِهِمْ مَنْ سَبَقَكُمْ

یہ دعا ہے اللہ انت السلام و تبارکت اسلام تبارکت یا ذوالجلال واکرام

(مسلم)

حضرت سفیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے جسے چاہے وہ
سزا دے عیب دے ہر چیز پر قادر ہے اور نہ اسے تو عطا فرمائے اس کو
کوئی مدد نہ کرے الا نہیں اور جس کے لیے تو منع فرمائے اس کو کوئی وسیعہ و اضافہ
اور نہیں تو غنیمت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب پہنچے بغیر تو حق نہیں

حضرت محمد اشعری زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس دعا کو پڑھتے تھے اور ان کے ساتھ یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے
جسے چاہے وہ سزا دے عیب دے ہر چیز پر قادر ہے جسے چاہے وہ عطا فرمائے
اور نہ اسے تو عطا فرمائے اس کو کوئی مدد نہ کرے الا نہیں اور جس کے لیے تو منع
فرمائے اس کو کوئی وسیعہ و اضافہ اور نہیں تو غنیمت مند کو اس کی دولت تیرے
عذاب پہنچے بغیر تو حق نہیں

حضرت سعد بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد پڑھتے تھے
لَعَلَّ اللَّهُ يَرْفَعُ رَجَائِي لَكَ يَا مُلُوكَ الْأَرْضِ لَا إِلَهَ وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاكَ
لَهُ الرِّقْعَةُ وَلَهُ الْفُكْلُ وَلَهُ الْمُلْكُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصٌ لَهُ الْيَوْمَ
ذِكْرَهُ الْكَافِرُونَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا اور میرے
ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر میں کیا یا رسول اللہ اللہ اللہ
لوگوں نے بلند دعائیں اور جہش کی نعمت (مشت) کو حاصل کیا اگر
میں نے یہ دعا پڑھی یا کہ یہ باتوں کو کہنے کا کہہ دو ہر طرح غازی پر میرے
لئے اور نہ کہتے ہیں اور میرے بڑے بڑے کہتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں
وہ تمام آرزو کرتے ہیں جو ہمیں کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تمہاری ہر بات

حاصل کرو اور اس مرتبہ پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والد پر
سبقت حاصل کرو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھے والا نہ ہو مگر صرف وہ
جو تعدادی طور پر عمل کرتا ہو سب کے ایک ایک بار سوں اور تہ سوں کا استفادہ
کو تم پر قس کے بعد ۳۲ بار تسبیح و تحمید اور تکبیر کا کو مدائی حدیث صحابہ
صدیقہ فرماتے ہیں کہ انفرادی حاجتوں کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حدیثیں پڑھیں اور پھر ان کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
اس کو اس پر عمل کرو یا جسے سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ
فرمے یا اللہ تعالیٰ فضل سے میں کو پہنچے وہ عطا فرمائے (مستحق تلمیذ اور اہل
کی مجلس حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے لیکن امام بخاری کی روایت
کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار انیس کی بجائے دس دس مرتبہ مستحق
ہے۔)

حضرت کعب بن جراح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز اپنے اللہ کے بعد چند اعاذ کہنے یا کہنے والا کوئی
شخص جو وہ سب سے محروم نہیں رہتا یعنی تیس بار سبحان اللہ تین سو بار
الحمد للہ اور تیس بار اللہ اکبر۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز (فرغ) کے بعد تیس تیس بار اللہ تعالیٰ کی
تسبیح کرے اور تین تیس بار اللہ کی حمد و ثناء کرے اور تیس تیس بار بحمدہ اللہ
کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد نواستہ بنتے ہیں اور تم کو کامیاب کر دے
کے یہ یکلوت کے (رحم) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں دعا ایک ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
اس کو پہنچے دے گا کہ اگرچہ چند کے بھاگ کی برابر ہو جسے جانتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سے یہ بات سنی گئی کہ کوئی شخص وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو اپنے
فریاد نصف شب اور نماز قریب کے بعد کی (تہجدی)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

وَلَا يَكُونُ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْكَ إِلَّا مِنْ عَشْرَةِ مَثَلٍ
صَلَّوْهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ حَوْتٌ وَ
تَكْبِيرَاتٍ وَتَحْمِيدَاتٍ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثٌ وَتَلْبِيسَاتٍ
مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ كَرَّجَعَهُ فَقَرَأَ اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَجَمُّعُوا خَوَاتِمَا
أَهْلِ الْأَمْوَالِ بِمَا قَعَلْنَا فَعَمَلُوا بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ قَعَلْتُ اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي
يَقُولُ الْمُتَّقُونَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَّا اخْبِرُوا إِلَّا
عِنْدَ مُرُورِهِ فِي يَدَايِهِ لِلْمُخَافَةِ لِقَائِهِ حَوْتٌ فِي دُبُرِ
كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمِيدَاتٍ عَشْرًا وَتَكْبِيرَاتٍ
عَشْرًا بِهَذَا ثَلَاثًا وَتَلْبِيسَاتٍ.

۹۴۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَاحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْبُولَاتٌ لَا يَحِبُّ قَائِلُهُنَّ
أَوْ قَائِلُهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٌ ثَلَاثٌ وَتَلْبِيسَاتٍ
ثَلَاثٌ وَتَحْمِيدَاتٍ عَشْرٌ وَتَكْبِيرَاتٍ عَشْرٌ وَتَلْبِيسَاتٍ
ثَلَاثٌ۔ (رواه مسلم)

۹۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا
وَتَلْبِيسَاتٍ وَحَمْدًا لَهِ ثَلَاثًا وَتَلْبِيسَاتٍ وَتَكْبِيرَاتٍ ثَلَاثًا
وَتَلْبِيسَاتٍ فَيُنَاقِ رَسُلَهُ وَيَسْمَعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الثَّمَانَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْكَمَالُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غَيْرُ خَلْقٍ يَأْتِيهِ كَلَمٌ
كَانَتْ مِثْلَ زَيْدٍ الْبَحْرِ۔ (رواه مسلم)

۹۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَى
الدُّعَاءُ أَتَمُّهُ قَالَ بَرَكَةُ اللَّيْلِ وَالْخُشُوعُ وَدُبُرُ الصَّلَاةِ
الْمُتَتَابِعَاتِ۔ (رواه الترمذی)

۹۷۔ وَعَنْ حُجْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میرے بعد محمد ذات و سجدہ خلق و انبیاء
کے لئے احمد۔ الحمد للہ۔ سبحانی۔ سبحی۔ رحمت کبیر

أَمَّا صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْدَامُ الْمُتَوَكِّلِينَ فِي
ذِي كُلِّ صَلَوةٍ نَعَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو إِدْرِيْسُ وَالنَّسَائِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلِمَةُ

٩٠٨- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مَعَ قَوْمٍ يَكُونُونَ مِنْ جُلُودِ
الْعَدَاوَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَهْبَاتًا مِنْ أَنْ تُغَيِّقَ
أَرْبَعَةَ مِنْ وَلَدِهَا وَلَوْلَا أَنْ تَأْكُلُوا مَعَ قَوْمٍ يَكُونُونَ
مِنْ جُلُودِ الْعَدَاوَةِ أَنْ تُغَيِّقَ الشَّمْسُ أَهْبَاتًا
لَأَنَّ أَنْ تُغَيِّقَ أَرْبَعَةَ.

(154)

۹۹- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْغَبْرُ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ بِدُكْرَانِهِ ثُمَّ نَظَّمَ لِلشَّمْسِ ثُمَّ صَلَّى الرَّغَيْبِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَحُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي تَأْتِي تَأْتِي - (رَدَّاهُ الْعَمِيدُ عَنَّا)

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَسْأَلُهُ أُنْثَىٰ ظَاهِرًا أَن يَزْنِيَ ۚ فَجَعَلْنَاهَا نِجَاحًا لِّبَيْنِهِمَا ۚ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کہنے پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ خیر کے باعث خلوع آئے اس تک ذکر الہی ہی مشغول رہے وہ خلوع کے بعد دعا گوشت را شراق ہوگا کہ تو اس کی حج و عمرہ کی طرح ثواب سے نوازی ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کہہ کر دوسرے حج عمرہ کی طرح ثواب سے نوازی ہو گئیں مگر تیسرا (ترجمہ)

تیسری فصل

عَنِ الْأَمْرَةِ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلَّى بِنَا أَمْرًا
يُكَلِّمُنِي أَبَا رُمَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ لِهَيْبِ الصَّلَاةِ أَوْشَلْ خَيْرُ
الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ يُقَرَّبَانِي فِي الصَّلَاةِ الْمُقَدَّارِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ
لِحَبْلٍ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِحِي
الهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ
يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْتَا مَاءَ مَنْ سَلَّمَ ثُمَّ اسْتَدَلَّ كَأَنَّهُ قَالِ
أَبَا رُمَّةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ
مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ بِشَقْمٍ قَرِيبٍ
عُمَرُ فَخَذَ بِيَمِينِي ثُمَّ قَرَأَ لَهُ قَالَ اغْبِضْ فَإِنَّ
لِي بِهَذَا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَوْ يَكُنْ مَبِينٌ
صَلَّى بِنَا فَصَلَّى قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب رفیق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک
امام نے جن کی کنیت ابو مرثد تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہ کہیں نے
عناد میں اس کو بلایا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کیا
اور خود عرض کیا کہ میں اس کو اس کی جگہ پر لے کر آؤں گا۔ یہ کہہ کر
تھریس شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے
تو اس نے ان کو بلایا جناب سلام علیکم اے قوم! میں نے آپ کے خساروں کی اطلاع دی
نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس طرح دعا پڑھی کہ اللہ ازہر دینے والی طور پر
دیکھا۔ نماز کے بعد وہ شخص جو اس طرح گھڑے سے پورا نے اور بیت باز دہلی
اس موقع پر جناب عمر نے اس کے گھر سے کچھ کر کے لے آیا اور ایک کچھ
قوموں کی ہلاکت کا سبب بنی تھا کہ ان کی غاروں میں فصل تھا اس موقع پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا کہ فرمایا اسے خطاب کے بیٹے اشتراق
نے تیرے پیسے دے دیے تھے۔ (ابو داؤد)

بَصْرَةَ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنُ الْعَقَبِ.

(بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

١١٥ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نَسْتَبِيعَ**
فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَنُكَبِّرُكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَأَمَّا رَجُلٌ فِي الْمَسَامِيرِ مِنْ الْأَكْثَلِ
فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
نَسِيْتُ حَوًّا فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَكَدًّا وَكَدًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ
فِي مَسَامِيرِهِ يَعْنِي قَالَ فَاجْعَلُوا حَمْدًا وَعِشْرِينَ نَسَا
وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْمِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ هَذَا .

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

٩١٧ - وَعَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِهِ هَذَا الْيَوْمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ
الْكَرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْسَعَتْ سَعْدُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ
إِلَّا الْمَوْتَ وَمَنْ قَرَأَهَا بِحِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمْسَتْ أَلَمُ اللَّهِ
عَلَيْ دَائِمِهِ وَقَارِئُهَا بِوَيْلِهِ وَوَيْلُ مَنْ حَوْلَهُ نَدَاةُ السَّيِّئِ
فِي شُحْبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

[illegible]

حضرت یحییٰ بن تابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حکم کیا
 گیا کہ ہر سال کے بعد تین بار سنان اللہ کہیں اور تین بار اللہ کہیں
 بیان کریں اور جو تین بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر کہیں۔ ایک
 انصاری نے جواب دیا کہ کوئی اس سے کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تم کو یہ بات کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے
 کہا ہاں تو بتایا کیا کرتے تین تین کی بجائے ایک بار پڑھا کر دوا میں
 تعین لاء اللہ محمد رسول اللہ کو شمل کرو اور رسول اللہ دہرا کر دوا کر
 من صبح کو من صبح کی آگ سے دعا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 عرض کیا تو آپ نے فرمایا ابیہو کر۔

راحمہ نبیؐ۔ واپسی

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کو سننے پر کوہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راجب آپ لکھری کے اس خبر پر غصہ سے کہتے ہیں وقت نہ پایا اور شخص بے رند کے بعد آیت لکھری پڑھے گا تو اس کے جنت کے داخل ہونے میں شب صرف ہوتی حال ہے اور جو شخص رات کو سوتے وقت آیت لکھری کی تلاوت کہے تو اس کے گھر پڑوسوں کے گھروں اور محلہ والوں کے گھروں کو اللہ امن و عافیت آئے یہی ہے اس روایت کو شیعہ لایا

حمد الرحمن ہی غمخوار معنی بندہ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مددایت کرتے ہیں آپس پر دیکھ کر شخص جو ارادہ غریب کی مانند کسی سے کارزار کر
 قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے پھر ششست ہونے بعد میں ہر تہیکارات
 کے قوبر پر تہ پر چڑھنے والے کے اسامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس
 گنا جو جو ششست دس درجات تک بندہ فی نصیب حق اللہ یاکا اس کے لیے
 ہزارانی سے امان اور شیطان سے حفاظت کارہ بعد میں لگے اور سو سے شکر
 کے بعد کوئی گناہ اس کی ہلاکت کا مستوجب نہ ہوگا اللہ اس کے اعمال کے کار
 سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور نصیبت حاصل ہوگی اور وہی شخص اللہ کے
 امان میں شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو یاد اور پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں
 درجہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
 صاحب اللہ اور وہ جب اللہ عز و ار حمد ہی سے بھلاؤ اس کے دست قدرت

میں نے جو یہی جانتا اور دانتا ہے راہِ احمد لیکن امام احمدی نے اس کا کسی طرح حضرت ابو دکن کے حوالہ سے لفظ شرک تک لے کر کیا ہے اور نہ مقرر کا تذکرہ نہیں حضرت امین خطیب مدنی سند عریضی بہت کہتے ہیں کہ رسول اللہ

اصلی جہت علیہ السلام نے ایک موجودہ دستہ کو درجہ اولیٰ میں داخل کیا اور دوسرے دستہ بہت سالانہ غفلت کے کربستہ و مفلوج رہے۔ اس وقت کسی نے کہا کہ گویا یہ لشکر گئی ہی تھا اور ہم نے کسی فرجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کر کے آسمانانِ قیامت لے آئے تھے۔ لیکن اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی قوم کی بابت شبہ و شک ہے جو دنیا پر کام بھی مکمل کر لے اور مالِ غنیمت بھی بہت حاصل کر لے اور وحاشا کہ ایسے افراد کی سب سے بڑی عجز و غرور ہے اور ان کے غنا سے فلاح ہو کر طمع و آفتاب بھگدڑی میں مشغول رہے۔ یہی ہو گا نتیجہ اور جو حاصل کر سکتا ہے اور مقصد حاصل کر کے بعد کو سٹھ و الوداع میں ہیں۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی

دوران نماز چاروں جانب نماز
پہلی فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غازیہ پہنچا تھا اس دوران ایک صاحب کو چھینک آئی تو میں نے یہ حکم اللہ کا دیا مجھے احساس ہوا کہ یہاں کے غازیہ جیسے گھوڑے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری ماہی تمہیں روٹیں تم مجھے کیوں گھوڑے کہو اس پر غازیہ نے پی رانوں پر ہاتھ مار دیے غازیہ نے پتہ پر توجہ کیا تو میں چپ بوجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیہ سے فارغ ہوئے میرے باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ بہتر تعلیم دیے والا نہ تو دیکھا اور نہ دیکھوں گا خدا کی قسم تو آپ نے مجھے زندہ کو بکھا اور مردہ کو زندہ کیا البتہ یہ خبر یہ وہ زمانہ نامہ یاد کی اور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا ہے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ میرے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

کہ فرمایا کہ تازہ سوخت تازہ سقرآن سورہ ذکر الہی کے لیے ہے میں جب تم تازہ
نہا میں ہو تو صرف اسی حال میں پڑھو۔

(ابوداؤد)

حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما دعا میں کہتے ہیں کہ میں نے جنتا
عالم سے دعا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودان نادرہ و نایابہ کے
سلام کا جواب کسی طرح دیتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ سوار اپنے دست مبارک
سے اشارہ فرماتے تھے ترمذی اور صاحب نسائی اس روایت کو جواب دیتے ہیں

حضرت قاضی ابن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقہ سلم کی امامت میں نمازوں کے بعد کہنے چھینک سنانی میں نے بعد میں
یہ دعا بھی دیکھی، تمام تفسیریں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ناسیبتا
میر محمد حسن کی کہتی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ بکریم
محبوب رکھتا ہے اور اظہار دعا سننے والا سبب رسول اللہ تبارک
فارس حضرت عبداللہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باقی کہہ رہا ہے بلکہ میں
نے جواب نہ دیا تو اپنے اس جولو کو مزید دوسرے تفسیر یا راوی کہتے ہیں یہی ترمذی
میں نے کہا کہ یہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
خدا کی قسم میں نے کبھی نہیں دیکھی جہاں سے اس لڑکے سے دعا کے لیے کہتے ہیں
اور پڑھتے معصوم ہفت تھے کہ کسی کس اس طرح کے جالے یا شرف دے گا

صوت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ قال عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا میں دعا فرمائی تھی
اللہ سے دعا کہ اگر کسی کو تم میں سے دعا میں جہاں آئے تو اس کو اس کی طرف
دے کے کی کو کشش کہہ دے ترمذی بلکہ ایک اور روایت میں صاحبان
میں اسی طرح منقول ہے کہ پناہ دعا میں رکھ لے۔

حضرت عیسیٰ بن مجروح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دُعا کرے تو ایسی دعا
دو کوں پھر مسجد کا ارادہ کہے تو دستہ میں بائیں انگلیوں کو نہٹکے کہ دو کو
دستہ میں بائیں دو حالت ہمارے ہے احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی
(دامی)۔

حضرت ابودردیہ رضی اللہ عنہ دعا میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقہ سلم فرمایا کہ ہند لے کر گدہ ترسے ہند سے اس وقت تک

فی الصلوة قمرۃ عن السلاۃ ود سہبۃ الصلوۃ یقرۃ
القنارین و ذکرہا شیخ نوادۃ اکتب فیہا فلیکن ذلک شاذ
(رواہ ابوداؤد)

۹۲۶۔ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَدْتُ رِبْلًا لِي كَيْفَ قَاتَ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ رَجُلًا كَانُوا يَسْتَكِينُونَ
فَتَنَبَّأَهُمْ بِالصَّلَاةِ قَالَ كَانُوا يَسْتَكِينُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي يَدَايِ النَّسَائِيِّ نَحْوُهُ وَجَوْضٌ يَلَالِي مُتَمَثِّلٌ۔

۹۲۷۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَلُّتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ
لَهُ وَحَمْدًا آخِيًّا فَجَاءَ مُبَارَكًا وَبِهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا
نُوبِتُ نَبَاتًا وَبِزِيٍّ فَتَقَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنْ الْمُسْتَوَلِي الصَّلَاةَ كَمَا
يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ قَالَتْهَا الشَّامِيَّةُ فَكَمْ يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ
قَالَتْهَا الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رِكَاعَةً أُنَاتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَيْسَ بِمَيِّمٍ لَقَدْ
أَشَدَّ رِكَاعًا يَسْتَعِدُّ وَتَكُونُ مَلَكًا أَيْمُهُ يَسْتَعِدُّ يَمَانًا۔
(رواہ البُخَارِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۲۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَرَادَ انْتِقَابًا أَحَدُهُمْ فَتَكَلَّمُ مَا اسْتَطَاعَ (رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَا يَنْ مَتَابَعَةً فَلْيَضَحَّ
بِهَذَا عَلَى نَفْسِهِ۔

۹۲۹۔ وَعَنْ كَتَّابِ بْنِ عُجْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْقَوْمُ أَحَدُهُمْ فَأَحْسَنَ
وَمُؤَمَّرَةً فَتَرْجَحُ فَأَمَّا إِلَى الشَّيْطَانِ فَلَا يَسْتَكِينُ بَيْنَ
اَصَابِيحِهِمْ فَوَاقَةُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ وَفِي
كَأَوَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ۔

۹۳۰۔ وَعَنْ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْغَيْبِ تَحَوُّ

فِي صَلَاتِهِ مَا تَوَلَّى يَتَبَيَّنُ فَرَادَا لَتَتَّصِفَ عَنْهُ.
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)
۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَعْرَكَ حَيْثُ تَجْعُدُ رَعَاهُ الْيَتِيمُ
فِي سِتْرِ الْكِبَرِ مِنْ عِلْمِ نَبِيِّ الْحَسَنِ عَمَّا أَنَسٍ
يُتَّفَقُ.

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رِزْوَانُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِدْرِكَ وَالْإِثْمَانُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا
الْإِثْمَانُ فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا قَرَأَ كَانَ قَلْبُهُ فِي
الْمَقَامِ كَلَفِي الْقَدِيمِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
۹۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ رِزْوَانَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَنُ فِي الصَّلَاةِ تَبِيضَ أَظْفَارِهِ
وَلَا يَتَوَلَّى عَنْفَةً خَلْفَ ظَهْرِهِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۳۴ وَعَنْ عَدِيٍّ بْنِ كَابَسَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
نَكْعَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْحَيْضُ وَالْأَنْثَى وَالزَّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ الرَّجَزِيِّ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي
وَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا بِرَأْسِهِ الْيَتِيمُ يَتِيمِي دَفِي يَدِي
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ
أَرِيضَةٌ كَأَرِيضَةِ الرَّحْمَى مِنَ الْبَكَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ
الرَّوَايَةُ الْأُولَى وَأَبُو دَاوُدَ الشَّارِبِيَّةَ.

۹۳۶ وَعَنْ أَنَسٍ خَدِجٌ قَالَ قَالَ رِزْوَانُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَسْجُدُ
الْحَصَى قَرَأَ الرَّحْمَةَ تَوَاجَعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَعِينٍ.

۹۳۷ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہمیشہ توجہ رہتا تھا جو جگہ سے اٹھتا تھا وہاں سے اٹھتا تھا اور ہر گز نہیں دیکھتا
جب دعا پڑھتا تھا تو اس کے ہاتھوں میں کونسا کرم اس سے ہٹ جاتا تھا
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھے جہاں سے دعا پڑھتا تھا
ہر دفعہ اس کے ہاتھوں میں کونسا کرم اس سے ہٹ جاتا تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھے جہاں سے دعا پڑھتا تھا
کیونکہ قادیان میں دعا پڑھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر بخیر لاقی ہو تو
نہل میں کر سکتا ہے غرض کہ میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھے جہاں سے دعا پڑھتا تھا
دیکھنے کے بعد کہوں نہ پھرتے تھے۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت عدی بن کابسہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
جسوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گز نہ دیکھنا
فرمایا کہ قادیان میں دعا پڑھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر بخیر لاقی ہو تو
نہل میں کر سکتا ہے غرض کہ میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شریک سے روایت کرتے ہیں کہ
جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھے جہاں سے دعا پڑھتا تھا
میں نے فرمایا کہ میں نے اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھا جہاں سے دعا پڑھتا تھا

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے فرمایا کہ میں نے اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھا جہاں سے دعا پڑھتا تھا
میں نے فرمایا کہ میں نے اسے (نہاں) اپنی نظر اس جگہ نہ رکھا جہاں سے دعا پڑھتا تھا

(ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ عَلَآ مَا كُنَّا يَقُولُ لَئِنْ أَقْدَمَهُ إِذْ اسْتَجِدَّ نَعْمَ قَعَالٍ
يَا أَقْدَمَ يُرَبِّ وَجْهَكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خِصَّ سُرَى الصَّلَاةِ رَأَيْتُ أَهْلَ النَّارِ
(رَوَاهُ فِي كِتَابِهِ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْشَرُ الْأَسْرَدِينَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْمَقْرَبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو حَافَةَ وَالزُّهْرِيُّ فِي رِيسَالِهِ مَعْنَاهُ -

۹۴۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ تَطَوُّعًا وَالْبَابَ عَلَيْهِ مُمْسِكًا قَرِيبًا فَاسْتَفْتَيْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ رَجْعٌ لِي مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْبَابِ كَانَ فِي الْوُجُوهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو حَافَةَ وَالزُّهْرِيُّ فِي رِيسَالِهِ مَعْنَاهُ -

۹۴۱۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ عَمِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُصْبِرْ وَلْيُصْبِرْ الْعَصْرَةَ رَوَاهُ أَبُو حَافَةَ وَرَوَى الزُّهْرِيُّ فِي مَعْرِ رِيسَالِهِ وَنُصَّابٍ -

۹۴۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْكَافَّةِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُصْبِرْ مَا يُؤْتِيهِ لَمْ يَنْصِرْ - (رَوَاهُ أَبُو حَافَةَ)

۹۴۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُصْبِرْ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَدَقَّالُ هَذَا أَحَدُ بَنِي إِسْتِثْنَاءِ يُسَلِّمُ بِالْقُرْبَى وَكَذَا أَحْطَرُجًا فِي إِسْتِثْنَاءِ -

علیہ وسلم نے ہمارے سلام اٹھ کر دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر پھونک مارتے ان کو کچھ کر کر کاہنے فرمایا اسے اٹھ اپنے منہ کو خاک آلودہ کر دینا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نمازیں کو کھڑے ہونے پر ہاتھ کھن دوزخ میں کی راحت کا سبب ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نمازیں تمہارے نالوں کا نل ساپ اور پھونک مار دوزخ کا دروازہ تری لیکن نالائی نہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور وہ ہاتھیں آبی اور دوا دہ کھولتی سکوٹے سے آگے ہاتھ نہ دے کہتے اور مجھے پریشان نہ آتے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو دوا نہ سمت قبلہ پر تھا۔

(احمد شاہ و الد۔ ترمذی۔ نسائی)
حضرت حاکم بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اور میں نہ اگر کسی کی رگ آواز (رجع غایب ہو تو اس کو پانی سے کھو آگے بڑھ کر نہ کرے اور نہ کو کھل کرے) (ابو داؤد ترمذی نسائی اور مصنفین کے اس فقرے کے ساتھ نقل کیا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جبکہ وہ ان کا دربار جماعت کسی کی رگ نکالے ہو تو وہ اپنی ناک پر کر صف سے باہر آجائے۔ (ابو داؤد)

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نمازیں حدت واقع ہو اور وہ قعدہ وغیرہ میں ہو انہاں تک سلام پھیرا ہو تو اس کی نماز شک جائز ہوگی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۹۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَوَاتِمُ الْمُتَّقِينَ فَلَمَّا كُنَّا أَهْلَ الْفَتْحِ فَأَوْعَا لَكُمْ قَوْلَهُ
كَمَا كُنْتُمْ تَحَرِّمُونَ فَأَعْتَصَلْتُمْ لَهَا وَرَأَيْتُمْ يَخْطُرُ
فَعَلِيٌّ يَوْمَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُودًا قَسِيَّةً
أَنْ أَغْتَابَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ وَبِ
يَسَارٍ مُرْسَلًا -

۹۲۵- وَعَنْ عُبَايَةَ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى الْفَلَّاحَ مَعَهُ رَوَى
الْإِسْلَامُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْخَضِرِ
يَتَبَرَّجُ لِي كُنْتُ أَصْعَمُهَا لِيَجْعَلَنِي أَتَجِدُ عَلَيْهَا لِيَشَدَّ
الْحَبْرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ نَحْوَهُ -

۹۲۶- وَعَنْ أَبِي الدُّنْخَالِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَوْحَتَاهُ يَقُولُ أَهْوَدُ بِأَمْرِي مِنْكَ
فَمَنْ قَالَ أَعَسَّكَ يَلْعَنَهُ اللَّهُ كَذِبًا وَبَطْشًا كَانَتْ يَسْكُوتُ
شَيْئًا كَذِبًا قَرَأَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
تَوَضَّعْتَ لِقَوْلِي مِنَ الصَّلَاةِ شَيْئًا كَرِهْتُمْ لَكَ كَقَوْلِهِ
قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْتَهُ بَطْشًا يَدَكَ فَكَرِهْتَ عَدُوًّا لَكَ
بِأَمْرِي سَمَاءَ بِشَيْءٍ مِنْ شَأْنٍ لَمْ يَجْعَلْ فِي وَجْهِهِ
فَقُلْتُ أَهْوَدُ بِأَمْرِي مِنْكَ قُلْتُ مَرَاتٍ كَثْرَ فَمَنْ
أَعَسَّكَ يَلْعَنَهُ اللَّهُ بِأَمْرٍ فَكَرِهْتَ أَخْرَجَ مِنْكَ
مَرَاتٍ كَثْرَ أَنْتَ أَنْتَ دَاهُو لَوْلَا دَقِيقَةُ لَيْعَتِي
سُيْلَتَانِ لَا تُصْبِحُ مَوْلَاكَ يَلْعَبُ بِهِ وَفِي مَاتَ أَهْلِي
الْمَدِينَةِ -

(رَوَاهُ مُسْنَدُ)

۹۲۷- وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
مَرْغَبًا رَجُلًا وَهُوَ يَصِلُ فَكَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدَ الزَّجَلِ كَلَّمَ
فَرَجَعْنَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْلَا خُاسِرَةٌ عَلَيَّ
أَحِبُّكُمْ وَهُوَ يَصِلُ فَلَا يَتَكَلَّمُ وَتَيْسَرُ بِهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم ہانکے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکمیل تحریر کتنی پی
تھی ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے
گئے غسل کیا اللہ سبحانہ اس طرح تشریف لائے کہ سرباب کسے پانی کے
قطرے پکڑا لیتے تھے پھر ہاتھ پانی کے فوارے کو کھڑا کیا مجھے غسل کی حاجت
تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے وہاں اس زمانہ سے امام مالک نے حضرت علی
حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ میں نے علیؓ کی نازک
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے
لنگریوں کا ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تاکہ ان پر سوجھ کر رہیں۔

(الحدود و فضائل)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نہ پڑھتے تھے تو ہم نے سنا کہ آپؐ پڑھ رہے تھے
دوسرے میں اللہ تعالیٰ کی حمد سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں
خدا کی اس حق حمد پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر آپؐ انھوں کو اس
طرح کھڑے ہو کر کسی چیز کو پکڑے ہوں پھر ناسخ فارغ ہوئے تو ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپؐ کو ایسی چیز کو سنا جو تم تک نہ پہنچی
تھی اس پر انھوں کو کھڑے ہو کر اس وقت آپؐ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ
کا دشمن جیسے ناک کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تاکہ میرے چہرہ پر ڈالے تب
میں نے کہا کہیں اللہ کی حمد سے پناہ مانگتا ہوں اور تین مرتبہ کہا پھر میں
نے اس پر لعنت کا حمد بھی تین بار کہہ لیا پھر بھی وہ دہناتو نہیں سنے اس پر کہنے
کا وہ کہہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمانؑ نے میرے سامنے کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو
خیطین بدھ جاتا اللہ نے اس کے بچے اس سے کھیلے۔

(صلی)

حضرت تابع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما ایک غازی شخص پر غرر سے تو اس کو سلام کیا تو اس نے
وعدہ ان کو سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمرؓ نے انہیں اس شخص
سے فرمایا کہ جب کسی غازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے
نہ لے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

بَابُ السَّهْوِ

نماز میں مجہول جانے کا بیان

پہلی فصل

۹۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي حَتَّى أَهْلَكَ الشَّيْطَانُ قَلْبَهُ سَقَى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى قَرَأَ أَوْ جَدَّ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ قَلْبُكُمْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَائِلٌ .
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی بار پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو ایسے نیچے دو سجدے (سجود) کرے (مسنود علیہ)

۹۲۹۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ قَلْبَهُ تَبَيَّرَ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا وَارْتَمَى قَلْبُهُ مِنَ الشَّكِّ وَتَبَيَّرَ عَنْ مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا اشْكَمَنَّ لَهُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ صَلَّى أَمَّا مَا لَا رَيْبَ فِيهِ كَانَتْ تَرْبِعًا ثُمَّ يَسْجُدُ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَرَأَى مَا لَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ فِي رَوَايَتِهِمْ شَقَّهَا يَهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ .

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ میں نے کتنی پڑھی ہے تو شک کو دور کر کے جس قدر پڑھتا ہوں پڑھتا ہوں پھر مکمل کر کے سلام سے پیچھے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو بھٹ کر چھ رکعتوں کے بدلے کرے اگر چار رکعت ہیں تو پانچ رکعتوں کے بدلے کرے شیطان کے لیے ہدایت کا موجب نہیں ہے و مسلمین امام مالک نے حضرت عطاء سے مرسل روایت کی لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ یہ سجدے نماز کی پانچ رکعتوں کو چھ رکعتوں کے بدلے

عطاء بن یسار

عطاء بن یسار

۹۵۰۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا كَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ فِي الْقُلُوبِ فَقَالَ قَدْ أَتَاكَ مَا كُنْتَ تَحْسَبُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ (أَمَّا أَنَا بِشَرِّ رُسُلِكُمْ أَتَى كَمَا تَسْتَوُونَ قَدْ أَتَيْتُ قَدْ كُودُ فِي رَأْيِ إِذَا أَهْلَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ كَلِمَةً مِنَ الْكُتُوبِ فَلْيُحْيِمْ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ ثُمَّ يَسْجُدْ تَبَيَّرَ .
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائی آپؐ کو ایک ایک رکعت کا کھنکھایا ہو گئی سے تو سر کاٹنے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیجئے تو گھبرا گئے کہ آپؐ پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپؐ سلام کیجئے وہ کہہ گئے لیکن ایک روایت کے مطابق آپؐ فرمائی ہیں تمہاری طرح انسان ہوں یہی کہتا ہے مجہول نماز میں جس طرح تم بھولتے ہو اگر مجھے مجہول نہ تو مجھے یاد دلانا اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد میں ثابت نہ کر سکتے ہو اور اسی کی بنا پر مکمل کر کے پھر سلام پھیر کر دو

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد کی دعاؤں کی دعا ایک نماز پڑھائی ہمیں کی تصریح جناب ابو ہریرہ نے کی تھی لیکن میں مجہول گیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کہتے

۹۵۱۔ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ قَالَ ابْنُ سَعِيدٍ قَدْ سَمِعَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُبَيِّنُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِنَا سَعِيدَتَيْنِ ثُمَّ

سَلَّمَ فَقَامَ عَلَى خَشْيَةِ مَعْدُودَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَانْكَرَ
عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ دَوَّعَتْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
وَشَبَّكَ يَدَيْهَا بِحَبْلٍ وَوَصَّهَ خَدَّ الْأَيْمَنِ عَلَى ظَهْرِ
تَقْوَى الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سَوْعَانَ الْقَوْمِ مِنَ الْبَيْتِ فَتَجِدُ
فَقَالُوا قَوْمِيَتِ الْعَلَوَةِ فِي الْقَوْمِ يُؤْكَلُ دَعْمُهَا كَبَاةُ
أَبِ يُسَيْلَمَةَ فِي الْقَوْمِ دَعْمُهَا فِي يَدَيْهِمْ كَلُونَ
ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ الْيَهُودِيَّةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَ
أُمَّ قَوْمِيَتِ الْعَلَوَةِ فَقَالَ لَمْ أَلَسْ وَلَمْ نَخْصُرْ
فَقَالَ أَكَلْنَا يَكُونُ دَاوُدُ الْيَهُودِيَّةُ فَقَالُوا لَعَنَ
مَعْدُودَةُ قَوْمِي مَا تَزَكُّ لَعَنَ سَلَّمَ لَعَنَ كَبَرُ دَسْجَدَ
مِثْلُ سَجُودِهِ أَذَا كَلُونَ لَعَنَ رُكْعَةَ رَأْسَا وَكَبَرُ لَعَنَ
كَبَرُ وَسَجْدَ مِثْلُ سَجُودِهِ أَذَا كَلُونَ لَعَنَ رُكْعَةَ رَأْسَا
وَكَبَرُ كَلْنَا سَأَلُوهُ لَعَنَ سَلَّمَ قِيْلَ لَوْلَا تَبَشُّتُ أَرَأَيْتَ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ لَعَنَ سَلَّمَ مَتَمُّ عَنِّي وَ
لَقَدْ بَلَغْتُ فِي الْأُخْرَى لَعْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَعْنًا لَعْنًا وَ لَعْنُ نَعْمَ كُلِّ
ذَلِكَ لَعْنُ يَكُونُ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَتَى
رَسُولُ اللَّهِ

۹۵۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَظَهَرَ فَقَامَ فِي التَّكْوِينِ
الرُّؤْيَا لَعْنُ رُكْعَتَيْهَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا
قَضَى الْعَلَوَةَ فَانْظَرُوا النَّاسَ فَسَدَّ لَعْنُهُمْ كَبَرُ وَهُوَ
حَارِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَةً يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۹۵۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَةً يَكُونُ قَبْلَ
لَعْنُ تَشَهُدُ ثُمَّ سَلَّمَ دَاوُدُ الْيَهُودِيَّةُ وَقَالَ هَذَا

ماہنامہ جہانگیر میں ایک کڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر نیکو شکر
کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ فقیر میں ہیں آپ کا دایاں ہاتھ
میں پرکھ کر ہاتھوں کی گلیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور ہاتھ مبارک
بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں لیکن بعد از مسجد سے بعد ہی میں نکلے اور کسے لگے کہ
ماہنامہ جہانگیر میں ہے علی ص ۱۱ میں جو مسجد میں موجود ہے ان میں حضرت ابو کبیر
میں ہندوستان بھی شامل ہے وہ لوگوں کی دینی سن کر سم کے مسجد میں موجود
اکو سا حبیبی کے ساتھ لیے تھے ان کو دوا لیدیں کہا جاتا تھا انہوں نے
نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا فلاں میں کی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟
نبی علیہ السلام نے فرمایا تو میں مجبوراً اللہ نمازیں کی ہوئی ہے یہ سن کر سرکار
نے فرمایا اس سے دو وقت فرماؤ ایک تم بھی دی گئے ہو جو دو لیدیں لے گئے
صحابہ نے کہا شک ہے اس کو آپ نے کسے بڑے طور کار داک کی جو اتنی دینی حق
پھر سلام پھر کر مسجد کی جو خانہ کے مطابق تھا اس سے کچھ زیادہ چلے پھر
مسجد سے سرخا کر نکلیے گی۔ اس موقع پر اکثر لوگوں نے ان کی سیرک سے رول
کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھر یا نہیں تو ان سیرک نے کہا کہ بھران
بن حسین سے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھر (متفق علیہ) لیکن اتفاقاً
عدیہ سلام نمازی کے میں ایک اور عدیہ کے متعلق دعا ظہری کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میں مجبوراً اللہ نمازیں کی ہوئی ہے کہ اتفاقاً نہیں فرماتے
تھے بلکہ فرمایا تھا یا نہیں ہو تو دوا لیدیں لے گئے تھا اس وقت کہا گیا ہی
حضرت عبداللہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار
دوام صل اللہ علیہ وسلم نے کھڑکی نماز چھائی تو وہ کھڑکی کے بعد کھڑے
ہوئے تشہد دیکھا، صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے سب نماز ختم ہوئی
پھر صحابہ سلام پھر نے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے کھیر کی اور سلام سے پہلے
بیٹھے بیٹھے دوبارہ سے کیے اس کے بعد سلام پھر۔

(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار
دوام صل اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز میں سو ہوا تو
آپ نے دو رکعت کی پھر تشہد کے بعد سلام پھر رتدی نے کہا ہے

حدیث پست حسن عریب -

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دودھ کھنوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو رادہ لادیا جائے تو وہ بیڑہ بٹے درگاہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو واپس نہ بیٹھے اور دو سجود سے سہو کے کرے۔

والله اعلم

تیسری فصل

حضرت عمر ان میں حصیس یعنی اللہ عز و جل ہدایت کہتے ہیں تحقیق مسرور
دو عالم صل اللہ علیہ وسلم نے حضور کی نافرمانی اور حق رکنوں کے بعد سلام
پھر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لپے ہاتھ دے صحابی جن کا نام
حرباق تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کی اس عمل کی طرف
توجہ دلائی (یعنی تین رکنوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں
پاؤں کھینچے سوئے پھر اقدس کمرے سے باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت
کی کہ یہ شخص خبیث کس سبب لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقدرہ ایک رکن سے
پیشی اور سلام پھر کر دیا سوئے کہے اور سلام پھر کیا۔ و مصلیٰ

(روایت)

حضرت عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس کو میں نے
رجل ثمرہ علی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا کہ جس کو ناز میں شک ہو
جائے اس کی کافال جو تو پہنچے کہ اس کو پہنچا کہے یہاں تک کہ اس کو نواز
کاٹاں ہونے لگے۔ (احمد)

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

سہ ماہی فصل

حضرت یحییٰ عیسیٰ علیہ السلام نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے
مشترکاً اور جن منافقوں نے سجدہ کیا (بیخاری)۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عذاریت کہتے تھے جب کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور و افراسیاد انشقت اللہ سورہ اقرار باسماک

إِقْدَا بِأَسْمَائِكَ - (رواہ مسلم)

۹۵۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّجْدَةَ دُبْعًا عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَتُسْجَدُ مَعَهُ فَتَرَاهُ حَتَّىٰ مَا يَجِدُ أَحَدًا إِلَّا يَجِبُ لَهُ تَسْجُدٌ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۹۶۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَرَأْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَعُونَ فَكُنْتُ سَاجِدًا يَوْمَئِذٍ -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۹۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ مَنْ كُنْتُ مِنْ عَدَائِهِمَا السُّجْدَ وَقَدْ نَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً فِي رِدَائِهِ قَالَ مَعَاوِدُ كُنْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَأْسُومًا فِي مَنْ قَعَزَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ ذَاذِدٌ وَ سُلَيْمَانُ حَتَّىٰ آتَىٰ قَوْمَهُمْ أَمْرًا فَقَالَ يَتَيْكُمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ أَنْ يَقْتَدِيَ بِكُمْ -

(رِقَاءُ الْبَغَادِيِّ)

دوسری فصل

۹۶۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ وَهِيَ كُنْتُ فِي أَمْعَمَتِي فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

(رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَكْلَبٍ)

۹۶۳ وَعَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَخُصَّتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنِّي فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ لَعَمْرُؤُا مَنْ لَوْ سَجَدَ هُمَا فَلَا يَقْرَأُ هُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ يَأْتِيكَ قُرْبُ الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْرَأُ هُمَا كَمَا فِي سُورَةِ الشُّعَرَاءِ -

۹۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سجدہ کیا (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرگودھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا ازہام ہوا تھا کہ ہمیں زمین پر پیشانی رکھنے کی عکڑ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت سکودان سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت سکودان سجدہ کو کام قرار میں دیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورہ کی تلاوت سکودان سجدہ نہ کیا لیکن مجھ کو اس کی ایک سجدہ کا مطالبہ میں نے جناب ابن عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت میں سجدہ کیوں کرتا تھا یہ آیت تلاوت فرمائی اَوْسُ ذُرِّيَّتِهِ ذَاذِدٌ وَ سُلَيْمَانُ سَيُفْسِدُكُمْ اِنَّكُمْ اَكْثَرُ جُنَاحٍ رَنَ اِسَ لَمْ يَفْرَا يَا كَلْبُ اَسَ نَبِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہیں حکم نہ لایا تھا کہ وہ نبی اس بات پر کہ چڑی کہیں۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھانے کی بات سے تین مہل میں میں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرگود ورام صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے قصوت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے وہ کہے تو وہ ان دو نول آیتوں کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَوْدُ تَرَبُّدِي لَيْكِنِ هَاصِبٌ مُشْكُوْلٌ فَرَايَا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ کا ذکر کر رہے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق

٩٢٤ - وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنْ رَسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَمَامَ النَّبِيِّ سَبْعَةَ فُسُجُودَ النَّاسِ
كُلُّهُمْ مِنْهُمْ الذَّاكِرُ وَالشَّاهِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَنْ
الذَّاكِرُ يَسْجُدَ عَلَى يَدَيْهِ -

(نَدَاةُ الْإِسْلَامِ)

وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ فِي نِسْيٍ مِنْ الْمُقَصِّلِ عِنْدَهُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ - (رواه أبو عاتق)

٩٧٨ - وَحِينَ عَزَّيْزَةً فَأَنَّتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي سَجْدَةِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً
 وَجْهَهُ إِلَى حَيْثُ خَلْفَ أَوْشَقِ سَمْعَةٍ وَبَصَرُهُ بِتَوَلُّيهِ وَتَقْوِيهِ
 رِزَاةَ أَبَوَيْهِ وَأَبْنَائِهِ وَنِسَائِهِ وَكُلِّ امْرِئِيَّةٍ فِي
 هَذَا أَحَدٍ يَتَّخِذُ حَسَنَ صَوْتِهِ -

٩٤١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي فِي لَيْلَةٍ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْبَحْتُ خَلْفَ حَجْرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ يُسَبِّحُونِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عَمَلُكَ لَعَلَّهَا دَسَمَهُ عَقْبِي بِهَا وَدُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي مِنْ عَمَلِكَ دُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةَ ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ وَهِيَ يَقُولُ يُسَلِّمُ مَا أَحَدُهُمُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ السَّيْرِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ السَّيْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

حسبی اللہ علیہ وسلم نے غارِ ظہریں مسجد کیا پھر کھڑے ہوئے تو نادریوں نے گانہ کیا کہ آپ ہے الم عزوجل مسجد کی تلاوت سے قربانی راہِ دواؤم

حضرت عثمان بن حارث رضی اللہ عنہ نے بھی دعا یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے ملے قرآن کریم کی تائید فخریۃً آیت مجیدہ کہ
توبہ کر کے اللہ ہی آپ کے ساتھ مسجد کرتے (الہد اند)

حضرت عثمان بن حنفی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال نایت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیدل اور سواری پر بیٹھ گئے۔
خفاہنی تہیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دعایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طراں مفصل کی قرأت کے بعد ان سورہ نہیں کی۔

حضرت خاتونِ روضیۃ منہا رواست کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تو اس سجدہ میں اس طرح جھکتے تھے کہ اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سینے کے گانہ تھے ویسے جھکے انھیں بتائیں اپنی خدمت و طاقت کے ساتھ راجہ دادو۔
فسائی اور صاحبِ تہذیب نے کہا کہ یہ ہندو پتھرس ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اللہ عزوجل کی یاد رسول اللہ میں نہ رکتی خواہیں اور کچھ کہیں، ایک سخت کشت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں یہ سب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں سخت کشت کو کھد کے وقت ساکتا تھا خدا اودھا اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے اجر تم سب فرما اور دلد فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے یہاں میرے نیچے میرا فرما اللہ میرا اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ پڑھا اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا ہوا اس شخص نے اپنے خواہے کے واسطے اس کا حق فرمادی لیکن ابن ماجہ نے فیہ الغلو نقل نہیں کیے قبولیت عطا ہوا جس طرح

عزیمت۔

حضرت داؤدؑ کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور سنا مسجداً ترمیمی نے فرمایا
کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سو اسے قریش کے ایک سجدہ سے شخص کے اس نے منہ میں مٹی اٹھائی اور اپنی بیٹی کی گولہ کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے نہ جب اللہ فرماتے ہیں بعد میں یہ نہ دیکھی کہ یہ بڑھاپا عادت کفر میں مار گیا (مستحق علیہ الام کار) نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ روزِ عا امیر بن خلف تھا۔

حضرت ابی جہاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب اللہ نے قبولیت توہم کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر بنا کرتے ہیں۔

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلنے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک خود روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورۃ النکاح پڑھو تو آواز کو روک دو یہاں تک کہ غروب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب نکلے تو آواز کو روک دو یہاں تک کہ غروب ظاہر ہو جائے یہاں تک کہ کس غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے کس وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (تمامی مسلم)

حضرت عقب بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو تو اس آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

۹۶۰۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَى شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ شَرَايِبَ قَرَعَهُ بِهَا فِي جَنْبِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ نَازِلُهُ بَعْدُ فَوَيْلٌ لَكَ إِذَا مَشَقَّكَ عَلَيْهِ وَرَأَى الْبَحَاثَةَ فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ أَمِيَّةُ ابْنِ خَلْفٍ۔

۹۶۱۔ وَعَنْ أَبِي جَهَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي مَنْ قَالَ سَجَدَ هَذَا إِذَا دُتُّ تَوْبَةً وَسَجَدَ هَذَا كَمَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ۔

بَابُ أَوْقَاتِ النَّبِيِّ

۹۶۲۔ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَزَوَّي أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا حِينَ تَغْرُبُهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ فَلَاذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيَّبَ وَلَا تَحْبِسُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۳۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ثَلَاثُ مَآعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُصَلَّى فِيهِنَّ أَوْ تَدْعُو فِيهِنَّ مَوَاتٍ لِمَجِيئِ تَطْلُعِ الشَّمْسِ بَارِغَةً حَتَّى تَسْتَرْيُوعَ وَجَعَيْنِ تَعْمُرُ قَارِيَةً لِقَابِهَا

حَتَّى يَمِيلَ الشَّمْسُ وَجِيتَ تَغِيَّبُ الشَّمْسُ لِلْمَرْثَبِ
حَتَّى تَعْرُبَ - (تَدَاةً مُتَرْتِبًا)

۹۴۴- وَعَنْ أَبِي سَمِيْعٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى
تَرْتَوِيَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيَّبَ
الشَّمْسُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۴۵- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتَةُ تَقْدِمُ مَتَّ الْمَيِّتَةُ وَتَخْتَلُ
عَلَيْهَا فَتَلْبَسُ أَثَرِي فِي عَيْنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى صَلَاةُ
الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَرُ عَيْنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حَتَّى تَرْتَوِيَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حَتَّى تَطْلُعَ بَيْنَ قَرْوَيْ
الشَّيْطَانِ فَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلَّى كَوَانَ
الصَّلَاةَ مُشَاهِدَةً لِّمَنْ طُفِرَتْ حَتَّى يَسْتَعِينُ الْيَقْلُ
بِالزُّمُومِ ثُمَّ أَقْبَرُ عَيْنِ الصَّلَاةِ كَوَانَ حِينَئِذٍ لِّسَجْدِ
جَهَنَّمَ فَوَإِذَا أَقْبَلَ النَّاسُ فَفَصَلَ كَوَانَ الصَّلَاةَ مُشَاهِدَةً
فَمَنْعَتُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الْعَصْرُ ثُمَّ أَقْبَرُ عَيْنِ الصَّلَاةِ
حَتَّى تَعْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَعْرُبُ بَيْنَ قَرْوَيْ
الشَّيْطَانِ فَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ كَمَا قُلْتُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ الْوُفَّاءُ لَوُصُوفِهِمْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَوْلٌ مَا وَدَّعَهُ
وَسُيْلُ الْقُرْبَى وَشُرُوفُهُمْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَوْلٌ وَتَسْتَشِيرُ فَيَسْتَشِيرُ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِمْ وَفِيهِمْ وَخَلَايَا وَجْهِهِمْ ثُمَّ إِذَا
خَسَدَ وَجْهَهُ كَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ الْأَخْرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ
وَمِنْ أَطْرَافِ الْيَمِينِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَطْلُعُ يَدَايِهِ إِلَى
السَّمَاءِ فَتَقْبَلُ الْأَخْرَجَتْ خَطَايَا يَدَايِهِ مِنَ السَّمَاءِ مَعَ
الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمُرُ رَأْسَهُ الْأَخْرَجَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنَ
أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمِيلُ قَدَمَيْهِ إِلَى
الْكَعْبَتَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَعَ
مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هَوِيَ مَرَّ فَعَلَى قَدَمَيْهِ مَعَ الْمَاءِ وَانْخَلَّ
عَلَيْهِ وَمَعَهَا يَأْتِيهِ مَرَّةً هَلْ وَفَرَّغَ قَلْبُهُ وَلَمْ يَلَا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگی یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں کی جائے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نماز کے بالخصوص بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کے بعد سورج اٹھنے تک نہ پڑھیں یہاں تک وہ جس کو کہ سورج شیطان کے سیلگوں کے درمیان طوق کرتا ہے اور اس وقت کھڑے ہو کر اس وقت میں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب کہ سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت تک نماز مقرر ہے اور اس وقت تک آتے ہیں نصف النہار کے وقت نماز سے مکہ کی طرف لوگ اس وقت جہنم جونا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کر لیں یہی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرشتے آتے ہیں اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے مکہ کی طرف آنا تک کہ غروب آفتاب ہو کر سورج بھی شیطان کے سیلگوں کے درمیان ہو تا ہے اور اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمر بن عبد ربیع نے عرض کیا یا نبی اللہ! کچھ وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قرعہ بکری کے پلے لگا کرے پھر تک میں پانی چھانٹے پھر تاک کو جھانٹے اس سے اس کے سر تک اور چہرے کے گتہ ڈھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرف دھونے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اس کے چہرے کے گتہ دائرہ کی طرف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر باقیوں کو کہیں تک دھونے تو اس کے کہنوں سے گتہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں جب سر کا سج کرنا ہے تو سر کے گتہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ پھر جب پیروں کو گھنوں تک دھونا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گتہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

الْمَوْتِ مِنْ خَلْقِكُمْ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدْتُمْ أُمَّةً -

(رواہ مسند)

۹۶۳۔ وَكَانَ كَرِيْمٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْوَسُوْدَ بْنَ مَعْمَرَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّهْرِيَّ اَرْسَلُوهُ اِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلِّمْ عَلَيَّ الرَّاحِلَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَمَا خَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ كَمَا كُنْتُ مَسَا اَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلِّ اَمْرُسَلِمَةً فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَوَدِدْتُ اِلَى اَمْرُسَلِمَةٍ فَقَالَتْ اَمْرُسَلِمَةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ بِهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْعَبْدِيَّةَ فَعُتْتُ فَوَدِدْتُ اَنْ تَقْرَأَ اَمْرُسَلِمَةً يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ عَنْ هَاتَيْنِ الرَّاحِلَتَيْنِ وَارَأَيْتُ لَصِيْبَهُمَا قَالَتَا نَبَا اُمَّةٍ اِيَّتْ اُمِّيَّةٌ سَأَلْتُ عَنْ الرَّاحِلَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ كَرَاهَةً اَنْ يَكُنِيَ كَمَا كَانَ يَكُنِي الْعَبْدَانِ فَخَدَعُونِي عَنْ الرَّاحِلَةِ فَكُنِي

(متفق علیہ)

کرنا ہے اور اس وقت دل کا سوا اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے سیرج پاک ہو جاتا ہے جس طرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)
 جناب کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسند بن عمر و عبد الرحمن بن الزہری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المؤمنین سے چار سے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سال (اسلام سے معلوم کرو) واپس اگر میں نے ان عینوں صاحبان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حدیث ائمہ کی حدیث میں حاضری کا حکم دیا تو میں نے حضرت ابواسلمہ سے جا کر یہ ان معصومہ کا سلام کہلاؤ پھر ان کے بارے میں عرض کیا تو انہیں فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان کا سلام نہ سنا تھا۔ کہا میں نے سنا۔ لیکن جب میں نے خود سلام کو پڑھا تو مجھے غبار ہو گیا اور ان کے پاس میں یہ سوچ رہا تھا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعت کو منع فرماتے ہیں لیکن انہوں نے میرے پاس سے فرمایا کہ ایک ہی رکعت ہے۔ کہہ کر بار سوال کیا ہے تو سن کر وہ حدیث کے چند کلمات پر اس کے لئے اہل فہم میں غلطی کا خری ہو کر کہتے تھے کہ وہ سلام دو رکعتیں تھیں تو تمنا ہوئی تھیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

۹۶۴۔ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَمِيعًا بَعْدَ الصَّلَاةِ الشُّبُوحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الشُّبُوحِ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّي لَمَّا اَلَمْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا صَلَّيْتُهُمَا اَلَا اَنْ كُنْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّاهُ اَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَانَ لِاسْتِثْنَاءِ هَذَا الْعَبْدِ لِي لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مَعْمَرَةَ بْنَ اِبِي هَاشِمٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفَرَّقَ شَرِيحُ الشُّبُوحِ وَنُسَخَ الْمَصَابِيحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَهْمٍ تَعْنِي -

حضرت محمد بن ابی ہاشم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں رضوں سے پہلے دو سنتیں پڑھا کر سکا تھا جن کو بڑھ رہا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابوسن حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابی ہاشم سے قیس ابن عمر سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن عمرو سے ہی طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سوداؤں کو جسے تک سوائے جمعہ کے بازار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

حضرت ابو یوسفؒ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کے علاوہ لوگوں میں دو پہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے مجھ کے اور لوگوں میں دو پہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ ابو قتادہؓ نے اسی حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابو یوسفؒ کی ابتداء سے قیامت ثابت نہیں ہے۔ ۱

٩٤١- وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاسٍ لَا تَمْسُرُوا أَحَدًا مِمَّا كَانَتْ يَدَايُ الْبَيْتِ وَصَلَى إِلَيْهِ سَاعِدَةُ كَلْبٍ مِنْ لَيْلِ أَوْثَانٍ - (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

۹۴۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الصَّالِوةِ وَصَفَتِ النَّهَارَ سَعَى مَذُوقِ الشَّمْسِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رواه الشيخان)

٩٨٠ وَعَنْ أَبِي الْعَبْدِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ
الرَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيهَ السَّلَوةِ يُصَفِّ السَّهَابَ
عَنِّي تَرُودُ الشَّمْسُ الْيَوْمَ الْجُمُعَةَ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ
تُجَدُّ الْيَوْمَ الْجُمُعَةَ رَدَاهُ أَبُو ذَرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ
كَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ قَتَادَةَ -

تیسری فصل

حضرت عبداللہ صابکی رحمہ اللہ عنہ ربط کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا میچک ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو طیلوہ ہوجاتا ہے اور جب دھوپ ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہوجاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہوجاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہوجاتا ہے (امی ایسے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں غائر ترے سے منفر کیا ہے۔ (ماک احمد نسائی)

حضرت ابو بکر عوفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محض میں عصر کو نماز کی ناصت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے (قرآن پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کر دیا اب جو شخص اس کی حفاظت کرے مجھ سے کہے گا کہ ہر روز ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد سے کہتے ہیں: (مسلم)۔

حضرت محدیہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم غارِ حصر کے بعد رکتیں اپڑا
برائیں ہیں مگر اس کا ردِ عالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر چہ نے نہیں لکھا

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَائِعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّفْسَ تَطْلُمُ وَمَعَهَا قُرُونُ
النَّاسِ كَمَا أَنَّ الرُّكْعَتَيْنِ قَارِعَتَا نَهْلٍ أَسْفَرَتْ قَارِعَتَا
قُرْآنٍ قَارِعَتَا قُرْآنٍ أَدَمَتْ لِلْعُرُوبِ قَارِعَتَا قُرْآنٍ قَارِعَتَا
قُرْآنٍ قَارِعَتَا دَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبِيلَ الْقُرَيْشِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ -

(رواه مالك وأحمد والنسائي)

٩٨٢ - وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْوَقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ مَلَكَ الْعَصَمَ فَقَالَ
 اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْكَ كَذِبًا عَزَمْتُ
 كَمَنْ سَاقَطَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُ مَرْبُوعَيْنِ وَلَا ضَلَاةَ
 بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْوَى»

(روای مستقیم)

٩٨٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ تَتْلُونَ مِائَةً
 ١٣ كُنَّا بِهِ نَارُكَ أَوْ نَارُكَ مَعَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارِ كُنَّا

يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ تَمَنَّاهُ عَنْهُمَا يَفْعَلِ الزَّالِمِينَ بَعْدَ الْقُتْلِ
(رَقَاهُ الْبَصَارِيُّ)

٩٨٣ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَرَّحَ عَلَى دَرَجَةِ
الْكُفْرِ مَنْ هَرَفَ فِي دَمْنٍ كَوَيْفِي كَمَا
يُحْتَدِّثُ يَمَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا مَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِسُكَّةٍ أَوْ بِسُكَّةٍ إِلَّا
بِسُكَّةٍ - (رواه أحمد وأبو ذر)

کراچی کے بعد کراچی پریس ہوں البتہ آپ نے عصر کے بعد رکت ناز
پڑھنے کی مانت ترائے ہے (مجموعی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زیر پر چڑھا جس نے مجھے پہچانا اس لیے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جہاد ابوذر کا نام اچھول میں نے سرکارِ دو عالم سے شاپہ کر فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک مگر کہ میں اس فقرہ کو تین بار پڑھا

(الحمد للہ)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

پہلی فصل

۹۸۵ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْجَمَاعَةِ تَنْفَعُ صَلَوةَ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَ
خَمْسِينَ دَرَجَةً - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

٩٨٤. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **الَّذِي تَقِيهِ يَسِيْرُهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَسْأَلَ بِهِ مَنْ يَنْطَلِبُ ثُمَّ أَسْأَلَ بِالنَّارِ فَيُرْكَبُ كَهَاتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ فِيهِ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ يَخْلَعُ رَانِي رِيحًا كَرِيْمَةً يَدْفَعُهَا لَأَيِّهَا دُونَ النَّارِ فَيُحْرِقُ عَلَيْهِمْ بِمُؤْتَمِعِهِمْ** **الَّذِي تَقِيهِ يَسِيْرُهُ لَوْ تَعْلَمُوهُ أَحَدٌ هُوَ أَتَى بِحَيْدٍ عَرَفَ سَبِيْلَهُ أَوْ دَرَسَ مَا قَبِلَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَكُنْتُمْ** **الْعَشَاءُ -**

(رداء البخاري وسيلته)

٩٨٤- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ أَهْلِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ بِي قَسْوَمٌ
يُرُدُّنِي إِلَى التَّحِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تُرْجِعَهُ لَكَ فَبُصِّلَ فِي بَيْتِهِ فَرُحِصَ لَهُ فَلَمَّا
وَلَّى دَعَاءُ فَقَالَ هَلْ كُنْتُمْ لَيْدًا أَوْ بِالْقَلْبَةِ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابن عربیؒ عن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت اور آدمی نماز سے کچھ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو بکرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا خود
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں کسی نے یہ قسم کیا کہ میں کھڑیاں
جمع کرنے کا حکم کروں، چوں میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور
اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی کلامت کا حکم کروں، پھر میں لوگوں کی طرف
متوجہ ہوں یا کسی روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں
نماز میں حاضر نہیں ہوتے کہ میں ان کے گھر جلا دوں۔ اور قسم ہے انکی جس ذات
کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو حکم ہو جائے کہ اسکو گوشت سے بڑی سی
بڑی مٹے یا دو مٹر کھائے یا بکری کے خونہ نماز مشاء کے لیے بھی حاضر ہوجا۔
(بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک تاجینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رسی نہیں جو مجھے مسجد کملانے اور حضور علیہ السلامؐ سے مسجد کا حاضری سے رخصت طلب کی تاکہ وہ گھر میں غماز لڑا کر سکیں مگر انہوں نے اس تاجینا کو اجازت دیدی لیکن جب وہ پہنچے گئے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو۔

قَالَ فَاجِبٌ -

(دَوَاءٌ مُسْتَرْجَعٌ)

۹۸۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدَّاهُ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ
ذَاتِ بَرْقٍ كَرِهَتْ ثُمَّ قَالَ الْأَصْلُ فِي الرِّجَالِ ثُمَّ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْمُرُ الْمَكْرُونَ
إِذَا كَانَتْ لَيْلُهُ فَاتُ بَرْقٌ وَمَطْلُ النَّوْءِ الْأَصْلُ فِي
الرِّجَالِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ أَقْبَضَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنَّ مَنِيَّ الصَّلَاةَ قَابِلًا لَمْ
يَأْتِ بِشَيْءٍ وَلَا يَحْتَمِلُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ وَكَانَ أَهْلُ عَمْرٍ
يَوْمَهُمْ لَمْ يَكْطَعُوا وَنَفَسُوا الصَّلَاةَ فَلَا يَأْتِيَهَا حَتَّى يَخْرُجَ
مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ وَرَأَاهُ الْإِنْسَانُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ تَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِغَيْرِ الْكَلَامِ
وَلَا الْكَلَامِ إِلَّا بِالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْهِ -

(دَوَاءٌ مُسْتَرْجَعٌ)

۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْيَتِيمَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا
الْمَكْتُوبَةُ -

(دَوَاءٌ مُسْتَرْجَعٌ)

۹۹۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً أَحْبَبَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ
لَا يَسْتَعْتَبُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۳ وَعَنْ رَجَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ
تَحِيَّاتِ الْإِيمَانِ لَمْ تَكُنْ الْمَسْجِدَ فَلَا تَكُنْ طَيِّبًا -

(دَوَاءٌ مُسْتَرْجَعٌ)

۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً أَحْبَبَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ
مَعَنَا الْيَتِيمَ الْإِيمَانِ -

(دَوَاءٌ مُسْتَرْجَعٌ)

قوله يا منكر ولبدي بيك منتا ہوں سرکار فرمایا نماز پڑھ کر دو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی
شدید ہمارے بڑا تیرھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ
دیا کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھیں ماس کے بعد فرمایا کہ صبح سے نماز کا
یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر مہزون سے فرماتے
تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرے کہ کہہ دے (متفق علیہ)
حضرت بن عمر کا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں
سے کسی کے ساتھ رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز پڑھنے لگے تو کھانا شروع
کر دو اور نماز میں جماعت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ اور
حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور عشاء
شروع ہوتی تو ان کھانے میں مشغول ہوتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے
اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرات سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکار
دعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور وہ
نجیشتوں (پیشاب اور پاخانہ کے دباؤ کی ممانعت کی وجہ سے نماز
نہیں پڑھتے) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سولہ من فرائض کے
اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے
تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے
تو خوشبو لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ
نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی صفی سے منع کرو۔ لیکن گھر کی ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے کفہا اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے گھر میں پڑھنے سے اور کو عسری میں نہ پان بہتر ہے گھر میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوبہ شعیبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نافرمانی قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جاتے کیلئے خوشبو لگائے یا ٹھیک کرہ اسطرح غسل کرے اسطرح جنابت سے ایک ہونے کے غسل کرتی ہے۔ (احمد نسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اکھ میں پوری موجود ہے جس کو اکھ کا زنا کر سکتے ہیں اور عورت جبہ خوشبو لگا کر کسی مجلس میں ہوتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مار غمر کی لامت کے بعد لوگوں سے دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صلیب نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق فرمایا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (غیر اور عشا) منافقین پرست گوں میں اگر تمیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہو تا تو تم گھسٹتے ہوئے نماز میں حاضر ہوتے۔ صف اول فرشتوں کی صفی کا تہ ہے اگر تمیں صف اول کا ثواب معلوم ہو تا تو تم چڑھ کر کے اس میں شامل ہوتے۔ چیک ایک شخص کی نافرمانی سے شخص کے کیا تھا اس کی سنا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور وہ شخصوں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اس کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۹۹۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَعْرِضْنَ نِسَاءَكُمْ كَمَا تَسْتَعْرِضُونَ دَبَابَهُنَّ سَعِيرَاتَهُنَّ۔ (رواہ ابوداؤد)

۹۹۶۔ وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْمُوقَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي خُجْرَتِهَا وَ صَلَاتُهَا فِي بَيْتِهَا وَ صَلَاتُهَا فِي خُجْرَتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

۹۹۷۔ وَ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ جِبْتَابَ النَّبَايُوسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَلْبِيسَتِ الْمَسْجِدَ حَتَّى تَغْتَسِلَ فُسْطَاتِهَا مِنْ اَلْجَنَابَةِ۔ (رواہ ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد۔ والنسائی۔ ترمذی۔)

۹۹۸۔ وَ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَجُوزٍ زَانِيَةٍ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْرَضَتْ فُسْرَتِهَا أَلْتَمَسَ بَيْسَ لَهَا كَذَا وَ كَذَا أَيْ عَجُوزٌ زَانِيَةٌ۔ (رواہ ابوداؤد۔ ترمذی۔)

۹۹۹۔ وَ عَنْ ابْنِ أَبِي كَثْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْيُضْبَعِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانٌ فُلَانًا لَا قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانٌ فُلَانًا قَالَ إِنْ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَفْعَلَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُسَافِرِينَ وَ لَوْ تَعَمَّرُونَ مَارَ فِيهَا مَا لَا تَيْسُرُهَا وَ لَوْ حَبَا عَلَى الرُّكْبِ فَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَدِينَةِ وَ لَوْ عَمَّرْتُمْ مَا تَوَسَّيْتُمْ لَا بَيْتَ رُكُوعٍ فَلَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَرَى مِنْ صَلَاتِهِ وَ حُدَاةُ وَ حُدَاةُ مَعَ الرَّجُلِ أَرَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ فَمَا كَرِهْتُكَ إِلَى اللَّهِ۔ (رواہ ابوداؤد۔ والنسائی۔)

(رواہ ابوداؤد۔ والنسائی۔)

۱۰۰۰ عَنْ أَبِي الدُّنْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَوْمٍ وَلَا بَيْنَهُمْ وَلَا تَعَاوَى فِيهِمْ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَجَلَبَتْهُمُ إِلَى مَعَاصِي مَا يَأْتِي كُلُّ دِينٍ حَسْبُ الْقَاسِيَةِ -

(رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی)

۱۰۰۱ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَمَعَ الْمَنَادِي فَتَمْتَعَتْ بِهِمْ أَتَابُوا عَنْ رَقَاتِهِمَا الْعُذْرَةَ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ أَمْ تَقْبَلُ مِنْهُ الْعُذْرَةَ الْيَوْمَ صَلَّى -

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

۱۰۰۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ جُمِعَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ وَوَجَدَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِكَ مُتَسَدِّدًا بِالْعِلَالَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَنَحْوُهُ -

۱۰۰۳ عَنْ قُرَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْتُ لَا يُوَلِّكَ رَكْعَةً أَنْ يَلْعَلَهُمْ لَا يُزَمِّنُ وَجِبِلٌ قَوْمًا مَبْهُضٌ نَفْسًا بِالْعِلَالَةِ دُونَهُمْ قَرَنَ فَعَلَّ ذَلِكَ فَتَدَخَّلُوا لَهُمْ وَلَا يَسْطُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَكْتَاوُونَ قَرَنَ فَعَلَّ ذَلِكَ فَتَدَخَّلُوا لَهُمْ وَلَا يُعْصَلُ وَهُوَ حَتَّى يَتَخَلَّفَ - رَوَاهُ

ابن داؤد و الترمذی و نَحْوُهُ -

۱۰۰۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا الصَّلَاةَ يَطْعَامٍ وَلَا يَعْزَرَةٍ -

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

تیسری فصل

۱۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَأْسُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مَسَافِرٌ قَدْ عَزَلَهُمْ عَمَّا كَانُوا أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ كَيْفِيَّةً بَيْنَ دُجَلَيْنِ حَتَّى

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص کی بات میں یا جنگل میں گراں کے درمیان نماز یا جماعت قائم کی جائے (دور) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھالیتا ہے جو بیلڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مومن کی اذان کو سنا تو اس کو مومن کا تپا لگنے سے کوئی خدا ناپسند نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگر کچھ تو تمہارے نماز یا خوف یا مرض سے عذر نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز (جو تمہارا پڑھ رہی ہے)

(ابوداؤد و ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص کی بات میں یا جنگل میں گراں کے درمیان نماز یا جماعت قائم کی جائے (دور) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھالیتا ہے جو بیلڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت ثوبان بن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص کی بات میں یا جنگل میں گراں کے درمیان نماز یا جماعت قائم کی جائے (دور) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھالیتا ہے جو بیلڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے نماز کی جماعت سے سوائے مسافروں کے اور کوئی روگروا نہیں کرتا جس کا اتفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے عیال کے ہمراہ میں نے نماز بھی دھاندلی کے ساتھ

فَهُوَ مَسْأَلٌ (رَوَاهُ ابْنُ مَسْجُودٍ)

۱۰۶- وَعَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ الْيَتِيمَ فَلَهُ يَتِيمَةٌ فَلَا صَلَوةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عَدُوِّهِ (رَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ)

۱۰۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ الْمَلُوكِ الْمَدِينَةِ كَثِيرَةُ الْهَوَافِرِ وَالسَّيَرِ وَأَنْ حَسْبُكَ الْبَصَرُ فَمَنْ تَبِعَ ابْنِي مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ مَنْ تَبِعَ ابْنِي عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ تَبِعْ قَالَ تَبِعْ قَالَ تَبِعْ قَالَ تَبِعْ قَالَ تَبِعْ قَالَ تَبِعْ (رَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ وَالشَّافِعِيُّ)

۱۰۸- وَعَنْ أَبِي الدُّدَاهِ قَالَ قَالَ مَنْ تَبِعَ ابْنِي الدُّدَاهِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَدْ تَبِعَ مَا يَنْبَغُ قَالَ وَهُوَ مَا أَفْرَحُ بِهِنِ أَمْرًا مَعَ عَدُوِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَلَهُمْ يُبْغَضُونَ جَمِيعًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۹- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ قَالَ إِنَّ لِحَمْرَ بْنِ الْغَنَابِ فَقَدْ سَلِمَ ابْنِي أَبِي حَكْمَةَ فِي صَلَوةِ الطُّبْرِ كُلِّ عَمْرٍاءَ إِلَى الشَّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَابِ السَّجْدِ وَالشَّوْقِ فَمَنْ عَلَى الْإِسْقَاءِ أَبُو سُلَيْمَانَ حَتَّى لَهَا لَمْ أَرْسَلَهُمْ فِي الطُّبْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُحْصِرُ فَقَدِّمَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ فَمَرَّ لَنْ أَسْهَدَ صَلَوةَ الطُّبْرِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُورَ كَيْدَةٍ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۱۰- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ كَمَا قَرَأْتُمْ جَمَاعَةً (رَوَاهُ ابْنُ مَسْجُودٍ)

۱۱۱- وَعَنْ كِلَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا لِلْيَسَاءِ حَقَّهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ فَكُلُّ يَلَالٍ وَامْنُو لِمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ شَوْ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لِمَنْ مَعَهُمْ

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے غلام کو اس کا کباب نہ دیا تو اس کی غزایا قبول نہیں مگر جبکہ مدبر۔ (دارقطنی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شخص کو کباب نہ دے گا وہ اس کی غزایا قبول نہیں کرے گا۔ (ابن ماجہ) یہ حدیث صحیح ہے کہ کسی مسجد میں حاضر نہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا کہ تم کسی حق صلوة اللہ علیہ کی غلام نہ بنو گے۔ ہر شخص کو کباب سننا ہوتا ہے سرکار نے فرمایا کہ مسجد میں حاضر ہواں مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی۔ حضرت ابو داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ غلام کے خادم میں سے تھے میں نے ان سے کہیں کہ یہ حدیث غرض غصہ کی وجہ سے نہ کہنے کے سوا کسی قسم میں ہر کسی کی بات سے میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حاتم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے سلیمان بن ابی حاتم کو غزایا میں مندرجہ بالا حدیث کے وقت جب حضرت عمرؓ انار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اللہ بانار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمرؓ نے کہا کہ میرے یہ حدیث میرے غزایا میں ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز جماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت حلال ابن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں مسجد کی ضروری کی اجازت طلب کرے تو تم ان کو ان کے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب حلال نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت حلال سے جناب عبداللہ نے فرمایا کہ تم اس کو منع نہ کرو والد سے آپ کہتے ہیں کہ ہم

وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَةٍ مِمَّا تَوَعَّدُهُ سَبْعَ مِثْلَةٍ فَقَالَ لَأُفِيدَنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ دَامُوا لَتَمَتُّهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸. وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِعَنَّ رَجُلٌ هَذِهِ أَنْ يَأْتِيَ التَّسْلِيمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللَّهُ آمَنَ عَمَّا كَانَ لَمَسَّهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحْبَبْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذِهِ إِذَا قَالَ قَامَا كَلِمَةً عَمَّا كَانَ حَتَّى مَاتَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو، نیکہ فائدہ کے حوالہ سے ہے پھر جناب عبداللہ حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں خوب برا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ میں آپ کو سرکار امتداد ستارہ ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کریں گے (مسلم) حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو نہیں کہتا اور اگر فرمادیں تو کافران بتا رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو بددلی کی باتیں کہ جناب عبداللہ بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے پیچھے سے ہاتھ نہ کی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

پہلی فصل

صف سیدی کرنے کا بیان

۱۱۶. عَنِ الثُّمَامِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيُ صُفُوفَنَا حَتَّى كَانُوا يَتَوَقَّعُونَ بِمَاءِ الْقَدْحِ حَتَّى رَأَى أَنَّهَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا نَعَامَ حَتَّى جَاءَهُ أَنَّ يَكْتَبُ قَدْرًا رَجُلًا جَابِوِيًّا صَدْرًا مِنْ الصُّفُوفِ فَقَالَ جَاءَهُ دَامُوا لَتَمَتُّهُمْ أَوْ كَيْفَ يَكُنِ اللَّهُ بَيْنَ دُجْرٍ وَكُفْرٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۷. وَعَنْ أَبِي قَالَ أَيْمَنُ الصَّلَاةِ قَامَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُجُومٍ فَقَالَ أَيْمَنُ مَرَّ مَعَهُمْ وَنَزَلُوا قَرَأَ فِي أَرْبَعَةٍ مِنْ ذَلِكَ طَهْرِي رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي التَّحْقِيقِ عَلَيْهِ قَالَ أَيْمَنُ الصُّفُوفِ قَرَأَ فِي أَرْبَعَةٍ مِنْ ذَلِكَ طَهْرِي -

۱۱۹. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ كَثِيرِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ زِقَامَةِ الصَّلَاةِ مِثْقَلُ عَكْبَرٍ إِلَّا أَنْتَ عَمْدُ مُسْبِرٍ وَمَتَّ

حضرت ثمامہ بن کثیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرف سیدھا کرتے تھے پھر آپ نے یہ کلمہ دیا کہ ہم نے اس بات کو جانتا ہے۔ لیکن ایک حدیث میں عالم ناز کے یہ کلمہ ہے جو اندر تک تحریر ہے جسے دل حق تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بند اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(مسلم) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے یہ صفیں رتبہ کی گنتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی دیکھا ہوں نہ بخاری اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو مل کر میں تم کو پس پشت بھی دیکھا ہوں۔

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے صفوں کو سیدھا رکھو کہ صفوں کو سیدھا کرنا ضروری ہے کہ اگر اس میں سے ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے نسخہ لایا ہے

وَسَلَّمَ رُحْمًا مُّصَوِّدَةً وَقَالَ يَوْمَئِذٍ هِيَ حَادِقَاتُ الْإِبْرَاهِيمَ
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَّا تَرَى الشَّيْطَانَ يَدُ خُلُوفٍ مِثْ
حُلِيِّ الصُّوفِ كَأَنَّهَا الْخُدَفُ

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۲۶- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَشْرُّ النَّاسِ الْمُتَكَبِّرُ لِلَّهِ فَإِنَّهُ يَسْبِقُهَا كَأَن يَنْتَهِ
فَلْيَكُنْ فِي الصُّوفِ التَّوْحِيدُ-

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۲۷- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الَّذِينَ يَأْتُونَ الصَّلَاةَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خَلْقٍ أَحَبَّ
إِلَى اللَّهِ مِنْ خَلْقٍ يُشَاهِدُهَا يُعَلِّمُ بِهَا صَفَارَ-

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۲۸- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَنَامٍ مِنَ الْخَلْقِ
(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۲۹- وَعَنِ الشَّعْبَانِيِّ بْنِ يَسِيرٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّى صُفْرَتَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى
الصَّلَاةِ فَرَأَا اسْتَوَيْنَا كَبَرَهُ (رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۳۰- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَمِينِيهِ أَعْيُنِي لَوْ سَوَّيْتُ صُفْرَتَهُ
وَعَنْ يَسَارِهِ أَعْيُنِي لَوْ سَوَّيْتُ صُفْرَتَهُ-

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۰۳۱- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَالُكُمْ أَلَيْسَ كَمَنَامِكُمْ فِي الصَّلَاةِ-

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی اینٹیں اور کدے
سے کدے جالدار اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے شیطان
صفوں کے خلد میں اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح کری کا پتھر کہیں
گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پسے ابدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صف
کو بھی اسی طرح اور صرف اخیر صف میں کمی روا رکھو۔ (ابوداؤد)

حضرت یزید بن عاصب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک اندھا شخص کے فرشتے ان کو روپوش بھیجے
ہیں جو پہل صفوں میں شامل ہوتے ہیں

اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو کوئی قدم نہیں
ہو گا اسی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصے کا نائب
(خصوصی) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نمانے کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے
پارے صفوں کو دیکھتے تھے جب صف میں بیجا ہوجاتیں تو کبیر تحریر لکھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب صلاحت فرماتے تو کبیر تحریر سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے
فرماتے میں سے ہر صف میں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رخ
کر کے صفوں کو درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جنکے کدے نماز کا حالت
میں نرم ہوں (یعنی سید کھڑے ہو کر کدے نرم ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اسْتَوْا اسْتَوْا اسْتَوْا قَوْلَا يُدْخِلُ فِيهِ يَسِيدُ
رَأْفَ لَأَلَّا تَكُونُوا مِنْ خَلْقِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ -

(رواه ابو داود)

١٠٣٣ وَعَنْ أَبِي أُمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ وَ
 مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 عَلَى النَّبِيِّ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى النَّبِيِّ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ وَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدٌ أَوْفَرُكُمْ وَحَسَنُكُمْ
 بَيْنَ سَائِرِكُمْ وَلَيْسَ فِي أَيْمَانِكُمْ عَدُوٌّ لَكُمْ سَتَلِدُ الْغُلَامُونَ
 الشَّيْطَانَ يَهْدِلُ فَيَمْسِكُكُمْ بِمَنْعِلِي الْعَدُوِّ يَتَّبِعِي أَدْلَاةَ
 الْعَنَانِ الْفَصْلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

١٠٣٣ وَكَانَ ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَحُوا الصُّلُوفَ وَخَافُوا بَيْنَ الْمَتَارِكِ وَ
سُدُّوا الْخَلْلَ فَلْيَسُوا يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ لَكُمْ دَلَالَةٌ يُدْعِيَنَّ
الْشَّيْطَانُ وَمَنْ دَسَّ صَفًا وَصَلَّهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ
قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ
وَمَنْ دَسَّ صَفًا إِلَى آخِرِهِ -

۱۹
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسْطُوا الزَّيْمَارَ وَسَدُّوا النَّحْلَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَالُ قَوْلَ الْمُتَخَذِرِينَ فِي الصَّبِّ الْأَوَّلِي
حَتَّى يُرْفِضَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ (رواه أبو داود)

۱۳۶. وَعَنْ دَايِصَةَ بِنْتِ مَسْلَمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ
 اَلْمَوْسِقِيَّ اَعْمَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلَأُ يُصْرِقُ حَلْفَ التَّحِيَّةِ وَمَا
 قَامَرَةُ ابْنِ يَسِيدٍ الصَّافِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ
 وَابْنُ مَعِيْنٍ وَابْنُ اَلْقَيْسٍ وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي
 دَاوُدَ وَابْنُ اَلْعَرَبِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ -

کا معمولی یہ تھا کہ اب بنانا شروع کرنے سے قبل مقدمہ چلا دیتے تھے اور برابر
ہر باؤ خدا کی قسم کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک میں تم کو مقرب
عطا و سطر ح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے ۔ (ابو داؤد)

حضرت ابوہامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف اول پر صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فراہم فرمادیں۔ لیکن سرکار نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فراہم فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ رکھو سے کدھا کا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو کھوکھلا کر رکھو۔ خالی جگہوں میں شیطان مسطرح داخل ہوتا ہے جس طرح (خلف) بکری کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح پیدا کر کہ جو کسی سے کہہ جا تو غالب ہو دیں یا غلبہ کو بھڑواؤ اسانی کے ساتھ کھڑے ہو جا صف میں یا شیطان کے یہ فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اس کو اللہ تعالیٰ علیحدہ کر دے۔ علامہ ابن الجوزی صاحب فضائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔ (۱-۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت میں انا کو گورد میان میں رکھو اور صف کے ختم کو گورد کہو (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم صفات اول سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ ہی جہنم کے پچھلے حصے میں ٹھکے گا۔ (البدائع)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے طے کر نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا احاد کرو اور احمد و قمری اور داؤد (نہام نرمی) نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

نماز (یا جماعت) میں کھڑے ہونے کا یہاں

پہلی فصل

حضرت عبید بن جراح رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں
اپنی خالہ حضرت یحیٰیؑ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزاکے لیے پکڑے پھرتے تو میں بھی لڑکی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت کی جانب ہاتھ کے مجھے بائیں طرف سے اپنی
دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ (مسئق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آکر اہل کی باتیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے مہینہ کراہی دیا میں جانب کھڑا کر دیا اس دوران جابر بن عمر بھی آئے اور دوسرا کار کے باتیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو قہر میں سے ہٹا کر اپنے چہرے کھڑ کر دیا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور صحابہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلاطین مصر، نماز ادا کی،
 اور انہیں پیچھے تھیں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیہ کی ملامت فرمائی تو مجھے اپنے خدا میں جانب کھڑا کیا پھر ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو بکرہ رعایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کو ع میں تھیں مفسدین شال بھنے سے چلے
بہر کو ع میں چل گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جب اس واقعہ کا ذکر
سرکام کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شوق میں اسافر فرمائے لیکن اس
طرز عمل کا اعلاہ نہ کہ جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت سمرقین جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہی حکم فرمایا

اللہ وسلم ائمتہ عنکیر و سئلوا اذا کنا فکذا ان یتصدق منا
احداً بنا۔ (رداء القریوی)

۱۰۴۲۔ وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّ اَمْرًا ثَلَاثًا بِالْمَدَائِنِ وَفَعَلَ
عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ يَسْأَلُ مِنْهُ فَبَعَثَ مَرَحًا يَمِينًا
فَاَخَذَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَاَسْبَغَ عَمَّارٌ حَتَّى اَتَتْهُ سَجْدَةً يَسْتَسْنِ
فَرَمَ عَمَّارٌ بَيْنَ صَلَاتِهِ قَالَتْ لَمْ يَحُدَّ يَمِينُ الْمَرْحُومِ
اللَّهُ وَسَلَّمَ ائمتہ عنکیر و سئلوا يقولون اذا امرنا بجمع القوم
فلا يجمع في مقام تركهم من مقامهم او نعوذ بك من
عَمَّارٍ لَكَ اِنَّكَ اَتَمَّتْكَ حَيْثُ اَعَدَّتْ عَلَى يَدَيْهِ۔

(رداء ابو داؤد)

۱۰۴۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّامِيِّ اَنَّ سَهْلًا
مِنْ اَبْنِ قَتِيٍّ وَابْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَرَمٌ اَتَيْتُ الْعَابَةَ حَمَلًا
فَاَكْرَمَ مَوْلًى فَلَا تَنْتَهِرُ سَوَّلَ اللَّهُ وَسَلَّمَ ائمتہ عنکیر و سئلوا
وَقَامَ عَنْكِرُ رَسُولُ اللَّهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ يَمِينُ
وَدُوسَمَ فَاَسْتَشْفَكَ الْوَيْلَةَ وَتَبَرَّ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفًا
فَقَرَأَ رَمَزَهُ رَمَزَ الْإِسْلَامِ حَمَلًا رَمَزَهُ رَمَزَ رَجَبٍ
الْعَمَقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ دَلَالًا وَابْنِ
ثُمَّ قَامَ رَمَزَهُ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ رَمَزَ
سَجَدَ يَأْتِيهِمْ هَذَا لَعَلَّ الْبُخَارِيَّ قَرَأَ اَمَّنْ
عَنْكِرُ نَعْرًا وَقَالَ فِي آخِرِهِ كُنْتُ حَرَمًا فَكُنْتُ عَلَى
النَّاسِ فَمَا كَانَ يَأْتِيهِمْ النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا
لِيَأْتِيَهُمْ فَلْيَسْأَلُوا صَلَوَاتِي۔

۱۰۴۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَنْكِرُ وَسَلَّمَ فِي حُجَّتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُونَ بِهِ مِنْ
قَدَاوِ الْعَجْرَةِ۔ (رداء ابو داؤد)

کہ جب نمازوں کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص کو
بڑھ جائے۔ (ترمذی)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی ماموریت کی
میں ایک دکان میں دو پرکھڑا تھا جبکہ مقتدی نیچے تھے اس موقع پر
جناب حدیث شریف لے آتے اور انہوں نے ہاتھ پیر کر کے دکان سے
نیچے تار دیا تو میں نیچے آگیا نماز کے بعد جناب حدیث نے مجھ سے سوال کیا
کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے
تو اس کو مقتدیوں سے بندھا کر نہ کھڑا ہونا چاہیے یا اس کی انہماک نہ کرنا
جناب عمار کہتے ہیں میں نے حضرت حدیث سے کہا جب آپ نے میرا
ہاتھ پیر تو میں نیچے آگیا۔ (ابو داؤد)

حضرت بل بن سعد حدیث روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکار
دعالم کا منبر کس لکڑی کا بنا ہوا تھا تو میں نے بتایا کہ چھانک کی لکڑی کا
بنا ہوا تھا جس کو وہیں خاقون کے آزاد کوہ غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ
تیار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اسی پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو
منبر سے اتر کر رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف منبر کے کبیر تحریر کی
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خدا ﷺ نے قرأت کا وہ
لکھ کر اور منبر کے ساتھ اب نمازوں نے رکوع کیا پھر سرکار نے
رکوع سے سرائی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے
معاذ فرمائی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سرخا کر پیچھے بیٹھے زمین پر سجدہ کیا
(ایضا غار بخاری کے میں انہ امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے
آخر میں اس طرح کہ ہے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کے توجہ
ہو کر آیا نہیں کیا میں نے یہ فعل کر میں یہ کہ تمہیں میری نماز کا علم ہوا تو تم
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرو شریف میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے
باہر آپ کی امتحان کی۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہے کہ میں
تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں گا کہ میں نے بتایا کہ جب

۱۰۴۷۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَدَمِيِّ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ
بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ كَصَلَاةِ

اور امامت کا عقوید ان میں بہتر قرار کی جڑ تھنے والا فرو ہے (مسلم اور
ماہک بن حورش کی ہر شب باب الافان کے بعد کسی یا میں ذکر کی گئی ہے۔

میری ایک عورت دوست کے مطابق یہ کہہ کر کسی کے گھر نہیں۔

دوسری فصل

۱۰۵۱ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه (رواه أبو داود)

٥٢ وَعَنْ أَبِي عَوِيَةَ الْعَقِيلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ
 بْنِ الْحَارِثِ يَتَّبِعُنَا إِلَى مَسْجِدِنَا يَتَعَدُّتُ فَصَرَبَ
 الصَّلَاةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَوِيَةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقْدِمُ فَصَلِّ قَالَ
 لَنَا كَيْفَ مَوَارِدُكُمْ يَقِيلُ بِكُمْ وَسَلَحِيذُكُمْ لَمْ يَكُنْ
 بِكُمْ تَجَمُّعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 زَارَ قَوْمًا فَلَا يَزِدُّهُمْهُمُ وَلَيْزُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو
 دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَالِمٍ وَابْنُ أَبِي عَوِيَةَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۳۔ وَعَنْ أَبِي قَالَ اسْتَحْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَتَمُّ
 (رَقَاءُ ابْنِ مَكْتُومٍ)

۱۵۴۔ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا تَحْضَرُوا صَلَاتِي مُعَادَا إِلَهُمُ الْعَبْدُ
 الَّذِي فِي حَقِّي بَرَجَةٌ وَأَمْرَةٌ بَاتَتْ وَدِدُجُهَا عَلَيْهَا سَاطِطٌ
 قَلَامًا تَعْمُرُ وَهَمُّكَ كَمَا يَهْوِي رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ وَقَالَ
 هَذَا أَشْرَفُ نَبِيِّكَ كَرِيمٍ -

١٥٥. وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَا تَهْبِلُ مِنْهُمْ صَلَواتُهُمْ عَلَيَّ تَقْدِمُ قَوْمًا دَعَاكَ تَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَمَى الصَّلَاةَ وَبَارَأَ الَّذِي بَارَأَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَعُوذَ وَرَجُلٌ أُعْتِبَ بِحَدِيثِهِ (مَعْنَى الْإِذْعَانِ وَدَائِمِ الْمَلْعَةِ)

١٠٥٤ - وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَزْرَةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
أَنْ تَبْدَأَ أُمَّةٌ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد ان ذوالاں ہے جسے اللہ قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امانت کرے۔ (البرقانی)

حضرت ابو عقیل نقلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث جاری
مسجد (بنو عقیل) میں آئے اور حدیث نبوی سناتے ہیں حدیث سناتے
ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ تو ابو عقیل فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے
کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت
کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول
اللہ سے سنا ہے ہر شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جاتے تو انکی امامت
نہ کرے مگر اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابو داؤد، ترمذی
لیکن صاحب نسائی نے صرف دھرا امامت تک اختیار کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت الہامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا تین فرد ایسے ہیں جن کی فانیسی کا فو سے ملنے نہیں ہو تیں (۱) ایک سے بھاگنا ہوا غلام جب بکسوا واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی بے لاشکی کی حالت میں رست مبر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں (۴) آخری نے اس حدیث کو غریب کہا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نصرت کرتے
ہیں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کرے کہائے اور تاخیر سے رو بہ
ہے کہ وقت گزر کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا
رکھا ہو۔ (البدائع، اکت ماہرا)

مسلمہ بنت عمر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ
 کی حاکمتوں میں سے یہ ہے کہ غازی امامت کے لیے ایک دوسرے
 پر شاہیں گے۔ اور مسعود امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (امام احمد)

یہود۔ (رداء احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۱۰۵۷. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْدَا دُجَابَةً عَلَيْكُمْ مَعَكُمْ كُلَّ أَسِيرٍ يَأْتِيَا كَانَ أَوْ قَاتِلًا أَوْ قَبِيلَ الْكُفَّارِ وَالْقِسْلَةَ وَاجِبَةً عَلَيْكُمْ خَنَفَ كُلِّ مُسِيرٍ يَأْتِيَا كَانَ أَوْ قَاتِلًا أَوْ قَبِيلَ الْكُفَّارِ وَالْقِسْلَةَ وَاجِبَةً عَلَى كُلِّ مُسِيرٍ يَأْتِيَا كَانَ أَوْ قَاتِلًا أَوْ قَبِيلَ الْكُفَّارِ (رداء ابوداؤد)

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اللہ کے ساتھ جہاد واجب ہے خود وہ نیک ہو یا اگر چرک و کیر و کار کا بکارتا جو اور نہانا جانتا واجب ہے ہر ایک کے پیچھے غولہ وہ نیک ہو یا اگر چرک و کیر و کار کا بکارتا ہی کیوں نہ ہو اور نہ جانتا ہر سال کیلئے واجب ہے غولہ وہ نیک ہو یا اگر چرک و کیر و کار کا بکارتا کرنے والا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵۸. عَنْ قُرَيْبِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءِ شَمْرِ النَّاسِ يَمْرُؤًا الرُّكْبَانُ لَنَا لَهُمْ مَرَلُكَاسٍ مَا هُمَا الرَّجُلُ قَبِيلُ يَزِيدُ عَنِ اللَّهِ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَهُ آدَمِي إِلَيْهِ كَذَا أَكْمَلْتُ لَكُمْ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكُنَّا يَمْرُؤًا فِي مَدِينَةٍ كَانَتْ أَعْرَابُ تَقْرُمُ بِهَا سَلَامُهُمْ الْفَتْحُ قَبِيلُ لَوْنِ الْبُرْقُوعِ وَفَرَسُهُ قَرْنَانِ فَهَدَّ عَلَيْهِمْ هَدْوَهُمْ يَوْمَ مَادِي فَكُنَّا كَانَتْ وَقَعَهُ الْعَنْبَرُ بِأَدْرَكُشَلْ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ بِهِمْ دَبْدَبَانِي تَعْرِفُ بِإِسْلَامِهِمْ فَكُنَّا كَذَلِكَ قَالَ جِئْتُمْ دَاهِيَةً مِنْ عَيْنِ النَّبِيِّ حَقًّا فَكُنَّا مَسْلُومًا مَسْلُومَةً كَذَا فِي جَيْتَيْنِ كَذَا وَمَسْلُومَةً كَذَا فِي جَيْتَيْنِ كَذَا لَوْ دَاخِلَتْ رَتَبَتِ الْفَتْحُ فَلْيُؤَدِّهِمْ أَحَدُكُمْ كَلْبُهُمْ مَكْرَهُ أَنْ تَكُونُوا قَرْنَانِ فَهَدَّ عَلَيْهِمْ هَدْوَهُمْ قَرْنَانِ يَمْرُؤًا لَمَّا كُنْتُ أَتْلُو مِنْ الرُّكْبَانِ فَقَدْ مَوْنِي أَمِنْ أَيْدِي يَهُودَ دَاخِلًا مِنْ أَيْدِي يَهُودِيٍّ وَكَانَتْ عَلَى بُرْدَةٍ كُنْتُ إِذَا سَعَدْتُ تَغْلَصْتُ عَنِّي حَقَالِي أَمْرًا مِنْ النَّبِيِّ إِلَّا تَغْلَطُونَ عَنَّا إِنْ سَتَ قَارِي حَكْمَهُ فَاغْتَرَفَا فَفَقَطَعُوا فِي قَبِيلِ صَافِيَا فَيَسْتُ جَنُوحَ قَدَحِي يَدِ الْكَافِرِيَّيْنِ۔

(رداء البصاری)

۱۰۵۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قَوْمًا الْمُهَاجِرُونَ

حضرت قریب بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دنیا کے کاسحی اور فاطلوں کی گندہا بھی۔ جب خانے وہاں آئے تو ہم تانے والوں کے ساتھ ماضی کے بارے میں معلوم کئے تھے اور اس کا وہ ملے۔ مستعد بعد اہمیں مرتبہ فاطمہ و ملوک معلوم کیا کہ جنوں کا حق نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور ان کا کیا تعذر ہے! تو فاطمہ و ملوک نے بتایا کہ انہیں علیہ السلام ان خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے مستور فرمایا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وہی جیسی ہے وہی کہتے ہیں کہ اس طرح میں سنیں کہ کلام اللہ کو وہ دیکھتا رہا اور وہ دیکھنے میں چپک جاتا۔ عرب طالع اپنے اسلام کے انداز کے سلسلہ میں ہرگز کہتا تھا کہ یہ تھے لہذا کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دیا کہ وہ اپنی قوم قریش کے غالب کا نہیں اور نہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جبکہ فتح ہو تو لوگوں نے اسے اپنے میں جلدی کی تیرا اللہ نے ہی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لائے کے بعد اگر اہل قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں مجھے خبر تھی کہ تم نے فلاں فلاں وقت اس طرح غارت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہاں یہ کہہ کر قتل کا وقت آئے تو وہاں ہوا ایک یا انھیں است کرے بلکہ قرآن زیادہ یاد ہو کر کہنے قیدیوں میں مجھے سب سے زیادہ ترانہ یاد تھا کہ میں باہر میرا کھینچ کر ان سرگرمیاد کر لیتا تھا چنانچہ مجھے نام بنایا یہ تیسری قوم چھ سال تھی جب میں تکلیف کھڑا ہوا تو ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجد میں جاتا تو پاؤں سمت جاتی تھی چنانچہ ایک تھمرنے لوگوں سے کہا کہ تم جاؤ نظر سے لانا کہ شرمگاہ کی پردہ داری کا استعمال نہیں کر سکتے تب لوگوں نے حضرت ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں

حیدر خندہ میں جناب عالم جو حضرت ابو حنیفہؒ کے آزاد کردہ غلام تھے نماز کرتے تھے حالانکہ اس دوران جناب علماء اور حضرت ابو سلمہؒ نے عید الاضحیٰ میں موجود نہ تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کا نماز ان کے سرور یا ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی، ہاں سلام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے (۳) ایسے مددگار جن کی آپس میں ناپاکی ہو۔ (ابن ماجہ)

الْأَذَلُّونَ السَّيِّئَةُ كَانَ يُؤْمِنُهُمْ سَائِلُهُمْ إِلَىٰ حَذِيْقَةَ
قَرِيْبُهُمْ عُمَرُو بْنُ الْوَسَلَةِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْأَسَدِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۰. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ لَهُمْ صَلَواتُهُمْ قُرْبُ
رَبِّهِمْ وَرَبُّهُمْ يَبْرَأُ مِنْهُمْ قَوْمًا ذَهَبَ لَهْمُ كَلْبٍ هَرَبَ وَأَمْرًا
بَاتَتْ وَرَدَّوْجُهَا عَلَيْهَا سَاطِطٌ وَأَخْرَجَ مِنْ صَعَادَاتِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

امام پر مقتدیوں کے حقوق

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی امام کی امت میں ایسی کوئی بدعت نہ ہو جو ان کے کسی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوا ہو، اگر آپ صلاہان نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنے تو اس نماز کے لیے اس کی بارگاہ میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرمادیتے تھے (متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی بارگاہ میں نہ پڑ کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اس کو چاہیے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں وہ یا مکرہ اور بڑے سے بھی ہوتے ہیں اور جب تم نماز پڑھو تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت عیسیٰ بن جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابو سعید نے بیان کیا کہ ایک شخص نے میرا کار و دعاء صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں غلام شخص کی دیر سے غم کی جماعت سے دور جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہتہ طول دیتا ہے

۱۰۶۱. عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ ذِكْرًا لِمَامٍ قَرَّبَهُ
أَحَدٌ صَلَوةً ذَكَرَ أَنَّكَ صَلَوةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ تَتَرَفَعُ مَعَاذَهُ
أَنْ تُفْعَلَ أَمَّا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۲. وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمْ يَدْخُلْ فِي الصَّلَاةِ وَاتَّأَنَّى أَرَبُ
إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتُمَا بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَواتِي مِمَّا
أَخْتَارُ مِنْ شِدَّةٍ وَخِفَةٍ مِنْ بَنَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدُكُمْ لَسَائِسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ
فِيهِمُ السَّوْءَ وَالصَّخِيفَ وَالْكَبِيرَ فَلَا صَلَاةَ أَحَدُكُمْ
فِيهِمْ فَلْيُكَلِّمْ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۴. وَعَنْ عِيسَى بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَعْدٍ أَنَّ نَجْلًا قَالَ دَاوُدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَا تَأْخُذُ
عَنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ مِائَةً يُبْطِلُ بِهَا
فَتَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ

أَشَدَّ عَصَابِيَّتَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَخَوِّتٍ
فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّيَ بِالنَّاسِ فَلَيْسَ خَوْزٌ فَإِنَّ فِيهِمْ الضَّعِيفَ
وَالنَّكِيَّ يَرُدُّهَا الْحَاجِدُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۰۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ دَلَالٌ
أَخْطَاؤُهُمْ وَأَفْلَاحُكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا الْبَابُ
خَالٍ مِّنْ فَضْلِ الْخَافِي -

میری فصل

۱۰۶۶ عَنْ عُمَيَّةَ بْنِ أَبِي النَّعَّاسِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو
ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَكْمَلَتْ قَوْمًا
فَلَوْحًا بِوَجْهِ الصَّلَاةِ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَدِّهِ لَدَا أَنْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَا أَمْرٌ قَوْمَكَ
قَالَ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَوْ فِي لَقِيْتِي شَيْئًا قَالَ
أَدْرِي مَا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَانِي كَعَلِي فِي مَدْرِي
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ تَحُولُ فَمَسَعَهَا فِي فَكْرِي بَيْنَ
كَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَمْرٌ قَوْمَكَ فَسَأَلْتُ قَوْمًا فَبَيَّحْتُ فَإِنْ
فِيهِمْ الْكَلْبُ فَإِنْ فِيهِمْ التَّوْبَةُ فَإِنْ كَلَامٌ فِيهِمْ
الضَّعِيفُ كَلَامٌ فِيهِمْ رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا الْبَابُ
كَعَلِي ثُمَّ رَدَّاهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ -
۱۰۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالنَّاسِ أَنْ يَتَّقُوا النَّاسَ فَإِنْ
رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں کہ میں بیعت کرتے وقت مکرر کہتا تھا غفر
میں اس کے بعد نہ دیکھا تھا آپ فرمایا بعض لوگ تم میں سے غفر کو کہتے ہیں جب تم
میں سے کوئی مامور ہو کر لوگوں کو چاہیے کہ بڑھوں کہ دوڑوں اور ضرورت مندوں کا خیال
حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں
سے مامور کریں گے اگر انہوں نے تم کو چاہا تو بڑھائی تو تارے سے یہ
اجازت ملے گی چاہی تو تم ہی چاہو گے اور وہ بال ان پر (بخاری)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری بیعت فرمائی کہ جب تم قوم کی مامور کرو کہ
مناز میں تخفیف کرو کہ وہ اس کے بعد جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قوم کی مامور کرو میں نے عرض کیا کہ میں، اپنے دل
میں کچھ محسوس کرتا ہوں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو قریب آجاؤ جب قریب
ہوا تو سر کاٹنے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان دست مبارک رکھا پھر
فرمایا گھوم جاؤ . . . جب میں گھوما تو آپ نے دست مبارک
میری پشت پر دو زلکاں نہروں کے درمیان رکھا اور گھر سے فرمایا اب قوم کی
امامت کرو اور جو قوم کی مامور کرے اس کو چاہیے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے
لیکن مقتدیوں میں بڑے سے بڑے ہوئے ہیں کہ وہ میں نے دعوت مند بھی لیکن جب
ایک نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم میں تخفیف کا حکم دیتے اور خود بھی سورۃ صافات سے جاری
امامت فرماتے۔ (مسائل)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُورِ مِنَ التَّابِعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

مقتدی اور امام کی متابعت اور مسبوق کے بارے میں حکم

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ چار رسول اللہ کی امت میں نماز

۱۰۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مُصَلِّينَ خَلْفَ

اد کرتے تھے۔ جب سرکارِ مسیح اللہ تعالیٰ منجھو فرستے تو ہم میں سے کوئی اپنی
کر کو سیدھا نہ کرتا یا نہ تک کہ سرکارِ مجدد کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکارِ
جاری طرف توجہ ہو کر فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع۔ سجود قیام
سلم میں مجھ پر سبقت نہ کرو ورنہ شک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے
دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کے تو تم بھی تکبیر کرو اور
جب امام رکوع کرے تو تم آمین کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی
رکوع کرو اور جب وہ مسبح اللہ من حمدہ کہے تو تم رہنا تک الحمد کہو
(متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس روایت کے بعد آمین کے الفاظ
کا ذکر نہیں کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے
پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کرپٹ چھو گئی
اسکے بھائی نے کوئی غار میں نہ کر پڑی رہے تھے مگر آپ کی آفتاب میں نماز
کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا: امام اس پر بیٹھا گیا ہے کہ اسکی اقتدا
کی جائے۔ جب امام گھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی گھڑے ہو کر نماز پڑھو اور
جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تو تم بھی
اٹھو اور جب وہ مسبح اللہ من حمدہ کہے تو تم رہنا تک الحمد کہو اور جب امام
بجھ کر نماز پڑھے۔ تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن عید کی

کدھے کر آگے قیام جاری کہ جو سے قتلا کے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا
فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے گھڑے ہو کر پورا آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے
کا حکم میں روایات میں صرف۔ سرحد اللہ کے آخری فقرہ پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ
۱۱ نماز کی بھی بیٹھ کر نماز ادا کیا ہے اور امام مسلم نے بھی کہا ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو
تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا
حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ عین چمکے
میں حالات کی وجہ سے تعاقب نہ زیادہ ہوئی تو چنانچہ بلال نماز کے بارگاہ میں

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال سمعوا الله ليس يحية
لهم ونحن احدثنا طهراً حتى يسمع النبي صلي الله عليه
وسلم جبهة على الارض - (متفق علیہ)

۱۰۶۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَتَا قَصِي صَلَاتِ النَّاسِ فَلَمَّا بَدَأَ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلَامُكُمْ فَلَا تَتَّبِعُونِي يَا لَكُمْ كَرِيمٌ
وَلَا يَأْتِجُوهُ وَلَا يَأْتِوِيَاهُ وَلَا يَأْتِوِيَاهُ وَلَا يَأْتِوِيَاهُ وَلَا يَأْتِوِيَاهُ
أَمَّا هِيَ فَمِنْ خَلْقٍ - (رداه مسلط)

۱۰۷۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلَاقُوا دُعَا الْإِمَامَةِ الْكَبِيرَ فَكُلُّكُمْ دَاخِلٌ
فَالِدَا الصَّالِحِينَ فَعُولُوا أَمِينٌ فَلَا تَلَامُكُمْ فَارْتَعَوْا فَلَا
قَالَ مَجْمَعُ اللَّهِ يَتَمَنَّاهُ فَعُولُوا أَلَلَّهُ رَبَّنَا لَنْ تَلَامُكُمْ
مُسْتَعْمِلٌ إِلَّا أَنْ الْبُخَارِيُّ تَوَيْدَ كَرُوذًا قَالَ وَلَا
الْعَدَائِينَ -

۱۰۷۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَرِهَ قُرْبًا قَعْمًا عَنْهُ فَجُحِقَ بِشَقِّهِ الرَّائِي قَصِي
صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا ذَرَكَةً فَعُولُوا
فَلَمَّا انْتَهَرَفَ قَالَ إِنَّمَا يَهْوِي الْإِمَامُ مَدُونًا بِه
فَلَا تَأْصِلُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا ذَرَكَةً وَلَا كَعُولُوا
فَلَمَّا ارْتَعَوْا قَائِمُوا فَلَمَّا قَالَ مَجْمَعُ اللَّهِ يَتَمَنَّاهُ
فَعُولُوا رَبَّنَا لَنْ تَلَامُكُمْ فَلَمَّا أَصَلَّى خَالَتِ الصَّلَاةُ جُلُوسًا
أَجْمَعُونَ قَالَ الْوَعْدُ بِقَوْلِهِ إِذَا أَصَلَّى خَالَتِ فَصَلُّوا
جُلُوسًا هَوِيَّ مَرْجِعًا الْقَدِيمُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ الْمَشْرِقِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِسًا وَأَتَانَا مِنْ خَلْفِهِ فَيَا مَرْجِعًا
يَا مَرْجِعًا يَا مَرْجِعًا فَلَمَّا بَدَأَ يَزِيدُ الْإِسْلَامَ مِنْ فَنِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ مَسْرُوفٍ
أَجْمَعُونَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَحْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَجِدَّ قَامًا سَجَدَ

۱۰۷۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَفْعَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بِلَالٌ يُسَوِّدُهُ يَأْتِ بِمَضْرُوءَةٍ فَمَالَ

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَصِلَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَةَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَ فِي نَفْسِهِ خُفَّةً
فَقَامَ رُفَاذِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاءَ نَحَطَيْنِ فِي
الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّةً
ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدْنَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَعَادَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُعَسِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَسِّي قَائِمًا يُقْسِدُ أَبُو بَكْرٍ بِسَلْوَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَعْتَدُونَ
بِصَلْوَةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَعَمِّقَةً عَنْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا
يُصَمُّ أَبُو بَكْرٍ الْيَاسَ الْكُثْبِيَّةَ.

۱۴۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَصَلَى الْيَوْمَ يَذُفُّ رَأْسَ قَبْلِ الْإِسْلَامِ
أَنْ يَحْتَوِيَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۴۲۔ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ لَعَنَ كُمْ الصَّلَاةُ وَ
الْإِمَامُ عَلَى خَالِي فَلْيَصْنَعُوا كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ بِذَلِكَ الْبَرَاءَةِ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غُرَبَاءِ.

۱۴۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَسَّدَ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُّدٌ فَاصْبِرُوا
وَلَا تَعْدُوا حِينَئِذٍ وَمَنْ أَذَلَّكُمْ لَعَنَ فَقَدْ أَذَلَّكَ الصَّلَاةُ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۴۔ وَعَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لَوْ أَنْبِئْتَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يَذُفُّ الْكُفْرَ
الَّذِي كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَارِي بَرَاءَةٌ مِنَ التَّوَلَّى بَرَاءَةٌ مِنَ
الْبَغْيِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اطلاع پیش کرتے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابو بکر کو امامت کے لیے کہا جائے
تو میں نے جناب ابو بکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بستر ہوئی تو
دوا کو رس کے درمیان ان کے سوا سے اس انداز میں مسجد میں شریف
ہوئے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں
داخل ہوئے جب جناب ابو بکر کو آپ کی آمد کا اطلاع ہوئی تو انہوں نے
پچھے ہٹا ہوا لیکن پیچھے ہٹنے سے روک دیا اور ان کے ہاتھ پر
چھ کر غائب ہو گئے اس وقت جناب ابو بکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا
کے ساتھ تھے اور دوسرے نمازی جناب ابو بکر کی اقتدا میں نماز پڑھا کر رہے
تھے۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق بتایا
ابو بکر کھڑے کے فرائض ادا کر رہے تھے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو (ام) سے چھٹے اپنے سر کو نفا ہے اس کو اس بات
کا خوف یا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل
کر دے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور
امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی متقلد یا بھی
کرے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور جماعت مسجد میں پہلے تو تم بھی سجدہ
کر لیکن اسکو مٹھنا شمار میں نہ لاؤ اور جسکو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔
(اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جسکو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہوگئی اور اللہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چالیس دن نماز باجماعت
اس طرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریر یہ بھی تھانہ ہوئی تو اسکے لیے دو آزادیاں لکھی
جاتی ہیں ایک آزادی نماز روزانہ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

صَلَّى رَالْتَابِ قَالَ لَهُ عَمْرَأَسَ أَحَبُّ إِلَيْكَ صَلَّي
 أَبُو بَكْرٍ يَتْلُكَ إِلَّا يَكُمُ تَحَلَّتِ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَحَدَّثَنِي تَعْيِبُ جَعْلَةً وَخَدَّجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا
 الْعَتَمِيُّ يَعْلُوهُ الظُّهْرُ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ
 فَلَمَّا نَازَا أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَدَيْتَ تَعْدَا وَمَا رَفَعَهُ الشَّيْءُ
 صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْنِ لَا يَسْتَغْفِرُ فَقَالَ تَعْيِبُ
 لِي جَنَّتْكَ فَجَلَسَتْ لَهُ لِي جَنَّتْكَ أَيْ بَكْرٍ وَالشَّيْءُ صَلَّي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَجَلَسَتْ
 عَلَى عَتَمٍ هُوَ ابْنُ عَتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تَمُوتُ عَلَيْهِ
 مَا حَذَّرْتُكَ عَنْ مَوْتِهِ رَزَلِ اللَّهُ صَلَّي اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَتَمُوتُ عَنْهُ حَتَّى يَهْلِكَ مَا
 أَتَمُّوهُ شَيْئًا عَنْهَا أَهْ قَالَ أَتَمَّتْ لَكَ الرَّحِيلُ
 الْوَدَى كَانَتْ مَعَ الْعَتَمِيِّ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَيْنُ
 (مُعْتَمِدٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۰ وَكَفَى أَيْ هَرَبِيَّةُ اللَّهِ كَانَتْ يَقُولُ مَرَّتَ
 أَدْرَكَ الْمَرْكَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَرَّتْ قَائِمَةٌ
 وَرَدَّاهُ أَهْلُ الْقُرْآنِ فَقَدْ قَائِمَةٌ خَيْرٌ كَثِيرٌ
 (مَعَاذَ مَا إِلَيْكَ)
 ۱۰۸۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَلِيٌّ يَزِيدُ رَأْسَهُ وَيُخَفِّضُهُ
 قَبْلَ الْوُضُوءِ كَمَا كَانَتْ كَامِيَّتُهُ يَتَبَيَّنُ الشَّيْطَانُ
 (رَدَّاهُ مَا إِلَيْكَ)

بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

پہلی فصل

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبْرِ يُصَلِّي مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي
 بِهِمْ
 ۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ

کہ اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہذا ان لایا (حالات) میں حضرت
 ابو بکر نے لامعت غرض۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے آغوش ہوا تو
 نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں نے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں
 سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق نماز پڑھ رہے تھے
 جب حضرت ابو بکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو
 آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات
 سے طرہ ایار مجھے حضرت ابو بکر کے پیلوں بٹھا دو۔ لہذا ان حضرات نے
 سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پیلوں بٹھایا اور حضور علیہ السلام
 بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبد اللہ بن عباس کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس
 کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام
 کی حالت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان
 ذکر ان تو میں عباس نے فرمایا بیان کر دینا چاہوں میں نے حدیث نقل کی تو میں عباس
 نے اس کے بکریں کچھ نہ فرمایا البتہ کہ میں اس دور میں شخص کا نام بتاؤں جو
 حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمائیے تو انہوں نے کہا کہ حضرت عباس
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رکعت
 پایا اس نے رکعت کو پایا اور میں کی قرأت میں سورۃ فاتحہ لکھی
 اس کا بہت سا ثواب چھوٹ گیا۔

(مالک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شخص (ہام سے)
 اپنے سر کو پہنے اٹھاتا اور اس کو رکھتا ہے وہ حقیقت
 اس کی پیشانی شیطان کے (اتھ میں ہے۔) (مالک)

دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل
 پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جاگرا امت
 کرتے تھے۔ (متفق علیہ)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رسول اللہ کے ساتھ

غلامرضا واداکرتے تھے پہلانی قوم میں ناکرہ و بارہ عشاق کی امامت کرتے تھے اور وہ انکے لیے منسوب ہوئی تھی (یعنی پہلی غلامرضا واداکرتے امامت میں واداکرتے) (پیشی و پنداری)

دوسری فصل

حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر رسول خدا
کے ساتھ تھا میں نے رسول خدا کے ساتھ مسجد نبیؐ میں نماز فجر والی نماز
سے غرض ہو کر جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ شخصوں کو
بالکل غریبہ مٹھا دیکھ کر فرمایا کہ ان دونوں کو بچا جاوے جب وہ حضرت خدیج
میں سرور حاضر ہونے کو ان کا خوف سے بل مقرر قرار پاتا تھا تو سرکار نے ان
کی یافت کی کہ تمہیں یہاں تک نماز ادا کرنے میں کوئی چیز مانع رہی ہے ان دونوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ مہلتے پیسے ہی ہمارے گھروں میں نماز ادا کرنے کی جی
نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کر چکے ہو وہ مسجد میں یا اگر نماز
تیار پاؤ تو جامعہ میں شامل ہو جاؤ تحقیق یہ نماز (دوسری) تمہارے لیے نفل

تیسری فصل

حضرت بسون مگن اپنے والد سے دریافت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان گئی گئی سرکارِ دو عالم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھ کر مگن بیٹھے ہوئے میں تو ان سے رسول خدا ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی بات مزاحمت ہوئی کیتم مسلمان نہیں ہو گئے؟ عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنا تھا اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور جماعت شریعت پر نہ والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو جب بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔

رَبَّاهُ مَا لَكَ وَالْمَسَافِرُ

اسد بن خریز قہیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی معلوم کیا کہ ایک شخص پانچ گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز باجماعت تیار ہوتی ہے۔ اور میں نماز باجماعت اور کرتا ہوں لیکن دل میں خلعت عسوس ہوتی ہے۔ اس پر جناب ابویوبؓ نے فرمایا

سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مِنْ
لَهُ سُبُحٌ جَمِيعٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ قُتَيْبَةَ -

۱۰۸۷. وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَكُنْتُ
أَقْفُلُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَالَتَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْأَلِي يَزِيدُ
فَلَمْتُ بَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسْتَلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ
أَنْ تَدْخُلِي مَعَ النِّسَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنْ كُنْتُ
قَدْ اسْتَلَمْتُ فِي صَلَاتِهِمْ لَأَنْصِبَ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَهُمْ
لَمَّا جِئْتُ الصَّلَاةَ كَوْنِي مَعَ النِّسَاءِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ
إِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ بَلْ لَكَ سَأَلْتُ عَنْهُمْ مَكُونُهُ
(رَوَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ)

۱۰۸۸. وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ رَوَاهُ مَالِكٌ فَقَالَ إِنْ
أَصْبَحْتَ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَذْرَيْتُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ
النِّسَاءِ فَأَصْبَحْتُ مَعَهُ قَالَ لَهُ لَعَنَهُ قَالَ الرَّجُلُ أَتَيْتُمَا
أَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ ذَلِكَ لِأَنَّهُمَا لَمَّا ذَاكَ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَتَيْتُمَا شَاءَ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹. وَعَنْ سُكَيَّانَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَكُنْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ
قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَمَّا جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي بَيْتِي مَرَّتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۹۰. وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنْ عَبَدَ اللَّهُ ابْنُ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ أَوْ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَذْرَيْتُمَا
مَعَ الرِّجَالِ فَلَا يَحُدُّ لَهْمَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس
دفعہ کے لیے جماعت کا حصہ ہے (مالک و ابوداؤد)

حضرت زید بن حارثہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اسے زید کیا تم اسلام نہیں لائے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں
یہ رسول اللہ میں مسلمان ہوں تو سرکار نے فرمایا تم نماز جماعت میں شرکت
کے کس چیز نے روکا میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھ کر لی تھی اور
میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز
کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو اور اگر
تم نماز دیکھتے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پھر فرض ہو
جانے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر
سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز جماعت میں
شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ اب میری
(اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ لہجہ ہی طرف ہے اور اللہ تعالیٰ
کی قبولیت ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سیلان مولى حضرت یحییٰ بن زید روایت کرتے ہیں کہ ہم غار شہر میں حضرت
ابن عمر کے پاس گئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بیٹھ گیا
نہ ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں گے یا نہ ابن عمر نے
فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ ایک دن میں بار نماز پڑھ کر (احمد و ابوداؤد و نسائی)

حضرت تائیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت
تیار کی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

(مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں اور ان کے فضائل

پہلی فصل

۱۹۱۔ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ
بَيْنَ لَهَيْتٍ فِي الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ
الظُّهْرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُشَاةِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ
صَلَاةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الرَّزْمِيُّ فِي رِوَايَةٍ مُسْلِيَةً عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَا مِنْ مَسْجِدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ
تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
وَالْبَيْتُ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس
کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے
دو بعد میں دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے
(ترمذی لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راوی نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و
روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے
لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دے یا اس کے لیے جنت میں گھر
بنایا جائے گا۔

۱۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ
بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِمْ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ
الْوُشَاةِ فِي بَيْتِهِمْ قَالَ وَكَانَ شَيْءٌ خَلَصَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ
وَحَدِيثٌ يُطْلَعُ الْعَجُزُ۔

حضرت ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو
رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں اور کبھی کسی طرح دو رکعتیں بعد
عشاء اور دو رکعتیں بڑے گھر میں اور کبھی دو رکعتیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں مختصر کے
ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(متفق علیہ)

(متفق علیہ)

۱۹۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَتَضَرَّكَ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ
فِي بَيْتِهِ۔

حضرت ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لے جاتے
تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

۱۹۴۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ قَائِلَةً
فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعٍ
فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ
فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْوُشَاةَ وَيَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ

حضرت عبد اللہ بن شعیب روایت کرتے ہیں میں نے عبادہ بن شعیب سے سنا کہ
کہ ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ ظہر سے قبل چار رکعتیں پیر سے
گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد
میں گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے پھر مغرب کی امامت فرماتے اور دو رکعتیں گھر میں
اگر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور پھر گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے

حضرت ابوایوب یہ نصاریٰ بھی اللہ عز و جل سے جس کی دوسری بات

قُلْ لِمَ لَمْ يَخْلُقْنَا إِنْ أَرَادَ اللَّهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ لَهُ حَافِظٌ

(بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

۱۱۰ وَتَقَرَّبَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَوْ يَتَوَضَّأُ أَنْ تَرُودَ النَّفْسُ
فَبَيْنَ لُغْمِهِ وَقَالَ (لَهَا سَاعَةٌ ثُمَّ يَهْبِطُهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ
فَأَجِبُ أَنْ تَصْعَدَ فِي رِيقِهَا عَمَلُ صَلَاتِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۲ وَكُنْ مِنْهُمْ قَالِ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَا مِنْهُ أَهْلًا مَعَ قَبْلِ الْعُمْرِ أَرْبَعًا.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دُرَيْدٍ)

۱۱۰۳- وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَيْنَ الْعَمْرِ أَوْ بَيْنَ ثَعْلَبَاتٍ يُفْعِلُ بَيْنَهُنَّ بِالسَّوِيَّةِ عَلَى الْمَشْكُوكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ - (رواه الترمذي)

(مَدَّاهُ الْفَرَسِيَّةُ)

۱۱۰۴ ۱۱۰۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ قَبْلَ النَّصِيِّ وَتَوَكَّلِي -

لِ الْعَصَى وَكُتَيْبٍ -

(لَوَاۤءُ اَبُوۡدَاۡوُدَ)

١٥
وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ
كَوْنَتْ لَهُ ضَمَانًا بَيْنَهُنَّ يَوْمَ عُرْوَةٍ لَهُ يَحِبُّهَا مَرَّةٌ يَنْتَقِي
عَشْرَةَ سَنَةٍ رِوَاةُ الرَّبْرِينِ فِي وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّ عَرِيبٍ
لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَجَمَعَتْ
مُعْتَدٌ بِنِ اسْمُ وَيْلَ يَقُولُ هُوَ مَكْرُوحُ الْحَدِيثِ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ
حَسْبًا -

١٠٤ وَالْوَعْنُ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ غَيْرَ رُكْعَةٍ
 بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

يَتَمَنَّى فِي الْجَنَّةِ

(نَدْوَةُ الرَّصِيدِيَّةِ)

۱۱۶- وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

$$\frac{134}{12}$$

پیش۔ (پہرہ افروز۔ ایجنٹ مایہ)

حضرت جید الدین صاحب دلی مائے قدس روایت کرتے ہیں کہ دوسرا انصاری
 طبر و طہر ذوال آفتاب کے بعد چار رکعت (دستیں) قبل نماز ادا کرتے تھے اور
 یہ فرماتے تھے کہ یہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیتے
 جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکعت جو کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل پور
 پڑھیں۔ (ترمذی)

ب۔ (تقریبی) :

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے پیر (القیس) ہفتہ (۷) کیے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

کہے۔ (القدر: ترمذی، ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے پہلے چار رکعتیں دو مسلمانوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اہل جہان کے مسلمانوں اور کافروں سے تقبیلین میں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

سوم بجئے۔ رات گزری،

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے۔

تیس (نعل پڑھتے تھے۔

(دایوینا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگی اور صاحبِ ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا کہ یہ اضافہ کیا کہ ترمذی نے قرآن مجید میں شتم کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں بلکہ صاحبِ بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی شمر نے صرف ضعیف و مشکوٰۃ حدیث ہی ہے۔

مگر شکر سرشت بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

جنت میں گھر بنائے گا۔

دترغی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مشابہ کو نماز میں

عشاق کی فدا و اسی

فرج نہیں پڑی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لاکر چار یا پھر کچھ نہیں پڑی
 ہوا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اگر
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امارہ انجم سے مراد دو رکعتیں
 قبل یا بعد از دو رکعتیں ادا کر جو بعد صبح میں۔

(ترمذی)

عَنْهُ وَسَلَّمَ الْإِشَاءُ تَطْهَرُ خَلْفَ الْإِصْبَاحِ أَوْ بَعْدَ الْغَمَامِ
 أَوْ بَعْدَ الْغَمَامِ - (رَدَّاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۱۸۸ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَارَأَ الْجُورِمُ الْكَفَّارَيْنِ قَبْلَ الْعَجْرِ
 وَأَدْبَارَ الشُّجْرِ الْكَفَّارَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ -
 (رَدَّاهُ الرَّصِيدِيُّ)

تیسری فصل

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بعد نظر سے پہلے کہ چار سنتیں اجر و ثواب ہیں ان چار رکعتوں کے بار بار شمار
 ہوتی ہیں جو بعد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی
 تسبیح ذکر کرتی ہو اس کے بعد سرکارِ مد عالم نے یہ روایت تلاوت فرمائی (ترمذی)
 ہر چہ کے ساتھ دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے
 ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ خود ہیں (ترمذی) یہ بھی در شعب الامان
 حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد
 کی دو رکعتیں کبھی تقاضا نہیں کیں (مسند عبد بن ماجہ) یہ بھی اس طرح بھی سن
 کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس روایت اقدس کی قسم جس نے سرکار کو اس
 عالم سے جو یا سرکار نے اللہ سے عاقبت تمکد ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا۔

حضرت مختار بن حنفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو
 انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر
 بعد از انیت کرتا اور تحیر تحریر لکھتا تھا حالانکہ ہم مغرب کے بعد مغرب سے
 پہلے یہ سنتیں سرکارِ مد عالم کی حیات ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں
 نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو
 انہی نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں سکھایا
 اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے
 جب مودن مغرب کی آذان لگتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے
 ستونوں کی ساری دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نماز پڑھ

۱۱۸۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَوَعَّظْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَرَبَهُ قَبْلَ الْغَمَامِ بَيْنَ الْغَمَامِ نَحْسَبُ
 بِمُسْتَوْجِبٍ فِي صَلَاةِ الشُّجْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ وَلَا دَهْوٍ
 يُسَبِّحُ اللَّهَ بِكَ السَّاعَةَ تُرَقِّدُ وَيُنْفِثُ اللَّهُ عَيْنَ
 الْيَتِيمِ وَالسَّمَاوَاتِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُوَ دَائِمٌ رَدَّاهُ
 الرَّصِيدِيُّ وَأَنْبَرِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۱۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ يُغْنِيَانِ عَنْ شَيْءٍ عَلَيْهِ
 فِي رِقَابَتِهِ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ قَالَتِي فِي شُعَبِ يَمَ مَا تَرَكَهُمَا
 حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۱۱۹۱ وَعَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ مُذَلِّجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ
 بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّظَرِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ
 يَقْرَأُ الْآيَةَ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَسْتَقِي عَلَى
 عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ
 غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَهُمَا قَالَ كَانَ
 يَزِيدَانِ نَصَلِّيَهُمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا -

(رَدَّاهُ شَيْخُ)

۱۱۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ حِينَ حَاجَّكَ اللَّهُ
 بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ اسْتَنْدُوا السَّوَارِي فَذَكَرُوا الرُّكْعَتَيْنِ حَتَّى
 لَانَ الرَّجُلُ الْغَرِيبُ كَيْدَ خُلِّ الْمَسْجِدِ فَمَحَسَبَ أَنَّ

الْمُتَزِدَّةُ قَدْ صَبَّحَتْ مِنْ كَرٍّ مِّنْ يُصَلِّيَهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۳۰ وَعَنْ ثَرْوَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ
الْحَقَاقِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَنَّ قِيَمَةَ رُكْعَةٍ رَّكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ
قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهَا تَسْتَعْلِقُ عَلَى قَعْدَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَسْتَعْلِقُهَا لِأَنَّ
قَالَ الشَّعْلُ -

(رَوَاهُ الصَّائِلِيُّ)

۱۱۳۱ وَعَنْ كَتِيبِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي هَبْدَةَ الْأَشْجَلِ فَصَلَّى فِيهِ
الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَاهُ صَلَّاهُ رَامِعًا فَيُحِبُّونَ بِمَسْجِدِهَا
فَقَالَ لَهَا صَلَاةُ الْبَيْتِ نَدَاءُ أَبُو عَادَةَ قَرْنِي يَدْعُوهُ
الْقَوْمُ فِي النَّاسِ قَامَ نَاسٌ يَتَسَلَّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ رُفَيْدَةُ الصَّلَاةِ فِي
الْبَيْتِ -

۱۱۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَسَاكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْوُضُوءَ فِي الْمَغْرِبِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
عَلَى يَتَرَقَّى أَهْلَ الْمَسْجِدِ - (رَوَاهُ أَبُو عَادَةَ)

۱۱۶۰ وَعَنْ مَكْحُولٍ يَتَلَفَّظُ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ
يَتَلَفَّظَ رَكْعَتَيْنِ قَرْنِي يَدْعُوهُ أَرِيحَ لَعَنَاتِ رُفَيْدَةَ صَلَاةً
فِي بَيْتِ بْنِ مُرْسَلَةٍ -

۱۱۶۱ وَعَنْ حُدَيْفَةَ ثَعْلَبَةَ وَزَادَ فَكَانَ يَقُولُ قِيلُوا
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَمْ يَكُنَا نَرَى عَابِ مَسْجِدِ الْمَكْرُوبِ
رَوَاهُمَا وَزَيْنُ الدِّينِ الْبَيْهَقِيُّ فِي الزِّيَادَةِ عَنْ ثَعْلَبَةَ وَحَدَّثَ
شُعَيْبُ الْإِسْكَانِي -

۱۱۱۸ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ رَأَى نَافِلَةَ بِنْتُ
أَبِي سَلَمَةَ فِي النَّاسِ يَتَسَلَّمُونَ عَنْ شَيْءٍ يَرَاهُ مِنْ مَعَاوِيَةَ
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ تَعْرِفُ صَلَاتِي مَعَهُ الْجُمُعَةِ وَالْمَعْرُورَةِ

کثرت کے سبب یہ گناہ کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ
رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرثد بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت مغیرہ جونی کے پاس
آیا اور اس نے کہا میں آپ کو اپنی قییم کے اس میں سے تعجب میں ڈالوں گا کہ
مغرب سے پچھلے نہیں پڑھتے تھے تو جناب مغیرہ نے کہا کہ میں بھی سرکار
وہ عالم کے صدر میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب مرثد جونی کی
بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی) مشغولیت۔

(بخاری)

حضرت کعب بن جحور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں عبد اللہ بن مسعود میں پڑھی سرکار
نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز نوافل پڑھتے ہیں
پھر وہ سچے ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے اور وہ لوگ
لیکن صاحب ترمذی و نسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ
نوافل یا سنتیں پڑھنے گھر سے ہوتے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز
درگاہ میں پڑھنا لازم کرلو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا
کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرائت فرماتے تھے
کہ مسجد کے سارے نماز پڑھنے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت کمال اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مفتاح
ہادیوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے
مغرب کے بعد بغیر دو رکعت کے دو چار رکعت نماز سنت یا نفل یا کی تو اس کی نماز
محبت میں جہنم کی جاتی ہے۔ انہوں کی روایت اسل ہے،

حضرت حذیفہ بن یمان کہہ بالا اہل حدیث سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے ساتھ
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو
کیونکہ یہ بھی قرآنوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں اور میں ان دونوں حدیثوں کو روایت
کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ استفادہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے

حضرت عمرو بن حمار روایت کرتے ہیں کہ جناب ابی جہلہ جیسے نہیں جناب نبی کے
پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو یہ صریح نماز پڑھتے ہوئے
دیکھا ہے اسے بھی یاد کیا کہ میں نے انہوں کو فرمایا میں نے حضرت امیر معاویہ کیساتھ جہنم کی

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے رہتے خود

قَالَ لَا امْطَجِبَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا امْسَلَ زِلْمَتِي الْعَجَبِ امْطَجِبَ عَلَى بَشَرِهِ الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مَعَهَا الْوُتْرُ وَرُكْعَتَا الْعَجَبِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ وَعَنْ مُسَدَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ صَلَاتُ سَبْعَةِ رُكْعَاتٍ فَلَمْ يَدْعُ مَشْرُوءَةً ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ الْعَجَبِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُسَبِّحُ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثَلَاثِينَ رُكْعَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتَبِرْ الْعَلَاةَ بِرُكْعَتَيْنِ خَوِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَقَرَأَ آتٍ فِي حَلِيِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَأَخْبَلَنِي الْكَلْبُ وَالسَّهَابُ لَا يَمِينُ إِلَّا ذِي الْكَلْبِ حَتَّى حَسَمَ السَّحَابُ نَفْسًا مَدَانِي، أَوْ رَأَيْتُ مَا خَلَقَ شَيْئًا قَبْلَهَا ثُمَّ سَبَّ فِي الْجَفَّةِ ثُمَّ كَرِهَ وَأَمْرًا حَسَنًا كَيْفَ أَوْصَرْتُ لَكَ كَثِيرٌ وَكَذَلِكَ كُنَّا نَقْصِلُ قَعْمَتُ وَرُكْعَاتُ قَعْمَتُ عَنْ كِبَارِهِ مَا أَحَدٌ يَأْمُرُنِي فَأَكْثَرُ عَمْتُ يَسِيرَتِ قَعْمَتُ صَلَاةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ امْطَجِبَ كَمَا مَرَحَنِي نَعْمَةً وَكَانَ إِذَا مَرَّ كَفَرٌ

بِحُجْرَةٍ أَمْرًا فَاتَّخَذَ تَحْتَهُ - (مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دھننی روت لیٹ کر آرام فرماتے تھے - (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں پندرہ رکعات نماز فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتی ہیں - (مُسْلِمٌ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات سو گیارہ رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے - (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دس رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے - (مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دس رکعتیں مختصر پڑھے - (مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی نماز مختصر میٹھ کے گھر قیام کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر پہلے نماز سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا جب تھائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہی تو سرکار اٹھ کر نماز کی طرف نظر اٹھا کر آیت تلاوت فرمائی ترجمہ: بیشک آسمانوں میں زینوں کی تخلیق اور انھوں میں میل و مدار میں ماحجان عقل و شعور نے نشانی ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد تم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر شک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو صراحتاً دعا سے زیادہ پانی غریب کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں بھی وضو کر کے سرکار کے بائیں جانب اگر غائب کے کھڑے ہو تو سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو جائیں یا اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فائدہ ہو کر آرام کرنے لیتے

۱۱۳۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
الْمَلَائِكَةَ أَلْفِي كَانُوا يَسْمَعُونَ صَلَاتِي وَكَلِمَاتِي يَقُولُونَ
بَيِّنَةً قَدْ كَرِهَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَكْثَرِ الْمُفْضَلِ عَلَى
ثَلَاثِينَ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ ابْرَأَ عَنْ هَذِهِ
الذَّكَانِ وَعَمَّ يَتَأْتِي لَوْنُ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے تعداد
منزلت میں ملتی جتنی سو سو تیس معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ جمع فرماتے اور
تلاوت کرتے تھے۔ اس نے ان میں سے سو سو کو ایک جواہر اسفصلات
سے بھی جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) ان کی سنہ کی ہے۔ سو دو سو تیس
ایک رکت میں تلاوت فرماتے جن میں سو تیس سو تیس ہم خوان اور سو بیس
ہم قیاموں ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۳۲۔ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ كَمَا كَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ تِلْكَ أَدُ
الْمَلَائِكَةِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكُفْرُ بِلَا وَالْعَقْمَةُ لَمْ تَنْفَسْ
فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ دَعَا لَكَ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ تَحْوَا مِنْ قِيَامِهِ
كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَأَى
رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ كَمَا كَانَ قِيَامُهُ تَحْوَا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ
يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ كَمَا كَانَ سُجُودُهُ تَحْوَا مِنْ
قِيَامِهِ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقَعُّ رُكْعًا مَبْنِيَةً
الْتِهَادُ تَبِيلُ تَحْوَا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فِي فَصْلِي أَرَبَعِ رُكْعَاتٍ قَدْ أَشْرَفَ مِنَ الْبَقْرَةِ وَأَلْ هِشْرَانِ
كَالْوَسْطَةِ وَالْمَأْوَدَةِ أَوْ الْأَعْمَامِ فَلَمْ تَشْعَبْ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو بحیر تحریر میں تہ
کہنے کے بعد اللہ کے بزرگی، بڑائی، ملک اور عجب کا ذکر کرتے اس کے بعد
سبحانک التعلیٰ پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے
اور پھر رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے
کے بعد سر مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی
رکوع کی طرح ہوتا اور ان قیام کی ایک کہہ بیان کرتے۔ پھر سجدہ
کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویں ہوتا۔ آپ سبحان میں سبحان ربی الاعلیٰ
پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان آٹھ سو پندرہ کرتے
اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چارہ کھیت پڑھتے جن
میں سورہ بقرہ آل عمران، فاطر، مائدہ، انعام کی تلاوت کرتے۔

(ابوداؤد)

۱۱۳۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَامِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرَةِ آيَةٍ
لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَالِيِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُنْتُ
مِنَ الْعَالِيِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُنْتُ مِنَ
الْمُفْضَلِينَ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ بِرُكْعَةٍ كَثُورًا وَيَخْتَصِرُ
كَلِمَةً - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن النعام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا
اس کا نام عالیین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی
قرأت کے مطابق قیام کیا اس کا نام فاضلین کی فہرست میں لکھا جائے گا اور
جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اس کا نام کثرت سے ثواب حاصل
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی اچھٹے قرأت
کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)

نیز روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا اس کا نام عالیین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی قرأت کے مطابق قیام کیا اس کا نام فاضلین کی فہرست میں لکھا جائے گا اور جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اس کا نام کثرت سے ثواب حاصل

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں آٹھ رکعات کرتے کہ آپ مجروح میں ہوتے اور صحن میں بیٹھنے والا آپ کل آٹھ رکعات تھا (ابوداؤد)

حضرت ابو حمزہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت ابو بکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اے ابو بکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب مدینہ نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو موتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بگا رہا تھا۔ اس کو پرتید عالم نے فرمایا اے ابو بکر تم آواز تھوڑی بلند کرو اور اعلیٰ مرقم آواز کو قویٰ الیست کرو (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا۔ مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترمذی، بخاری) رتہ انیس مذاہب نے تو یہ حدیث نبویہ میں وارد کرتے اگل مغفرت فرماتے تو تیری ذاتِ عزت و حکمت واللہ ہے (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ دو تھوڑی دیر اور میں کوٹ لیتا جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۳۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدَرِ مَا يَمُتُّهُ مِنَ فِي الْعُجُودِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۶۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ (كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجًا كَلِيلَةً فَرَأَى الْهَرَبِيَّ يَتَكَلَّمُ بِتِلْكَ حُرُوفٍ مِنْ صَوْتِهِمْ وَمَرْبَعَةً وَهُوَ يَقُولُ رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا أَبْقَاهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا تَهْلُكٍ مَرِئْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصِلُ تَعْوِصَ صَوْتِكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ تَابَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لِيَهْدِ مَرِئْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَصِلُ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْوَسْطَانِ وَالْهَرَجَةَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا تَهْلُكٍ إِرْقَهُ مِنْ صَوْتِكَ كَيْفًا وَقَالَ لِيَهْدِ تَخْلُصَ مِنْ صَوْتِكَ كَيْفًا - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي خُفَّةٍ)

۱۱۳۷۔ وَعَنْ أَبِي دُرٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْبِهِ بِأَنَّهُ وَالْآيَةُ إِنَّ تَعْدِي بَقُولِهِمْ يَحَادِلُ وَأَنْ تَقُولَ لَهُمْ قَالَتْ أَسْتَ الْعَمِيرُ التَّوَكُّبُ - (رواهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاسِيَةَ)

۱۱۳۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَحَدًا كَرِهَ لِي الْبَعْثُ فَلَيْسَ بِخَيْرٍ عَلَى تَعْمِيهِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَاوُدَ)

۱۱۳۹۔ عَنْ مُسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْكَوْكَبِ كَانَتْ تَسْأَلُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَا أَدْرِي كُنْتُ قَائِلًا جُمُوعًا كَانَتْ يَتَعَمَّرُونَ النَّبِيَّ قَالَتْ كَانَتْ يَتَعَمَّرُونَ أَيْ تَتَعَمَّرُونَ النَّبِيَّ - (مُتَّعَنٌ عَنِ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوبِ علی کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر ولایت کرنا میں نے کہا کہ تم آپ محبوب کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغِ بانگِ ستارہ متفق طیار

۱۱۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تَرْكِ رُكُوعِ
الْمُتَوَسِّلِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَلِيلِ مُصَوِّبًا إِلَّا رُكُوعًا
وَلَا تَسَاءَلُ عَنْ تَرْكِهِ تَارَةً إِلَّا رُكُوعًا.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۳۱ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عُسَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْعَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَآتَانِي سَفِيحَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى يَعْذِرُ حَتَّى تَأْتِيَ
مَلَوَّةُ الْمَشَاوِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ أَطْلَعَتْهُ هَدِيثًا يَرْتِ
الْكَلِيلَ ثُمَّ اسْتَبَقَ كُنْظِي فِي الْكَلْبِ فَقَالَ رَأَيْتُ مَا
خَلَقْتُ هَذَا الْبَاطِلَ لِيُكَلِّمَ الْوَلَدَ كَمَا كُنْتُ يَمِينُ الْيَمِينِ عَادَتُهُ
تَدْوِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفِي حِوَارِهِ
وَسُئِلَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ فِي قَدَحٍ قَبْلَ الْفَلَاحِ وَهُوَ
يُنَادِي قَائِلًا لَمْ يَكُنْ لِي حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّيْتُ حَذَرًا
لَا أَمْرُكُمْ أَطْلَعَتْهُ حَتَّى قُلْتُ قَدْ تَامَ قَدْرُ مَا
يَسْرُ كَمَا اسْتَبَقَ كُنْظِي لَمْ يَكُنْ لِي قَدْ تَامَ قَدْرُ مَا
يَسْرُ مَا قَالَ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَافِثَ مَرَاتٍ كَهَيْلِ الْعَجِيدِ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۳۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ
كَيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ
كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَتَمَرُّ قَدْرَ مَا صَلَّيْتُ ثُمَّ يُسَبِّحُ مَدَامًا
ثُمَّ يَتَمَرُّ مَدَامًا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصْبِرَ ثُمَّ
كُنْتُ قِرَاءَةً كَرَادًا هِيَ تَحْتُ قِرَاءَةِ مُتَمَسِّرَةٍ
حَرْدًا حَرْدًا.

قِرَاءَةُ الْبُحْدَادِ وَالْمُصْبِحِ وَالْمَسَاءِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ
دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت جب کہ ہم آپ کو بتا رہے تھے کہ
چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔
(نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ
میں سفر میں تھکا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ انہوں نے کہا کہ
کہہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز
سے کہہ سکوں۔ عترت یعنی مشائخ کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل
کہہ دینے بہت دیر آتا ہے۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر
اٹھا کر ایت دو بنا ما خلقت ذرا باطل سے لا تخلف الیہ عادت
فرمانی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے
مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ
کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سوتے
اور بیدار ہوتے اور دنیا ہی کیا جیسا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل فرمایا۔
(نسائی)

حضرت یحییٰ بن سلیم روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
قراۃ کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے
بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی
دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ پھر
انہوں نے سرکار کی قراۃ کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں فرمایا۔
سوتا منظر کشی فرمائی۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے درجہ اولیٰ تیرے لیے ہے تو یہ اسکا قول اللہ تعالیٰ اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائل رکھنے والا ہے اور اسکا قول زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کے لیے تو یہ ہے تیرے لیے جس کے لیے تو اسکا قول اللہ تعالیٰ کا مالک ہے تو سب کا تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اللہ و ریح حق ہیں مائے نبی اللہ محمد مصطفیٰ بھی حق ہیں اللہ قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے تمام کائنات اور تجھ پر ایمان لایا تیرے اوپر بھروسہ اور تیری ہمت پر جو کیا تیرے لیے پھر دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سامنے کا تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوند امیر ہے اگلے اور پہلے ظاہر اور پوشیدہ گنہگاروں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور تہچے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تم سے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے: خداوند! عظمت جبریل، میکائیل و اسرافیل کے رب! سنان اور زمین کے بنانے والے کو غلام و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرتے والا ہے۔ آمین! اور اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(4)

حضرت عبدالہیہ حیات روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

١١٣٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَيَّأُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَوْلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَرَحْمَتُكَ حَقٌّ وَالشَّاعِرُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمْسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَكَأَيْدِكَ أَهْبْتُ وَبِكَ تَخَاسَلْتُ وَكَأَيْدِكَ حَاكَمْتُ كَمَا خَلَقْتَ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَدْتُ وَمَا أَفْلَسْتُ وَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَوْمَ مِيقَاتِ الْمُنْقَرِ وَمَا أَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ كَعِلْمِكَ - (مُسْنَدُ عُمَرَ)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ كَأَنَّكَ كَانَتِ الشَّيْءُ مَكَتَى اللَّهِ
كَتَبَهُ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مِنْ الْقَبْلِ أَمْتَمَ صَلَاتَهُ فَقَالَ
اللَّهُ نَبِيَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ قَاطِبِ
الشَّمْسِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَاللَّهُ هَادِي أَسْمَاءِ نَفْسِهِمْ
بَيْنَ جِهَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ أَهْدِي فِي رِيَسَا
الْحَمْدُ لَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ بِأَرْزَاقِكَ تَعْدِي مَنْ
نَشَاءُ إِلَى مَرَاتِلٍ مُسْتَوِيَةٍ

(تروا امیلی)

۱۱۲۵ وَعَنْ عُمَادَةَ بْنِ الْقَاصِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اَللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَفَ لِلْاَمَلِ فَقَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ أَنْتَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْنِنِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا
اسْتَجِيبْ لَهُ قَوْلَ تَوْحَاً وَصَلَّى فَبَلَّتْ صَلَاتُهُ
(دَعَا الصَّابِرِي)

خداوند اترے سوا اور کوئی معبود نہیں تو کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے
میں لئے ملک اور حمد ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوند اترو پاک
ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود
نہیں اللہ ٹھیک ہے اور ہر شے کی قوت اور کرم سے وہی اللہ کی مدد پر منحصر ہے
اور کہہ کہتے ہیں اس کے بعد کہتے... خداوند امیسی مغفرت فرما دی کہتے
ہیں یا سرکار سننے پر فرمایا پھر بارگاہ الہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر

دوسری فصل

۱۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَكَ أَنْتَ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ فَتَبَسُّمُكَ اسْتَغْفِرُكَ لِمَا بَعَثَكَ
تَعْمَلُكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِدْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ
هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ كَدِّكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ - (دَعَا أَبُو حَافِدٍ)

۱۳۷ وَ عَنْ شُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُبَيِّتُ عَلَى ذَنْبٍ
كَأَهَذَا فَيَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ عَفْوًا إِلَّا اعْطَاهُ
الْعَفْوَ - (دَعَا أَحْمَدُ وَابْرُ مَاوِد)

۱۳۸ وَ عَنْ شَرِيْقِ الْهَرَوَلِيِّ قَالَ مَحَلَّتْ عَلَى
عَائِشَةَ كَمَا لَهَا بِمَكَانٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْتَرِعُ إِذَا أَحَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَعَالَتْ سَأَلَتْهُ مِنْ
شَيْءٍ وَمَا سَأَلَتْهُ عَنْ كَيْفِكَ كَانَ إِذَا أَحَبَّ مِنَ
اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا وَقَالَ مَسْأَلَتُ
اللَّهُ وَحَمْدُهُ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ
عَشْرًا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَشْرًا وَهَكَذَا اللَّهُ عَشْرًا ثُمَّ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيِّقِ الدُّنْيَا وَضَيِّقِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَقْتَرِعُ الصَّلَاةَ -

(دَعَا أَبُو دَاوُد)

ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت شریقی ہونزی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو ایک
نیک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سرکارِ شہب میں بیدار ہو
کر دس مرتبہ تکبیر کہتا دس مرتبہ تسبیح کرتے، پھر دس مرتبہ تسبیح و تحمید
کرتے دس مرتبہ سبحان للک القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے
دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوند
میں دنیا کی تنگی روز قیامت کی تنگی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں
اس کے بعد نماز شروع کرتے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ وَتَسَابُحُكَ اسْمُكَ وَبَعَاثِكَ جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْبَرِّ كَيْفَ مَا لَكَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَبِهِ هَمَزٌ وَلَفْظُهُ وَتَعُوذُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَدَاوُدُ أَبُو دَاوُدَ يَحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ يَقُولُ كَلَامَهُ إِلَّا اللَّهُ تَلْكَ قُرْآنُ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ يَقُولُ -

۱۱۵۰ وَ عَنْ رِبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَيْمَنَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّمِ الْعَلِيِّمِ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْعَلِيِّمِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَوَّبُهُ -

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام بڑا اعلیٰ تیرا مرتبہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا عظیم کا بڑا ہے پھر اللہ عظیم و عظیم کے نام دو بار شیطاں کے شر سے اسکے دو سو گنا تکبر اور سحر سحر کے شر سے پناہ طلب کرتے (ترمذی نسائی لیکن صاحب بوداؤ نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الہ الا اللہ جن پر تسبیح پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ حضرت سعید بن اکمل کی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے دربار میں کے حجرہ شریفہ کے قریب رات کو گر رہا تھا جب آپ صبح کے لیے اٹھتے تو میں آپ کے یہ کلمات سنا کرتا اللہ رب العالمین جو عالموں کا بانیہ الا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی پاکی اللہ اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے (نسائی دار امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحَرُّضِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

پہلی فصل

عبادت شب کی ترغیب

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمٍ زَاهِرٍ لِحَدِّكَ إِذَا قَامَ تَلْكَ عُمْدَةً يُصْرِبُ عَلَى كُلِّ عُمْدَةٍ عَلَيْكَ كَيْلٌ كَرِيمٌ فَإِنْ قَامَ فَدَفْعًا أَنْتَ فَقَدْ دَفَعْتَ اللَّهُ أَحْمَدُ عُمْدَةً فَإِنْ تَوَضَّأَ أَحْمَدُ عُمْدَةً فَإِنْ صَلَّى أَحْمَدُ عُمْدَةً فَأَصْبَحَ كَشَيْطَانٍ كَلَبَ النَّفْسِ وَلَا أَصْبَحَ خَيْرًا مِنَ النَّفْسِ كَلَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۲ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَرَأَتْ قَدَمَاهُ قَوْفِلَ لَمْ يَلَمْ تَمْنَعُ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گزیں لگاتا ہے اور ہرگز یہ بھوت ہے کہ رات میں ہے سوتا رہے لیکن جب کوئی اللہ کی حمد کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب خدا کا نام ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اٹھتا ہے وہ نہ نجیث النفس اور مست اٹھتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر دم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا اٹھو آپ

هَذَا وَقَدْ تَعْلَمُ لَكَ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخُذُ
قَالَ أَفَلَا الْكُفْرَ عِنْدَنَا شُكْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۱۵۳ وَعَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قُتِلَ لَهُ مَا رَأَى سَأَلَ شَيْئًا حَسَنًا
أَسْبَحَ مَا كَانَ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ الشَّيْطَانُ
فِي أَذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۱۵۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَيْتَ اسْتَيْقَظْتُ رَجُلًا أَسْأَلُ
مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَا ذَا أُتِيلَ السُّبُّةَ مِنَ الْعَزَائِفِ وَمَا ذَا أُتِيلَ رِيحُ
الْوَيْحَى مِنْ يَنْقُطُ حُلُوبُ الْعَجْرَانِ يُرِيدُ أَنْ يَزِيلَهُ
يَكُنْ يُصَلِّيَتِ رَبِّي تَحَابُّتِي فِي الدُّنْيَا عَابِدِي فِي الْآخِرَةِ
(رَوَاهُ النَّصَائِبِيُّ)

۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ رَمَى تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ نَبِيٍّ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْلُغُ ثَلَاثَ الْآلِفِ الْخَيْرُ يَقُولُ مَنْ
يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَدْعُوَنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ
يُسْتَعِينُنِي فَأَعِينُهُ لَهُ مُثَقَّنٌ عَلَيْهِ دَفْعِي يَدْعُوَنِي لِيَسْأَلُوهُ
فِي سَبْعِينَ يَوْمًا يَقُولُ مَنْ لَمْ يَمُضْ عَلَيْهِ عَدُوٌّ وَلَا
خَلَاؤٌ رَحْمَتِي بَيْنَهُ وَالْفَجْرُ
۱۱۵۶ وَعَنْ سَيَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ فِي النَّبِيِّ لِسَانٌ لَا يُدَاوِعُهَا رَجُلٌ
مُسَوِّدٌ كَالْأَفْرِقَةِ هَتَمَتِ مِنْ أَسِيرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَحْطَاهُ رِيَاءٌ وَذَلِكَ كُلُّ نَبِيٍّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ وَكَحَبَّتِ الرِّجْمَانُ إِلَى اللَّهِ وَصِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَسْتُرُ
بِصَفِّ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثَلَاثًا وَيَتَنَامُ سُدُسَةً وَيَعُودُ
كَيَوْمًا وَيَقُومُ كَيَوْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَعْرِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ایسا کہیں کہتے ہیں جب آپ کے پاس آجے اور پچھلے گئے سہارا دینے گئے
ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ میں تم کو روبرو بندہ نہ ہوں (متفق علیہ)
حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے
ایک شخص کے پاس سے گیا اور بتایا کہ وہ نماز فجر کے پہلے نہیں
اٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ شخص ہے جس کا نام میں بلاؤں
لاؤں اور دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے نماز کو پڑھ کر اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر وہ ذات میں نے آج کا شب کہتے
ہوئے قرآن پڑھ کر اٹھ کر کھڑے ہوئے میں نے کہتے ہوئے اترے پھر ان خود میرے پاس
آئے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کوئی تیرا دعا کر رہا ہے دنیا میں کچھ سے پہنچے
وہاں اکثر آخرت میں نکل جاتا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ہر رات
رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول رحمت فرماتا ہے اور جب تیسری
رات گنتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس
کی پکار کو سنوں اور قبول کروں ہے! جو مجھے پکارے میں اس کو مٹا
دوں کون ہے! جو مجھے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخشوں (متفق علیہ)
لیکن ماہِ مسلم روایت میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ پچھلے دست قدرت
پیدا کرتا ہے کہ ہے! جو فرض دعا اس کو جو ذریعہ ہے اور وہ ظالم یہاں
حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ
رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ میں پانا اس کو کوئی مسلمان نرو کر اس میں
اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی
ہے اور یہ گھڑی ہر شب میں ملتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ
میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کا ہے اور بہترین روزوں میں
حضرت داؤد کے روزے میں وہاں وہی رات آتے تھے تیسری رات تیار کرتے
رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے ایک دن روزہ رکھتے دوسرے
دن نماز کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا

اَمَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَمَّرُ اَدْلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي اَجْرَهُ لَمْ يَلِدْ
كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَأَمَّرُ قَرَانَ
كَانَ عِنْدَ الْوِدَّاءِ الْاَوَّلِي حُجُبًا وَتَبَ قَاقَا صَ عَلَيْهِ
الْمَاءَ وَلَنْ يَكُنْ مُجْلِبًا تَوْحًا لِلصَّلَاةِ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ
(مُسَمَّنٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اَدْل رات میں سو جاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار
رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے
تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اولیٰ تہجد کی اذان کے وقت غسل کی
ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے ورنہ وضو کرتے اور دو رکعت
ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹ عَنْ اَبِي اَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ رُوَیۡتِہٖ قَوَانِہٖ قَابَ الصَّلَاۃِ یَعْنِ
قَبْلَکُمْ وَهُوَ ذُوہُ لَکُمَا لَی رَکْعَتَہٗ وَتَسْمِعُہٗ اَلتَّسْبِیۡتِ وَ
مِنْہَا عَنِ الْاَوَّلِ۔ (رَوَّاهُ الْاَبُو یُوَیۡسَی)

۱۱۶۰ وَعَنْ اَبِي سُوَیۡبَہٗ الْجَدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثَلَاثَ یَضَعُ اللّٰہُ لَیۡسَہٗ
الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیۡ وَالْقَوْمُ اَصْفَرُوۡا فِی
الصَّلَاۃِ وَانْقَرَضَ اَصْفَرُوۡا فِی دَعَاۃِ الْعَدُوِّ (رَوَّاهُ الْاَبُو یُوَیۡسَی)
۱۱۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَقْدَبُ مَا یُکُوۡنُ الرَّجُلُ مِنَ الْعَبْدِ
فِی جَوْرِ اللَّیْلِ اَلَا یَعْرِضُ قَابَ اسْتَطَعَتْ اَنْ تَکُوۡنَ وَتَعْنِ
یَنْ کَرَامَتِہٗ فِی ثَلَاثَ سَاعَۃٍ فَمَنْ رَوَّاهُ التَّحْمِیۡدُ فِی دَعَاۃِ
هٰذَا اَعْبَدَ فِی حَسَنٍ صَحِیۡمٍ غَیۡثِہٖ اِسْنَادُ۔

۱۱۶۲ وَعَنْ اَبِي مُرَیۡرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَوَّاهُ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّی
اَبْقٰہُ اَمْرًاۃً فَصَلَّتْ قَابَ اَبَتْ نَصَہٗ فِی دَجْوَمَا
الْمَاۃِ کَوَّاهُ اَمْرًاۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَ
اَبْقٰہُ اَبَتْ رَوَّاهُ اَبَتْ قَابَ اَبَتْ نَصَہٗ فِی دَجْوَمَا
الْمَاۃِ۔ (رَوَّاهُ الْاَبُو دَاوُدَ وَالتَّحْمِیۡدُ)

۱۱۶۳ وَعَنْ اَبِي اَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ جَوْرُ اللَّیْلِ الْاَجْوَدُ وَدَجْوَمَا
اَبْقٰہُ قَاب۔ (رَوَّاهُ الْاَبُو یُوَیۡسَی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سب سے پہلے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے
بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا
سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ایسے
میں میں سے اللہ غرض ہوتا ہے ۱۱) جو اللہ کے لیے کھڑا ہو ۱۲) لوگ جو نماز
کیلئے صاف بندی کریں ۱۳) لوگ جو جہود دشمن (اسلام) سے لڑنے کے لیے
صاف بندی کریں (شرح المسند)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب
ہوتا ہے اگر تم میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت
اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی) نے اس حدیث کو حسن صحیح
عرب بتایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اُٹھ کر نماز
لو ادا کر اپنی بیوی کو نماز کے لیے اُٹھایا اور وہ اُٹھنے کے لیے تیار نہ ہو
تو اسے منہ پر پانی کے چھینٹے مارا اُٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنی رحمت فرما
جو خود رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اُٹھایا اور اگر
وہ اُٹھنے کیلئے تیار نہ ہو تو اسے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے (ابوداؤد، نسائی)
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ کوئی دعا یا دوسری جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری
نصف جہد کی اور غرض نماز کے بعد کہ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایسی عاف کھائیں جس سے اندر رونے اور بیرونی مٹاؤ دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو رات میں غری کر رہے ہیں۔
 وغیرہوں کی کھانا کھاتے ہیں۔ مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ غار پر رہتے ہیں (شعب الایمان لیکن امام ترمذی نے اس کو حضرت علی سے اس تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جس میں نرم کلمہ کی بجائے اچھی کلمہ کے الفاظ نقل کئے ہیں)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عبد اللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہو نا جو پچھلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔
 (متفق علیہ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت خالد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور کہتے اسے دائرہ کی اولاد اٹھو، وہ غار پر چھوڑ کر کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور مشرعوں کو کرنے والے (بجز نبوت کی) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: اے لوگو! بعد افضل نماز میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔
 (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سواحد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چڑی کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جگہ نماز اس کو رح سے باز رکھے گی (احمد، بیہقی و شعب الایمان)۔
 حضرات ابوسعید ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم روایت کرتے ہیں کہ ایک عالم نے فرمایا جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ پھر

۱۱۶۳ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ مَدَقًا يَتْرَى ظَاهِرًا مِنْ تَابِطِهَا وَبَا وَنَهْجًا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ الْآنَ الْكَلَامَ مَرَّاتٍ طَعَامَ الطَّعَامِ وَتَابِعَ الْقِيَامِ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُونَ وَهُوَ يَتْلُو فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَرَدَّى الرَّؤْيَى عَنْ عَلِيٍّ مَخْرَجَ دَرَقِطٍ دَانِيًا لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ.

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا هَبْدَا اللَّهُ لَا تَكُنْ وَكُلَّ فُلَانٍ كَانَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۶۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ تَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَائِدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً يُرَوِّفُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُمُوا فَصَلُّوا قَرَأَ هَذِهِ سَاعَةً كَيْتَ جَبِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءُ لَا تَدْرِي أَدْعَاؤُ.

۱۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْضِلُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْغُزَاةِ صَلَاةً فِي جُزْءِ اللَّيْلِ.

۱۱۶۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا فُلَانٌ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَرَأَ الصَّبْرَ سَرَى فَكَأَنَّ دَائِدَ سَتَهَا مَا نَقُولُ دَاوُدَ أَحْمَدًا وَالْبَيْتُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ.

۱۱۶۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَيْقَا الرَّجُلُ أَهْلَهُ

مِنَ اللَّيْلِ فَسَلِّتْنَا أَوْ سَلِّ رَكَعَتَيْنِ تَجِيبُهَا كُنُوبًا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَاتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أَعْرَافِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاعْتَصِبَ
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شُعْبَةَ الْإِسْمَاعِيلِي)

۱۱۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ آيَةَ عَمْرٍاءِ الْخَطَّابِ
كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا سَأَلَ اللَّهُ حَقَّهُ إِذَا كَانَ مِنْ
أَمْرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ يَوْمَ يَقُولُ لَهُمُ الصَّلَاةُ ثُمَّ
يَسْأَلُهُمُ الْآيَةَ وَأَمْرَهُمْ أَنْ يَصَلُّوا وَاعْتَصِبُوا
عَلَيْهَا لَا تَسْتَلْكَ رِجْلًا حَتَّى تَوَرَّقَكَ وَتَعَارِفَهُ
وَالْتَقَى - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شک دہی) ہر ایک انیس سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے
قرآن دونوں کے نام ادا کر لیا جائے مردوں اور ذکر نبویؐ اور خوب میں کچھ ہے۔ یہ ہے۔
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ایست
کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ یا قرآن پر عمل
کرنے والے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (مسند در شعب الایمان)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمرؓ نے نماز
رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد پھر رات کو اہل
عیل کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے
اے جو! اپنے اہل کو نماز کا حکم کر دو اور مرد پر ہم تم سے رزق طلب نہیں
کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ سے لوگوں کے لیے
ہے۔ (المکہ)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

عمل اور ميانہ روی

پہلی فصل

۱۱۶۲ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْطُرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يَقْطُرَ مِنْهُ
شَيْئًا وَيَقْطُرُ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يَقْطُرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ
لَا يَسْأَلُ أَنْ تَدَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مَصْرُفًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا
تَأْخِذًا إِلَّا رَأَيْتَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۶۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَنْ تَدُوَّهَا كُلَّ قَلْبٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۶۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَكُ خُدَّيْهِ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَوَلَّوْهُ قِيَامُ اللَّهِ لَا
يَسْتَلُّ حَتَّى تَمُوتَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۶۵ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ أَحَدُكُمْ مَشَاكِدَ كَذَا فَتَرْتَلِبُ عَمَلَهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ
مہینہ بھر تک انظار کرتے اور میں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ بند نہیں
رکھیں گے لیکن جب صبح شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب صبح
دن کی کچھ بھی انظار کریں گے اور اگر تم پہنچتے کہ رات کے دن آپ کو نماز پڑھتا ہوا
دیکھو تو دیکھ لیتے تھے اور رات کو ایک چپے تو دیکھ لیتے تھے (بخاری)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کو اعمال سے زیادہ محبوب انسان ہر عبادت ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی کرے
نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں
ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تک تم
دوق شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پھر عجز سستی طاری ہو تو
رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہامر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پاک و عفاف جماعت میں بستر کرے یا اگر اللہ کو یاد کرے اور اسکو نیند آجائے تو وہ رات میں کسی وقت گردش لیتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کافی اجر ملے گا۔

حضرت سالم ابن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر اگر ہم پاتا لوگوں کو اس شخص کی بات لگدڑی ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ عربیہ زبان رسالت سے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال نماز کے یہ اقامت کو اور بھی آرام پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْوُتْرِ

پہلی فصل

وتر کا بیان

۱۱۸۵ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا لِي الْبَيْتَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَلَّيْتُمْ لَعْدَكُمْ لَعْنَتِي مَثْنَى رَكْعَةٍ فَاجْعَلُوا تَوْبَتَكُمْ مَا قَدْ صَلَّيْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَى لَعْنَتَكَ مِنْ ابْنِ الْكَلْبِ - (رَفَعَهُ مُشَوِّمٌ)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ وَكَانَتْ حَاضِرَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ الْبَيْتِ ثَمَّ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يُرِيدُ مِنْ ذَلِكَ يَحْتَسِبُ لَا يَحْتَسِبُ فِي ثَمْنِي وَارْتَا فِي أُجْرَتَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَثَّابٍ قَالَ أَطْلَقْتُ إِلَى قَائِلَةٍ فَكُنْتُ يَا أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَكُونِي عَنْ خَلْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ تَعْمُرُ الْعُرَانَ قُلْتُ بَلَى كُنْتُ قَرَأْتُ خَلْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْعُرَانَ قُلْتُ يَا أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَكُونِي عَنْ وَثَّابٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كُنْتُ لَعْنَتَكَ يَسْرُكُ وَكَهْرُكُ فَيَعْمُرُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَجْعَلَ مِنَ الْبَيْتِ قِيَمَتَكَ وَتَرَوْنَاهُ وَيَصْرِي قِيَمَةً لَعْنَتِي لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ قِيَمَتُكُمْ اللَّهُ وَيَعْمُرُ قِيَمَتُكُمْ تَرَوْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ قِيَمَتِي

الثَّامِنَةَ قِيَمَتُكُمْ قِيَمَتُكُمْ اللَّهُ وَيَعْمُرُ قِيَمَتُكُمْ تَرَوْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ قِيَمَتِي الثَّامِنَةَ قِيَمَتُكُمْ تَرَوْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ قِيَمَتِي الثَّامِنَةَ قِيَمَتُكُمْ تَرَوْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ قِيَمَتِي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عنایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو رکعت ہے جیسے تم میں سے کسی کو صبح کے موردِ خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھ لی ہو نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت حذیفہ بن عمر رضی اللہ عنہما عنایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شب کی ایک رکعت صبح و اسلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور ترک پاچھ رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی صرف آٹھ رکعتیں پڑھتے۔

(بخاری، مسلم)

حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہما عنایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کہ نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ترک کیا ہو؟ میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (اور اچھ مطررات) اسرار کے وضو کے پانی اور سواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو بات میں دینے سے، اللہ! اس وقت آپ سواک فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور اذان کے درمیان صرف ایک رکعت میں قعدہ اخبر کرتے۔ اللہ! ذکر کرتے اس کی عمدہ بنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلام چکر لگتے اور نویں رکعت کل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر فرماتے اکی حدیث اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب عشر شریف زیادہ ہوئی اور موسمِ بار باری ہو گیا تو آپ ترکے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح تیرہ رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر فرماتے اکی حدیث اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب عشر شریف زیادہ ہوئی اور موسمِ بار باری ہو گیا تو آپ ترکے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح تیرہ رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

ثُمَّ تَابَعْنِي وَكَانَ بَيْنِي وَاللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَوْ مَرَّ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا عَلِمَهُ يَوْمٌ أَوْ جُمُعَةٌ عَنْ رِيَاءٍ أَوْ لِبَالِي صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَهْلُهُ بِنِي أَهْلُ صَلَاتِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ الْفُتَرَانِ كُلَّهُ فِي لَيْلَتِهِ وَلَا مَقْلَ لَيْلَةٍ إِلَّا الْقُبُورَ وَلَا صَامَةً تَهْتَدُ كَامِلًا وَلَا فَيَرُوعَتَا -

(رداءہ مستقیم)

۱۱۸۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْمَعْتُكُمْ أَوْ مَرَّ صَلَوةً تَكْرُمًا لِلْبَلِيَّةِ وَتَرَا -

(رداءہ مستقیم)

۱۱۹۰ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَابُوا دُعَا الضَّيِّعَ بِالْكَوْبَرِ - (رداءہ مستقیم)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ حَلَمَ أَنْ يَقُومَ بِحِرَّةٍ فَلْيُؤَيِّرْ آخِرَهُ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَكْمَلُ -

(رداءہ مستقیم)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ قُلِّ اللَّيْلِ أَوْ مَشَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ قَارِئًا بِحِرَّةٍ قَارِئًا وَتَهْتَدُ إِلَى الشَّعْرِ -

(مشفق علیہ)

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي خِلْيَتِي بِكَلْبٍ وَسَيَّامَةٌ ثَلَاثَةٌ أَتَيَا مِنِّي عَلَى سَهْوٍ وَرَكْعَتِي الضُّحَى وَأَنْ أَوْفَرَ قَبْلَ أَنْ تَأْمُرَ - (مشفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۹۴ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِمَا كُنْتُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْرًا فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا

تو آپ جا رہے تھے اس پر حاضرت کریں اور جب آپ پر نیند کا طبع ہو تا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دی میں بہار رکعتیں پڑھتے اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کی ایک ایک صارت میں ختم کیا ہو اور کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے عادہ کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلاخ فجر سے پہلے نماز تراویح کر لو۔ (مسلم)

حضرت جابر بنی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ خوشب میں نہ اٹھے اسے کلاس کو چاہیے کہ اول رات میں وتر پڑھے لیکن جس کو آخر شب میں اٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے نصیحت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھنے کے لئے اول رات میں دو یا تین اور آخری حصہ میں لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (مشفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمادی (۱) ہر مہینہ میں تین سو رکعت کھنکھانے کی ۱۶۴ ہفت کی دو رکعتیں (۲) اور سونے سے پہلے نماز تراویح

حضرت حنفیہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے قبل رات میں فارغ ہوتے تھے یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی ہوتا

۱۱۹۵. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ بِمَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤْتِيهِ قَالَ كَانَ يُؤْتِيهِ أَرْبَعُ ذَلَلٍ فَصِيتُ ذَلَلٍ
وَأَمَانٍ ذَلَلٍ وَخَشْيَةٍ ذَلَلٍ وَتَمَكُّنٍ ذَلَلٍ يُؤْتِيهِ بِأَقْصَى
مِنْ سِتْرِهِ ذَلَالًا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ مَشْرُوعَةٍ.

۱۱۶۶. وَعَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْرَثَكُمْ عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ كَيْفَ كُنْتُمْ
 يَوْمَ تَرَوْنَهُمْ فَلْيُقَاسُوا بِهِمْ وَلَوْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ
 فَلْيُقَاسُوا بِهِمْ وَلَوْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ فَلْيُقَاسُوا بِهِمْ -

۱۱۹۷. وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْيُسْرَ قَدْ يَدْرُوْنَ يَا أَهْلَ الْغُرَابِ (نَوَافِلُ الْيُسْرِ دَاوُدَ وَإِسْمَاعِيلَ)

۱۱۹۸. وَعَنْ حَامِدَةَ بْنِ حُدَّادَةَ قَالَ سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ
بِئْسَ مَا فِيكُمْ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا لَمْ يَرْسَلْ بِهِ نَبِيٌّ
وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ آمَنَ بِكُمْ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
وَقَالَ اللَّهُ لَنْ خُلِقَ الْبَشَرُ مِنْ غَيْرِ طِينٍ ثُمَّ أَعَادَهُ اللَّهُ إِلَى
أُولَئِكَ فَاعْلَمُوا وَنُفِثَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَرْسَلْنا رَسُولَنا
بِأَمْرِ اللَّهِ قَالُوا هَذَا رَسُولٌ بَشَرٌ مِثْلُنا فَكُفُّوا عَنْهُ
وَأَعْيُنُهُمْ كَالْحِجَابِ وَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

۱۱۹۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن ابی قحیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ترک کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جب عائشہ غصہ کیا کہ کبھی سوپ چار رکعتوں کے ساتھ تھیں، دتر بار چھ رکعتیں، چھ رکعتوں کے ساتھ تھیں، آٹھ رکعتوں کے ساتھ تھیں، دتر بار کبھی تین دتر بار دس رکعات پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہیں، لہذا جو چاہے تو یہاں تک کہ پڑھے اور جو چاہے تین ہفتے لے اور جو یک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے
 ہے اور قرآن کو پسند کرتا ہے اسے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی قرآن پڑھو۔
 (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت خلیفہ دین خدا قرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے عشر رمضان کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سرخ، اونٹوں سے بہتر ہے اور اس
نماز کا وقت عشر تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا
ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید ابیہاشم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

(رَحْمَةُكَ يَا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھ کر نماز ادا فرماتے اور میٹھ کر پچھتر اُتارتے اور جب قرأت میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں یہی تو کھڑے ہو کر قرأت مکمل کرنے پھر کوٹھکتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری حرکت بھی مکمل کر لیتے۔

(۱۵۴۳)

حضرت امام سید علی احمد حسام الدین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر ایک ایک کتہے کے بعد دو گھنٹیں پڑھتے تھے اور تمہاری بیگن صاحب ابن ماجہ نے
 کہا کہ یہ دو گھنٹیں مختصر سی ہوتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ایک سو رکعت پڑھ کر دو سو رکعتیں بیچ کر پڑھتے لیکن سب رکعت
کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکعت کرتے۔

(روایتیں)

[illegible]

(رقمہ ۱۱ چھپی والی دائریں)

حضرت ابوالاعباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و تبریک کے بعد بیٹھ کر ان دور کھتوں کو پڑھتے تھے اور
ان کھتوں میں سورہ انازلہ و سورہ کافرون پڑھتے تھے ۔

بَابُ الْقُنُوتِ

قنوت کا بیان

پہل فصل

۱۲۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِحَدٍّ قَامَتْ بَعْدَ التَّكْوِيمِ قُنُوتُهُمَا قَالَ إِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَمَنْ حَمِيدُهُ رَبُّنَا لِلَّهِ الْعَمْدُ الْفُحْمُ أَنْبَرُ الْوَلَدِ بْنِ الْوَلَدِ وَبَسْمَةَ مَنْ وَشَاهِدُ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْفُحْمُ أَشَدُّ دَهَانًا عَلَى مُصَرِّحٍ وَاجْتَمَعَتْ فِيهِ تَرْبِيَةُ تَرْبِيَةِ بَعْضِهِمْ بِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي تَحْصِينِ صَلَاتِهِمُ اللَّهُمَّ الْعَنَّا قُلُوبَنَا وَفُلَانًا لَا تَحْيَا هَؤُلَاءِ الْقَرْبِ حَتَّى آتِيَكَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۝ الْآيَةُ

(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

۱۲۱۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَلَسَ بْنَ مَالِكٍ قَيْنَ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ قَبْلَ التَّكْوِيمِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِذَا قَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِيمِ يَتَمَدَّدَانِ كَانَتْ بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ أَهْجَاتٍ لَهَا ثَلَاثُ أَهْجَاتٍ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُجِيبُوا فَقَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّكْوِيمِ يَتَمَدَّدَانِ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ ۝

(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک ریس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا یا بدعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور صبح اللہ میں حمد و ثناء کے بعد کہتے خداوند! ولید بن ولید سلمہ بن بشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نہایت دوسے خداوند! قبیلہ حضرت پر سخت خطاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قنوت نازل فرمایا جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازوں میں سطرچ کہتے خداوند! احوب کے کلام اور فلاں قبیلہ پر لعنت فرما آپ فلاں در فلاں کے الفاظ بعض قبائل کو برا دیتے تھے لیکن یہ سطر اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ اہل بیت لیس لکھ من الامر شئی ما نزل یومئذ

(مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

عاصم الاول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اس بن ملک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت اس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک ہر کار و دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کے بعد یہ قنوت کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے میں نے اس قنوت کو ایک ماہ تک بدعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (مُسْتَقْتَفًى عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل نماز میں غروب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب فجر کی رکعت میں رکوع سے اٹھ کر صبح اللہ میں حمد کہتے تو یوسف کے قبائل ذیل، ذکوان، عقیقہ پر بدعا کرتے اور مقتدی امین کہتے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُمْتًا بِأَيِّ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَمُنُّ حَمْدًا مِنَ التَّكْوِيمِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُو لِحَدٍّ يَسْتَبِيحُ عَلَى رِجْلَيْهِ وَذَكَرَتْ وَحُصَّتْ وَتُحْصَنُ مِنْ خَلْمَةٍ ۝

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابی مالک سجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے یہ معلوم کیا کہ آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علیؓ کے ساتھ کو فرمیں تو فرمایا پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرت نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو اباجان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۲۱۸۔ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۲۱۹۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَنَتُ بِرَأْيِي يَا أَبَتِ إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا هُنَا بِأَنْ كُنَّا نَقْرَأُ مِنْ خَمْسِينَ سَبْعِينَ آيَةً نَقْرَأُ يَقْرَأُونَ قَالَ آتِ بَنَاتِي مَعَهُنَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعبؓ سے نماز میں رکعتوں کی امامت میں متفق فرمایا جناب ابی لوگوں کو تیس رکعت تلاویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخر کا مشرہ ہوتا تو جناب ابی امامت ترک کر کے تلاویح پڑھ کر پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی بیگ گئے ابو داؤد لیکن صاحب ابن ابی شیبہ اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارگاہ معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھو اور ایک حدیث کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

۱۲۲۰۔ عَنْ أَنَسٍ الْعَسِّي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيُ لَهُمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً وَكَذَلِكَ يَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ فِي النَّصِيبِ النَّبَاطِيِّ فَرَأَى أَنَا كُنْتُ الْعَصْرُ الْأَوَّلُ فَتَخَلَّفْتُ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقْرَأُونَ أَبُو أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمُسْلِمٌ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الْفَلَاحِ وَبَعْدَهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ماہ رمضان میں قیام

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

پہلی فصل

حضرت زید بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی لگائی جو ابھی لگائی اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی بعد ہفت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی لیکن ایک شب رسول اللہ کی اکور زمین کو صعبہ نے خیال کیا کہ آپ سے گئے ہیں اس لیے بعض صحابہ نے کھانا بنا کر لایا تاکہ باری کھاد میں کھارے اور شریف سے باہر آجائیں اس موقع پر سرکار نے جبر سے باہر اگر صحابہ سے فرمایا مجھے تمہاری کیفیت معلوم حال سے واقفیت ہے مجھے یہ نون چھا کہ میں تیرے نون نہ چھو جاؤں اگر تم میرے نماز تو ادھر آؤ غرض یہ وہی بات تو ہے کہ

۱۲۲۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حُمْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَبَشَةٍ فَصَلَّى فِيهَا لَيْلًا حَتَّى أَجْمَعَهُ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ نَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَكَلَّمُوا اللَّهَ قَدْ كَانُوا فَعَلُوا بَعْضَهُمْ يَتَذَكَّرُ لَيْلَتِهِمْ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ مَا زَالَ يَكُونُ الْبُيُوتُ رَأَيْتُ مِنْ مَدِينَتِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنِّي يَكْتُبُ عَلَيْكُمْ دُكُوكُوبَ عَلَيْكُمْ مَا قَسَمْتُ بِهِمْ فَعَلُوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بَيْتِهِمْ

قَالَ أَفْعَلْ صَلَاةَ الْمَسْرُوعِ فِي سَبْعِ الْأَشْهُارِ الْمَكْتُوبَةِ
(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۲ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَبُّ فِي قِيَامِهِ مَضَانٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ
يَأْمُرَهُمْ بِغَيْرِهَا فَيَقُولُ مَنْ حَامَرَهُ مَضَانٌ أَيْمَانًا
وَأَحْسَنًا عَمِلَهُ مَا نَقَدَ مَرِينٌ ذَمِيمٌ كَتُوبِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ لَعَنَ كَانِ الْأَمْرُ
عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ
عَلَى ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۳ وَعَنْ خَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدٍ
فَلْيَجْعَلْ لِنَفْسِهِ تَوْبَتَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ قَوْلًا اللَّهُ جَلِيلٌ
فِي تَوْبَتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۲۲۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مِمَّا مَعَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْعُرْ بِهَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى أَتَى
سَهْمَهُ فَعَمَّرَ بِهَا عَلَى ذَهَبٍ ثَلَاثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ لثَلَاثَةِ
لَمْ يَقْعُرْ بِهَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ عَامَرَتْ بِهَا حَتَّى ذَهَبَ ظَهْرُ
اللَّيْلِ فَعَمَّرَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ كَوْنَتْ مَضَانٌ قِيَامُ هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ
حَسِبَ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقْعُرْ بِهَا
حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ السَّائِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ
وَبَنَاتَهُ وَالنَّاسَ فَعَامَرَتْ بِهَا حَتَّى خَشِيَ أَنْ يَكُونَتْ
الْعَلَاةُ فَلَمَّا كَانَتْ الْعَلَاةُ قَالَ السَّعُورُ لَكُمْ لَمْ
يَقْعُرْ بِهَا بِبَيْتَةِ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَدَرَدِيُّ ابْنُ مَاجَةَ وَهَمُّهُ إِلَّا أَنَّ
التِّرْمِذِيَّ كَرِهَهُ لَمْ يَقْعُرْ بِهَا بِبَيْتَةٍ

یہ (اسان سے) کھڑے ہو کر تہہ پہن کے صلاۃ تمام اسکو اپنے گھونٹے میں صلاۃ کی
انشور ترین نماز قاضی کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قیام رمضان (غیر تراویح) کی طرف رجعت دلاتے تھے لیکن تاکید کے ساتھ
علم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص قیامت کے ساتھ حصول ثواب کے
لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گنہگار کفر دینے جاتے
ہیں۔ حضرت علیہ السلام کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی
اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔
(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا
کچھ حصہ گھر کے لیے باقی رکھے تاکہ اس بقیر غار کے سبب اللہ تعالیٰ
اس کے گھر میں غیر و برکت فرمائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ
کب نہ تیا میں نہیں کیا مگر جب رمضان سات دن باقی رہ گئے تو ایک
شب تک ہم نے ساتی رات تک ہمارے ساتھ قیام لیا کیا اور جب چھ راتیں
باقی رہیں تو اس رات تک قیام نہ فرمایا لیکن پانچویں رات کو آپ نے ہمارے
ساتھ کوئی رات تک تیا فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ
اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار
ہو جاتی ہے۔ جب رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ
کیا بلکہ تک کہ انتظار میں تھیں رات باقی رہ گئی لیکن جب صبح میں تین راتیں
باقی رہیں تو سرگاس نے اہل خانہ کو سرگوس کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے
ہوئے اس وقت پر ہمیں غلام کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ روایت
کرتے ہیں مجھے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو پھر فرمایا سحری پھر تہیہ

الشہید۔

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَعَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِذَا هُمَا لَبِيعُجَ فَعَالَ أَكْبَرُ قَعَايَيْنَ أَنْ يَجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ دَرَسُوهُ فَلَمَّ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ آتَيْتَ بَعْضَ مَا تَكُنْ فَعَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ الْفُضَيْنِ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى الشَّوَّالِ الدُّنْيَا فَيَقْرَأُ لَكَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ عَصَاكَ كَلْبُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ عَدِينٍ اسْتَعَى النَّاسُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ يَجْعَلُ مُحَمَّدًا يُعْبَى الْبُكَارِيُّ يَصَوِّفُ هَذَا الصَّحِيحَ۔

۱۲۲۶ وَعَنْ كَيْسِ بْنِ تَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْفُضَيْنِ إِلَى الْمَكِيِّ فَذَاكَ النَّاسُ إِذَا هُمَا مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّيُ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّيُ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ بِصَلَاةِ الرَّهْطِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَوْ جَعَلْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ تَكُنْ أَمْسَلُ لَهُمْ مَذْمُومًا وَجَعَلْتُهُمْ عَلَى أَبِي كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةَ أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ يَعْصِي الْبِدْعَةَ هَذِهِ وَالَّتِي تَسَامُونَ بِهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقْرَأُونَ يَرِيدُ الْإِخْرَاقَ لِلَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقْرَأُونَ أَذْلًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۲۸ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَمْرُ عُمَرُ بْنُ كَعْبٍ وَتَبِيْعًا لِلدَّارِيِّ أَنَّ يُعْمَلُ بِالنَّاسِ

راویوں میں کچھ قیام ذکر فرمایا یعنی طاق راویوں میں قیام کیا۔ ابن جریر نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اس کارسولاً پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے۔ تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب کا سمان دنیا کی طرف چل کر لے گا وہ قیام نہ کرے گا بلکہ بکریوں کے گھاس سے زیادہ لوگوں کی نظر فرماتا ہے اور زنی، ابن ماجہ، لیکن زید نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو ان کے ستم کو چکے تھے۔ ماہ ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جب محمد سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا۔ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا ہی اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبدالرحمان ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ایچی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت رہتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیں کہ اور خود حضرت عمر آخر شب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول نماز کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ بنی خدیجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب کو قیام داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت عت

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سو آیت
ہوتیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لوگوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے
تھے اور مسجد سے باہر واپس فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(المکب ۱)

حضرت امیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ رمضان کے
مہینہ میں کھانا پر لعنت کرتے تھے، اور امام مسجد بقول رکعت میں پڑھتے
اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے
نہایت تخفیف کی ہے۔

(المکب ۱)

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بکرؓ
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام لیں (تراویح) سے
واپس ہوتے تو خادموں سے کہتے کہ کھانا لانے میں ہلکی کرنا کہ ٹھوڑی چوڑی
چلتے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ فراموش صادق الطوائف ذکر کرتے ہیں کہ
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے فرمایا
تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے میں نے نصف شعبان کا رات سے عرض
کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپؐ نے فرمایا اس میں ساری عمر
میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فرستادہ رتبہ کی بات ہے اس شب
بندوں کے اہل اٹھانے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق آتا ہے جاتے
ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ کوئی بہت
یہاں ہے کہ رحمت سے داخل ہوگا تو سرکارؐ نے فرمایا ہاں کوئی بھلائی نہیں
جو جنت میں لائے کہ رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپؐ نے تین مرتبہ
فرمائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ بھی یا رسول اللہ تو آپؐ نے پندرہ سو بار
اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شال کا
نہ بکریہ کھرے تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی نے دعوات کبیر میں تلاوت

کیا)

عن ابی بکرؓ عن رسول اللہؐ قال من صام صومیت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

میں نے فرمایا یا رسول اللہ تعالیٰ کہ میں نے نصف شعبان کا شب آسمان دنیا کی طرف
متوجہ ہوا میں اس شب کو پہنچے تو انہوں نے کہا کہ صومیت فرماتا ہے سوائے شکر
اور کلمہ پڑھنے کے (ابن ماجہ) لیکن میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے سنا

فِي مَصَابِتِ يَلْعَنُ عَشْرَةَ رُكْعَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ يَفْعَلُ
بِالْوُشْيَيْنِ عَنِّي كَمَا لَعَنَهُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الرِّيحِ وَ
كَمَا لَعَنَّا تَوْبَةً لَّا فِي قُرْبَةِ الْعَجْرِ-

(رواه مالك)

۱۲۲۹- وَعَنِ الْأَعْمَرِ قَالَ مَا أَدْرَاكُمَا الْبُكَاءُ الْوَدَمُ
يَلْعَنُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ يَفْعَلُ
سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رُكْعَاتٍ قَرَأَهَا قَامِرَهَا فِي ثَمَانِي
عَشْرَةَ رُكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهَا قَدْ خَفَّتْ-

(رواه مالك)

۱۲۳۰- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
بَكْرٍ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الرِّيحِ وَفَسْتَعْبِلُ
الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الرِّيحِ فَفَعَلَ النَّبِيُّ فِي ثَمَانِي
رُكْعَةً الْعَجْرِ-

(رواه مالك)

۱۲۳۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْيَقِينِ
مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا يَهْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِيهَا
أَنْ يَكْتُبَ كُلُّ مَرْئُومٍ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ مَرْءٍ هَدَى السُّبُورَ
فِيهَا أَنْ يَكْتُبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ مَرْءٍ هَدَى السُّبُورَ
فَرَفَعَهَا سُرُورُهُ أَعْمَأَمَهُ قَرَفَهَا نَزَلَ أَدْرَاهُمُ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَتِهِ
تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَتِهِ
تَعَالَى فَلَمَّا كُنْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَجَّهْتُمَا عَلَى
مَا مَرَّ فَقَالَ وَلَا أَمَّا الْآنَ يَتَعَمَّدُ فِي اللَّهِ وَسَيُجْزِيهِمْ
يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- (رواه البیهقي في الدعوات

الکبیر)

۱۲۳۲- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْعَنُوا النَّبِيَّ كَيْفَ لَعَنُوا فِي
لَيْلَةِ الْيَقِينِ مِنْ شَعْبَانَ كَيْفَ لَعَنُوا فِي لَيْلَةِ الْيَقِينِ خَلْقَ الْإِنْسَانِ
مُسْرِكًا أَوْ مُشَارِكًا- (رواه ابن ماجه ورواه أحمد)

(دواء ابن حنبل)

بَابُ صَلَاةِ الصُّبْحِ

پہلی فصل

حضرت معاذ رضایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ جہشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے بتایا چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ دیتے تھے۔

صحت پرورد سے دعا ہے کہ وہی اللہ علیہ السلام ہم سب کو فریادوں کے شرع سے بچھڑے ہی تم میں ہر ایک کی بڑیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے لہذا ہر تیس صدقہ چاند ہر تیس صدقہ ہے اور ہر تیس صدقہ ہے۔ بھلائی کے خیر اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کے روز کفایت کر لیتی ہیں۔



١٢٣٥. وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُ مَسْكُوتَ الْفُطْحَى قَالَتْ أَرَبْرَهَاتٍ وَيُرِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

(توالت)

۱۳۳۶ وَعَنْ أَبِي نَدْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُهُ عَلَى كُلِّ سَلَاةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ
فَكُلُّ نَبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْسِينَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَحْسِينَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِأَمْرٍ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيَجْزِي مِنْ ذَلِكَ
كَتْمَانِ تَرْكُهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ -

(میرزا حسن علی)

حضرت زید ابن قثم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو بچاؤ کی غارتگری سے دیکھ کر کہا کہ لوگ جانتے تو ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی غارتگری کا بڑھا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اور ایمان کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء ابوذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاتم کائنات کا مشاہدہ کرنے کے لیے ہر ایک کو کم دن کے اتوں حقیقہ میں مصروفیت کے ساتھ میرے چار کتیں پر جوئے توان کو دل کے آخر تک تیرے لیے کافی کر دیں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، الاصبغی، نسیم بن ہبند، مصلحانی سے اور احمد بن یونس سے روایت کیا۔)

حضرت بروہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور اس کے لیے چار سو ہے کہ ہر جوڑ کے بلکہ عدد کو سے صلیب نے حضرت کیا یا رسول اللہ کہ میں سوچتا ہوں تو سر کا رنہ فرمایا مسجد میں پڑھے ہوئے غصہ کہ میں کہتا ہوں میرے ذات دینے والی چیز کو بنانا صدف چھا اور اگر یہ دھو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کو بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی) ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔

حضرت عابد بن افسس جو تہذیب و عبادت کو ترقی بخش رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے نماز عشاء تک کے بعد جو شخص مسکن پر بیٹھا رہے چاہے اس کے بعد وہ کتنے بڑے کاموں سے اُٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سلاٹے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ پندرہ کے برابر سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابو داؤد) اس سے نماز اشراق خواہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو پڑھتا ہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، مسابیح ماہر)

حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ بیت کرتی ہیں کہ وہ غارِ ہاشمت کی کھڑکی کی طرح
پڑھتی تھیں اور قرآن پڑھتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دو بارہ بھی
زندہ کیا ہوتے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں۔ (ماہنامہ)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ مانہ چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

۱۲۴۲۔ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَشِي حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَدْعُوها
حَتَّى يَقُولَ لَا يَسْلَمُهَا۔

(توالتی ترمیدی)

۱۲۴۱. وَعَنْ مُوَيْزَةَ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ لِإِبْنِ قَعْمَرٍ
تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ قَالَ لَا كُنْتُ وَقَعْمَرُ قَالَ لَا كُنْتُ فَأَيُّكُمْ
قَالَ لَا كُنْتُ فَأَيُّكُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كُنَّا
(رَدَّاهُ الْمُتَأَخِّرُونَ)

(سَدَّاهُ الْبَحَارِي)

توافل کا بیان

١٢٢٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ مَنَاقِبِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَسْبِيَ بِأَرْبَعِي عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفَرَّقَانِي تَوَحُّدٌ دَفَّ عَنْكَ هَبْ يَدَايَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا إِلَّا فِي عِلْمِي أَوْ فِي تَقَرُّبِي إِلَى اللَّهِ أَطْعَمْتُ مِسْكِينًا فِي سَاعَةٍ مِمَّنْ كُنْتُ لَا أَهَابُ إِلَّا مَلَكِي إِذَا مَلَأَ إِلَيَّ الطَّعْمَ مَا كَتَبَ لِي أَنْ أَصِلَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب بلالؓ کو دیا کہ تم کیا اسے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر کوئی شک نہ ہو کہ میں نے جنت میں اپنے آپ کے لیے اسے قدموں کی جگہ بنائی ہے بلالؓ نے کہا بلالؓ تو کوئی عمل ایسا نہیں جیسا کہ بلالؓ نے میں نے خاصا پر شریف ہوں لیکن ایک بات ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تحتی الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔
(مشفق علیہ)

۱۲۴۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا مہرل یہ تھا

وَسَلَّمَ عَلَيْنَا الْإِسْفَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا
السُّورَةُ مِنَ الْغَدَايِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ
فَلْيَرْكُزْهُ كَتَمَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ كَلَيْفَ قُلْ فَلَهُمْ
إِلَى اسْتَجَابِكَ بِعَلْمِكَ وَاسْتَعْبِدَكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَعْمِدُ وَلَا تَدْنِي
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَمْتَ عَلَامُ الْغَيْبِ الْمُهَيَّمَاتِ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَبْرِي فِي وَبْنِي وَمَعَارِشِي
وَعَاقِبَتِي أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَائِلِ أَمْرِي وَأَجِلِهِ
فَأَقْدَرُهُ فِي دَيْبَتِهِ إِلَى لُحْدِ بَارِكٍ فِي خِيَرَةٍ وَلَنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ سَكْرَتِي فِي وَبْنِي وَمَعَارِشِي وَ
عَاقِبَتِي أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَائِلِ أَمْرِي وَأَجِلِهِ
فَأَسْرِفُهُ عَلَى وَأَمْرِي فِي خِيَرَةٍ وَأَقْدَرُهُ عَلَى الْغَيْرِ
حَيْثُ كَانَ لُحْدُ أَمْرِي بِهِمْ قَالَ دَلِيلِي حَاجَتِي -

(رواه البخاري)

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث میلان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد منور کے نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے پھر اس کی عبادت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو بڑائی کے بعد یا اپنے نفوس پر غلبہ کے بعد اللہ کا ذکر کریں اللہ اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن جہاں ماہ نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

١٢٣٨ عَنْ عَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ
رَجُلٍ يَدْرِي ذَنْبًا لَمْ يَتُوبْهُ إِلَّا تَطَهَّرَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَسْتَدِيرُ اللَّهُ لِرَجُلٍ أَشَدَّ مِنْهُ لَمْ يَدْرِ لَهُ شَيْءٌ قَدْرًا وَالْبُيُوتُ إِذَا
كُفِّرُوا فَابْتِغَاءً أَوْ ظَنَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا وَإِلَّا تُبِيَهُمْ - رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
مُسَانِدًا إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَسْجِدٍ لَمْ يَذْكُرْ
الْأَمَةَ -

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
مید و سلم کو کوئی قسمت پیش آتی تھی تو اکبرہ نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳۹- وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى
الله عليه وسلم سَاحِرًا إِذَا أَحْزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى -
(رواه أبو حنيفة)

(الہود: ۱۰۵)
حضرت پروردگار تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

۱۲۵۰- وَعَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَابَلَا قَالَتْ هَذَا

کس طرح جنت میں پہنچے میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے تہلے سے جو ان کو اُتار آئی تھی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ با وضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ دعویٰ کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تحیر الوضوء امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: **سبقت کی ہی وجہ ہے (ترمذی)**

حضرت عبداللہ بن ابی داؤد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ عطا دینا میں کسی بندہ سے کوئی مزیت پڑ جائے تو اس کو چاہیے کہ ابھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حمد و

پیش ہے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْمَكْرُمُ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَأَحْسَنُ فَوْقَ رِيتِ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ هُوَ حَيَاتٍ وَرَحْمَتِكَ
وَعَزَّاجَةً مَغْفِرَتِكَ وَنُورِيَّةً مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّامِيَّةِ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَدْعُو وَتُبَا إِلَّا عَفْوَتَهُ وَكَاهِنًا إِلَّا
مَرَجَّتْهُ وَكَاهِنًا هُوَ مَكَرِيٌّ رَحْمَتِي إِلَّا فَصْلَتُهَا يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(ترمذی۔ ابی داؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا یا عباس کیا آپ کو نیر دوں اور محروم رکھوں یا آپ کو دس صلیتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلا کچھ لاطعی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے پوسند و ظہر چھوئے اور رُسے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا۔ آپ چار رکعت نماز اس طرح پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت) پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں اس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ

الْحَمْدُ مَا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ قَطْرًا لَا سَمِعْتُ عَنْكَ مَا رَأَيْتُ
أَمَّا فِي قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطْرًا لَا سَمِعْتُ
رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدٌّ قَطْرًا لَا تَوَسَّاتُ حُدًّا
وَلَا يَكُ أَقِي وَهُوَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدُو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لِحَاجَةٌ
إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى نَجْوَى مَنْ أَوْ فَلَئِنْ تَرَى الْقَلْبَ حِينَ
الْوُضُوءِ ثُمَّ لِيَسْئَلِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيَكُنْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلِيَسْئَلِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَكُنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْمَكْرُمُ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ وَالْعَمْدُ وَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ
مُؤْمِنَاتٍ وَرَحْمَتِكَ وَعَزَّاجَةً مَغْفِرَتِكَ وَالْعَرْشَةَ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَدْعُو وَتُبَا إِلَّا عَفْوَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا
فَرَجَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَصْلَتُهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
هَذِهِ أَحَدِيثٌ قَرِيبَةٌ -

صلوٰۃ التسبیح

۱۲۵۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ بِأَحْسَنِ مَا كَانَ
أَلَا أَعْلَمُ لَكَ إِلَّا أَسْأَلُكَ إِلَّا تَعْبِيرُكَ إِلَّا أَهْلُ يَدِكَ
فَتَسْبِيحِي إِذَا أَنْتَ لَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَا اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ
أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ قَدِيمُهُ وَحَدِيثُهُ سَطْوَاهُ وَحَمْدُهُ لَا
مُؤْمِنَاتٍ وَرَحْمَتِكَ وَعَزَّاجَةً مَغْفِرَتِكَ أَنْ تَكُنْ أَرِيَّةَ
وَلَقَدْ تَقَرَّرْتُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَائِمَةً الْكَتِيبِ وَسُورَةٍ
فَرَأَا أَمْرُهُ مِنَ الْوَرَقِ فِي أَقْوَى رَكْعَةٍ وَأَنْتَ
قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَالْعَمْدُ وَهُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر
دوسرے سجھ میں دس مرتبہ پھر مسجد سے
اٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں
اس تسبیح کی تعداد پچتر مرتبہ ہو جائے گی اس طرح
ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو یہ نماز
روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو اور یہ بھی
بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی
ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ
ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد
ابن ماجہ و عروایت کبیر اور صاحب ترمذی نے
اس روایت کو ابو داؤد کے سے اسی طرح روایت
کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس شخص کے
اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نماز میں پھر میں تو بہت
کامیاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نماز میں درست نہ ہو میں تو ناکام
اور نقصان میں رہے گا۔ اگر زانیہ میں کسی ہوتی تو رب تعالیٰ فرمائے گا
دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے عرض کا نقصان پہنچا کر
اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہو گا۔ ایک اور روایت
کے مطابق نماز کے بعد زکوٰۃ اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب
ہو گا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے
روایت کیا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی کہ اس کے لئے
دوسرے کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں، جگہ وہ پڑھتا ہے اور بندہ
جب تک مصروف نماز رہتا ہے اپہر نیکیاں برتنی رہتی ہیں اور کسی شخص کے
نے تقریباً اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا
یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

اللَّهُ قَامَهُ الْبَرُّ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَوُكُمُ
فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ
الْكَرْبِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْبِطُ سَاجِدًا أَقُولُهَا
وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُ دَعَا
سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَعْمَلُ فَرَأَيْتَ فِي كِتَابِ رَبِّكَ
إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَاذْهَبْ
فَإِنَّ لَكَ تَعْمَلُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاذْهَبْ
تَقْعَلُ كَيْفَ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ تَعْمَلُ كَيْفَ كُلِّ
سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ تَعْمَلُ كَيْفَ عُمْرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي
وَرَقَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرُهُمْ۔

۱۲۵۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَدَلَ مَا خَاصَّ بِهِ
الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلٍ صَلَوَةٌ فَإِنَّ صَلَوَتِي
فَقَدْ أَقْلَمْتُ خَالِجَهُ وَإِنْ كُنْتُ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ
فَإِنَّ الْمُتَّقِينَ مِنْ كِبَرِهِمْ يَقُولُ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَرُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا
مَا اسْتَعَصَ مِنَ الْكِبَرِ ثُمَّ تَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى
غُلَاظَتِهِ فِي بَدَايَةِ شَعْرِ الزُّكُوفَةِ وَمِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ تَزُجُّهُ
الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ فَرَاغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ
حَدَّثَنَا بِهٖ۔

۱۲۵۴۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْفَى اللَّهُ بِعَبْدِي فِي شَيْءٍ أَقْسَدَ
مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيُهُمَا فَإِنَّهُ لَيُرَكَّبُ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ
مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا كَرَّمَ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
مَا حَرَّمَ رِيشَةُ الْعُقَرَاءِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالنَّبِيِّينَ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصَا بِذِي الْعُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۲۵۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ مَعَهُ رُكْعَتَانِ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ مَعَهُ رُكْعَتَانِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۲۵۷۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِبَ لِيَسْتَدْرِكَ الْخَطَايَا لَنَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْعُدُوا مِنْ الصَّلَاةِ فَدَعَاكُمْ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ الْيَوْمَ فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُكُمْ وَمَتَاعِيَهُمْ فَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَدَّ يَدَهُ لِيَصَلِّيَ اللَّهُ بِمَا عَمِلْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۵۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَتَوَكَّلُ لَهَا أَكْمَلُ مَكَّةَ حَتَّى كَانَ أَكْمَلًا يَمَّا خَرَجَ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۲۵۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَمَّا رَكْعَتَا عَشْرٍ وَمَا يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنَعْنُ نَصْلَهُ دِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ سَعَةً عَشْرًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَرَأَى أَنَا أَنْ تَرْمِينَ ذَلِكَ صَلَاتِنَا أَلَيْسَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۰۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو قَالَ صَبَّحْتُ بِحَضْرَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عینہ طیسر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اللہ دعا الخلیفہ جابر عسکر کے دو رکعتیں پڑھیں۔ (مسند علی)

حضرت عاتشہ بنت وہب غری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نماز فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اس وقت ہم مکہ میں تھے اور زیادہ تھے اور حالت اس میں بھی تھے۔ (مسند علی)

حضرت یحییٰ بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کاغذ کی طرف سے نکتے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اب تو اس کا اور ہے۔ ابیر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا اس طرح تم متعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے اے اہل احسان کو مانو۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو سرکارِ راستہ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ کہہ میں کتنے رکعتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔

(مسند علی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن سفر کرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت حفص بن غامد روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب بن عمر

خَلَقَ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ وَحَلَاةٌ
وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا رَجَاءً مَا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءُ قُلْتُ
يُصَلُّونَ فَإِنْ لَوْ كُنْتُ مُسَيِّعًا انْتَهَيْتُ صَلَاتِي فَصَلَّيْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَسِيءُ فِي الشَّعْرِ
عَلَى رُكْعَتَيْنِ وَابْنُ بَكْرٍ دُفِعَ وَخُفَّتْ كَذَلِكَ
(مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۶۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَمِّدُهُمْ مَلَاةً صَلَاةَ الظُّهْرِ دَ
الْعَمَمِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْمٍ وَيُعَمِّدُهُ بَيْنَ الْغُرَبِ
وَالْمَشَاءِ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الشَّعْرِ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى
تُوجِبَتْ بِهِ يُرْجَى رَأْسُهُ مَلَاةً اللَّيْلِ إِلَّا الْقُرْآنَ
دَيْرِيَّةً عَلَى رَأْسِهِ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے نماز کا آپ فجر
میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ سواری چلتی آپ رکوع و سجود
میں سر شل فرماتے۔ اور قرآن کے سوارات کی نماز اور وتر سواری پر
پڑھتے تھے۔ (مستفق علیہ)

دوسری فصل

۱۲۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَآتَقَ -
(رَدَّاهُ فِي تَذْوِجِ الشَّعْرِ)

۱۲۶۴۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَرَوْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ مَا قَامَ
بِمَكَّةَ كَمَا فِي عَشْرِ لَيْلَةٍ لَا يُصَلِّي إِلَّا رُكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا
أَهْلَ الْبَيْتِ صَلُّوا أَرَبًا قَرَأَ سَقَدًا -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الشَّعْرِ رُكْعَتَيْنِ وَبَعَثَ مَا
رُكْعَتَيْنِ فِي يَدَايِهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ وَالشَّعْرِ فَصَلَّيْتُ مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی
ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
کے ساتھ حجاب میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا
سرکار نے اس موقع پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز
قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا کہ چار رکعتیں پڑھو گے نیکو
مسافر بنیں۔ (البرذاونہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ لہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس کے بعد مصر کی
بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر و حضر میں
سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں

بڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں
ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں
کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں
پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں اور اکیس مغرب کے فرضوں میں سفر و
حضر میں کچھ کم نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ تبوک
کے موقع پر معمول یہ تھا کہ اگر کوئی چاہے پچھلے سو دن کا عمل پاتا
تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما دیتے تھے اور اگر سو دن کا عمل
سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے پہلے
سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے رکعتیں گننا سفر سے پہلے خوب ہوتا
تو مغرب و شام کو جمع کر لیتے لیکن اگر خوب کتاب سے پہلے سفر شروع کرتے
تو مغرب کو مؤخر کرتے جب شام کے پہلے سفر منقطع کرتے دو دن کو جمع
کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں
ہوتے اور نماز نفل اور کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے
پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز کو مکمل فرما لے بعد میں سواری کا منہ ہوتا
تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے
لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب
منہ کئے ہوئے مصروف نماز میں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع
سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متی میں
دو فرض پڑھے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر اور کی
حضرت عثمان غنی نے اپنی عفویت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی
لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں لیکن جناب ابن عمر اگرچہ

فِي الْعَصْرِ الْفَتْحُ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيْتُ
مَعَهُ فِي الشُّغْرِ الْفَتْحُ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَ
الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا قَالَهُمْ حَرِّبْ
فِي الْعَصْرِ وَالشُّغْرُ سَوَاءٌ تِلْكَ رَكَعَاتُ وَلَا يَنْقُصُ فِي
حَقِّي وَلَا سَفَرِي قَالُوا وَتَرَاهُمَا بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ
(رواه الترمذی)

۱۲۶۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا رَأَتْ الشَّمْسُ
قَبْلَ أَنْ يَنْتَوِيَلَ حِمَمَهُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ دَانِ ارْتَعَلَ
قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَحْوَا الظُّهْرِ حَتَّى يَجُوزَ بِالْعَصْرِ وَ
فِي الْمَغْرِبِ وَمِنْكَ فَإِذَا رَأَتْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ
يَزِيغَ حِمَمَهُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَلْبَ ارْتَعَلَ قَبْلَ
أَنْ يُغِيِبَ الشَّمْسُ أَحْوَا الْمَغْرِبِ حَتَّى يَنْتَوِيَلَ الْعِشَاءَ
ثُمَّ يَحِمَمُهُ بَيْنَهُمَا۔

(رواه ابوداؤد والترمذی)

۱۲۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ أَرَادَ أَنْ يَتَخَوَّمَ اسْتَقْبَلَ لِقَابَهُ
بِأَكْبَرِهِ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ يَكُونُ

(رواه ابوداؤد)

۱۲۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَتَخَوَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةِ فَيْحَتْ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ
أَوْ الشَّرِيفِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنْ الْقُرْآنِ۔

(رواه ابوداؤد)

۱۲۶۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَكْعَتَيْنِ وَأَوْ تَكْبِيرُ مَعْدَاكَ وَعَمْرُ بَعْدَ
فِي تَبُوكَ عُمَانُ صَدَّقَ مِنْ خِلَافَتِهِ كُنْهَاتُ عُمَانِ
صَلَّى بَعْدَ آدَمَ فَكَانَتْ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَهُ لِحَاظِ

صَلَّى أَرْبَعًا قَلِيلًا أَمَلَهَا وَحَدَّثَهُ مَثَلُ رُكْعَتَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُرِئَ عَلَيَّ السَّلَاةُ رُكْعَتَيْنِ

كُنَّهَا خَيْرَ رَسُولٍ أَمَلُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَتْ

أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الشَّافِعِ عَلَى الْقَرِيبَةِ الْأَوْفَى

قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعَدُوَّةَ مَا بَانَ عَائِشَةَ سُوءُ قَالِ

كَأَذَلَّتْ كَمَا تَأَذَّلُ عُثْمَانُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ اللَّهُ السَّلَاةَ

عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعًا

فِي الشَّامِ رُكْعَتَيْنِ فِي الْخَوْفِ رُكْعَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۶۲ وَمَنْعُو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَسْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الشَّافِعِ رُكْعَتَيْنِ وَهِيَ شَامٌ

كَيْدُ قُصَيٍّ وَالْوَيْلُ لِلشَّافِعِ سَاءَ

(رَوَاهُ ابْنُ مَسْلُومٍ)

۱۲۶۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ

يَقْرَأُ السَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

فِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ

مَكَّةَ وَبَيْنَ مَكَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَرْبَعٌ بِرُؤْيٍ -

(رَوَاهُ فِي الْمَوْظِعِ)

۱۲۶۴ وَعَنْ الْبَزَّازِ قَالَ صُجِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا كَمَا رَأَيْتُهُ سَرَكَ

رُكْعَتَيْنِ إِذَا رَأَى حَيْثُ الشَّمْسُ قَبْلَ الطُّهْرِ (رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

۱۲۶۵ وَعَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنَّ عَيْنَ اللَّهِ بَيْنَ عُمَرَ كَانَ

يَذِي لُبَّةَ عُمَرَ أَوْ يَمُتُّ فِي الشَّافِعِ فَلَا يَمُتُّ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر

کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی

تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر

سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب مرد سے

درباشت کیا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے

جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تائید کر لی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سید

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت میں چار رکعتیں سفر میں

دو اور خوف کے وقت ایک رکعت فرض فرمائی۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نمازیں ناقص

نہیں اور سفر میں سنت ہیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع

ملی ہے کہ جناب ابن عباس کہ اور طائفہ کہ وہ مسلمان کہ وجہ کی

مسافروں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے اور یہ مسافت سولہ

فرسخ کے اندر ہے۔

(موطا)

حضرت برادر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بہراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو روزوں آفتاب کے بعد قبل طہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کسی نہیں دیکھا

(ابو داؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت تافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اپنے صاحبزادہ عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں

منع نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کاریان

پہلی فصل

۱۲۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسَبُ الْأَجْدُودُ الشَّيْءَ يُؤَمُّ الْوُجُوهَ بَيْنَ الْأَهْمَاءِ أَوْ تَوَلَّى الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْفَيْتُ مِنْ تَحِيٍّ وَهُوَ تَحَرُّهُنَّ أَيُّهُمْ أَلَدِي خَيْرٌ مِنْ عَدِيٍّ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتَّخَذْتُمْوَا فِيهِ كَهَذَا اللَّهُ لَا وَاللَّهِ لَسَا فِيهِ تَبَعٌ لِلَّهِ يُؤَدُّ عَدَاً فَإِنَّ عَسَى بَعْدَ لَيْلٍ مُنْتَهَى عَنكَرِي فِي يَوْمِئِذٍ لَمْ يَسْلُوكَ قَالَ تَحْسَبُ الْأَجْدُودُ الْأَدْلُونَ يَوْمَ الْوُجُوهَ وَتَحْسَبُ أَدْلُ مَنَ يَبْغِي الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْمَاءِ وَكَتَرُهَا تَحْوِلُ فِي أَيْدِيهِ كَفِي أَخْرَجِي لَهَا عَنكَ وَتَحْسَبُ حُدَايَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيُّهَا الْعَدُوِّ تَحْسَبُ الْأَجْدُودُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَدْلُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَقْبُولُونَ كَهَوِّ قَبْلِ الْخَلَّةِ يَوْمَ -

۱۲۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ سَلْطَانٌ أَمْرٌ وَوَيْلٌ أَحْيَلُ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أَخْرَجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (دَرْوَاهُ مُسْتَرْسَلٌ)

۱۲۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ كَسَاعَةٍ لَا يُؤَافِقُهَا قَبْلُ مُشِيرٌ يُسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُسَمِّنٌ عَلَيْهِ وَلَا مُشِيرٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ غَرِيبَةٌ وَفِي يَوْمِئِذٍ كَهَمًا قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ كَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا مُشِيرٌ فَإِنَّهُ يُسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم خلعت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اٹھنے والوں میں پہلے چمکنے والے ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب (حدیث) قرآن کریم (بعد میں) ملے۔ پھر یہ دن جو اپنے قرآن کی جہت سے جمعہ تو انہوں نے کافروں (انہما) سے باخلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں چارے تابع ہیں، یہود نے کل (یعنی سینچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو مستحق قرار دیا لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر میں قیامت میں اٹھنے والوں میں (اپنے) ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں اس واسطے کہ وہ اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جبکہ ابو ہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت اس طرح مستثنیٰ ہے کہ سرکارِ دو عالم نے شتر کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر میں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے کے معاصر میں سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں سب سے جمعہ کا دن سب سے پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک جمعہ کے دن ایک مسلمان ایسی چیزیں پاتا ہے کہ مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو خدا قبول فرماتی ہے (مستحق طیب) لیکن ماہر مسلم نے فرمایا کہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جسے پاتا ہے کہ مسلمان بندہ جو کھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے۔

۱۲۷۹ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ تَخْلِفَ
الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُلْفِظَ الصَّلَاةَ.
(رداء مسطور)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ فرماتے
تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی
ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے پلے بیٹھنے
سے نماز ختم ہونے تک ہے۔
(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ سَمِعْتُ كَتَبَ الْأَخْبَارَ جَلَسْتُ مَعَ دَعْدَةَ بَنِي عَمْرِو
الْعَدْنَةِ وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَحَدَّثُ أَنَّ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ يَوْمٍ مَلَكَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَيْرٌ أَوْ قَوْلُهُ الْخَيْرُ وَفِيهِ
بَيْنَ عَلَيْهِ كَلِمَةٌ مَا تَقُولُ تَقُولُ الشَّامَةُ وَمَا مِنْ
ذَلِكَ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ
تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاوَتِ الشَّامَةِ إِلَّا
الْحَيْثُ وَالْإِثْمُ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عِبَادٌ
مُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَلِ الْأَمَّةُ شَيْئًا إِلَّا أَطَاعُوا إِيَّاهُ
قَالَ كَتَبُ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ مَلَكَتْ بِلَ فِي كُلِّ
جُمُعَةٍ فَقَدْ كَتَبَ الْقَدِيقَةُ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُنْتُ حَبِيبًا
أَمْرًا بَيْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي بِمَا تَجَلَّيْتُ مِنْ كَتَبِ الْأَخْبَارِ
وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ
كَتَبُ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قَالَ حَبِيبُ اللَّهِ بِنْتُ
سَلَامٍ كَتَبَ كَتَبُ كَتَبُ لَهُ كَتَبَ كَتَبُ الْقَدِيقَةُ
فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ حَبِيبُ اللَّهِ بِنْتُ
سَلَامٍ صَدَقَ كَتَبُ كَتَبُ قَالَ حَبِيبُ اللَّهِ بِنْتُ سَلَامٍ
كَتَبَ عَلَيْهِمْ آتَتْ سَاعَتُهُ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَلَكَتْ
أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَقِيقُ عَنْكَ فَقَالَ حَبِيبُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی طرف سے
تو میری ملاقات جناب کعبہ جبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے
تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میریں
سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ ہر یوم دو جس میں سورج طلوع کرتا
ہے جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت اکرم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی دن
دنیا میں آئے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ظالم بقی ہوئے
اس دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جائزہ دے گا اس دن سورج سے جمعہ کے دن
طلوع صبح کا منظر نہ ہوگا کعبہ قیامت قائم ہوگی سوائے بنی ہاشم کے اور
اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان نہ دیکھتا ہے ہاں کہ
وہ اس میں گھڑا ہوا معروف نماز اس سب سے خیر کا طالب ہو کر اللہ
تعالیٰ سے کہتا ہے کہ تیرا سب سے اور عطا فرما دیتا ہے اس پر کعبہ جبار سے
سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر
جمعہ کو تو کعبہ نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے سچ فرمایا جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب
عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعبہ نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں
کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعبہ نے
خط بیان کی تو میں نے بتایا کہ کعبہ نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ
گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعبہ نے سنا
کہا ہے ہر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کوئی ہے
جناب ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں
وہ کوئی گھڑی ہے اور اس میں نہ نخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا
کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

ابن سَلَامٍ عَنْ ابْنِ خُرَّاسَانَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ ابْنُ
هُرَيْرَةَ قَعَلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ الْجُمُعَةُ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُصَادُ لَهَا عِبَادٌ مُسْلِمُونَ وَهُوَ يُصَلِّيُ فِيهَا فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بَشَرٌ سَلَامٌ اللَّهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ
فَقُدِّرَ لَهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ صَلَّتْ
بَنِي قَالٍ لَعُودَ ذَلِكَ رِجَالًا مَسَالِكُ وَأَبُو دَاوُدَ
الْزَّوْنِي وَالشَّافِعِيُّ وَنَدَوِي اتَّخَذُوا فِي قَوْلِهِ مَدَقَّ
كُتِبَ.

۱۲۸۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُجُورُ الشَّامَةُ الَّتِي تُرْمَى فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى عِيبَةِ الشَّيْثَانِ -
(رواه الترمذی)

۱۲۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ آيَةً يُشْرِكُ بِمُحَمَّدٍ
وَيُشْرِكُ بِاللهِ فَمِنْهُمُ الَّذِي وَفَّقَهُ اللهُ وَفَّقَهُ النَّاسُ
فَأَكْبَرُوا عَلَى مِنَ الْعَمَلِ وَفَّقَهُ قَوْمٌ فَسَلَوْا لَهُ مَعْرُوفَةً
عَلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُكَ عَلَيْكَ
وَقَدْ أَوْفَتْ قَالَ يُعْرَضُونَ عَلَيْكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَسْبُكَ
عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادُ الْأَنْبِيَاءِ رِجَالٌ أَبْوَدَا دُورًا وَالسَّائِي
وَابْنُ مَسَلَةَ وَالنَّازِي وَالسَّابِقُ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرَةِ.

۱۲۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمُسَوَّدُ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَالْيَوْمُ
الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْقَائِمُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ
وَمِنْ سَاعَةٍ لَا يُؤَارِقُهَا هَيَّئُتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ اللَّهِ
يَحْيِيهَا إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَوِيَنَّ مِنْ شَيْءٍ

کہا کروہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ
سرگھرنے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ ضرور
نماز پڑھتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا سرگھرنے
یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے
وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یا نہ کہ کہ وہ نماز ہے البتہ یہ
فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے۔ عبد اللہ بن
سلام نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے (ماکلہ ابداً)
ترجمہ: نہائی لیکن احمد نے صرف یہاں تکسلفاً
کیا کہ کعب نے حدیث کہا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والا ساعت عصر سے
غروب آفتاب تک خوش کرو۔

(ترمذی)

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ
افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے
اسی دن حاصل بحق ہوئے اسی میں مومن پھونکا جانے لگا اور وہی ہلاکت
کا دن ہوگا اس دن فجر پر کثرت سے دعا بھیجیں کہ تمہارا روز میرے
پاس پیش کیا جاتا ہے ہادی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا
درد آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گل
اسی کہ روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں کہ ہر کار و عمل نے فرمایا
اللہ نے زمین پر انبیاء کے جلو کو عوام کو دیا ہے (یعنی ان کے جسم قبروں میں تدفین
کی طرح محفوظ ہیں) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ داہمی۔ دعوات کبیر)

حضرت ابویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرگھرنے کا وہ عام صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایم موعود قیامت کا دن ہے اور وہ شمس و عروج کا دن
ہے جبکہ جمعہ کا دن شام ہے اور اس سے نزدیک ہی عید تو سورج نکل
ہے اور غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ
مومن نہیں پاتا کہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول
کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پتا مانگتے مگر اللہ اس کو پتا

إِلَّا أَتَاهُ مِنْ رِوَاةِ أَحْمَدَ قَالَ لَيْسَ بِمَعْنَى هَذَا
مَعْنَى مَعْنَى لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ مَعْنَى مَعْنَى
عَبِيدَهُ وَهُوَ يُصَنَّفُ -

عطا کرتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب
ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار
ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

۱۲۸۴ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَسْعُودِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِمَنْ يُؤْمِنُ بِالْجُمُعَةِ سُبْحَاتُ
وَأَعْمَلُهَا عَمَلُ اللَّهِ وَهُوَ أَكْثَرُ عَمَلِ اللَّهِ مِنْ تَوْبَةٍ
الْأَمْرُ وَكَثِيرُ الْعَمَلِ فِيهِ خَمْسُ حِلَالٍ حَقَّ اللَّهُ
بِفِيهِ أَدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ رُوحَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَسَّوْهُ
تَوْبَتِي اللَّهُ أَدَمَ وَفِيهِ سَلْعَةٌ لَا يَبْتَاعُ الْعَبْدُ فِيهَا
شَيْئًا إِلَّا أَخْطَأَ مَا تَقَرَّبَ إِلَى حَرَامٍ وَفِيهِ تَقَرُّمُ لَشَيْءٍ
مِنْ مَنَاقِبِ مُقَدِّبٍ وَلَا سَنَاءٍ وَلَا آخِرٍ وَلَا رِيَاءٍ
وَلَا حِبَالٍ وَلَا تَهْلِيحٍ لَا هُوَ مُشْتَرٍ مِنْ تَوْبَةٍ الْجُمُعَةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا دَرَيْتُ مِنْ الْكُتُبِ
فَقَالَ فِيهِ خَمْسُ حِلَالٍ وَمَسَائِلُ الْخَمِيرِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ -

حضرت ابو سلمہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک جمعہ کا دن تیرا لایا ہے اور اللہ کے نزدیک
عظمت والا جو عید الفطر اور عید الفتن سے افضل ہے اس میں پانچ فضیلتیں
ہیں (اسی دن آدم کو اللہ نے پیدا کیا اسی دن اللہ نے آسمان کے
زمین پر اتارا اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی اسی دن میں ایک
ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی اللہ سے سوال کرنا ہے وہ اس کو عطا فرما
دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اسی دن قیامت ہوگی اور
آسمان زمین میں کوئی مقرب فرشتہ سحر و جادو نہیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ
کے دن سے کسی شے میں (ابن ماجہ) میں نے سمجھا ہے کہ اللہ نے
کہ ایک شخص سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرجولاء
عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیں کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار
نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان
کی۔

۱۲۸۵ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ يَذْكُرُ
رَبُّهَا طِبْعَتِ طِبْعَتِ أَدَمَ وَفِيهَا الصَّغْفَةُ وَالْبَهْمَةُ
وَفِيهَا الْبَهْمَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتِ يَوْمِهَا سَاعَةٌ
مَنْ دَعَا اللَّهَ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهُ -

حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ
پاپ حضرت آدم کی مٹی قریب لگتی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اس دن بادل
اٹھ جائیں گے اور اسی دن سنت پڑھ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساتوں
میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ
مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الدُّدَاهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْبَقَرَةِ عَلَى نَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَيَأْتِي مَلَكُهُمْ يَشْفِيهِ الْمَلَكُ كُلُّ أَحَدٍ أَلْفَ بَقَرَةٍ
عَلَى الْأَعْوَصِ عَلَى صَلَواتِ خَشْيَةِ يَوْمِ يَوْمِهَا قَالَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقرہ کے دن دو کثرت سے پڑھو کہ یہ دن مشہور
ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی بقرہ دو روز نہیں پڑھتا
مگر وہ مجھ پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے غارتا ہو (ابو داؤد)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ ایک مقام کے بعد بھی۔ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر نبیاً علیہم السلام کے جہنم کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان گھر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الہیم اکملت لکم دینکم یہی اس وقت میرے پاس ایک یسودی موجود تھا جس کا لہجہ عربی تھا ہم پڑھنا شروع ہوئے تو ہم اس دن کو حیدر مانتے تو حضرت ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا اور دوسرا وہی الجوز کی نو تار پختی (دیوم الحی) امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وجہ شروع ہوتا تو فرماتے خداوند! اگر ہمارے لیے جمعہ دشمنان میں برکتیں مقرر فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کھڑے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔ (دعوات کبیر)

وجوب جمعہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو قومیں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے جو بائیں گے۔ (مسلم)

قُلْتُ وَبَعَثَ الْمَوْحِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ عَلَى الْأَرْضِ
أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْبَنِيَاءِ فَبَشَّرَ اللَّهُ تَعَالَى
(رواہ ابن ماجہ)

۱۲۸۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَتِهِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَّاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ
النَّفْسِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَكِنَّ اسْتِثْنَاءَهُ مُسْتَعِيلٌ۔

۱۲۸۸۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَدْ أَلَيَّ مَرَّ مَرَّةً
لَكَمُ يَنْكُرُ الْآيَةَ وَبَعَثَ اللَّهُ يَمُوتُ لَعَنَ لَعْنَةً
كَرَّ لَتْ هَذَا بِوَالِئَةٍ عَلَيْنَا لَا تَغْنَا نَا هَاجِدًا فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدِنَا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَبَعَثَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۲۸۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ تَبَارَكْ لَكَ فِي
رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَيْنَهُمَا رَمَضَانُ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغْدُرُ بَيْنَهُمَا الْجُمُعَةَ يَوْمَ آرَهُمْ
(رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

بَابُ وَجُوبِهَا

۱۲۹۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَرْثُومَةَ الْأَمَّيَّةِ أَنَّ
سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى
أَعْوَادٍ مُنَاكِرَةٍ لَيْسَتْ بِمَيِّتٍ أَمْوَامٌ عَنْ دَرَجَتِهِمُ الْجَنَابَاتِ
أَوْ لَيْسَتْ بِمَيِّتٍ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَوْدِينَ
(رواہ مسند)

حضرت ابو جعفر الشعمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابو داؤد و ترمذی و نسائی۔ ابن ماجہ و دارمی۔ لیکن امامک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

حضرت عمرؓ بن عبدالمطلبؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دیوار پر کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دیوار پر موقوف ہوتے ہیں۔

(الحمد للہ والحمد للہین ماجہ)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جو عجمی پر واجب ہے وہ جہاد میں
(الہوافظہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس پر قرض ہے جو رات بھر اہل میں گزارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا)۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ جودِ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچے اور بیمار کے (ابو داؤد صاحب مسانید نے شرح السنہ میں بخاری کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

حضرت مابین مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے دن نماز

نہیں جھڑکتے ہیں، میرے خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جمعہ کو چھوڑا اسکا ہم منافقین کی ایسی فہرست میں لکھا جاتا ہے جو نہ صرف مکہ جاتی ہیں بلکہ ان کو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک سال تک جمعہ کو لکھا ہے۔ (شاہجی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر محمد کے دن کی نماز فرض ہے اسوائے مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام کے اور جو کبیل کو دیا تہمت کی وجہ سے جمعہ سے پرہیز ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بے نیاز قریب کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

مِمَّنْ أَنْ أَمْرٌ رَجُلًا، يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ اخْرُجَ عَلَى يَدَيْهِ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يُؤْتِيَهُمْ -

(رواہ مسلم)

۱۲۹۷۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ وَدَرَكْتِيبَ مُتَأَوِّقًا فِي كِتَابٍ لَا يُصَلِّي وَلَا يُسَلِّطُ وَلَا يُقْبَلُ فِي بَيْتِهِ الْبَرَاءَاتِ فَلْيَا - (رواہ شاہجی)

۱۲۹۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُدْعَى بِاسْمِهِ وَالْيَوْمَ الْاِخِرَ فَعَسَى الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا تَصِلُكَ أَوْ مَتَأَوِّقًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَمْلُوكًا فَتَبْنِي بِكُمُي أَوْ رَجُلًا لَا يَسْتَقْبِلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَيَاتِهِ - (رواہ الدارقطنی)

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيْرِ

پہلی فصل

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کتنا کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کر کے صبحِ جمعہ پائین کی حالت کرتا ہے اور اپنے پاس موجود تیل میں سے تیل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے مسطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ نمازوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دورانِ خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو غسل کر کے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جتنی نماز نفل اور سنتیں اس کے لیے مقدار ہوئی ادا کیں پھر دورانِ خطبہ خاموش رہا ان کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان عرصہ کے عطا ہیں مزید ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۹۹۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيُدْحِيقُ مِنْ طَعْنٍ أَوْ يَسْتِشِيرُ مِنْ طِبِّبٍ يَتَّبِعُهُمْ فَلَاحَقَاتُهُمْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَوْ يُصَلِّي مَا كُتِبَتْ لَهُ لَهْفَةٌ يَوْمَئِذٍ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا خَفَرَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاِخْرَى - (رواہ البخاری)

۱۳۰۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ تَغَارُفَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى مَا كُنِيَ لَهُ تَغَارُفَتِ حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ حِكْمَتِهِ ثُمَّ يُسَلِّي مَعَ خُفْرَةٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاِخْرَى وَقَصَلَ ثَلَاثَةَ أَثْبَاجٍ - (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کر کے پیر جمعہ کے لیے اگر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ٹکڑوں کو بھی لٹا دیا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہو جائے تو وہ نماز کے بعد گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے گئے والوں کی فرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں آؤں آنے والے کے کمال کیسے ہے جیسا کہ کوئی قریبی کیجئے ورنہ دوا نہ کرنا چاہئے بعد میں نیز اس کے کمال کے کوئی کہئے جیسا کہ چاہو اور اس کے بعد اس کے کمال کی مثال دینا اور پھر دوا صدقہ کرنا اس کے لیے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے بہانہ و فرس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے نیک کام کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہہ لیجئے جی بیٹھے کی جگہ دے دو۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اس کو ٹھیک جمعہ کی غماز کے لیے کیا اور غماز لایا کہ اگر دھن پھل لگے بغیر فواہل اور سنتیں حسب توفیق الخ پڑھیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو جو عمل کچھ جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابن ماجہ)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ تَوَضُّعًا أَوْ الْجُمُعَةَ قَسَمَةً وَالصَّلَاةَ عُمَلًا مَا بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.

(رواه مسلم)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَعَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ خَالِدًا وَالثَّانِي مَمْحُورًا كَمَا أَنَّ الْوَيْ يُقْدَى بِدَنَةٍ كَمَا أَنَّ الْوَيْ يُقْدَى بِمَرْةٍ ثُمَّ كَتَبُوا لِمَنْ مَسَّهَا نَهْيَةً فَكَذَلِكَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا مَرْطُوفًا مُبْعَثًا وَرَسُولُهُ الْوَيْ.

(متفق علیہ)

۱۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْتُ بِصَاحِبِكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصَبَ دَرَاهِمًا مِمَّا يَحْتَطِبُ كَقَدْرِ نَعْتٍ.

(متفق علیہ)

۱۳۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ كُفْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدٍ فَيَقْرَأُ فِيهِ وَكَانَ يَقُولُ اصْبِرُوا.

(رواه مسلم)

۱۳۰۵ عَنْ أَبِي سَوَّيْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْتَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَلَّسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَصَبَّ مِنْ طَيِّبٍ إِنْ كَانَتْ حُدَّةٌ كَمَا أَنَّ الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَخْطُ أَهْثَاكَ النَّاسِ ثُمَّ مَلَ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَصْبَرَ إِذَا خَرَجَ حَرَامًا مَعَهُ فَيَصْرُخُ مِنْ صَوْتِهِ كَأَنَّ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا.

(رواه أبو داود)

۱۳۰۶۔ وَعَنْ أَبِي أُدَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَسَّطَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَنَظَرَ فِي آيَاتِ اللَّهِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْمَعْ كَأَنَّ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَحَبُّ مِنِّي وَمِنْهَا وَفِيهَا وَمِنْهَا.

(رداء القرمی فی دلائل ما زاد فی السنن وابتی ما لعلہ)

۱۳۰۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدٍ كَلْبٌ وَجَدَ أَنْ يَتَغَيَّرَ ثَوْبُهُ يَتَغَيَّرُ الْجُمُعَةُ سَوْدَى تَكُونُ وَهَنَتِمْ رَدَاءُ ابْنِ مَاحَةَ وَرَدَاءُ مَالِكِ بْنِ عَنَيْتٍ بَنِ سَوْدَةَ.

۱۳۰۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُنَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْضُرُوا الدُّنُورَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الدُّجُلَ لَا يَدَالُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُوْخَرُوا فِي الْبُسْرَةِ قُلُوبُ مَخْلُوعًا.

(رداء القرمی فی دلائل ما زاد)

۱۳۰۹۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي الْيَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَغَطَّى بِرَقَابَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَشْجَدَ حَسْرًا لِي جَهَنَّمَ رَدَاءُ الْبُرَيْدِيِّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَدِيمٌ.

۱۳۱۰۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي الْيَحْيَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَّى هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ مَخْطُوبٌ. (رداء القرمی فی دلائل ما زاد)

۱۳۱۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعَنَّ أَحَدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسُبِّحْ مِنْ مَبْرُورٍ قَالَهُ.

(رداء القرمی فی دلائل ما زاد)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دے جو خود بھی غسل کرے خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بیکر پر نہ مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا بدلہ دیا جائے گا جو عطا ہوتا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے جمعہ کے کپڑے پہنے عام استعمال کے علوہ۔ (ابن ماجہ اور ایک بروایت یحییٰ بن سید)

حضرت سمرہ بنت حنید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں اگر امام کے قریب بیٹھو کہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو سب سے آخر میں ہوگا۔

(ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کی گزریں پہونکتا ہے وہ جہنم کی طرف کے ہل کو اختیار کرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہرائی خطبہ علو کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو چاہیے کہ اپنی جگہ بدلے۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۱۳۱۲ **قَالَ تَابِعُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَجْعَلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَتُحْشَرُ فِي الْجَمْعَةِ فَكَانَ فِي الْجَمْعَةِ وَنَحْوِهَا -**

(متفق عليه)

۱۳۱۳ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ الْجَمْعَةُ كَلَيْفَةٍ لِقَدْرِ جَدِّهَا يَكُونُ فِذَاكَ حَقْلُهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدَعَاةٍ مَقْرُوجَةٍ دَعَاةُ اللَّهِ كَانَتْ شَاءَ أَعْطَاهُ فَكَانَتْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِصْنَاتٍ وَشُكْرٍ وَكَسْرٍ يَنْقُطُ رَقَبَةٌ مُسْلِمٌ وَتَكُونُ أَسْمَاءُ قَوْمٍ كَعَارَةً إِلَى الْجَمْعَةِ الرَّجُلُ يَلْبِسُهَا فَيَبْدُوهُ كَلَيْفَةٍ أَيْ يَبْدُوهُ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَنْ حَاجَّ بِالْعُسْطَةِ كَلَيْفَةً عَشَرَ أَمْثَلَهَا -**

(دَعَاةُ الْبُرْءِ أَوْ دَعَاةُ)

۱۳۱۴ **وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ بِحَمْدِ الْجَمْعَةِ وَالْمُسْلِمِ حَقْلٌ كَمَا تَقُولُ الْوَسْطَى وَحَقْلٌ أَسْفَلًا وَالدُّنْيَى يَقُولُ لَهُ أَلَسْتُ كَيْسَ لَهُ الْجَمْعَةُ -**

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۱۵ **وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ الشَّتَّانِ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمْعَةٍ قَرَأَ الْجَمْعَةَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ حَيْمًا فَاقْتَرِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَ قُرْبَةٍ فَلَا يَمْنُزْهُ أَنْ يَمْسُقَ مِنْهُ وَعَيْنُكَ بِإِسْرَافِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ تَوْحِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قُتَيْبَةَ -**

۱۳۱۶ **وَعَنِ ابْنِ بَرَكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ**

نَافِثٍ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو خاک اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ میں تہنیم کے لوگ کہتے ہیں۔ ایک تودہ جو میرا کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اس کے مطابق وقفہ دے گا۔ اور ایک وہ جو دعا کے لیے آیا ہے اللہ سے دعا کہ تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیکھا دینے میں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آیا ہے اور خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا ہے تو اس کے لیے متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید عین دن تک کہیںے کھانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیک کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ نماز جمعہ کے لیے رہا ہو اس کو میری طرح جس پر کندہ میں لکھی ہوئی ہیں اور جو اس کو خاموش رہے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(احمد)

حضرت حیدر بن سنان مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو حیدر مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی حذر نہیں لیکن تم پر سواک کا فلاح لازم ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ ابن عباس سے اس حدیث کو متصل روایت کیا ہے۔)

حضرت ہارث بن عبد اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمانوں کے لیے مزدی رہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

الْجُمُعَةِ وَلَيْسَتْ أَحَدٌ مِّنْ طَيْبٍ أَهْلِهِ كَانَ لَهُ
يَجِدُ وَلَمْ يَلِدْ طَيْبٌ رَّوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ -

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں گے تو اس
کے لیے پہلی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (احمد۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث
حسن ہے)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

۱۳۱۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَحْمِلُ الشَّمْسُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ
عید و عید سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔
(بخاری)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْبٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَرَى دَلَالَةً
تَتَعَدَّى إِلَى آتِهَا الْجُمُعَةُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو قیلولہ
کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَاةً إِذَا اشْتَدَّ الْهَرَدُ يَتَكَبَّرُ بِالصَّلَاةِ فَلَا إِشْتِدَادَ الْهَرَدِ
أَكْبَرَهُ بِالصَّلَاةِ يَتَوَصَّلُ الْجُمُعَةَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عید و عید کی سہولت میں جمعہ کی نماز میں عجلت فرماتے اور شدید
گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۰ وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَرْبُودٍ قَالَ كَانَ الرَّسُولُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ أَقْلًا إِذَا جَلَسَ إِلَى الْمَاءِ عَلَى الْيُسْخَرِ عَلَى مَقْعِدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابُّ بَنِي تَمِيمٍ وَفِيهَا
كَانَ خُفَّاءُ وَكَانَ النَّاسُ دَامَ أَوَّلُ آتِ الشَّائِبِ قَوْلَ لَوْ كُنَّا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شائبہ بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی
اذان اس وقت کہی جاتی جب ملا خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ
مسلحہ (در رسالت، در حدیث و فہرستی میں جاری ہے) لیکن در عثمان
میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے عیسوی اذان متعارف انداز
پر کہلوانی شروع کرادی۔ (بخاری)

۱۳۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَخْلُصُ فِيهِمَا بَعْضُ الْقُرْآنِ
وَيَذْكُرُ النَّاسُ كَمَا كَانَتْ صَلَوةُ فَصَلَاةً وَخُطْبَةً فَصَلَاةً -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عایشہ بنت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عید و عید (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے
تھے اور یہ خطبہ دعا و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز
توسط ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كَانَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ الرَّسُولِ وَفِيهَا خُطْبَتَانِ
مَرَّةً مِّنْ بَيْنِهِمَا قَائِمًا لِّالصَّلَاةِ وَاقْصَرُهَا الْخُطْبَةُ
وَأَنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَبَيِّنَاتٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے فرمایا کہ ہر نماز میں دو خطبے اور خطبہ
مختصر کرنا اس کی قضاہت کی علامت ہے لہذا نماز میں کرو اور خطبہ مختصر
بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے نہ مسلم

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْتَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ عَطَشُهُ حَتَّى كَانَ مَسْرُوعًا يَمُوتُ بِمَقُولٍ مَرَّةً مَرَّةً مَسْأَلَةً وَيَقُولُ بَوُشْتُ أَنْكَالًا كَالسَّحَابَةِ كَهَاتَيْنِ دَيْغَتَيْنِ بَيْنَ ابْنَيْهِمَا الشَّجَابَةِ وَالْوَسْطَى.

(رواہ مسند)

۱۳۲۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَانَ يَأْتِي مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(متفق علیہ)

۱۳۲۵ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ حَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَانَ يَأْتِي مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(رواہ مسند)

۱۳۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَانَ يَأْتِي مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(رواہ مسند)

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْتَرَّتْ عَيْنَاهُ وَكَانَ يَمُوتُ بِمَقُولٍ مَرَّةً مَرَّةً مَسْأَلَةً وَيَقُولُ بَوُشْتُ أَنْكَالًا كَالسَّحَابَةِ كَهَاتَيْنِ دَيْغَتَيْنِ بَيْنَ ابْنَيْهِمَا الشَّجَابَةِ وَالْوَسْطَى.

(رواہ مسند)

۱۳۲۸ وَعَنْ أَبِي حَرِيرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْتَرَّتْ عَيْنَاهُ وَكَانَ يَمُوتُ بِمَقُولٍ مَرَّةً مَرَّةً مَسْأَلَةً وَيَقُولُ بَوُشْتُ أَنْكَالًا كَالسَّحَابَةِ كَهَاتَيْنِ دَيْغَتَيْنِ بَيْنَ ابْنَيْهِمَا الشَّجَابَةِ وَالْوَسْطَى.

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي حَرِيرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْتَرَّتْ عَيْنَاهُ وَكَانَ يَمُوتُ بِمَقُولٍ مَرَّةً مَرَّةً مَسْأَلَةً وَيَقُولُ بَوُشْتُ أَنْكَالًا كَالسَّحَابَةِ كَهَاتَيْنِ دَيْغَتَيْنِ بَيْنَ ابْنَيْهِمَا الشَّجَابَةِ وَالْوَسْطَى.

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور ازبک ہو جاتی اور غصہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرنے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر نہیں بلکہ شاہ کلوٹ لیا۔ دوران خطبہ آپ غصے سے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح عمر کی انگلی اور انگلی اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

یہ روایت میر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ وناذوا یا مالک! یقین علیہ السلام۔ (متفق علیہ)

حضرت ام ایمن بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے تھے۔ وناذوا یا مالک! یقین علیہ السلام۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا جب تم میں سے کوئی مسند میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو جا بیٹھے کہ وہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جماعت میں نماز کے ساتھ ایک رکعت بھی پائی اس کو چھ روز نماز ملے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے اور منبر پر اگر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا یا خیال ہے۔ موزن (شک باد)۔ پھر اٹھ کر پڑھتے تھے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جس کے روزہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹے جاؤ! حضرت ابن مسعود نے کُتا و مسجد کے دروازے سے پرہیز کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انہیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آج آؤ۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کو جبہ کی ایک رکعت کی گئی اس کو چاہیے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کرے بعد میں کی دونوں رکعتیں پڑھے باقی اس کو چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے یا (شک دہوی) ظہر پڑھے۔ (حدیث قطعی)

نماز خوف کا بیان

چونکہ فصل

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں چٹاؤں میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی، تو سرکارِ فانی کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار و عالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ روک و تھام کیا۔ پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ جانے کیلئے آیا اور ایک رکعت میں روک و تھام کے، ان کے دشمن کے مقابلہ پر چل گیا۔ سرکار و عالم صل مشر علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل ہونے پر سلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے تہنیت اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روضہ کرتے ہوئے یرافناؤ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کر لیں خواہ سواری پر چڑھیا یا پیادہ۔ صحت قبلہ کو متہم ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمرؓ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

رہنمائی

یہ بین ممالک نے حضرت صالحؑ کی انوارت کا شکر ادا کیا اور اس سے روایت کی ہے۔ ہمارے
سند متصل، اللہ علیہ السلام کی تعالیٰ العزیز کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں ہزار
خوف ہوا کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف باہر
اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت
کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت
نے اپنی غارتگی کی اور دشمن کے مقابلہ میں بیٹھے گئے اور دوسری جماعت

١٣٣٤ وَعَنْ كُرَيْبِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ
خُوَيْبِ عَمَّنْ مَنِ مِمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ ذِي الرِّقَابِ مَسْأَلَةً الْغُزَيَّيْنِ أَنَّ كَلْبًا ثَمَنَ سِتَّةَ
وَعِشْرِينَ دِينَارًا وَحَبَاةَ الْعَدَاوَةِ وَفُصِّلَ بِالْبَيْتِ مَعَهُ رُكْعَةٌ
لَمْ تَكُنْ قَائِمًا وَاسْتَمَرَّ إِلَى نَفْسِهِمْ شَعْرًا نَصَرُونَا
فَصَفَرُوا وَحَبَاةَ الْعَدَاوَةِ وَحَبَاةَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہاتھ اور سمت تبدیل کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے کبیر تحریر کی اور ہم سب نے ہی کبیر کی پھر سرکار نے کھانک لیا تو ہم سب بھی کھانک کیا پھر یہ کہتے سنا تھا کہ ہم بھی رکوع سے سراٹھائے پھر سرکار سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پچھل (دوسری) صف (دشمن کے مقابل کھڑی رہا۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کر لیا اور وہ جماعت (صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد پچھل دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہونے پھر پچھل (دوسری) صف اُٹھے بڑھی اور پہلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہنے لگی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کیلئے
بجکے اور جماعت جو سر رکھنے کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں بیٹھے تھے
اور پچھلے صف میں کھڑے تھے ان کے سامنے کھڑی رہی۔ جب
سجدہ سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتداء میں تھی اس
(پچھلے صف) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے
سلام پیر دیا۔

(مسلم)

ثُمَّ قَرَأَ الْمُقَدِّمُ شُعْرًا لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَكْعَتَا حَيْثُمَا كُنَّا رَكْعَةً رَأْسَهُ مِنَ التَّوَكُّعِ وَرَكْعَةً
وَلَكُنَّا جَمِيعًا مَعَهُ فَصَلَّى بِالتَّحِيُّنِ وَالصَّغْتِ الْبَدِئِ
يَكْبِيرُ الْبَدِئِ كَانَ مُؤَكَّدًا فِي التَّوَكُّعِ الْأَوَّلِيِّ وَقَامَ الصَّغْتِ
الْمُؤَكَّدِ فِي تَعْدِ الْعَدَدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّعْرَ وَالصَّغْتِ الْبَدِئِ فِي سَبْعِينَ الْخُفَّةِ
الصَّغْتِ الْمُؤَكَّدِ بِالشُّعْرِ فَجَعَلُوا مَا كُنَّا سَمِعُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا جَمِيعًا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعثت میں صحابہ کو غزہ کے وقت غار غوث اس طرح پڑھا
کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرا گروہ ایک رکعت کو
بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پیرا۔
(شرح السنہ)

۱۳۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعَلِّمُ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوَافِ يَسْتَلِمُ
لَفِي قَسْلَى بِطَائِفَةٍ وَكُنْتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ
آخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.
(رَوَاهُ فِي تَرْجُومَتِهِ)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن، اور عمان کے بغیر تمام غزوات میں فرمایا تو مشرکوں
نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز ہے وہ انہیں آباد اور اولاد سے زیادہ
عزیز ہے لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان پر اس وقت تکرم
حملہ کر دو۔ اس وقت جبریل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو
آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے
اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔
(ترمذی، نسائی)

۱۳۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَلَّ بَيْنَ مَدْيَنَ وَحَضْرَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
يَهْجُلُ الْوَسْلَةُ مِنْ أَسْبَابِ الْيَهُودِ وَأَيُّهُمْ دَابَّةٌ يَهْجُلُ
فَهَذَا الْعَصْرُ فَاجْعَلُوا أَمْرَكُمْ فَيُؤَيِّلُوا عَلَيْهِمْ سَيْكَةً
فَاجْعَلُوا قُرْآنَ يَسِيرٍ لِيَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاجْعَلُوا أَنْ يُقْسِمَ أَصْحَابَهُ بِشَطْرَيْنِ فَيَقْبِلِي بِهِمَا وَرَكْعَةً
تَعْمُرُ طَائِفَةً آخَرَى وَرَأْسَهُمْ وَلَهُمَا خُذٌ فَاجْعَلُوا لَهُمْ
وَأَسْبَابَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً وَيَرْسُلُوا إِلَيْهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَعْبَانِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین

پہلی فصل

۱۳۴۳ عَنْ أَبِي تَوَيْبٍ وَالْحَشْبِيِّ قَالَ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْمُحَلِّ قَائِلٌ لِيَوْمَ يَسْتَأْذِنُ الْقَلْبُ ثُمَّ يَقْرَأُ قِيَامُهُ مَقَامُ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ لَمْ يَوْمُهُمْ وَيَوْمِيهِمْ وَتَأْمُرُهُمْ أَنْ تَكُنْ سُبْرَتَا أَنْ يَفْعَلَهُ بَعَثًا قَطْعًا أَوْ بِأَمْرٍ يَنْبَغِي أَمْرًا يَنْبَغِي وَنَقْلًا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۴ وَعَنْ حَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ عِيدَ تَرَفٍّ وَلَا مَرَاتِينَ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۵ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُزْجِيُّ وَغَيْرُهُمْ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْفَلَاحَةِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۶ وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ قَالَ تَعَمَّرَ حَزْرَجُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ خَلَفْتُ وَتَمَّ مَعَهُ كَرُّ آذَانًا وَلَا اِقَامَةً ثُمَّ قَالَ الْبُزْجِيُّ فَوَحَّشْتُ ذَكَرَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِالْقِدَادَةِ فَمَا يَهْتَمُّ يَهْوِيْنَ إِلَى آذَانِهِمْ وَخَلْفَتِهِمْ يَدْعُوْنَ إِلَى بِلَالٍ لَعَنَ اللَّهُ قَوْمَهُ هُوَ يَلَا لِي الْبَيْتَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۷ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَلَاحِ رَكَعَتَيْنِ كَعَدِّصَلِّ فِيهِمَا وَلَا بَعْدَ هُمَا - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۴۸ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَتْ أَسْرَوْنَا أَنْ نَخْرُجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز پڑھتی تو پھر نمازیوں کی طرف منہ کر کے ان کو نصیحت کرتے اور دعا پڑھتے کہ تم لوگ اس ہلکے کی روایت کی مقصود یہ تھی تو اس کو نماز کرنا تو ایسی اوجھا کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کا سوا کسی سے نماز پڑھ کر عید گاہ سے واپس نہ جاتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ہابر بن سُرَّة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر آذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں مضطرب سے پہلے پڑھتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں شک ایک مرتبہ ہر کار نماز کی عید گاہ تشریف لے کر نماز پڑھی پھر عید گاہ واپس آ کر نماز نہیں کیا۔ ایک مرتبہ آپ عیدین میں آئے اور نصیحت فرمائی کہ اللہ کی امانت ہے کہ تم لوگ نماز عید میں شرکت نہ کرو۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور اس کے بعد۔ (مستفق علیہ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم صحنوں میں بیٹھ جائیں

پھر دعا خواہیں کہ عید کے دن مسلمانوں کی جماعت ادا کی دعائیں حاضر کیجے
یہ کہیں۔ لیکن جس دال عورتیں معمول پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال
کیا یا رسول اللہ اگر تم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس
کے ساتھ دال عورت اپنی چادر ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس بیوا اور جنا
ابو بکر یا ام اشراقی میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں رہتیں۔ بجا رہی
تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگِ بدر میں ہوا شہداء انصار نے بڑے
تھے وہ گاہی تھیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے
آرام فرماتے تھے جب ابو بکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر کے
منہ کھول کر فرمایا اے ابو بکر ان سے کچھ نہ کہو کہو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور
ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تموار ہوتا ہے اور
یہ طہری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق نہ کھولیں
نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ عید کے دن راستہ بدل کر عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔

(بخاری)

حضرت نابہ بنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقع پر
خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے
وہ یہ ہے کہ پہلے ہم عازِ عید لاٹھی ادا کریں گے پھر عید گاہ سے واپس ہو کر قربانی
کرینگے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نافرمانی
کے ساتھ قربانی کر لی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف وہی ہے جس نے
اپنے گھر والوں کیلئے قربان کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اسکے
بند و باندہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اس کے ہمراہ رہنے والا
ہو جس اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

الْحَيْضُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْأُنْثَى قِيَمَتُهُمَا
جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ دَعْوَتُهُمْ وَدَعْوَةُ الْحَيْضِ
عَنْ مُصَلَّاهُ قَالَتْ أَمَّا بَعْدُ فَيَا رَسُولَ اللَّهِ
لَيْسَ كَهَاتِلَابٍ قَالَ يَتْلُوْنَهَا صَلَاتُهَا يَوْمَ
جَمَاعَتِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۸. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَبَا بَكْرٍ مَلَ عَلَيْهِمَا
وَعَنْدَهُمَا خَالِدَتَانِ فِي آيَاتِهِمَا مَتَى تَدْعِيَانِ وَتَقْرَأِيَانِ
وَفِي يَدَايِهِ تَعْبِيَانِ بِمَا تَقْرَأِينَ الْأَنْصَارُ كَوْمَ تَعْلَمُ
وَاللَّيْلُ مَسَلُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَوَ مُنْجِيَهُمْ بِكُرْبِهِمْ فَانْتَهَزَ
هُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ الشَّيْءُ مَسَلُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَسَلَوَ عَنْ
قِيَمِهِمْ فَقَالَ دَعِيْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَتَا آيَاتُ عِيْدِيْنِ
فِي يَدَايِنَا يَا أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ قَوِيْمٌ وَهَذَا عِيْدُنَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا بِتَحِيَّةٍ أَوْ بِتَحِيَّةٍ أَوْ بِتَحِيَّةٍ
وَلَا يَخْرُجُ إِلَّا - (دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ)

۱۳۴۰. وَعَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ الشَّيْءُ مَسَلُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
وَسَلَوَ لَدَاكَ إِنْ كَانَ يَوْمَ عِيْدِيْنِ خَالَفَ الْكُرْبِيْنَ -
(دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ)

۱۳۴۱. وَعَنْ الْجَلَّةِ كَانَ خَطْبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَوَ يَوْمَ الْكُرْبِيِّ قَالَتَا إِنْ أَقْبَلْنَا مَاتْنَا أَوْ بَعْدَ مَاتْنَا
أَنْ نَمُوتَ لَمْ نَمُوتْ فَنَمُوتُ مَمَاتَ ذَلِكَ نَقْدًا لِمَا
سُنَّتْنَا وَمَنْ دَبَّ قَبْلَ أَنْ نَمُوتَ قَرَأْنَا خَوْشَاءَ نَحْنُ
عَجَلَةٌ لَا مَرَدَّ لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۲. وَهَذَا مُدْخِلٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَبَّ قَبْلَ
الْمَلَأَةِ فَلَيْلِيْمٌ مَكَانَهَا عَزَى وَمَنْ كَرِهَ يَدَّ يَدَّ حَتَّى حَلَّتْ
كَلِمَاتُهَا عَلَى أَهْلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۳ وَكُنِ الْمَلَأَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَبَّعَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَا تَأْتِيهِ بِرُفْعَةٍ وَمَنْ دَبَّعَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَوَلَّى كُفْرًا وَكَسَابَ سُوءِ الْمُتَكِبِينَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۴ وَكُنِ ابْنُ عَسَاكَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْبَعُ وَيَتَعَوَّذُ بِالسُّعْتَى - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے بیڑہ بچا اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی کل بھگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَلْعَبُونَ فَمِنْهَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الْيَوْمَ قَالَ لَا نَمْلَأُ نَلْعَبُ فَمِنْهَا فِي الْبُحَايِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَكْبَدْتُكُمْ يَوْمَآ حَسْبًا وَمِنْهَا يَوْمَ الْأَمَةِ وَيَوْمَ الْيَوْمِ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۶ وَكُنِ بَرِيدَةُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْعَبُ يَوْمَ الْيَوْمِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَمَةِ حَتَّى يَلْعَبَ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَالذَّاهِرِيُّ)

۱۳۵۷ وَكُنِ كَثِيرٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ فِي الْوَعْدَةِ فِي الْأَوَّلِ سَمِعًا قَبْلَ الْوَعْدَةِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسْبًا قَبْلَ الْوَعْدَةِ وَرَدَّاهُ الْقُشَيْرِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّاهِرِيُّ -

۱۳۵۸ وَكُنِ جَدِّي بْنُ مَعَكٍ مَوْلَا ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَتَبُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِغْفَارِ سَمِعًا وَحَسْبًا وَمَسَّحُوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِالْوَعْدَةِ - (رَدَّاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۵۹ وَكُنِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَدَّثَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الْأَمَةِ وَالْيَوْمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْبِتُ أَرْبَعًا يَكْبِتُ عَلَى الْجَنَابِ فَقَالَ حُدَّ بَعْدَ صَلَاتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دونوں سو لوہاتے۔ وہ کہیں کو دہکتے تھے۔ اس نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ وہی کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا اہل جاہلیہ میں ہم ان دنوں میں کہیں کو دہکتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید کا طہر اور عید کا متی عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کا طہر مکہ میں بغیر کچھ کھاتے عید گاہ میں خامش رہتے تھے اور اور قربانی کے دن نماز پڑھتے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ اپنے والد کے لئے یہی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی)

حضرت جعفر بن محمد مرسل روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استغفار میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابو موسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابو موسیٰ سے صحیح

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوهَ تَوَسَّعَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۱۳۶۱ وَعَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا.

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الصَّلَاةَ تَوَسَّعَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۱۳۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ يَتَوَضَّأُ عَلَى فَخْرِهِ أَحْيَا دَا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

(ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابن ماجہ) حضرت عطاء مولى زيد سے مرسل روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فناز میں شرکت کی آپ نے خطبہ پڑھا اور ان دعاؤں کی تلاوت کی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب امال سے ٹیک لگا کر اللہ کی حمد و ثناء کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف ذہن دلائی (خطبہ دیا) پھر آپ حضرات کے ساتھ نواتین میں تشریف لائے اور لوگوں کو تحریک اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں پھر دعا مانجھ فرمائی (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید گاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے (ترمذی - دہلی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہو گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ ناز عید مسجد میں پڑھی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو حریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ بخران میں تھے لکھا کہ عید منیٰ میں جملت کریں اور عید النضر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے صبح میں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ رسول نے گل عید کا چاند دیکھا تھا تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کریں اور گل عید کے لیے عید گاہ باغین کے لایو (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے صبح میں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ رسول نے گل عید کا چاند دیکھا تھا تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کریں اور گل عید کے لیے عید گاہ باغین کے لایو (ابن ماجہ)

تیسری فصل

١٣٤٦
٢٥
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَلِيٍّ وَتَابِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَا لَوْ تَكُنْ بُرْدَةُ لَيُؤْمَرُ
الرَّطِيخُ وَلَا يُؤْمَرُ إِلَّا مَتْنِي كُوسَلَتْ لَيْسَتْ بِعِشَى عَطَاءٌ وَبَعْدُ
وَيَنْ عَنِ ذِي الْكَلْبِ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا
أَخَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الرَّطِيخِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِسَاءُ وَلَا بَعْدُ
مَا يَخْرُجُ وَلَا لِقَامَةٍ وَلَا كَرِيْدَةٍ وَلَا شَيْءٍ لَا مَسَدَةَ
يُؤْمَرُ وَلَا لِقَامَةٍ .

رَدِّهِ مُسْتَحَبٌّ

[illegible]

(روای مستقیم)

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ جب عید الفطر آئی تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان کا قاف نہیں کہن جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطار سے پھر سوال کیا کہ اس بار میں کچھ اور بتاؤں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبد اللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن غار کے لیے افان نہ تھی نہ تراویح کے غار کے لیے؟ سے پہلے اور نہ بعد میں اس غار کے لیے نہ اقامت پڑا اس لیے کہ کوئی غلا اور کھیر (دسم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے پہلے عید گاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھ رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم کرتے یا کوئی دوا ہوتا تو اس کے لیے اسکات جلدی کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور تصدقوا۔ تصدقوا۔ تصدقوا فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین ہوتی تھیں خطبہ سے فداغ ہو کر عید گاہ سے واپس ہوتے تھے اور یہ سلسلہ عید نبوت اور خلفائے راشدین کے عہد کے بعد عرصہ تک جاری رہا۔ لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنا تو عید کے دن میں مردان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عید گاہ آیا۔ وہاں کثیر بن صلت نے ایٹیل کو گایے سے جوڑ کر خبر لایا تھا۔ مروان میل ہاتھ کھینچا ہوا منبر کی جانب بے جانا پڑا تھا اور میں اس کو مصیبت کی طرف بے جانا پڑا تھا۔ میں مروان سے کہا تم اسے ابتدا کمال ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابوسعید خدری آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقر تو میں ترسہ کہہ کر واپس آگیا۔ (مسلم)

بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قرآنی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ شَيْئًا مَلْعُونًا أَقْرَبَ مِنْ دَهْنٍ مَسَامِيرٍ وَدَسَّ شَيْئًا وَكَثَّرَ مَا رَأَيْتُ وَأَضْعَفَ مَا عَلَيَّ وَسَفَّحَ مَا وَتَقُولُ بِشِرِّ الْمَلِكِ وَاللَّهِ أَكْبَرُ

(مُسْتَقْتَلٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَرَ بِكَبْتِ الْأَرَنْ يَكُونُ سَوَادٌ قَدِيمٌ فِي سَوَادٍ قَدِيمٍ فِي سَوَادٍ قَدِيمٍ لَوْ مَتَّى بِهِمْ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَا كُنَّا الْمَدِيَّةَ ثُمَّ قَالَ اشْعَبُوا بِهَا بِعَبِيرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَتْ مَا فَالَكَ الْكَبْتِ فَأَتَتْ بِهَا ثُمَّ وَجَّهَتْ ثُمَّ قَالَ بِشِرِّ الْمَلِكِ ثُمَّ تَقَبَّلَ مِنْ مَتَّى قَالَ مَتَّى قَدِيمٌ أَمْرٌ مَتَّى ثُمَّ مَتَّى

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَكُوا إِلَّا مَيْسَرًا لَا أَنْ يَصُدَّ عَنْكُمْ فَتَنْهَكُوا حَتَّى تَمُوتُوا مِنَ الْعَنَانِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ مَتَّى يَقُومُهَا عَلَى مَتَّى مَتَّى حَتَّى تَقْبَلُ عَتُودٌ كَذَلِكَ يُرْسَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَتَّى أَنْتَ وَفِي رَوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي حَتَّى قَالَ مَتَّى

(مُسْتَقْتَلٌ عَلَيْهِ)

۱۳۷۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ بِمَتَّى وَبِشِرِّ الْمَلِكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن دو چکر سے سیگوں والے میٹھروں کی قرآنی اپنے دست مبارک سے اس طرح لکھ پڑھ اسم اللہ پر کسی اس کے بعد کیوں کہتے ہیں کہ میں نے سرکار کو قرآنی کے جانے کے پہلو یا منہ پر پیر رکھے جسے سمجھنا نہ ہو پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سیگوں والا تہ لاسنے کا حکم دیا جو سیاہی میں چتا جو سیاہی میں دیکھا اور اس سیاہی میں مینا ہو یعنی اس کا سبز یا انیس اور انیس سیاہ ہو جب ایسا دناپ کے قرآن کرنے کے لیے پڑھا گیا تو سرکار نے فرمایا اسے عائشہ چھری چھری تیز کر کے لافڑ میں سے چھری لاد کر تو آپ نے نہ نہ کر پڑھ کر ان یا چھری چھری پڑھنے سے پہلے یہ کلمات کہے خداوند اس کو (میں اللہ) اللہ ان کی علو اور امت (محمی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جانب سے قبول فرما جو اس پر چھری پڑھ دی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مت ذبح کرو اور اگر تم پر دشمنی ہو تو شمشا ہی ذبح کرنا کرو۔

(مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حجروں کا ایک روڑ سہا بر میں قرآنی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد مجھ کا ایک سہرہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بار میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تم قرآنی کرو ایک اور روایت کے مطابق مادی کہتے ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیز کا ایک سہرہ دے دے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قرآنی کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قرآنی عید گاہ میں ہی فرماتے تھے بخلاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ الْأَصْحَابُ الْمَحْذَرُونَ
وَمِنَ الصَّانِينَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۴. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَصَّرَ الْأَصْحَابُ فَاتَّكَرَكْنَا
فِي الْبَقَرِ وَسَبَعَةٍ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ ابْنُ قُرَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ قَوِيٌّ.

۱۳۸۵. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يُزَيِّقَ النَّفْسَ فَلَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُقَدَّرُ نَفْسًا فَاشْتَعَارَهَا فَخَلَّاهَا فَلَا تَلْذَمُ لِقَعْمٍ
مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعُ بِأَلَمَيْنِ قَوِيَّيْنِ
يَمَانَتَا.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۶. وَعَنْ أَبِي مُزَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُنْصَبَتْ
لَهُ فِيهَا مِنْ خَطْمِ وَدَى الْحَقِّ يَقُولُ وَمِمَّا مَرَّ كُلُّ يَوْمٍ
قَلْبًا يَوْمًا وَسَنَةً وَفِي مَرَّ كُلِّ لَيْلَةٍ يَوْمًا يَوْمًا وَلَيْلَةٍ
الْقَدْوِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے کہ بغیر کائنات کا ہر پچھلی دنیا بھی
قرآنی ہے (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عید الاضحیٰ آگئی تو ہم
میں سے سات افراد نے گھسے کہ قرآنی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس
اقرار شریک ہوتے (نسائی ابن ماجہ۔ لیکن ترمذی نے اس حدیث کو
ضعیف و غریب بتایا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآنی کے دن اللہ تعالیٰ کو خوراک ہلکے سے زیادہ
کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سیگنوں، بالوں اور کمر
کے ساتھ پیش ہر گناہ اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی تربیت
عطا فرمادیتا ہے لہذا اس مال کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی
دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال
کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا ثواب صد کے برابر ثواب
ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف
بتایا ہے)

تیسری فصل

حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عید اضحیٰ
میں قرآنی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عید گاہ سے نماز و سلام سے فارغ
ہو کر تشریف لے گئے تو ان قرآنوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح
کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے
پہلے یا بعد سے نماز پڑھنے سے پہلے قرآنی کی ہے وہ دوبارہ قرآنی کرے
ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قرآنی

۱۳۸۷. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ
الْأَصْحَابَ يَوْمَ النَّحْوِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَعْدَ أَنْ صَلَّى وَخَرَجَ مِنْ صَلَواتِهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ يُزَيِّقُ لَحْمًا أَصَابِي فَقَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يُقَدَّمَ
مِنْ صَلَواتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبِيحَةً قَبْلَ أَنْ يُقَدَّمَ
مَتَّحَا نَحْنُ الْأَرَاذِلُ وَفِي يَدَائِرِهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْوِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا پہلے نماز سے پہلے
اسکے درویش (قرآن کریم) وہ آپ دوبارہ قرآن کریم اور سب سے اب
نہیں کہہ گا۔ (بخاری کا نام لیا) (بخاری)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ ہر آدمی کے بعد دو دن قرآن کریم میں (ربنا) مانگنے کی دعا
کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر
سال قرآن کریم تھے (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ان قرآن میں
جو کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ہریم
علیہ السلام کی سند سے صحابہ نے ہر سوال کیا یا رسول اللہ ہیں اس سے
کیا نامہ ہر سال ہے تو سرکار نے فرمایا ہر سال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ
عزیز کیا کہ ان کے بعد میں کیسے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر روز کے
بدر میں بھی ایک نیکی ہے (راشد ابن ماجہ)

مَنْ كَانَ دَيْهَمٌ مِّمَّنْ أَنْ يَصِيَّيْ أَوْ تَصِيَّيْ فَلْيَنْبَغْ أَنْ يَتَوَضَّعَ
مَكَانَهَا وَمَنْ تَوَضَّعَ بِهَا فَلْيَنْبَغْ أَنْ يَتَوَضَّعَ بِهَا
(بخاری)

۱۳۸۸ عَنْ تَارِغِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَكَانَ يَتَوَضَّعُ عَنْ عَيْنِ
بَنِي أَبِي حَالِبٍ وَمِثْلَهُ.

۱۳۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَسَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَا لَمُؤَاظِنَةِ عَشْرِينَ يَوْمًا
(رواه الترمذی)

۱۳۹۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَوَضَّعُ عَنْ عَيْنِ
الْأَنْصَارِ قَالَ سَنَةُ أَيْتُمْ كَمَا جَاءَكُمْ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَكُلُوا
مِمَّا كَانَ فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً
فَالْأَنْصَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
وَمِنْ الشُّرَفِ سَنَةً.

(رواه أحمد وابن ماجه)

عتیرہ کا بیان

پہل فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فروع اور تیرہ کاکول تصویب
دادی کہتے ہیں فروع جعفر کا پہلا بچہ ہے جس کو کافریوں کے نام پر ذبح
کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کو عرب میں بتوں کے نام پر ذبح

۱۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَقُولُ
وَالْعَتِيرَةُ كَانَتْ يُنْتَبِهُ لَهَا كَانَتْ يَذْبَحُونَ لَهَا فَيُذْبَحُ
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

حضرت حنف بن علیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقع پر سرکار
نے فرمایا لو کہ ہر گھر والے ہر سال ہجرت میں قرآن مجید سے اندر عتیرہ

۱۳۹۲ عَنْ حَنْفِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا وَفُوقًا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِدَّةٍ فَمَرَّ
بُنْتُ يَأْتِيهَا النَّاسُ رَاتٍ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا میں معلوم ہے کہ حشرہ کیسے یہ
وری ہے جس کو تم رعبیہ (رجبیہ میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو
(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور
ضعیف الاسناد بتایا ہے ان صاحب (ابوداؤد) نے کہا کہ حشرہ منسوخ کی
(ہاگی ہے)

عَامَ أَضْحِيَّةٍ وَعَوْدَةٍ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَوْدَةُ هِيَ
الَّتِي لَمْ يَسْمَوْهَا الرَّحْبِيَّةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ قَوِيٌّ صَوِيحٌ إِلَّا سَنَادُهُ فَقَالَ ابْنُ
دَاوُدَ وَالْعَوْدَةُ مَسْرُوفَةٌ -

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآنی کے دن کو میدانے کا حکم دیا گیا ہے
جس کو سنتی تھے اس سنت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی
نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے ماہ (سیدہ) ماہوں کے علاوہ نہ ملے
تو میں اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹاؤ ایسا
کٹاؤ اور عورت زینات صاف کر لو اس حالت میں اللہ کے یہاں
تمہاری قربانی کمال پہنچے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۳۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَأْتِيهِ رُؤْيَا وَمِنْهُ رُؤْيَا الْإِسْلَامِ يَوْمَئِذٍ
يَعْبُدُهُ اللَّهُ يُهْدِيهِ الْإِسْلَامَ قَالَ لَكَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَوْجِعَةً أُنْثَى أَوْ مَيْتَةً
يَهْمَانِ لَمْ أَفْعَلْ مِنْ خُدَّيْكَ فَطَعْنَا بِكَ وَ
تَلَعَّسْ شَايِلَكَ وَتَعَلَّيْنِ عَانَتَكَ كَذَلِكَ تَعْلَمُ أَجْزَلِيكَ
جُنْدًا مَلَكًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

سورج گرہن کے وقت نماز

بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گہلی لگا تو
آپ نے ایک نڈا کھانے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ نڈا کھائے کہ نماز شروع ہونے
والی ہے۔ پھر سرکار صلی پر خضرین لائے اور دو رکعتوں میں چار رکعت ادا
کردی اور دو رکعتیں کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اپنے لیے
رکوع و رکعت نہیں کئے تھے (مشفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آلاء کے ساتھ قرأت کی۔
(مشفق علیہ)

۱۳۹۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ الشَّمْسُ خُسِفَتْ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّتْ
مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَاوِعَةً مَتَعَمَّرَةً فَصَلَّى أَرْبَعًا تَكَامَيْتَ
فِي رُكْعَتَيْنِ فَأَذْبَحَ سَجْدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَكَمَّيْتُ
رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَةً سَجُودًا أَحَدًا كَأَنَّهَا طُفُولٌ
وَمَتْنٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۵۔ وَعَنْهَا قَالَتْ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ يَقْرَأُ قِيَامًا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْخَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہے لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد لوگوں سے فرمایا سچ اور چاند اللہ کی نشان دہی میں ہے وہ نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور بطور مرنے سے گفن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو کہ اللہ بڑائی بیان رہا نماز پڑھو۔

تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُعْتَدٍ دَاوُدُ مَا مِنْ أَحَدٍ
أَعْلَمَ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَرْفِي حَبْدَهُ أَذْكَرُ فِي أُمَّةٍ مِثْلَ
أُمَّةٍ مُعْتَدٍ دَاوُدُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُكُمْ فَصَبْرُكُمْ
كَيْفَ لَا ذَلِكُمْ كَيْفَ كَيْفَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ
السَّاعَةُ كَانَتْ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ
وَسُجُودَ مَا رَأَيْتُمْ قَطُّ يَمْسُكُهُ وَكَانَ لَهُ وَالْآيَاتُ
الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِصَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِخَلْقٍ
وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا وَهَادَهُ فَكَذَا رَأَيْتُكُمْ تَقْرُونَ
فَإِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۹ وَعَنْ حَاظِرِ قَالَ أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُؤُوسِ الْمَوْتِ وَبِأَهْلِهِ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِأَهْلِهِ
وَبِأَهْلِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۰ وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ السَّاعَةُ
فَإِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ
أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ السَّاعَةُ فَتَبَدُّهَا فَتَبَدُّهَا
وَاللَّهُ لَا يُفْلِكُ إِلَى مَا هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِ السَّمِيسِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ
فِي السَّلَاةِ وَالْإِيمَانِ وَالْجَمْعِ وَالْجَمْعِ وَالْجَمْعِ
يَكْتَبُ وَيَكْتَبُ وَيَكْتَبُ حَتَّى حُسِبَ عَنْهَا فَتَبَدُّهَا
حُسِبَ عَنْهَا فَتَبَدُّهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور صدقہ دہا ہی خط میں فرمایا ہے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی
قسم اللہ تعالیٰ سے سزا دہ کنی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی
نہا کرے۔ اسے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جس
کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو گم اور اگر یہ فدا داری زیادہ کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول
گرامی ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح
کہ غم قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور
طویل قیام ایسے رکوع و سجود کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے
پٹے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں
ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت پیدا ہوا ان پر اثر انداز نہیں
ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو خوف دلاتا ہے جب تم ایسا
حاضر ہوئے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دیکھو ان کی حالت کو (متفق علیہ)

حضرت حاکم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حیات ظاہری میں اس دن سورہہ کہن پڑھا جس دن آپ کے صاحبزادے
حضرت یحییٰ کی وفات ہوئی تھی آپ نے مسجد میں چار سو بار اللہ کے ساتھ
پڑھا ہیں۔

(مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری
میں کہ سورہہ کہن شروع ہوا تو میں تیروں کو چپک کر بھاگا اور سوچا
خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرگرمی وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں انھوں نے ہرے
ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح تحمید تلیل اور بحیر الہی کے کلمات
ہیں اور اللہ سے مصروف دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو وہ کہتے ہیں
وہ سورہہ کہن پڑھا ہیں۔

۱۴۰۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لَقَدْ أَمَرَ
النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي كُوفٍ الْقِي
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٢٠٣ عَنْ حُصَيْنَةَ بِنْتِ حُذَيْفٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُوبِي لَا تَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا
 (بَدَأَ الَّذِينَ مِنْهَا وَالْبُرْدَةُ أَوْدَ النَّسَائِيَّ وَابْنُ مَاجَةَ)
 ١٢٠٤ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّاسٍ مَا تَرَى
 فَلَمَّا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ
 سَاجِدًا قَوْلَهُ تَسْبِيحًا فِي هَلَاكِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَانْجِدُوا
 وَأَيُّ آيَةٍ أَهْلَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ (بَدَأَ أَوْدَ النَّسَائِيَّ وَالْبُرْدَةَ)

حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سورہہ کو جس کی غائر قرعہ حال اور قرأت میں
ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترجمہ نسائی، ابن ماجہ)
حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی عباس
رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ہم لو میں کاشتال سر گیا ہے توہ نور
سجدہ میں گر گئے تو میں سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو
انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ سنان
وے عکرمہ علیہما القول یا اہل کلمات) تو سجدہ کرو اور ہم لو میں کاشتال سے
برادر کہ اند کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابو ہالد، ترمذی)

تیسری فصل

[illegible]

١٢٠٤ وَعَنِ الثَّعَالِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَسْتَقِيمُ
وَكُنْصَيْنِ رُكْعَتَيْنِ دَيَّيْنِ عَنْهَا خُفٌّ أَجْعَلَتِ الشَّمْسُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نمازِ خوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکوع اور پندرہ آیت تھیں۔

(ايوردۇم)

حضرت نعمان بن حشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ہر دو کوکتیں نماز پڑھنی شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرنے کے لیے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ ابو داؤد دیکھ نساہی کی روایت

مَسِيرٍ وَسَلَّمَ عَلَىٰ جِبْتِ اَنْكَسَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَوتِنَا
يُزَكِّرُكُمْ وَيَسْجُدُ لَكُمْ فِي اَحْذَىٰ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَالَ
اَنْكَسَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى اَنْجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ
اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُعَدُّوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَا يَنْتَقِمَانِ اِلَّا بِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عَظَمَاءِ اَهْلِ
الْاَرْضِ فَلَمَّا اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْتَقِمَانِ بِمَوْتِ
اَعْيٍ وَلَكِنْ خَلْقُهُمْ وَنَكَبَتُهَا خَلْقَتَانِ مِثْلَ حَلَقِهِ
يُعَذِّبُكَ اللهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَاَيُّهُمَا اَنْفَعُ
فَصَلَُّا حَتَّى يَمُتَ بِي اَدِيْعُوْكَ اللهُ اَمْرًا

(رواه الترمذی)

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے
وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح ہی جس طرح معمول کے مطابق نماز پڑھا
کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب
سورج کو گرہن لگا تو سرکار تیزی کیساتھ مسجد میں آئے اور معرفت نماز
رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فریاد و رجاہیت میں یہ تصور تھا کہ
سورج اور چاند دنیا میں کسی شے کی موت پر گھٹتے ہیں لیکن حقیقت
یہ ہے کہ کسی کی موت با زندگی کی وجہ سے نہیں گھٹتے یہ دونوں مخلوق
انہی میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے
پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن لگے تو تم اس وقت تک
نماز پر محو رہو تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا
کرنے (لسانی)

بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وهذا الباب قال عن الفضل الأذلي القاري

سجدہ شکر کا بیان

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل ہیں۔

دوسری فصل

۱۴۰۷۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَمَرَ سُرُودًا أَوْ يُسْكِرِمُ خَشْرًا
مَنْحِدًا شَاكِرًا يُلَوِّحُ تِلْكَ رِجْلَهُ أَوْ يُرَادُّ وَالْقُرُونِي
وَمَالَ هَذَا أَحَدٌ يَكُ حَسَنٌ عَرَبِيًّا

۱۴۰۸۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى دَخَلَ مِنَ الشَّامِ شَيْئًا فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَّاهُ
الْبَاهُ لُطَيْحِي مَرْسَلًا قَرَفِي شَرِّهِ الشُّكْرَ لَفْظُ الْمَصَائِيحِ
۱۴۰۹۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْقَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ
فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِّنْ عَرَاةٍ رَأَى رَجُلًا يَخْرُجُ يَدَّيْهِ مَدَانًا
أَمَّهُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا أَحْمَكَتْ كَلِمَاتُهَا ثُمَّ خَرَّ
قَرَفَهُ يَدَّيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَسَمِعَتْ كَلِمَاتُهَا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے
اور اداؤں کی صاحب گردی نے اس حدیث کو حسن و غریب بتایا ہے۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہ ربانی میں سجدہ کیا (وہ تفسیر
اس حدیث کو مرسل بنایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)
حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ
ہوئے۔ در جب مقام عرزا پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست بکرا
اٹھا کر عرزاں اور سجدہ کیا یہ سجدہ طویل تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا
فرمائی پھر سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

چلے گئے۔ پھر دعا فرمائی اور طویل سجدہ کیا۔ آخری سجدہ سے اٹھ کر فرمایا میں نے اپنے رب سے امت کی شفاعت کی تو میرے رب نے تمہاری امت کی مغفرت کی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو بارگاہ میں سجدہ شکر کیا اور امت کے لئے پھر دعا کی تو نبی کریم نے اس کی تعداد دو تہائی کر دی میں نے پھر سجدہ شکر کر کے دعا کی تو نبی کریم نے بقیہ تمہاری امت کی بھی مغفرت فرمادی میں نے رب کی بارگاہ میں پھر طویل سجدہ کیا۔

(احمد علیہ السلام)

ثُمَّ مَا مَرَرْتُمْ يَوْمَ سَاعَةٍ ثُمَّ مَرَرْتُمْ سَاعَةً
إِلَى سَاعَةٍ رَجَعْتُمْ لَمْ تَرَ لَكُمْ قَاعًا فِي ثَمَنِي
فَعَدَدْتُ سَاعَةً لَكُمْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْيِي فَسَأَلْتُ
رَبِّي لَمْ تَرَ لَكُمْ قَاعًا فِي ثَمَنِي فَخَوَّرْتُ سَاعَةً
لَكُمْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْيِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لَمْ تَرَ لَكُمْ
قَاعًا فِي ثَمَنِي الْأَخِيرَ فَخَوَّرْتُ سَاعَةً لَكُمْ
لِيَذِيَّتْ -

(رواہ احمد و ابوداؤد)

نماز استسقاء

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

پہلی فصل

حضرت عبداللہ بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے بارگاہ آتے دو رکعت نماز صبح کے ساتھ پڑھتی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چادر کو پیش کر دیا۔
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اس کو سند پر ہاتھ اتار دیتے تھے کہ جمل کا حیدہ نظر آتی تھی۔
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اس وقت دونوں ہاتھوں کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں یہ شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تو دعا فرماتے خداوند ارفع دینے والی خوب باتیں کرتے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش ہوئی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کر لیا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

۱۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُقُ لَنَا الْإِسْتِسْقَاءَ إِلَى الْمَصَلِّي يَسْتَقِي قَصَبًا يَوْمَ نَعْتَمِتُ بِهِ وَنَعْتَمِتُ بِمَا بِالْوَطَاءِ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ يَذْخُرُ دَقَمَهُ يَوْمَ دَعَا رَدَّ الْأَجِينَ اسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْتَفِعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ وَتَرْتَفِعُ يَدَايَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَرَأَاكَ يَرْكَعُ عَلَى يَدَيْهِ بِمَا يَخْلُقُ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا رَفَعَهُ كَعْبِيرًا إِلَى السَّمَاءِ - (رواه مسلم)

۱۳۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا مَارِئًا - (رواه البخاري)

۱۳۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا دَحْنٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرًا قَالَ فَحَسَرْتُ سَوْفَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْبَةَ عَنِّي أَصَابَتْ مِنِّي

نماز استسقاء کی دعا

الْمَطْرُ قَدْ نَسِيَ يَارَسُولَ اَتَوْلِيَهُ صَعَتٌ هَذَا حَاكٍ
لَا تَكُنْ حَيْثُ يَكُونُ (رَدَّاهُ مُبَيَّنًا)

پڑھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو سرکار
نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے اچھی اچھی آرہے ہیں۔

دوسری فصل

۱۴۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ كَأَنَّكَ تَسْمَعُ وَحَوْلَ
رِجْلَيْكَ حَيْثُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ يَطْلُفُ الْأَيْمَنَ
فَالْيُسْرَى فَيَقُولُ لَا يَسُرُّ وَجْهَكَ إِلَّا يَسُرَّ عَلَى
مَا يَتَقَرَّرُ الْأَيْمَنُ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۱۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغُلِبَ حَيْثُ يَصُفُّ سَوَاءٌ أَوْ قَارَادَ
أَنْ يَأْخُذَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ أَعْلَاهَا فَلَمَّا تَقَدَّسَتْ
فَكَرَّمَهَا عَلَى عَائِقَتَيْهِ (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَأْيَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَجْحَايَا النَّبِيِّتِ فَيَتَنَا
مِنْ الدُّرَّةِ قَائِمًا يَدُهُ يَسْتَسْقِي رَأْيًا يَدَيْهِ لِيَسْكُنَ
وَيُجِيبَ لَا يُجَاوِزُ يَمِينًا رَأْسَهُ (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى
الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

۱۴۱۸ وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ قَالٍ حَوْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَا فِي نَوَاسِقِهِ مُتَّبِعًا لَا يَتَنَا لِيَتَنَا
مُتَّبِعًا مُتَّبِعًا (رَدَّاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ وَأَبُو حَاتِمَةَ)

۱۴۱۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى
قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَتَهَيَّئْ لِي دَائِرَةَ رَحْمَتِكَ
فَأَتِي بِكَ الْمَسْكِتَ

(رَدَّاهُ تَابِطُ بْنُ دَاوُدَ)

۱۴۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مَالٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ تشریف لائے اور
نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پٹا اور جو
سر لٹا بنے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے
پر تھا اس کو دائیں کندھے پر لٹا لیا اس کے بعد دعا پڑھائی۔

(احمد ماجد الدار)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھ
جوئے تھے جب وہ ہماری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے چپے کناروں کو
کیا بائیں پٹا بائیں کندھے پر کر دینے دونوں کندھوں پر لٹا لیا اور
جناب ابو عمر رضی اللہ عنہ جو ابو طلحہ کے اکبر کردہ غلام ہیں روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجماعاً روایت کے مقام
پر جو دروازے قریب ہے بائیں رحمت کے لئے دعائیں مشغول دیکھا اس
وقت آپ نے دست مبارک اٹھانے اور نیچے اٹھاتے ہوئے تھے جو چہرے سے
بلند تھے اور سر ہاتھوں کے درمیان تھا اللہ سرگرم نہیں سکتا تھا اور اللہ عزوجل نے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور داری کیا کرتے تھے۔

(ترمذی سلیمان بن داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابوبکر صدیق
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ
آئے تو یہ کلمات فرماتے غلظت لانا اپنے بندوں کو اور اپنے چہرہ پر ان کو پانی
عطا فرمائی رحمت کو دینا فرما اور مردہ بخیر کو حیات عطا فرما۔

(ابن ابی داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْمِعْنَا عَيْنًا مُبِينًا
مُرِيدًا مُبْرِنًا وَمَا عَمْرُؤُا عَابِدًا عَيْنًا مُبِينًا
فَأَكْبَهَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءَ.

(رواه أبو داود)

عجل اللہ علیہ وسلم کوئی دست مبارک کو روک دے وقت، تھار کھتے سے لہجہ ہار
سے ہیں میرے بے قرار ایسی بارش جو ہماری عریاں کی کرے۔ (مذاکرہ کوسے
نفع بخش ہر آنہ اس کا نغمہ اچھا ہر صفت حال نہ ہو جبرائیل پر تائید
کرنے والی نہ ہو ادھر یہ دعا فرمائی ادھر آسمان پر برچھا گیا۔ (زبور مدنی)

تیسری فصل

[illegible]

(نور اللغات)

١٣ ١٤٢٢ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ

[illegible]

فَطَرُوا اسْتَسْفَى بِالنَّعَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِبَنِي فَاطِمَةَ فَإِنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِعَبْدِكَ نَبِيِّنَا فَاسْتَوْفَا قَالَ فَمَسْتَوْفَا
(رَوَاهُ الْهَمَزِيُّ)

۱۲۲۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ بِالنَّاسِ
يَسْتَسْفَى لِرَدِّ الْأَمْوَالِ فَكَانَ مَعَهُ بَعْضُ قُرَاشٍ مَالِي الْأَنْصَارِ
فَقَالَ انْزِعُوا لِقَدِّ اسْتَوْفَيْتُمْ لَكُمْ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
(رَوَاهُ الْهَمَزِيُّ)

کو جب قطعے واسطہ پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے
دعا کرتے اور کہتے خداوند اپنے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلے سے
دعا کرتے تھے تو ارشاد فرمایا اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چلنے کے
سے دعا کرتے ہیں یہی سیراب فرما دی گئی ہیں اس دعا کی قبولیت ہمارے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا میں نے ایک نبی اپنے امتیہ کو
کرنے کا نام استفسار کے لئے نکلتے تو دیکھا کہ ایک چوہنی اپنے پیر آسمان
کی طرف اٹھتے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت سے روکا تاہم چوہنی
کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (ماہ تفسیر)

ہواؤں کا بیان

بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہواؤں کے لئے میری مدد فرمائی گئی ہے
اور قوم ماہی جو کہیں سے نکلتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی اس طرح ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور تار کاندھ
سے نظر آجائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے لیکن طوفان ہاروا دلاں دیکھ کر آپ
گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تیر اندازی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خدا خدا میں اس کی بھلائی
اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور
جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں
جب آسمان پر بار پڑتا تو کہیں آپ حجرہ میں جلتے کبھی باہر آتے تھے لیکن جب
بارش شروع ہو جاتی تو آپ طہن ہو جاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے
اس کیفیت کو عموماً کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ہر کے وقت آپ کی
پریشانی کا وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کیسے قوم مد
کے فساد کے لئے طرح طرح کی ہواؤں سے ابر بھیجے تو کسا تھا کہ یہ ابر ہم پر برکت

۱۲۲۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَوِّدُ بِالْعَبَا دَ امْتِدَّتْ عَادُ
بِالنَّارِ بَدْرًا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۶. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلُوحًا حَتَّى آتَى مِنْهُ لَهَوَاتِمُ
الرَّيَاكَانِ يَتَبَسَّمُ كَمَا إِذَا لَاحَى عَيْنَا أَذْرِيحًا حُورِي
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۷. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ إِذَا هَمَّتِ الرِّيَّاحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَمِيمًا
وَدَّيْمًا أَرِيحَتِ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا
وَشَرِّ مَا أُرِيحَتِ بِهِ فَلَمَّا انْعَبَدْتَ الشَّمْلَةَ تَغْيِيرَ نَوْمٍ
وَحَرِيرٍ وَحَمَلٍ قَامِلٍ فَأَكْبَرُ فَإِذَا مَطَرَتْ سَبَّحْتَ
عَنْهُ لَعَنَهُ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَنَهُ
يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ كَمَا رَأَوْهُ عَائِشَةُ
مُسْتَقْبِلًا أَذْرِيحًا يَهْرُ قَالَتْ هَذَا عَادِيحٌ هَمَّ طَرَبًا وَ
فِي يَدَائِيهِ دِيْعُورٌ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحِمَهُ

(متفق علیہ)

۱۳۲۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاتِلُ الْعَرَبِ مَثَرُ قُرْآنٍ أَنْ تَقْرَأُوا

وَلَمْ تَعْلَمُوا بِمَعْنَى الْقُرْآنِ الْآيَةِ - (رواه البخاری)

۱۳۲۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّيْءُ بِأَنْ لَا تُعْطُوا وَلَا يَكُونَ

الشَّيْءُ أَنْ تُعْطُوا وَلَا تُعْطُوا وَلَا تُبَيِّنَ الْأَكْثَرُ خِيَمًا

(رواه مسلم)

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے

یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور یہی

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا شدید قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ

تم پر بلا ہوا رحمت کا غرور ہو۔ اور میں میں کچھ نہ آئے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو

رحمت ہی لاتی ہے اور غلبہ بھی لٹٹا اس کو روانہ کو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے

بارے میں غیر طلب کرے اور اس کے شر سے بچا مانگو۔

(مشافہ۔ ابی داؤد و ابن ماجہ۔ بیہقی و ترمذی و حاکم و ابن عساکر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہمارے لعنت کی تو سرکار نے فرمایا

ہمارے لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مومنین اور جو کون کسی پر لعنت کرے اور

یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لگتی ہے (ترمذی

نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم ہمارے لعنت نہ کرو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز

دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوند اعظم اس ہمارے بھلائی کی توفیق کرتے

ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی پہنچتے ہیں یا اس بھلائی کی

جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہمارے شر یا اس کو جو حکم کیا

گیا ہو بچا مانگو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیرے

ہوا چلتی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ کر یہ دعا پڑھتے کہات

کہتے خداوند اعظم اس ہمارے رحمت بنا اور اس کو عذاب کی حیثیت نہ دے

۱۳۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُونَ الزَّيْبُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَوْتِ أَقْبَتْ

بِالزَّيْبَةِ قَرِيبًا الْعَذَابِ كُلُّا تَسْبِيحًا وَاسْتَوْا اللَّهُ مِنْ

حَبْرٍ مَا دَعَوْهُ دَائِمٍ مِنْ مَكْرَمًا - (رواه الشافعی و ابی

داؤد و ابن ماجہ و الترمذی و ابن عساکر و ابن کثیر)

۱۳۳۱۔ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَعْلَا لَعْنَتِ الزَّيْبَةِ وَ تَعْلَا

النَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا تَعْلَا الزَّيْبَةَ وَ تَعْلَا

مَا مَوْرَةً فَلَمَّا مَن لَعْنَتِ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَمَلٍ تُجْعَلُ

الْعَنْتَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

عَرَبِيٌّ -

۱۳۳۲۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الزَّيْبَةَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ

فَعُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا مَسْئَلُكَ مِنْ حَبْرٍ وَمِنْ الزَّيْبَةِ وَ حَبْرٍ

مَا رَفَعْنَا وَ حَبْرٍ مَا أَوْصَتْ بِمِمْ وَلَعْنَةُ يَكُ مِنْ شَيْءٍ هَلُو

الزَّيْبِ وَ شَيْءٍ مَا رَفَعْنَا وَ شَيْءٍ مَا أَوْصَتْ بِمِمْ -

(رواه القسطلانی)

۱۳۳۳۔ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ فَلَمَّا

جَاءَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ

اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا إِنَّ اللَّهَ جَعَلَهَا

حدادند اس کو رحمت کی ہوا (ایمان) بنا غلاب کی ہوا (ریح) نہ بنا حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا
ہم نے ان پر تیرے دین پر بھیجی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوائیں بھیجی جو انہیں
پانچ تھی اس طرح ہم نے ایسی ہوائیں بھیجی جو ہر آدمی کو خیر و
شر سے ڈالیں بھیجتے ہیں۔ (مشافعی۔ دعوت کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی برود وغیرہ
تو سب سے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوند میں پناہ مانگتا
ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ
اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوند نفع دینے والی
بارش برسا اور بارش۔ (ابن ماجہ۔ مشافعی، ولفاظ حدیث میں اس میں
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج، درگاہ کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے
لا تعجلنا بفعلک ولا تمهلنا بعد ابدک وما فاقا قبل ذلک۔

— (احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث
کو غریب کہہ)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب
ہر گرج کی آواز سنتے تو اسے چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے۔
سبحان من لا یسبہ ولا یمثل ولا یشکل ولا یشبہ۔

(مالک)

یَسْمَعُ وَلَا تَعْبَهُمَا رِجْعًا قَالَ أَمِنْ عَيْنَيْنِ فِي كِتَابِ
اللَّهِ كَمَا فِي مِلَاتِنَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهُمُ رِجْعًا صَرَصَدًا وَأَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَةَ وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ الْوَاقِعَةَ وَأَنْ
يُرْسِلَ الرِّيحَ مِنْ شَرَاتٍ۔

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَيْمُونٍ فِي التَّحْرَاتِ الْكَبِيرَةِ۔

۱۴۳۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ كَأَيْشًا مِنَ السَّمَاءِ نَعَى السَّعَابَ تَرَكَ
فَمَدَّةً قَاسِمَةً وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنْ شَرِّ
مَا يُدْرِكُكَ إِنَّ كَفَّةَ حِمَا اللَّهِ فَإِنْ سَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ
سَلِّمْ تَائِبًا۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالشَّافِعِيُّ وَاللُّطْلُفُ۔

۱۴۳۴۔ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرِّيحِ وَالْقَوَاعِ كَانَ اللَّهُمَّ
لَا تَقْتُلْنَا بِعَفْسِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا
مِنْ ذَلِكَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۴۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ
الرِّيحَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَسْبُهُ الرِّيحُ
وَيُحْمِلُهُ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ يَمِينِهِ۔

(رواہ مالک)

کتاب الجنائز

باب عيادة المريض في ثواب المرض

بیمار پر سی اور مرض کے ثواب

پہلی فصل

۱۳۳۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْمَرْيَضَ وَنَعَّدُوا الْمَرْيَضَ وَفَقُّوا الْعَالِيَّ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۳۷۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمَ فِي الْمَسْجِدِ حَسَنَ رَدِّ الشُّكْرِ فَلَهُ عِيَادَةُ الْمَرْيَضِ فَتَسَاعَى الْجَنَائِزُ وَالْحَبَابَةُ الذَّكُورُ وَكُنْهَاتُ الْعَالِيَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۸۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمَ فِي الْمَسْجِدِ حَسَنَ رَدِّ الشُّكْرِ فَلَهُ عِيَادَةُ الْمَرْيَضِ فَتَسَاعَى الْجَنَائِزُ وَالْحَبَابَةُ الذَّكُورُ وَكُنْهَاتُ الْعَالِيَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹۔ وَعَنْ الْبُخَارِيِّ الْأَمْرِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ الْمَرْيَضَ فِي الْمَسْجِدِ حَسَنَ رَدِّ الشُّكْرِ فَلَهُ عِيَادَةُ الْمَرْيَضِ فَتَسَاعَى الْجَنَائِزُ وَالْحَبَابَةُ الذَّكُورُ وَكُنْهَاتُ الْعَالِيَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو کھانا کھلاؤ، مریض کی حیات کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر ہاتھ حق میں سلام کا جواب دینا، بیمار کی حیات کرو، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینکے کا جواب دینا، (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھو حق میں سلام کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات کرو تو اس کو صحت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کاغذ دے تو اس کو صحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اندوہ اللہ کہہ تو اس کا جواب دو اور رک (اللہ کو) اور جب کوئی مردے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کہنے کا حکم دیا۔ مریض کی حیات کرو، جنازوں کے ساتھ جاؤ، چھینکے والے کی چھینک کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا۔ تم کھانے والے کو چاکر دینا اور مظلوم کو مدد کرنا اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرو) سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں، رشیم، اٹلس اور دیباچہ کے لباس نہ پہنیں، سرخ رنگ کے غصے کے فرش پر نہ بیٹھیں، (خالص رشیم کے بیٹے پر نہ بیٹھیں) قس نہ پہنیں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پیئیں اور جس نے چاندی کے برتن

(تفہیم علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: شکستہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اس کی عیادت کے عوض اللہ تعالیٰ اس کی عیادت کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ سے فرمائے گا اے ابن آدم میرا میرا تو نے میری عبادت میں کیا کیا؟ تاں بندہ کہے گا خداوند اتنا ہی عبادت کرتا ہوں جتنے میں تیرا کس طرح عبادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم تھا کہ میرا بندو میرا عبادت تو خدا کی عبادت نہ کیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عبادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ ابن آدم میرے لئے جسے میں نے مقرر کیا کہ میں نے کہا کہ تاں میرا بندہ کہے گا خدا تعالیٰ میں نے جسے تجھے سزا دینا کیلئے مقرر کیا تھا میرے ناپاؤ سے میرے ناپاؤ سے کہنے کا مطلب کیا لیکن تو نے اس کو کہا تاں کہہ دیا کہ تجھے یہ معلوم نہ تھا اگر تو اس کو کہا کہ خدا تو اس کا طالب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پنا طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہے گا یا رب میرا تجھے کیسے پانی پھتا تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے ناپاؤ سے کہنے کا مطلب کیا لیکن تو نے اس کو پانی نہ پلایا کہ تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

ض

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعزازی کی حیثیت رکھتے تھے بشرطیکہ کہ سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو دہریض سے خدمت کوئی مضائقہ نہیں بیماری ہٹتا رہتا کہ ہوں سے پاک کرتے۔ واللہ اعلم بالصواب

دے گی مرکاہنے فرمایا: ایسا تو ہوگا (خجاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سر کاوس کی پیشانی پر دھانا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذهب الیاس بہم فتناس وشد است شسانی لا مشعاع ولا شفاء ولا شفاء
تمتعاً ولا عداً مقماً۔ وصنع علیہم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص بیمار ہو

دو عالم علی اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے جیسی
کی بابت کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض مرض پر انگلی سے اشارہ
کر کے یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ تَرْفَعُ اِسْمَ سَابِرٍ وَتَقْضِي لِيْ مَقِيْلًا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو موعظین پہنچ کر دیکھ کر دم کرتے اور ان کو
تعمدت مریض مرض پر ہاتھ بھرتے رہتے۔ اور ان ہی رسول اللہ کی آخری
بیماری میں موعظین پہنچ کر دم کرتے تھے جس طرح خود سرکار دم مروا کر کہتے
تھے اس وقت ان میں سرکار کا دست مبارک ہم پر پھرتا رہتا ہی رہتا موعظین
اور سلم کی روایت میں اس طرح ہے جب صرفہ فرمائی ہیں جب سرکار کے
اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہو تو آپ اس پر موعظت پڑھ کر دم کرتے تھے
حضرت عثمان بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار
نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھ جہاں درد ہے اور تین مرتبہ ہم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھ کر یہ دعا سنتے مرتبہ پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرْدٍ
مِنْ ثَوْمَا اَجِدُوْا حَاضِرًا دَارِيْ كَيْتَہِ ہِیْ لَیْ لَیْ اِیْہِیْ اِیْہِیْ اِیْہِیْ
اس کے بعد میرے بدن کا درد جاتا رہا۔
(مسلم)

مِنْہٗ اَوْ كَانَتْ رِيْجٌ قَدْرَ حَمِيٍّ اَوْ عَجْزٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی اَبِيْہِ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
لِيْشَلِّيْ سَقَمًا يَزِيْدُنِيْ قِيَامًا
۱۳۳۵۔ وَعَنْہَا قَالَتْ كَانَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
اِذَا اُسْتُكِلْتُ نَعْتُ عَلٰی تَقِيْمٍ يٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
وَيَدِيْہِ لَقَدْ اُسْتُكِلْتُ وَجَعًا اَلْوَدِيْ تُوْقِيْ فَيَدِيْ كُنْتُ اَعْتُ
عَلِيٍّ يٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
لِيْشَلِّيْ قَالَتْ كَانَتْ اِذَا اَمْرٌ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ
كُنْتُ عَلٰیہِ يٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰیہِ
۱۳۳۶۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ اَلْعَاصِ اَنَّہُ شَهِدَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَجَعًا يَزِيْدُہٗ فَاِذَا
جَسَدُہٗ قَطَا اَلرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
يَدَاكَ عَلٰی اَلْوَدِيْ يٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
لَقَدْ وَجَعْتُ سَبْہَ مَرَاتٍ اَعُوْذُ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَرَبِّہِ
مِنْ شَرِّ مَا تَعْبُدُ وَاَسْأَلُہٗ فَاَنْتَ اَعْلَمُ مَا تَقْضِيْ قَالَتْ هَبْ اَللّٰهُ
مَا كَانَ يَدِيْ۔

(دواہ مشرکہ)

۱۳۳۷۔ وَعَنْ اَبِيْ سُوَيْدٍ اَلْحَدَّادِيْ اَنَّ جَبْرِيْلَ
اَنَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
لَقَدْ نَعَمْتُ قَالَتْ سَلِّمُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
مِنْ سَكْرَتِيْ لَنِيْسٍ اَوْ عَلِيٍّ خَلُوْا بِاَللّٰهِ بِتَوْبَتِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰیہِ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
(دواہ مشرکہ)

۱۳۳۸۔ وَعَنْ اَبِيْ مَتَاكِسٍ قَالَتْ كَانَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ يَعْقِدُ اَلْحَمْدَ وَالْعَمِيْنَ اَوْ يَدُ كَسَا
يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَعْلَمُ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَحَاكِمَةٍ وَ
مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَا کُمَا كَانَ يَمُوْذُ بِہَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِيٍّ وَصَلِّ
يُہْمَا عَلٰی لَعْنَةِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں
سرکار نے فرمایا: تو جانبِ جبریل سے کہیں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں
ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی پرانی یا جدید بیماری کو جو شر
سے مشرک حال آپ کو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں رسول اللہ صلی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم
کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امانی میں دیتے تھے اَعِيْذُكُمْ بِالْکَلِمَاتِ اَللّٰہِ
اَلْاَمْنَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَحَاكِمَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جدا علی حضرت زید و حم علی حضرت اسماعیل و اسماعیل
کی انیس کلمات سے اللہ کا پناہ میں دیتے تھے دُعا کی یہ کلمات کے بعض نسخہ میں

۱۴۴۹. وَعَنْ أَبِي مُرَيْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّحْ مِنْهُ -

(رواہ البخاری)

۱۴۵۰. وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَخْلُقُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا عِلٍّ إِلَّا تَمَنَّى إِلَّا لَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ بِيَمِينِهِ عَصَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فَجَعَلَهَا لَآلِئًا لِيُفْتَقَ مِنْهَا صَافِيَاءُ -

(متفق علیہ)

۱۴۵۱. وَعَنْ عَثْبَةَ ابْنِ أَبِي مَرْثُومٍ مَشْهُورٌ قَالَ مَعَتْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِي عَيْنَ قَسَسَتِهِ يَبْدِي قَسَمَتُ بَارِسُورٍ أَشْوَازَكَ لَسْرَعَكَ وَخَاغِيثِيَا فَتَنَانِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِيَّيْ أَذْعَكَ كَمَا يُرْعَكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَتَنَتُ ذَا الْبَقِ يَأْجَ لَكَ أَجْدِي فَتَنَانِ أَجَلُ لَسْرَعَكَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ أَذًى مِنْ مَرِيٍّ فَمَا يَرَاهُ إِلَّا حَظُّ اللَّهِ بِهِ يَتَكَلَّمُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا -

(متفق علیہ)

۱۴۵۲. وَعَنْ قَائِلَةٍ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أُبْرِجُهُ عَلَيْهِ أَشْدَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(متفق علیہ)

۱۴۵۳. وَعَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْئَةٍ خَائِفَةٍ وَلَا وَاقِفَةٍ وَلَا أَكْرَهٍ شِدَّةَ السَّوْمِ لِأَحَدٍ أَبَدًا أَبَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رواہ البخاری)

۱۴۵۴. وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدُ الْمُؤْمِنِ كَهَيْئَةِ الْخَامَرِ مِنْ لَذَّةٍ لَذَّةِهَا التَّوْبَةُ تَعْرِفُهَا مَرَّةً وَتَعْرِفُهَا أُخْرَى حَتَّى تَبْلُغَ أَجَلَكَ وَمَقْدُ الْمُسَافِرِ كَهَيْئَةِ الْأَدْرِجِ الْمُجِدِّ بِهَيْئَةِ الْبَيْتِ لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ خَافِي يَكُونُ الْوَيْعُ أَهْمًا مَرَّةً وَآجِدَةً -

حضرت ابو مرثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا لالہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی رنج تکلیف، فکر اور غم نہیں پہنچا یاں تک کہ جو کاشا اس کے گھٹائے تو اس پہن کا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار شریف پر میرے ہاتھ میں تھم رہا تھا کہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شہید بخارہ سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے آنا بخارہ جوتا ہے جتنا تم میں سے وہ شخص کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ جس شخص کو ہوتا ہے فرمایا اے میرے کارنامہ دہا کہ! مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے غلظت کوئی اللہ تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح دھت سے پتے گرتے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفق اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے ادا گروں یا عسری سے تکیہ لگاتے ہوتے تھے ابھی کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراؤں۔ (بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم فارغ کی ہے جس کو ہوا لاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال منبر پر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اترنا لگے نہیں ہوا تو یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ التَّوْبَةُ تَسِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الدَّارَةِ لَا تَزَالُ تَهْتَرُ حَتَّى تَسْتَصِنَدَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَوَّلِ أَشَاطِبِ قَدَالٍ مَالِكٍ ثُمَّ قَوَّضَهَا فَكَانَتْ الْعُشَى لَا تَارِكَةَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِيحُ الْعَشَى كَمَا كُنَّا تَدُوبُ عَطَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُدُوبُ الْكَلْبُ يَتَّبِعُ الْقَوَا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۵۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ مِنَ الْعَبْدِ أَوْ سَافَرُوكَيْبُ لَمْ يُوَسِّلْ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْهَا مَوْبُوحًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاهُونَ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ عَمَلٌ يَكْفِيكَ الْكَفُورَ وَالْبُكُورَ وَالْفَرِينَ وَمَنْ سَاحِبَ الْهَدْيِ وَالشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ فَكَانَتْ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّاهُونَ فَاجْتَبَاهَا أَنَّهُ عَذَابُ اللَّهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَكَ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ لَيْعَةِ الطَّاهُونَ فَمِمَّا كُنْتُ فِي مَكَّةَ مَنَازِلًا مُعْتَصِمًا بِعَمَلِكَ أَنَّهُ لَا يُجِيبُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ وَمَثَلُ لَيْعَةِ شَيْئَانِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی گھاہ ہے جس کو ہوا جھکا کر رہتی ہے اور مومن جھکتے کام ہوتا رہتا ہے ابھی منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اٹھاتا جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائب سے معلوم فرمایا کہ کیا آپ تم کو کپڑا کیوں دے رہے ہیں کہ میں نے آپ سے کپڑا نہیں دیا اس وقت سرکار نے فرمایا بخدا کہ اگر وہ کوئی کپڑا نہ دے گا تو میں اس کو اس کی موت سے بچاؤں گا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ پیر ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے اعمال میں اتنا بھروسہ کرنا کہ جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعونیں ابتلا ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پنج ہیں۔ طاعون سے مرنے والا۔ بیش کی پیری سے فوت ہونے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ کسی چیز سے دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو سرکار نے فرمایا عذاب الہی ہے جس پر ہر انسان اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومن کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبا کی حالت میں ممبر کے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرمایا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔

(بخاری)

۱۳۶۲۔ وَعَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْسَ الْخَالِيَةَ وَجَعَلَ أَرْسَلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَكَانَ مَعَهُمْ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَكَالْغَدَاةِ عَلَيْهِمْ فَكَانُوا وَقَعُوا بِأَرْضِهِ فَكَانَتْ لَهُمْ بِهَا كَلَامٌ يَخْرُجُوا فَرَادَا مِنْهُ۔

(متفق علیہ)

۱۳۶۳۔ وَعَنْ أَبِي قَالَ يَمُوتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَالْمُهَيَّجَةِ تَلْعَا فِي إِذَا الْهَيْئَةِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ بِهَا مَلَكَ مَسْرُومٌ مَعَهُ مِثْقَالُ الْجَنَّةِ نِيرَانًا حَبِيرًا۔

(رواه البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون عذاب الہی ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلے قوموں پر نازل کیا گیا تھا مگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ ملعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو ملط ملعون کا وبا شروع ہو جائے تو وہاں سے فوراً اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اب کریم فرما ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو خوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کروں گا روٹی کے ہیں دو خوب چیزیں صبر و وقار انھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۶۴۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مَآ مِنْ مَسِيرٍ يَحْدُ مَسِيرًا مَعَا وَهُوَ إِلَّا عَلَى حَلِيهِ مَسِيرُونَ أَلْفَ مَسِيرٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ وَلَهُمْ عَادَةُ عَرِيشَةٍ إِلَّا عَلَى حَلِيهِ مَسِيرُونَ أَلْفَ مَسِيرٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ وَكَانَتْ لَهُ خَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رواه الترمذی و ابوداؤد)

۱۳۶۵۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَادَةً فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ وَجْهٌ كَانَ يَمُوتُ۔

(رواه أحمد و ابوداؤد)

۱۳۶۶۔ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَصَّاهُ أَحَدٌ مِنَ الرُّسُلِ وَفَعَلَا أَخْبَأَ الْمُسْلِمُ مَخْلِبًا يَجُودُ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْقَالَ حَبِّ خَرْدَلٍ۔

(رواه ابوداؤد)

۱۳۶۷۔ وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَصَّاهُ أَحَدٌ مِنَ الرُّسُلِ وَفَعَلَا أَخْبَأَ الْمُسْلِمُ مَخْلِبًا يَجُودُ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْقَالَ حَبِّ خَرْدَلٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسافر کی عیادت کرتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے بے مصروف دعا رہتے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک درجہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہر مسافر کو پہلے مسلمان بھائی کی اجرو قرب کی میت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (بیدل) سفر کے بدلہ جہنم سے روک دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان یا عیسائی جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت ساتھ رہے یا حج و عمرہ کی بات کہے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو عرش عظیم کا نام لیا جائے وہ اس کے لئے عیادت ہو کر رہے گا۔

حضرت علیؓ بن ہدیہ جناب امیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بنی
عائشہ مدینہ سے سلام کیا آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کے واسطے میں
یتاشم جو کہ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کر دیا چاہے پوشیدہ
تھے اس کا حساب لگاؤ اور اللہ کے اسی فرمان کے واسطے میں بھی یتاشم جو
تھی پُر عمل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جناب عائشہؓ نے فرمایا جب سے
میں نے اسی بات سے ہی سرگرمی سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نہ

وَالشُّكْرَ حَتَّى الْوَسْطَةِ يَكْتُمُهَا فِي بَيْتٍ قِيَمَتُهُ مِائَةُ مِائَةٍ
فَيَقْرَأُهَا حَقًّا إِنَّ الشُّكْرَ لَيَقْدِرُ مِنْ دُرِّيَّةٍ كَمَا
يَقْدِرُ الْبَيْتُ مِنَ الْأَصْحَرِ مِنَ الْكَبِيرِ

(رواہ الترمذی)

۱۳۴۲ وَعَنْ أَبِي مُرْسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ أَنْتَ كُنْتُ مَا قَرَفَا أَوْ
دَوَّعَا إِلَّا بِسَبِّ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ عَنْهُ الْفَرْقُ وَدَمًا
أَصَابَ بَلْعَمَ مَنْ مُؤْمِنَةٍ فَمَا كَسَمْتُ أَنَّهُ يَكْفُرُ وَيَعْتَمِدُ
مَنْ كَذَبَ

(رواہ الترمذی)

۱۳۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَنِ
كُلِّ نَفْثَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْوَسْوَءِ نَفْرَمٍ مِنْ بَيْتٍ لِلْمَلَائِكَةِ
الْمُتَوَكِّلِ بِمَا كَتَبَ لَا يَمُوتُ عَمَلُهُ إِذَا كَانَ ظَلَمًا حَقًّا
أَعْلَمُهُ أَوْ أَوْفَى إِيَّاهُ

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتَدَأَ الْمُسْلِمُ صَلَاتَهُ فِي حَيْثُ كَانَ
لِلْمَلَائِكَةِ كَتَبَ لَهُ صَلَاتَهُ حَتَّى يَذْهَبَ قَالَ يَكْتُبُ لَكَ
سِتْرًا مَشْهُودًا وَطَهْرًا فَإِذَا قَبَضَ مَعْرَ لَهْ وَرَجَعَا
تَقَامُ عِنْدَ اللَّهِ سِتْرَتُهُ الشُّكْرُ

۱۳۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ جُزْئِي الْفَتْحُ فِي
تَسْمِيَةِ الْمُسْلِمِ شَهِيدٌ وَالْعَرَبِيُّ شَهِيدٌ فَهَذَا صَاحِبُ
الْحَارِثِ الشَّهِيدُ وَالْأَلِيَّ شَهِيدٌ وَالْمُتَكَلِّمُ شَهِيدٌ
وَالْمُتَكَلِّمُ شَهِيدٌ وَالْأَلِيَّ شَهِيدٌ فَهَذَا الشَّهِيدُ شَهِيدٌ
وَالْمُتَكَلِّمُ شَهِيدٌ وَشَهِيدٌ شَهِيدٌ

(رواہ ملائکہ و ابوداؤد و النسائی)

۱۳۴۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ لَا يَكْفُرُ شَرُّ النَّاسِ
قَالَ لَا يَكْفُرُ يَبْتَغِي الرِّجْلَ عَلَى حَبِيبٍ وَبِهِمْ كَيْدٌ

محبت میں سلسلہ میں سوال نہیں کیا جاتا جب حد یقین فرمایا ہو کہ اسے فرمایا
تھا یہ سب پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عتاب ہے جس میں کوہ بندے کو بخیر کسی اور
پرستی میں مبتلا کرنا ہے یہاں تک کہ سال میں سے کچھ چھوڑ جس کو وہ اپنی آستین
میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہارِ افسوس کرتا ہے وہاں تک کہ
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ تکلیف
پہنچتی ہے وہ گم ہو جاتی ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرماتا ہے
بہرہ بہت زیادہ دیکھ اس کے بعد اس کے ساتھ بہت کلمات فرمائی کہ کوئی
مصلحت پہنچتی ہے وہ سلسلہ اعمال کا ثمرہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند کرتا ہے

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے جب نبی کے مسنون پر کلمہ پڑھا جائے اور
اس مال میں پورا ہوتا ہے تو اس کے نام لکھ لکھنے سے فرشتے سے مشورہ فرماتا
کہ اس کے اعمال اسی طرح کھڑے ہیں اس کی محنت کی حالت میں کھڑے
یہی تک کہ اس کی محنت سے ممکن کر دیں یا اپنی طرف ہلکے ذریعہ سے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم فرمایا جب ہر کسی مہمانی فارغ ہو جائے تو اس پر شکر
پڑھا جائے تاکہ اس کی محنت کی حالت کے پتہ چل جائے کہ جو دعائیں
محنت کی حالت میں پڑھا کر اس کو سبائی تو اس کے گناہوں میں اسے پاک کر
دے اور جو اسے دعا کر اس کو موت آجائے تو اس کی محنت فرمائی جاتی ہے

حضرت ہارون بن عسکری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہر مہمانی میں ہال دینے کے علاوہ بھی سات افروشاں
کا تر تپانے میں طاعون میں مرے والا۔ ڈوب کر مرے والا۔ ذاتِ اصعب
کے مرے ہیں مبتلا کر مرے وہ۔ بیضی مرے والا۔ جل کر مرے والا۔ کسی چیز
سے ڈوب کر مرے والا۔ وہ محدث ہر روز کی سکھو اور ان میں فوت ہو یہ تمام کے
تمام شہادت کا مرتبہ دیتے ہیں۔

(ماکس ابو داؤد و نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ ماٹھار سائیت میں سب سے زیادہ صحت و خیر
پر کی گئی تو اس کے فرمایا اے ایسا ہر عجمی کے مثل میں عجمیوں کی مثل ہے

كَانَ فِي دِينِهِ مُلْكًا وَاقْتَدَا بِلَاةٍ كَانَتْ فِي دِينِهِ
رِقَّةً هَوَيْتَ عَلَيْهِ قَسَا ذَاكَ كَذَلِكَ حَتَّى تَبْتَغِي عَلَى كَذِبِي
مَا لَمْ تَكُنْ رَوَاهُ الرَّقِيقِينَ وَأَبْنُ مَكْنَةَ وَالْعَارِضِيُّ وَفَالِ
الرَّقِيقِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَوَاتِرٌ -

۱۳۴۶ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغِيظُ أَحَدًا بِمَوْتِ
مَوْتِ مُحَمَّدٍ الْبَنِيِّ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَالشَّافِعِيُّ)

۱۳۴۸ - وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَكَنَ وَهُوَ بِالسُّبُوتِ وَرِجْلُهُ قَدَمٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَنْزِلُ
فِيهِ فِي الْقَدَحِ لَمْ يَسْتَمِدْ وَجْهَهُ كَمَا يَقُولُ الْمُهَذَّبُ
عَلَى مُتَكَرِّرَاتِ السُّبُوتِ أَوْ مُتَكَرِّرَاتِ السُّبُوتِ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَأَبْنُ مَكْنَةَ)

۱۳۴۹ - وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكَ اللَّهُ بِشَيْءٍ وَالتَّحِيرُ مَعَكَ لَهُ
الْعُمُومَةُ فِي الشَّيْءِ فَلَا آتَاكَ اللَّهُ بِشَيْءٍ وَالتَّحِيرُ
أَشَدُّ حَتَّى يَدْنِيكَ حَتَّى يُزِيلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ)

۱۳۵۰ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ لَزِمَ عَمَلَهُ الْبِرَّ آوَمَهُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَهْلَكَ هَمُّهُمْ كَمَنْ رَضِيَ قَسَلَهُ
الْزِيَارَةُ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ الشُّكْرُ -

(رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَأَبْنُ مَكْنَةَ)

۱۳۵۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَمُوتُ الْمَرْءُ بِالْمَلَائِكَةِ إِلَّا بِمَوْنٍ أَوْ تَقَرُّبٍ
فِي نَفْسِهِ وَمَلَائِكَةُ اللَّهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِمْ مِنْ
خَطِيئَةٍ رَوَاهُ الرَّقِيقِيُّ وَدُرَيْ مَالِكٌ وَهُوَ قَالَ
الرَّقِيقِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مُتَوَاتِرٌ -

۱۳۵۲ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَالِدٍ السُّكْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ
۳۶

اور سالانہ کو اس کی صلاحیت کے مطابق تائید میں جتنا کیا ہے اگر
وعدہ کے معاملات میں موت اور تعلیق تو ان میں بھی نعمت ہوتی ہے اور
اگر وہی ہی حصل نہیں تو ان میں بھی نعمت ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر ہوتا ہے
اللہ میں یہ چل رہا ہے اور اس کے تمام اعمال میں گناہ نہیں لکھا تو ان میں
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اہل سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس
بجانب کسی کی تسلی موت کی آمد نہیں کرتی۔

(ترمذی - نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب رفیق اہل سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک لخت
میں چل رہا تھا آپ اس میں داخلہ لے لے اور ہاتھ ہر سہیل کر گئے
خداوند موت کی سختی یا دشمنی اس کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا
میں جلد مراد دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی
نہیں چاہتا تو اس سے باہر رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی
پوری پوری جزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میری بات سے ملے اور اللہ تعالیٰ جب کوئی قوم
سے محبت فرماتا ہے تو اس کو بتلاں ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر
ہو اس کے لیے صاف ہے اور جو ناشکری اور جھوٹ کرے اس کے لیے غضب آتی
ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عبد البر بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ بتلاں ڈالیں تاکہ اللہ میں گناہ
سبب تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے دہر کوئی
گناہ ہو گا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا۔

۳۷

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور والدہ کے بعد

عَنْ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اسْتَبَقَتْ لَهُ مِثْلُ اللَّهِ مِثْرَةً لَمْ يَسْلُخْهَا
يَسْتَمِدُّهُ اسْتِلاَهُ اللَّهُ فِي حَسْبِهِ أَذَى مَالِهِ أَذَى وَلَدِهِ
مُثْرَ مِثْرَةٍ عَلَى ذَلِكَ حَقِّي يَبْلُغُهُ الْمَنْزِلَةُ الَّتِي
سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَالِدٍ)

۱۳۸۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُبَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَإِذَا جِئْتُمْ
بِشَيْءٍ فَتَسْعَوْنَ مِثْلَهُ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْمَنَافَاةَ وَكَفَرًا فِي
الْهَرَمِ حَقِّي يَبْلُغُكُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ بَيِّنٌ)

۱۳۸۴ وَ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى أَهْلُ الْعَاوِمَةِ يَرَى مَا لِيَقْبِرُوا يَنْفَعِي
أَهْلُ الْمَكَّةَ الْقُبُورَ تَوَاتَّ حُبُّهُمْ وَكَانَتْ خَرِجَتْ
فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَامِ يَنْفَعِي - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ بَيِّنٌ)

۱۳۸۵ وَ عَنْ عَائِدَةَ الزَّاهِرَةِ قَالَتْ كَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا تَوَضَّأَ
الشَّكْرَ لَمْ يَكُنْ قَائِمًا اللَّهُ مُرَوِّجٌ وَمَنْ كَانَ كَيْدًا لَهَا
مَنْعِي مِنْ دُفْعِهِ وَمَنْعَةُ لَهَا فَيَسْتَقْبِلُهَا وَلَقَدْ
الْمَنَاقِبُ إِذَا سَمِعْتَ كُفْرًا أَعْلَى كَانَ كَالْمُؤْمِنِ يَنْفَعُهُ أَهْلُهُ
كُفْرًا أَوْ كُفْرًا يَدْرُسُهُمْ فَكُنْ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرِضْتُ فَقَالَ
فَقَالَ كُفْرًا عَنَّا فَلَسْتُ وَمَكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۸۶ وَ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا مَعَهُ عَلَى الْمَرْيُومِ فَنُفِثَ لَهُ فِي
أَسْفَلِهِ فَمَنْ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطِيبُ بِسُكُونِهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ -

رعایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو ہتھ کی
بانگاہ سے جب ایسا خوف عزت عطا ہوتا ہے کہ جس کو وہ اپنے احوال
کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدلیں۔ سارا اور ہلا دیں
کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر جو
تو فی سخط فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ درندہ یا اس منزلت کو حاصل کرتا
حضرت عبد اللہ بن شہیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اللہ اس کے پہلوئیں بنا کر
مسلک بلانیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ جائیں اس سے چوک گئیں تو ہر پہلو
کے پہلو پر کرتا ہے تو زندگی نے اس حدیث کو فریب کہا ہے۔

حضرت عابدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اقامت کے دن جب جگہ کے نش و نگار کو دیکھا تو
سے اور رہائے گا تو دنیا میں ماحول سے رہنے والے لوگ متاثر ہو کر گمشدہ
ہوں گے کھانوں کو بھی دنیا میں قہجروں سے کاٹ دیا جائے گا کہ آج نہیں بھی
اڑ رہا تھا تو زندگی نے اس حدیث کو فریب کہا ہے۔

حضرت عابدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص فرمایا کہ میں جب بیماری کا شکار ہو کر
شعاب ہر تہہ تہہ مستحکم کی ساتھ بیماریوں کا کفارہ بن جائی ہمارے
مستقبل کے نصیحت کا سبب بنتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت پاتا
ہوتا ہے تو اس میں شکی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھروالے بانٹتے ہیں
اور بعد میں کھول دیتے ہیں بعد اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کھول دیا جائے
کھول گیا اس کو قہر پائی شخص نے اسے کہہ دیا کہ رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے
خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سرکار نے فرمایا یہاں سے اللہ
جائے تم میں سے نہیں ہو۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے
ظن کر دینا کہ اسے کشتی کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار
کو شربت ہوگی یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی، ابن ماجہ لیکن حاج
ترمذی نے اس حدیث کو فریب کہا ہے۔

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ان کے پیٹ سے مار دینی بیٹ کی بیماری سے مراد اس کو قبر میں غائب نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو فریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے سے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار میں کی ولایت کے لیے سر زمین کے اعلان کے سربانے میں نہ فرمایا تم مسلمان بنو یا تو انہوں سے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جب یہ کہہ دوام صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام یہودیں اس سب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص میں مرض کی حیثیت کو مانگے تو ایک فیہی بنکہ مذاکرہ ہے بلکہ شہادت بخیر اپنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک فراخ حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دربار سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اسے ابوالحسن سرکار نے کس حالت میں بھیج دیا ہے تو آپ نے فرمایا بخیر وہاں اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

حضرت سعد بن ابی ہاشم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی سعادت نہ دکھا دوں میں نے کہ بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک سال خدمت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی ہو کہ یا رسول اللہ مجھے سرگرمی کا وہ دم ملے ہے اور یہ وہ باقی نہیں رہتا آپ مجھے لے کر فرمائی تو سرکار نے فرمایا اگر آپ کو تو اس پر مگر کہ جنت حاصل کر لو اور پھر قومیں دعا گو ہوں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خالق نے کہا میں اس پر

۱۳۸۷۔ وَعَنْ سَيْحَانَ بْنِ مُسَرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَلَّكَ بَهْمَةٌ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ (رواه أحمد) وَالْقَوْمِيَّةُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرِيبٌ۔

۱۳۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عَلَاءُ مَرْهُومًا يُعَذِّبُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُمْ قَالَا هَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبُهُ فَفَعَدَّ عُنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمَ فَنَظَرُوا إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطَمَّ أَلْفَ عَشْرٍ فَاسْلَمَ قَبْرَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ الْخَمْدُ وَلَوْ الْكَلْبُ الْخَمْدُ مِنْ الشَّكْرِ۔

(رواه البخاری)

۱۳۸۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ مَوْصِفًا كَادَى مُتَاوَمًا وَمِنْ النَّصَاوِ وَبَكَتْ دَعَاكَ مَسْكَالًا وَتَبَدَّدَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنَورًا۔

(رواه ابن ماجہ)

۱۳۹۰۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ عَزَيْتَ لَعْنَةً مِنْ مَسْكَالٍ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَلْبُ فِي مَوْتِهِ فَقَالَ الثَّانِي يَا أَبَا الْعَاسِمِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ تَارِقًا۔

(رواه البخاری)

۱۳۹۱۔ وَعَنْ عَلَاءِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ أَسْرَافَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُنْتُ سَمِعْتُ قَالَ لَوْنِي الْمَرْءُ الشَّوْءُ أَنَا أَنْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْرَهُ قَلْبِي أَتَكْتَفُ قُلُومُ أَلَمْ تَلِ فَقَالَ لَنْ تُشَوِّبَ صَبْرِي وَلَوْ أَنَّ الْجَنَّةَ تَوَارَتْ مِنْ دَعْوَتِ اللَّهِ أَنْ يُعَاقِبَكَ فَقَالَتْ أَصْبَحْتُ فَقَالَتْ إِنْ لَمْ أَتَكْتَفُ كَادِمُ اللَّهِ أَنْ لَمْ أَتَكْتَفُ قَدْ خَالَهَا۔

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۲۹۲۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۵۶
 الْمَوْتُ فِي رَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَالُ
 رَجُلٌ هَبْنِي قَالَ وَلَوْ بَيْتٌ بِمِثْلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْنِي مَا يُدِيرُكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ
 أَتَاكَ بِمِثْلِهِ فَكَفَرْتَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُوَسَّلًا)

۱۲۹۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَشْجَبِ وَالْأَشْجَبِيُّ الْأَعْمَى
 ۵۷
 حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ ﷻ كَيْفَ أَصْبَحْتَ
 قَالَ أَصْبَحْتُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ ﷻ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ ﷻ كَيْفَ أَصْبَحْتَ
 وَنَحْنُ الْخَلْقُ الْخَلْقُ قَالَ فَأَجَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

إِذَا آتَاكَ ابْنُكَ حَبِيبًا مِنْ بَنِيهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَخُودِي
 عَلَى مَا آتَاكَ مِنْهُ فَإِنَّهُ يَقُولُ مِنْ مَشْجَمِهِ ذَلِكَ
 كَيْفَ رَزَقْتَهُ أَهْلًا مِنْ الْعَمَلِ وَ يَقُولُ الرَّبُّ يَكْفِي
 وَكَأَنِّي آتَاكَ مِنْهُ مِنْ مَبْلُورٍ فَابْتِكِرْ فَابْتِكِرْ مَا
 مَنَعَكَ تَجَرُّدًا لَهُ وَمَنْ مَنَعَكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۹۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۵۸
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُ ذُو بَعْضِ الْعَبْدِ وَكَفَرْتُ بِهِ
 مَا يَكْفِي عَائِشَةَ الْعَبْدُ ابْنُكَ اللَّهُ ﷻ يَا خَيْرُ رَحْمَةٍ
 عَمَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۹۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۵۹
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَحْمِلُ الرَّحْمَةَ
 حَتَّى يَمُوتَ فَمَنْ عَادَ لَمْ يَزَلْ يَحْمِلُ الرَّحْمَةَ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

۱۲۹۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 ۶۰
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ لَحْدًا لَحْدًا حَتَّى قَرَأَ اللَّهُ مِنْهُ فَلَمْ
 يَمُتْ النَّارُ فَلْيَطْوِهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَفِرَّ فِي نَهْجِهِ

تو میرے کہل گئی لیکن جلد کے دوران میرا سر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرمادی
 حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں پہاگ موت لگی تو اس پر
 پہاگ شخص نے کہا کیا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا ہوا اس وقت
 سیکھنے اور تاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کی چاری میں مبتلا کرتا
 تو اس سے گناہوں کا کھلہ ہو جاتا۔ (امام مالک سے مرسل)
 روایت کیا

حضرت قتاد بن اوس اللہ جناب مناجی رضی اللہ عنہم روایت
 کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی حیات کے لیے گئے اور میرے معرکہ
 میں کسی گندہی تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس پر تو قہر جناب خداوند نے
 کیا تیرا گناہوں کی معافی اور غلطیوں کے معاف ہونے پر تو فخری ہو رہی ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہے ہیں کہ اگر اللہ اس میں جب کسی
 ایام میں نہ سکھ کر مرض میں مبتلا کرتا تو اس میں مصیبت پر نہ کرتا کہ ہمارے
 تیرے گناہوں سے ایسا ہی پاک ہو گا جیسا کہ وقت ولادت تیرا رب تعالیٰ نے
 (فرشتوں سے) بھی فرمایا ہے میں نے اپنے رب سے کہہ دیا کہ تیرے گناہوں
 میں نہ آتا اس کے علاوہ اس میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھے ہوئے ہیں
 اپنی صحت و مافیت کے دوران میں کیا کرتا۔

(احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائے ہیں اور ان کے کھلے
 کی کٹا سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو تیرے آگام کر دیتا ہے تاکہ اس
 کے گناہ ختم ہو جائیں۔ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی حیات کے لیے جاکے تو وہ دیکھے
 رحمت میں ہر روز کھائے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ سب
 رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو باقی رکھ
 بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا وہ اس کو پانی سے نہ کھائے اور نہ کھائے

حَیَّاهُ وَلَیْسَتْ قَبْلِ حَرِیْثَةَ قَبْلُ قَوْلُ یَسُوهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اَشْیَیْ
عَبْدُكَ دَعَوْتِیْ رَسُوْلُكَ بِمَدِّ مَلَكُوْةِ الْمُنْبِیْهِ قَبْلُ
مَلَكُوْمِ الشُّمُوبِ وَیَسْتَقِیْمُ فِیْهِ ثَلَاثُ عَشَرَ ثَلَاثَ
اَیَّامٍ قَرَأَ لَعْنَتُہٗ فِیْ ثَلَاثٍ فَتَحَسَّیْ قَرَأَ لَعْنَتُہٗ
فِیْ خَمْسٍ فَسَبَّہُ قَرَأَ لَعْنَتُہٗ فِیْ سَبْعٍ فَبَسَّہُ فِیْ ثَمَا
لَا تَكْفَادُ تَجَاوَزْتُ مَا یُرَدِّیْ اَمَلُوْا عَزَّ وَجَلَّ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفَیْہِ ذَکَانَ ہَذَا اَحَدُیْکَ غَرِیْبٌ)

۱۲۹۷ وَعَنْ اَبِیْ حُرَیْرَةَ قَالَ ذُکِرَتْ الْحَقِیْقَةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَهَا رَسُوْلٌ فَقَالَ لَیْسَ
مَعِیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَا تَسْتَبَیْہَا فَاَتَتْهَا سَتْنِیْ الدُّنُوْبِ
کَمَا کُنْتُیْ التَّائِبُ لِحَقِّکَ الْحَقِیْقُیْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ اَبِیْ مَالِکَ)

۱۲۹۸ وَعَنْہُ قَالَ اِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَادَرُوْیْنَا فَقَالَ اَلَمْ یُذْکَرَنَّ اَنَّہُ لَکَا یُفْعَلُ
یَہُیْ تَارِیْ اَسْرَکُمْ عَلٰی عَشْرِیْ الْمُؤْمِنِ فِیْ الدُّنْیَا
یَسْتَوُوْنَ حُلَّةً مِنْ السَّکَرِیْمِ الرَّیْحِیْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْ مَالِکَ وَابُوْ یَعْقُوبَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۱۲۹۹ وَهَنْ اَمِیْرٍ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَللّٰہُ مُبْتَغَاہُ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَیَسْتَفِی
وَسَیْکَرِیْ لَا اَسْجُوْہُ اَحَدًا مِنْ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَخِیْرَکَ حَقِّیْ
اَسْتَوِیْ کُلَّ حَلِیْقَتِیْ فِیْ حَقُوْبِہِ وَیَسْتَوِیْ فِیْ ہَذَہِ مَا کُنْتُ
فِیْ رِیْءِہِ۔

(رَوَاهُ مُطَهَّرٌ)

۱۵۰۰ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ مَرَّ عَلَیَّ اللّٰهُ بِمَنْ سَعِیْرُ مَدَّ
فَجَعَلَ یَسْبِیْ فَعَقِبَہُ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَتِیْ اِلَّا بِحَبْلِ الْمَرْمِیْنِ
لَا فِیْ مِیْمَتِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقُوْلُ
الْمَرْمِیْنِ تَقَارَہُ قَدْ تَمَّ اَحَبُّیْ اَنَّهُ اَصَابَ بَنِیْ حَنْزَلِیْ
فَدَمَّرَہُ وَکَلَّہُ یُؤْمِنُ فِیْ حَالِ اَحَبِّہٖمَا یُرَکِّہُ یُکْتَبُہُ لِحَبِیْ
مِنْ الْاٰخِرِ اِذَا مَرَّہُ مَا کَانَ یُکْتَبُہُ لَہُ قَبْلُ اَنْ

میں داخل ہو جس طرح کہ خدا و ملائکہ۔ وہاں سے متفہماصل کر لیا
تو پھر بندے کو شفاعت کیسے کہے رسول اللہ کی تصدیق کرادیے۔ یہ
عمل سجدہ سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس شخص میں جو
لگائے اگر مائدہ نہ ہو تو پھر تین دن ایسے اگر پچ دن میں بھی مقصد حاصل
نہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہیستہ تو نو دن یہ عمل کرے اور
حکم خداوندی سے نوبل سے زیادہ نہ لکھیں گے نام تو مذہبی نے اس حدیث کو
غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کی خدمت میں ہمارا کاندہ کر دیا تو ایک شخص نے ہمارا کاندہ لے کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ہمارا کاندہ لے کر لے گئے ہوں کہ
اس طرح وہ کاندہ جس طرح لگ رہا ہے اس کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور
مریض سے فرمایا بشارت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں
دنیا میں ایسا داریں گے یہ مسلط کر دیا ہوں تاکہ کیا مت کہ دن اس کے لیے
یہ بار دو رخ سے کفایت کرے۔ (راحمہ ابن ماجہ شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا رب کرم کارشاد یہ ہے میرے عزت و جلال کی قسم میں
دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاؤں جس کی بخشش میں نے ارادہ کیا تھا ہے
یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے روزی میں تنگی کر کے اس کے تمام
گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (مذہب)

حضرت شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اللہ
میں مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے میں دیکھ
کر وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہار ناراضگی کیا تو جناب
عبد متین مسعود نے کہا کہ میں کی وجہ سے میں روتا کیونکہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ بخالتی ہے میں
اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے

يُصْرَفُ مِنْ مَتْنِهَا وَجْهٌ الْفَرْحَانِ -

(دَوَاكُ كَرِيمِ)

۱۵۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَرْجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ)

١٥٠- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرْيُومَ كُنْ
 بِرَأْسِهَا فَإِنَّ دُعَاءَهَا كَدُعَاكِ الْمَلَائِكَةِ -

(علاء الدين)

١٥٠٢. وَعَنْ ابْنِ مَقْبَرٍ قَالَ مَنِ الشَّيْءُ تَلَوْتُمْ
الْمَلَكُوتِي قَوْلَهُ الصَّغِيرُ فِي الرَّجَاءِ وَنَدَّاهُ يَحْيَى قَالَ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَاكَ تَرْتَلُّهُ
فَاخْتَلَفْتُمْ فَرَمُوا عَنِّي -

(رَبِّكَ لَا تُرِيدُكَ)

٣٠- هـ. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيَادَةُ قِرَافَةٌ تَقَافُ فِي يَدَايَةِ سَيِّدِي
بْنِ الْمُسَيَّبِ مُوسَلَا أَفْضَلُ الْبَيَادَةِ وَتُرْعَةُ الْبَيَادَةِ
رِوَاءُ الْبَيْتَيْنِ فِي شُعْبِ الرَّسْمَيْنِ -

۱۵۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا أَشْرَقِي قَالَ أَشْرَقِي حُبَّ نَبِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حُبُّهُ خَيْرَ حُبِّهِ هَذَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شِئْتُمْ مَرِئِينَ أَحَبُّكُمْ شَيْئًا فَلْيَكُونُوا.

(روایت ابن ماجہ)

١٥٠٥. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ يَقُولُ: «لَا يَكُونُ عَبْدٌ لِلَّهِ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَنْ يَكُونَ
 رَاضٍ بِمَا أَمَرَ بِهِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنْ يَكُونَ عَاقِبَةُ
 أَمْرِهِ خَيْرًا لِمَنْ يَكُونُ فِيهِ، وَأَنْ يَكُونَ فِيهِ رِجَاءٌ لِلَّهِ
 وَرَسُولِهِ».

اوطاقت و قوت کی حالت میں نہیں آتی ہے کہ جو عہدہ دار ملامت جنوسہ کے نامہ اعمال میں اقبال کو دیسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ محبت کی حالت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد ریاض کی عبادت کیا کرتے تھے۔

د این ماجہ شعلہ لایان

حضرت عزمین قطاب دینی الشہ حضرت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی حیات کے پہلے ہاؤ گواں رہو اپنے لیے دعا کے لئے کہو کہ عزمین رضی کی دعا قبولیت میں، ملائکہ کی دعا جیسی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ
عیادت کے وقت بیہ کے پاس غزوئی دین پیٹے اور شہداء کہہ کر جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران سب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے
شہید ہوئے تو مسکرائے اور یا صبر یا صبر یا صبر سے نالہ کرے۔

(۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقت آٹھ ماہ مساکین دشمنی کے دور دورہ ہو جائے اور فقیر ہوتا ہے حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (تخفیف الاموال)

حضرت امی عباس رضی اللہ عنہا ریت کر کے چیں کر رسول اللہ صلی
علیہ وسلم ایک مریض کی حیات کے لیے گئے اور وہ ان خیرات و صدقات
فراہمہ کے کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی مدنی کھائے کہ
دل چاہتا ہے تب سراوان نے فرمایا جس کے گھر گیہوں کی مدنی ہی موجود اپنے
بھائی کے لیے بھیج دے اس کی توقع سراوان نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کو کھانا
کی خواہش کرے تو کھانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ کن حرم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا
مرضِ طبعیہ اتنا تھا کہ وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے مگر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ناک و جنازہ پڑھا کر فرمایا کہ آپ کو اپنی جائے
پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آتی نہ ہوتی۔ یہاں بے عرص کیا یا رسول اللہ
اس کی کیا وجہ تو سرکار نے فرمایا کہ کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

۱۵-۲۱. وَكَانَ ابْنُ عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ عَزِيْزٍ شَهَادَةٌ ۝

١٥٠٤- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَيْمًا أَوْ رَقِيًّا
 وَنَسَمَةُ الْقَبْرِ رَغِيْبٌ وَرَجِيْعٌ فَلْيَسِّرْ بَرِيْقَةً مِنَ الْهَنْدِ.

١٥:٨ وَعَنِ الْيَهُودِ بْنِ سَلَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْتَسِبُ الشَّهَادَةُ الْمَوْتُ
 عَلَى فَرَسٍ مَعَالِي نَبِيٍّ مَعْرُوفٍ فِي الدِّينِ يَسْتَرْفِئُ مِنْ
 الْقَتْلِ أَوْ يَمُوتُ الشَّهَادَةُ أَوْ أَمَّا قَوْلُهُمَا كَمَا قَوْلُهُمَا
 وَيَقُولُ الْمَوْتُ لِمَا أَمَّا قَوْلُهُمَا عَلَى فَرَسٍ مَعْرُوفٍ
 لِيَقُولَ نَبِيُّهَا الطُّرُقُ إِلَى جَوَائِزِهِمْ قَالُوا أَشَبَّهَتْ جَوَائِزَهُمْ
 جَوَازَ الْمُتَشَرِّعِينَ لِمَا تَمُوتُ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ قَرَادَا
 جَوَازَهُمْ قَدْ أَشَبَّهَتْ جَوَازَهُمْ -

١٥٠٩ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ الشَّيْخِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ
سَلَامُهُ قَالَ الْفَارِسُ الْغَالِي كَالْفَارِسِ الْغَالِي
الْعَبَّاسِيِّ كَالْعَبَّاسِيِّ -

بَابُ تَعْمِيْنِ الْمَوْتِ وَذِكْرِهَا

۱۵۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتِمُّ لِي أَحَدٌ كَرَّمَ الْمَوْتَ إِلَّا تَامَ حَسْبُهَا فَلَعَلَّكَ أَنْ تَزِدَّ دَخْرًا وَأَوْفَى حَسْبُهَا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعِيبَ -

پہلی فصل

میرنگ کہ جسے قدم کا نا صاف ہو آجہا اسی جگر منیت میں دھوا کی بال آجہا سالانہ نہا جو

علامہ کو کسی بگڑا سوال کرنا ہے تو اس کی جگہ پُورائش سے اس کی موت کی
حضرت میں اس دینی حالت منہاجی مدایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا فرقت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ
ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس کی موت حالت عرق میں ہو، اوروہ ساری کھرتیہ حاصل کرتا ہے، فقہانہ قبرت محض ظاہر ہے اور اس کو حسرت سے رزق عطا کیا جائیگا۔ (راوی ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ، ابویان)

حضرت عرابی بن سعد رضی اللہ عنہ دعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنسید لودہ لوگ جن کی موت بہتر ہوئی ہے وہ ان سے مرنے والے سے بارہ گنا زیادہ اسی پر بھگتیں گے۔ مومن سب مرنا والے ان کے واسطے ہیں کہ ان کو اسی طرح موت میں آئی ہے جس طرح ہم مر رہے ہیں۔ لیکن مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بہتر موت آئی ہے۔ جب کہ میرا مرنا تھا چاہاں کہ نہ غموں کی طرف نہ بھجواؤں کہ نہ ظلم متحملین کی طرح نہ رہاؤں۔ تو یہ بیشک شہد کی طرح ہے میں درود ان میں سے نہیں جب ان دعاؤں سے مرنا ہوں، کہ نہ کسی وجہ سے نہ کہ نہ غم شہد کی طرح نہ کہ نہ احمد بن ابی حمزہ۔

حضرت حامد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ گناہ میدان جنگ سے بھاگتا ہے۔ (اصطفا حوالہ پر صبر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔) (امجد)

موت کی تمنا اور اس کی یاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ ایک دن سے خوشی یا رنج نیکیوں میں اسناد کو لے اور اگر بد کام ہے تو شایعہ برائے رب کے لیے قیام کرے۔ (بخاری)

گویا کہ تم مسافر یا راہ نور ہو۔ ہر سڑکی حدیث جناب ابی عمر فرماتے ہیں کہ
تم شام کو رو تیسری کلاں پہناؤ کہ وہاں جب صبح نہج اس وقت تمام کے غفلت رہو
اپنی صحت کو تیری سے اور نہ زندگی کو موت سے قیمت جان لو۔

(مکملی)
حضرت جبار رضی اللہ عنہ وایت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کس کو حبس ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

دست

دوسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے وداع فرمایا اگر تم پہاڑ تو میں تمہیں پہاڑوں
قیامت تک صحت اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب
فرمائے گا اور ایماندار کیا جو سب دی گئے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ
آپ جہانیں تو سب کو فرمایا رب کہ یہ وداع است کہوے گا کہ تم مجھ سے وداعات
چاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کہ یہ فرمائے گا کہس نے ہوا کہس
سگے خداوند ام ہتری رحمت سے مغفرت اور غفور کے طالب تھے تب کہ یہ فرمائے گا
میتو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ - علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے لوگو!) تم لوگوں کو حتم کہے بغیر ان باتوں کو نہ کہو کہ تم کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کسی طرح حیا کرو جس کے شان میں ہے مگر حق کیا یا نہیں اللہ ہم شمسے حیا کرتے ہیں اس کی حد کہتے ہیں سر پہ نہ ڈھکیں اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح اس کے شان میں بیان ہے اس حیا کو نہ دلتے کو پہلیے کہ سر کو غیر متد کے ساتھ نہ لگائے اللہ تکبر و سرکشی نہ کہتے اور پریت کو حرام پرچہ دے دھوئے اور آخرت کو چاہے اس کے لیے متا مسیح ہے کہ وہ دنیا کی برکت کو ترک کرے جس سے یہاں کیا اس سے اللہ تعالیٰ سے اس کے شان میں

١٥١٩ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لَدَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَا تَصْعَابَ اسْتَحْيُوا
 مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاةِ وَكُلُوا لَنَا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ
 نَبِيِّ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَنَبِيُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّضُوا الرُّؤُوسَ وَمَا دَعَى
 إِلَيْهِ خُفِّضُوا الْبَطْنَ وَمَا حَوَى قَلْبُهُ كَرَّمَ الْمَوْتَ وَالْإِسْلَامَ
 وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ رِيشَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ
 ذَلِكَ قَبِلَ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاةِ وَرَدَّاهُ

طریقہ حیا کی مداح احمد لکین امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے،
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو من کے لیے موت مقدر ہے۔

(شعب الایمان)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو من کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر
پسینہ آتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ والد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غضب میں مبتلا ہونے کی
طرح ہے اور اس صاحبہ یقی نے شعب الایمان میں اور درین صفائی
کتاب میں ورنہ مذکور کیا کہ غضب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سر میں کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نماز
کے عالم میں تھا اس سے سر رکھنے دیا وقت فرمایا خود کو کیسے پستے ہو تو عرض
نے کیا یا رسول اللہ میں اللہ سے طاعات کی تنہا رکھتا ہوں اور اللہ کا ہوا
ڈاتا ہوں۔ سر کار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع
ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرمادیتا ہے
جس بات سے وہ خوش ہو سکے اس سے محروم نہ فرمادیتا ہے راہی ماہر لکین

أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَبْتٍ غَرِيبٌ
۱۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْمَةُ النَّوْصِ الْعَوْتُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۵۲۱ وَعَنْ جَبْرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّوْصُ يَمُوتُ بِعَفْوِ الْبَيْهَقِيِّ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي النَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۲ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْعَمَاءِ وَاحِدَةٌ وَاحِدَةٌ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِهِ لِإِبْرَاهِيمَ وَنَوْبِ فِي
رِجَالِهِ أَحَدُهُ اسْمُ الْكَافِرِ وَخَمْسَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ -

۱۵۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى نَجَاتٍ وَهُوَ فِي النَّوْصِ فَقَالَ كَيْفَ نَجَاكَ
قَالَ أَرَجُّهُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ نُورِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ فِي قَلْبٍ
عُشْرِي وَمِثْلُ هَذَا الْمُؤْمِنِ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو
وَأَمَّا مِثْلُ هَذَا - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ الْبَيْهَقِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَبْتٍ غَرِيبٌ -

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر منے کی تہا نہ کہو کہ جو جائسی کا موقع محنت ہے تحقیق
مطلوبہ کی طاقت یہ ہے کہ بندے کی ضرورتیں جو اللہ تعالیٰ اس کو
اپنی اطاعت کی طرف ماضی فرما دے۔

(احمد)

حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میں نصیحت فرمائی کہ
ہم پر وقت طاری ہو گئی اور جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لے لے
کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سر کار نے فرمایا اسے سعد کیا میرے پاس بیٹھو

۱۵۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ قَبْلَ مَوْتِ الْمُكْطَبِ شَيْءٌ بَدَأَ
مِنْ السَّعَادَةِ وَأَنْ يَكُونَ عَمَّا لَعَبٍ وَبَعْدَهُ اللَّهُ عَزَّ
جَلَّ إِلَّا تَابَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا دَرَقَسًا فَجَلَسَ سَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَاصٍ فَذَكَرُوا لَعَبًا فَقَالَ يَلْبَسِي رِيثٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَيْعَسِي

تَشْتَقِي الْمَوْتَ قَرَدًا ذَلِكَ كَذَلِكَ مَرَّابٌ ثُمَّ قَالَ يَا
سَعْدُ إِنَّ كَيْفَ خَلَقْتَ لِلْبَشَرِ كَمَا كَانَ عَمَلُكَ وَ
حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۲۶ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُصْطَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ
مُتَّابٍ رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ سَمِعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ كَعَدَمِ الْمَوْتِ
لَقَسَمْتُ بِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ وَنَهَمًا كَذًا فِي حَبَابِ بَيْتِي الْوَلَدِ
لَا تَبْعِي أَلْفَ وَرَهْوٍ قَالَ ثُمَّ أَقْبَى يَكْفِيهِمْ كَمَا رَأَى
بَيْنَ رَقَالٍ وَفِيهِ حَمْرَةٌ كَعَدَمِ حَمْرَةٍ لَقَسَمْتُ بِالْبُرْدَةِ
ثَلَاثًا لَمَّا رَأَيْتُكَ عَلَى رَأْسِهِ فَلَمَسْتُ عَنْ كَدَمِي
فَمَا أَجُولْتُ عَلَى كَدَمِي ثَلَاثًا عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مَدَدْتُ يَدِي
رَأْسِهِ وَصَحِيلَ عَلَى كَدَمِي الْإِسْرَافِيُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الْبَيْهَقِيُّ وَالْإِسْرَافِيُّ لَمْ يَرَوْا فِي يَكْفِيهِمْ إِلَّا

الْخَيْرُ -

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

حضرت در سعید و الدہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب امر کو لوگوں کو اللہ اللہ
پر کہہ کر تلقین کرو (مسلم)

حضرت امام سہروردی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی بیمار کو قریب امر کہہ کر تلقین کرو تو
کلمات غیر کہو جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(مسلم)

۱۵۲۷ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ وَابْنِ عُرْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ نَحْنُ لَمْ نَكَلِّهِ إِلَّا اللَّهُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲۸ وَ عَنْ جُرَيْجٍ أَوْ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ مَرُءٌ الْمَرِيضُ أَوْ الْيَتِيمُ فَقُولَا
حَيًّا يَا مَرْءَ الْمَرْيُوتِ يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مرتبہ اول کے قریب تین کے کلا

١٥٢٩ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُ مُوسِمَةٌ فَيَقُولَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِمْ تَأْتِيهِمْ ذَاكَ الْيَوْمَ رِجْعُونَ أَكْثَرُ عُمْرِي فِي مُوسِمَيْي وَآخِرِي فِي غَيْرِ أَمَمَةٍ إِلَّا آخَذَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ أَمَمَةٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنِّي أَيْ سَمِعَهُ أَذَلَّ بَيْتِي فَأَجْرَنِي رَسُولِي تَوَكَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَلَّى قَدَمَيْهَا فَآخَذَ اللَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رداۃ المسئرين)

١٥٣١. وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَقْبَضَهُ ثُمَّ قَالَ لَكَ النَّدَامُ إِذَا فُيْتُ سَبَعُ النَّهْرِ فَتَضَعُ يَدَيْكَ فِي أَعْيُنِي فَقَالَ لَا تَدْعُنِي عَلَى أَنْفُسِكُمُ الْوَيْفَاءُ فَإِنَّ الْمَوْتَكُمُ يُؤْتِيكُمْ مَنْ قُلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْمِرْ زَكَاةَ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي السَّمَاءِ يَبِّ وَأَهْلَهُ فِي قَبْرِهِ فِي الْعَالَمِينَ وَالْغُورِ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالسَّعَةِ لَهُ فِي تَعْمِيرِهِ وَتَوْجِيدِهِ فِيهِ -

(بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

۱۵۳۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَبَرَوْنِي (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

(مفتی محمد علی)

دوسری فصل

۱۵۳۲. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اخِرًا لَكُمْ اَكْرَمًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّ
 الْحَسَنَةُ - (رواه أبو داود)

(رواية التوراة)

۱۵۳۲. وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا حُمَةَ يَسَّ عَلَى حُرَاكُمِ
(بِرَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبْرَاهُ أَذْوَابُ مَسَاحِي)

(رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی وہ اہل بیت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا، عقیلہ، ام المہاجرہ، اجماع کے جیسے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سکھ دیا ہے۔ اور اس کے خداوند مصیبت پر عجیباً جرح فرمایا اور مجھے بہتر بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کرے۔ یہ میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال تھا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے تھا جو پہلے ہجرت کے کہ سرکار کی طرف مہرتے تھے لیکن میں نے یہ بات نہ کہہ کے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

عطا کریں۔ (مسلم)

عطا فرمایا۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیعت کے لئے قریش کے قبائل کی انھیں چھوڑ چکے تھے۔ سرکاسے بن کر ہند کے کیدارشا دفرایا بیشک کچھ طرح قبض ہوتی تبت نظر اس کے چچے باقی ہے کلات من کو گھروالے دھاڑیں مار کر رخصت لگے تو سرکاسے فرمایا اپنی ماحول کے لیے بھلائی کے سنا اور کوئی دعا ذکر دیکھو تو تباہ کلات فرختے تین کہتے ہیں اس کے بعد فرمایا خداوند اے اللہ سلمہ کی مغفرت فرما۔

ہدایت یافتہ لوگوں میں بن کے روایات جمع فرما اور یہاں تک کہ ان کا کباب بنے سے سارے جہانوں کے رہاں کی اور ہماری مغفرت فرماں کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

و مساحت خط افراز اربعه فتن کی قبر کو منقود لکھا۔ (مصلح)

حضرت عائشہ صدیقہ منی اللہ علیہا رعایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی کسی پادشاہ کا کلمہ تھا کہ اے اللہ! رستوں میں

مکرمہ - رشتہ دارانہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اور وہ داخل جنت ہوگا۔
(راہِ داؤد)

الرجاء

حضرت معقل بن ابی ارفعیؓ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ یسین پڑھو
راحمہ اللہ (ابن ماجہ)

راحمہ بیوہ داؤدہ ابن ماجہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار و حالت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا یہی وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے چہرے پر گری رہے تھے۔

(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جہر مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت حسین بن ورجح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ظہور بن ہار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ ظہور زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کرو اور رحلت کرو یہاں مردہ کو گھر والوں کے درمیان لیا و دھونکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابو داؤد)

عیمیٰ فضل

حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو والہ اللہ العظیم الکرم سبحان اللہ مبارک العظیم الحمد للہ سبحان العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کلمات خندہ دل کے لیے کیسے ہیں سرکار نے فرمایا مناسب اللہ محمد بن ماجہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس طافو آگے جس مرگہ شخص ہو گا ہر کہہ تو فرشتے کہتے ہیں ہساک جان ہو کہ بدن میں تھی اب اس حالت میں باقر امام مسرت اللہ رزق کی خوشخبری اور ایسے رب کریم کی طافات کی نوبت کے ساتھ توجہ سے تاراج نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقر کی مگر اچھی ہے جبکہ جس نے دہرائی ہے تو فرشتے اس کو ایمان بخلا کر لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال پڑتا ہے کہ تیرا کارن ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان دہلے

۱۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَلَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ. (رَدَّاهُ الْقُرْمِيُّ فِي قَابِوْدَاوْدَ وَاجْتِ مَلْحَةٍ)

۱۵۳۵ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَتْ أَبَا بَكْرٍ يَبْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ.

(رَدَّاهُ الْقُرْمِيُّ فِي دَابْنِ مَلْحَةٍ)

۱۵۳۶ وَعَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَجْجٍ أَنَّ خَلِيفَةَ بَنِي الْأَجْدَادِ مَوْحًا قَاتَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِتَالِ لَمْ يَرَ فِي مَلْهُةٍ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ بِهِ الْمَوْتُ لَمْ يَزَلْ يَبْكِي وَفَعِيلًا لَمْ يَكُنْ لَا يَنْفَعِي يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ أَنْ تَحْبَسَ بَيْنَ كَهْرَاءِ أَهْلِهِ.

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شِئْنَا لَمَرَّ لَكُلُّهُ إِلَّا اللَّهُ لَعَلَّمَهُ الْكُتُبُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ بَلِّغْ رُبَّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْزِمُنَا قَالَ أَجْرُهُ وَاجْرُهُ.

(رَدَّاهُ ابْنُ مَلْحَةٍ)

۱۵۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ قَدْ أَكَلَتْ الرُّوحُ صَالِحًا قَالُوا الْحَرِيَّةُ أَوْ هِيَ النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَمْ فِي حُمَيْنَةٍ وَأَبْشِيرُهُ رَدَّجٌ وَرَحْمَتَانِ رُبِّ قَدِيرٌ مَحْسَبَانِ كَلَّا تَرَى أَنْ يُقَالَ لَهَا ذُلٌّ حَتَّى تَعْرِفَ يَوْمَئِذٍ بِهَا إِلَى الشَّامِ فَيَقْتَمُ لَهَا فَيَقَالَ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَا نَ يُقَالَ سَوَّجِبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَمْ فِي حُمَيْنَةٍ وَأَبْشِيرُهُ

يَذُوحُ وَيُجَاعِبُ قَدِيحٌ عَذِيْرٌ عَصْبَانٌ فَلَا تَوَالٍ يُعَالُ لَهَا
فَإِنَّكَ عَلَىٰ تَتَوَالٍ إِلَى الشَّامِ الْغَنِيَّةُ اللَّهُ مَا دَا كَانَتْ
الْمَرْجُلُ السُّوْرَةَ قَالَ أَخْرَجِي أَهْلَهَا النَّفْسُ الْحَيَّةُ كَانَتْ
فِي الْهَيْسَةِ الْقَبِيْثَةِ أَخْرَجِي قَرِيْمَةً قَا تَشُوْرِي بِهَيْسِيُوْد
خَتَانِي قَا أَخْرَجِي مِنْ شَوْهِيْمٍ أَرْوَجُ مِمَّا سَرَّكَ يُقَالُ لَهَا
فَإِنَّكَ عَلَىٰ تَتَوَالٍ ثُمَّ يَذُوحُ بِهَا إِلَى الشَّامِ وَيُجَاعِبُ
لَهَا فَيُعَالُ مِنْ هَذَا أَمْعَالُ فُلَانٌ فَيُعَالُ لِأَمْرٍ عَصْبَانٍ
كَالْهَيْسَةِ الْقَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْهَيْسَةِ الْقَبِيْثَةِ أَرْجِي
قَرِيْمَةً قَا تَشُوْرِي لَوْ لُفِّعَتْ لَوِي أَرْوَجُ الشَّامِ تَدْرُسُ
مِنْ الشَّامِ ثُمَّ تَقْرُبُ إِلَى الْعَذِيْرَةِ

(دعاء ابن مسكويه)

۱۵۲۹ وَحَسْبُكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا أَسْأَلُكَ رُوحَ الْوَحْيِ تَتَلَفُفُ مَلَكُكَ
يُشَوِّدُهَا قَالَ حَتَّى تَذُوقَ كَرِيْمٍ طَيِّبٍ وَرِيْحَهَا دَمٌ كَرَمٌ
الْيَسْتُ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ رُوحَ الْوَحْيِ حَتَّى تَأْتِيَتْ
مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتَّى تَأْتِيَتْ
تَعْمُوْرِيَّةً فَيَسْطَلِقُ بِهَا إِلَى رُبُوْعٍ ثُمَّ يَقُولُ اطْلُبُوا أَرْوَجُ
إِلَى أَرْضِ الْأَحْلِي قَالَ ذَلِكَ الْكَافِرُ كَذَا أَخْرَجَتْ رُوحُهَا
قَالَ حَتَّى تَذُوقَ كَرِيْمٍ شَرِيْفًا وَرَدَّ كَرَمًا وَيَقُولُ أَهْلُ
الشَّامِ رُوحَ الْوَحْيِ حَتَّى تَأْتِيَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُعَالُ
الطَّيِّبُ بِهَا إِلَى أَرْضِ الْأَحْلِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رُوحُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْحَةٌ كَانَتْ عَذِيْرَةً مِنَ الْعِيْرِ
هَكَذَا - (دعاء مسكويه)

۱۵۳۰ وَحَسْبُكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَا حُوسِرَ الْمُؤْمِنُ أَنْتَ مَدِيْنَةُ الدَّجْرِ وَرِيْحُكَ
يَبْعَثُ فَيَقْرُونَ الْخُرُوجَ رُوحِيَّةً مَدِيْنَةً حَتَّى تَأْتِيَتْ
الْمَدِيْنَةَ وَرِيْحَانِ قَدِيحٌ عَذِيْرٌ عَصْبَانٌ فَيَذُوحُ كَأَمِيْبٍ رِيْحُ
الْيَسْتُ مِنْ حَتَّى تَأْتِيَتْ لَوْ لُفِّعَتْ لَوِي بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَأْتِيَتْ
أَرْوَجُ الشَّامِ فَيَقْرُونَ مَا أَلْبَسَ طَيِّبٌ وَرِيْحُ الْوَحْيِ الْغَنِيَّةُ

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید پاک بدن میں بھیجیں کہ تمام بدن
کی بشارت کے ساتھ دیکھ رب کی ملاقات کی امید بھی دی جاتی ہے چنانچہ
خمس عبادت ملتی ہے جیسا کہ یہاں لکھا ہے اس آسمان تک پہنچنے
پر اس تک پہنچا کر وہ شخص براہ راست اس سے ملک الوہیت کہتے ہیں
اسے نصیب جان جو نصیب دین میں ملتی ہے اب کل اس حال میں کہ تو درست
قابل ہے تیرے ہر گمراہی پر پسند و نسی طرح کے مذاہب کی اطلاع ہے وہ
ہیات اس وقت تک کی جاتی ہے یہاں تک کہ میں نکلتی ہے چھوڑ کر آسمان کی
طرف نکلیا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوا دیا جاتا ہے فرشتے حضور کو کہتے
ہیں کہ ہاں میں بتا دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں
وہ ہے کہ وہ ملک مذکور صیغہ و نہی میں ملتا ہے مگر ماری کی بدست کی گئی ہے
تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہاں کی ماری کی بدست کی گئی ہے اور فر

تلقین مولیٰ کامیاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو وہ فرشتے اس کے لیے
آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب اللہ کہتے ہیں اس وقت پر جناب اللہ ہرگز
یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ رُوحِ شمس کا ذکر فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں
یہ پاک روح ہے آسمان کی طرف سے اُٹھ رہی ہے اور اس بدن پر اللہ کی
دست ہو رہی ہے وہ ہے اب رہا ہے اس روح کو کہہ کر کہ اس کی طرف سے جاتے
ہیں کہ یہ روح ہے اس کو قیامت تک کے لیے سدا و صدی کہتے ہیں کہ
جب کہ اس روح نکلتی ہے وہی روح ہے جو خدا فرماتے ہیں اس وقت پر یہ تو
سرکار نے جناب اللہ سے اس روح پر صفت یا اس کی بددعا کر لیں
وقتہ تک کہ کہتے کہتے ہیں کہ روح دبا کی جانب سے آئی ہے اس وقت
بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سدا و جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں
اس وقت سرکار نے یہی بددعا کر لیا کہ اگر بددعا کے اور بھی جناب ابو ہریرہ سے

تلقین مولیٰ کامیاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آئے تو اس کے پاس
رحمت کے فرشتے سمیع و شہید لایا جاتے ہیں اللہ کہتے ہیں اسے روح جسم سے نکل
آس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو اب ہر
آستہ کی رحمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دیکھ رب کی طرف سے نصیب ان نہیں
ہے چھ روح شمس کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بردار

مہلہ جیو اسی حد تک کہ وہ اس کے کھنڈے سے جدا ہو جائے۔ (احمد رضا علی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ)

١٥٢١ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَتَابَةِ دَجْلٍ رَمَتْ
 الْأَنْصَارُ نُسُجُتًا إِلَى الْقَبْرِ فَلَمَّا يُبْعَدُ فَبَلَغَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجْلًا نُسُجُتًا كَانَتْ
 عَلَى رُءُوسِهَا الطُّيُورُ فِي يَوْمٍ مُرَوِّدٍ يَنْتَفِئُونَ فِي الْأَرْضِ
 فَرَكِعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْكُوبُوا ذَا يَا طُلُومٍ مَدَايِلَ لِقَدَمِ
 مَرْتَبِي أَوْ ذَلِكُمْ لَكُمْ قَالَتِ الْعَبْدَةُ الْمُرْسَلَةُ إِنْ كَانَتْ
 فِي الْبَيْتِ مِنَ الدُّنْيَا فَلَقَائِي مِنَ الْأَجْرِ مَرَلِ إِلَيَّ
 مَكُونُكَ مِنَ السَّمَاءِ يَمِينُ الرَّجُلِ كَانَتْ وَبِجْهٍ مِنْ النَّفْسِ
 مَعَهُ لَكُنَّ مِنَ الْفَتَابِ الْجَنَّةِ وَحَسْرَتٍ مِنْ حَسْرَتِ
 الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْعَلُوا مِنْهُ مَدَا الْهَيِّئِ نَحْوِي مِنْ مُلْكِ
 الْمَوْتِ مَكِيدِ السَّلَامِ حَتَّى يَجِيئَ وَشَدَّ رَأْسَهُ
 فَبَعَثَ إِلَيْهَا النَّفْسَ الْكَافِيَّةَ أُخْرِي إِلَى تَعْلُوقِ
 قَبْرِ الْمَوْتِ وَبِجْهٍ قَالَ فَتَحَرَّجُ نُسُجُتًا لَمَّا
 لَيْسَ الْقَطْرَةُ مِنَ السَّقَاوِ فَبَلَغُوا نُسُجُتًا
 أَخَذَهَا كَعْبَةً مَعَهَا فِي يَوْمٍ طَلُوعَ حَيٍّ
 حَتَّى يَأْخُذَهَا فَتَجْعَلُهَا فِي ذَاكَ الْكَفْرِ

لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور سطر
موجود ہے جس کو لے کر تم زمین سے آئے ہو پھر فرشتے رسول کی روح کو لے گئے لے کر
بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح دعاؤں و شادوں پڑھتے ہیں جس طرح عقاب
کسی کھر سے کھٹے انسان کو دیکھ کر مسرود ہوتے ہو پھر فرشتے اس سے دعا کرتے
ہیں فلاں شخص نے دیا میں کیا کیا اور فلاں شخص سے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس دن
سے لایہ رسول لے کر وہ کچھ عجمیہ دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا باندہ کتا
ہے فلاں شخص تو چرکاسہ کیا وہ تھا اسے پاس نہیں آیا تو فرشتے تم جا بدیتے
ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہو گا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت
جب فریبہ تھا ہے تو وہ اب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں
اور اس سے کہتے ہیں اے نامراد صبح عقل تجھ پر نازل ہوئی مسلط کی گئی ہے اور اللہ کا
عقاب تیرے لیے ہے اس کے بعد اللہ صبح مراد کی بدکردار پہلی طرح شکتی ہے
پھر فرشتے اس کو زمین کے دوسرے انسان کی طرف لے کر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شریف
صورت انسان! نامراد صبح اللہ رحمت و ادبیت کہتے ہیں کہ ہم

صواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے
 اور کتاب گمہدین دیکھا گیا تھا سرکار نے ایک بلقیامہ فرمادیا تو ہم بھی مانتے و
 صامت سرکار کے گرد حلقہ بنکر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک میں
 ایک ٹکڑی تھی جس سے آپ دین کو گریہ رہے تھے ناگمان اپنے سر مبارک کا خاکہ
 جسے دو تین ہزار فریاد و مدد بقیہ سے پناہ مانگا اس کے بعد درمیان بندہ کو کون
 کا جبہ زیبائے نقس شعلہ یوسف و امامت ہے امداد اس کو آخرت کا مغفرت و
 ہر قسم تو اسماں سے آنے کی طرح روشن چہرہ سے نور سے نور سے نور سے نور سے
 اس کی پاس آتے ہیں ان کے ساتھ حسنی و حسنین بھی جوتی ہیں امداد میں سر
 والہ سے حلقہ نظر کا بعد حکم پر بیٹھے ہیں اس کے بعد جناب مرزا زیل سے
 ہیں امداد کے ساتھ اپنے بیٹھے ہیں امداد اس سے کہتے ہیں اے پاک جان اللہ تعالیٰ
 کی حضرت نور اس کی دعا کے حصول کیلئے کل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے
 جس طرح بالائے نور مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھ
 میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں امداد
 اس کفن سے ایسی خوشبو نہیں نکلتی جس میں کوئی دوا والے مشک کی خوشبو کہتے
 ہیں پھر فرشتے اس مدد کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستہ میں فرشتوں
 کے جس گرد سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک مدد ہے والا

ہاں کے لیے آسمان کے حدود انہیں کھل دیے جیسے ہاں میں اور ہر دور انہیں
پر متعین فرماتے رہتا کرتے ہیں کہ اس کا گزر ان کے حدود انہیں سے ہو لیکن کافر
کی اصلاح اس طرح نکال دیتی ہے جیسے گوں کو گھیننا بار بار ہوا اس وقت
آسمانوں اور زمینوں کے درمیان واسطہ فرماتے یا آسمان پر متعین فرماتے ہیں
پر اعلیٰ بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے حدود انہیں بند کر دیتے ہوتے ہیں
اور وہ انہیں پر متعین فرماتے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس طرح کا گزر ان
کی طرف سے نہ ہو۔

(راحمہ)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام شریکہ بنت امیہ بن عمرو ان کے
پس آئیں اور کہا ابو عبد الرحمن اگر آپ کی مثال شخص سے ملاقات ہو تو ان
کو میرا سلام کہہ دینا۔ جناب کعب سے کہا اسے ام شریکہ
ابو عبد الرحمن کی ساری مغفرت فرمائی ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول رہے
تھے تو ام شریکہ نے کہا اب ابو عبد الرحمن کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہیں سنا کہ انہیں فرمایا ہو کہ ان کے احوال پر پتہ نہ دے لیکن انہوں نے کہا
جنت کے درختوں میں کھلی ہوں گی تو جناب کعب فرمایا ہاں سنا ہے تب
ابو شریکہ نے کہا پھر یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ۔ یہ بھی کتاب البعث
والنشور)۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مومن کی روح جنت
کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور یہاں سے کہیں کہیں اللہ تعالیٰ اس
کو اس کے جسم میں واپس فرماتے گا۔ (ماک۔ نسائی۔ یہ بھی کتاب البعث
والنشور)۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر
بن عبد اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر تھا جبکہ وہ آخری سال میں
رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

وَبَلَدٍ لَا تُقِيمُ السَّاعَةَ وَفِي رِوَايَةٍ تَعْنِي دَرَادَنِيَّةً إِذَا
خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْكَ كُلُّ مَلَكَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَكُلُّ مَلَكَ فِي السَّمَاءِ وَفِيهِمْ لَهُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا دَهْوُ بَدْعُونَ
اللَّهُ أَتَى يَحْمَرُهُ يَذْذِيحُهُ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتَنْزَعُ
لَيْسَ يَتَنَبَّأُ الْكَافِرَ مِنَ الْعَرُوفِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكَ
الْبَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكَ فِي السَّمَاءِ وَ
تَعْنِي أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا دَهْوُ
يَذْذِيحُونَ اللَّهُ أَبَ لَا يَحْمَرُهُ يَذْذِيحُهُ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(رواہ احمد)

۱۵۲۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ تَحْمَرُ حَقَرَاتُ كَعْبٍ بِالرَّوَاهِ أَتَى أَمْرِي شَرِيحَةً
الْبَلَدِ مِنْ مَعْرِفَةِ قَتْلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ
لِي بِكَ فَلَاحًا فَاقْرَأْ عَنِّي بِالسَّلَامَةِ فَقَالَ فَقَرَأَ
اللَّهُ كَلَامَ يَا أَمْرِي شَرِيحَةً لَعْنُ أَشْغَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُتَوَصِّلِينَ فِي حَقَرٍ
خَفِيفٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَمَوْءَاكُ۔
رواہ ابن ماجہ۔

۱۵۲۳۔ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَاتِبَ حَقَرَاتِ النَّبِيِّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُمَا قَسَمَةُ
الْمُتَوَصِّلِينَ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَقَرٌ يَرْجِعُهُ
اللَّهُ فِي بَيْتِهِ يَذْذِيحُهُ (رواہ مالک والنسائي في
الْبَيْتِ يَتَنَبَّأُ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ)

۱۵۲۴۔ وَعَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ الْمُسْكَوِي قَالَ خَلَعَ عَلَى
نَحْوِ ثَلَاثِينَ حَبِيبًا اللَّهُ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

(رواہ ابن ماجہ)

باب غُسلِ میت و تکفینہ

پہلی فصل

۱۵۲۵ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ أَبْنَاءَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِنَا نَغْسِلُهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا إِنْ كَانَ بَيْنَ غُسلِهَا وَبَيْنَ دَفْنِهَا وَجَعَلْنَا فِي الْأَوَّلِ طَائِفَةً أَوْ ثَلَاثِينَ كَأَقْرَبِهَا ذَا أَقْرَبِ عُنْ قَا وَنَحْنُ لَنَغْسِلُهَا قَرْنَيْنَا أَوْ ثَلَاثًا فَإِنْ لَمْ نَجِدْهَا حَيَّةً فَقَالَ أَشْجَرُهَا إِيَّاهُ وَنَحْنُ يَوْمَ تَبْرَأُ فَيُغْسَلُهَا وَتُغْسَلُهَا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا إِنْ كَانَ بَيْنَ تَبْرَأِهَا وَتَوَاتُغِهَا الرُّطُوبُ مِنْهَا وَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ غَسَّهَا ثَلَاثَةً مُرَوِّبٍ قَالَ نَحْنُ مَا خَلَفْنَاهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۶ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَارِئُ بَيْنَ تَحْرِيتِ بَيْنِ كُرْسِيِّ لَيْسَ فِيهَا فَيُغْسَلُ ثَلَاثًا وَسَبْعًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۷ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْظُرُوا لِعَدْلَةِ آخَاهُ فَيُغْسَلُ ثَلَاثًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲۸ وَ عَنْ هَبْرَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ أَبْنَاءَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِنَا نَغْسِلُهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا إِنْ كَانَ بَيْنَ غُسلِهَا وَبَيْنَ دَفْنِهَا وَجَعَلْنَا فِي الْأَوَّلِ طَائِفَةً أَوْ ثَلَاثِينَ كَأَقْرَبِهَا ذَا أَقْرَبِ عُنْ قَا وَنَحْنُ لَنَغْسِلُهَا قَرْنَيْنَا أَوْ ثَلَاثَةً فَإِنْ لَمْ نَجِدْهَا حَيَّةً فَقَالَ أَشْجَرُهَا إِيَّاهُ وَنَحْنُ يَوْمَ تَبْرَأُ فَيُغْسَلُهَا وَتُغْسَلُهَا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا إِنْ كَانَ بَيْنَ تَبْرَأِهَا وَتَوَاتُغِهَا الرُّطُوبُ مِنْهَا وَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ غَسَّهَا ثَلَاثَةً مُرَوِّبٍ قَالَ نَحْنُ مَا خَلَفْنَاهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پاس تشریف لے جب ہم آپ کی عاجز دی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار سفویا ان کو تین مرتبہ پانی سرسبیا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو کر سب سمجھ تو پانی میں بری کے پتے پال داندہ انہیں کا فہمہ الو یا فرمایا تھوڑا سا کا فہمہ الو حسب غسل سے غدارا ہوب و تو کچھ اطلال دینا۔ جب ہم غسل سے فادہ ہو گئے تو سرکار کا اطلال دی تو آپ تشریف لے گئے اور اپنا تسبیح عنایت کے فرمایا اس کو زبرد ہا مہم کے طور پر ہا و دوسری دعا کے مطابق اس طرح مقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانی یا سات یا اٹھ ہدیہ غسل دو دوسری پانی ہا و اور دوسری طرف کے احسان و صبر سے غسل شروع کر دو کہ کئی ہیں بہن ان کی چوٹی تک لوں میں گوندہ کر پست پر ڈال دیں صحت و شرفی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بچے کے غسل میں سونے کی کپڑوں میں کفن یا کپڑوں میں نہیں دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عابدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

حضرت امیر اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اوٹ سے گئے اللہ گردن کا منکاوٹ سے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت اعرام تھے سرکار سفویا ان کو پانی میں بری کے پتے پال داندہ انہیں کا فہمہ الو یا فرمایا تھوڑا سا کا فہمہ الو حسب غسل سے غدارا ہوب و تو کچھ اطلال دینا۔ جب ہم غسل سے فادہ ہو گئے تو سرکار کا اطلال دی تو آپ تشریف لے گئے اور اپنا تسبیح عنایت کے فرمایا اس کو زبرد ہا مہم کے طور پر ہا و دوسری دعا کے مطابق اس طرح مقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانی یا سات یا اٹھ ہدیہ غسل دو دوسری پانی ہا و اور دوسری طرف کے احسان و صبر سے غسل شروع کر دو کہ کئی ہیں بہن ان کی چوٹی تک لوں میں گوندہ کر پست پر ڈال دیں صحت و شرفی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بچے کے غسل میں سونے کی کپڑوں میں کفن یا کپڑوں میں نہیں دیا۔

اللہ اللہ جانع المناقب کے بدل میں نقل کریں گے۔

دوسری فصل

حضرت امیہ بن جہاس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سیدہ کچھ پرہیزگاری سے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے اسی رنگ کے کپڑے پہن کر رسول کو کھانا دے تمہارے لیے بہترین لباس رکھو گے، ہاتھوں کو اگلا اللہ دوشی کو کھانا ہے واللہ دوزخ ترمذی لیکن اسے ابن ماجہ سے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں فصل خرمی رکھو کیونکہ منگ کفن بہت جلد جھینا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہ ایک روایت اس طرح منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے کپڑے منگ کر پھل کے گے میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منگ کر بیت کو بھی کپڑوں میں بٹایا جائے گا جن کپڑوں میں سے موت آتی ہے (ابوداؤد)

حضرت جابر بن سماعت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکھانے فرمایا بہترین کفن مرد (جابر) کا ہے اور بہترین قرانی سینگوں والے جھنڈے کا ہے (ابوداؤد لیکن ترمذی اور ابن ماجہ اس حدیث کو حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے جسد کے لیے یہ حکم دیا کہ ان کے جھون سے لوہا نہ چڑھاؤ اگر ان کو زخمی غسل دے گا نہیں کپڑوں میں دفن کرو دیا جائے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت سعد بن ابی ہریرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا لیکن وہ روئے سے تھے اس وقت اسوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے کہ ایک چادر میں کھانا لیا گیا، اگر ان کا سر دھکا جائے تو پیر کھلتے تھے اور اگر پیر دھکا جائے تو سر کھلتا تھا۔ وی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ

۱۵۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُشْرَاءُ مِنْ بَشَائِكُمْ الْبِشَاءُ مَنْ قَاتَلَكُمْ مِنْ خَيْرِ بَشَائِكُمْ وَكَتَلُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ الْمَوْتِ الْأَيُّمُ قَوَاتُ يَنْبُتُ الشَّعْرُ وَيَجْلُو الْبَصَرُ - (رواه أبو داود والترمذي وروى ابن ماجة إلى مواتكم)

۱۵۱۱۔ وَعَنْ عِزِّ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُوتُوا فِي الْكَلْبِ قَوَاتُ يَنْبُتُ سَبَبُ سِرِّيًّا - (رواه أبو داود)

۱۵۱۲۔ وَعَنْ ابْنِ سَيِّدٍ رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ لَقَاءَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ وَغَايَةُ بَشَائِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ قَاتُ يَنْبُتُ الشَّعْرُ وَالْبُشْرَاءُ مَنْ قَاتَلَكُمْ فِيهَا مَوْتَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ الْمَوْتِ الْأَيُّمُ قَوَاتُ يَنْبُتُ الشَّعْرُ وَيَجْلُو الْبَصَرُ - (رواه أبو داود)

۱۵۱۳۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَلْبِ الْكَلْبُ وَالْأَيُّمُ قَوَاتُ يَنْبُتُ الشَّعْرُ وَيَجْلُو الْبَصَرُ - (رواه أبو داود)

۱۵۱۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَمُوتَ عَنْهُ هَذَا الْحَيَاتُ وَالْأَيُّمُ قَوَاتُ يَنْبُتُ الشَّعْرُ وَيَجْلُو الْبَصَرُ - (رواه أبو داود وابن ماجة)

۱۵۱۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمَّالَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَيْ بِطَعَامِهِ وَكَانَ صَاحِبًا فَقَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ مُصْعَبٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ كَيْفٍ فِي بَرْدَةٍ إِنَّ عَمَّالَ رَأَى بَدَنًا رَجُلًا وَإِنْ لَمْ يَرَهُ لَمْ يَرَهُ بَدَنًا وَكَانَ قَاتِلًا وَقَتَلَ حَمْرَةً وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ كَيْفٍ لِقَاتِلِهَا

الدُّنْيَا مَا بِيْطُ أَذْ قَالَ أَعْطَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أَوْطَيْنَا
وَلَقَدْ كُفِّرْنَا أَنْ تَكُونَ حَسَنًا ثُمَّ أُعْجِلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ
يَسْبِقُ حَتَّى تَرَكَ الْقَلْعَةَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُرْمَةً
كَأَمْرِهِمْ فَأَخْرَجَ قَوْصَعَةً عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ وَيْ
مَنْ يَنْتَقِزُ وَالْبَسَنَةُ قَوْمِيَّةٌ قَالَ وَكَانَ حَسَنًا عَابًا
قَوْمِيَّةً.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بَابُ لَمَشِيٍّ بِالْجَنَازَةِ وَالْقَبْرِ عَلَيْهِمَا

پہلی فصل

۱۵۵۶ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكُنْ مَتَّعَتْ فَحَبْرٌ
تَعْتَرُ مَوْتَهَا لَيْسَ وَإِنْ تَكُنْ بِرُكْبَتَيْهِ فَتَضَعُونَ
فَوْقَ رُكْبَتَيْكُمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۷ وَعَنْ أَبِي سُوَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ بِجَنَازَةٍ فَاتَّبِعْهَا إِلَى الْبَيْتِ
فَلَا تَقْبَلُهَا فِيهِمْ فَإِنْ تَوَلَّاهَا فَاتَّبِعْهَا فَإِنَّكَ قَدْ مَوْتٌ وَ
إِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ مَتَاعٌ فَاتَّبِعْهَا فَإِنَّكَ قَدْ مَوْتٌ وَ
تَكُنْ حَبْرٌ يَتَّبِعُهَا مَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانَ كَصَوْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَتَوَلَّوْا قِمَّتَ بَيْتِهَا فَلَا يَقْعُدُ
حَتَّى تَوُفَّيْتُمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَتَقَامُ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ مَعَهُ فَتَقَامُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا يَمْزُجُ

جنازہ کی طرف سے فرمایا جناب سید الشہداء، دایرہ شہید ہو کر اور وہ بھی ہم
سے بہتر ہے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فرس کر دی گئی دوی کہتے ہیں انہوں یا تو
فرس کی مابست کیا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور ہمیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ دنیا
جلد سے دوی گئی ہے کہ کہہ دے کہ دنیا ہم کو دی گئی ہے کہ کہہ دے کہ دنیا ہم کو دی گئی ہے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی رماحی سے کہہ دیں کہ وقت قبرستان مقدس کو تمہاری رہا
جائے تھا لیکن سرگاہی کو قبر سے نکال دیا اب اس کو نکال دیا تو آپ اس کا سر
اپنے گھٹے پر رکھا اس کے سر میں دھبہ دس مٹا اور اس کی ہڈی نہیں پہنچا
اور فرمایا اس سے حضرت عباس کو قیاس پہنچائی تھی۔ (متفق علیہ)

نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کی بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقہ مسلم نے فرمایا موت کو جلد فری کر دے اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو جلائی کی
طرف جلد پہنچا دے اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس کو جلد کو جلد
اپنے کندھوں سے آدھے ہو کر متفق علیہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقہ مسلم نے فرمایا جب میت کو ہار پانی پر رکھ کر خاک یا مٹی سے اگر وہ مرے
والے نیک ہو تب تک وہ کتاب ہے مجھے جلد سے چلو اور اگر نیک نہیں ہو تو اپنے
رشتہ داروں سے کتاب ہے مجھے کس سے لے لیا ہے جو اس کی کفراں سناؤں
علاوہ سب مخلوق سنی ہے اگر انسان سن لے تو ہوشی بوجھائے۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طریقہ مسلم نے فرمایا جب تم نے کوئی کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ
جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو زمین پر نہ کھڑا جائے (متفق علیہ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرے تو اس
کو کھڑے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر کتب ہم بھی سوار کیا
کھڑے ہو کر پھر ہم سب کھڑے ہو کر اس کی کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبدالرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا لائی اس کی آیت
پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات ادا کیے اللھم اغفر لہ وارضہ وامنہ
وامتہ واکرم ذلہ ورحمہ وعلو غسلہ بالی وعلانی و ببرد لقمہ من
النفط یا کفایت الثوب لا یغنی عن القدر وایدلہ وارضہ وامنہ وادارہ

الشَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَمْدَلَهُ وَأَحْيَا مِنْ
 قَدِيمٍ وَأَهْلًا حَيًّا مِنْ أَهْلِهِ دَرَّ وَحَاحِيًّا مِنْ رَوْحٍ
 وَأَدْوَمَهُ الْحَيَّةَ وَأَعْدَهُ مِنْ عَذَابِ الْغَمْرِ وَمِنْ
 عَذَابِ النَّارِ فِي رِوَايَةٍ قَدِيمَةٍ وَشَبَّ الْغَمْرِ وَعَذَابُ
 النَّارِ كَالْحُلِيِّ تَمَيَّزَتْ أَنْ أَكُونَ أَتَا ذَٰلِكَ الْبَيِّنَاتِ
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
 عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَتْ مِنْ أَبِي وَفَافٍ قَالَتْ أَدْعَلُوا
 بِرِ الْمَسْجِدِ عَنِّي أُصَلِّيَ سَبْعَ فَرَاسِدٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ
 وَاهُوَ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 ابْنِي بَيْتَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعِينَ لَيْلَةً

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۷ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ قَامَتْ فِي
 بِقَائِهَا فَقَامَ صَلَّاهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَبِيعَةَ بِنْتِ نَيْلَا فَقَالَ مَتَى ذَرِيعَ هَذَا
 قَالَتْ الْهَاجِرَةُ قَالَتْ أَفَلَا أَسْمَعُ قَالَتْ قَالُوا ذَكَرْتُ فِي
 طَمْسَةِ اللَّيْلِ فَكَيْفَ هَذَا أَنْ تَزِيدَ فَقَامَ فَصَنَعَتْ خُفًّا
 فَصَلَّى عَلَيْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ قَامَتْ
 تَعْمُ الْمَسْجِدَ أَوْ بَقَا بَقَا فَقَعَدَ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْعَتْهُ فَقَامَتْ مَاتَ قَالَتْ أَفَلَا
 تَسْمَعُ أَذْ شَرَفِي قَالَتْ قَالَتْ مَسْعُورًا أَوْعَتْهُ أَوْ امْرَأَةً
 فَقَالَ مَوْلَايَ عَلَى ذَرِيعَةٍ فَذَكَرْتُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
 إِنَّ هَذِهِ الْغُيُورُ مَمْلُوءَةٌ طَمْسَةً عَلَى أَمْعِيهَا فَذَلَّ اللَّهُ
 يَتَوَدَّهَا لَهَا بَصَلَوِي عَلَيْهِمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۷۰ وَعَنْ مُدَيْبِ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

الْأَخِيرَ مَنْ أَلْفَظَهُ خَيْرًا مِنْهُ وَجَدَ رَأْيَهُ الْجَنَّةَ وَادَّاهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ
 وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَرَأْيَهُ رَأْيَهُ سَكَنَ مَطْلَقِي بِرِجَالِهِ وَقَدْ فَتَرَ الْقَبْرَ وَعَذَابُ
 النَّارِ رَوَى كَتَبَ فِيهِ بِرِجَالِهِ سَكَنَ كَرِيمِي أَرَادَ بِرِجَالِهِ كَاتِبَ فِيهِ هُوَ
 بِرِجَالِهِ

(مسلم)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا
 جہان مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی آپ کی نماز گزارہ ہوں لیکن لوگوں نے اس
 بات کو سنا تو ام المومنین حضرت سہیلہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بیعت کر کے لوگوں کو سبیل اودان کے بجائی کی ہار بنانہ مسجد میں لپکے

(مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم کی ماسمت میں ایک ایسی عورت کی نماز گزارہ دیکھی تھی جس
 کا انتقال حالت نفاس میں ہوا تھا ماسمت کے وقت سر کا جبہ ہر گھبراہٹ میں
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گئے جس پر کد کا وقت دفن کیا گیا تھا مگر اس نے
 پوچھا کہ اس کو کبہ دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا اگر تیرے رات سر کا سنے
 فرمایا مجھے اعلان کیوں ہندی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں
 دفن کیا البتہ آپ کو رات میں جگانا مناسب جس حکم یا یہ کہ سر کا سنے حضرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وطمس ایک بسترہ سیاہ رنگ ہوا تو ان کو مسجد میں لپکے جہاں اور یہی حکم
 ایک جوان (شک رومی) کو نہ دیا تو لوگوں سے ان کے پاس سے دریافت
 کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سر کا سنے فرمایا مجھے کون اعلان
 میں دی رومی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی ہیبت نہ دی تب
 سر کا سنے فرمایا اس کی قبر میں بتاؤ لوگوں نے سر کا سنے کو قبر بتائی تو آپ اس قبر پر
 نماز پڑھ کر فرمایا قبر میں ان کے گھر والے کے لیے تاریکی سے لبریز میں میرے
 غار پر جس سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)
 حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام جناب کریم ابن عباس رضی اللہ

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گئے جس پر کد کا وقت دفن کیا گیا تھا مگر اس نے پوچھا کہ اس کو کبہ دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا اگر تیرے رات سر کا سنے فرمایا مجھے اعلان کیوں ہندی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں دفن کیا البتہ آپ کو رات میں جگانا مناسب جس حکم یا یہ کہ سر کا سنے حضرت

ابن عباس انک مات لہ ابن یقیناً اذ یحییٰ فقلت فقال یا کریم انظر ما احکمہ لہ من الناس قال فخرجت فلما اناس قید یحییٰ لہ فاحسبہ فقال تقول ہما ان یحییٰ قال نعم قال اخر حورہ فاحسبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یحییٰ قیدیہ من جناتہ اگر یحییٰ رجلاً لا یحییٰ کون یا اللہ شیئنا الا شفعہم اللہ فیہ۔

(رداء مسطور)

۱۵۴۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ قِتْلَةٍ تُسَلِّحُ عَشِيرَةً أُمَّةٍ يَنْتَصِرُونَ بِهَا حُرٌّ وَلَا شَوْشَرٌ أَحْمَرٌ۔

(رداء مسطور)

۱۵۴۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِحَنَافٍ فَأَتَوْا مَيْمَنًا خِيَمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ شَرُّهُمَا بِأَحْزَى وَأَتَمُّهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ مَرُّ مَا وَجِبَتْ فَقَالَ هَذَا أَكْبَرُ عَشِيرَةٍ جَوِجَتْ لَهَا الْجَنَّةُ وَهَذَا أَكْبَرُ عَشِيرَةٍ شَرًّا وَجِبَتْ لَهَا الشَّوَارِ أَكْبَرُ شَهَادَةٍ ۲ طُوفِي الْأَرْضِ فَتَعْلَمِ هَلِيكَ بِدَارِ الْوُثُونِ شَهَادَةُ ۲ طُوفِي الْأَرْضِ۔

۱۵۴۳۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُو شَهَادَةٍ أَرْبَعَةٌ يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ قُتِلَا دَعَاةٌ كَانَ دَعَاةٌ قُتِلَا دَائِمَانِ قَالَ وَاشْتَابَ قَتْلُهُ لَمَنْ كَانَ عَيْنِ التَّوَابِينَ۔

(رداء نقاری)

۱۵۴۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّرُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَسِدُوا أَفْعُولًا إِنْ تَأَمَّلْتُمْ۔ (رداء نقاری)

۱۵۴۵۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عنہما حدیث کہتے ہیں کہیں عباس کے ساتھ جہاد کا قیدی میں انتقال کا تو انہوں نے جب کبریٰ فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر گئے لوگوں کو دیکھ کر باہر جناب ابن عباس کو بتاؤ آپ نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں پائیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا ہائیس تو بوں گے تو آپ نے فرمایا کہ جہاد کے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازہ میں پائیس یا ایسے افراد شرکت کریں جو شرکت کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی اس مرے والے کے لئے (دعا کے لئے) مغفرت کا قول فرماتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرمایا کوہ بیت ایسی نہیں جس سے کہیں اس ملک کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے وہ اس مرے والے کے لئے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو نبیوں فرماتا ہے کہ مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے ایک جنازہ گرا اس کو دیکھ کر صوفی نے فرمایا کہ تو یہ کون سا سفر فرمایا ہے کہ اس کے بعد وہ مسلمانانہ گندہ اوس کو دیکھ کر صوفی نے اچھے اثرات کا اظہار کیا ان اثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا کہ ہر کسی اس موقع پر جناب صوفی کی دعا کی اور صوفی نے دعا کی کہ جس کی تم نے قبول کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے نفی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی یہ عورت زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرمایا جس مسلمان کی ہڈی مسلمان گواہی دے دی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صوفی نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا اس حدیث پر ہم نے دیکھا آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار نے حدیث فرمائی دیکھا کہ آدمی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں کو نماز عشاء کو کہیں نہ پڑھیں چیرا بزرگ پہنچے جبکہ انہوں نے پہلے صبح دیا تھا (بخاری) حضرت عابد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَسَمِي أَحَدٍ فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْبَرُ أَخَذَ الرَّعْرَعَانِ فَإِذَا
أَتَى بَيْنَهُمَا أَحَدٌ جَمَعَ قَدَمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ إِنَّا
شَهِدْنَا عَلَى هَذَا وَتَوَدَّ مَا لَقِينَا وَأَمْرِي بِهِمْ يَدِينُكُمْ
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُسَلِّوا۔

(رواه البخاری)

۱۵۴۶۔ وَعَنْ حَاوِزِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتُوبُ مَعْدُودٍ فَذَكَبَتْ رَجُلٌ أَنْصَرَفَ
مِنْ حَازِرَةِ ابْنِ الدُّخَانِ وَنَحْنُ نَسْتَفِيزُ حَوْلَهُ۔

(رواه مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک قیدی ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع
کرتے تھے آپ اس وقت سیافٹ فرماتے تھے میں سے قرین کس کو زیادہ عیار
سچا اور جیسے قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا تاکہ
آپ اس کو مدین آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ
ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل و کفن اور بغیر تازیانہ کے دفن کر دو۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابن دھان کے ہندو سے گھوڑے کی ٹنگی بچھڑ پڑی کہ وہاں سے
اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پھیل چل رہے تھے۔

و مسلم

دوسری فصل

۱۵۴۷۔ عَنْ الْمُؤَدِّ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتُ كَيْفَ رُفِفَ الْجَارِدُ وَالْمَاثِي
يَمُوتُ حَلْفًا وَأَمَّا مَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا فَيَمُوتُ
وَلَهَا وَالْيَقَطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيَدْفَنُ بِإِزَالَتِهِ بِالْمَقْبُورَةِ
وَالرَّجْمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالْبَيْهَقِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَسْلُومَةَ قَالَ إِذَا كُنْتُ خَلْفَ الْجَارِدِ وَرَدَّ
الْمَاثِي حَتَّى يَكُونُ مَهَا وَالْيَقَطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي
الْمَعَاوِيَةِ عَنِ الْمُؤَدِّ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۵۴۸۔ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
ذَاتَ رَسُولٍ أَشْرَفَ عَلَى عَمَلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِكَرْبَةِ عَمَلِهِ
يَكُونُ أَمَّا الْجَارِدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَ
الْبَيْهَقِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَسْلُومَةَ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ
وَأَهْلُ الْعَمَلِ يَشِي كَأَنَّهُ مَرْدُودَةٌ مُرْسَلَةٌ۔

۱۵۴۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارِدُ مَقْبُورَةٌ وَلَا تَسْبِيحُ
لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقْدَمُ مَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَابْنُ مَسْلُومَةَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَسْلُومَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت مؤد بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ سکر بچھے چلے اور پھیل چلے
والا جنازہ کے آگے بچھو نہیں جائیں سکر بچھے تاکہ اگلے رکبان بچھ کر نہ مار
پڑیں جائے اور اس کے بعد اللہ کی معفرت کے لیے دعا کی جائے اور وہ
احمد ترمذی نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایت میں ہے سکر بچھنے والا سواری
جنازہ کے بچھے چلے لیکن پھیل چلنے والا جس طرف پاس چل سکر بچھے اور
ٹنگے کی تازیانہ پڑی جائے اور صحابہ میں یہ حدیث مؤد بن زید سے
منقول ہے۔

زہری سے سالم سے سالیہ سے ابیہ سے سالم سے ابیہ سے سالم سے
کریں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو کریم رضی اللہ
عنا کہ دیکھا ہے کہ حضرت جنازہ سے ٹنگے پھیل چلے احمد۔ ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فسور یا مؤد بن زید اس حدیث کو
مرسل سمجھا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تالیہ کیا گیا ہے یعنی اس کے بچھے
جائے اور جنازہ ہی ہوگی نہیں کرتا یعنی کسی کے بچھے نہیں چلے گا اور جو
شخص جنازہ سے ٹنگے پھیل چلے اس کے ساتھ تازیانہ نہیں پڑتا اور ابو داؤد۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ وَرَائِرَ

فَتْمٍ قَصِيَ مَا عَلَيْهِ مِنَ خَيْرِهَا رِزْقًا أَوْ تَرْتِيبًا وَقَالَ

هَذَا أَحَدُ رِثَتَيْ غَرِيبٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي شَرْحِ التَّسْتِيقِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَنَازَةً سَعْدِيٍّ مَعَافَاةً

أَبْنِ الْعَسْوَدِيِّ

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ قُرَاشِيٍّ نَاسًا ذُكِّرْنَا أَنَّا نَقَالَ

أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَقْدَامُهُمْ وَأَنَّهُ

عَلَى ظُهُورِ الْوُجُوهِ رِزْقًا أَوْ تَرْتِيبًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رُوِيَ أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ السَّيِّدُ بْنُ أَبِي دُرَيْمٍ

ذَكَرَ بَابَ مَرْفُوعًا

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِمَا وَجَدَ فِي الْكِتَابِ

(رِزْقًا أَوْ تَرْتِيبًا) وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الْيَتِيمِ فَاتَّبِعُوا صَوَالَهُ

الَّذِي عَلَيْهِ رِزْقًا أَوْ تَرْتِيبًا وَابْنُ مَاجَةَ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْيَتِيمِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتِيمًا

مَيِّتًا وَشَاهِدًا وَأَعْيَانًا وَصَفِيًّا وَكَرِيمًا وَكَرِيمًا وَكَرِيمًا

وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتِهِ يَتِيمًا كَأَحَبِّهِمْ عَلَى الرَّسُولِ

وَمَنْ كَرِهْتَهُ وَمَا مَرَّوْفًا عَلَى الْيَتِيمِ اللَّهُمَّ لَا تَحْشُرْنَا

أَجْرًا وَلَا تَعْلِقْنَا بَعْدَهُ رِزْقًا أَوْ تَرْتِيبًا وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَشْمَلِيِّ

عَنْ أَبِيهِ وَاسْتَهْتِ بِرِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ قَوْلِهِ وَأَمَّا كَاتِبُ

رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ فَاتَّخَذَ عَلَى الْإِيمَانِ دُرُوكًا عَلَى

الرَّسُولِ فِي الْحَيَرِ وَلَا تَعْلِقْنَا بَعْدَهُ

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجہ روای ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی شایعت کی اور تین مرتبہ کہہ دیا تو اس

پسے اور جنازہ کا جو حق تھا اس کی دوا کیا ترمذی نے اس حدیث کو عربی

بنیاً تشریح میں اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو لکڑیوں پر اٹھایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند مردوں کو دیکھ کر فرمایا

کیا تم فرشتوں سے جانتے ہو کہ وہ جہیز میں آئے ہیں اور تم جہیز کا

کل پشت پر سوار ہو رہے ہو ان ماجہ۔ ابو داؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب

ثوبان کی یہ حدیث تو قوسہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ پر ہو تو ہر سو گے کہ یہ عرس کے ساتھ

دعا حضرت کر۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے قَهْرٌ مَعْرُوحَاتِنَا

وَقِسْطًا وَشَهِيدًا نَادُوا فَكُنَّا وَصَعِيرًا وَكَبِيرًا وَذُكْرًا وَامْرَأَتَانَا اللَّهُمَّ

مِنْ أَحَبِّتِهِمْ مَا حَبِبَ عَلَى سُلَامٍ وَمِنْ قَرِيبَتِهِمْ مَا قَرَّبَهُمْ

إِلَيْنَا اللَّهُمَّ لَا تَحْشُرْنَا أَجْرًا وَلَا تَعْلِقْنَا بَعْدَهُ

راحمہ۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب

نسائی نے اس حدیث کو کراہیم، شمس اور ابن کے والد کے حوالے سے صرف

اٹھ ایک روایت کیا اور صاحب ابو داؤد نے ایمان واسلام کا یہ روایت

کیا ابتر ہے یہاں ذکر کیا اور ہم کو بعد میں گراہ ذکر۔

۱۵۸۶ وَتَمَنَّ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۳۱ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَأَمَعَارِينَ مَوْتَكَمُ وَتُعْرَضَنَ
 مَسَاوِيَهُمْ (رَدَّاهُ أَبُودَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ)

١٥٨٤
٣٢
وَعَنْ ثَابِتٍ أَنِّي قَالِيبُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي
بِسْمِ اللَّهِ عَلَى جَنَازَتِهِ وَجُعِلَ لِقَامِ مَجِيَّالٍ رَأْسٌ مُصْبَغًا مَوْءَا
يَجَنَازَتِهِ أَمْرًا لَا يَمُنُّ قُرَيْشٌ فَأَتُوا يَا أَبَا حَمْرَةَ مَسِيلَ
فَلَقِيَهَا فَعَامَ مَجِيَّالٍ وَسَطُ الشَّيْثِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بَيْنَ
يُنَاوِي وَهَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامًا مَكَ وَفِي الرُّجُلِ مَقَامًا
وَمِنْهُ قَالَ نَعْمَ رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ وَابْنُ مَكْلَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ
أَنِّي قَادَدْتُ نَعْرَةَ مَعْرِيبَادَةَ قَرِيبَةً مَقَامَ عَوْنٍ وَنَحْنُ
الْمَرْثِيَّةُ -

تیسری فصل

١٥٨٨ عَنْ عَسَى الرَّحْمَنِ بَنِي أَبِي لَيْثٍ قَالَ كَانَ مَكَاتُ
سَهْلٍ بَيْنَ حَنَظَلٍ وَبَيْنَ بَنِي سَعْدٍ فَأَجَدْتُ بِالْقَابِ رِيَّةَ
فَمَرَّ عَلَيْنَا بِسَارَةِ فَقَامَا فَوَقِيلَ لَهَا لَا تَعَاوِثِ
أَهْلِي الْأَرْضِ أَمَى مِنْ أَهْلِ الدِّيَارَةِ فَقَالَتِ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِجَارَةٍ فَقَامَ فَوَقِيلَ
لَهَا لَا تَعَاوِثِي بَنِي لَهْزَلٍ فَقَالَ الْبَيْتُ نَفْسًا

(مفتی محمد علی)

١٥٨٩- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

حضرت داؤد بن اسحاق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان مشر
علی قندطیر و سلم نے عباس سے مل کر ایک مسلمان کے جو اس کی نافرمانی میں
تھے آپ سے دعا کی کہ وہ اس کے تیرا نکال دے ان کا بندہ تیری امان اور
پناہ میں ہے اس کو قندطیر اور عبد اسب دو رخ سے محفوظ فرما تو وہ دعا پورا
کر کے نکال دیا اور حق کر کے واللہ اس بندہ کی مغفرت فرما اس کی
رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔

راہیہ واٹر-این ہاچہ

حضرت امی عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے حوروں کی جھٹائیوں کا ذکر نہ کرو اور ان کی ہواؤں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت نافع بن عوف السدوسیؓ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت انسؓ کو ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو وہ مردہ کے سر کے مٹائی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک قریشی خاتون کا جنازہ لایا گیا تو وہ گولے کہا اے ابو حمزہ! کہتے ہیں کہ اس خاتون کی بی بی نماز جنازہ پڑھانے اس وقت آپؐ جنازہ کے وسط کے مٹائی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علیؓ میں آیا ہے معلوم کیا اگر آپؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھنکھاتے ہوئے سنا تو آپؐ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے آپؐ کو کھنکھاتے ہوئے سنا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب البدایہ نے اس اسافہ کے ساتھ فرمایا کہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
سہل بن سفیانہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہم واکسیر میں ایک جگر میٹھو کو
حقان کے ساتھ ایک جنازہ گزر کر اور دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں
بتایا گیا کہ جنازہ یہاں کے ایک معامی دبی کا تھا لکن دونوں حضرت نے
کہا کہ اگر سو اوسکے ملنے بھی ایک جنازہ گزر تھا اور آپ کھڑے ہوئے
تھا اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو مسجدی کا تھا تو آپ نے
فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اَشْرَفَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّجْنَا رَدَّةً لَمْ يَقْعُدْ
 حَتَّى تَوَضَّعَ فِي اللَّحْيِ فَعَرَضَ لَهُ جِبْرَائِيلُ الْيَهُودِيُّ فَقَالَ
 لَهُ إِذَا هَكَذَا نَفَضْتُمْ بِأَمْعَدُ قَالَ فَيَجْلِسُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَايَعُكُمْ - رَوَاهُ
 الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ الْفَرَسِيُّ
 هَذَا أَخْبَرْتُكَ غَرِيبٌ وَبِشْرُوبَيْنَ رَأَيْتُهُمُ التَّرَاوِي
 كَيْسَ بِأَعْرَفِي

۱۵۹۰. وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْعُدُوسِ. (مرواه أحمد)

١٥٩١ وَعَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَبَّيْكَ جَنَّةُ
فَرَدَتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَيْنٍ وَابْنِ عَمَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ
وَلَمْ يَكُنْ ابْنُ عَمَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّةً وَيُعْتَمِدُ قَالَ
نَعَمْ لَمْ يَكُنْ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

١٥٩٢ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ
 بْنَ عَيْنٍ كَانَ جَالِسًا قَوْمًا عَلَيْهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّاسُ
 حَتَّى خَادَرَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ جَنَازَةٌ
 يَهُودِيَّةٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 ظُلُمَتِهَا جَالِسًا وَكَذَلِكَ أَنَّ تَعْلَمُوا رَأْسَهُ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ
 قَامَتْ - (وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ)

١٥٩٣ وَعَنْ أَبِي مَرْثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَارَةٌ يَهُودِيَّةٌ أَوْ
نَصْرَانِيَّةٌ أَوْ مُسْلِمَةٌ فَتَقَرَّبُوا إِلَيْهَا فَاسْتَمِعُوا لَهَا تَقُومُونَ
إِلَيْهَا تَقُومُونَ لَيْسَ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ شَيْءٌ (مسند أحمد)
وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ جَارَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
فَقِيلَ لَهَا جَارَةٌ يَهُودِيَّةٌ فَقَامَ مَا مَثَلُ يَسْلُكِيهِ (رواية البخاري)

۱۵۹۴ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ۳۹
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آپ جنانے کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا۔ ایک موقع پر ایک بیرونی عامل نے سرکارت کو کہا بھی اسی طرح کہتے ہیں تو سرکارِ اسلامی وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو درجود اودہ۔ ابن ماجہ۔ ما تہذیبہ۔

سفرِ ربابہ حدیث غریب ہے کہ جو شخص اس کارِ لوی بے شہرین واقعہ قوی نہیں ہے۔

حضرت اہل بی بی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایت کتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے توہمیں بنانے کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن بعد میں خود بیٹھے اور دوسری بیٹھنے کا حکم دیا۔ (راشد)

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ
حسن بن علی اہلبائین عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن
لو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسین نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سزا یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے
ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پیسے کھڑے ہوئے تھے لیکن لہجہ میں بیٹھ گئے تھے
حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ حضرت محمد بن علی
حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے انھیں سامنے سے ایک جنازہ
گزارا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ اُن کے بڑھکے تو امام حسن نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی
کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ
لہجہ میں بیٹھے آپ کھڑے ہو گئے۔ (وسائل)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے دعا سمیت کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم سارے سال سے پیروی فعلی یا سہما
کا بار بار گروہ نہ تم اس کے لیے کھڑے ہو ماضی و قدامت اکثر ہوتا جنانہ کی
وہم سے نہیں ملتا اس کے ساتھ تو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (لا حول
و لا قوت الا باللہ) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سے لکھنا تو فرشتے پہنچتے
برکت کتب میں لکھی کہ قرآن ہی کا لکھنا ہے تو اس کی تائید ہے کہ یہ لکھنا ہی ہے۔

حضرت مالکسین بیہودہ معنی اللہ عرشہ راہیتا کہتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں

لَمَّا تَوَاتُرَتْ دُخَانٌ مِّنْهُ نَبِيٌّ ثَلَاثَةً مِّنَ الْمُسْلِمِينَ
إِلَّا أَوْجِبَتْ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْجَنَازَةِ
جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةً مِّنْهُ يَهْدِيَهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ وَيُؤَدِّدُهُمْ
فِي رِجَالِهِمُ النَّارُ يُرْسِلُ فِي قَالِ كَانَ مَالِكٌ بَنُ هُبَيْرَةَ إِذَا
صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهِمْ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةً
أَجْرًا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى عَلَيْهِمْ ثَلَاثَةً مِّنْهُمُ أَجِبَتْ دَرَوَيْ بَنُ
مَاحَةَ نَعْرَةَ -

۱۵۹۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ
مَلِكُهَا وَأَنْتَ حَاضِرُهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ كَمُنْتَ
رُؤُسَهَا وَأَنْتَ أَكْمَلُ رُؤُسِهَا وَحَلَّ رِجْلَيْهَا بِحَقِّهَا خُفَّاهَا
فَاغْفِرْ لَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۹۶. وَعَنْ سَوِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ
وَرَأَيْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ كَرِهَ بَعْدَ خَطْبَتِهِ فَقَالَ
مَوْتُهُ يَبْقَى اللَّهُ أَجْرُهُ مِنْ كِتَابِ الْقَبْرِ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۵۹۷. وَعَنِ السَّيِّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ يَقْرَأُ الْعَبْدُ
عَلَى الْيَقْدِ قَائِمَةً أَوْ كِتَابَ دُعَاؤِ اللَّهِ أَجْلَهُ كُنَّا
سَلَفًا وَكُنَّا دُخْرًا قَاحِلًا -

۱۵۹۸. وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَقْدُ لَا يَصِلُ عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُؤَدِّتُ حَتَّى
يَسْتَهْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ
يَذْكُرْ وَلَا يُؤَدِّتُ -

۱۵۹۹. وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ لَّا نَصَارِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ قُرْآنَ
كَتَبَ فِي النَّاسِ حَتَّى يَبْقَى اسْفَلُ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارِ
قُطَيْبٌ فِي الْمُحْتَجِّ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ -

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ لی۔ زمین میں منیں ہوں تو
اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مکیہ سیرہ ہوسول
عاجب نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کہہ دیتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو زمین
میں بھی کھڑا کر کے تالابِ داؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی اس طرح روایت
کیا کہ مکیہ سیرہ جب خدایوں کی قیادت کو کہہ دیتے تو ان کو تین صغیریں تقسیم
کرتے اور پھر اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مرد نے دے
پر تین منیں نماز جنازہ پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے حنت واجب کر
دیتا ہے۔ ابن ماجہ سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت
کرتے ہیں کہ صلوات اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اے اللہ انت بہا
فانت غلبتنا وانت ہدیتنا ان الاسلام وانت قبضت روحنا وانت
اعلم سرادقنا بیتنا جنتنا شفاعنا فاعف عمنہ۔

(ابو داؤد)

حضرت سعد بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب
ابو ہریرہ کی ماست میں ایک شے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے سلطان آگیا
گناہ ہمیں جو تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اے اللہ اے
من مذہب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھنے (ترجمہ)
خداوند اس کو ہمارا پیش رو پیشوا و خیر و آخرت اور ذریعہ نجات بنا۔

حضرت ہامد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نا کمل شے پر نماز جنازہ پڑھی جائے کہ وہ تو وارث ہو گا نہ
اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ دوسرے رزقی لیکن صاحب دین مانگا
نہ اس کا کوئی حادثہ نہ ہو گا کہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
صلوات اللہ علیہ وسلم نے صغیر یا کہ امام کسی دیندار (چیز پر کھڑا ہو اور
معتدی اس کے پیچھے یعنی پیچھے کھڑے ہو کر صاحب دار قطنی نے فقہی میں
کتاب ابن کثیر کے دل میں روایت کیا۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۴۰۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبِي دَقَائِمَ بْنَ سَعْدٍ
بَنِي أَبِي دَقَائِمَ قَالَ فِي مَرْصُودِ الْوَدْعَى هَذَا فِي الْعَهْدِ
فِي لَعْنَةٍ إِذَا أُصْبِحُوا عَلَى الْمَلِكَيْنِ نَسَبًا كَمَا صَرَّحَ بِهِنَّ
اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَبِّكَ وَرَبِّي)

۱۶۱۔ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ خَبِرْتُ فِي ذِكْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِيغَةُ حَمْرَاءَ

(رواۃ مسترشد)

۱۵۲. وَتَحْنُ مُمَيَّنَاتٍ اَلْاَشْجَارُ اَنْزَاى كَبَرُ السَّيْفِ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْمُومًا -

(رواه البخاري)

۱۰۰۰. وَعَنْ أَبِي الْمَوْتِبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا يَقْبَلُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَدُنْكَ رَيْحَانًا لَا تَكْمِسُهُ وَلَا تَقْبِرُ
مَشْرُوكًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ. (بَدَأَ مُسَبِّحًا)

شکلی ریشتر ۱۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَحْضِ الْقَبُولِ بِبَيْتِ عَلَيْهِ ذَاتُ
يَقْعِدُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

يُري الغُثَيَّيْ قَالَ

اَمْثَلُوْا سَلٰى اَللّٰهُ وَعَلَيْكُمْ وَسَلٰوْا تَحِيَّوْا عَلٰى الْقُبُوْرِ وَلَا
تَصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ (رواؤ مسليو)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُخَلِّسَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَلَى جَبْهَةٍ فَصَدَّقَ
رُسُلَهُ فَتَخَلَّصَ إِلَى جَلَدِهِ سَيِّدُهُ مِنْ أَنْ يُعَذِّبَ

(رعاية المرضى)

عَلَى كَثِيرٍ

حضرت عاصم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما دعا ایت کرتے ہیں کہ
 میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص سے اپنے مرض الموت میں قبول ہائے
 بے گونا گوار میں اسی طرح کئی ایسی کھڑی کرنا جس طرح رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔

43

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آواز منگاہ میں سرخ چاند سمجھائی گئی تھی۔

مسلم

حضرت سفیان ثمالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے کوہان ثمالیہ دیکھا ہے۔

وہابی

حضرت ابو الیاس شامی رضی اللہ عنہ دلائل کو اسے میں سمجھ سکتا
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو نہ چھوڑ دوں
 اہلن کو شاد دل اور کسی شہد کو غمگین نہ کر دوں مگر اس کو پست گردوں (مصلیٰ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر گھوڑے پر چڑھ کر گئے تھے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ملنے کے لیے اس قبر کو چھوئے گا۔

قرآن مجید

حضرت ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہ وایتنا کہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف نہ کہنے کے قاعدہ پڑھنے سے منع

فراڈیپ و مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کہتے، تمنا کرتے یا کہتا ہے کہ

تو اس کے کپڑوں میں ہلکے سے جھکی اور اس

سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

دوسری فصل

عزیز بن ربیع نے فرمایا کہ میرے ساتھ میں دو حضرات قبر محمد ...
... کہتے تھے کہ میں ایک محمد بن ابی احمد سے سندوں کی تصریح کرنے کے
کیا کہ ان میں جو پہلے آئے گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے ان کا نام محمد
بن اسلم تھا صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیسے محمد تئیں کی (شرح المسند)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا محمد بن اسلم سے کہ وہ اپنے والد کی قبر پر گئے اور
ترغی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو جبریل بن محمد
سند روایت کیا۔

حضرت ہشام بن مہر عنی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا چڑھی اللہ کبریٰ فرمایا
ابھی طرح کہو وہ اور دو دو تین تین شہیدوں کو کہ قبر میں دفن کرو اور
ان کے اس کو لٹاؤ جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو اور احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد
نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف ابھی طرح کے الفاظ کی روایت فرمادیا
(۶۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن
میری پہلی میرے والد کی میت کو بچترستان میں دفن کرنے کے لیے لے
آئی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں
کو دفن کرنے کی جگہ لڑو لیکن میں نے دفن کر دیا احمد۔ ابو داؤد نسائی
ہمدانی حدیث الفاظ ترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف کا کھرب سے لٹایا گیا۔

(مشافعی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق
صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اتارے تو آپ کے چہرہ
سے قبر میں رہتی کی گئی اور آپ سرور کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا
فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت آدمی ملے اور کثرت سے قرآن پڑھنے

۱۶۰۷ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالنَّبِيِّ سِتْرٌ
وَسُكَّرٌ أَحَدُهُمَا يَلْبَسُهُ وَالْآخَرُ لَا يَلْبَسُهُ مَعَهُمَا أَيْمَانُ
جَاءَ أَقْرَبُ عَمَلٍ عَمَلُهُ فَجَاءَ الْوَيْلُ يَلْبَسُهُ كَحَدِّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه في شرح الترمذی)

۱۶۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدَّ لَنَا لَنَا لَنَا لَنَا لَنَا لَنَا لَنَا لَنَا
فَالْبُؤْسُ أَقْرَبُ وَالنَّسَاءُ فِي حَيْثُ مَلَكَةٍ دَرَاهِمُ أَحْمَدُ عَنْ
جَبْرِ بَرِّ بْنِ عَمْرِو اللَّهِ.

۱۶۰۹ وَعَنْ شَامِرِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ خَيْرٌ مَا دُوسُوا وَانْقَضُوا
فَأَحْمَرُوا فَأَدْفِنُوا إِلَيْنَا نَتَبَيَّنُ وَالْغُلَّةُ فِي قَبْرِ قَاضِي
فَلَمَّا مَلَكَتْهُمُ مَلَائِكَةُ رَوْاهُ أَحْمَدُ وَالتَّحْمِيصُ فِي ذَوَابِ
مَا دُودَ وَالنَّسَاءُ فِي وَرْدِي أَيْ مَلَكَةٍ لَفَّ قَوْلُهُمْ وَ
أَحْمَرُوا.

۱۶۱۰ وَعَنْ شَامِرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ سَأَلَتْ
حَتَّى بَأَيْ يَتَدَوَّنَا فِي مَقَابِرِنَا فَتَأَذَى مُتَدَوَّنَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا الْقَتْلَى إِلَى
مَقَابِرِهِمْ. (رواه أحمد والتَّحْمِيصُ فِي ذَوَابِ
وَالنَّسَاءُ وَالنَّارِيَّةُ وَنَتَبَيَّنُ لِلتَّحْمِيصِ فِي)

۱۶۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ النَّسَبِ.

(رواه الشافعی)

۱۶۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاسْتَوَجَّ لَهُ يَسْتَرْجِعُ فَاحْدَثَ مِنْ قَبْلِ
الْعَبْدِ وَقَالَ تَحَنَّنْ اللَّهُ إِنَّ كُنْتَ لَدَا هَذَا تَكَلَّمَ
لِلْعَمَلِ رَوَاهُ التَّحْمِيصُ فِي ذَوَابِ فِي شَرْحِ التَّحْمِيصِ

استانۃ مریث۔

۱۶۱۳ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَهَلَ الْمَيْتَ الْفَرَّكَانَ بِسَبْعَةِ أَهْلٍ يَأْتِيهِمْ
وَيُكَلِّمُهُمْ رَسُوْلُ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ سَعْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو حَازِمٍ
الْبَاهِلِيُّ)۔

۱۶۱۴ وَ عَنِ جَعْفَرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّى عَلَى الْمَيْتِ ثَلَاثَ
حَلَاكٍ بِسَبْعَةِ أَهْلٍ يَأْتِيهِمْ وَأَتَتْهُمُ عَلَى قَبْرِهِمْ لَمْ يَتَوَقَّعُوا
وَوَقَّعَهُ عَلَيْهِمْ وَحَسَبَهُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّكْرِ وَرَوَى
الْبَاهِلِيُّ مِنْ قَوْمِهِ رَسُوْلًا۔

۱۶۱۵ وَ عَنِ عَمْرِو بْنِ قَامٍ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَجْتَمِعُ الْقَبْرُ وَأَنْ يَكْتُمَ عَلَيْهَا وَ
أَنْ تَوَطَّأَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)۔

۱۶۱۶ وَ عَنْهُ قَالَ رَوَى قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَكَانَ الْقَبْرُ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْزَمُ مِنْ تَلْبِيسِ
يُؤْتِيهِمْ لَدُنْ أَيْمَنِ رَبِّهِمْ حَتَّى أَنْتَهِي إِلَى رَجُلِهِمْ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)۔

۱۶۱۷ وَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي قَحَافَةَ قَالَ لَقِيتُ
عُمَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدِمْتُ أَمْرًا لِي
مَنْ لَمْ يَكُنْ يَسْلَمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ يَحْتَمِلُ كُنْزَ نَبِيَّةٍ
حَتَّى لَمَّا لَقِيتُ رَسُوْلَ اللَّهِ وَحَمَرْتُهُ وَرَوَيْتُهُ قَالَ
الْمُطَّلِبُ قَالَ الْقَبْرُ يُحْتَمِلُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ رِجْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَّ حَسْرَتِهِمَا كَوْحَمَتَهُمَا
فَوَطَّئَهُمَا بِسَدِّ رَأْسِهِمْ وَ قَالَ أَعْيُنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَادْفُونُوا
الرِّبِّيَّ مَنْ تَمَاتَ مِنْ أَهْلِي)۔

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۱۶۱۸ وَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَمِرٍ قَالَ مَخَّلَتْ عَلَيَّ
۱۹

مخاطبتہا۔ یہی لیکن صاحب شرح اس نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔
صاحب بدوہ قدس سرہ نے فرمائی کہ حدیث مذکور اس کے لیے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں لائے تو یہ فرماتے تھے اے اللہ علیٰ ہذا میت
اور ایک روایت میں علیؑ سے یہ منقول ہے (احمد۔ ترمذی و ابن ماجہ)
لیکن ابوداؤد میں علیؑ سے منقول ہے (احمد۔ ترمذی و ابن ماجہ)۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے منقول روایت کرتے
ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ روئیں ہاتھوں
سے چکر کر دی ہیں اور اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر پانی چھڑکا اور
اس پر سنگ پڑے بھی رکھے شرح میں لیکن شافعی نے صرف مٹی ڈالنے کا حکم
الفاظ روایت کیے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبروں پر پتھر ڈالنا ستر کہنے اور ان پر کچھ کہنے اور ان کو روکنا جانے
سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب جلال بن رباح نے
میں سے انجام دیا سرانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور قدموں کے آگے
(رواہ ابوداؤد)

حضرت طلب بن خالد اور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت
عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھڑکاتے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو
وہ صوبائی اہل شام کے سرکار کھڑے ہوئے اسٹینیں بڑھائیں جناب طلب
کہتے ہیں جس نے ہم سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سرکار کے اہل
کی سفیدی کو دیکھا سرکار نے آستین اونچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سر پر ڈال دیا
اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنادیا اور میرے اہل میں جو انتقال
کے گا میں اس کو ان کے قبر پر دفن کر دوں گا۔

(ابوداؤد)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ

عَائِشَةُ قَالَتْ يَا أُمَّةَ الْكَافِرِينَ يَا قَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتُمْ فَكُفَّتُمْ عَنْ تِلْكَ الْقَبْرِ
لَا تُشْرِكُوا وَلَا لِأَهْلِهَا تَتَّبِعُوا حَتَّى يَخْرُجَ الْعَرَضُ
الْعَمَامُ - (دَوَاءُ الْبُؤَادِ)

۱۶۱۹. وَعَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ يُجَلُّ فِيهَا الْأَنْفُسُ
فَاثْبَهْنَا إِلَى الْقَبْرِ فَلَمَّا يَلْحَدُ بَعْدُ نَحْنُ السَّيِّفُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْرِ وَهَبَتْ لَنَا
دَوَاءً الْبُؤَادِ وَالْكَسَاةِ وَابْنُ مَلْجَةَ وَزَادَ فِيهِ
كَافٌّ عَلَى رُفُوتِ الطَّلَبِ -

۱۶۲۰. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَسَّرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَيْمٍ كَسْرَهُمْ حَتَّى -
(دَوَاءُ مَلِكِ الْبُؤَادِ وَابْنُ مَلْجَةَ)

تیسری فصل

۱۶۲۱. عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُتِلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَرَأَتْ عَلَيْهِمْ كَذَلِكَ فَقَالَ
هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحْيَا لَمْ يُقَامِ إِلَيَّ الْبَيْتَةُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
أَنَا قَالَ قَاتِلٌ فِي كَبِيرِهِمَا فَتَنَزَّلَ فِي تَبْرَحَا
(دَوَاءُ الْبُؤَادِ)

۱۶۲۲. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَاحِظٌ وَهُوَ
فِي بَيْتِ الْمَرْيَمَ إِذَا أَنَا مَاتَ فَلَا تُصَلُّونَ بِي كَأَيِّتِهِ وَلَا
تَارِفُوا ذَاكَ فَتُفَرِّقُ فُتُفَرِّقُ عَلَى الْغُرَابِ فَتُفَرِّقُ الْكَلَامُ
حَوْلَ قَبْرِ قَدْرًا يَكُونُ جَدُّ وَرَقُكُمْ لَكُمْ فَتُفَرِّقُ
أَنْتَ أَنْتَ يَكُونُ وَأَهْلُكُمْ سَادَا الْكَلَامِ حَتَّى رُفِيَ -
(دَوَاءُ مُسْتَقْبَلِ)

۱۶۲۳. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَتَرَكَ

کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے وضو سے اس حضرت صدیق و ولید
کی قبروں کی زیارت کہہ دیں انہوں نے حجر مبارک میرے لیے کھولا تو میں نے
دیکھا کہ یہ قبریں قبریں تو بہت اونچی تھیں اور ان میں سے علی بن ابی طالب
علی کی سرخ نگریں بھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بھاری جنازہ میں گئے سب ہم قبرستان
پہنچے تو ان کو من گھڑی کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف من گھڑی گئے
تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ
نفرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا چاروں سروں پر ہندسے بیٹھے
تھے) -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے والی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ
شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک سیور الزہد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب خاکبار بیٹھے تھے اس وقت
سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بچی کے ساتھ
ہمبستری کی جو منسوب ہو طلوع مرنے کی میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے
فرمایا تم قبر میں اتار دینا چنانچہ وہ قبر میں آئے (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے سنا
موت کے وقت غریب و گریب میں مرداؤں تو میرے جنازے کے ساتھ نہ لائے
نور کو نہ دال ہوا نہ خاک ساتھ جو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر
آہستہ آہستہ مٹی ڈالی اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرا جتنی وہ
اور نہ کوئی کہ کس کا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ میری قبر کے سولے
موانعت حاصل کر دے اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میں جس کی کانٹا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میں جس کی کانٹا

تس کوز یاد دہم خود کو اور جلد اس کو دفن کرو اور میت کے سر ہاتھ
سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پانچ سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت
کرو یہی سنتی ہے شبہ الیہ بنی نقل کر کے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر
موقوف ہے۔

حضرت ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جنازہ حضرت
ابن ابی بکر کا پیشی میں رکھ کر قریب بامقبرہ آپ کی لاش مگر لائی گئی
انسان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہؓ کے لیے مکہ تشریف لائیں
تو انھیں امجد الرحمن بن ابی بکر کی قبر پر آگئے شعر ہے (توحید)

ماتہ خدا کہ ہم دونوں ہونے لگے۔ ہمیشہ سے اس طرح سے تھے لیکن
اس موقع پر یہ کہا گیا کہ ہم بڑے بڑا۔ ہوں گے لیکن جب میں اللہ مالک مدت
درز تک۔ اٹھے۔ بننے کے بعد پیدا ہوئے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ میرے ایک راستہ
اٹھے ہیں۔ روری تھی۔

یہ اشعار چھ کر حساب حمد بقیہ فرمایا کہیں اگر اس وقت یعنی
وقت انتقال، موجود ہوتی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور
اگر میں یہاں انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے ہونے کے بعد نہ آتی تو نہ ملتا
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں لے کر کہا اب سے لڑایا اور ان کی
قبر پر پانی پھیرا۔ (دعائے حاجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو سر ہانک کر جانب سے اس پر تری پلپ مٹی ڈالی۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر لکھ کر لکھ کر فرمایا صاحب قبر کو ازیت نہ دیا اسے (ازیت نہ پہنچاؤں گا)

مَعَ عَمِلِ الرَّحْمَنِ بَيْنَ عَرَبٍ وَسَعْدِيٍّ أَيْ وَقَامِرٍ فِي
مِثْلِ النَّوْبِ مَسْجُودٍ لِلْعَادِ قَدْ عَلِمَهُ وَجَدَهُ فِي عَاشِيَةٍ
فَعَالَ قَدْ قُومَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَبْلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَارَى الْعَرَبُ بِكَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ فَعَالَ لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
شِقَاقَ الْعَرَبِ وَلَا يَهْدِي الْعَرَبِ الْقَلْبَ وَفَكَرَ يُعَلِّمُ بِهِ هَذَا
وَأَشَارَ إِلَى إِيَّائِهِمْ أَوْ يَرْتَعِرُ قُلْتُ أَلَيْسَتْ لِي عَذَابٌ
بِهَذَا أَهْلُ عَلَيْهِ -

(مُتَعَلِّقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْ حَرَّبَ الْعَدُوَّ
وَبَيْنَ الْجَنَّةِ وَدَعَاءُهَا فَجْأٌ بَيْنَهُمَا.

(عشقِ ظاہری)

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي مُوَيْسٍ
مَا كُنْتُ أَمَّا أَنْتَ أَمْرُكُمْ بِاللَّهِ تَعْبِيدُكُمْ بِرَأْيِهِ شَيْءَ آخِي
لَقَدْ أَظْهَرَ لَكُمْ وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ حَلْقٍ وَمَلِكٍ وَمَعْرُوفٍ -

(مَنْعٌ مِّنْهُ وَفُتْكَارٌ)

١٤٣٣. وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ فِي أُمَّتِي مِنْ تَمْلِكُ الْبَيْتَ
 لَا يَرْكُزُ تَحْتَهُ الْقَعْدَرِيُّ الْأَسَاطِي وَالتَّمَنُّ فِي الْأَسَاطِي
 وَالْإِسْتِغْنَاءُ مِنَ الْحُجُورِ وَالنِّبَاحَةُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
 لَمَّا رَأَى قَبْلَ مَوْتِهِ تَقَامَرُ كَوْمَةُ الْبَيْتِ وَعَلَيْهَا يَوْمَانِ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدْرُكَ قَوْمٌ مِنْ حَبِيبٍ -

(روایات)

۱۳۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرٍ فِي تَبَيُّنِ حُكْمٍ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا فِيهِ وَأَعْلَمُ بِهَا قَالَتْ إِنَّكَ عِنْدَ مَا تَكُنْ لَمْ تُصَبِّ بِمُحِبِّهِ بِي وَرَأَى تَعْرِفُهُ يُؤَيِّلُ لَهَا رَأْيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

یہ کوفہ صحیح بلکہ میں اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما صحابہ
کے لیے تشریف لے گئے جب میں مگر پہنچے تو حباب صحابی نے ہوشی کی بات
یہ کہ انصاف فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا ہو گا ان سے کہا اچھی نہیں یاد رہا
اس وقت سر پہ کی چھماٹے مبارک سے اس شک و دل ہو گئے صحابہ نے جب
سزا کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رہنے لگے تو سزا سے فرمایا کیا قسم نے
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ قسم کر لیں اور کلب عربوں پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ
نبی کی جانب اشارہ کر دیا اس پر وہ سزا کہ ہے یا رحم فرما دینا کہ
اور مگر وہ ان کے حصے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

(مستحق علیہ)

حضرت محمد متقی بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس شخص کا جہنم کا شریک ہوں گا جس نے تمہیں جو من چاہے گریباں چاک کہے وہاں ایت کدہ کے طور پر تمہارے ہاتھ کے نیچے کے لیے دے (تفصیل علیہ)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ
عنه پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بیوی ام محمدہ رضی اللہ
عنه نے انگلی جیب انہیں چرش آیا اور بیوی کو کہتے دیکھا تو کہا کیا
تمہیں یہ معلوم نہیں ہے تو حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا اس شخص سے بڑی ہوں جو سو گئی، سر کے بال نوچے۔
حضرت ابی بکر اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں چار کام وعدہ جاہلیت
کے ہیں جن کو لوگ نہ سمجھتے ہیں گے (۱) اپنے حسب پر غرور (۲) دوسرے کے
نسب پر تعصب (۳) ستاروں کی مجال سے بادشہ کی توقع (۴) اور نو حکمران
اس کے بعد فرمایا اگر نو حکمرانوں سے پہلے تو یہ لوگ تیری امت کے
ملائے ہوئے ملک کی یاد اور بادشاہ کے کرتے میں بیویں ہوں گی۔

دوست

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مانتوں پر بوجھا ایک قبر کے پاس دیکھا جس پر مڑا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ڈرنا اور میرا کہہ کر اس حالت نے کہا کہ کیا یہ میرا ہے یا آپ پر محمد جیسی مصیبت نہیں پڑی جس اس عورت پر رنج و عن کا ایسا عذاب تھا

١٣٨. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْدِي اللَّهُ قُلُوبَ الْكَافِرِينَ
 قُلُوبُهُمْ لَا يَفْقَهُونَ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ

۱۴۴۰ هـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَصْرِفُ الْمُؤْمِنِينَ عَيْنِي مِنْ جَزَائِهِمْ
بِذَا كَفَعْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا تَعَالَى عَمَّا لَا
لَهْجَةَ - (رَدَّاهُ الْبَصَائِرُ)

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَذَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ الْمُؤْمِنُ أَنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ
مِمَّا لَمْ يَنْتَظِرْ وَأَنَّهُ أَصَابَتْهُ مُوسِيبَةٌ مِمَّا لَمْ يَنْتَظِرْ
وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَلَّ فِي الْقَسْمَةِ
فَعَمَّا لَمْ يَنْتَظِرْ -

۱۴۳۱ هـ. و عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا بِأَبِي يَسْمَعُ

کس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا کہ قادیان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ان کے خلاف دولت سرانے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ان کا نہایت بڑی کوریج نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچان لیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اگر کسی مسلمان کے حق پر کوئی چیز ہو جائے تو یہ قسم کے لیے بھی دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کو تین سے (فرایا) تم میں سے یہ جاؤں گے جن کے فوجی جو حملہ اللہ تعالیٰ سے اہم کی حالت میں ہوتی ہے تو وہ داخل جنت ہوگا ان میں سے ایک خدا تعالیٰ نے کیا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوجی ہوں تو سکا ستہ فرمایا ہاں اگر دو بھی فوجی ہوں دس مہم اور بخاری و مسلم کی ایک سا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جب کہ تم نے فرمایا اس بندہ کو اس کیلئے سیر ہے اس آج نہیں جبکہ دنیا میں اس کی محبوبہ شخصیت کو موت سے چمکتا کرتا ہوا اس پر صبر کر کے اگر چاہتا ہے تو اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو آدمی اپنے والدین پر اعتقاد رکھتا ہے (ایمان لگاتا ہے)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کا مال بھی عجیب ہے جیسا
 کوئی حاصل کرتا ہے تو اللہ کا حکم دے گا کہ اسے اور اس کی حمد و ثناء کرے
 اور مصیبت سے محفوظ رہے۔ یہ ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء کرے اور
 مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس فقرہ بھی جو
 پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

خیر کیا اس قضیہ میں نہ تو امید کہ کسی کی مراد اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کوسم ایسا نہیں جس کے لیے وہ دروازے

آل جعفر کے لیے کہا گیا کہ اگر وہ کورہ مانوس پیش آئے ہوں تو کھانے پینے سے روک دینا ہے (تہذیب - المذاہب - ابن ماجہ)۔

لَا يَلِي حَقَّقِي طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمَا يَشْقَاهُمَا -
(رواہ الترمذی وحیداً زاد وابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت مخیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہم مردہ پر نوکریا لگیا اس پر قیامت کے دن اس نوکر کی وجہ سے وہ اب کی مانند ہوگا۔

۱۶۲۶ عَنْ الْمَخِيرِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَتِيمٌ عَلَيْهِ قَرْبَتٌ يُعَذِّبُ بِمَا يَتِيمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(متفق علیہ)

حضرت محمود بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ اگر کسی مردہ پر نوکری لگائی جائے تو اس کے لیے عذاب ہے جس سے وہ اب کی مانند ہوگا۔

۱۶۲۷ وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَمْرًا يَقُولُ إِنَّ التَّيْمَةَ يُعَذِّبُ بِمَا يَتِيمٌ عَلَيْهِ يَقُولُ يَحْيَى اللَّهُ يَكْفِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمْلًا لَكَ كَمَا يَكْفِي وَكَذَلِكَ كَرِهَ أَنْ يَكْفِي لَكَ مَا مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَهُودِيٍّ يَمْنِي عَلَيْهَا فَقَالَ لَا تَهْمُ تَبْكُونَ عَلَيْهَا وَلَا تَهْمَا لَكُمْ عَذَابٌ فِي قَبْرِهَا -

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ اگر کسی مردہ پر نوکری لگائی جائے تو اس کے لیے عذاب ہے جس سے وہ اب کی مانند ہوگا۔

۱۶۲۸ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَمْرًا يَقُولُ إِنَّ التَّيْمَةَ يُعَذِّبُ بِمَا يَتِيمٌ عَلَيْهِ يَقُولُ يَحْيَى اللَّهُ يَكْفِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمْلًا لَكَ كَمَا يَكْفِي وَكَذَلِكَ كَرِهَ أَنْ يَكْفِي لَكَ مَا مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَهُودِيٍّ يَمْنِي عَلَيْهَا فَقَالَ لَا تَهْمُ تَبْكُونَ عَلَيْهَا وَلَا تَهْمَا لَكُمْ عَذَابٌ فِي قَبْرِهَا -

١٧٥٣ وَتَعْنِ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ سِتَّةٌ مِنْ آلِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ الرَّسُولُ يَتَكَلَّمُ
عَلَيْهِمْ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَبَطَرُ دُهْنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْنُكُمْ يَا خَيْرُكُمْ لَأَعْلَى الْعَيْنِ
قَاوَعَةُ قَالَ الْقَتِيبُ مُصَابِكُ دَالِ الْهَيْدَةِ قَوْسِيْبُ -
(بَدَاءُ أَحْمَدُ وَالنَّشَاءُ)

(نور کا آئینہ)

١٤٥٥. وَكَانَ الْبُخَّارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ
ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَرْثِيٍّ خَرَجَ امْرَأَتُهُ الْغُبَّاءُ عَلَى قَبْرِ
مَكَّةَ تُرَوِّعُ قَبْرَهُمْ سَائِلًا يَقُولُ الْاَهْلُ وَبَنُو
مَا قَعَدُوا فَلَمَّا جَاءَهُ الْغُرَبَاءُ يَسْأَلُوْنَ مَا قَعَدُوا -

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا: جب تک کہ میں نہ دیکھوں کہ تم اس کتاب سے
دھما کھو، یہ کہ کتاب نے میرے سر اور توبہ پاؤں کی طرح تھا اور اس قسم کی کتاب
کتاب تو اللہ تعالیٰ اس مرد سے ہر دو فرشتے متعین فرمادیتا ہے جو اس کے سینہ
میں رکھ رکھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا؟ امام تہذیب نے اس حدیث کو حسن و خوب قرار دیا۔

حضرت امیر ہمدانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: خاندانِ نبوت میں سے کسی کا انتقال ہوا تو اس وقت میں مدفن کے لیے جمع ہو گئیں اور حضرت عیسیٰ کو مدفن کر دیا۔ پھر اٹھ کر آئے اور مدفن پر فرمایا: اسے اتر نہیں چھوڑو! انھیں مدفن پر قلبِ رنجیدہ اور وقتِ مرگِ قریب ہے۔

والحمد لله رب العالمين

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو محمد بن ابی بکر نے لکھیں اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ان خواتین کو کہہ دیا کہ تم لوگو! اپنے اپنے دست مبارک سے پیچے ہٹا کر یا اسے عمر شریف پر بھیڑنا تو تمہاری ہی آواز سے ہوا ہے آپ نے فرمایا تو کچھ عہدہ آنکھ سے لاسد دل سے جھٹکا یا کچھ کہہ کر وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اللہ کو کچھ ہاتھ اور زبان سے عہدہ شیطانی عمل ہے ۔

(المجد)

عالم بخاری و جز مشر علیہ علیہ قمار و استی کرتے ہیں کہ جب ہناب حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو یہی نے ان کی قبر پر ایک سال نوے رکھا اس کے بعد اٹھ یا اس موقع پر ایک سو تہ ہستی گئی اسے میرا کیا تھا کیا آپ نے اس کو ایسا خود دوسرے سے جواب دیا نہیں بلکہ

صَلَّيْتَ وَاجْتَنَبْتَ وَنَدَّ الصَّلَاةَ مِنَ الْأَوَّلِينَ تَعَادَوْا حَتَّى لَقِيَ
ثَوَابَ دُونَ التَّحَنُّنِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَسْلُكٍ)

۱۶۶۵. وَكَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ مَسَّحَ وَلَا مَسَّحَ لَمْ يَمْسَسْهُ
فَمِنْ كَرَمًا فَلَنْ تَمَانَّ هَذَا مَا قَبِيحٌ وَلَئِنْ لَمْ يَسْجُدْ
إِلَّا جِدَّةً اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ الْمَلِكِ كَأَنْ يَسْجُدَ
وَكُلَّ أَجْرًا يَتَمَّ أَصِيبُ بِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَعْيَانِ)
۱۶۶۶. وَكَانَ أَبِي مُرَّةٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ فِي سَفَرٍ فَلْيَسْتَجِزُوا
لِرَأْدِ رُؤُوسِ الْمَسَافِرِ -

۱۶۶۷. وَكَانَ أَبُو الدَّيَّانِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ فِي سَفَرٍ فَلْيَسْتَجِزُوا
لِرَأْدِ رُؤُوسِ الْمَسَافِرِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَعْيَانِ)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

پہلی فصل

۱۶۶۸. عَنْ بَرْقِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَعَمَّدَتْكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَوْلُهُمَا وَتَعَمَّدَتْكُمْ
عَنْ لُحُومِ الْأَنْفُسِ قَوْلُ تَلْذِيقِ قَامِئِكُمْ مَا بَدَأَ اللَّهُ وَ
لَهَيْكُمْ عَنِ الشَّيْءِ الْإِلَافِي وَيَقَالُ قَامِئِكُمْ فِي الْإِسْتِغْنَاءِ
فِيهَا وَلَا تَكْفُرُوا مُسْكِرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگر تو پہلی مصیبت پر میرے کہنے سے اجڑ پڑے تو میں تیرے لیے جنت کے
ثواب سے کم پر جہنمی ذہنوں کا یعنی جنت عطا کروں گا۔ (ابن ماجہ)
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہایت کرتے ہیں کہ کل مسلمان مرد و عورت مسلمان قانون ایسے نہیں ہیں کہ کوئی مصیبت
انہیں مصیبت کرے کہ وہ اس کو کسائی طویل اور گزیر چکا ہو یا اللہ
اکابر یا جو ان پر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازے گا جتنا کہ
مصیبت کے وقت اس کے ہمنام سے ہو گا۔ ۴۔

(احمد بیہقی و شعبہ اعیان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نہایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمیہ کرنا ہے تو اس کو
اللہ عز و العالیہ اجوں پر تمنا ہے کہ یہ کوئی بھی مصیبتوں میں سے نہ ہو۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نہایت کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ
ص علیہ وسلم سے سنا کہ میں نے ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میں
میں تمہارے بعد ایک منہ کو بھڑکے اور اس کا جس کی کیفیت ہو گی کہ
انہیں جہنم کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کریں گے اور
اگر کسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور اللہ سے اجڑاؤں
کے طالب ہوں گے حالانکہ وہ تو ان کے پاس علم ہو گا و فضل یعنی غم نہیں ہلا
گے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں اس طرح ہو گا کہ وہ تو ان کے پاس علم ہو گا

زیارت قبور کا بیان

حضرت محمد رضی اللہ عنہما نہایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی
زیارت کیا کرو میں نے تمہاری لاکھشتہ تین دن سے زیادہ ذبح کرنے سے منع
کیا تھا اب جب تم مرد و عورت یا مرد و عورت ہو سکتے ہو۔ میں نے تمہیں ذبح کرنے
کے علاوہ کسی چیز سے منع کیا تھا اب تم سبھ تینوں سے اپنی سبھ
بشرطیکہ وہ لاش اور نہ ہو (مسلم)

۱۶۶۹ وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُونَ كَيْفَ وَأَنْتُمْ مَنْ سَوَّاهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَجُلًا فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَكَّرْتُ أَنْ يَذُنَّ لِي وَأَسْتَأْذِنُهُ فِي أَنْ أَدُورَ فِيهَا فَأَذِنَ لِي فَدَوَّرْتُ فِيهَا فَدَوَّرْتُ فِيهَا فَتَكَدَّرَ الْمَوْتُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۷۰ وَعَنْ يَحْيَىٰ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا أَحْرَجْنَا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكْفُرُ لِلْأَوْفَاتِ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ لِمَا فِيهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۶۷۱ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُ الْمَيِّتَ مَا قَبِلَ عَلَيْهِ مِنْ عَمَلِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَلَكُمْ وَتَكُونُ سَلَامًا وَنَعْمًا بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لَهَا حَبِيبٌ يَا حَسَنُ قُورَيْبٌ -

تیسری فصل

۱۶۷۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَانَا كَمَا كَانَ يَلْقَانَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ آخِرِ الْكَلِمَةِ إِنْ الْيَتِيمُ كَيْفَ كُنْ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُمْ مُؤْمِنُونَ وَذَاكَ مَا تَرَوْنَ كَذَا أَمْؤَاتُونَ طَافَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقِيقَةِ اللَّهُمَّ الْحَقُّ لَا قَوْلَ يَتِيمٍ الْخَدَقِي -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۷۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ آتَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُلِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْجِعُوا اللَّهُ الْمُسْتَعْدِينَ مِنْهُمْ

حضرت ابو مریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر شریف سے گئے وہاں جا کر خود بھی روئے اللہ صاحبیں کو بھی دعا پڑھ فرمایا میں نے صلیب تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی اجازت طلب کی تھی مجھ کو اس کے علاوہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی بھی اجازت مانگی حق و دل گئی یہ کلمہ غفور یہ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ موت کی یاد دلائی گئی

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور بیٹھنا سے جب قبرستان پہنچا تو یہ کلمات کہہ کر سر ہر اس بستی کے مسلمان اور عجمی سہنے والو تم پر سلامتی ہو بیشک اللہ نے یا اتر تم ہی مغفرت تم سے ملے گی اوقات کہنے والے ہی ہم اللہ سے سہنے والو تم اسے یہ دعائیت کے طالب ہیں (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ قبرستان شریف سے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسے قبر و اتر تم پر سلامتی بخا خدا تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر بیعت کر گئے ہم اللہ میں آسلو دل میں سے میں دعا صاحب قبری نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریف آدمی کی میرے یہاں بادی ہوتی تو سرکار اہل کے آخری حصہ میں قبرستان شریف سے ہاتھ اندھاں یہ کلمات فرماتے اس بستی کی یا خدا اتر تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چیز مل گئی جس کا تم سب کو ملے گا اور دعا کیا گیا تھا اور میں صلیبت دی گئی تھی اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوند البقیع غرقہ کہ مومنین کی مغفرت فرما۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مفہوم کو دعا کر سکوں آپ زیارت قبر کے بارے میں یہ نہائی فرمائی تب سرکار نے فرمایا

وَمَا دَاوُدَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَدَارٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكْفُرَ لَكَ جَعُونَ -

(نورۃ مصلیٰ)

۱۶۶۲۔ وَكَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى التَّمَاكِ بِمَقَرِّ الْعَدَوِيَّةِ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَادَى بِمَا بَيْنَهُ أَوْ

أَتَى فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ بَرًّا -

(نورۃ المصطفیٰ فی شعیب الیومین مرسلاً)

۱۶۶۵۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ دَعَا

فِيهَا لَكُمْ فِي النَّاسِ وَتَذَكُّرُ الْأَخْرَاءِ -

(نورۃ مصلیٰ)

۱۶۶۶۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا مِنَ الْمُجَرَّ رَعَاءَ أَحْمَدَ قَالَ لَوْ مَرَّ بِي ابْنُ

مَاجَةَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى هَذَا لَقَدْ كُنْتُ مَعَهُ فَمَا كَانَ

لِي أَنْ رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ الْوَلَدِ أَنَّ هَذَا قَامَتْ قَبْلَ أَنْ

يُزَيِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

فَلَمَّا نَحْنُ دَخَلْنَا فِي رُحُوسِهِمَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ

بَعْضُهُمَا سَاحًا كَثِيرَةً يَسِيرَانَا الْقُبُورِ لِلْوَسَاوِ

لَوْ لَقَدْ مَسْعُودٍ وَكَانَ جَعَلَ مَعَهُ شَعْرًا -

۱۶۶۷۔ وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَفْضَلُ بَيْتِي لَدَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلْتُ دَخَلْتُ

دَاخِلًا لَدَيْهَا فَدَخَلَ بِي وَأَبَى فَلَمَّا كُنَّا لَدَى حُجْرَتِهِمَا مَضَى

فَوَالِغَوْهُمَا مَعَهُ لَدَا نَا سَكَنًا دَعَا مَعَهُ دَخَلَ بِي سَكَنًا

(نورۃ احمد)

بِرَّ مَسْرُور -

تہذیبِ قبر کے تحت یہ کلمات کو اسے سستی کے عین اور مسلمان سب سے اولاد اور

بشریوں اور عجمیوں کی معذرت فرما اور شک اگر اس نے عبادت تو تم

حضرت محمد بن سلمان رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم

ان الفاظ حدیث کو سمجھتا ہے جو حدیث کے تحت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص جو کفن و الدین کی زبان میں سے ایک کی زیارت کو

زیر کی معذرت کر دی جاتی ہے اور اس کا ہم سیکو کا پس میں کھانا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حدیث کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

عظیمہ سلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب

تم قبروں کی زیارت کیا کرو گے کہ یہ عمل دنیا سے بہت فلاحی اور آخرت کے

پادشاہ کا سبب بناتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما حدیث کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم

عظیمہ سلم نے قبروں کی زیارت کر کے وہاں نو تین پرعت فرمائی ہے (ابن ماجہ)

تو یہ بھی لیکن مطلب ترجمہ کی ہے فرمایا حدیث حسن و صحیح ہے لیکن بیان

کیا اور اصل علمائے فرائیہ مکہ ابتدائی وہاں میں تھا لیکن جب زیارت قبر

کی رسم عبادت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد سبھی شامل ہو گئے لیکن

بعض علماء حدیث نے فرمایا اسکا نہ مردوں کے نہ قبروں کی زیارت کو

نہیں سندیدہ قرار دیا ہے کہ یہ تو وہ زیادہ صابر ہوئی ہیں اللہ عز و جل فرما

میں کی کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما حدیث کرتی ہیں کہ جب میں اپنے عروسی

جہاں صلی اللہ علیہ وسلم امام فرما میں آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نکدتی تھی اللہ کی قسم کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد امام فرما لیکن

جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہما دفن کیے گئے تو حدیث کی قسم میں اپنے کپڑوں

کو سمیٹ کر پاؤں سے خوب دھو کر حضرت عمر سے حیا کرتے کہ میں عروسی

آتی ہوں (احمد)

پہلی فصل

حضرت محمد ہر وہ رشتی اللہ عزہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے سپرد پیشانی اور پیٹہ کر دیا جائے گا اللہ اس عمل کی اس بدنکار کی جہانے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دکھائیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سہم سے دیاقت کیا گیا یا رسول اللہ! اللہ انہی کے بارے میں کیا حکم تو میرے فرمایا اور انہوں نے مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا تو ان کو پانی پلا تا ہے خال کو دوہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک سو بار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام انٹوں کو تین ہی ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا تو مند کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے پیروں سے چلیں گے اور دعاؤں سے ٹکائیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جو اس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور حق جنت کی راہ میں گئے اور ارقی دوزخ کی راہ رسول اللہ

زکوٰۃ کا بیان

حکومتِ اہلِ عباس رضی اللہ عنہم کو دیت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابِ خادینِ جیل کو کہیں بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہلِ کتاب کی ایک قوم کی طرف جاوے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری حاکمانہ کادرس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین ہے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جمہورِ مومنوں سے مل کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ ماں سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا و امداد سے ملنے کے بعد ہرگز کبیر مظلوم اور سب کریم کے درمیان کوئی حجاب مائل نہیں ہوتا۔

(مفتی علیہ)

لَا تَأْتِيهِمْ فِيهِمُ لَبِيسٌ مَّا أَفْرَدَ لَهُ زِينَتَانِ يُكْوَىٰ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَأْخُذْ بِرَبِّهِمْ مَشْيُهُ يَغْنِي عَنْهُ قَبِيرُهُ
يَقُولُونَ إِنَّا مَا لَكَ آتَاكَ ذَرْقُ فَخْرٍ تَلَا وَلَا يَحْسِبُ الْبَارِئِينَ
يَهْتَكُونَ الْآيَةَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۸۱ - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَمَارٌ رَجُلٌ كُنْتُ لَهُ ابْنٌ أَوْ بَنَاتٌ أَفْخَرُهُ لَا يَتَوَقَّى
عَهْدَهَا إِلَّا إِيَّيَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْخَرُ مَا يَكُونُ وَاحِدَةً
تَطَافُ بِأَعْقَابِهَا وَتَتَوَلَّجُهُ بِشِدْرِهَا تَحْمِلُهَا جِلْدَتُ الْخِرَافَةِ
وَدُفَّتْ مَقْبِرُهُ أَوْ ذِمَّتْهَا حَتَّى يُقْبَضَ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۷۸۲ - وَعَنْ عَبْدِ تَرَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَمُصِّقُكُمْ مَلَكُوتَكُمْ
وَهُوَ مَسْكُورٌ رَأَيْنَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكُمْ قَوْمٌ يُسَلِّمُونَكُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ قُلَاطِ قُلَاطِ فَإِنَّ بَيْنَهُمْ قَوْمًا لَقَالُوا اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى مُشْتَرِكٌ عَلَيْهِمْ وَفِي يَدَيْهِ إِذَا آتَى
الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ قَوْمًا قَالُوا اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ -

۱۷۸۴ - وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الْقَدَادِقِ فَوَقِيلَ مِنْهُ ابْنُ
جُبَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَا الْقَدَادِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَشُقُّهُ ابْنُ جُبَيْلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ
قَدِيمًا فَاتَّخَذَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَا خَالِدٌ مَا كَانَ تَقَرُّبًا
لِقَائِهِمَا قَدِيمًا فَاتَّخَذَهُ ابْنُ جُبَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَأَنَا الْقَدَادِقُ قِيَمَ عَنْكَ دَوَّاسُهَا مَعَهَا فَكَرَّ قَالُوا يَا
عُمَرُ أَمَا هُمُوتُ أَتَى عَمْرُو الرَّجُلِ مَعَهُ أَوْيَةُ -

اس کی زکوٰۃ امان کی قیاس کے لیے یہاں گنہگار کی شکل میں بتلایا جائے گا
جس کی ہاتھوں پر دوسرا نعل ہو گا اور قیامت کے دن وہ ہاتھوں
شخص کی گنہگار کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ ہاتھ اس مال خانے
کی دونوں باجوں کو پکڑے گا اس میں تیرہ مال بھل میں تیرہ خزانہ ہوں اس کے بعد
مروا نے یہاں تک کہ ان سے فرمایا بھل ہو گئے گا ان ذکر کی آخریت تکسہ ہوا
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اگر ہاتھ لگے یا پکڑی نہیں لگے وہ ان کا
حق اور ان کو قیامت کے دن یہاں اس حالت میں لائے جائیں گے
جو انور ہوں اور ہاتھ لگے اور وہ اس کو اپنے پرول سے کھلیں گے سینگ
سے ساریں گے جب تک ہاتھ لگے رہے گا تو دوسرا اس کی ہاتھ آہائے گا
یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (مستحق طہر)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسے اس صدقات وصول کرنے والا
آئے تو کہتے رہتے رہو تم سے واضح ہو۔

(اسلم)

حضرت عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کئی
قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئی تو آپ
فرماتے تھے وہاں پر حضرت نازل فرما میرے اللہ جب ہر کار کی خدمت
میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا خدا ال بنی علی آپ کو امت لایا
وہ کاری و مسلم ایک عہد ایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی کار
کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ کہتے تھے خداوند اعلان پر دست نازل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دلہ نے یہاں ہر رضی اللہ عنہما زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو ہر کار کی خدمت
میں عرض کیا گیا کہ بنی علی۔ خالید بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا
نہیں کی ہے تب ہر کار نے فرمایا کہ ان بنی علی نے ان گنہگار نعمت اس سے کیا
کہ وہ ہم سے اس کو اللہ اور اس کے رسول نے عطا کر دیا۔ لیکن خالید کی بات
یہ کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کہ جو تم اس نے اپنی نہیں اور سلمان جنگ
واللہ اس سے تم کو دیا ہے ہر سال جناب عباس کو ان کی زکوٰۃ ادا اس کی
مثل روزہ و روایوں کا میں خاص ہوں اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَىٰ أَعْيُنِكُمْ حَذْرَ النَّارِ فَتَقَالُوا
إِنَّهُ لَنُفِخَ فِي الصُّورِ الْكَلْبُورِ (الْكَالِبُ طَيْبٌ مَا يَفِيحُ مِنْ أَمْوَالِكُمْ
فَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَتْرَافِينَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِيَكُونُوا مِنْ مَحْمَدٍ
فَقَالَ فَكَلْبُورٌ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ إِلَّا أَحْبَبْتُكُمْ بِحَبْرِ عَائِي كُنُوزِ
الْمَرْءِ أَسْمَاءُ الصَّلَاحَةِ إِذَا نَظَرُوا إِلَيْهَا سَمِعَتْ قَوْلًا لَمْ يَكُنْ
أَخْلَعَتْهُ قَوْلُهَا لِمَا بَعَثَتْهَا مِنْهَا مَوْتٌ -

(تذوۃ ابو داؤد)

۱۶۸۸ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَیْبِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ كَلْبُيبٌ مُبْعَثُونَ قَوْلًا
مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ وَكَلْبُورٌ يَحْمَدُكُمْ وَمَا يَبْتَغُونَ
قَوْلًا قَدَّحُوا كَلْبُورٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ
قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ

(تذوۃ ابو داؤد)

۱۶۸۹ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَیْبِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ كَلْبُيبٌ مُبْعَثُونَ قَوْلًا
مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ وَكَلْبُورٌ يَحْمَدُكُمْ وَمَا يَبْتَغُونَ
قَوْلًا قَدَّحُوا كَلْبُورٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ
قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ

(تذوۃ ابو داؤد)

۱۶۹۰ عَنْ كَيْسِ بْنِ خَبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ كَلْبُيبٌ مُبْعَثُونَ قَوْلًا
مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ وَكَلْبُورٌ يَحْمَدُكُمْ وَمَا يَبْتَغُونَ
قَوْلًا قَدَّحُوا كَلْبُورٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ
قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ

۱۶۹۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ كَلْبُيبٌ مُبْعَثُونَ قَوْلًا
مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ وَكَلْبُورٌ يَحْمَدُكُمْ وَمَا يَبْتَغُونَ
قَوْلًا قَدَّحُوا كَلْبُورٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ
قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ

(تذوۃ ابو داؤد)

۱۶۹۲ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ كَلْبُيبٌ مُبْعَثُونَ قَوْلًا
مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ وَكَلْبُورٌ يَحْمَدُكُمْ وَمَا يَبْتَغُونَ
قَوْلًا قَدَّحُوا كَلْبُورٌ لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ
قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ قَوْلًا قَدَّحُوا لَمْ يَكُنْ يَحْمَدُكُمْ

لَئِنْ أَهْلُهَا لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ عِلْمِهَا بِمَا فِيهَا مِنْ خَيْرٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ
أَمْرٌ مِنْهَا بِمَا فِيهَا مِنْ خَيْرٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ
أَمْرٌ مِنْهَا بِمَا فِيهَا مِنْ خَيْرٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ
أَمْرٌ مِنْهَا بِمَا فِيهَا مِنْ خَيْرٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ
أَمْرٌ مِنْهَا بِمَا فِيهَا مِنْ خَيْرٍ كَرِهَتْ أَنْ يَكُونَ

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے

(ابو داؤد)

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے

(ابو داؤد)

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے
پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے پیغمبر کو دیکھا کہ وہ اپنے

(رواۃ ابو داؤد)

۱۴۹۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَقْبَلَ مَلَائِكَةَ زَكَاةٍ وَبَيَّعَهُمْ يَخْرُجَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَوْثَرُ جَمَاعَةٍ اسْتَفْهَرُوا عَنْهُ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۱۴۹۴۔ وَعَنْ عِيْنِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَخَيَّلَ مَدْفُونًا فَقِيلَ إِنَّ قَبْرَكَ فِي كَذَا - رَوَاهُ أَبُو حَالَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّيْمِيُّ -

۱۴۹۵۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِلنَّاسِ فَقَالَ أَلَا مَنْ قَرَأَ يَوْمَئِذٍ مَالًا فَلَيْسَ مِنْهُ وَلَا يُرَى لَهُ شَيْءٌ تَأْكُلُ الْقَبْرُ زَكَاةَ الرُّمِيَّةِ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِذَلِكَ الْمُتَكَلِّمِ بَيْنَ الْقَتْلِ وَكَوْنِهِ -

دوسری جگہوں کی جگہوں پر (ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال کا تو اس مال پر سال گنبدے سے پہلے زکوٰۃ نہیں دے گا اور نہ ہی اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلے میں اجازت عطا فرمائی (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والدین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا مال و مگر بنے اور اس مال سے تجارت کرے تو اس کو اس مال میں دھوئے کہ ہفتہ سہنے کے دوہرے مال بخود دے دے یا اس کو صاحبِ ترغی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا۔

تیسری فصل

منیف ۴۔

۱۴۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمِعْتُ أَوَّلَ بَيْتٍ بَعَاثَ فَكَّرْتُ مِنْ تَعْمُرِينَ الْعَذِيبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَارِئُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقْبِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَكَ لَوْ لَا اللَّهُ لَكُنْتَ قَالَ لَوْ لَا لَوْلَا اللَّهُ فَصَرَفْتُ مَنَاحِي وَكُنْتُ إِلَّا بِعَقْمٍ وَجَسَابَةٍ عَلَى أَمْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَقَابِلُونَ مَنْ مَرَرْتُ بَيْنَ الْعَصَاوِ وَالزُّكُوفِ قَرَأَ الزُّكُوفُ حَتَّى السَّالِ وَاللَّهُ لَوْ مَرَرْتُ بِعَصَا قَا كَانُوا يُزَكُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَقَرِّهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ يَكْفِرُ مَدْرَ مَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لَوْ تَقَالِ كَعَرَفْتُ أَنَّكَ تَعْلَمُ -

(مسند عیسیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور عرب کے بعض لوگوں نے تم کو یا مسکین زکوٰۃ اور صدقہ ان نیرت تو جانا قرآن حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم کو چاہیے کہ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک متاکر کہ وہ رجب تک کہ وہ مال اللہ نے کہیں اور جس نے اللہ کی رحمانیت کا قرار دیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اسلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے وسیع بیات کن کر جنابِ مدنی نے فرمایا کہ ان قسم میں ان لوگوں سے صرف مغاند کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے پیر کو مجھ سے دیکھیں گے جو کہ وہ مسکین کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ کن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینے کو جاننے کے لیے کھول دیا ہے اور یہی سچا ہے (متفق علیہ)

۱۴۹۷۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ كَرَامَتِي كَرَامَتِهِمْ مَا لَقِيْتُمْ شَيْعًا أَوْ فَرَقًا يَفِرُّونَ مِنْهُ
صَاحِبُهُ وَهُوَ يُطْلَبُ عَنِّي يَكُونُ أَصَابِعُهُ -

(رواہ احمد)

۱۴۹۸۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يَفِرُّ فِي زَكَاةٍ مَلَأَ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ
كَرَمًا لِقِيَمَتِهِ فِي غَنِيَّتِهِ شَيْعًا أَوْ فَرَقًا عَنِّي وَصَدَّقَ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَسْتَعِزُّ الْيَوْمَ بِسِعَةِ دِينِهِ إِلَّا اللَّهُ
أَلَّهُ مِنْ قَسْرِهِ لَأَيُّكَ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْسَانِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۹۹۔ وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا كَانَ لِكُلِّ زَكَاةٍ مَالًا وَلَا
أَمْلًا تَدَاهُ الْفَكَارُ وَلَا الْبُخَارُ فِي تَارِيخٍ وَالتَّيْسَانِيُّ
وَرَأَى قَالَ يَكُونُ كَرَمًا وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ وَلَا تُخَيِّجُهَا
فِيهِ يَلِكُ الْعَدَاوَةُ الْعِلَالُ وَفِي الْخَصْمِ مَوْتٌ
يَكُونُ تَمَلُّكُ الزَّكَاةِ بِالنَّاسِ هَكَذَا فِي التَّيْسَانِيِّ
فَقَدَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَاتَ أَحَدًا
ثُمَّ مَاتَ بَلَى شَاهِدًا إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ
فِي مَالِكٍ لَمَّا سَمِعَ أَنَّ الزَّكَاةَ سَاءَتْ
الزَّكَاةُ وَهُوَ مُسْرِعٌ أَوْ مُسْرِعٌ وَلَا تَنَاجِي
لِلْفَقَرِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے کسی کا غنا قیامت کے دن گھٹے سانپ کا شکل اختیار
کر لے گا اور اس سے بھاگے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا اور وہ شخص موت
فرمانوں سے بچنا نہیں سکتا۔ (رواہ احمد)

عربوں کی ساری مذہبی و دنیاوی عبادتیں جہاں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں انہیں
مال کی زکوٰۃ اور انہیں کہ تو قیامت کے دن اللہ اس کا مال کھانا پینا کر لے گا
گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تاکید میں قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت
کی کہ ان کریموں کو جو بھل کر تے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے
کرم سے عطا فرمائی ہے ان کو قیامت تک -

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس مال جو کسی مسکین میں گرے اس کو ہر
کہ جس سے (شافعی، ترمذی، بخاری، تیسانی، تیسانی) نے یہ فرمایا کہ ہر جہت سے واجب
ہوتا ہے اور اس کو انہیں کہتے کہ یہ حرام مال حال کو بھی جو کت میں ڈال دیتا
ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سنا پڑی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق
اصل مال سے ہے اور جو صاحب سنی نے لکھا ہے لیکن صاحب بیہقی نے
شعبہ بیان میں امام محمد بن حنفیہ سے نقل کیا اور اس کو حضرت مالک سے
منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی شمولیت کا یہ منہم تہا یا کہ ایک
شخص جو مالدار اور زکوٰۃ نہ دے گا وہ زکوٰۃ دہل کر آجے لے لے کر دے گا
تو صرف فقر کا حق ہے -

کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

پہلے فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے فرمایا پانچ وقت کی چیزوں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں چاہو
پانچ لوگوں سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم
میں زکوٰۃ نہیں -

۱۵۰۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ رِيْمًا دُونَ خَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ
مِنْ النِّعَمِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ
مِنْ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ

شخص کے پاس اتنے مال نہ ہوں جس میں تین سالہ بچہ
دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں
ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس روپے
دیکریاں دے گا وہ جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن
اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے
تو صدقہ وصول کرنے والا اس کو لے کر دیکریاں دے گا
وہ ہم واپس کرے گا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے
لہذا اس کے
پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کر کے
دے دیکریاں دے گا بیس روپے لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی
پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ
بچہ ہے تو اس سے یہ جان لو وصول کیا جائیگا اور اس کو
گھر واپس نہیں کیا جائیگا۔ ادا ایسی کریں کہ زکوٰۃ کے
پائے میں جو شغل میں جلتی ہیں تو ان میں چالیس تک رو
بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو
بکریاں ہیں۔ نقد خریدا ہوا تین بکریں ہیں یا تین سو کے بعد
پرسوں کے اضافہ پر ایک بکری ہے اور اگر کسی کے پاس شغل
میں رہنے والی بکریوں کی تعداد چالیس ایک یا دو کم ہوتی
ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر ایک زکوٰۃ دینا چاہے تو
حصہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کی قیمت اور دروز کو
کوٹھ دیا جاتے اور اگر صدقہ لینے والا قبول کرے تو بیس
لے سکتا ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے مستغرق جانوروں کو
دو تو جمع کیا جائے گا اور ان کو مستغرق کیا جائے گا جو بچا
وہ شریکوں کی ہیں ان کو مساوی طریقہ تقسیم کر کے
زکوٰۃ وصول کیا جائے گا۔ چاندی کی زکوٰۃ چالیس روپے
ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نو روپے ہوں تو
ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(منتخبی)

(مستمی ملک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کلمۃ کا احسان ہے اگر کون ان کو دے دے میں یا کائنات میں کوئی مر جائے تو احسان ہے البتہ کائنات اور زمین میں پانچواں حصہ (زر کا پتہ) ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

164 وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَخَلَهُ إِلَى الْيَمِينِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقِي

حضرت امام سے روایت ہے کہ اصل شرط اہل اہل بیت علیہم السلام نے گھوڑوں اور
 خط لکھنے کی ذکوۃ معاف کر دی ہے البتہ چاہے ملک میں ہر چالیس درہم میں سے
 ایک درہم زکوۃ کا ادا کرے اگر کسی کے پاس ایک سو تیس درہم
 ہیں تو اس میں زکوۃ نہیں ہے لیکن دو سو چوبیس تو ان میں چار درہم زکوۃ
 ہے (ترغیب لیکن صاحب ابوداؤد کی روایت کے مطابق جو حدیث احمد کے ذریعے
 حضرت علی سے مروی ہے جو جانب ہند
 جانب زہر نے کہا میری خیال میں حضرت علی سرکار دو عالم سے حمایت کرتے
 سرکار دو عالم نے فرمایا ہر چالیس درہم ہر چالیسواں حصہ ایک درہم ادا کرے
 اور پھر اس وقت تک زکوۃ واجب نہیں جب تک کہ دو سو درہم اپنی دست بند ہو
 چالیس سو درہم جب تک کہ ادا کر لیں ہو جائے تو پانچ سو درہم واجب ہیں اور جب
 زیادہ رقم ہو تو اسی حساب سے زکوۃ دی جائے یہی حد کی زکوۃ اس طرح ادا کی
 جائے کہ چالیس ہزار ایک سو میں تک ایک بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو
 میں سے دو سو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دو سو سے
 تک پہنچے تو تین بکریاں ہیں لیکن ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد آٹالیس
 سو سے کم ہے تو بھی نہیں ہے اور گائے کی زکوۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس بکریوں پر
 ایک برس کا ایک بکھڑا بھال چالیس کی تعداد پہنچنے پر دو سالہ دو سالہ خان اور کام
 کرنے والے بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریق بتایا کہ ہر تیس کاوا

میں ایک سال کھجیا یا بکھڑا اور ہر چالیس مہینوں پر دو سالہ بچہ ہے۔
(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - حارثی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادائیہ کرنے والا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص زکوٰۃ نہیں دے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ درق یعنی تین من نہ ہو (نسائی)

حضرت موسیٰ بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چار سالہ بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کتوب ہے جو اپنے جناب عارضہ میں کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنہ تھے ہی علیہ السلام نے اس میں تحریر فرمائی تھی کہ گویا جو شیخ اور مجاہدوں کی زکوٰۃ وصول کی جائے (شرح السنہ)

حضرت قتادہ بن اسید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ کی تشخیص میں اس طرح انداز لیا جائے کہ جس طرح کہ مجاہدوں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک نمودوں کشش یا منقہ کی شکل میں لیا جائے گی جس طرح مجاہدوں میں لی جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے جب تم غزائے کافروں کیسرا حقیر چھوڑ دو اور اگر تمہاری نہ چھوڑ دو تو چھوڑنا حقیر چھوڑ دو۔
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبد اللہ بن رواحہ کو یہودیوں میں بھیجا تاکہ وہ ایسی حالت میں مجاہدوں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ کچے کے قریب لوہ کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ ثِيَابًا أَوْ ثِيَابَةً وَفِيهِمْ كَلْبٌ أَوْ ثِيَابٌ
مُثْلُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ سَلَاتٍ
وَالْبُخَارِيُّ)

۱۴۰۶ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُثْنَوِيُّ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا لَوْ هُوَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۰۸ وَ عَنْ أَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْءَ مَثَلُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَيْثُ وَلَا تَمْنِي مَسْعَةً
بِمَنْ تَمْنِي عَمَلًا أَوْ مَنِي -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۴۰۹ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَنَدَاكَ كَلْبٌ
مُثْلُهُ مِنْ جَبَلٍ عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
قَالَ لَمَّا أَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخَطَّةِ وَالْخَبِيرِ
كَالْخَبِيرِ وَالْخَبِيرُ مَثَلُ - (رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ الشُّعْبِ)

۱۴۱۰ وَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ الشَّيْءَ مَثَلُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَوْ أَنَّ الْكَلْبَ لَوْ هُوَ كَمَا لَوْ هُوَ
تَعْرِفُ الْفَقْرَ لَوْ تَعْرِفُ زَكَاةَ رَبِّهَا كَمَا تَعْرِفُ زَكَاةَ
الْفَقْرِ تَعْرِفُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۱ وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْرُكُمْ فَعَلُوا
وَدَعُوا الشُّكَّ فَإِنَّ لَكُمْ تَدْعُوا الشُّكَّ فَمَنْ هُوَ التَّوْبَةُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۱۲ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الشَّيْءُ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْنَعُ عَبْدُ اللَّهِ بِنْتَ نَعْلَةٍ إِلَى يَهُودَ يَقْضِي
الْمُخْلَدَ حَيْثُ يَطْلُبُ فَسَلَّ أَنْ يُوْضَعَ
مَنْهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۱۳ وَ عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا شہد کے دس ٹھیکوں میں ایک ٹھیکہ زکوٰۃ ہے صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے دسوں میں سے علی اللہ علیہ وسلم سے اس باب سے کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

جانب ذریعہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں یہ غلطہ دیتے ہوئے فرمایا اسے جماعت خوانین تم صدقہ و اگر تم اپنے زیروں سے ہی دیکھو کہ تم میں سے کس کو تین قیامت کے دن دفن میں جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسیب نے یہ روایت زکوٰۃ کے بارے میں روایت کی ہے کہ دو عوامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکڑے تھے سرکار نے ان سے لیا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو تو انہوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتے ہو کہ تمہاری لگ کے لگن پستانے جائیں تو ان عوامین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیروں کی زکوٰۃ ادا کیا کرو صاحب ترمذی نے یہ حدیث سننے پر ابن عباس کے حوالہ سے مروی ہے اس طرح روایت کی ہے کہ ابن مسیب اور ابن مسعود دونوں ضعیف ہیں اور اس باب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کالوں میں پنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (لوازم) کا تعریف میں آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (داکٹر ابو داؤد)

حضرت سمہ بن جندبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مال پر زکوٰۃ نہ کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو ہم تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت سعید بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب یحییٰ بن حارث غزالی کو فرار کے علاقہ میں قید کی لاکھیں عطا فرمادیں لاکھوں سے سوائے زکوٰۃ کے کچھ تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ أَرْقَى زَيْفَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَقَالَ فِي اسْتَاوَهُ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ فِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ سَمِعْتُ

۱۴۱۳ وَعَنْ كَثِيرٍ مِمَّنْ رَوَوْا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِيهِ الْإِنْسَاءُ
نَعْتًا فَنَ وَتَوَمَّنَ حَيْثُ كَانَ أَكْثَرُ أَهْلِ جَمْعِهِ
يَوْمَ الْيَوْمِ - (رواه البخاري)

۱۴۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ
أَنَّ أُمْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كَيْفِيَّتِهِمَا يَرَاكَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا تَوَدَّيَاكِ
لَزَوْنَةٍ قَالَتَا لَا حَمَانَ لَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَيْتَاكِ أَنْ يُسَوِّدَ اللَّهُ بَيَازَهِمَا
مِنْ تَلَوِّهِمَا قَالَتَا لَا فَكَانَ خَاتَمًا زَكَوٰۃ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ قَدْ رَدَّ عَنْ الْمَذْهَبِ الْفَرَقَ بَيْنَ
فَرَقَتِهِمْ وَفَرَقَتِهِمْ تَعْرِفُ هَذَا وَالْمَذْهَبُ الْفَرَقَ بَيْنَ
وَأَبَتْ لَيْبَعَةً يُسْقِطُ فِي الْعَدِيَّةِ وَلَا يَصِحُّ فِي
هَذَا الْبَابِ مِنْ الشَّيْءِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كثير ۱۔

۱۴۱۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْصَالَهَا
مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُرَوِّقُ مَا لَكَ
أَنْ تُرَدِّي زَكَوٰۃ قُلْتُ قُلْتُ بَلْ كُنْتُ

(رواه مالك و ابوداؤد)

۱۴۱۷ وَعَنْ حُرَّةِ بِنْتِ جُمْدُوبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ أَنْ تُخَيَّرَ الصَّدَقَةُ مِنْ
الْبُخَارِيِّ كَثِيرٌ لَيْبَعٍ - (رواه ابوداؤد)

۱۴۱۸ وَعَنْ رَيْبَعَةَ ابْنِ أَبِي عَمْرِو الدَّخَنِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ لِبْلَالٍ
ابْنِ الْخَارِثِ الْمُرِّيَّ مَعَاوِيَةَ الْقَبِيلَةَ وَهِيَ مِنْ كَلْبَةَ
الْمُرَجِّحِ فَوَلَّكَ الْمَعَاوِيَةَ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا السَّكَنَةُ

تیسری فصل

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرے لئے کہ کاشت پر زکوٰۃ ہے اور حدایت ہے اور تو پر زکوٰۃ فرض ہے اور پانچ دس دینیس میں سے کم تو ہر میں زکوٰۃ ہے اور کام کر کے مالے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور حدایت میں زکوٰۃ ہے اور حدایت چاہے حق کرتے ہیں جتھے سے گھوڑے بچہ اور غلام مراد ہیں۔
(دارقطنی)

طاہر صدایت ہے کہ حضرت سائون علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس مجاہدوں کا ایک گروہ لا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (دارقطنی) و شافعی البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ تو اس سے مراد وہ مقدار ہے جو صاحب سے کہہ کر ہر ہر اور حدایت تک نہ پہنچے۔

صدقہ فطر کا بیان

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر جو ہر ایک صاع خیر کے خلاف اگر مرد و عورت چھو اللہ بڑے سے فرمایا ہے اور حکم دیا کہ اس کو غنیمت کو جانے سے پہلے دیا گیا جائے۔
(مشفق طبرانی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کا دینے کی چیز دینے سے ایک صاع اور غنیمت شافعی جو کہ ہر ہر ہر اور غنیمت کو دینے سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔
(مشفق طبرانی)

۱۶۲۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالنَّكَاحِ وَالْأَنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرُهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِهِمْ إِلَى الصَّلَاةِ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَحْنُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے رمضان کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صدقہ کو خرچ فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور جو ایک گریوں نصف صاع ہر آدمی کو۔ عام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔
(ابو داؤد و نسائی)

۱۷۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْعِدَّةُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرًا وَيُضْفَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حَيٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرَ أَدَانِي صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ

(رداء أبو داؤد و النسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فقراء کو لغویات، بیہوش کوئی سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذرا بھرا بھی غذا بنایا ہے۔
(ابو داؤد)

۱۷۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةَ الْفُطْرِ طَهَّرَ الْوُثْيَا وَمِنَ الْكُفْرِ وَالْزُفْرِ وَطَعَنَ إِلَيْكَ

(رداء أبو داؤد)

تیسری فصل

قریبی شیب کے اپنے و صاحبہ عورتوں نے نیکے دوا مان سے رات کی کھینک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ کہ لوگوں میں جا کر احسان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آٹا و طعام پڑے اور چھوٹے بچوں اور اس کے علاوہ جنس پروردہ اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک صاع زریا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع زریا قح شکر دہی، گیسوں، بھود افراد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیئے جائیں اس سے تمہارے مالدار کا اللہ تعالیٰ تر کی فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

۱۷۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَتُ مُنَادٍ يَأْتِي بِطَاجٍ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ مَكَّةَ الْفُطْرُ دَاجِيَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَ أَدَانِي حُرٍّ أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مِمَّنْ قَرَأَ قُرْآنًا مِنْ قُرْآنِ آدَمَ أَوْ سَامَ أَوْ نُوْحَ أَوْ هَارَانَ أَوْ شَارَانَ أَوْ قَامَ

(رداء الترمذی)

۱۷۲۶ وَكَانَ مَعَهُ الْوُثْيَا ثَلَاثَةً أَوْ ثَلَاثَةً مِنْ حَبِّ الْوُثْيَا مِنْ آدَمَ أَوْ سَامَ أَوْ نُوْحَ أَوْ هَارَانَ أَوْ شَارَانَ أَوْ قَامَ مِمَّنْ قَرَأَ قُرْآنًا مِنْ قُرْآنِ آدَمَ أَوْ سَامَ أَوْ نُوْحَ أَوْ هَارَانَ أَوْ شَارَانَ أَوْ قَامَ مِمَّنْ قَرَأَ قُرْآنًا مِنْ قُرْآنِ آدَمَ أَوْ سَامَ أَوْ نُوْحَ أَوْ هَارَانَ أَوْ شَارَانَ أَوْ قَامَ

(رداء أبو داؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۶۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْرُوفٍ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ تَوَلَّاهُ أَلَيْسَ أَتَى تَكُونُ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا تَكُنْهَا. (مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)

۱۶۲۸ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ مِنْ قَبْلِ تَسْرِعَةٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ يَسْرِعُهَا لَكُمْ قَالَ أَمَا شَعَرْتُمْ أَنِّي لَا أَكُلُ الصَّدَقَةَ. (مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)

۱۶۲۹ وَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةُ لَهَا ثَلَاثُ أَوْسَاطٍ السَّائِرِ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلْمُتَعَدِّ وَلَا لِلزَّالِمِ وَلَا لِلْمُتَكَبِّرِ (مَدَامُ مَشْرُوفٍ)

۱۶۳۰ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ بَيْتِهِ ثُمَّ مَدَّهَا فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا مَسَاسَ لَكُمْ وَلَا تَكُلُوا وَلَا تَأْكُلُوا قُلْتُ قِيلَ هَدِيَّةٌ فَهَبْ بِهَا وَبِهَا فَكُلُوا مِنْهَا. (مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)

۱۶۳۱ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَلَاثُ مِائَةِ رِغْلٍ مِنَ الشَّعِيرِ أَتَى بِهَا فَكُنْتُ فِي نَزْعِهَا وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِيَسْتَحِبُّ أَتَقْبَلُ وَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَلْبَسَهُ الْبُرْمَةَ كَلْبُ يَمِينِهِ فَقَبَّلَ الْبُرْمَةَ أَدْمَعَتْ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرْبِمْكُمْ فِيهَا لَعَنُوا لَوَا سَبِي وَ لَكِنَّكَ لَعَنَهُ نُسُوتِي بِهِ هَلْ يَزِيدُكَ ذَلَّتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ راستہ میں بڑھ گیا ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (مستفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور میں رکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کر دو اور تنوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (مستفق علیہ)

حضرت عبدالملک بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میں ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کی دلالہ کے لیے حلال نہیں۔ (دسم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ بیرونی کھانا نہ لیتے کہہ کر بدیہیہ صافہ اگر تیار کیا جائے تو بدیہیہ صافہ آپ مستحق صحابہ سے سزا تم کھاؤ اور جو دے دے اور اگر کھا جائے کہہ کر بدیہیہ صافہ تیار کیا جائے کھانے میں ملے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ کھاتے فرماتے۔ (مستفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب ہریرہ (حضرت عائشہ کی ازادہ بیٹی) بانہی اس کے لیے تین خصوصیات ہیں (۱) ان کو ازاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے

غلام کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق دلا انکے لیے ہے جو ازاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم حضرت عائشہ کے یہاں گئے تو بانہی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپ کے سامنے دوٹی اور گھر کا سامان پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا مجھے وہ انہی نہیں کھاؤ گی جو میں گوشت پک رہا ہے تو میں ان کی کھانسی نہیں کھاتی میں وہ گوشت پہنچاؤں جو کہ صدقہ کی ہے

لَا تَأْكُلُ الْمَدَنَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا مَدَنَةٌ ذَلِكَا حَدِيثٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۲ وَعَنْهَا قَاتَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْعِدَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدُّ مِصْرَ إِلَى كُرَاعٍ لَا حَبِثٌ وَلَا أَهْوَى

إِنْ ذَادَا لَتَيْتُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُسْرُكُ الْإِنْسَانِي يَكُونُ عَلَى تِلْكَ تَرْدُ

الْقَمَّةِ وَالْقَمَّاتَيْنِ وَالْمُسْرُكُ وَالْمُسْرُكُ وَالْمُسْرُكُ

الْإِنْسَانِي لَا يَهْدِي مَرَى يُغْنِيهِ وَلَا يُغْنِيهِ وَلَا يُغْنِيهِ

عَلَيْهِ وَلَا يَكُونُ مِثْلَ الْكَاسِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مصدق آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سہارا نے فرمایا صدقہ تو برائے

یہ بھی ہمارے لیے یہ دیر ہے (بریر کی طرف سے) (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیر قبول فرماتے تو اس کے برابر میں کچھ فائیت فرماتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر مجھے کرا میں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں مگر اگر مجھے کسی

دیر میں بلایا جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دکم نے فرمایا مسکین و یتیم و لوگوں سے اٹکا پڑا ہے اور دو ایک لقمے

یا دو ایک کھجوریں اس کو دے دیا حال میں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر

اتنی خیر نہیں جو اس کو حق کر دے اور اس کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ

وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور لوگوں سے سوال کرنے

کے لیے نہیں اُٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۴۳۵ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَمَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُضَرٍّ عَلَى الشَّوْكَ فَقَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَحْنُ أَشِدُّ مِنْهُ وَمِنْهَا فَقَالَ لَا حَبِثُ

إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَاطْلُقْ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ ذَلِكَ

الشَّوْكَ لَا يَحِلُّ لَنَا وَلَكَ مَدْرَ إِلَى الْعَدَةِ مِثْ

أَنْفِي مِثْ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الشَّوْكَ لِعَبْدِي وَ

لَا لِبَنِي مِثْ سَوِي - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ

التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو رگڑا کی دھڑکیاں کھینچنے کے لیے بھیجا تو اس نے مجھ

سے کہا تم مجھ پر سے ساقہ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے

ابو رافع ہاس کو جواب دیا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیتا

کروں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ

ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کرنا غلام ہی اس قوم کا فرض شمار ہوتا

ہے۔ (ترمذی و ابو داؤد و نسائی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے علم نے فرمایا صدقہ مالور کے لیے جائز نہیں بلکہ اس شخص کے لیے جو

جند دست صحیح اور سالم الاضعا ہو۔ (احمد و نسائی) لیکن ابن ماجہ میں یہ

حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے

۱۴۳۷/۱۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
اَتَخْبِرُنِي بِمَا كَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي حَقِّهِ الرِّقَابُ وَهُوَ يَقُولُ الصَّدَقَةُ فَكَأَنَّهَا
كَرِهَتْ لَنَا النَّظَرَ وَخَفَّتْ قُرْآنًا حَلَدَيْنِ فَقَالَ اِنْ
رُشِدْنَا اَعْلَيْتُمْ وَلَا تَحْلِفُ بِهَا بِمَسْرُوعٍ وَلَا بِقُرْبَى
مُتَكَلِّفٍ -

(رداءہ أبجد اذہ والنسائی)

۱۴۳۸/۱۱ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَرْسُلاً قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ
يَلْبِقِي إِلَّا بِمُسْتَوْدِعٍ أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ بِهَا
أَوْ لِعَامِلٍ أَوْ لِرَجُلٍ يَأْتِيهَا بِهَا إِلَيْهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ
حَاجَةٌ مِنْهَا فَتَصَدَّقَ عَلَى النَّاسِ مِنْهَا فَهِيَ
الْمُسْكِينُ لِلْفَقْرِ - (رداءہ مآلک قاضی اذہ دینی وروایہ
لَا يَلْبِقِي دَاهِدَ مَنْ آتَى سَبِيلًا أَوْ فِي السَّبِيلِ)

۱۴۳۹/۱۱ وَعَنْ زَيْنِ بْنِ جَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَتَعَدَّى فَكَأَنَّهَا
كَلْبٌ يَلْعَبُ بِأَكْبَادِهِمْ فَقَالَ أَطْلُقْ مِنْ الصَّدَقَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُؤْتِي مَنْ
يُحِبُّهُ نَبِيًّا وَلَا مَحْبُوبًا فِي الصَّدَقَاتِ عَلَى حَقِّهَا
مَوْلَا جَدًّا هَا كَمَا نَبِيًّا أَجْرًا فَإِنْ كُنْتَ مِنْ ذَلِكَ
الْأَجْرَاءِ أَعْطَيْتُكَ -

(رداءہ أبجد اذہ)

تیسری فصل

۱۴۴۰/۱۱ عَنْ زَيْنِ بْنِ جَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَتَعَدَّى فَكَأَنَّهَا
كَلْبٌ يَلْعَبُ بِأَكْبَادِهِمْ فَقَالَ أَطْلُقْ مِنْ الصَّدَقَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُؤْتِي مَنْ
يُحِبُّهُ نَبِيًّا وَلَا مَحْبُوبًا فِي الصَّدَقَاتِ عَلَى حَقِّهَا
مَوْلَا جَدًّا هَا كَمَا نَبِيًّا أَجْرًا فَإِنْ كُنْتَ مِنْ ذَلِكَ
الْأَجْرَاءِ أَعْطَيْتُكَ -

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا
جو رسول اللہ کی خدمت میں حجر الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ
صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی کریم ﷺ سے
سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال حدیث
میں اللہ ارادہ شدہ دست شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی فقیر نہیں
ہے۔ (ابو داؤد نسائی)

حضرت عطاء بن یسار مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
نے فرمایا کسی عمارت کے لیے صدقہ لینا یا اس کا استعمال جائز نہیں بلکہ پانچ
انفرادی حالت ہے (۱) اللہ کے راہ میں جو مال دے (۲) زکوٰۃ وصول کرنا (۳)
(۳) تلامذہ کو دینے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا ایسا شخص
جس کے لیے کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار بڑی کو ہدیہ کر
دیا ہوتا ہے لیکن ابو داؤد میں ایک حدیث جو ابو سعید سے مروی ہے اس
میں صاف کلام ہے۔

حضرت زین بن جاریث مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ سے یہ کہی کہ میں نے ایک دست مبارک پر بیٹھ کر اپنے
اپنے لیے کھانا کھا لیا اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کمال سے
کچھ عطا فرمائیں نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے ملاح
کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے دنیا
حکم کا دل فرمایا کہ صدقہ کس کو دیا جائے اللہ کے لیے اللہ صرف مقرر فرماتا
اگر تم میں سے کسی میں کتبہ ہو تو میرے ہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابو داؤد)

حضرت زین بن جاریث رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں ایک شخص دو روپے لے آیا آپ نے اس کو بیا تو اکل عجیب کیفیت
ہوتی تو کہنے اس سے فرمایا کہ یہ دو روپہ کمال سے لائے تو اسے بتایا کہ میں نے
جگہ کیا تھا وہاں میں تھا صدقہ کے ادھوں کو بیا پلا رہے تھے انہوں نے اذکار
کا دو روپہ تھا تو میں نے یہاں سے لے لیا تھا انہوں نے لے لیا تو یہ وہی روپہ تھا

قَدْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْبَاهُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

یہ سن کر جناب عمرؓ نے حلق میں انگلی ڈال کر قحطہ کر دی۔

وہاں تک پہنچتی کہ شعبہ الاموال

بَابُ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ
وَمَنْ يَحِلُّ لَهُ

حاصل کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں

پہلی فصل

١٤٣١ عَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ مُخَارِقٍ قَالَتْ تَعَسَّلْتُ
عَمَالَهَ مَا تَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَوْعِضْ عَلَى تَائِيكَ الصَّدَقَةَ لَنَا مِثْرُ
لَكَ بِمَا كُنْتَ قَالِ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَوَلُّ
إِلَّا بِأَحَدٍ تَلَاكَ وَتُعْطَى تَعَمَّلَ عَمَالَهَ فَمَسَلْتُ
لَهُ الْمَسْئَلَةَ عَلَى يُوسِبِهَا ثُمَّ يُرْسِلُكَ وَتُعْطَى
أَمَّا بَيْتُهُ جَاءَتْهُ لِيُجِيبَ مَا لَمْ تَعَلْتُ لَهُ
الْمَسْئَلَةَ عَلَى يُوسِبِهَا فَمَا مَاتَ مِنْ قَبِيصٍ أَوْ قَانَ
سَدَادًا مِنْ قَبِيصٍ وَتُعْطَى أَمَّا بَيْتُهُ فَمَا كُنْتُ يُرْسِلُكَ
تَلَاكَ مِنْ كَرَمٍ أَوْ جَوْدٍ مِنْ كَرَمٍ لَقْنَا مَسَلَتْ
فِي كَرَمٍ فَمَا كُنْتُ تَلَاكَ الْمَسْئَلَةَ عَلَى يُوسِبِهَا
كَمَا مَاتَ مِنْ قَبِيصٍ أَوْ قَانَ سَدَادًا مِنْ قَبِيصٍ فَمَا
يَسْأَلُكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَعَى تَأْكُلُهَا
مَعَ بَيْتِهَا سَعَى -

(رداء المسكين)

۱۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْرَارًا
 كَسَالَ جَبَّارٍ قَلْبُهُ يَتَوَلَّى أَوْ لَيْسَتْ تَكْرُرُ

(دروازہ شریف)

١٤٨٢ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت تبیضہ بن عمارؓ فرماتا ہے کہ میں نے کسی کی شہادت
سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے
اس مسئلہ میں سوال کر دے یہی بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اٹھ جاؤ تاکہ
جہالت پاس صدقہ کا مال آئے تاکہ ہم تم سے لیے کچھ حکم کریں اس کے بعد کہنے
فرمایا اسے تبیضہ بن عمارؓ کہ کسی کے لیے مسئلہ نہیں سوانہ قین افزوں کے (۱) تبیضہ
کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ منظور صدقہ آجائے اس کے
بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا دل اٹا رہا ہو اور اس کے لیے اس حد
تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کیے
(۳) وہ شخص جو قتل کا مارا ہوا اور اس کی تمین متدین اور قتلہ افزوں شہادت
دیں تو اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے
یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قضا من حدیث یا سداد امن حدیث کے
الفاظ فرمائے شک راوی ہے مان کے معنی دو سوال کو سوال کرنا حرام
ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مائی کی زیارت کے لیے سوال کرے وہ اس کی (انجمن سے طلب کتاب ہے) خواہ زیادہ چوں یا کم۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جبہ

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بولی بھی نہ ہوگی۔
(متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ ماحری نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی کچھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دے دوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس لیے اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔
(مسلم)

حضرت میر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کوئی کا گھڑا علی باندھ کر کمر باندھ کر دے اور اس کو بان در میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بقیہ اس کے کہ کون لوگ اس کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے وہ ہاتھ لیا کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا ہے حکیم بن حزام میں سے ہوا اس کو نفیس کی سفادت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت ہے جاتی ہے اور جو نفیس کی طبع کا مالک ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس میں اس کی طرح سے ہے جس کا حکم کسی میر نہیں جانتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوٹ فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے راحت چلی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر پر غلبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ غلبہ پست ہاتھ سے بہتر ہے بلند ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پسند کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

الناس حتی یأتی یوم القیمۃ لیس فی کعبہم مزرعة کعبہ۔
(متفق علیہ)

۱۷۴۳۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَرَأْتُمْ لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ۔

(بخاری)

۱۷۴۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَزَّازِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْجَأَنَّ إِلَى أَحَدٍ لَمْ يَسْأَلْهُ شَيْئًا

فَيَأْتِي بِمُحَرَّرٍ يَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَتَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

(بخاری)

۱۷۴۶۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجُوا فِي الْمَسْئَلَةِ كَيْ تَطْلُوكَ

سُئِلَ قَالَ لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

كُنْتَ أَحَدًا يَسْأَلُكَ كُنْ تَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

كُنْتَ أَحَدًا يَسْأَلُكَ كُنْ تَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

النَّبِيِّ الشُّعْلَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجُوا فِي الْمَسْئَلَةِ كَيْ تَطْلُوكَ

سُئِلَ قَالَ لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

كُنْتَ أَحَدًا يَسْأَلُكَ كُنْ تَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

۱۷۴۸۔ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجُوا فِي الْمَسْئَلَةِ كَيْ تَطْلُوكَ

سُئِلَ قَالَ لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

كُنْتَ أَحَدًا يَسْأَلُكَ كُنْ تَقُولُ لَمْ نَسْأَلْهُ شَيْئًا وَهِيَ كَأَنَّكَ تَخَارُهُ فَيَبَارِكُ لَكَ وَشَيْءًا أُعْطِيَكَ أَوْ مَسْئُورٌ۔

(محمّد بن علی)

(محمّد بن عبد اللہ)

(مستشرقین علیہ)

(مستحق علیہ)

دوسری فصل

(رَبَّاهُ أَجُودًا) وَالْأَيْمُونِي وَالْمُسَافِرُ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ
مَسْعُودٍ وَالدَّارِمِيُّ)

١٤٥١. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ دَعْوَةَ مَا
يُحْسِنُهُ فِي أَمْرٍ أَيْتَدُّ بِهِ مِنَ النَّارِ مَا لَمْ يَنْتَهِ

نہ ہوں۔ (الہیہ ص ۱۲۵، ترجمہ)

یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی حکم نہیں، اس موقع پر یہ سوال کیا

گیا یا رسول اللہ اس قسم کی مقدار کیا ہے جو غنی کو کتبہ تو اپنے فرمایا پس اس درجہ
مسئلہ میں اختلاف روایت کو تہ میں رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے
پاس آسمانی چوچا اسکو غنی کر دیا خدا کے بعد وہ سوال کرے تو وہ اس حاکم
خانی نہیں کر وہ نہ اس کے عجب کر بلکہ ہے راویان حدیث میں سے جناب لعل

مقامات حکومت کا سونپا اور ترغی، فسادِ باطنی جو دریا کی

أَحَدُكُمْ فِي مَوْصِعٍ أَمَرَهُ مَا لَيْفَ الْبَيْتِ لَا تَسْتَبِيعَ
مَعَ الْمَسْئَلَةِ قَالَ قَدْ مَرَّ مَا يُعَذِّبُ وَيُعَذِّبُ وَقَالَ فِي
مَوْصِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شَيْءٌ يُزِيلُ أَوْ يُلْغِي وَتَعَبِيرُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

1452 وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَسِيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ عَنْ
دَلَّةٍ أَوْ قِيَمَةٍ أَوْ حَدِّثَهَا فَقَدْ سَأَلَ الدُّعَاءَ
(رَوَاهُ مُلْكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

1453 وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَجِلُ وَتُعْطَى دَلَّةٌ
لَوْ عَاشَرَ تَرْفَعُ بِهَا إِلَى اللَّهِ قِيَمَتُهَا أَوْ تُزِيلُ عَنْهَا
وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُتَوَقَّعَ مَا لَمْ يَكُنْ يُحْتَوَى عَلَيْهِ
فَقَدْ هَمَّ بِتَوَلُّؤِهِ وَرَمَقًا تَمَّا كُلُّهُ مِنْ جَهَنَّمَ قَسَمٌ
بِحَاقَةِ قَلْبَيْهِ وَمَنْ سَأَلَ فَنُكِدَ

(رَوَاهُ الْقُتَيْبِيُّ)

1454 وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَضَ
مَنْ لَمْ يَلْمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فَقَالَ أَمَّا فِي بَيْتِكَ فَمَا
فَقَالَ بَلَى جِلْسُ ثَلَاثِينَ بَعْضُهُ وَبَعْضُهُ وَ
كُتِبَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْ النَّاسِ قَالَ الشَّيْخُ يَهْمَانُ
فَأَتَاهُ يَهْمَانُ فَأَخَذَهُ هَمَانُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ وَفَقَالَ مَنْ يَسْأَلُ عَنْ هَذَا
فَقَالَ رَجُلٌ أَتَا أَمْعَدُ هَمَانُ يَسْأَلُ فَقَالَ مَنْ يَسْأَلُ
عَنْ هَذَا وَهَمَانُ يَسْأَلُ عَنْ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ أَتَا أَمْعَدُ
يَسْأَلُ عَنْ هَذَا فَخَطَّ هَمَانُ لِيَاكُ فَخَطَّ الْوَارِثَتَيْنِ
فَخَطَّ هَمَانُ الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ الشَّيْخُ يَهْمَانُ هَمَانُ
فَأَتَاهُ هَمَانُ لِيَاكُ فَخَطَّ الْوَارِثَتَيْنِ فَخَطَّ
فَأَتَاهُ يَهْمَانُ فَخَطَّ يَهْمَانُ لِيَاكُ فَخَطَّ الْوَارِثَتَيْنِ
مَنْ لَمْ يَلْمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فَقَالَ أَمَّا فِي بَيْتِكَ
فَمَا فَوَلَّيْتُ قَرِيْبَهُ وَلَا أَرَيْتُكَ خَيْرًا مِنْ يَسْأَلُ

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غنا کی حد کیا ہے
جس کے پھرتے ہوئے سوال کی اجازت نہیں تو اپنے فرمایا اتنا کہ صبح و شام
کی غنا کی کفالت کر سکے ایک ماہ جگہ اپنے فرمایا کہ ایک دن و رات کے لیے
پیٹ بھرنے کو کافی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسارؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک سو تیرا یا اس کے مساوی رقم کی
حکم کی چیز ہو اور اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے تو وہ عاجز و کمزور ہے کہ اس کو
بہت حد تک کفالت ہے۔ (ماہک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت جُبَیر بن جُنَادَة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حیر و دم نہ فرمایا سوال کی ناخوشی اور سلام الاعضاء کے لیے مولیٰ نہیں اور
فقیہ کے لیے کہ شہید و غرور کے وقت اور شخص مال کی زیادتی کے لیے
سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر مذہم ہوں گے اور جہنم
کے جتنے پتھر کھائے گا۔ پس جو چاہے زیادہ کھا کر کھائے۔
(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ شخص اس سے ایک ماہ مال سوال کرنے کے لیے کہنے آپ نے ان سے سلام کیا
کہ تمہارے سر میں کوئی چیز ہے کہنے لگے کہ ٹماٹ کا ایک ٹکڑا ہے جس کا
ایک حصہ بچا ہے میں نے ایک حصہ اور دھوئے میں اور ایک پیار ہے جس سے پانی
پیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لے آؤ۔
دونوں چیزیں لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اپنے
چیزوں کو ان میں لیکر فرمایا ان دونوں کو کون خریدے گا ایک صاحب نے کہا
میں ایک درہم میں خریدتا ہوں سرکار نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کوں دیتا
ہے یہ جلد دیا تو میں خریدتا ہوں تو ایک صاحب نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں
سرکار نے دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لیکر ایک درہم انصار کو
دے کر فرمایا ایک درہم کا کھانا لے کر اپنی خاتہ کو کھلاؤ اور ایک درہم کی
کھانا خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ کھادی لائے تو سرکار نے اس
میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈال کر لیکر فرمایا جاؤ جو کھانا
لا کر فروخت کر دو میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں یہ سن کر وہ

فَقَالَ الرَّجُلُ يَسْتَوْفِي وَيَسْتَوْفِي فَمَا أَجَابَهُ فَقَالَ أَصْلَابُ
خَشَعَةً دَلَّاهُمْ وَاشْتَرَى بِبَعْدِهَا ثَوْبًا وَبَعْدَ هَذَا
طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذِهِ أَحْسَنُ لَكَ مِنْ أَنْ تَبْعِيَ الْمَسْئَلَةَ مُنْكَتَةً وَتُفْتِ
وَجِوَالِفٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا
بِثَلَاثٍ أَوْ بَاقٍ ثَلَاثٍ أَوْ بَاقٍ ثَلَاثٍ أَوْ بَاقٍ ثَلَاثٍ
أَوْ بَاقٍ ثَلَاثٍ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَعَالَى ابْنُ مَجْلٍ
إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسَبَتْهُ حَاقَّةٌ فَأَنْزَلَهَا إِلَى الْكَافِ
كَرْبَسَةٍ حَاقَّةٌ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِأَهْوَى أَذْشَكَ اللَّهُ
لَهَا يَأْتِيهَا بِأَيِّ شَيْءٍ حَلِيلٍ أَوْ فُجٍّ أَوْ جَلِيلٍ -
(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

انصاری چلے گئے اور کہیں کہا کہ فوجت کرتے ہیں اس طرح ان کے پاس
دس دہم لکھے ہو گئے تو اس میں سے کچھ اور کھا آخر یہاں رسول اللہ صلی اللہ
کی خدمت میں گئے تو اپنے فریاد بتلے لیے بہتر ہے بھلے کے کہ تم
دست سوال دراز کرتے ہو قیامت کے دن تمہارے چوبند خیم کا نشان
ہوگا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کما جانتے
ہیں وہ تھیں جو مکتا سے عبور ہو گیا ہو یا بھاری قرض سے بے بار ہو چکی ہو یا
کی کوئی مشکل دھواں شخص جس کو توں بھانا کرنا ہو یا ہمدانہ اور ابن عمر
نے صرف یہ تین ہی استیجاب کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہو اور اس نے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز
کیا تو اللہ اس کا کعبہ چھو کر لگا اور جو اللہ سے فریاد کرے یا اللہ اس کی حاجت
روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے یا بعد میں اس کو عذاب عطا
کرنے کا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۱۴۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْفَرَّاجِيَّ قَالَ كُنْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَانَ كُنْتُ لَا بَدَا
فَسَلِ الصَّالِحِينَ -

(رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۰ وَعَنْ ابْنِ السَّامِيِّ قَالَ اسْتَعْتَفْتُ خَمْرًا
فَكَانَ الْعَمْدُ قَدْ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا فَأَذِيَّتُهَا إِلَيَّ أَمْرًا
وَحَمَلْتُ كَعْدَتُ إِفْكًا هَمَلْتُ يَهُوَّ وَأَخْبَرْتُ عَنْهُ اللَّهُ
قَالَ خَدَّ مَا أُعْطِيتُ فَرَأَيْتُ قَدْ قَعِدْتُ عَلَى حَصْبٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتُ فَعَمَلْتُ
وَمَنْ قَوْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لِي أَعْطَيْتُ كَيْفَ تَقَاتِلُ عَيْرَ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلَّ
وَقَسَدَتِ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۶۱ وَعَنْ قَبِيْلٍ أَنَّهُ تَصَبَّحَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَبَعَثَ رَسُوْلَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر
رضی اللہ عنہ سے عذر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجا آؤ
کے بعد وہ مال کا جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے
حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں سے رہنا الہی کے لیے کیا تھا
اور اسکا اجاڑی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کو دیا جا رہا ہے اور
یہ میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے کیا کیا تھا جب ہزار نے
مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کیا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا سوال
کے بغیر نہ کہے جاساں تو اسکو لے کر خود استعمال کرو اور صدقہ دو۔ (ابوداؤد)
حضرت ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ عید عرفة

میں جیسکے دل ہے تو میں نے کہا کہ وہ آج ایسی جگہ بندوں سے مانگے گا ہے
پھر اس کو دے سے ماوا۔ (زین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کا مضمون فرمایا تو کو طبع فقر ہے، اور
نابیندی عطا اور مالواری ہے اور انسان جب کسی چیز سے مانوس ہو جاتا
ہے تو اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ (زین)

حضرت ترمذی روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا مجھ سے کون دھوکا
ہے کہ کسی بندہ میرے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا ایسے شخص کو جنت کی بشارت
دیتا جو ان سوخت میں جہاں بے گناہوں کی طرح سوال نہ کرے کہ وہ کہتا ہو کہ
بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم نے مجھے جاکر پھر لیا کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ
کہ کوڑا لکھنے سے سے گرجا دے تو اس کا عطا نہ کیجئے میں کسی سے نہ
کھانا کھاؤں نہ کپڑے نہ کھانا (احمد)

النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي هَلَا الْيَوْمَ فِي هَذِهِ الْمَكَانِ تَشَاكُرُ
مِنْ عَيْبِ اللَّهِ فَحَقَّقَهُ بِالْيَدِ وَقَالَ -

(رَوَاهُ ترمذی)

۱۶۴۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ النَّاسِ أَنَّ
الْكَلِمَةَ قَوْلُكَ إِنَّ الْإِنْسَانَ رَجُلٌ فَإِنَّ الْبَشَرَةَ مَا يَبُذُّ
مِنْ نَفْسِهِ وَاسْتَعْنَى عَنْهُ - (رَوَاهُ ترمذی)

۱۶۴۳ وَعَنْ تَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ يَبْتَاعَ النَّاسُ شَيْئًا
فَأَتَكْفُلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ تَوْبَانُ أَتَاكَ كَعْبَانٌ لَا يَسْأَلُ
أَحَدًا شَيْئًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْرُوهُ مَتَى أَنْ لَا تَشَاكُرَ النَّاسَ
كَيْفًا قُلْتَ لَعَنَهُ قَالَ وَلَا تَسْأَلُهُمْ إِنْ سَأَلُوا مِنْكَ شَيْئًا
تَقُولُ اللَّهُمَّ فَتُعْطَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ كَنْجُوسِي كِي بَرَانِي اور خرچ کرنے کا بیان پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
میرے پاس ایک بکرا ہو یا بکری تو مجھے اس بات سے شہرت ہوگی کہ میں کو
تیس دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کروں اور صرف اتنا روک لوں جتنا کہ
مجھے لگائے قرآن کے لیے نہ کار جوہ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ سے سچا کرتے ہیں تو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں
سے ایک کہتا ہے تمہارا خدا (اپنی ماہرین) خرچ کرنے والے کو نعم البیل عطا
فرمادے اور فرشتہ کہتا ہے اے اللہ تمہیں کمال کو عطا فرما۔
(متفق علیہ)

۱۶۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ لِي مِثْلُ أُخْيَدٍ ذَهَبًا لَسَرْتَنِي أَوْ لَوْ
يَسْتَوْ عَلَى لَكُلِّ لَيْلٍ أَوْ يَسْتَوْ عَلَى مِثْلِي فَأَلَا تَخَفُ
أَنْ تُسَبَّحَ لَيْلِي - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلُّوا مَا مِنْكُمْ يَذِيرُ تَبْصِيرُ الْوَسْوَءِ لَيْلِي إِلَّا مَنَكَابِي يَأْتِي لَيْلِي
فَيَقُولُ أَعْمَاهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطُوهُ مُوَفَّقًا حَقًّا وَ يَقُولُ
الْأَخْرَجَ اللَّهُمَّ أَعْطُوهُ مُتَبَكِّيًا نَفَقًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرِي قَبِيحٌ عَلَيْكَ أَوْ صَبِيحٌ مَا اسْتَطَعْتَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْيَقِينُ يَا بَنِي آدَمَ أَعْرِضْ عَنِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ابْدَلُوا أَلْفُكُم بِخَيْرِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَانُوا عَلَى كُفْرٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْيَقِينِ وَالْمُتَّقِي كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّانٌ مِنْ حَتُونٍ قَدْ امْتَلَأَتْهُمَا زَيْتًا إِلَى كَوِيْلِهِمَا وَكَانَ فِيهِمَا كَبِدٌ مَسْمُومَةٌ فَلَمَّا كَانَتْ يَوْمَ يَسْتَقَرُّونَ انْطَلَقَتْ مَعَهُ وَجَعَلَ الْيَقِينُ كُلَّمَا قَرَّبَتْهُ قَالَتْ قَاتِلْتُ قَاتِلْتُ كُلَّ حَلْفَةٍ يَسْكَرُ بِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَنَ الظُّلَمَ لَمَّا انْظَلَمَ ظُلُمْتُ يَوْمِ الْيَوْمِ وَالْأَنْفَرُ الشُّعْرَ لَمَّا انْشَمَّ أَفْئِدَتُهُمْ كَمَا انْشَمَّ حَمَلُهُمْ عَلَى أَنْ سَكَنُوا وَمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۵۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَذَابُكُمْ يَتَّبِعُ الرَّجُلَ يَصَدَّقُ فِيمَا فَلَا يَجِدُ مَتَّ يَتَّقِيهَا يَقُولُ الرَّجُلُ تَصَدَّقْتُ بِهَا بِالْأَمْشِ لَقِيْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صاحبِ خرچ کو اللہ تعالیٰ تیس بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کہہ دیں گے کہ یہ بزرگوار اللہ تعالیٰ تم پر دے گا کہ جس جگہ تک جس جگہ چاہو (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم بے شمار دے گے اسے اس آدمی کو خرچ کرنا تم پر درست نہ جائے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اس کو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور خدا تعالیٰ تمہارا خرچ کرنے میں تمہیں نواز دے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شالی اور دھوئیں کی کڑی ہے جو کہ جسم پر لے کر نہ لے کر نہیں لے کر باقی چھوڑ دے اور گروہوں کے ساتھ باوجود عینے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اس کے ہاتھ میں جاتے ہیں اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زور دے کر دھاتی ہے اور اس کے حلقہ اپنی اپنی جگہ تک پہنچتے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سے احتراز کرو کیونکہ علم ظلم قیامت کے دن تاریکی ہو گا جس طرح جنہوں سے چمکیے گا اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر اس کا یا انہوں نے غور غری کی اور حرام کو حلال سمجھا۔

(مسلم)

حضرت حارثہ بن قبیص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کی چیز کو تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نہ لے کر لے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا کہ تم اسے لے آؤ شاید میں اس کو قبول کر لیتا آؤں تب مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(منتخب حکمتیں)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دروازہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھ گئے جب آپ نے مجھ دیکھا تو فرمایا اب کعبہ کی قسم وہ لوگ خناس سے ہیں ان میں سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ملاپ آپ پر قرآن مجید وہ کون لوگ ہیں تو اپنے فریاد بہت زیادہ کر کے دالے مگر وہ اپنے ماسوں کا اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں آگئے اور مجھے غریب کرتے تھے اور ایسے بہت کریں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور لوگوں کے قریب اور دوزخ سے دور ہے جب کہ نہیں اللہ سے دور جنت اور زندگان خدا سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور سنی جاہل اللہ کو عاجز نہیں سمجھتا ہے۔
(ترمذی)

۱۱
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ قَرِيبٌ مِمَّنْ اللَّهُ قَرِيبٌ مِمَّنْ الْجَنَّةُ قَرِيبٌ مِمَّنْ النَّارِ بَعِيدٌ مِمَّنْ النَّارِ وَالتَّائِبُ وَالْمُتَّحِلُّ بَعِيدٌ مِمَّنْ اللَّهُ بَعِيدٌ مِمَّنْ الْجَنَّةُ بَعِيدٌ مِمَّنْ النَّارِ قَرِيبٌ مِمَّنْ النَّارِ وَلِكُلِّ هَذَا سَبِيلٌ لَعَلَّكُمْ إِلَى اللَّهِ مَوَدَّةً

(رواه الترمذی)

۱۴۴۴ و عَنْ أَبِي تَوْحِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَدَّقُ الْمَرْءُ فِي حَيْثُ يَدْعُو
 حَيْثُ لَا يَمِينُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَا قَدْ وَصَفَ مَوْتَهُ -

(تواریخ ابرار)

۱۴۴۴ وَحَقَّ أَمْرُ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَقِلُ الْبَرِّ الْيَوْمَ يَمْسِكُنِي مِنْهُ مَوْتٌ أَوْ
 يُعَيِّنُنِي كَالْيَوْمِ يُمَيِّدُنِي لَدَاكُمِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زمین میں ایک درہم صدقہ کرے تو اس کے لیے بہتر چہ ببقائے اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔
(ابو داؤد)

حضرت ابو العز وادرمی اللہ عزہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا مثال جو مرتے وقت حد تک کرے یا غلام کا زانو کے ایسی جہ جیسے کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا دیکر دے اور اس کی

وَالَّذِي يَتَّبِعُ الْوَيْلَ وَالْقَوْلَ فِي مَوْجِعَةٍ

۱۴۸۸ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْعَلُهُمَا فِي مَوْتٍ إِلَّا

وَسُوءَ الْخُلُقِ - (رواه الترمذی)

۱۴۸۹ وَعَنْ أَبِي ظَهْرٍ الْقَوْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ وَلَا يَخْرُجُ

فَإِلَّا مَتَانًا - (رواه الترمذی)

۱۴۹۰ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَرُّ مَا رَمَى وَجْهَهُ

بِمَا رَمَى وَشَرُّ كَلْبٍ شَرُّ كَلْبٍ لَا يَجُوعُ الشَّيْءُ

وَالْوَيْلُ لِمَنْ فِي قَتَابِ الْيَتَامَى شَلَا اللَّهُ تَعَالَى -

ہدیٰ لیکن یہاں ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا وہ خصلتیں ایک مرد و عورت میں جمع نہیں ہوتیں بخل

اور غفلت۔ (ترمذی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جنت میں سکار بخیل اور اسماں جہانے واسے داخل نہ ہوتا

ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انسان میں دو

بدترین خصلتیں ہیں اتہالی بخل اور انتہائی بڑا مال اور حضرت ابو ہریرہ

کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے

ان شاء اللہ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

سیمی فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انسا المؤمنین صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی چیز کی آپ سے آخرت میں سب

پہلے عطا ہوئی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں یہ سچا کہ

اسما المؤمنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ پائے تو پتہ چلا کہ حضرت سیدہ

ہاتھ سب سے لمبے ہیں لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ میرے ہاتھ چھوٹے سے

ملا وہ قدر دینے میں زیادتی تو بلا وجہ میں سب سے پہلے عالمی اجل کو لیکھ گئے

وال جناب زینب عقیں جو صد قد دینے کو بہت محبوبہ رکھتی تھیں (بخاری لیکن

مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ

سے جلا کر گئے والی یہی وہ ہیں جس کے ہاتھ میرے ہیں اس کے بعد ہم ایک

دوسرے کے ہاتھ پاتے تھے لیکن ہم میں میرے ہاتھ والی جناب زینب عقیں

کیونکہ اپنے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص

نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کرنا گاہ صدقہ دینے کیلئے چلا ہوا ہوں

میں صدقہ کا مال لیکھ چور کو تمنا کیا جس کو دو گنا دیا میرا چاہتا کہ ایک صاحب نے

چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا خداوند اتیر سے لیے بعد چور پر صدقہ

۱۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيُنَا

أَكْرَمُ لَكَ لَعَزَّ قَالَ أَكْرَمُ لَكُمْ يَدَايَ فَإِنَّمَا مَا قَسَمْتُ

يَدَايَ وَخَوَّفْتَا وَكَانَتْ سَعَةً أَطْرَقْتُمَا يَدَايَ فَخَرِمْتَا

بَعْدَ آيُنَا حَتَّى كُنَّا نَحُولُ بَيْنَ يَدَيْهَا الْعَشَقَّةَ وَكَانَتْ

أَشْرَعَنَا لِمُؤَقَاتِمٍ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الْعَشَقَّةَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي وَدَائِرَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرُ مَكُنْ لِعُزَّ قَالَتْ

أَكْرَمُ لَكُمْ يَدَايَ قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَخَاوَنَ آيُنَا أَكْرَمُ

يَدَايَ قَالَتْ فَكَانَتْ أَكْرَمًا يَدَايَ زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَمْلِكُ

بَيْنَ يَدَايَ وَتَصَدَّقُ -

۱۴۸۲ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ

فَعَدَّ حَرَمًا قَدِيمًا فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَاصْبَحَ حَرَمًا

يَتَمَتَّعُونَ بِصَدَقَتِي الْكَلْبَةُ عَلَى سَارِقِي فَقَالَ اللَّهُمَّ

کہ نے پر میں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کامل لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دینیا
صبح کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہ
خداوند اولا تو انہی محمد ہے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا
انہی صدقہ کامل لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے
لوگوں کو کہتے رہا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کامل دیا ہے تو اس شخص نے کہا آج
آخر تیری عمر ہے کہ میں نے مالدار زانیہ اور جوڑ کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو خواب
میں بتایا گیا کہ تیرا جوڑ کو صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے۔ مالدار زانیہ
رنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے جرت ہو اور جو کچھ اسکا مال
ہو دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔
(مستحق حیرت بالفاظ بھاری)

١٤٨٢ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
 يا أيها الرجل بكثرة من الأرض فيجده صرنا في صحابة
 أبي حنيفة فلابد كمثل ذلك السحاب فاعلم
 ما أمنا في حرقه فإذا اشتد من ذلك السحاب فإذا
 اشتد عمت ذلك السماء كلها فتنهم السماء فإذا
 فعلت فإشرف في حرقه يقول السماء يبعثهم
 فقال له يا عبدا لله ما أحلك قال فذلك الإنسان
 الذي في صفة في السحاب فقال له يا عبدا لله بعد
 كسالي عن أبيه فقال له يبعث صرنا في السحاب
 الذي في هذا ما أمنا يقول أبي حنيفة فلابد لا يترك
 فما كنهه فيها قال أما إذا قلت لهذا فإني أظن
 إلى ما يبعثه منها فأتصده في رجليه كما كل أنا و
 عني لهذا فإني أظن لهذا.

حضرت پیر فرشتہ شمس الدین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے خلیفہ ایک شخص جنگل میں جا کر اتنے باروں میں سے ایک کا زخمی کر
 فواں شخص کے بانج کو سیراب کروا کر اس کا زخم کے بعد وہ باروں ایک طرف چلا اور
 ایک چتر خزانہ میں ہر بار بارش کا پانی جمع ہو کر ایک تال کے اندر جمع ہونے لگا اور
 وہ شخص اس پانی کے لیے چھ چلا تو وہ بانج میں ایک شخص پہنچا پانی کے لیے
 راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے بانج میں موجود شخص سے معلوم کیا کہ اس کا زخم
 آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا کسی نام ہے؟ چار بار سے پوچھا تو اس نے کہا جانا
 آپ میرا نام کیوں پوچھتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس بار سے
 جس کا پانی ہے سنا تھا کہ فواں شخص کے بانج کو سیراب کروا کر اس نے
 قتل کر لیا تھا۔ تم اس بانج میں کیا کرتے ہو تو بانج والے نے کہا جب تم نے
 یہ سنا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس بانج کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے
 ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی چھوٹا چھوٹا کے لیے رکھتا ہوں اور تیسرا ایک
 تہائی بیج کے طور پر رکھتا ہوں۔

(15)

٢٠
٤٨١٢ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنْ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَتَوْا قَاعِدَ عَدُوِّ
أَحَدِهِمْ فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَقِلَهُمْ فَمَنْعَهُ إِلَهُهُمْ مِنْكَ فَإِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: نبی ہر قوم کے لیے مخصوص ایک کوڑھی دھڑا لیا جاتا ہے جس سے کہہ کر اللہ تعالیٰ کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

الْأَبْرَصَ فَقَالَ آفَى شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
لَوْ كُنْتُ حَسْبُكَ وَحَسْبُكَ حَسْبُكَ قَدِيتَ هَبْ تَبْقَى الْوَدَى
قَدْ قَدِيتَ النَّاسُ قَالَ قَسَمْتُ قَسَمْتُ قَسَمْتُ
قَدِيتُكَ دَأْبِيهِ لَوْ كُنْتُ حَسْبُكَ وَحَسْبُكَ حَسْبُكَ قَالَ
كَأَنَّ الْمَتَالَةَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ الْقَدَرُ
الْبَهْرُ شَقَّ لِشَقِّهِ لَا آفَى الْأَبْرَصَ أَوْ الْقَدَرُ
قَالَ أَحَبُّهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْأَخْرُ الْبَهْرُ قَالَ
فَأُخْبِرَ بِأَفَى عُسْرًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا
قَالَ فَآفَى الْقَدَرُ فَقَالَ آفَى شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
شَعْرٌ حَسْبُكَ قَدِيتَ هَبْ عَيْنٌ هَذَا الْوَدَى قَسَمْتُ
قَدِيتُ النَّاسُ قَالَ قَسَمْتُ قَسَمْتُ قَسَمْتُ
قَالَ دَأْبِيهِ شَعْرًا حَسْبُكَ قَالَ فَآفَى الْمَتَالَةَ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ الْبَهْرُ كَأُخْبِرَ بِقَسَمٍ حَسْبُكَ قَالَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَآفَى الْإِبِلُ فَقَالَ آفَى
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ آفَى تَبْقَى اللَّهُ لَكَ بَعْدِي
فَأُخْبِرَ بِدَأْبِيهِ النَّاسُ قَالَ قَسَمْتُ قَسَمْتُ قَسَمْتُ
قَالَ فَآفَى الْمَتَالَةَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَهْرُ كَأُخْبِرَ بِقَسَمٍ
شَقَّ قَائِدًا فَأُخْبِرَ هَذَا آفَى وَكَدَّ هَذَا كَقَامَتِ
يُطْعَمُ قَادِمِينَ الْإِبِلُ قَطْعًا قَادِمِينَ الْبَهْرُ وَ
يُطْعَمُ قَادِمِينَ الْبَهْرُ قَالَ شَقَّ لَكَ آفَى الْوَدَى
فِي مَوْلَانِي وَهَمَّ بَاتِمَ فَقَالَ تَعْبَلُ وَتَشْكُرُ قَدِ
انْقَطَعَتْ فِي الْبَيْتَانِ فَبَسْتَرِي قَدِ سَبَّحْتُ
لَكَ الْيَوْمَ لَا يَأْخُذُ شَيْءٌ بِكَ أَسْأَلُكَ بِكَ بِكَ
أَعطاك الْوَدَى الْحَسَنَ وَالْإِبِلُ الْحَسَنَ وَ
الْمَتَالَةَ بَيْتًا آفَى بَيْتِي فِي سَكْرِي فَقَالَ الْبَهْرُ
كَوْبَرُهُ فَقَالَ رَحِمَهُ تَكَا فِي آفَى لَكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
يَقْدِرُ لَكَ النَّاسُ قَدِيتُ قَدِيتُ لَكَ اللَّهُ كَلَامًا كَلَامًا
فَوَيْلٌ لَكَ هَذَا الْمَتَالَةَ كَأُخْبِرَ عَنْ كَأُخْبِرَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
مَخَافَتِي لَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ دَأْفِ

ایک شے کی جیسا کہ پہلے کہی کہ پاس کیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسی
چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا کراچی رنگ اور محنت جلد اور ہاتھ
یہ ہوں کہ یہ عرض تجھ سے وعدہ ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے
محفوظ ہو جاؤں نبی میرے السلام نے فرمایا کہ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پیر
تو اس کا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص سندھ سے ہو گیا
پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا کہ تیس کو نہ مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے
یا اونٹ (شکستہ دہی) اگر کوئی دہی گئے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے
نے گائے میں سے ایک کو پسند فرشتے نے اس کو نہ سنا کہ حاملہ دہی سے کرنا
اللہ تعالیٰ میں اس میں برکت مطلقاً ہے اس کے بعد مجھے کہ پاس کیا اور
اس سے بیان کیا کہ تیس کیا چیز پسند ہے اس نے کہا کراچی رنگ اور ہاتھ
اچھے ہالنگ انہیں لہذا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پیر تو اس کا رنگ جلد
اور سر پر ہاتھ پیر گئے۔ پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسا مال پسند ہے
تو اس نے کہا گائے لہذا اس کو گائے میں گائے دہی گئی لہذا اللہ تعالیٰ اس میں
برکت ہے۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس کرنا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا
چیز بھر بہت ہے تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری مثال ہو کہ وہ حاکم ہے تاکہ میں
دووں کو یکساں کرے۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پیر تو اس کو بصارت
وہیں آگئی۔ فرشتے نے اس سے کہا تجھے کونسا مال پسند ہے تو اس نے کہا کراچی
لہذا اس کو گائے میں گائے دہی گئی لہذا اللہ تعالیٰ اس میں برکت ہے۔ پھر اسے
دونوں کے مابین دہی لگا کے نے بیکہ دیکھ لیا اس کی برکت نے بیکہ دیکھ
اس طرح اس سب کا حال پڑھا اس کا انوشوں سے جنگ ہو گیا تو اس کا ہاتھ
سے اس قدر جھک کر کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب
اس کی بیست میں آ کر کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب
ختم ہو گیا اب اللہ کے رحم سے وہ آپ کی حمایت کا طلبگار ہوں میں اس خط
کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور
اوش دینے مجھے ایک اونٹ سے وہ تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو
اس نے جواب دیا کہ ذرا دیا اب بہت میں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تم کو
پچاس لیا تو وہی کہہ رہی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ
نے تم پر ہاتھ پیر کیا ہے کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث بڑے
سے فرشتے نے کہا اگر تو غلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو دینا ہی کرے۔

اس کے بعد فرشتے گنہگاروں کے پاس گئے اور اس سے بھی دس ہی انگلیوں
 کہہ کر اس نے بھی اسی طرح دس دیا جس طرح کہ دس نے لٹا یا تھا اس
 فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے
 تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس گیا جیسا کہ پہلا اور اس سے کہا کہ
 میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہو گیا اب منزلی مقصود تک پہنچنا مشکل
 ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا کھانا کھو دیا
 رہی تو مال اور بکریاں عطائی میں میری مدد کریں کہ میں منزلی پر پہنچ جاؤں
 تو اس سابقہ اندھے نے کہا بیشک میں نادم تھا اللہ نے مجھے بصارت
 عطائی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے
 جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے
 کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا امتحان لینے آیا تھا تم سے اللہ
 راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(مشفق علیہ)

حضرت ام جعید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے دس ہاتھ
 صل اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازے پر آتا ہے
 اور میرے پاس اسکو کھینچنے کے لیے کہہ نہیں جاتا مجھے اس وقت شرم آتی
 ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ دے دے اگرچہ چھوٹا کھری کیوں ہو
 (احمد، ابوداؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلامین کرتے ہیں کہ ہم انوشی
 حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا آٹھ من بھیجا گیا جو کہ
 جعلی خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہذا انہوں نے غلام سے کہا
 کہ اس کو لے کر یا رسول خدا کو گوشت تمنا دل کریں، غلام نے گوشت کو
 طاق میں رکھ دیا، اسی دوران ایک سال کرنا اور دروازے پر کھڑے
 ہو کر صدادی صدقہ دہہ اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب
 ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ مسائل چلا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب
 حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے
 کچھ ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں موجود ہے اور غلام سے کہا کہ مبارک
 گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی نہ دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا

الْأَقْدَمَ فِي مُؤْتَتِهِ فَقَالَ لَهُ وَفَعَلَ مَا قَالَ لِيُطْعِمَا
 وَرَدَّ عَلَيْهِ وَفَعَلَ مَا نَزَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
 كَاذِبًا قَصَّصَكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ قَالِ دَأَى
 الْأَعْمَى فِي مُؤْتَتِهِ وَهِيَ آتِيَةٌ فَقَالَ وَجَلَّ وَجْهِي
 فَابْتُ سَيِّئًا لِي لِيُفْلَحَتْ رِبِّ الْبَيْتِ فِي سَمْعِي
 فَلَا يَكْلَفُ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِأَمْرِ شَعْرِيكَ أَسْتَلِفُ
 بِأَلَدِي رَدَّ عَلَيْكَ بِمَسْرُكٍ شَاءَ أَتَبَكَّرُ بِمَا فِي
 سَمْعِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى قَدْ أَمَّنَ اللَّهُ أَلَا
 تَعْبُرِي قُلُوبُ مَا شِئْتِ وَدَعَرُ مَا شِئْتِ قُلُوبُ مَا
 أَجْمَعُ لَكَ الْيَوْمَ يَكْفِي أَحَدًا قَدْ بَلَغَ فَقَالَ أَمْرُكَ
 مَا لَكَ لَوَاقِمًا أَتَرِيئِنَّ لِقَدَرِ رَغْوَتِ خَلْقٍ وَنُحُوتِ
 حَتَّى مَلِيحَتِكَ۔

(مشفق علیہ)

۱۶۸۳ وَعَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ كُنْتُ بِأَرْسُولِ رَسُولِ
 الْيَسْرَةِ كَيْفَ عَلَيَّ بَابِي عَلَى أَسْتِمْثَلَةٍ أُجِدُ فِي
 بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَعِي فِي يَدِهِ وَكَوْظُهَا مُعْرِقًا۔
 (دعاء ابوداؤد، ابوالخضر، ابوالخضر، وقال هذا حديث
 حسن صحيح)

۱۶۸۴ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَمْرِي بِأَمْرِ سَكَنَةٍ
 لِيُطْعِمَ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعْجِبُهُ النَّعْمَةُ فَقَالَتْ لِلنَّخِيلِ وَتَوْبَتِي فِي النَّبِيِّ
 تَعَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ سَكَنَةٍ
 فِي كَفِّ النَّبِيِّ وَتَوْبَتِي سَأَلَ فَقَامَ عَلَى النَّبِيِّ
 فَقَالَ تَصَدَّقْ بِنَارِكَ اللَّهُ لِيَكْفِيكَ فَقَالَ مَا نَكَ
 اللَّهُ لِيكَ قَدْ هَبَّ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمُّ سَكَنَةٍ وَتَوْبَتِي
 أَلْعَمَةُ لَعَمَ قَالَتْ لِلنَّخِيلِ وَتَوْبَتِي قَالِي رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخَوْفَةِ هَبَّتِ

لیکن آپ کی علامت کی وجہ سے بھول گئی پھر رسول اللہ نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات روزہ کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ کی علامت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی، پھر آپ نے انکو مشکایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (طیہ اسلام) نے یہ گمان بھی نہیں کیا کہ اللہ سے اس حال میں عطا کات کرے اور اس کے پاس یہ درجہ ہوں۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے گئے تو ان کے پاس کچھ بول کے ایک گھڑی دیکھ کر دریافت کیا اسے بلانے میں کیا ہوا انہوں نے کہا کہ کل کمانے کے پہلے کچھ ہی جمع کی تھیں مگر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی عمارت اور پیش ہو کر۔ اے بلال ان کو خارج کر دے صاحبِ عرض سے فائدہ کی کاغذ مذکور۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمارتِ جنت کا ایک درخت ہے سخی اس کی شاخیں پکڑ کر کھائیں اور شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوئیں گے اس طرح جل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں پکڑ کر کھائیں اور شاخیں اس کو دوزخ میں داخل کئے بغیر نہیں چھوئیں گے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں جلدی کر دیکر نہ کرنا اس کی وجہ سے سبقت نہیں ملے۔ (ترمذی)

صدقہ کی فضیلت

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سال کئی سے کچھ بڑے صدقہ دیا تو اللہ تعالیٰ سال کئی بار دینے لگا۔ (ترمذی)

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَبَهَا فَتَعْلَمُونَ وَجَعَلُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَرَّرُ مَالِي حَتَّى مَا كُنْتُ أَلْتَمِسُ أَوْ الْكِبَرَةَ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَمَنْ كَانَ شَعْلِي جَسَدًا كَدَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا لَكُمْ نَبِيِّ اللَّهِ كُنْتُمْ لَكُمْ قَدْ وَجَلْ وَهَلْ وَجَدَ.

(رواه أحمد)

۱۶۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى يَدَيْهِ دُرَّةً مِثْلَ مِثْقَالِ ثَمَرٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا بِلَالُ قَالَ ثَمَرٌ أَقْرَبْتُهِ يَدِي فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ كَرِي لَكَ هَذَا فَتُكَارَى تَارَ جَمْعُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ النَّبِيُّ يَلَاكُ وَلَا تُفْرَكُ مِنْ رِجْلِ الْمُعْذِرِ لَكَ لَا.

۱۶۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكَنَةُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ كَانَ سَجِيًّا أَخَذَ بِفُصَيْي وَهِيَ كَهْ يَرْكَبُ الْفُصَيْي عَلَى يَدَيْهِ الْجَنَّةَ وَاللَّهُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ مَنْ كَانَ حَبِيًّا أَخَذَ بِفُصَيْي وَهِيَ كَهْ يَرْكَبُ الْفُصَيْي عَلَى يَدَيْهِ النَّارَ.

(رواهما البيهقي في شعب الإبراهيم)

۱۶۹۳ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاوَدُوا بِالْمَدَنَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَنْقُطُ مَا.

(رواه ترمذی)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

۱۶۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى مَسْرُوقٍ مِنْ كَسْبٍ فَلَيْسَ بِهِ إِلَّا كَالْغُلَامِ الَّذِي تَلَيْتَ فَوَاتَ اللَّهُ

بَقِيَّتُهُمْ يَوْمَئِذٍ لِّمَنْ يَشَاءُ لِيُصْلِحَ مِنْهَا مَا يَشَاءُ لَهَا كَمَا نُقَدِّسُ لَكَ الْكَلِمَةَ
فَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَقَصَّتُ مَدَقَّةَ قِرْنِ ثَائِلٍ دُمَا زَادَ اللَّهُ قَصَبًا
يُحْمِلُ الْأَوْثَارَ دُمَا تَعَاثَرُ أَحْدَاؤُهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَنَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنْ الْأَشْيَاءِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ
أَبْوَابٌ مِثْرُ كَنْتٍ مِنْ أَهْلِ الضَّلَافِ دُخِيَ
مِنْ أَبْوَابِ الضَّلَافِ وَمِثْرُ كَنْتٍ مِنْ أَهْلِ
الْيَهُودِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْيَهُودِ وَمِثْرُ كَنْتٍ
مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ النَّصْرَانِيَّةِ
وَمِثْرُ كَنْتٍ مِنْ أَهْلِ الْفِيثْلِيِّ دُخِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْفِيثْلِيِّ
كَفَّكَ الْأَبْوَابُ مَا قَلَى مِثْرُ دُخِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
مِنْ مَرْدَةٍ فَصَلَّ يَدْعُو أَحَدًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
كَلِمًا قَالَ كَعْرَ وَارْتَجَوْا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ يَسْتَعِينُ الْيَوْمَ صَافِيًا فَقَالَ الْيَوْمَ يَكُونُ
أَنَا قَالَ كَمَنْ يَمُوتُ يَسْتَعِينُ الْيَوْمَ مَجَارَةً قَالَ الْيَوْمَ يَكُونُ
قَالَ كَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَبِيحًا قَالَ الْيَوْمَ يَكُونُ
قَالَ كَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَوْتِيًا قَالَ الْيَوْمَ يَكُونُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْمَعُونَ
فِي امْرِئٍ إِلَّا هَدَلَ الْحَقَّةَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَايَسَاءُ الْمُسْلِمِينَ لَا تَمُوتُكَ حَارَةٌ

پھر اس کو اس طرح بڑھا دیا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے پیر کو کھائے
کے پیر کو کھائے ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا صدقہ
میں کی نہیں کتا اور خبر کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ
کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے
درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اشیاء میں سے دو چیزوں کو خرچ کرتا ہے تو اس کو
جنت کے سب سے زیادہ درجوں سے دیا جائے گا نازی کو ناز کے دروازے
سے، مجاہد کو جہاد کے دروازے سے، مدد کرنے والے کو صدقہ والے
دروازے سے اور دوزخ دار کو اب الہیوں سے دیا جائے گا اس موقع
پر جناب ابو بکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے
بچنے ہانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی
بچایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا میں اور مجھے امید ہے
کہ تم ان میں سے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کے وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کسی نے روزہ رکھا ہے جناب
ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے خلیفہ
میں کس نے شرکت کی ہے ابو بکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا کے پیروں
کیا غریب کو کھانا کس نے کھوایا ابو بکر نے کہا میں نے ہر کار نے پھر سوال کیا
میرے مکی عیادت کس نے کیا ہے اس موقع پر بھی ابو بکر صدیق نے کہا میں نے
یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ
جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اچھی بڑھن کی چیز کو خیر

(متفق عليه)

حضرات جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تنیک کا صدقہ ہے۔

(مستحق طهر)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگر چہ وہ کسی بھائی کے ساتھ غریب پیشانی سے پیش کیا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

رَدِّهِ

حضرت ابو موسیٰ شہری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کو اپنے لیے صحابہ سے کسی سے عین نہ ہو تو اپنے لیے عین نہ ہو۔ (مسند احمد)

(عقلمانی حقیقت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب بدن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے مگر کسی کو سڑکی پر پڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور غار کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(مختار علی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اکبر کے الحمد للہ کہے۔ واللہ اعلم کہے۔ سبحان اللہ کہے راستہ سے پتھر کا ٹٹایا ڈھری پٹلو سے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اللہ ان کا صلہ کی تعداد میں سو ساٹھ تک پہنچ جائے تو وہ زمیں پر رہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گناہ ایسے درخت جتنا چوڑا اس کی شانخ لگی ہوئی تھی خود اس درخت کی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹا دوں گا تا کہ اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے ذوقِ جنت کا سبب بنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کچھ کجا کی ایک شخص جنت میں آنا دی سے گھر لیا تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو بزرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ! مجھ کو اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے فائدہ پہنچے تو اپنے فریاد سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو بتا دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ بات کسی سے کہی کہ روایت جو اتقوا النار سے شروع ہوئی ہے انشاء اللہ اب علامات نبوة میں ذکر کر رہا ہوں۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ چہرہ عالم بدین (میں) کبھی جوئے کا نہیں ہو سکتا اس وقت کہنے لگا سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو! اسلام کو پسند کرو۔ لوگوں کو کھانا کھادو۔ صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(قرنہندی مابین ماہرہ واری)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

۱۸۰۸
۱۵ وَعَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عُرَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِيتُ امْرَأَةً فِي مَدَنَةِ
أَمْسَكْتُهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تَطْعُمُهَا
وَلَا تُسَبِّحُهَا فَمَا عَلِمْتُ مِنْ بَشَائِشِ الْأَرْضِ -
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱۶
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ جُلٌّ بِفُصَيْيَ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ
 كَرْنِي فَقَالَ لَا تَحْبِيقَ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا
 يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فَأَمِيلَ الْجَنَّةَ.

۱۸۱۰. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ مَاتَ رَجُلٌ لَا يَتَّقِي اللَّهَ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ غُلْمِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ -
(رَدَّوَاهُ مُسْتَرْشِدًا)

۱۸۱۱ وَكَانَ ابْنُ بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِمَنِي
كَيْفًا أَنْفَعَهُمْ كَانَ أَهْلِي الْأَذَى عَنْ طَرَفِ الْمُسْلِمِينَ
تَعَاؤُ مُرُوءَةً لَمْ يَحْمِلْهُ قَوْمِي فِي حَتَابِهِ أَلْقُوا
الْحَارِثِي فِي تَابِ عِلْمَاتِ النَّبِيِّ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى -

١٨١٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَقَا فِرْعَوْنُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوَازِينَةَ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا تَنَبَّهَتْ
 وَجْهَهُ عَرَفَتْ أَنَّ رَجُلًا فِيهَا يَوْجُوزُ كَمَا فِي
 لُحْمَانِ أَقُولُ مَا قَالَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَهْلُوا السَّلَامَ
 فَأَعْلِمُوا النُّكُتَ وَحِيلُوا الْأَسْجَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ
 وَأَبْشُرُوا بِمَا تَنْتَظِرُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(دَوَاهُ التَّجْرِيدِ وَلَيْسَ سَاحَةً وَالِدَ اِيْتِي)

۱۸۱۳. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

رحمن کی عبادت کرو۔ دو گوں کو کھانا کھادو۔ سلام کر پھیلو۔ در
جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بکھا دیتا ہے اور دوناں کو
کو دھڑکاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر کسی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ غدا
مٹانے سے پیش آنا صدقہ ہے اسی طرح... بھائی۔ اگر تین
بھائی پانی ڈالتا صدقہ ہے۔ (احمد ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے برابر مسکراتا صدقہ ہے تمہارا
نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھیسے پہننے
کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمرہ نظر واسے کی مدد کرنا تمہارے
صدقہ ہے برا بہرہ۔ راستہ سے پتھر اور بڑی پٹا دینا بھی صدقہ ہے۔
اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالتا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس
حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سعد کا شعل ہو گیا ان کے لیے کوٹنا
صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ گا۔ لہذا میں نے ایک کٹواں کھدوایا اور

اس کو ام سعد کے نام سے موزوں کیا۔ (ابوداؤد - نسائی)

حضرت جبریل علیہ السلام روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
میں نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا
بزرگ لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوئے مسلمان بھائی کو
کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے
پیارے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) ہر گئی شراب
سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ
وَأَحْمَدُ الطَّعَامُ وَأَهْلُوا السَّلَامِ نَسَخُوا الْجَنَّةَ
بِسَلَامٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدَنَةَ لَتَشْكُرُنَّ غَضَبَ الرَّبِّ لَتَذُمَّ
مِثَّةَ السَّوْءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَرْدٍ صَدَقَةٌ قَالَتْ مِنَ الْمُتَرَدِّ
أَنْ تَكُنِّي أَخَاكَ يَوْمَ تَكُنِّي ذَاكَ تُفَرِّغُ مِنْ ذَلِكُ فِي
رَأَاؤِ أَخِيكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُنَّ فِي وَجْهِ أَخِيكَ مَدَنَةً تَوَاسَرُكَ
بِالْمَشْرُوفِ مَدَنَةً وَتَهْبِطُ عَنْ الْمُسْكِرِ مَدَنَةً وَ
إِنْ كَانَ ذَاكَ الرَّجُلُ فِي أَرْبَعِ الْمَشَاكِلِ لَكَ مَدَنَةٌ
وَتَصْرُكَ الرَّجُلُ السُّدُوفِيَّ الْبَحِيرُ لَكَ مَدَنَةٌ وَفِيكَ لَكَ
الْعَبْدُ وَالْقَوْلُ وَالْمَطْعُ مِنَ الطَّرِيقِ لَكَ مَدَنَةٌ
كَافَرًا لَكَ مِنْ ذَلِكُ فِي ذَلِكُ أَخِيكَ لَكَ مَدَنَةٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

غَرِيبٌ)

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ جَبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنْ أَرَسْتَنِي ثَمَانَتْ قَائِي الْقَدَرِ أَقْبَلْتُ قَالَ الْمَاءُ
فَعَمَّرَ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ يَرْتَضِعُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مُسْلِمٌ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى
خُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَيْرِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا مُسْلِمٌ أَطْعَمَ
مُسْلِمًا عَلَى جُحَّةٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ خَيْرِ الْجَنَّةِ
وَإِنَّمَا مُسْلِمٌ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ
مِنْ خَيْرِ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تِلْكَ مِثْقَالُ الْمُنَىٰ کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب پھرا جائے آخر آیت تک۔

(تہذیب و رنگت کا چھوڑ داری)

حضرت ہمامہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ کہ کوئی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ فرمایا پانی میں نہ چیر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کوئی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ فرمایا نلک میں نہ چیر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کوئی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے تو کہنے لگا یا جو علی

نہا ہے جسے بہتر ہے۔ (البرد اؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اللہ رکھے اس میں سے جانتی ہے کہ کیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(4b)

حضرت دربارِ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو (جاری تھا) دودھ کا باغ لودیا چاندی (قرض) دی یا کسی کو مٹی کا راستہ بتایا تو اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(تندی)

حضرت ابو جریج بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں
مدینہ آیا تو یہ دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب
رجوع ہوتے ہیں، اوروہ جو بھی کہتے ہیں اسکے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم
کیا کہ یہ کون ہیں تو بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو
مرتبہ سلام کیا، علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہ کو کبر نہ کہ
علیک السلام مرفوع کیلئے ہے تم السلام علیک کو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ
کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کے رسول ہوں جسکو مصیبت میں چھڑ
نے کا مصائب دھڑ پھرتے ہیں اور اگر خشک سال کے واسطے ہوتا ہے تو اس
سے رجوع ہونے پر بارش ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تھاری
سولہ گرم ہوجائے تو اسکو بیکار و وسوسہ کی گواہی دے کر دیکھنا اس وقت میں

قَالَ لَا تَسْبِي أَحَدًا قَالِ فَمَا سَبَبْتَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَعْبَدَا
 وَلَا بِيَعِي وَلَا شَاةَ قَالَ وَلَا تَحْمِرَتَ شَيْئًا مِنَ الْمُعْرُوفِ
 فَإِنْ تَكَلَّمَ أَخَالَكَ دَأَسَتْ مَسْبِكُهَا لِيَدِ وَجْهَكَ إِنَّ دَهْلِكَ
 مِنَ الْمُعْرُوفِ وَارْفَعُوا رَأْسَكَ إِلَى يَصْنِفَ الشَّاقِ كَمَا
 آمَنَتْ فَكُنِي أَنْتَ عَيْنِي وَقَدْ يَكُ فَاسْتَأْنِ الْأَمْرَ مِنْهَا
 مِنَ الْمُتَحِيلَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَجْعَلُ الْمُتَحِيلَةَ فَكُنِي مُرَدًّا
 شَقِيكَ وَمَعِيكَ يَمَّا يَكُونُ لِيكَ كَلَّا تُعَيِّرُهُ بِمَا تَكُونُ
 وَبِهِمْ كَلَّا لَنَا وَبِأَنَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ. (رواه أبو داود و
 زوى الترمذى وبنو عسوية التلخيص وبنو زبانية وبنو
 كلف أحمد بن محمد بن عيسى)

۱۸۲۳. وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا فَكَانَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا لَا كُنْهَا قَالَتْ كُنْ كُنْهَا فَخَبَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. (رواه الترمذى وبنو عسوية)

۱۸۲۵. وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَمَارِثُ مُسِيحٍ قَوْلًا إِنْ كَانَ فِي حَيْضَةٍ مِنَ الْمَوْتِ مَا قَامَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَرْفَعُهُ. (رواه أحمد بن محمد بن عيسى)

۱۸۲۶. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ الْغُرُورِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ يُعَيِّرُهُمْ بِمُؤَمَّرَاتِهِ قَالَ وَمَنْ هُوَ وَمَنْ هُوَ قَالَ فِي سِرِّكَ فَإِنَّهُمَا أَصْحَابُهَا قَالَتْ فَاسْتَقْبَلُ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَعْقُودٌ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَوْبَةَ الْعَلَوِي.

۱۸۲۷. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ الْغُرُورِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ يُعَيِّرُهُمْ بِمُؤَمَّرَاتِهِ قَالَ وَمَنْ هُوَ وَمَنْ هُوَ قَالَ فِي سِرِّكَ فَإِنَّهُمَا أَصْحَابُهَا قَالَتْ فَاسْتَقْبَلُ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَعْقُودٌ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَوْبَةَ الْعَلَوِي.

حضرت یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کسی کو کلام اللہ رواد کر کے کہتے ہیں اس کے بعد میں نے تو کسی کلام کو کھل دی نہ کسی رواد کو کسی رواد کو کسی بکری کو بکری یا اس کے ساتھ موت فرمایا کسی کے کسی محل کو حقیقت سمجھو اور اگر آپ نے کسی جہان سے مسکرا کر بات کہ تو یہ بھی ٹکی ہے اور ای تبندہ الجہاں کو صفت پڑا تک اعطاء اور اگر ایسا نہ کر تو محو تک رکھو اور تمہارا جہاں کو لگانے سے اسرار کو کہو کہ یہ کبریاں بات ہے بخوان اللہ تعالیٰ بکری کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی تمہیں گال دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم لگاتا تو تم اس کی پاس چلی ہو تمہارے علم میں ہے شرم نہ ولا کہو کہ اس کا وبال اسی پر ہو گا واپس لاؤ اور صاحب ترمذی نے سلام دلی حدیث روایت کیا کہ

حدیثی بیعت کے مطابق اس طرح ہے کہ وہ سون کو شرم نہ لاؤ کہ تمہیں پڑے گا حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری نہ بکری کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کیا کہ اس میں سے کیا بھارت انہوں نے فرمایا صرف شاد باقی رہا ہے تب لگا کہ فرمایا سوائے شام کے سب کچھ کھا چکا ہے صاحب ترمذی نے فرمایا حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک اس کا ایک ٹکڑا ہی باقی رہے گا یہ لباس پسند نہ والا حفظ و اس میں

رہے گا۔ (احمد ترمذی) حضرت عبداللہ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ میں نے شخص ایسے میں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے تو وہ جہات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کرتا ہے اور وہ سوان جو رہا ہے ہاتھ سے صند کر کے چھپاتا ہے اور کہتے ہیں میرا مال یہ ہے کہ اپنے فرمایا اللہ بانی ہاتھ کو تپ نہیں چتا اور میرا شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اس کے ساتھ میدان جنگ سے پہلے گئے لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر نہ لایا اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اس کے راویوں میں ابو بکر حضرت عائشہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک ہے کہ کوئی شخص ایک قوم کے پاس نہ کر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں کہ پس کی تربیت کہہ رہے ہیں جو آ اور یہ قوم اس سائن کو کہ نہیں دیتی

يُطِيعِيَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَنبِيَاءُ أَعْطَاهُ دَقِيقًا مَرَاتُهَا يَتَبَهَّرُ
عَقْلًا إِذَا كَانَ التَّوَهُُّدُ أَحْبَبَ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْتَدِلُ بِهِ فَوَصَّوْا
رُؤُسَهُمْ فَقَامَ رَسْمُ تَعْقِيٍّ وَتَبَلُّوْا إِنَّمَا فِي ذَرْجُلٍ كَانَتْ
فِي سَرِيحَتِهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَرَمُوا فَأَقْبَلَ بِمَنْدَرٍ حَتَّى
يُعْتَكَّ أَوْ يَمْتَحَنَ لَهُ وَالْمُكَلِّفَةُ الدِّينُ يَجْعَلُهُمْ اللَّهُ
الشَّيْءَ الْغَائِبَ وَالْعَوِيْرُ الْمُحْتَالَ وَالْعَيْنُ الْمُخْلُومَةُ
(دَوَاهِ الْقُرْمِيْدِي وَالْأَثَرُ فِي مَشْنَعَةِ دَسْمِيْن كُو
دَكْنَةُ يَهْطُطُهُمْ)

۱۸۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَسْبِيحُ
فَحَقَّقَ الْجَنَّا لَقَالَ بِمَا عَنِهَا فَاسْتَعْمَلَتْ فَجَبَّتِ
الْمُسْتَقْبَلَةُ مِنْ بَشَرَةِ الْجَنَّا لَقَالَ لَا تَأْتِيَنَّ هَلْ مِنْ
خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجَنَّا لَقَالَ نَعَمْ الْخَلْقُ يَنْ
لَقَالَ لَا تَأْتِيَنَّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ
الْعَدُوِّ لَقَالَ نَعَمْ الشَّارِقُ لَقَالَ لَا تَأْتِيَنَّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الشَّارِقِ لَقَالَ
نَعَمْ السَّمَاءُ لَقَالَ لَا تَأْتِيَنَّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
أَشَدُّ مِنَ السَّمَاءِ لَقَالَ نَعَمْ الْوَرْدُ لَقَالَ لَا تَأْتِيَنَّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْوَرْدِ لَقَالَ نَعَمْ
إِبْرَئِيلُ لَقَالَ لَقَدْ جَاءَتْ مَدَقَّةٌ كَيْسَ وَبِهِمْ بِخُرُوبِهَا
مِنْ خَلْقِكَ (دَوَاهِ الْقُرْمِيْدِي وَالْأَثَرُ فِي مَشْنَعَةِ
عَدُوِّهِمْ وَدَكْنَةُ حَوِيْثُ مَعَاذِيْ بِأَسَدَقَةِ لَطْفِيْ
الْمُطَوِّبَةِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ -

تیسری فصل

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ خَلْقٍ مُسْلِمٍ يُتَّقِيَنَّ مِنْ خَلْقِ
مَالِكٍ لَهُ كَذَبِيْرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ
حَسْبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُ يَنْعَمُ لَوْلَا مَا جَعَلَتْهُ

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے اگر اس سوال کے سوال
کو اس طرح خاموشی سے چور کیا جس کا علم اللہ کے اوردان دونوں کے سوا
کسی اور کو نہیں ہوتا۔ وہ مراد شخص ہے جو ایک خاصہ کے ساتھ معروف ہوا
ہے اور اس کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ خیر کا خوب غلبہ
نہیں ہوتا پھر جب کہیں تک تو سب تو خود ابد محنت میں لیکن یہ کھڑا ہو کر یہی
بارہ ہر تضرع و دلدی کرتا ہے اور اس کی توفیق کرتا ہے تو اس شخص
ہے جو شخص کے مقابلہ میں ہے لیکن اگر کوئی ہریت ہوئی ہوگی جسے کہیں
تساوی شخص کے مقابلہ میں نہ ہوگا کہ اس کا بیانی حاصل کی جا سکتی ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین
کو پیدا فرمایا تو وہ پہلے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کنارے
پر رکھ کر دیا تو زمین میں ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی حالت سے متعجب
ہوئے اور انہوں نے خود سے سوال کیا خداوند کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ
قوت والی ہے وہ نے فرمایا ہاں وہ پہاڑ ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ
وہ جس سے بھی زیادہ طاقتور چیز کوئی ہے! وہ نے فرمایا ہاں آگ ہے
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوند کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور
مخلوق ہے وہ نے فرمایا ہاں وہ آگ ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ وہی
سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے! وہ نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے وہ
نے فرمایا ہاں وہ آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح مدد کرتے ہیں کہ انہیں
باتھ سے دیتے ہیں اور انہیں ہاتھ سے چپتے ہیں (صاحب ترجمہ نے
اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب معلوف
سے مروی حدیث کھردرہ گن ہوں کہ بجا دیتا ہے۔ کتاب الایمان
میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حال سے جو اور دو چیزیں اللہ کے
روے میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے کھلے دربان اس کو اپنے پاس کی
نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کی

عَلَّمْتُ وَكَيْفَ ذَٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَيْلًا فَصَبِّرْ تَبَّ وَ
 إِنْ كَانَتْ نَهْرًا فَصَبِّرْ تَبَّ. (رَدَّاهُ الشَّافِعِيُّ)
 ۱۸۳۰ وَعَنْ مُرَّةٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ صَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
 ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَدَقَةٌ.

(رَدَّاهُ أَحْمَدُ)

۱۸۳۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَسَّهَ عَلَى عِيَالِهِ فِي الشَّعَةِ يَوْمَ
 حَاسِرَتِهِ دَسَّاهُ اللَّهُ عَذِيرًا يَرْتَسِيهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنْ
 قَدْ جَرَّيْنَاهُ فَوَجَدْنَاكَ كَذَّالِكَ رَدَّاهُ دَرَيْسُ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَيْبِ بْنِ الرَّيْثَانِ عَنْ دَرَيْسِ بْنِ أَبِي
 شَيْبَةَ وَجَرَّيْنَاهُ فَجَدَّاهُ.

۱۸۳۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَشْعَافٍ مُضَاعَفَةً وَ
 حَسَنًا لِلَّهِ الْمَرْبُوبَةِ.

(رَدَّاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

۱۸۳۳ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ وَصَحْبِهِ يَوْمَ حَزَامٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْرَةُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
 عَنْ كُلِّهِمْ عَمَلٌ قَابِلٌ أَنْ يَسْتَعْمَلَ.

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَدَّاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحَدَّثَنَا)

۱۸۳۴ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْعَنَ الْمُسْلِمُ بَعْقَةً عَلَى أَحَدِهِمْ وَ
 هَدِيَّتُهُمَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

(مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

کرے کہ طرح ہوگا تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ دینا کا ہے تو دواؤں
 اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو گائیں۔ (نسائی)

حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ
 کرنا ہوگا۔ (احمد)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماضیہ کے دن اپنے اہل و عیال پر
 کھانے میں عداوت کا جوت پیتا ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کھانے میں لڑائی
 عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں ہم اس پر عمل کیا اور تجربہ کیا تو ہم نے
 ایسا ہی پایا (اما) صحیحی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ
 ابو سعید و جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ذر نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ہے
 تو آپ نے فرمایا دو تھلکا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے بڑا
 اجر ہے۔ (احمد)

بہترین صدقہ کا بیان

حضرات ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے
 ساتھ ہو اور ان کو کوئی بدخرج کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں و کماری
 اور لڑکیاں جو حکیم بن حزام سے روایت کیا)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور
 ایسا ہی کرے گا تو یہ خیر ہے اس کے لیے بہتر صدقہ کے ہے۔
 (مسفق علیہ)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُنَادِ الْمَقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُنَادِ الْمَقْتَلُ فِي رَقْمَةٍ وَدِيْنَارٍ تَصَدَّقَتْ بِهِ عَلَى سَيِّئِكُمْ وَدِيْنَارٌ أَلْمَقْتَلُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْطَاهُمَا أَخِي الْكَلْبُ فِي الْمَقْتَلِ عَلَى أَهْلِكَ.

(دواء منیہ)

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُؤْفَقُ الرَّجُلُ وَيُنَادِ رُبُّهُ عَلَى جَنَابِهِ دِيْنَارٌ يُؤْفَقُ عَلَى ذَاتِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِيْنَارٌ يُؤْفَقُ عَلَى أَسْعَافِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(دواء منیہ)

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَجْدَانِ الْفُلُفُفِ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ رَأَيْتَا هَذِهِ بَيْتَ فَقَالَ أَلَيْسَ بَيْنَهُمَا فَكُلُوا أَجْرَ مَا أَلْمَقْتَلُ عَلَيْهِمَا.

(دواء منیہ)

۱۸۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَسَّ قُلُوبُ الْمُسْلِمِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَرَمٌ مِنْ حَيْثُ كُنْتُ قَالَتْ فَوَجَّهْتُ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِ لَأَتَّكِلَ رَجُلًا كَوْنْتُ ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَرُوا بِالْعَدْلِ قَدْ كُنْتُ قَالَتْ لَوْ كَانَتْ ذَاكَ الْيَمِينُ يُعْمَرُ عَمْرِي قَدْ لَمْ يَصْرَفْهَا رَأَيْ عَمْرِي لَمْ كُنْتُ فَقَالَ فِي عَمْرِي الْمَوْتُ بَلِ الْيَمِينُ أَلَيْسَ أَلَيْسَ قَالَتْ فَامْطَلَقْتُ فَوَإِيَّامُ الْأَنْصَارِ وَبَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَاجَتُهُمَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْفَمَتْ عَمْرِي الْمَهَابَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ عَمْرِي بِلَدٍّ فَتَمَسَّ لَهَا أَثَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَتْ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ يَأْتِيَانِ قَسَا لَا يَكُ أَنْتَرِي الْأَصْدَقُ عَنْهُمَا عَلَى أَرْذَاهُمَا دَعَانِي أَيْتَامُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے تو بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستے میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے وعدہ و قول پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابو سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ میری بھی اولاد بھی کیا مجھے اس پر لڑنے کا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ پر خرچ کرو ورنہ جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمیں باجورے گا۔ (مسند علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگرچہ اپنے زیوروں پر بھی ملکہ آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جانیں اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کمالی ہے کہ میں آپ کے اوپر خرچ کروں اور نہ میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جاکر معلوم کرو چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے لگی تھی اس وقت رسول خدا پر جوں کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ جوں جوں آپ سے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ ہا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کہ کیا چکر لگنے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان عورتوں پر جو چاری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہار نام نہ نہ جانا چنانچہ جناب جوں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

بہترین حدیث کا بیان

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصاریں سے ہے اور ایک زینبیہ ہیں
تو سرکارِ دو عالم نے دریافت فرمایا کون کی زینب جنابِ بادل نے فرمایا
عبدا اللہ بن مسعود کی بیوی۔ تب آپ نے فرمایا ان کے لیے دعا جبریل ایک
اجرِ قربت کا اور دوسرا صدقہ کا۔
(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

فِي حُجُورِهِمَا لَمَّا كُنِيَ مِنْ فَمَنْ قَالَتْ قَدْ خَلَّ يَدَايَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَاةً فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَتِ
أَمْرَأَتَا ابْنِ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي الدِّيَارِ قَالَتِ امْرَأَتَا
عَسْرَةَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهُمَا أَخْبِرَانِ أَخْبَرَا الْقَدَاةَ فَأَخْبَرَا الْمَدَائِدَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت میمونہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے
ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کثرت کی اور اس کا
تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے
دیں تو زیادہ ثواب ملے۔
(متفق علیہ)

۱۸۳۹ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا اخْتَفَتْ
قَرِينَةً فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَنَوَتْ دَائِلَتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهَا عَطِيتِيهَا أَخَا لَكَ كَانَ أَعْلَمَ بِأَخْبَارِكَ
۱۸۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
سَأَلْتَنِي قَالِي أَيْهَمَّا أَهْبَيْتُ قَالَتْ إِنْ أَتَيْتُ بِمَا مِثْلُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شہر با پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ٹھال کر اپنے
پڑوسیوں کو دے کر دے۔ (مسلم)

۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَلِمَةٍ فَكَذَبَتْ مَرْقَةً فَكَذَبَتْ مَرْقَةً فَكَذَبَتْ مَرْقَةً فَكَذَبَتْ
جِبْرَانُكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
یا رسول اللہ کوئی مسافر انصاریں سے تو اپنے فریاد کم سرائے والے کا گھر میں
کو شش کرنا اور گھر میں اس سے اجتناب کرنا کہ کثرت نہ اسے ذرا سے (ابو داؤد)
حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا گھر
اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد)
ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْضَلُ قَالَ جُعِدَ النَّبِيُّ دَائِلًا يَمْنُ لَعُولُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۴۳ وَعَنْ سَيْمَانَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَقَةُ عَلَى الْيَمِينِ
صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّجْوِ يَنْتَابُ صَدَقَةٌ وَصَلَةُ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَازٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ)
۱۸۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

۱۸۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ لِيَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمِيقَةً
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ جَوَّوِي أَخْبَرُ قَالَ أَمِيقَةً عَلَى وَلَدِكَ
قَالَ عُمَيْرُ بْنُ أَخْبَرُ قَالَ أَمِيقَةً عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ
أَخْبَرُ قَالَ أَمِيقَةً عَلَى عَمَلِي وَلَكِنْ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ أَخْبَرُ قَالَ
أَمِيقَةً أَمِيقَةً -

(رداء ابو داؤد والنسائی)

۱۸۳۵ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ تُمِيقُ
بِوَسَائِلِ قَرْبِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَلْوَى يَتَوَدَّ
رَجُلٌ مُعْتَمِلٌ فِي عُنُقِهِ لَهْ يُزَوِّي حَقَّ امْتِدَادِهَا لَا
أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ يُشَاكِلُ يَأْتُو وَلَا يُطْلَعُ

۱۸۳۶

(رداء ابو داؤد والنسائی والترمذی)

۱۸۳۶ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّوْا الشَّائِلَ وَلَوْ بِخُصْبٍ مُعَرِّي -

(رداء مالک والنسائی والترمذی والابو داؤد معاً)

۱۸۳۷ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِأَلْوَى فَاجْتَنِبُوا
وَمَنْ سَأَلَ بِأَلْوَى فَاجْتَنِبُوا وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاجْتَنِبُوا
وَمَنْ حَنَنَ إِلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا لَكُمْ وَشَوْءٌ قَرَأَتْ
تَعْبَهُ فَا مَاتَكُمْ وَشَوْءٌ قَدْ عَمِلَ حَقُّ شَرْفَاتٍ
قَدْ كَانَتْ شَوْءٌ -

(رداء احمد والابو داؤد والنسائی)

۱۸۳۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ بِوَجْهِهِ وَلَا الْجَسَدِ -

(رداء ابو داؤد)

ساحر ہو کر عرض کیا ہے ہاں ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے لہو پر خیر کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی
ہے تو آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو سائل نے کہا کہ دو دینار کے علاوہ
بھی ہے تو آپ نے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ میں سے ایک دینار اور بھی
نہیں تو آپ نے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کر لیں گے کہ اسنے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب
سرا رنے فرمایا تب میں اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابو داؤد نسائی)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں سے بہترین انکی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے
کی لگام پکڑ کر اسکا ہاتھ میں اجساد کے لیے اٹھتا ہے۔ پھر اپنے فریاد اور اس کے
بعد وہ سب اس شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر شیعانیت اختیار کرتا
ہے اور اس پر جو تفرق اندیشی نہ کرنا کہ اسے اور اس شخص کے بارے میں
بتاؤں جو لوگوں میں سے بہترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اسکا ہاتھ کھام
ہو سوال کیا جائے اور اسکو نہ دے (ترمذی نسائی دارمی)

حضرت امیر محمد علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کو کچھ نہ
کہو اس کا گرج جلا ہوا کھوئی کیوں نہ ہو ذالک۔ نسائی۔ ترمذی۔ اور
ابو داؤد نے منہوم حدیث کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کے ہاتھ
تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے وہ مایوس ہو جائے گا کہ نام پر رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دے اور جو شخص کے لیے تم کو اس کو قبول کرنا اور
جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو۔ اور اگر بدلہ دینے
کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کر یہاں تک کہ تم یقین کر
لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(ابو داؤد)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے عہد میں جناب حضور کے پاس سے

۱۸۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَرُ

الْأَنْصَارِ بِالنَّبِيِّ نَبِيَّ مَا لَا قَرْنَ تَحُلِي ذَكَانَ أَحَبَّ أَهْلًا
إِلَيْهِ بِأَرْحَاءَ ذَكَانَتْ مُسْتَقِيلَةَ الْمَسْجِدِ ذَكَانَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُنُ حُلْمًا وَيَسْتَبِثُ مِنْ
مَنْ فِيهَا طَلِبَ قَالَ أَمْسُ فَمَنْ مَزَلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ
لَمْ يَكُنْ مَأْوَى الْيَوْمِ حَتَّى تُؤْمَرُوا مِمَّا تُبَيِّنُونَ قَامَ أَبُو
طَلْحَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَى اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْتَ
تَسْأَلُوا إِلَيْكَ حَتَّى تُشَوِّعُوا مِمَّا تُجِبُونَ وَإِنْ أَحَبَّ
مَنْ إِلَى إِلَيْكَ سَبِيحَةً فَكُلَّهَا حَتَّى تَقُولَ تَعَالَى أَرْجُوهُ
يَرْجُوهُ وَأَخْبَرَهُ مَا عَشَدَّ اللَّهُ فَصَحَّهَا بِمَا رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ
أَذَانَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَعَثَ بِكَ ذَاكَ مَا لِي رَأَيْتُ دَقْدَقَ سَوْحَتٍ مَا قُلْتُ قَدِيقٍ
أَرَى أَنْ تَعْبَهُمَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْضَلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقْرَبِهِمْ وَبَرِيحِهِمْ
(مُسْتَقِيمٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْقَدَرِ أَنْ تُشَبَّهَ كَيْدًا أَحَبَّ إِلَيْهَا
(رَوَاهُ النَّبِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

زیادہ گھریں ہوئی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ میرا دارالہائے
جو مسجد نبوی کے عین مقابل تھا سب سے محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر
اس خانہ میں جلا اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب
آیت نازل ہوئی تم نبی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس
بجرح کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ
نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرما
میں نے تم کو اللہ کے حق میں شفعو آؤ تجھ کو اور مجھے اپنے تمام اموال میں ہیرا
والا باندہ سب سے زیادہ پسند ہے لہذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ
کرنا ہوں تو میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں
یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شاہد باش یہ سب منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے
تم نے کہا ہے میں یہ سب کچھ نہیں کر سکتا تم اس کو اپنے اعزاء میں تقسیم کر دو
ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اس کے بعد ابو طلحہ نے اس
کو اپنے چار زلو بجائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(مستحق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے بھر کو بھر دو۔
(بیہوش نے شبہ بیان میں روایت کیا)

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

خاوند کے مال سے بیوی کا خرچ پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی خاتون اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ خرچ کرتی ہے اور فضول
خرچ نہیں کرتی تو اس کو خرچ کے مطابق اجر ملے گا اور اسکے شوہر کو کسے کا ثواب
ملے گا اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور ان میں
سے ایک دوسرے کو دے کر کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (مستحق علیہ)

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا عَيْدَ
مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهَا
بِمَا كَسَبَ وَلِخَارِبٍ مِنْ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ
أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا. (مُسْتَقِيمٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ناتوان اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت صرف نہیں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔۔۔
(مشفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان لمانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ اتنا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کما جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ جیسے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔
(مشفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ کا نامانی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں،
(مشفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مرد اپنے غلام کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اعمال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلنقاہ مسکراتوں نے جو نابالغہ عورتوں سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست و پاؤں پر ہمارے یہ صاف کھانا کھا لیں گے کیا اس میں کوئی خرچ کرنا (حلال) ہے تو آپ نے فرمایا جلد غراب ہو جانے والی خداتم اس کو کھاؤ بھی اور میری دودھ (الوداع)۔

۱۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَلَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا يَصِفُ أَجْرُهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَارِثُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمْرٌ بِمِثْلِهِ مُؤَمَّرًا لِحَبِيبَةٍ بِحِمِّ نَفْسِهِ قَبِيلٌ مِمَّا إِلَى الْوَرَى أَمْرُهُ بِمِثْلِ أَحَدِ الْمُتَصَدِّقِينَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ أَفْرَدَتْ نَفْسُهَا وَاعْتَمَلَتْ لَوْ تَحْلَلَتْ نَفْسُهَا قَبْلَ أَنْ تَلْبَسَ لَهَا أَجْدَلَاتُ نَفْسُهَا قَبْلَ أَنْ تَلْبَسَ قَالَتْ نَعَمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حُكْمَيْهِ عَامَرٌ تَحْتِهَا الْوَدَاعُ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ حَبِيبٍ زَوْجِهَا إِلَّا سِلَاحًا مِنْ كَرَمِهَا قَبْلَ أَنْ يَرَسُولُ اللَّهِ وَلَا الْعَامَرُ قَالَ ذَلِكَ أَصْلُ أُمُورِنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُصَنِّعٍ فَقَالَتْ يَا لَيْلَى الْمَوَارِثُ كُلُّهَا عَلَى أَرْبَابِهَا وَأَهْلِهَا وَأَزْوَاجِهَا كَمَا يَقُولُ كِتَابُ رِثَةِ أُمُورِهِمْ قَالَ الرَّكْبُ تَأْكُلُهُ وَنَحْنُ بَنُو بَنِي -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

جناب میرزا ابوالفتح کے روایت کرتے ہیں کہ جب سے میرے آگے کے کام میں آئے ہیں گوشت پکاؤں اس داران ایک فقیر نے اس کو اس میں سے دیا میرے آقا کو جب معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو بلا میں لے کر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اپنے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کون سا توہم لگائے کہ یہ فقیر میری اجازت کے بغیر کھانا دیتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں سراج جگر میں غلام تھا میرا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے ال میں مدد کر سکوں تو آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا (مسند احمد)

۱۸۵۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدٍ ابْنِ الْكَحْشَمِيِّ قَالَ أَمَرَنِي مُوَلَّاهُ أَنْ أَقْدِمَهُمَا فَبَعَثَنِي بِمَكِينَةٍ فَأَطَعْتُهُ وَبَعَثَهُ فَعَلِيَ بِهِ ذَلِكَ مُوَلَّاهُ فَصَرَفَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَذَكَرَهُ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ يُعْطِيَنَّ طَعَامِي بِعَمَلِ أَنْ أَمُرَهُ فَعَالَيَ الْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَقِي رِوَايَةٌ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَّقَ فِي مِثْلِ تَمَانٍ مُوَلَّاهُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا بَيْنَهُمَا (رواه مسلم)

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے نام سے کسی کو گھوڑا یا ایک بیل یا شخص کی حفاظت نہ کر سکا تو کہنے لگا اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو ستے داموں نہ چکے لیکن اللہ میں نے رسول خدا سے اجازت طلب کی تو اپنے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدو چاہے وہ ایک درہم کا ہی ہو کیونکہ اپنے کلمے میں صدقہ کو واپس لینا اس کے لئے کفر ہے جو اپنی حق کو چاہتا ہے۔ (مسند احمد)

۱۸۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كُنْتُ عَلَى كَرْبِ مَيْمُونٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا عَمَلُ الْوَلِيِّ كَمَا تَجِدُهُ فَأَدَعَتْ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَكُنْتُ أَتَى بَيْعُهُ بِرُغَيْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَصَدَّقْ فِيهِ سَدَقَتِكَ فَإِنْ أَعْطَاكَ يَدْرُهُ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ مُلْكٌ بَعْدَ بَعْدٍ فِي تَبِيئِهِ فَبَقِيَ يَدَائِمَةً لَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ مُلْكٌ

۱۸۵۹ عَنْ بَرْثِيذَةَ قَالَ كُنْتُ حَالًا سَاهِدًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِجَارِيَةٍ فَاتَّخَذَهَا مَائِمَةً فَكُلَّ وَجَبَتْ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيَّ بِرِوَايَاتٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحْبِرْ

حضرت براء بن مضر روایت کرتے ہیں کہ حضرت میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا سوئی ایک خاتون کی اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک باندگی اپنی دیکھ کر کوئی سی لیکن نہ کہ انتقال ہو گیا تو اسکا رنے فرمایا تم سے لینا جو واجب ہو گیا اور انکی موت نہ تم پر مباح ہے پس کڑی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ ان کے کفر ایک ہلکے بھڑے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں اپنے فرمایا کہ ہاں اس خاتون نے پھر کہ رسول اللہ نے حج بھی نہیں کیا تھا

قَطُّ أَفَاحٍ عَنْهَا كَالْ نَعْمِ حَتَّى عَنْهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی میں ان کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا میں ایمان کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

پہلی فصل

١٨٧٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدٌ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فِي رِجَالِهِ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُئِلَتِ السَّمَاوَاتُ وَفِي زَوَائِجِهَا فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ -

(مفتی عظیم)

۱۸۶۱- وَكَفَىٰ سَهْلًا بَيْنَ سَهْلٍ قَالَا قَالَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ تَعْلِيْمُهُ الْبُرَاكِ
وَمِنْهَا نَابُ يُسَعَّى الذَّكَانَ لَا يَدُ سَهْلًا إِلَّا الْفَتَايَا مَوْتُونَ -

(مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ)

۱۸۶۲. وَعَنْ اَبِي كَثِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَامَهُ مَضَارِ اِيْمَانًا وَاَحْسَنَ اِيْمَانًا حُرِمَ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُنْيِهِ وَمِنْ قَامَرٍ وَمَضَارِ اِيْمَانًا وَاَحْسَنَ اِيْمَانًا حُرِمَ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُنْيِهِ وَمِنْ قَامَرٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاَحْسَنَ اِيْمَانًا حُرِمَ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُنْيِهِ.

(مفتی محمد شفیع)

[illegible]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو مسلمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رکت کے دروازے کھول دیئے جاتے

پروفیسر (متفق علیہ)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس میں ان میں سے ایک دروازہ کا نام تریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

ششقرص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوستانہ کے انداز سے ایمان کی تکمیل اور حصولِ جبر کے لیے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور شائبہ کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور صبح جو ایمان اور حصولِ جبر کے لیے بیعت القہر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اکرم کے ہر عمل کو دس گننے سے سات سو گننے تک بکر دیا جاتا ہے۔ مگر انہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں بھلائی کی جزا دوں گا کیونکہ عقدہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو ستر تہا ہیں ایک خوش اسکو افطار کے وقت چوتھی ہے اور دوسری اپنے صلب سے ملاقات کے وقت چوتھی ہے اور عقدہ دار

اصْبِرْ أَكْبَرَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَرْجِيحِ الْمُسْكِ وَالْقِيَامِ
جَنَّةٍ كَذَا كَانَ يَوْمَ مَوْتِهِ كَمَا فَلَا يَذْفُقُ وَلَا يَصْبِرُ
قَوْلُ سَأَلَهُ أَحَدُ أَقْبَاتِهِ فَلْيَقُلْ لِي أَمْرٌ صَائِمٌ
(مُسْتَعْنٍ عَلَيْهِ)

کے مزک بودا شد تعالیٰ کو شکر سے نیا واپس دے اور روزہ و حال ہے جب تم
میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ بخش بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو کمال
رہے تو اس کو چاہیے کہ کمال دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں
(مستحق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ آدَمُ نَبِيًّا مِنْ نَبِيِّنَا وَمَصَاتِ
صُلُوبَتِ الشَّيَاطِينِ وَمَرَدَّةِ الْحَيَاتِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ
النَّارِ فَلَمْ يُدْعَ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ
فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ فَمَنْ تَرَى مُنَادٍ يَنْادِي مَنْادِي الْحَيَاتِ
أَتَيْتُ وَتَرَى تَأْتِي الشُّبْرَاءُ أَعْمَرُ وَتُفَوِّضُ مَتَاعَ حَيَاتِ
النَّارِ وَتَذَاقُ كُلَّ نَبِيْلَةٍ - (دَوَاءُ التَّوْبَةِ) وَابْنُ
مَاجَةَ وَدَوَاءُ الْفَسَادِ مِنْ رَجُلٍ وَقَالَ التَّوْبَةُ مِنْ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ خَيْرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب آدم کی پہلی برات آتی ہے تو شیاطین مل کر سرخ شجرہ کو
قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی
دروازہ نہیں کھولا جاتا البتہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں
اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی ندا کرتا ہے بھائی
کو طلب کرنے والے آگے بڑھو اور رہی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا
اور ہر برات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ - احمد
نے کسی شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو
عریض کیا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ آدَمُ نَبِيًّا وَمَصَاتِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ آدَمُ نَبِيًّا وَمَصَاتِ
فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُفَتِّحُ فِيهِ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ
وَاللَّهُ فَيَسِّرُ لَيْسَ مِنْ حَيْثُ مِنَ الْبَابِ شَهْرٌ مِنْ شَهْرٍ عَمَرُهَا
فَعَنْ حُرَيْرَةَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آدم سے پہلے رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ تم پر اس مہینہ
کے روزے فرض فرمائے ماس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو
جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو
ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ
تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد نسائی)

(دَوَاءُ أَحْمَدُ وَالسَّائِقِ)

۱۸۶۶ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقِيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
يَقُولُ الْقِيَامُ أَمَّا رَبِّ إِنِّي مَتَعْتُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ
بِالْهَمَاءِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَتَعْتُ النَّوْمَ
بِالْكَسْبِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفِّعَانِ -

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ
اور قرآن کریم بندگی کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا خداوند میں نے
اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روک دیا کھا تھا خدا اس کے
حق میں میری شفاعت کو قبول فرما تو ان کریم کے گام میں نے اسکو رات میں
سوئے سے روک دیا اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اللہ ان کو روزہ کی

١٤٢٢ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً أُمِّيَّةً لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْتَسِبُ

(عُتْمَانُ عَدِيٍّ)

۱۸۷۵. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْرَءِثُ لَا يَفْعَلُونَ رَمَضَانَ وَ
 دَوَّالِحَ حَزْزٍ - (مُسْنَدُ عُمَرَ)

1864. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَغُوا مِنْ أَحَدٍ كَفْرًا بِمَا فِي يَدَيْهِ
 أَوْ بِمَنْ فِي يَدَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ رَمَضَانَ فَاذْكُرُوا
 فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(مستحق حاکم)

دوسری فصل

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نصف شباں پہنچے تو روندے سے کہو کہ (سلام)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا قصہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تار سیخ کا حساب شعبان سے کرو۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر
 عظیم ستم گوروں میں سے ایک ستم گور نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور صحابہ کے (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی،

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شکوہ الے اللہ
یعنی شعبان کی تیس تاریخ پہنچا دے اور کھائے اس پر اللہ تعالیٰ اللہ علیہ
وسلم کے احکام کی تائید فرمائی کہ (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دہلوی)

١٨٤٤
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ شَعْبًا فَلَا تَصْرُفْهُ
(بَعْدَ أَنْ يَرْفَعُوا دَعَائِرَ الْيَدِ وَيُحْمِلُوا مَسَامِيحَهُمُ) وَالْأَعْيُنُ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَكُّوا أَعْمَامَكُمْ إِنَّكُمْ إِذَا لَمْ تَكُنْ بِمَنْزِلٍ
(أَعْمَامُ الْبُرْجَانِي)

١٤٤٩. وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَهُ يَصُومُ مُتَتَابِعِينَ إِلَّا شَهْرَيْنِ
وَرَمَضَانَ.

(دَوَاءُ الْبُخَارِ وَالْتَّيْمُومِ وَالنَّسَائِ وَأَبْنُ مَسَاجَةَ)
 ١٨٨٠. وَعَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِيدٍ قَالَ مَن صَامَ الْيَوْمَ
 الْاِثْنَيْنِ يُشَلِّىَ فِيهِ فِقْعًا مَعْنَى آيَةِ الْغَايِمِ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ. (دَوَاءُ الْبُخَارِ وَالْتَّيْمُومِ وَالنَّسَائِ وَأَبْنُ مَسَاجَةَ)
 مَسَاجَةَ وَالذَّاهِرِيُّ

۱۸۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الْقُرَيْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَأْسَ الْيَوْمِ لَا يَغْنَى هَذَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ آذِنِ فِي النَّاسِ أَنْ يَمْسُكُوا عَنَّا دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ وَالْعَرُوصِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ.

۱۸۸۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَأْسَ الْيَوْمِ لَا يَغْنَى هَذَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ آذِنِ فِي النَّاسِ أَنْ يَمْسُكُوا عَنَّا دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ وَالْعَرُوصِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ.

(دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ وَالْعَرُوصِيُّ)

تیسری فصل

۱۸۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ مِنْ شَعْبَانِ مَا لَا يَمْلِكُ مِنْ غَيْرِهِ لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ مِنْ شَعْبَانِ قَدَ وَالْعَرُوصِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ.

(دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ)

۱۸۸۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَأْسَ الْيَوْمِ لَا يَغْنَى هَذَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ آذِنِ فِي النَّاسِ أَنْ يَمْسُكُوا عَنَّا دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ وَالْعَرُوصِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ.

(دُرُوءًا أَبْرَدًا قَدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ببال سے فرمایا کہ اس روزہ کا اعلان کرو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ببال سے فرمایا کہ اس روزہ کا اعلان کرو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)۔

(ابوداؤد، دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے تھے اس کی شہادت دیتے ہیں کہ شعبان کا پہلا روزہ ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)۔

حضرت ابوالخضر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے جب ہم بطن نجر میں تھے تو ہم نے چاند دیکھا اس وقت بعض آدمی کہنے لگے کہ یہ تمہاری بات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ دروات کا ہے۔ لہذا ہم نے بتایا کہ اس بات سے شکات کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمہاری بات کا چاند ہے۔

بعض کہتے ہیں دروات کا۔ جناب ابن عباس نے دریافت کیا تم نے چاند کب دیکھا۔ ہم نے بتایا تھا کہ دروات کو دیکھا تھا اس وقت جناب ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مقرر فرمائی ہے اور وہی بات کا ہے جب ہم نے دیکھا ایک اور روایت میں جناب ابوالخضر نے اس طرح نقل کیا ہے کہ ہم نے ذات عرب میں دیکھا تو ہم نے معلومات کیلئے جناب ابن عباس کے پاس ایک شخص کو بھیجا اس شخص

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

۱۸۸۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرُّوا قَوَائِمَ فِي الشَّعْرِ بِرُكَّةٍ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۶۔ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْمَاجِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَّتَ مَسِيرَتَنَا وَوَسَّيْنَا أَهْلَ الْكَلْبِ أَكَلَةُ الشَّعْرِ.

(رواہ مشکوٰۃ)

۱۸۸۷۔ وَعَنْ سَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْكُفَّاءُ بِكُمَا مَعَكُمْ أَوْ يَنْظُرُ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۸۔ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآذَى الْهَمَاءُ مِنْ هَهُنَا وَهَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْنَا الشَّيْءَ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِ الْوَسَالِي فِي الْمَكْرُوهِ فَقَالَ لَكَ رَجُلٌ إِنَّكَ تَعَاوَسَ مَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَأَيْكُمْ تَعْنِي رَأَى آيَاتُ يُطْعِمُنِي رِيْقٌ وَتُسَوِّيَنِي.

(متفق علیہ)

۱۸۹۰۔ عَنْ حَفْصَةَ خَالَتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَلْمَسَ بِجَمِيعِ الْوَسَائِمِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا حِسَابَ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَفْصَةُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمُورٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے بارے میں رکت سے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کے بارے میں کتاب کے مذہب میں سحری کھانے کا (نہ)

(مسلم)

حضرت ہشام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھٹائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ انظار میں جلتی کرتے رہیں گے (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات بھر سے آئے اندھان ادھر کو جائے اور کورنگ غروب ہو جائے تو روزه دار افطار کر لے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وال رنگہ (مذہبوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصل کا روزه رکھتے ہیں تب سرکار دو عالم نے فرمایا تم میں کچھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھانا بھیجے اے اہل بیت (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزه کی نیت نہیں کرتا اس کا روزه نہیں (ترمذی، نسائی، دارمی، لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر، زبیر، ابن عباس، یونس اہل سب نے اس حدیث کو

۴۱) انہوں نے حضرت عقیقہ تک پہنچا دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سے اور اس کے ہاتھ میں کھانے یا پینے کا برتن جو قراں کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اپنی غصوت چمکا نہ کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندہ میں سے ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے لہذا اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد ابوداؤد ابن ماجہ دارمی۔ لیکن برکت کا مسئلہ صرف صاحب ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ کھجور نہ ملے تو خشک کھجور (چھوڑا) کھاتے اور اگر خشک کھجور بھی موجود نہ ہوتی تو چھ کھجور پانی سے افطار کرتے (ابوداؤد صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کر دیا یا مجاہد کو مسلمان جنگ دیا تو اس کو آٹھ ماہ اجر ملے گا (جس کا ان دونوں کو بہت ہی شعب الایمان اور محی السنۃ نے ترجمہ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح روزہ رکھتے تھے میراں جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور انہوں نے چاہا تو ابو جبر بھی ثابت ہو گیا۔ (ابوداؤد)

الرَّسُولُ فِي دَابْنٍ مَعِيَّةَ وَيُؤْتِي الْبَنِي كُلَّهُمْ مَخِيبَ السَّخِرِيَّ -

۱۸۹۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْبَنِي أَحَدُكُمْ وَالْإِذَا كَانَ فِيهِ يَكْرَاهُ فَلَا يَصْطَحُ حَتَّى يَقْعِي حَاجَتَهُ مِنْهُ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۸۹۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ مِنَّا وَنَاوَعِدَ إِلَى أَحَبِّهِمْ نَحْنُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۹۲. وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى ثَمَرٍ فَإِنَّهُ يَكُونُ كَمَنْ يَجِدُ ثَلَاثَةَ طُرُقٍ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ يَكُونُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَكَوْنُ يَكُونُ فَإِنَّهُ يَكُونُ كَمَنْ يَجِدُ الثَّلَاثَةَ فِي يَدَيْهِ أَخْرَجَ)

۱۸۹۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِمَّنْ أَنْ يُصْطِي عَلَى رُكْبَاتٍ فَإِنَّهُ يَكُونُ كَمَنْ يَكُونُ فَإِنَّهُ يَكُونُ كَمَنْ يَكُونُ حَسْبَ حَسْبَاتٍ ثَمَرٍ مِمَّا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَبُّ بَنِي حَسْبَ غَرِيبٍ)

۱۸۹۴. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ صَائِمًا أَوْ جَاهِلًا فَارْتَابَ فَسَكَا وَمِثْلُ آخِيَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمِثْلُ الشُّعْبِ فِي مَكْرُجِ الشُّعْبِ وَقَالَ صَحِيحٌ)

۱۸۹۵. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ قَعْبَ الْعَطَا وَأَجْتَلَبَ الْعُرُوشَ وَكَبَّتِ الْأَجْلَانُ شَاوَا اللَّهُ تَعَالَى - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۸۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رَمَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ مِمَّنْ وَعَلَى
بِرِّكَ قَدْ أَفْطَرْتُ (دَوَاءُ أَبْرَدَا وَدُمْرَسَلَا)

حضرت سجادینؑ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ
نہا کرتے تو کہتے رہا ہے اشراف میں سے میرے لیے روزہ رکھا، اذیت
نہی ہے اظہار رکھ، اس سے ابرو اٹھنے سے مستحکم رہا ہے۔

تیسری فصل

۱۸۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِّهِ الْيَتِيمَ طَاهِرًا تَحْتَجِبُ الْكَافِرَةُ
لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤْمِرُونَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جملی نہ کھاتے ہیں گے دین غالب ہے گا کیونکہ یہودیوں نے اپنی افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔
(ابوداؤد، برائے ماجہ)

١٨٩٨. وَعَنْ أَبِي عَظِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَمُسْرُوقٌ
عَنِ عَائِشَةَ قَالَتَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبُ بِنْتُ
أَسْبَابٍ مُعْتَمِدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهَا يُعْتَمِدُ
الْإِسْطَارَ وَيُحْتَمِلُ الْقِتْلَةَ وَالْأُخْرَى تُجِدُ الْإِسْطَارَ
وَيُجِدُ الْقِتْلَةَ قَالَتْ أَيْ هُمَا يُعْتَمِدُ الْإِسْطَارَ
يُعْتَمِدُ الْقِتْلَةَ قَالَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ بَأْتِ
هَكَذَا أَصْلَهُ رَوَى ابْنُ أَبِي عَظِيمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأُخْرَى
أَبُو مُوسَى -

(انجوداؤد باریک ماجر)

حضرت ابو حنیفہؒ فرمایا ہے کہ تم میں کہ میں اور جناب مسروقؒ نے اپنا مکتبہ حبیب مشترک کرتے ہیں حاضر ہرگز عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے جو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلا افطار کر کے جلوی نماز (مغرب) ہادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے؟ اہم المومنین نے حدیث یافت کیا کہ افطار و نماز میں جملت کو ن کرتا ہے اور تاخیر کو ن کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبد اللہ بن مسعودؓ جلیدی کو نے بھی تو اپنے فرمایا رسول خدا ﷺ کا عمل بھی سہی تھا۔

(روا: حسیلی)

۱۸۹۹ وَعَنِ الْيَرِيصِ بْنِ سَلَوَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ اللَّهُمَّ
وَمَنْ قَالَ هَكَذَا فِي الْعَدَاءِ الْمُبَارَكِ -
(رَدِّهِ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

حضرت خواجہ بن سائید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان
سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے
فرمایا کہ تم کو کھانے کے لیے آؤ۔

والہو واللہ ربنا

۱۹۰۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَعْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ
(نَعَاءُ الْبُؤْدَاءِ)

(الہوداؤد رسالتی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کی بہترین بھری کھجور ہیں۔
(الہوداؤد)

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَثُرَ قَوْلُ الذُّوْرِ وَالْعَمَلُ بِالْفُلَاسِ يَلُوحُ حَاجَهُ فِي أَنْ يَدَعَ مَعَامَهُ وَشَرَابَهُ -
(رَدَّاءُ الْبُخَارِيِّ)

۱۹۰۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُ وَيُصَائِمُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَتْ أَمْسُكُهُ لِرَمِيمٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۰۳۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْعَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ غَيْرِهِ عَلَيْهِ فَخَسِلٌ وَيَصُومُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۰۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ دُخَانُ عَمُورٍ وَأَحْبَبْتُ دُخَانُ عَمُورٍ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۰۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِىَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ قَرَأْنَا كَمَا أَلْفَعْنَا اللَّهُ وَسَلَّمَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۰۶۔ وَعَنْهُ قَالَ يَقْتَضِي عَنْ جُلُوسٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَمَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ لِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَجُلًا لَعْنِيهَا قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ رَجُلًا أَنْ تَصُومَ لَهْرَيْنِ مُتَطَهِّرِينَ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ رَجُلًا لَعْنَاهُ مِثْلَيْنِ وَتَكُنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑی بولتا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانسنے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تعقل بھی فرماتے اور حکمت بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ ضرورت رکھتے تھے۔ (مسند علیہ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں بچہ کے وقت احرام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تھا پہ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (مسند علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگ لٹوائی اور روزہ کی حالت میں پیچھے گھولنے۔ (مسند علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کس نے بھول کر کچھ کھلایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (مسند علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ کئے لگوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں پانی پیا ہے کہ ساتھ ہی کہنے لگا کہ میں نے فرمایا کیا تم نے اسے عذر دیا کہ میں نے فرمایا کیا وہ مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہوں کہنے لگا نہیں اپنے بھڑکیاں نہ فرما کیا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

نہی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بیٹھے رہے، ہم بھی یہیں حاضر ہوئے۔ اسی دوران میں علیہ السلام کی خدمت میں ایک تھیلہ لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا یہ کھجوریں تو ان کو مدد کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم ہرینہ کے ان پھاڑوں کے درمیان کوئی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسولی خدا اس طرح مسکرائے کہ آپ کے (عداں مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ان کو اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپہ کی حالت میں دُش کے ساتھ تعقیب فرماتے اس کی زبان بھی چر رہی ہوتی تھی۔ (المجاؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ طہست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی لیکن بعد میں جب ایک لود صاحب نے عیادت کیا تو آپ نے منع فرمایا کیونکہ جس شخص کو اجازت دی وہ منیعہ العسر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطرابی ہو رہے ہو تو اس پر قضا لازم ہے۔ تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص بخود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ابوداؤد) ابن ماجہ بخاری لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریبہ ہے کیونکہ یہ حدیث سنان بن حنیئ بن یونس کے اور کسی سے مروی نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں ٹرواؤں۔

حضرت سعد بن ابی واہد روایت کرتے ہیں تحقیق میں جناب بولند خاں سنا ہے کہ
کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں قے ہوئی تو کپڑے وغیرہ انظار کر کے لہری گئے
اور میری تعلقات جناب ثرواٹ سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی تو بیشک ان سے

کہا کہ جناب ابوالفضل! اس نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے تھے کہ وہ روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں سے دست فرما لیجئے علیہ السلام کو ورنہ کوہر با تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرور کاؤں تو اپنے فرمایا: (ابوداؤد، ترمذی) نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوالفضل کا وہی ضعیف ہے۔

صحابہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عراج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یارمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت شعب بن داؤد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سے یہ واقعہ میں تشریف لائے تو ایک شخص سیٹھی لگا کر اہل تقاریر و معائنہ کا مشاغل تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سیٹھی لگا کر اہل تقاریر و معائنہ کے بعد ٹوٹ گئے، ابونود بن ماجہ، ترمذی، شیخ الاسلام کی اسناد نے فرمایا کہ جو لوگ سیٹھی کے معاملہ میں شہادت کے قائل ہیں وہ اس کی تائید اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں انظار کے درپے جوتے ہیں سیٹھی لگوانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے، دیکھنے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیش میں چلا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجہ کہ بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر صومہ کے لئے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابوداؤد، بخاری) نے اس حدیث کو مقدمہ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے براہِ اعلیٰ

رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتِلْ صَدَقَ وَأَنَا صَبَّيْتُ لَكَ وَصُوتَهُ - (رواه أبو داود والترمذي والنسائي)

۱۹۱۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْيَوِي يَسْئُلُكَ وَهُوَ صَائِعًا - (رواه الترمذي وأبو داود)

۱۹۱۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَشْكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِيلُ وَأَنَا صَائِعًا قَالَ: نَعَمْ - (رواه الترمذي وقال ليس بأسنا في ما يروي أبو داود في نسخة)

۱۹۱۳۔ وَعَنْ يَحْيَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَبِ يَحُثُّ عَلَى تَلْبِيسِ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِعٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْعَمَلِ - (رواه مالك وأبو داود)

۱۹۱۴۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَبِ يَحُثُّ عَلَى تَلْبِيسِ الْمَاءِ وَهُوَ صَائِعٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْعَمَلِ - (رواه مالك وأبو داود)

(رواه أبو داود وابن ماجه والدارقطني قال للشمس الأيمام مني الشكر ربيته الله وقالوا: بعض مني من في الجاهلية أتى نعتنا بالوفاة المتعجب من لا يفتن في الحاحل ولا في ما من من أن يعمل شيء إلى جوده يفتن الملازم)

۱۹۱۵۔ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ عَدُوٍّ رُفِصَةٍ وَلَا مَرِيٍّ تَمِيقُ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَلَهُ قَرْنٌ صَامَةٍ -

(رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجه والدارقطني قال ترمذی في ترجمته نأی وقال الترمذي

روزہ کو پاک کرنے کی بات

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں ملتی ہے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دہا ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ہے (اور اس حدیث لفظ قیام میں مبروک حدیث و سنن کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تَبِعْتُ مُحَمَّدًا يَتْلُو الْبُحَارِيُّ يَقُولُ ابْنُ الْمُنْكَدَرِ
الْبُحَارِيُّ لَا أَقْرَبُ لَهُ عَيْدَ هَذَا الْحَدِيثِ
۱۹۱۶ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ مَنَاقِبٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ حَيْثُ إِلَّا الْعَمَلُ
كَمْ مِنْ مَنَاقِبٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ حَيْثُ إِلَّا الشَّهْرُ
(رواه البخاري و ذكره حديث لفظ قیام میں مبروک
فی کتاب سنن المؤمنین)

تیسری فصل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں چیزیں سے روزہ نہیں کوٹنا بچنا گوانے تھے
آنے اور اقسام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے
کیونکہ عبدالرحمن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَكُونَنَّ الصَّائِمُ الْمُجْتَاعَ
وَالْفَقْرَ وَالْوَحْلَامَ (رواه الترمذي و قال هذا
حديث غير محفوظ و عبد الرحمن بن زید راوی
ضعیف فی الحدیث)

حضرت ثابت بن ثنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیاتِ ظاہری میں مسکائی گونے کو راگتے تھے تو انہوں نے کہا میں صرف
کر رہی کہ وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۸ وَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَنِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
(رواه البخاري)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حالت میں مسکائی گوانے تھے لیکن بعد میں چھڑ دیا
تھا اور رات کو مسکائی گوانے تھے

۱۹۱۹ وَ عَنْ الْبُحَارِيِّ تَبِعْتُ قَالَ كَانَ ابْنُ
يَعْقُوبَ وَ هُوَ سَلَّمَ مَعَهُ نَزَلَتْ كُنْتُ يَحْتَجُّ
بِالْكَلْبِ -

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کل سے بچے
منہ میں پانی لیکر پیچک جسے توڑ دے اس کے لیے نعمان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس بقیہ
پانی کو شکل بدلے اس طرح روزہ کی حالت میں مصکائی نہ چاہئے اور اگر اس کا
تخلی نہ ہو تو اس میں نہیں کہوں گا کہ وہ افطار کرے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا
ہے۔ (امام بخاری نے ترمذی الباب میں نقل کیا ہے)

۱۹۲۰ وَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَى نَزَلَتْ
مَنَاقِبُ مِنَ الْمَاءِ لَا يَبِيدُ أَنْ يَبْدُوَ وَ يَبْقَى
مَا بَقِيَ فِي فَيْدٍ وَلَا يَسْتَحْتَمُ الْعِلَاقُ قَرِينَ أَنْ يَدْرِي
الْعِلَاقُ لَا أَكُونَ لَنْ يَبْقَى وَ تَكُونُ يَتْلُو حَسَنُ
(رواه البخاري في ترجمه باب)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 الْأَسَدِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُؤِي
 السَّخَرُ وَكَانَ كَثِيرًا الصَّيَارِفَ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصَلِّ
 وَإِنْ شِئْتَ فَامْطِرْ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)
 ۱۹۲۲ وَ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَرَفْتُ أُمَّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثَ عَشْرَةٍ مَضَتْ
 مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ قَدِمْنَا مِنْ صَامَةِ وَصَفَا حَقَّتْ
 أَظْفَارُهَا بِغَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْمَطَرُ عَلَى
 النَّبِيِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٩٢٣. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَكَمٍ قَدَرَى وَخَامًا وَرَجُلًا قَدْ خَلَّكَ عَلَيْهِ
 فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَيْدِي الْقَوْمِ
 فِي الشَّكْمِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)
 ١٩٢٤. وَعَنْ أَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي الشَّكْمِ فَمِنَّا الْقَائِمُ وَمِنَّا الْمُعِطُ فَتَزَلْنَا
 مَنَازِلًا فِي يَوْمٍ حَتَّى نَسْقَطَ الْقَتَامُونَ وَقَامَ الْمُعِطُونَ
 فَصَرَبَ الْأَيْبِيُّ وَسَقَمُوا الذُّبَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُعِطُونَ السَّيْرَةَ
 بِالْأَجْدِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٩٢٥ وعين ابن عباس قال خرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم من المدينة إلى مكة فصار على
بكرة عسكان ثم دعا يماؤ فرفعوا إلى بيته يبرأ الكلب
فانظر حتى كبر مكة وذاك في رمضان فكان
ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانظر فمن شاء صام ومن شاء انظر.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ عمر بن عبدالمطلب جو کثرت سے
مذہب رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں
مدائن سفر کرنے رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو رکھو اور چاہو نہ رکھو۔
(مشفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جس میں بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور جس نے نہ رکھا وہ کھانے پینے کے لئے کھڑے ہوئے اور پھر ان کا انتہائی مذاکرہ ہوا کہ ہم نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی احترام کیا کیا (مسلم)

حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جوان کو پایا جو کھانا ایک شخص پر سایا کر گیا ہے تو آپ نے دینت فرمایا ایک دیات ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا مکمل نہیں (استفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے دھڑے تھے بعض کے نہیں ایک گوی کے وہ جب چلتے پڑاؤ کیا تو غزوہ بدر پر پہنچے اور نہ رکھے جانے کھڑے رہے اور انہوں نے ہی نیچے لگے سارے لوگ کوٹا فانی پڑا اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا ارجع سارا تو اس دن وہ درمکھنے والے سے گئے۔

(متفق علیہا)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ عسکان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ انظار کر لیں پھر آپ مکہ آ گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور انظار بھی کیا ہے لہذا جو چاہے روزہ

رکھنا اور جو چاہے اظہار کرے مستحق عیسا لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے صبر کے بعد اظہار کیا

مَنْ تَعَبَ فِي رِوَايَةِ لَيْسَ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَرَّبَ
بَعْدَ الْعَصْرِ -

دوسری فصل

حضرت انس بن مالک بھی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مسافر کے لیے نصف نماز مسکن فرما دی مسافر حاضر محض اور تپتے کو دروہہ پلانے والی کے لیے روزہ کو رکھا کر دیا۔

۱۹۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمَسَافِرِ
شَطْرُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْمَسَافِرِ وَعَنِ الْمُسْتَضَرِّ
الْعُسْلِيِّ -

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت سلم بن محرز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جس کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہے کتنا روزہ رکھے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْأَشْعَثُ وَابْنُ مَسْلُومٍ)
۱۹۲۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْزَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حِمْلٌ يَكُونُ
لَهُ شِبَعٌ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اس دن آپ دن سے تھے جب قافلہ کراخ النہیم تک پہنچا تو صحابہ نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیار سکرایا اور اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ کر یہ اس وقت نبی علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ گنہگار ہیں۔ (مسلم)

۱۹۲۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ الْقَوْمُ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَصَّارَةً
بَلَّغَهُ كَرَامَةُ الْقَوْمِ قَصَّارَةً مَا لَكُمْ أَنْ تَصُومُوا بِمَا جَاءَ قَوْمَ
مَكَّةَ كَرَفَعَهُ حَتَّى تَطْلُعَ النُّجُومُ الْكَرْمَةُ ثَوْبٌ قَوِيْلٌ
لَهُ يَهْدِي قَالَ لَيْسَ بِهَذَا النَّاسِ قَدْ صَامَ كَمَا كَانَ
أَوْ لَيْسَ لَكَ الْعَصَاةُ أَوْ لَيْسَ لَكَ الْعَصَاةُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عقیقہ کے لیے روزہ رکھنا۔

۱۹۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ رَمَضَانَ فِي
الشَّكْرِ كَالْمُعْتَمِرِ فِي الْعَقْرِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں کیا مجھے گناہ ہوگا تو نبی علیہ السلام نے

۱۹۳۰ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي قُرْبَةٍ عَلَى الْوَسْطِيِّ فِي الشَّكْرِ
فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وصیت کی جاتی ہے جو اس نادمہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو نہ کرے کو مجبور کہنا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

كَمْ أَخَذَ بِهَا لَعْنَةً وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

روزہ کی قضاء کا بیان

بَابُ الْقَضَاءِ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میرے شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاح رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَلُودُنَّ عَنِ الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ كَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَكُونِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَوْبٍ تَعْنِي الشُّعْبَةَ مِنَ الْيَمِينِ أَوْ يَمِينِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے لیے رمضان میں کچھ اپنے شوہر کا بار کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی شوہر کی مرضی کے بغیر ان کے بار سے۔ (مسلم)

۱۹۳۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْلُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَتَزُجُّهَا شَاوِلًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْخُذَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ عائشہ عورت روزہ کی قضا کرتی ہے لیکن نازکی نہیں۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہیں میں یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں یا روزہ کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

۱۹۳۳۔ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَعْنَتُ مَا تَأْتِي الْخَالِئِينَ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الْعَدَوِيَّةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَتْ يُسَبِّحُهَا ذَلِكَ كَسَوْسَرٍ يَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا يُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الْعَدَوِيَّةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کو روزہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اس کا دل روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَوْمُهُ مَسْكُورَةً عَنْهُ تَرَدُّتٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

ابن عباس سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر سال اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف ہجرون کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھوایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)

۱۹۳۵۔ عَنْ ثَابِتٍ مَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ يَصُومُ كَيْفَ يَكُونُ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ قِسْمَتَيْنِ - (رَوَاهُ التَّوَمِينِيُّ وَفَقَالَ وَالصَّوْمُ مِنْهُ أَنَّهُ مَوْجُودٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

تیسری فصل

۱۹۳۷ عَنْ مَالِكٍ بِكَفَّةِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ
يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ
لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ
(رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسری طرف سے روزہ رکھ سکتا اور غلط فہم ہو سکتا ہے! تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے روزہ رکھ کر نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نقل روزوں کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مَعَهُ نَفَرٌ لَا يُعْلَمُ وَبِهِمْ نَفَرٌ لَا يُعْلَمُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ مَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي مَهْرٍ إِلَّا تَوَصَّاهُ وَبِأَمْرِ فِي شَعْبَانَ وَفِي رَجَبٍ قَالَتْ كَانَتْ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ سمجھتے کہ آپ انفرادی روزہ رکھتے اور اگر انفرادی رکھتے تو ہم روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ آپ روزہ رکھیں گے اور میں نے آپ کو سنا ہے رمضان کے کسی ہر روزے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا اس طرح شعبان کے مہینہ میں بھی روزہ رکھتے نہیں دیکھا دیکھا کہ روزہ رکھنے کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے روزے میں روزے رکھتے دیکھتے ہیں دیکھا کہ روزہ رکھتے دیکھتے ہیں کہ کبھی روزے میں نہیں رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ اپنے رمضان کے روزے میں روزے رکھتے روزے رکھتے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے روزے میں روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل تھے جو روزے رکھتے۔ (مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ کیا آپ روزے میں رہتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ آپ روزے میں رہتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں رہتے تھے اور روزے میں رہتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۳۹ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صُومْتُ مِنْ سَرِيرِ شَعْبَانَ قَالَتْ لَا قَالَ كَرَاهَا أَطْلَعَتْ فَصُرْتُ مَبْنِيَّ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۴۰ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الرِّقَابِ يَوْمَ رَمَضَانَ سَمِعْتُ

۱۹۴۱ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الرِّقَابِ يَوْمَ رَمَضَانَ سَمِعْتُ

انہوں کو بلائیے تھے یہ قریباً اگر اسے روزہ بھی نہیں سکھا اور اطفال بھی نہیں کیے یہ بڑی

كَالِإِلَاقِ أَحَدًا قَالَتْ كَيْفَ مَنَ يَعْمُرُ يَوْمًا قَالَتْ
يُعْمُرُ يَوْمًا قَالَتْ ذَاكَ صَوْمٌ دَاوُدَ قَالَتْ
كَيْفَ مَنَ يَعْمُرُ يَوْمًا قَالَتْ يُعْمُرُ يَوْمًا قَالَتْ دَوَّحَتْ
أَقْبَى عَمْرٍو قَالَتْ ذَاكَ لَكَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَّمَ قَوْمًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ
فَلَمَّا دَاوَسِيَامَ الدَّاهِرِ كَلَّمَ وَسِيَامَ يَوْمَ عَسْرَةِ
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ
السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَوَسِيَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

(رواه مسند)

۱۹۴۶. وَعَنْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ مَوْلَى الْأَشْجِيِّ قَالَتْ يَوْمَ دَلِدَتْ وَبَدَتْ
أَمْرًا عَلَى.

(رواه مسند)

۱۹۴۷. وَعَنْ ثَعْلَبَةَ الْعَدَنِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
أُمَّ الْكَوْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرِئٍ عَلَى
كَيْفَ قُلْتُ أَنْ يَرَى قَالَتْ لَعَنَ قُلْتُ كَيْفَ مِنْ أَمْتِ
أَيُّهَا الشَّهِيدُ قَالَتْ يَوْمَ قَالَتْ لَعَنَ قُلْتُ يَوْمَ يَوْمَ
أَيُّهَا الشَّهِيدُ يَوْمَ.

(رواه مسند)

۱۹۴۸. وَعَنْ أَبِي الْوَلَدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ حَدَّثَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَ شَهْرًا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَوَسِيَامِ الدَّاهِرِ.

(رواه مسند)

۱۹۴۹. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْغَيْثِ وَالْمَخِيرِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۰. وَعَنْ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا مَوْمِئِي يَوْمِي الْغَيْثِ وَالْمَخِيرِ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے ایک دو سو اکیس کے ہائے میں کیا حکم ہے جو روزوں کا بیان کرتا
ہے اور ایک دن افطار کرنا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اتنی وقت کس میں حضرت
عمرؓ نے پھر معلوم کیا کہ اس کے ہائے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھنا ہے اور ایک
دن افطار کرنا ہے رسول ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد کا روزہ ہے نبی ﷺ
سے پھر رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کے ہائے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھنا ہے اور
دن افطار کرنا ہے کہنے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اس کا وقت مل جائے اس کے
بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے
(پورے مہینے کے) یہ سال کے سال کے روزوں کے برابر ہیں اور یوم عرفہ کے روزہ کے
ہائے میں مجھانہ کے کرم سے ایسا ہے کہ اس کے برابر ایک سال پہلے اور آٹھ سال
کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں ایسا ہے کہ
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے
دسم سے دس مہینے کے روزہ کے ہائے میں سو اکیس تو اپنے فرمایا اسی دن میری
وفاوت ہوئی تھا میں نے پھر رسول ﷺ کی روایت (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول ﷺ نے صوم میں تین روزے
رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دو بار سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے
تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپ پر ایسا تمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن
کون سے ہوں (مسلم)

حضرت ابو الوهب الصمدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد
شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی کے دنوں کے روزوں کی
ممانعت فرمائی (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحی دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔
(متفق علیہ)

۱۹۵۱ وَعَنْ أَبِيهِ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الشُّعْرَبِيُّ أَيُّ مَا ظَلَمَ
عُتُوبٌ ذُو نَكَرٍ أَلْوَنُ - (رواه مسلم)

۹۵۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا

(مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

۱۹۵۲. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوا نِسَاءَ الْجُمُعَةِ يُقْبَلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِنَّ الْمَلَأُ فِي وَلَا تَقْتُلُوا أَيْدِي الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْأَكْبَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ فِي سَرْمٍ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ

(تقریباً ۱۰۰۰)

۱۹۵۴ وَعَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْهَمْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۱۸
اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اَللّٰهِ بَعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

رَحْمَتُكَ عَلَيْنَا

١٩٥٥ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْقَامِي قَالَ
كَانَ يَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لَهُ
الْعَرَبُ عَبْدًا لَكَ لَعُورًا لَهَارًا دَقُورًا لَكِيلًا فَقُلْتُ بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَقْعَلْ مَعَهُ وَأَطِيعْهُ وَنَسِ
مَرَاتٍ لِيَحْبِبَكَ عَلَيْكَ حَقًّا قُلْتُ لَعَبَاكَ عَلَيْكَ حَقًّا
قُلْتُ يَذُوقُكَ عَلَيْكَ حَقًّا قُلْتُ لِيُذَوِّدَكَ عَلَيْكَ
حَقًّا لَا مَسَامَةَ مِمَّا رَدَّ مَعَهُ مَعَهُ ثَلَاثَةَ أَتْيَامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْمٍ مَعَهُ الدَّهْرُ كُلُّهُ مِنْهُ كُلِّ شَهْمٍ ثَلَاثَةَ أَتْيَامٍ وَ
أَكَلُوا الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْمٍ فَقُلْتُ إِنِّي أُلَيْسُ أَكْثَرُ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ مَعَهُ أَتَصِلُ الْعُصُورَ مَعَهُ دَارَ مَسَامَةٍ
يُذَوِّدُكَ فَطَارَ يُذَوِّدُكَ فَاحْذَرِي فِي كُلِّ سَبْعِينَ لَيْلًا مَرَّةً
وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ.

(مستحق علیہ)

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے اشرقیو! کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے وہی ہیں۔

14

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا ہی روزہ رکھے یا آٹھویں سے سوا اسے دن کا ہی ۔

(مستثنیٰ قیصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔ روزہ فوری روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر ہر کسی کے معصومات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کرتا ہے۔

و ششتر علی

حالتِ جہنم میں مرو بہن اہل حق نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو کھانا کھاتے ہو اور رات کو تیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ کھانا کھاؤ اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور سوئیں کیونکہ تمہارے معبود کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارا کھانا کھانا کا بھی حق ہے اور تمہاری میری کا حق ہے اور تمہارے صہبان کا بھی تم پر حق ہے۔ جس نے مسلسل کھانا کھا کر اس کا روزہ نہیں چھوڑا اور ہر مہینہ کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح نہیں کھانا ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا اور ایک دن آج نہ ختم کر دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو صومِ باکرہ ہے یعنی ایک دن کھانا نہ کھاؤ اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔

(مستشرقین علیہ)

دوسری فصل

۱۹۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثِينَ وَالْعِمْيَاسَ -

(رِجَالُ التَّيْمِيِّ وَالنَّسَائِي)

۱۹۵۷ وَ عَنْ أَبِي مُسْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصُومُ ثَلَاثِينَ الْأَشْهُارَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثَلَاثِينَ لَيْلَةً -

(رِجَالُ التَّيْمِيِّ)

۱۹۵۸ وَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا ذِي الْحِجَّةِ إِذَا حُمِلَتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَكْبَامٍ فَتَصُومُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ -

(رِجَالُ التَّيْمِيِّ وَالنَّسَائِي)

۱۹۵۹ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عَمَرٍ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَكْبَامٍ وَقَدْ كَانَ يُقِيلُ ثَمَرًا الْجُمُعَةِ رِجَالُ التَّيْمِيِّ وَالنَّسَائِي وَرِجَالُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ -

۱۹۶۰ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ الثَّلاثِ وَالْأَرْبَعَةِ وَالْخَمْسِينَ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَالْخَمْسِينَ -

(رِجَالُ التَّيْمِيِّ)

۱۹۶۱ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا أَنْ تَصُومَ ثَلَاثَةَ أَكْبَامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْخَمْسِي وَالْعِمْيَاسُ -

(رِجَالُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِي)

۱۹۶۲ وَ عَنْ هَمْدَانَ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَدِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّاهِيَةِ قَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَوْمَ رَمَضَانَ وَالْعِمْيَاسَ كُلَّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْخَمْسِي فَذَا أَنْتَ قَدْ حُمِلْتَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیراہ جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال میں کٹھنہ جاتے ہیں لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب اعمال میں کٹھنہ جاتیں تو میں روزہ سے ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ہریرہ جب تم روزہ رکھو تو تیرا ہمداد اور ہمدرد تیرا ہمدرد کو روزہ رکھو۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیوم صیوم کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی انتظار کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی) لیکن صاحب ابواب نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صیوم میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے صیوم میں جمعہ، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں صیوم میں تین روزے رکھوں اور ان کے ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابو داؤد، نسائی)

حضرت سلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی حدیث نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کیا تو آپ نے فرمایا ہمارا ابو ہریرہ کا ترجمہ حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد چوبیس سے متصل میں (سوال کے چھ روزے یا اس کے علاوہ پیر، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

اگر ان دنوں میں تم نے وعدہ رکھ لیا تو تم نے ہمیشہ وعدہ رکھے (ابو داؤد، ترمذی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن انور کی آجڑا رکھنے سے منع فرمایا
ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو داؤد بسراہنی، حسن جناب ہمارے روایت کرتے ہیں
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے روز ہفتہ
کے دن روزہ رکھو اگر تمہیں آجڑا کی چال یا کسی دھت کی لکڑی پی
مل جائے تو اس کو چالو۔ (احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی مٹائی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے
اور روزہ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین
کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)
حضرت حاکم بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سروروں میں روزہ رکھنا ایسا ایسا ہے جیسا کہ تعمیرِ مکتبہ
کے مالِ مکتبہ حاصل کرنا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، ترمذی، ابوداؤد، ترمذی)
رسول ہے اللہ جناب ابو ہریرہ کی حدیث ماسن ایام، حدیثی، شدہ الیٰ قرآنی
کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشقوں کے دن روزہ رکھتے
ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے
کہا کہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور
ان کی قوم کو فرعون کے ظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر
کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام سکوالی کے طور پر روزہ رکھا
تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ مقدر ہیں اللہ آپ سے

اللہ عزوجل۔ (رواہ ابو داؤد، قال الترمذی)
۱۹۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

(رواہ ابو داؤد)

۱۹۴۳ وَعَنْ هَبِيبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أُخْتِهِ النَّسَاءِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا
يَوْمَ النَّبِيتِ الْأَوْفَى فَإِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمَ كَانَتْ تَحْتِ
أَعْيُنِ النَّبِيِّينَ عَذَابٌ وَأَمْرٌ شَدِيدٌ فَلَيْسَ بِصَوْمٍ۔
(رواہ احمد، ابو داؤد، الترمذی، دارقطنی)

مَنْعَةٌ وَالنَّبِيُّ

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ نَبِيِّ سَبَّحَ اللَّهُ وَجَعَلَ
اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ حَسْبًا فَاصْبِرْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
الْأَرْضِ۔ (رواہ الترمذی)

۱۹۴۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْبَارِدَةُ الْقَوْمُ يَوْمَ نَبَا
(رواہ احمد، الترمذی، دارقطنی، وقال هذا حديث
مُسْنَدٌ وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَكْبَرٍ أَحَبَّ إِلَى
اللَّهِ فِي نَبَا الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۹۴۷ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَيَّعَ الْيَهُودَ مِمَّا بَايَعُوا مَعَ خُزَاعَةَ
فَقَالَ كَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
الْيَوْمُ الْيَوْمُ تَصُومُونَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمُ عَرَفَةَ
أَلْجَأَ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَكَوْنَهُ وَكَوْنَهُ وَكَوْنَهُ
وَكُوْنَهُ فَصَامَ مُوسَىٰ شُكْرًا فَتَحَنَّنَ عَلَيْهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَنَّنَ
أَخِي وَآدِلٌ يَكُونُ مِنْكُمْ فَصَامَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمْرٌ بِمَا جَاءَ -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۹۶۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُؤْمِرُ بِمَا یُؤْمِرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۹۶۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَاْمُرُ بِمَا یَاْمُرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۷۰ وَعَنْ حَلَمَةَ قَالَتْ اَرَبَہُ لَہٗ تَحْتَ بَدَنِہٖ وَتَحْتَ اَلْبَیْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَیَاْمُرُ بِمَا یَاْمُرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ التَّيْمِيُّ)

۱۹۷۱ وَعَنْ اَبِي حَتْمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَاْمُرُ بِمَا یَاْمُرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ)

۱۹۷۲ وَعَنْ اَبِي حَتْمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَاْمُرُ بِمَا یَاْمُرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ)

۱۹۷۳ وَعَنْ اَبِي حَتْمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَاْمُرُ بِمَا یَاْمُرُ النَّبِیُّ وَیَنْہِیُ مَا یَنْہِیُ النَّبِیُّ وَیَاْمُرُ بِالْاِحْسَانِ وَیَنْہِیُ عَنِ الْاِیْسَارِ فَکَانَ اَحَبُّ اَنْ تُکْفَلَ لَہٗ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ)

عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ عن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرماتے تھے کہ یہ روزہ مشرکوں کی عید کے ہیں اسی لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

(ابن ماجہ)

يَجْتَنِبُ كَيْدَ عَدُوِّهِ كَأَنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْلُفُ مَوَاتٍ
هَرَمًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَدَرَدَى النَّبِيُّ فِي شُعَيْبِ
الْإِسْمَاعِيلِيِّينَ كَتَبَ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت
کہ ایک کتا اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (احمد اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مسلم بن عیسیٰ سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۴۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِمَاءٍ يَغْتَسِلُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَوْ كَانَ قَرْنًا لَرَأَى مَا أَتَى مَا أَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِي بِمَاءٍ يَغْتَسِلُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَوْ كَانَ قَرْنًا لَرَأَى مَا أَتَى مَا أَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِمَاءٍ يَغْتَسِلُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَوْ كَانَ قَرْنًا لَرَأَى مَا أَتَى مَا أَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دھیرے گھر تشریف لائے اور وہاں نہایت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے
پے کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں کہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد)
پھر تشریف لائے تو مجھے عرض کیا یا رسول اللہ چارے سے پیالہ میں دھیرے میں
آگیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ
کی حالت میں کئی عقیقہ کے بعد اپنے پیس کھایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ام سلمہ کے بیان تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں
لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوریں کو اس کے برتن میں اور
گھر کو اس کی ملک میں واپس رکھ دو کہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد اپنے
مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ افضل نماز پڑھیں تا کہ بعد اپنے (مسلم)
ان کے اہل خانہ کیلئے دعا کے خیر کر۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی
حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت
میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار
ہو تو نہ ملے کیلئے دعا کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ام ابی بنی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم کے دن حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

۱۹۴۸ عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَقِيمِ فَتَبِعَ
مَعَهُ خَلَامٌ فَطَافَ بِهِ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى يَسْلُبَ رَسُولُ اللَّهِ

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ فِي عَنْ نَبِيِّنَا صَاحِبِ
الْوَيْلَةِ بِرَأْيِهِ حِينَ شَرَّابَ فَمَاتَتْ فَشَرَّابَ مِنْهُ ثُمَّ
كَانَ أَمْرُهُ فِي فَشَرَّابَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَقَدْ أَظْهَرْتُ وَكُنْتُ مَسْأَلَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنِّي فَقُوسِي
سَكِينًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَرُّعًا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَّهٍ وَابْنُ
فَرَسٍّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنْ كُنْتُ مَسْأَلَةً
فَقَالَ اللَّهُ أَتَعْرِفِينَ الْمَسْأَلَةَ أَمِيرٌ يَقْبَلُ مِنْ شَأْنِهِ مَا
كَانَ شَأْنَهُ أَظْهَرَ.

۱۹۸۰ وَحِينَ الدُّمَيْرِيُّ عَنْ مُدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَنَا وَحَلْمَةُ مَسْأَلَتَيْنِ فَعُوضَتْ لَنَا
طَعَامًا وَاشْتَهَيْتَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَلْمَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا مَسْأَلَتَيْنِ فَعُوضَ لَنَا طَعَامًا
يَا شَهِيصَةً فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ أَفَضِيَا بَعْضُهُمَا خَيْرٌ
مِنَ الْآخَرِ.

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَّهٍ وَابْنُ
مُذَرٍّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَّهٍ وَابْنُ
مُذَرٍّ عَنْ مُدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ رُسُلِي
مَوْلَى مُدْرَةَ عَنْ مُدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

۱۹۸۱ وَحِينَ أَبُو حَسَنَةَ بِنْتُ عَقِيبِ ابْنِ النَّبِيِّ سَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ عَلَيْهِمَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ
لَهَا لَيْنٌ فَقَالَتْ إِنْ لَيْتَ مَسْأَلَةً فَقَالَ النَّبِيُّ سَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّبِيَّ لَعَلَّاهُ أَهْلُ بَيْتِهِ مَسْأَلَةٌ مَسْأَلَةٌ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى يَمِينِهِمَا.

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَّهٍ وَابْنُ
مُذَرٍّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَجَّهٍ وَابْنُ
مُذَرٍّ عَنْ مُدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ رُسُلِي
مَوْلَى مُدْرَةَ عَنْ مُدْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

جب کہ ام بانی رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو
خدا مر ایک طرف سے دایں جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس سے یہ برتن
دونوں طرف سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتنی جانب
اکھائی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیلا اسکے بعد کھے گئیں یا رسول اللہ میں
نے تو انظار کر لیا ملاکہ میں تو روزہ سے تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا
یہ روزہ تھا تو انہوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی
مضائقہ نہیں رہا اب وہ روزہ لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت
کے الفاظ اس طرح ہیں کہ اپنی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ
کو مکمل کرے یا انظار کرے۔

حضرت زہری جناب عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
خیر پہلے سے سامنے ہمارا پسندیدہ کانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھایا اس پر جناب
حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ سے تھیں
ہمارے سامنے پسندیدہ کانا لایا گیا اب ہم نے اسکو کھایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بعد ازاں اسکی تصدیق (ترمذی) اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حفاظ حدیث
کی ایک جماعت کے حوالے سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے
اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند صحیح ہے
لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے انما ذکرہ غلام
زہری نے حضرت عروہ اور ام المومنین حضرت عائشہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔
حضرت ام سلمہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ کراہی وہاں
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لگے تو انہوں نے آپ کے لیے کانا کھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں
اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کانا کھایا
جائے فرشتے اس کے لئے آگے آئیں لیکن حکم کرتے رہتے ہیں۔

(احمد، ترمذی، ابی داؤد، مالک)

تیسری فصل

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ

۱۹۸۱ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

خواش کرنا با پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اقصاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ
 نکلے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے باب جو میری
 سنت کے انتہاء میں تھا کاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ آخری
 عشرہ میں اخصاف کرے۔ مجھے یہ بات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں
 اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا بعد صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گیارہ
 جیسی زمیں میں موجود ہوں لہذا ائمہ نے یہ عقیدہ کو انہوں عشرہ کو طاعت
 باتوں میں طاعت کر دے۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی وہ مسجد نبویؐ کی
 گچھڑ کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر پکڑ ہوئی
 تھی بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی دھوئی
 کا شوق کھا تھا اور یہ کہیں تار کی کڑی بھی نہ تھا اسلم کی روایت میں صرف
 عشرہ اقصاف کا ذکر ہے بعد ازاں اس حدیث امام بخاری سے منقول ہے اور
 جناب عبد اللہ بن امیس کی روایت میں یہ مذکور ہے سورہ رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زہری میں رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو کعب
 رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے جہاں جناب عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص
 عشاء شب بیداری کرے وہ لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ
 اور پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا پھر
 لوگوں کو یہ معلوم ہو جانے کے بعد رمضان میں اور اسکے ہی آخری عشرہ میں وہ
 تائیسویں شب کو بھر دوں عرفا کی رات کو عبادت کریں گے پھر جناب
 ابی بن کعب نے پھر فرمایا اللہ کے قسم کے ساتھ کہ اگر وہ تائیسویں شب کو بھرے
 راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ نے ابو اللہ رضی اللہ عنہ
 سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا اس حدیث کو جو میرا نشانہ کی وجہ سے
 شکستہ رہی، جو میں نے ابی اللہ سے سنی ہے کہ اللہ عزوجل اس طرح فرماتا ہے
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم عینی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے
 دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی ہدایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا
 آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بندہ کو کس کرنا دیتے
 اور ساری عبادت کرتے تھے گھر والوں کو رکھتا ہے۔ (مشعل علیہ)

اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَتَى كَبُفَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أُبَيِّنْتُ
 فَوَيْلٌ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَتَمَّ كَانَ
 أَفْعَلْتُ مَعِيَ فَلَيْتَ كَبُفَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَقَدْ
 أُبَيِّنْتُ هَلْ بِوَاللَّيْلَةَ ثُمَّ أُبَيِّنْتُهَا وَكَدَّ رَأْسِي
 أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطَبِخٍ مِنْ مَتَبِعَتِهَا فَالْكَسْرُهَا
 فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْكَسْرُهَا فِي كُلِّ وَشْرَةٍ
 كَمَا كُنْتُ السَّامِعُ تَلْفَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى خَرُوفِي
 لَمْ تَكُنْ الْمَسْجِدُ فَصَارَتْ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مَتَبِعِ أَشْرَ الْمَاءِ وَالطَّبِخِ مِنْ
 حَبِيبَتِي إِحْدَى دُجُورِينَ مُتَمِّقٌ عَلَيْهِمْ فِي الْقَسْرِ وَ
 الْقَطْرِ يَسْتَلِمُ إِلَى قَوْلٍ فَوَيْلٌ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ
 وَالْهَبِ فِي يَلْبَغَارِي فِي رِجَائِي عَشْرًا هُوَ جِبْ أُبَيِّنْتُ قَالَ
 لَيْتَ لَكُنِّي دُجُورِينَ - (رداء مشرق)

۱۹۸۶۔ وَكَفَى بِنَهْجِي خَيْرِي قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ كَسْبُ
 فَقُلْتُ إِنَّكَ إِنَّمَا مَسْجُودٌ يَكُونُ مَنْ تَقْبُو الْعَمَلُ
 يُعِيبُ كَيْلَةَ الْقَسْرِ لَمَّا كَانَ رَجُوعُهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ
 النَّاسُ أَمَّا إِنْ قَدْ صَدَّقَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَالْهَبِ فِي
 الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْهَبِ لَيْلَةَ سَمِعَ دُجُورِينَ فَكُنْتُ بِأَيِّ
 لَيْسَتْ لِي أَنَّهَا سَمِعَ سَمِعَ دُجُورِينَ فَكُنْتُ بِأَيِّ
 قُلْتُ وَكَفَى بِنَهْجِي يَا أَبَا الْمُسَوِّدِ قَالَ يَا أَعْلَمُكُمْ
 أَفَرَأَيْتَ لَيْلَةَ الْخَمْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهَا نَطَلَتْ يَوْمَئِذٍ لَا تُكَلِّمُ نَهْجًا -

(رداء مشرق)

۱۹۸۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مَا لَا
 يَجْتَمِعُ فِي الْغَيْرِ - (رداء مشرق)

۱۹۸۸۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَسْكَرًا دَاخِلَ الْعَشْرِ سَمِعَ مَعَهُ دَاخِلَ لَيْلَةٍ وَ
 أَيْقَطَ أَهْلَهُ - (متفق عليه)

دوسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللھم انکس عفو تعبد العفو فاعف عنی

(۳) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اَلْقَدَرُ کے بارے میں ایک سو تین سو یا پچیسویں یا ساٹھ سو یا انیسویں رات کو تلاش کر۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلتہ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں آتی ہے (معا حبہ ابو داؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابو اسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوف روایت کیا، حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروفِ عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک بات بتا دیں تاکہ اس میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیسویں تاریخ کو مسجد میں آیا کرو درلوی کہتے ہیں جب جناب عبد اللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے نمازِ پنجگانہ کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پہنچتے اور اس کے

١٩٨٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ عَمِيتُ أَوْ لَيْلَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَفْعَلُ فِيهَا قَالَ
قُرْني اللَّهُ مَا تَكُ عَفْرُوتُ الْعَفْرَى عَفْرَى -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ مُتَوَاتِرًا مَعَ مَاتِحَةَ وَالسَّيِّدِي)

۱۹۹۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقِسْمَا يَعْزِي كَيْدَةَ الْقَتْلَةِ
فِي دَسَمِ بَيْعَتَيْنِ أَوْ فِي سَبْعِ بَيْعَتَيْنِ أَوْ فِي عَشْرِ بَيْعَتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثِي أَهَابٍ لَهَا.

۱۹۹۱. وَعَنْ أَبِي خَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْبَسُوا الْعَدُوَّ لَكُمْ فِي كُلِّ رَمَضَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ نَدَاءُ سُليْمَانَ وَشُعْبَةَ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْصُوفًا عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ)

١٩٩٢ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي بَأْوِيَةٌ أَمُوتُ فِيهَا وَأَنَا أَصِلُ فِيهَا بِعَمْدٍ اللَّهُ فَمَتَى يَبْلُغُنِي أَنْزَلُهُمَا إِلَيَّ هَذَا الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَنَزَلَ ثَلَاثَةً تِلْكَ وَهِيَ رُبَّمَا قِيلَ لِأَبِيهِمْ تُبَيِّنُ كَمَا أَنَّ أَبَوَيْكَ يَقْنَنُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصَرَ فَلَمْ يَخُذْ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِنِ صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ مَا بَقِيَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهِمَا دَلِيلٌ يَبْأُوِيَّةً -

(رَوَاهُ أَبُو حَالِدٍ)

تیسری فصل

حضرت حماد بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایملۃ القلوب کے بارے میں بتلانے کے لیے مجروح ہو چکا تھا۔

١٩٩٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُكَ بِبَيْتِكَ الْقَدِيرِ فَيَقُولُ

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَوَّجْتُ لِأَحَدِهِمَا بَيْتًا
الْقُدْرَةَ فَتَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَزَوَّجْتُ وَهَلِي أَنْ يَكُونَتْ
عِيَادَتُكُمْ قَالَ لَوْ سَمِعْتُمَا فِي الثَّابِتَةِ وَالشَّابِتَةِ وَالْعَاسِيَةِ
(قَدَاءُ الْبَكَارِيِّ)

۱۹۹۵ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَكَ الْقُدْرَةُ عَلَى جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
مُكَلِّبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُعَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ عَمَلٍ فَأَنْبِئِهِ
أَدْقَائِيوُ يَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيَادِهِمْ
يَقْبِضُ يَوْمَهُمْ وَيُظْهِرُهُمْ تَأْخِذُهُمْ مَكُونَتُهُ فَقَالَ يَا
مَلَكُوتِي مَا عَزَمْتُ أَنْ يَجْعَلَ لِي حَسَنَةً قَالَ لَوْ رَزَقْنَا
جَسَدًا أَنْ يُؤْتَى أَحَدُهُمْ قَالَ مَلَكُوتِي عِيَادَتُهُ
فَلَمَّا سَأَلَ قَضَاءَهُ يَقْبِضُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يُعَلِّمُونَ
إِلَى النَّعَاءِ وَدَعْوَتِي وَحِكْمَتِي وَكَرَمِي وَعَفْوِي وَ
الْعَمَلِ مَكَانِي لَمْ يَجِبْ لَهُمْ كَيْفَ قَوْلِي أَوْ جَوَابِي كَذَلِكَ طُفِقْتُ
لَكُمْ وَبَدَأْتُ سَبِيحَتُكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ كَيْفَ جُودُكُمْ
مَقُولُهُ الْفَقْرُ

(قَدَاءُ الْبَكَارِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

پہلی فصل

۱۹۹۶ عَنْ مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَكَبَّرُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَرْتَاكَ
اللَّهُ لَمْ تَعْرِضْكَ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ

(مُسْنَدُ حَنَبِيَّةٍ)

۱۹۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجُودًا تَلَسَّ بِالْخَيْرِ كَانَ أَجْرُهُ أَنْ يَكُونَ
فِي رَمَضَانَ كَانَ جَبْرِئِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ
يُخْبِرُهُ عَنْ شَيْءٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف دئے تو آپ نے دو سنانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا
میں تو برابر سنتے آیا تھا کہ تمہیں ایسے اللہ کے بانیوں میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں
کے جھگڑنے کی وجہ سے اس کی تسخیر اٹھائی گئی اب ممکن ہے کہ یہ بات
تمہارے لیے بہتر ہو لہذا اب اس کو پچھسو سو یا تیس سو سو اور اسی سو سو
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب ایسے اللہ رہتی ہے تو جناب جبریل علیہ السلام کے جلو میں آتے ہیں
اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کا دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے
ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا انعام کا دن ہوتا
ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے خرد ناز سے فرماتا ہے نے فرشتوں اس حدود کے لیے کیا
ہے جو اپنا کام کمال کرتے ہیں تو فرشتے عرض کرتے ہیں نہ رہ کر ہم اس کام پر کیا
مزدوری ہے جو اس کو ادا کی جائے۔ تب اللہ باریک فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور
بندوں نے اپنے آپ کو لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے پکارتے
اور دعا کرتے ہیں عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور
مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا قبول کروں گا اس وقت اشرف مآب ہے واپس ہو جاؤ
میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارا گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے اس بات
کو نقل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے
ہیں تو ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں (مشعب الا بیان)

اعتکاف کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف
کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتے تھیں۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سختی تھے اور رمضان میں تو خصوصیتاً
کے ساتھ بہت سعادت فرماتے تھے۔ جناب جبریل علیہ السلام کی ہر
رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْعَدَّةَ قِيَادَةَ الْيَتِيمِ جِيْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْعَبْرَةِ مِنَ الرَّبْعِ
الْمُسْتَكْفَرِ - (مُسْتَقْبَلُ عَلِيٍّ)

۱۹۹۸. وَعَنْ اَبِي مُرَّةٍ قَالَ كَانَ يُعْرَفُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَّةُ كُلَّ عَشْرٍ مَرَّةً فَعَبْرَتُهُ
عَشْرَتَيْنِ فِي الْعَامِ الْاَوَّلِيِّ قَبْلَ وَكَانَ يَحْتَكِفُ
كُلَّ مِائَةِ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ بِعَشْرَتَيْنِ فِي الْعَامِ الْاَوَّلِيِّ
قَبْلَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۹. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَكَفَ اَدْنَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
فَارْعَى وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا بِعَاجِرِ الْاَمَانِ -
(مُسْتَقْبَلُ عَلِيٍّ)

۲۰۰۰. وَعَنْ اَبِي مُرَّةٍ اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ تَعَاثُرُ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ اَعْتَكِفَ
لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْعَرَامِ قَالَ فَاَذِنَ بِتَدْرِيكَ -
(مُسْتَقْبَلُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

۲۰۰۱. عَنْ كَيْسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْتَكِفُ فِي الْكُسْوَةِ الْاَوْخَرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَعْبَرُ بِعَشْرَتَيْنِ
عَمَّا قَبْلُ كَانَ الْعَامُ الْمَعْدِلُ اَعْتَكَفَ بِعَشْرَتَيْنِ -
(رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ سَاحَةَ
عَنْ اَبِي ثَوْبَانَ)

۲۰۰۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارَادَ اَنْ يَسْتَكْفِرَ صَلَّى الْعَبْرَةَ كُلَّ مَحَلٍّ
فِي مُعْتَكِفِهِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ سَاحَةَ)
۲۰۰۳. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْبُرُ الْعَبْرَتَيْنِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ قَبْلَ كَمَا هُوَ فَكَانَ يُعْبَرُ
بِثَلَاثٍ عَمَّا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ سَاحَةَ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا ذکر کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام
نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چلتی چلتی تیز ہوا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا میں
سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا ذکر دہر تہہ ہوا آپ
ہر سال (رمضان میں) اول دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال میں دلی مشغول
کیا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں
گٹکی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے واسطے گھر میں تشریف نہ لاتے۔
(مستفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ
عہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایسا ہامیت
میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو
نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنا نذر کو پورا کرو۔ (مستفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک
سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال میں دن تک اعتکاف
فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر
مستکف میں داخل ہوتے تھے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سالانہ اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے
اور عطر کی عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۰۰۴۔ وَعَنْهَا قَالَتِ الشُّكَّةُ عَلَى الْمُشْكِكِ أَنْ لَا يَمُوتَ
مَرِيضًا وَلَا يَكُونَتْ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَاءَ وَلَا سَائِبِغًا
وَلَا يَحْتَمِلَ حُلَّةً وَلَا لِيْلًا وَلَا بُدْمَةً وَلَا اغْتِكَافًا وَلَا
يَصْرُومًا وَلَا اغْتِكَافًا وَلَا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ -
(رواه أبو داود)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں سنت طریقہ یہ
ہے کہ مشکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے
جائے نہ بیوی کے ساتھ جماعت کرے نہ اس کے ساتھ طہارت کرے نہ
تھناتے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں
ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۰۰۵۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَّتْ حُلْمَةٌ لَوْ إِذَا شَاءَ أَذْبَرَهُمْ
سَبْرِيَّةً وَلَا تَأْمَلُوا نَزْرَ التَّوْبَةِ -
(رواه ابن مسleme)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (سجڑے میں)
بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے نیچے چھاپائی بچھائی جاتی تھی۔
(ابن ماجہ)

۲۰۰۶۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْمُشْكِكِ وَهُوَ يَشْكُفُ الذُّنُوبَ
وَيُعْزِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَقَابِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا -
(رواه ابن مسleme)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو
اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکو کار کو اس کی نیکیاں ہی جانی نکلتی
ہیں۔ (ابن ماجہ)

قرآن مجید کے فضائل

کتاب فضائل القرآن

پہلی فصل

۲۰۰۷۔ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -
(رواه البخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور
دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

۲۰۰۸۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَنَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَيْكُمْ
يُحِبُّ أَنْ يُعَذِّبَ وَكُلَّ يَوْمٍ لِي بِكُلِّ مَاءٍ أَوْ الْعَفْصِي قِيَامِي
بِمَا قَتَلْتُمْ كَوْمًا دِينَ فِي عَيْرٍ ثُمَّ لَا تَكَلِّمْ نَسِيمًا نَعْمًا
يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْبُ قَالَ أَفَلَا يَعْلَمُ
أَعَدُّ كَلَامِي الْمَسْجِدَ فَيُعَلِّمُهُ أَوْ يَقُولُ أَيْسَرُ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ حِينَ تَلَا فَيُعَلِّمُهُ دَلِيلُ حَبْرَةٍ

حضرت عقبہ بن عامر نے روایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجروں
بہر تشریف لائے اور ہم لوگ صفر پر بیٹھے تھے اس وقت کہنے فرمایا تم میں
سے کون بڑے کو ہان دانی آؤ نہیں ہر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور زبردستی
کے حاصل کی گئی جوں ہاں پر رشتہ داری یا بطنان روزانہ جانا چاہتا ہے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر
نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی دہائیوں کی
تہودت کرتا ہے یا دعا کہیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دواؤں نہیں کو صدقہ کرنے سے

بہتر چار تین استثنیٰ میں نوشتیوں سے بہتر ہیں اور چار استثنیٰ چار نوشتیوں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ نوشتیوں کے صدقہ سے بہتر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی صباہے عرض کیا بیشک تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو کی تھکت ماریں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تریں اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ چوکاٹیں جو قرآن کریم کو رحمت کے ساتھ لکھ کر پڑھتا ہے اس کے لیے دہرا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے خبطہ حسد کا جائزہ ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شہد و دہرہ خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس سنگتہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبو لگاتا ہے، اللہ کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا خدا ان کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی نہ لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سنگتہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے۔

مِنْ ثَلَاثٍ قَارِئُهُ حَيَّةٌ مِّنْ أَرْبَعٍ قَرِيبٌ مِّنْ أَمَّا يَوْهَنُ مِّنْ الْإِيلِیْلِ - (تذکار مشیم)

۲۰۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ كَلِمَةٌ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهَا أَنْ يَجِدَ فِيهَا ثَلَاثَ حُرُوفَاتٍ عِظَامُ رِجَالٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ قَتَلْتُ الْهَابِثَ يَقْدُرُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَواتٍ حَيَّةٍ مِّنْ ثَلَاثِ حُرُوفَاتٍ عِظَامُ رِجَالٍ -

(تذکار مشیم)

۲۱۰ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الصَّغِيرَةِ الْكِرَامِ الْبَرِّ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَسْتَعْتِدُّ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَأْنِي لَهُ أَجْرَانِ -

(متفق علیہ)

۲۱۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَنِّي رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ مِنْهُ رَمِيمًا إِنَّهُ الْكَلِيلُ وَإِنَّهُ الْهَابِثُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّعُ بِهِ إِنَّهُ الْكَلِيلُ وَإِنَّهُ الْهَابِثُ - (متفق علیہ)

۲۱۲ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْيَقِينِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَثَرِ يَجِدُ فِيهَا حَبِيبًا وَطَعْمُهَا حَلِيبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْيَقِينِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حَمْدٌ وَمَثَلُ الْمُتَمَتِّعِ الْيَقِينِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حَمْدٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْيَقِينِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حَمْدٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْيَقِينِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حَمْدٌ -

۲۰۱۳ وَكَفَىٰ عَمْرِؤَ بْنِ الْحَضَرَاءِ فَأَنَّ لَكُم مِّنْ رَسُولٍ أَنشَأَ
مَلَكَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُو عَمْرِيًّا إِلَى الْكِتَابِ
أَقْوَامًا وَيَهْتَرِبُ الْكُفْرَ -

(تذکرہ مشرق)

١٢٠٠. وَ عَنْ ابْنِ سَوْبَكٍ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّ أَسْبَدَ بَنِي
 حَضْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَقَرَّبُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَرِهَ مَوْجُودُهُ وَ سَدَّ لَهُ إِذْ كَانَتْ أَلَمُ الْعَرَضِ فَسَكَتَ
 فَسَكَتَتْ نَفْسُهُ فَكَانَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ لَمْ
 تَكُنْ كَمَا نَبَى الْعَرَضُ فَانْصَرَفَتْ وَ كَانَتْ أَهْلُهُ
 يَقُولُونَ قَوْلًا مِنْهَا قَالُوا لَقَدْ كَانَ لَهَا نَفْسٌ فَكُنَّا نَقُولُ
 وَ كُنْ رَأْسُهُ إِلَى الشَّوْءِ قَالُوا وَ كُنْ الشَّوْءُ فِيهَا أَشْكَالُ
 النَّصَائِجِ فَكُنَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ الشَّيْخُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَأُ يَا ابْنَ حَضْرَةَ أَكْرَأُ
 ابْنَ حَضْرَةَ قَالَ فَاشْفَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَقَالَ
 بِحَسْبٍ وَ كَانَتْ مِنْهَا قَوْلِيهَا فَانْصَرَفَتْ الشَّيْخُ وَ دَرَجَتْ
 رَأْسُهُ إِلَى الشَّوْءِ قَالُوا يَطْلُ الشَّوْءُ فِيهَا أَشْكَالُ
 النَّصَائِجِ فَانْصَرَفَتْ عَلَى لَا أَنْهَا خَانَ وَ تَدْرِي مَا
 قَالَتْ قَالَ لَأَكُنَ فِيكَ الْمَدِينَةُ دَسَتْ بِصَوْنِكَ وَ كُنْ
 قَالَتْ لَا صَبَحَتْ يَطْلُ الشَّوْءُ فِيهَا لَا تَوَارِدُهَا
 مِنْكُمْ عَلَيْهِ قَالُوا لَقَدْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْكُمْ فِي
 الْجَبَرِ بَدَنَ فَانْصَرَفَتْ عَلَى وَ بَدَنَ
 الشَّيْخُ

٩
 وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي الْبَيِّنَاتِ فَإِنَّ كَانَ رَجُلٌ يَقُولُ سُبْحَانَ
 الْمَكْرُوبِ فَلَا يَحْسِبُ عِصْيَانًا فَرِيدًا وَلَا يَكْفُرُ
 فَمَنْ لَمْ يَكُنْ سَاحِبًا بِهِ فَجَعَلَتْ تَدْلُو وَتَدْلُو وَجَعَلَتْ
 كَعِصْيَانِهِ يَنْبُذُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُكَ مَسْرُومَاتٍ
 بِالْقُدْرَانِ -

(عبدالحق علیہ السلام)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو جہنم کا عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر ایمان نہیں لائے اور جہنم سے نکل کر زمین پر رہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدنا
حضرت زکریاؑ سے بقول تلاوت کر رہے تھے گھوڑا سامنے بندھا ہوا
تقداس نے کوفہ شروع کر دیا جب جناب سیدنا خاتون ہوئے تو گھوڑا بھی
روک گیا جناب سید نے دعا تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کوفہ بندھا جب
سیدنا خاتون ہوئے تو گھوڑا پھر رگ گیا۔ اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب سید
کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا بیٹے
پر نہ گر جائے جس سے بچنے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے
پاسنہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے
ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب سید نے اگر سارا
حاکم سرگودھا عالم علی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے ابی حنیفہ تم
بہت جلد رہتے تھے اب ابی حنیفہ تم رہتے رہتے جناب سید نے کہا مجھے یہ فہم
ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو نہ روند ڈالے کیونکہ میرا بچہ بھی گھوڑے کے
قریب تھا لہذا میں نے اس کو سرکا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب
منظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں طرح بدھنی تھی جیسے چراغ جل رہے
ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام
نے فرمایا کیا تم میں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب سید نے عرض کیا نہیں
نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے
مگر تم نے فرشتہ بتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور رگ انہیں دیکھتے اور دعا
حضرت زکریاؑ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی سورہ کاف
کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب درسیوں میں گھوڑا
بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اتروے اور گھوڑے کے قریب نہر
رہے یہاں تک کہ اس کو ٹھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت
قرآن کریم کے ہر حصے نازل ہوئی تھی۔

(مستقر علم)

۴۔ لوگوں کی نظروں سے پرشبیہ دور چلتے۔ (صحیح) بالفاظِ بھاری لیکن مسلم کی حدیث میں ایک جملہ لکھا ہوا ہے۔

100

Age Group	Percentage of Respondents
18-24	65
25-34	75
35-44	80
45-54	85
55-64	88
65-74	90
75+	90

٢٠١٦
وَعَنْ أَبِي سَيْمٍ بْنِ الْمُعْتَمِدِ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي
فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلْتُ
الْحُجَّةَ ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُ أَصَلِّي
قَالَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ اسْتَجِبْ لِرَأْسِهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا
دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ قَالَ لَا أَعْلَمُكَ أَعْلَمُكَ سُورَةً فِي
الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ
بِيَدِي فَكُنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكَ أَعْلَمُكَ سُورَةً قَبْلَ الْفُرْقَانِ
قَالَ أَلْعَمَدُ وَتَوَاتَتْ الْعُلَمَاءُ فِيهِ الشَّيْءُ لَقَدْ كَانَ
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ

(روایہ الحسینی)

۲۰۱۶ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْلُوا بَيْتَكُمْ مَخَافَةَ الشَّيْطَانِ
يَنْزِعُ مِنْ بَيْتِهِ الَّذِي يُكْسِدُ فِيهِ وَمِنْهُ الْبَقَرَةُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(در تفسیر)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَبُ وَأَلَمَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ يَأْتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ شَوْفٌ مَالِ الصَّعِيدِ أَقْرَبُ وَالْزُّهْرُ أَدْنَى لِقَبْرَةٍ
وَسُورَةُ الْيُسُفَى قَرَأْتُهَا ثَلَاثِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا
خُصَّ بِمَنْ تَابِ أَوْ قُرْآنٍ مِنْ حَتْمٍ صَوْرَةٍ
ثُمَّ تَابِ عَنْ أَصْحَابِهَا أَقْرَبُ وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ
كَأَنَّمَا أَحَدُهَا بَرَكَةٌ وَشَرُّهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَلِيمُهَا
الْبُكْلَةُ.

(5) 2000

٢٠١٩ وَعَنِ النَّبَايْنِ بْنِ سَعْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُزْنُ بِالْغَنَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
دَاخِلُوا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا يَحْمِلُونَ بِهِ كَعُدْمَةَ سُورَةٍ
الْبَقَرَةِ وَالْغَنَاءُ كَأَنَّمَا عَمَّا مِثْلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَيْنِ
سُورَةٍ أَدْنَى مِنْهُمَا سُورَةٌ أَوْ كَأَنَّمَا يَدْرُكَانِ مِنْ

حضرت ابو سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں مصروف نماز تھا تو اس سے حاضر نہ ہوا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے جاننے کو سوائے جیسے وہ چاہیں تو حاضر ہو جائیں گے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم فرمائی کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سورۃ الحمد شریف للعالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے دعا فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر کو مقبرہ ساز نہ بناؤ، ورنہ جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان جگ مانا جاتا ہے۔

(1)

حضرت ابوالاعلیٰ اشہد علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو گیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور محکماتی ہوئی دوسری چیزوں کو اگر عمر بن کی تلاوت کر دے وہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح جاری ہوں گی۔ پڑھنے والوں کی مانند دو صف بستہ لشکریاں ہوں گی۔ پڑھنے والوں کے لیے حشر اکرے گی۔ آپ نے فرمایا سورہ بقہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے۔ اور داخل پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسولِ تبارک و تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ قرآنِ کریم کے پڑھنے والوں کو پیر
سجدہ بقراءتہ آملیٰ عزرائیسی کے آگے پہنچاتی سہلی کی اور وہ سہلی
یا سہیامہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دیکھ چوکی
یا وہ صاف بہت پر نور کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

[illegible]

طَبِيرُ صَرَافَتِ كَعَاتِبَائِي عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

(رد المحتار)

۲۰۲۰ وَعَنْ أَبِي ثَيْبٍ كَيْفَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُشِيرَاءِ تَدْرِي أَيُّ آيَةٍ قُرِئَتْ
 بِكِتَابِ اللَّهِ نَحْنُ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ دَرَسُوهُ أَفْهَمُ
 قَالَ يَا أَبَا الْمُشِيرَاءِ تَدْرِي أَيُّ آيَةٍ قُرِئَتْ بِكِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ
 أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ خَصَرْتُ
 فِي مَسْأَلِي وَقَالَ لِيَهْدِكَ الْجَنَّةَ يَا أَبَا الْمُشِيرَاءِ

(نَدْوَةُ مُسْتَعْرِفٍ)

٢٠٢١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِطْلَحِ كُرُوحٍ وَنَحْوَانِ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْفَرٍ
 يُعْتَمِدُ مِنَ الْقَعَاورِ فَأَعْدَدْتُ لَهُ وَكُنْتُ لَأَكْرَمَ قَعْتِكَ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنِّي مُنْكَأِبٌ
 فَرَعْنٌ وَمِيَالٌ قَرْنِي حَاجِبَةٌ شَدِيدَةٌ كَانَ مَعْلِيكَ
 نَحْنُ لَأَمْهَمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَيْدِيكَ الْهَاجِرَةُ قُلْتُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ خُذْنَا خَلْعَةً شَدِيدَةً قَرْنِيَالَا تَرُدُّهُنَّ
 فَعَلَيْتُ سَيْبِيكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ
 وَسَيَعْمُرُهُ فَعَدَدْتُ أَنَّهُ سَيَعْمُرُهُ يَقُولُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ سَيَعْمُرُهُ فَرَصَدْتُ
 لَهَا لَأَمْسُزُ مِنَ الْقَعَاورِ فَأَعْدَدْتُ لَهُ فَعَلْتُ
 لَأَكْرَمَ قَعْتِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ وَنَحْنُ قَرْنِي مُنْكَأِبٌ وَنَحْنُ وَمِيَالٌ لَأَأَعْمُرُهُ
 فَرَصَدْتُ فَعَلَيْتُ سَيْبِيكَ فَأَمْهَمْتُ فَقَالَ ابْنُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا
 فَعَلَ أَيْدِيكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْنَا خَلْعَةً
 شَدِيدَةً قَرْنِيَالَا تَرُدُّهُنَّ فَعَلَيْتُ سَيْبِيكَ فَقَالَ
 أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعْمُرُهُ فَرَصَدْتُ لَهَا
 لَأَمْسُزُ مِنَ الْقَعَاورِ فَأَعْدَدْتُ لَهُ فَعَلْتُ لَأَكْرَمَ قَعْتِكَ

کے یہ جگر اکرے۔

(1)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کیا تم جانتے ہو کہ قرآن مجید کی کوئی آیت تمہارے نزدیک نیا اور عظمت والی ہے؟ ہر مومن غبارِ جہاں اللہ تعالیٰ اس کا حوالہ دیتا رہتا ہے۔ میں عرضا: اے ابو عبیدہ! کیا تم جانتے ہو کہ کتبِ تنزیل کوئی آیت تمہارے نزدیک نیا اور عظمت والی ہے؟ ہر مومن غبارِ جہاں اللہ تعالیٰ اس کا حوالہ دیتا رہتا ہے۔ میں عرضا: اے ابو عبیدہ! قرآن مجید کی کوئی آیت تمہارے لیے میرے چہرے پر گواہی دے رہی ہے۔ اے ابو عبیدہ! تمہیں یہ علم مسک ہو۔ (مسلم)

(5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صحابہ کے صدقات کا انگری مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور اس نے غلام بھرنے شروع کر دیا لیکن میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا نبی میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گراؤں گا کہنے لگا کہ میں غریب علی الدار ہوں اور شہر بدھوت کی وجہ سے یہ جگہ تک تم میں نہ پاس کو چھوڑ دیا۔ دوسری صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابوہریرہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیال داری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اسکو چھوڑ دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس ختم سے یقیناً مجھ کو بلالہ وہ بارہ آئے گا۔ مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقینی تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہذا میں اس کا منتظر رہا۔ آیا اور نظر بھرنے لگا تو میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے ہی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ ڈاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیال دار ہوں اور شہر بدھوت کی وجہ سے آگیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا مدغم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا کہ تیری حالت قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیال داری سخت ضرورت اور حاجت مند کی اظہار کیا میں نے رحم کر لیا۔ چلوایہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے مجھ کو بلالہ وہ پھر آئے گا لہذا میں پھر اس کا منتظر رہا۔ آیا اور میں نے نظر بھرنے شروع کیا تو میں نے اسکو پکڑ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا إِخْرُ
ثُكَ لِي مَرَاتِ أَنْكَ تَوَعَّدَا نَعْرُدُ شَرُّ نَعْرُدُ مَا
دَعَوْنِي أَعْلَمْتُكَ تِلْكَ مَا يَنْتَعِلُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا
أَدْبَيْتَ إِلَى فِدَائِكَ فَإِنَّمَا آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ عَلَى تَعْرِفِ الْآيَةِ فَإِنَّكَ
لَنْ يَرَاكَ عَيْنُكَ مِنَ اللَّهِ عَاطِفٌ وَلَا يَفْرُكُ شَيْطَانُ
عَلَى نَفْسِهِ فَهَلْ كُنْتَ سَيِّئَةً فَاصْبِرْ فَقَالَ لَيْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَوْسَرُ لَكَ
فُلْتُ رَغَوَاتُكَ يَسِّرَتْنِي تَوَلَّيْتُ يَنْقَضَتْهُ اللَّهُ بِهَا
قَالَ أَمَّا إِنْ مَاتَ فَكَ وَهُوَ كَذِبٌ تَعْلَمُ مِنْ
لِحَاظِ مَنْ تَدْرِي لَيْتَ لَيْتَ فُلْتُ لَا قَالَ فَاسْكُ
شَيْطَانُ -

رداء الحکیمی

٢٢. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيَّحَاهُمُ مِثْلُ
قَلْبِهِ الْمَلَكُ قَائِدُهُ وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ مَنْ قُوِيَ خَدَقُهُ رَأْسُهُ
فَقَالَ هَذَا آتَابُ مِثْلِ السَّمَاءِ فِيهِ الْيَوْمَ كَمُ
يُنْتَهَى فَطَرَا الْيَوْمَ فَتَرَلَّ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا
مَلَكٌ مَوْلَى ابْنِ الْأَرَبِيِّ كَمُ يَبْغِيكَ فَطَرَا الْيَوْمَ
فَسَمِعَهُ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَدْنَى كَمُ يَبْغِيكَ
يُنْجِي مِثْلَكَ خَاتَمَةُ الْكِتَابِ وَخَوَانِيَةُ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ كُنْ نَقْرًا يَحْمِي مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

(روایت مکتوب)

٢٠٢٣ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْتَانِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ
قَدْ أَيْمَنَ فِي لَيْلَةٍ كَفَاءً -

(مفتوح علیہ)

۲۰۲۲. وَكَانَ أَبِي النَّازِكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
سَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْطًا عَمَّ الْإِبْرَاهِيمَ قَبْلَ أَنْ يَسْقُطَ

لہذا کہ اگر آج تو سرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وعدہ کرتا ہے
 کہ نہیں اؤں گا پھر آجاتا ہے یہ عیسوی مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے
 تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھائوں گا جن کی درجہ
 اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت
 حکم سے اللہ لا الہ الا جو الہی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی
 طرف سے تمہیں ایک مافاضل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا حملہ نہ
 ہوگا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت
 میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا
 کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ
 اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نافع دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات کو اس
 نے سچ کہا ہے لیکن وہ خود مجھوتا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا میں
 تین رات تمہیں حاسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا

و شیطان و قتلہ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریلؑ موجود تھے، اس وقت جناب جبریلؑ نے ایک کھازہ اس کراخان کی جانب تو جبر کہہ کر لیا کہ یہ آسمان کے اس علاقہ کھینے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کسی نہیں کھو، اس حدیث سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کسی نہیں ترا تھا۔ اس فرشتے نے بانٹا ہوا جوی میں ہلکا سا مٹی کا کچلا کچلا کچودہ نو روٹی کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی نے کھائی نہیں جو مٹے۔ سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع مان دونوں میں سے ایک حرف بھی پڑ جائے تو اس کا ثواب ملے گا یا دعا کو قبول کیا جائے گا۔

(4)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ مدایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بقرہ کو آخری دُور آیتیں ہدایت کو پڑھے تو وہ دونوں آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(استغفر الله)

حضرت ابوالفضل دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات

یاد کر کے تعذرت کیس وہ فقرہ جہاں سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم
عیں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ۔۔۔۔۔ اللہ راست میں تسلی
قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ موصوفہ عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک
بات میں تفسیر کی ایک حدیث کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہو۔

قرآن کے اسرار و معانی پر جامع نظر رکھنا، صرف قرآن کی الفاظ و جملات کو یاد کرنا یا صرف اس میں مذکور احکامات کو جاننا ہی کافی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریر چھوئے (الشکر) کا امیر بنا کر بھیجا یہ ماحصلہ
منازل میں ملامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرأت میں سورۃ اعراف
پڑھتے جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے اگر نبی علیہ السلام سے اس بار
کا تذکرہ کیا تو اپنے فریالان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب
ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس مورت میں رحمان کی صفت بیان کی
گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت از غلبہ ہے سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا
اس کو تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ تم کو عطا فرمائے

(استغفر علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سوئے تفل ہو اللہ احد کو مجھ سے دیکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں

داخل فرمائیں گی، تو رخصتی ہو جائیں گی، لیکن اگر ان کی بھاری سزا ہو جائے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں ان میں سے آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سوئے نوح اور ناس کی ہیں۔

(10)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۃ اہصاف پڑھ کر فراموشی سے سورۃ ناس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے۔ وہ جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سرکے جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے۔

يَبْدَأُ بِمَعْنَا هَكَذَا رَأْسِهِ وَوَضَعَهُمْ وَمَا أَكْبَلَ مِنْ جَعَلِهِ
يَقُولُ ذَاكَ إِلَهُكَ فَذَلِكَ مَرَاتِبُ مُنْقَلَبٍ عَنْهُ وَتَسْتَكْبِرُ
حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْبَيْتِ كَانَ إِسْمَاءُ اللَّهِ
تَعَالَى.

جہاں تک بات چاہا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر
کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ نَعَتْ أَعْرَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَلْفُ سَنَةٍ يُنَادِي الْوَسَادُ لَهُ طَهَّرْ وَبَهَنُ وَالْأَمَانَةُ وَاللَّحْمُ
يُنَادِي الْأَمَنُ وَرَسُولِي وَصَلَّى اللَّهُ دَمْنُ فَطَهَّرْ
فَطَهَّرَهُ اللَّهُ.

(رواہ فی شعبہ التَّحْقِيقِ)

۲۰۳۱ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّيْكَ الْقُرْآنُ أَفْزَا
وَأَرْقَى وَرَقِي كَمَا كُنْتَ تُقْرَأُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَلِكًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقْرَأُهَا.

(رواہ أحمد والترمذی وابن ماجہ والسنن)

۲۰۳۲ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ لَيَكُونُ فِي جَوْفِهِ قُبُورٌ مِنْ
الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْحَرَامِ.

(رواہ الترمذی والدارقطنی وقال الترمذی هذا
حديث صحيح)

۲۰۳۳ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ شَفْعَةِ
الْقُرْآنِ عَنْ وَكْرَى وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ بِأَعْلَى أَهْلِهِ مَا أَهْلِي
السَّامِيَّةِ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ فَفَضْلُ
اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ.

(رواہ الترمذی والدارقطنی والبيهقي في شعب التَّحْقِيقِ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش
کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے محبت کریگا اللہ قرآن
کی تلاہری اور باطنی حیثیات میں۔ دوسری امانت تیسری مسزوقی امانت
تھا کرے گی جس نے مجھے علیا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اللہ
میر نے مجھے قلع کیا (امانت زوی) اللہ تعالیٰ اس کو قطع کھڑے (شرح جلالہ)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی
تلاوت کرو اور اس طرح شعر پڑھ کر قرآن کے ساتھ جس طرح تو دنیا میں
پڑھتا تھا اسی تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت
کرے۔ (احمد ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن برابر بھی قرآن نہیں ہو
وہ ایسا لوگوں کا گندہ ہے۔

(درویش۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری
یا اللہ مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نہ سنے باز رکھا تو میں اس
کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا
ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات
تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب تہذیبی

نہے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور درست ہے۔

حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سہلی ہجرت میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے
ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ ایک
حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (داری۔
نہد) صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح
اور غریب ہے ()

حضرت علامہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت کہتے ہیں کہ مسجد کی طرف سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیکار باتوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ مسجد حضرت علیؑ کے سامنے رکھا تو کہنے لگا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے میں نے کہا جی ہاں تو غائب علیؑ نے فرمایا میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ ایسا اللہ کے واقع ہو گا اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس سے میں کس طرح ممکن ہے تو آپ نے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے بھپکوں کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارا درویشان مروج ہیں اور یہی قرآن تم کو باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی برکات نہیں جس حکمت سے اس قرآن کو چھوڑا اس کو اللہ ہلاک کرے گا اور جہنم اسکے علاوہ کس سے ہدایت طلب کی اللہ اس کو گمراہ کرے گا۔ وہ اللہ کی مضبوطی ہے وہ ذکر حکیم اور سید حارث رحمہ اللہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ خواہشات باطل کی طرف مہفت نہیں ہوتیں اس سے زبانیں مہفت نہیں ہوتیں اور نہ اس سے علم میر جوتے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پانا نہیں ہوتا اور نہ جہانیت کم نہیں جوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جو شخص اس کو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور بیباختہ کھائے جہنم جیسے قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے جس نے اسکے مطابق کیا اس نے ہدایت کیا اور جہنم اس پر عمل کیا وہ اجر و ثواب پائے گا اور جہنم اسکے مطابق فیصلہ دیا اس نے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلوایا سید جہنم کی طرف متوجہ کیا گیا (دراستی صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں مجہول ہیں اور اسی حارث کا حال محل نظر ہے) حضرت مسعود رحمہ اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ
 حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا تَمُوتُ السَّحَابَةُ
 تَعْرِفُ أَلْفَ حَرْفٍ وَلَا تَمُوتُ حَرْفٌ مِنْهُ حَرْفٌ -
 (رواه الترمذي والدارقطني وقال الترمذي هذا
 حديثي حسن صحيح غريب إسناده).

٢٠٣٥ وَعَنِ الْعَامِلِ الْأَعْمَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي
الْمَسْجِدِ إِذَا الدَّائِمُ يَتْلُو سُورَةَ فِي الْأَعْيَادِ يَدْرُسُ
عَلَى عَيْنِي فَتَأْخُذُنِي فَقَالَ أَوْفَدَ فَهَلَوْهَا قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ إِنْ تَمَعْتُ رَحْمَتَ اللَّهِ مَعِيَ وَتَوَقَّيْتُ
أَلَا تَهْمَا تَكُونُ وَشَاءَ قُلْتُ مَا السَّعْرُومُ وَبِهَا يَأْكُلُ
اللَّهُ قَالَ كِتَابُ الْغَوِيْبِ سَمَا مَا فَبَلَّغُوا وَخَبَرُوا
بَعْدَهُمْ دَعَا مَا بَيَّنَّاهُ مَرَّ النَّصْلُ لَيْسَ بِأَمْرٍ
مَنْ تَزَكَّى مِنْ حَقَّارِ قَسَمَهُ اللَّهُ ذَرِيَّةً الْهَنَى
الْمُحْدَى فِي عَقْدِهِ أَمَلَهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ
السَّعْرُومُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْمَرْكُومُ وَهُوَ الْهَرَامُ الْمُشْفِئُ
هُمَا كَيْفَى لَا تَزُولُ بِهِ الْأَمْوَالُ وَلَا تَلْتَمِسُ بِهِ
الْأَلْبَسَةُ وَلَا يَكْتَبُهُ وَشَاءَ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْفَى
مَنْ كَفَرُوا الشَّرُّ وَلَا يَنْقُصُنِي عَمَلَاتُهَا هُوَ الَّذِي
لَمْ تَنْتَقِ الْيَوْمَ إِذْ تَمَعْتُكَ حَتَّى قَاتَلَا لَمَّا
سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الشَّرِّ قَاتَلَا
بِهِمْ قَالِ بِهِ مَدَقَ لَمْ تَجْعَلْ بِهِ أَمْرًا
مَنْ حَسَبَهُمْ قَاتَلَا وَشَاءَ قَالِ لَيْسَ هُوَ إِلَى
وَسَاءَ شَتَّى نَمَرُ

إِسْمَاعِيلَ الْهَمَزِيُّ وَالْأَبْرَحِيُّ وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
إِسْنَادُهُ مُجْتَمِعٌ عَلَى الْحَقِّ فِي الْحَادِيثِ مَقَالٌ -

۲۰۲۶ عَنْ مُعَاذٍ وَابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَدًا فَلَمْ يَصِلْ إِلَى الْفَتْحِ وَهَلَكَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سیکھو اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم سیکھنے کی تلاوت کرنے اور اسکی ساتھی قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے بطرح مشک کی تھیں کوں کا میں تھیں مرتبہ لیا جاتا ہے تو اسکو مضر کرتی ہے اسکی شانہ

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کر لیا، تو وہ اس کے پیٹ میں
اس تھیل کی مانند ہے جو خشک کی تھیل پر چڑھی ہوئی ہے اور تغذی نہائی۔ یہ
حضرت جوہر ریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مؤمن سے پیرا ہو تب تک اور سورہ المومنین
کی سورہ تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام
وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

روایتی لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے۔

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال
قبل قرآن مجید کو کھانا اہداس میں سورہ فتح کو ایسی دو آیتوں پر تم فرمایا اگر
کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے
قریب شیطان اگر نہ نہیں ہوتا۔

روایتی لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب

بتایا ہے۔

حضرت ابو العبدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کعبہ کی ابتدائی تین آیتوں تلاوت کی
وہ فقہ ہال سے محفوظ رہے گا۔

روایتی ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر حج کا دل مناسب لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یسین
اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو اس غریب قرآن کریم کی تلاوت کرنے
کا اجر ملتا ہے۔

روایتی لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو

غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار
سال قبل سورہ یسین اور طہ کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان صدقوں
کو سنا لیکن گے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوں گے اور

تَعْلَمُهُمْ قَدْ دَخَرْتَنِي جَعِدَ كَمَنْ لِي جَزَاءُ الَّذِي عَنِي
مِنْكَ (رواہ الترمذی فی الداریمی وقال الترمذی ملاحظہ)

۲۰۳۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آيَةِ التَّوْبَةِ دَخَلَتْ
الْكَافِرَةُ حَيْثُ يُصَيِّرُ حَيْثُ يَوْمَئِذٍ يُصَيِّرُ وَتَمَّتْ
قَدْرُهُ يَوْمَئِذٍ يُصَيِّرُ حَيْثُ يَوْمَئِذٍ يُصَيِّرُ -

(رواہ الترمذی فی الداریمی وقال الترمذی
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۰۳۲۔ وَعَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ
أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَوْ أَنَّ قَائِمًا أَرَادَ مِنْهُ
أَيَّتَيْنِ حَقَّرَ يَوْمَئِذٍ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُفْرَأُ فِي دَارٍ
كَذَلِكَ لَيَأْتِي فَيَقْرَأُهَا الشَّيْطَانُ -

(رواہ الترمذی فی الداریمی وقال الترمذی
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۰۳۳۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ذَلِكَ آيَاتٍ مِنْ آدَمَ الْكَافِرِ
غُصِرَ مِنْ عَذَابِ الدَّجَالِ -

(رواہ الترمذی فی الداریمی وقال الترمذی ملاحظہ)

۲۰۳۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ نَحْنُ كِتَابًا وَتَدْنِ الثَّعْلَبِيُّ
وَمَنْ كَرَأَيْتَ كَتَبْتُ لَهُ بِمَوَاقِفِهِمْ قَرَأَهُ الْعُرَابُ
حَسْرَةً مَرَاتٍ -

(رواہ الترمذی فی الداریمی وقال الترمذی هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۰۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْرَهُ طَلَبَ وَبَرَسَ
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَا لَوْ أَنَّ قَائِمًا
يَجْعَلُ الْمَسْكُونَةَ الْعُرَابُ قَالَتْ طَلَبَ رِيحًا

مبارک کی وہ فکر جس کو عائشہؓ کے اندر خوش قسمت ہیں وہ زبانیں ہیں پروردگار کی بھائی۔

(روایت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدھان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار غنیمت کی دعا کرتے ہیں۔

ابو جراح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عمر بن عثمان ضعیف الحدیث ہے اور امام بخاری نے اسے مسند میں نہیں لکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کرے اس کی غنیمت لکھی جاتی ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔

حضرت عباس بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سے پہلے صبح کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے تھے اس سے ایک سو اسی ہزار غنیمتیں ملتی ہیں۔

(ابو داؤد و دارمی، ابوالخالد بن محمد بن سعد بن مسعود لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت سے ایک شخص کی شفاعت کی تو اس کی بخشش ہوگی وہ سورہ تبارک نامی ہے۔

(ابو داؤد، ابوالخالد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر پیر جانے پر مجھے خیر نصیب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی قبر پر آئی جو سورہ تبارک النبی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیر لگانے والے صحابی نے اگرچہ دعا دے کر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو اللہ نے فرمایا

يَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا وَطُوبَى لِرَجَائِي بِمَعْمُولِ هَذَا وَطُوبَى لِرَجَائِي بِمَعْمُولِ هَذَا۔

(رواہ الدارمی)

۲۰۴۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَى أَحَدَ الدُّعَاءِ فِي نَيْلِهِ أَصَبَتْ يَسْتَفِيدُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ۔

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ دُعَائِي غَرِيبٌ وَعَنْهُ بْنُ أَبِي خَالٍ مَعْمُورُ الرَّادِي يُصَنِّعُ وَقَالَ مُعَمِّدُ يَحْيَى الْبُخَارِيُّ هُوَ مُتَّفَقٌ لِحَدِيثٍ

۲۰۴۷۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَى أَحَدَ الدُّعَاءِ فِي نَيْلِهِ أَصَبَتْ يَحْيَى كَذِبٌ (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ دُعَائِي غَرِيبٌ وَهَذَا أَبُو الْيُسُفَ إِذَا الرَّادِي يُصَنِّعُ

۲۰۴۸۔ وَتَقِيَنَّ الْغُرَبَاءِ مِنْ بَنِي عَدِيَّةٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْتَعَاثَ قَبْلَ أَنْ يَهْجُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْغُرَبَاءِ

(رواہ الترمذی) وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُوَسَّلاً وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۴۹۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ الْغُرَابِ تَكُونُ آيَةً تَنْصُرُ بِرَحْمَتِي عَلَى كُلِّ مَكْرَةٍ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدَأُ الْمَلِكُ۔ (رواہ أحمد والترمذی) وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۰۵۰۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ بِبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ عَلَى خَيْرٍ وَهُوَ لَا يَكُفُّ آتَهُ قَبْرٌ كَذَا فَوَيْلٌ لِمَنْ لَقِيَ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدَأُ الْمَلِكُ عَلَى حَقِّهَا فَأَقْبَلَ لِيَتَقَرَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَبَّرَ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى

یہ حدیث اللہ کے عذاب کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
عَذَابِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۰۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْخِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَأْمُرُ عَنِّي بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ يُرِيدُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ
بِجَمْعِهِ وَالْمَلَكُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَذَلِكَ إِيَّاهُ تَرْجُوهُ الشُّعْرُ
فِي الْمَقَابِلِ غَرِيبٌ)

۲۰۵۲ وَعَنْ أَبِي هَبَابٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَرَبِّكَ
تَعْمَلُ يَنْفَعُ الْقَدْرَانِ وَقَدْ هَرَمَ أَحَدُ تَعْمَلِ
فُلُكُ الْمَدَابِ وَقُلْ يَا أَبُهَا الْكَلْبُ وَتَ تَعْمَلُ
رَبِّهِ الْقَدْرَانِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۰۵۳ وَعَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الشَّيْخِ مَوْلَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَيْنٌ يُصَيِّمُ تِلْكَ تَرْكُ
أَعْمَدُ بِاللَّهِ الشَّيْخِ الْعَلِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ التَّجْزِئِ
فَقَدْ تِلْكَ آيَاتِ قُرْآنِ الْيَوْمِ وَالْعَشْرِ وَكَانَ اللَّهُ بِهِ
سَمْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ عَنِّي يُسَبِّحُونَ فُلُكُ
مَمَاتِ لَمْ ذَالِكِ الْيَوْمِ مَمَاتِ شَهِيدًا وَتَمَّتْ
فِي الْعَاصِيَةِ يُسَبِّحُونَ كَانَتْ بِهَذَا الْمَقْرُورِ
(رَوَاهُ)

التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۰۵۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّيْخِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْتُ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ذُنُوبُهُ مِائَةَ سَنَةِ الْإِلَافِ
يَكُونُ عَلَيْهِ دَرَجَةٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اس وقت تکبہ سوتے جب تک امام تشریف اُسجدہ اور سجدہ
تہلیل الہی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

راحمہ داری لیکن امام ترمذی نے الہی السنہ شرح السنہ
میں اس حدیث کو صحیح بتا دیا ہے جبکہ مصابیح میں اس حدیث کو غریب بتایا
گیاہے)

حضرت ابی جہاس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سورہ درز لست نصف قرآن
کے برابر سورہ اہل اس ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفر لسان راہ میں پچھلے
قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

حضرت سفیان بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
الشیطان لرحیم پڑھ کر سورہ شمر کی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرنا ہے تو
اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کروں گا ہے جو اس کے لیے دن بھر ستر
دالے لگا دیں گی مغفرت اور اس کے لیے طلب غیر کی دعا کرے گی اللہ کر
اس کو اس دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص
ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا
ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا ہے ترمذی اور داری نے
ماہ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں آپ صبح پڑھا یا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اہل اس کی تلاوت
کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی
کافر نہیں ہو۔ (ترمذی)

وَقَدْ رَاقَبْتُمْ تَحْسِبِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَذَّةٌ أَنْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ
دَرِينٌ ﴿٢٠٥٥﴾

۲۰۵۵ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسَامِعَ عَلَى جَدَائِهِمْ فَتَسَامِعَ عَلَى
سَيِّئِهِمْ لَمْ يَفْعَلْ مَا شَاءَ سَمِعَ كُلُّهُمَا اللَّهُ أَحَدٌ
إِذَا كَانَتْ يَدُ الْمُؤْمِنِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عِزِّي
ادْخُلْ عَلَى سَيِّئِيكَ الْجَنَّةَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ ضَعْفٌ
هَرِيبٌ)

۲۰۵۶ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّاهُ نَهْلاً يَهْدِيهِ قُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
فَقَالَ وَجِبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجِبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)
۲۰۵۷ وَعَنْ هُرْدَةَ بِنْتِ ثَوَابٍ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
قَالَا يَارَسُولَ اللَّهِ عَلَيْنَا نَسِيْنَا أَكُولُهُ إِذَا أَدْبَيْتُ
إِلَى جِرَائِي فَقَالَ أَكُلْ يَا أَيُّهَا الْكَلْبُ فَتَرَكَا
بِرَأْفَةٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ)
۲۰۵۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَخِي
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُفَّةِ
وَالْأَبْرَةِ إِذْ غَشِيَ بَيْنَا رِيحٌ وَظَلَمَهُ شَدِيدٌ مَدَامُ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّدُ
بِأَحْوَدٍ يَدِيَّ الْعَلَيْنِ وَأَحْوَدٍ يَدِيَّ الْخَامِ وَكَانَ يَقُولُ
يَا عُقْبَةُ تَعَوَّدُ بِهَوَا كَمَا تَعَوَّدُ مَتَعَوَّدٌ بِسَلَامَةٍ

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)
۲۰۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِي
لَيْلَةٍ مَطْلُوعٌ وَكَلِمَةٌ شَدِيدٌ لَطْفٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْنَبْنَا فَقَالَ قُلُّ قُلُّ مَنَا
أَقُولُ قَالَ قُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّدُ تَعْنِي حَبِيبُ

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق سچی مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور
اس میں قرآن کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ شخص جب سونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو نہ سیٹھے
اور سوز سورہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرما
لے کہ تیرے لئے دہائی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مدیر مسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھنے سے سنا تو آپ نے فرمایا جب
ہر گئی میں سے دریافت کیا کیا پڑھو، جب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔
(مالک، ترمذی، نسائی)

حضرت نروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
اسوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہت باتیں جو میں سوسہ وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص
کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتا ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اب اس کے درمیان سفر میں تھا
اس دوران آدمی اور عورت نے لگے تو آپ نے سورہ فلق اور اس پر مبنی
شروع کہیں اور مجھ سے بھی فرمایا اسے حق تعالیٰ ان کے کوسیلے سے گناہ
سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ
حاصل نہیں کی۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے
بارش اور غصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں، ہر نکلے جب آپ
طلاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا
سورہ اخلاص اور سورہ فلق کی صبح و شام تین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ کہارے

لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

الْبُرْدَادُ وَالْمَشَاقِقُ

از ترجمه کی - یو دافلد - نسائی

حضرت عقیبہ بن جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی سورہ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے عیبوں پر یاد نہ کرے۔

(المسألة الأولى)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ قرآن کے معانی و مطالب بیان کر دیے اور اس کے غرائب کا اتباع کرنا ہر نبی سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔

حضور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی قرآن کریم کی تلاوت یا مہم حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور غانہ کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ افضل روزہ سے بہتر ہے۔
علاحدو روزہ روزِ غصے و حال ہے۔

حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہ نے اس نفل پہنے والے کو ایسا
کوئے میں ڈھول کر اندر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو پڑھنا
بہر ارادہ (اجماعیہ) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار اور حیدر ثواب
لاسمیہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح رنگ نکالتا ہے جس طرح نمی کی ہیرے سے نوہ رنگ پکڑتا ہے عیاں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قلعی رنگ دودھ کرے، کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور مخلوق قرآن کریم اور مذکورہ بالا اہل مدد بخش گناہم سمجھتی ہے شعب الایمان

شُعَيْبُ الْإِسْهَاقِي

٢٠٤٥ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ٥٩ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَكْبَرُ قَالَ قَدْ
 هُوَ اللَّهُ أَكْبَرُ مَا كَانَ فِي آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَكْبَرُ قَالَ
 آيَةُ الْكُرْسِيِّ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي الْمَيُومُ قَالَ
 فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُجِيبُ أَنْ تُصَلِّيَ بِهَا وَأَمَّا كَ
 قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ عَمَلِ رَجُلٍ
 اللَّهُ تَعَالَى مِنْ تَعَلَّى عَمَلِهِمْ أَعْطَاهُمَا هَذِهِ الْأَمَّةَ
 لَمْ تَزَلْ كَسِيمًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا
 أَشْهَدُكَ عَمَلِهِ

(تَدْوَاةُ الْمَنَاسِكِ)

جَابِلٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ مَرْسَلًا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا
الْكِتَابِيَّ إِذَا قَاتَاكُمْ فِي دِينِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي مُسْتَدْرَكَيْهِ)

٢٠٦٤ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
٤١
أَبِي إِسْحَاقَ عَمْرًا فِي تَلْكَ كَيْبَ لَهُ فَيَا مُبَلِّغَ -
٢٠٦٨ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ
٤٢
عَمْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَدَّقَ عَلَيْهِ التَّلْكَ إِلَى
الْقَبِيلِ -
(تَدَاةُ النَّارِ)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٠٦٩ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نَعْرِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَمْسُ مَرَّةٍ الْبَقَرُ بِأَمْرٍ
أَعْطَاهَا مِنْ كَرَمِ الْإِلَهِ فَنَحَتَ الْعَرَشَ فَعَلِمُوهُنَّ
وَعَلِمُوهُنَّ نِسَاءَهُنَّ فَاثْمَهُنَّ وَفَرَبَهُنَّ وَ
دَعَاهُنَّ.

(نَوَاهُ الدَّارِ فِي مُؤَسَّلَا)

۲۰۶۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ دُرَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رواه الدارقطني)

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

میں روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن عبدالمکلائی رضی اللہ عنہ فرماتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اسلام سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کی کوئی سورت مرتبہ کے اعتبار سے عظیم ہے تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص سائل نے پھر معلوم کیا کہ کوئی تائید مرتبہ میں اعلیٰ ہے تو آپ نے فرمایا آیت الکرسی۔ اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم اس کے بعد سائل نے ایک اور سوال کیا کہ آپ نے اہل بیت اور اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین کی کوئی تائید کو محبوب رکھتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ البقرہ کا تفسی دو کو رکھو بعد ازاں تینوں کے عرض کے نیچے والے حوالہ میں سے ہے جو اس نے اس بات کو حفظ فرمائے اور اس بات کی توثیق اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔

• دو کی

حضرت عبدالعزیز بن عمر سے مرثا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر بار می کہ شعلہ ہے رداری اور ہدیق نے شعبہ النایان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رات کو بوقت سورہ آل عمران کے آخری دو کتبہ کی تلاوت کی اس کیلئے پوری حضرت کعب بن لہی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے (دعائی)

یہی گے (دوستی)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ زنا سے روایت کرتے ہیں عیشک رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کا اسی وعدہ کرنا
پر اتمام فرمایا ہے لہذا مجھے یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے عرق کے نیچے دانے
خزانے سے عطیہ کی گئی ہیں ان آیتوں کو خود بھی سیکھو کہ وہ آیتیں رحمت،
قرب الہی کا سبب اور دعا بھی ہیں اس حدیث کو دارمی نے مرسل

روایت کیا۔

حضرت کعبہ معنی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کے حق میں جو دعویٰ کیا تھا اس کی تصدیق کر دی۔
(ردالمحتار)

روايتي

ہر ایک ہی جہت کا جواب دے گا اور دانی

کون ہے اور قرآن کریم کا کہن سودہ لیکچر اور ہر چیز کا خلاصہ سودہ لیکچر
قرآن کریم کا خلاصہ قصار، مفصل، ہوش و حیرات سے آفریقہ تک ہے۔

روزی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن و
جلال بڑا سے لہذا قرآن کریم کا احسن و جمال سورہ وطن سے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا جو شخص ہر شب سورہ قد کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ نہیں
جیتا نہ ہوگا بلکہ اس حدیث اپنی صاحبزادیوں کو پہنچاتے ہوئے واقعہ یہ ہے کہ حکم
فرماتے تھے۔ رخصت کرنے والوں مدینہ میں پہنچنے کے بعد ان کے لیے
نفل کی بات۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتا ہے کہ جو نبی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روئے نہ کرے وہ کافر ہے۔

(والله)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں تو آپے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا اللہ سے ہے اس شخص نے کہا کہ میں غریب و بے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا اتم سے ہوتی ہے لیکن اس نے وہی اللہ کیا جو پہلے کیا تھا اور کہے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورۃ بتا دیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورہ زلزلہ پڑھائی حسب آپ اس سے فائدہ فرماتے تو اس شخص نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوت فرمایا ہے میں اس میں سبقتی نہیں کہہ سکتا اور یہ کہ کہ پشت کہے کہ روانہ ہوگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ مجدد و مرتب ہے۔

والحمد لله رب العالمين

حضرت امین عمر رضی اللہ عنہما وہ بہت کچھ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ایک سو تیس سال پہلے میں ہزار آدمیوں کو تلاوت کونے کی استطاعت رکھتا تھا جس سے عمر میں کیا کس میں یہ استطاعت ہوگی

إِنْ يَكُنْ شَيْءٌ سَنَامًا فَلَنْ سَنَامَ الْعَرَبِ مَوَدَّةَ الْبَقَرَةِ
فَلَنْ يَكُنْ شَيْءٌ لَهَا بَأَدًا فَلَنْ لَهَا بَأَدَ الْعَرَبِ الْمُقْتَلِ
(رواه الدائري)

٢٠٤٦ وَعَنْ عَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْفُلُ شَيْءٌ مِنْ عُرْدِمْ وَخُرْدِمْ الْقُرْآنِ الرَّحْلُ.

٢٠٤٤ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ
لَيْلَةٍ لَمْ يُعِيبْ قَائِدُهُ أَبَدًا وَكَانَتْ أَبُو سَعْدٍ
يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلُّ لَيْلَةٍ.

(رَدَّاهُمَا الْبَرِّيَّيْنِ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

٢٠٤٨ وَتَنْ عَيْيَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ الثُّمُورَ سَبِيحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

٢٠٤٩ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَنَّى رَجُلٌ
 يَسْتَعِي مَتْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبِرْنِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ أَقْبِرْنَا مِنْ ذَوَاتِ السُّقْمِ فَقَالَ كَثُرَتْ
 بَيْتِي وَالسُّقْمُ قَلْبِي وَهَلْكَ لِسَانِي قَالَ فَكُفَّا
 فَنَدَّ قَرِيبُ ذَوَاتِ حِمْرٍ فَقَالَ يَحْيَى مَقَاتِلَيْهِ قَالَ
 الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبِرْنِي مَوْرَعًا مَعَهُ فَأَمَرَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ حَتَّى
 فَدَعَرْتُمْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ قَالَ يَحْيَى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
 لَا أَزِيدُ عَلَيْكَ أَبَةً ثُمَّ أَدْرَكَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِرْهُ الدَّوْبِجِيلُ
 مَثَرَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

٢٠٨٠ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ
 إِلَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ

کدھ دھندھ ہزار آیتیں پڑھ کے تب ہی علیہ السلام نے فرمایا ایک تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کدھ سورہ الحکم انکا شریک خداوت کرے۔

(شعب الایمان)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرتے ہیں کہ آپ فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ افعلا کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک کوئی تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو تیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے اس موقع پر جناب کریم رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یا رسول خدا اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنائیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل سبہ پایا ہے۔

(دری)

حضرت حسن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو مائے شب میں دوسو آیتوں کی تلاوت کرے گا اس کے لیے چھدی رات عبادت کا ثب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیت کی تلاوت کرے گا اس کو تین سو رات عبادت کا ثب لکھا جائے گا اور جو سال تک روزانہ صبح کو ایک تہ نطاس کے برابر پڑھے گا تو گول نے معلوم کیا انسان کی یہ ہے تو اپنے فرمایا بار ہزار۔

(دری)

تلاوت کے آداب

پہلی فصل

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینہ سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ دمی سے گردن نکالتے ہیں۔ (مستحق علیہ السلام)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے جنت بری ہے کہ

الْعَمَلُ الْبَرُّ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَعِينُكُمْ كَعَدُّ كَلَامَاتٍ يُقْرَأُ لَهَا كَلَامٌ وَكَلَامٌ

(دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شعب الایمان)

۲۰۸۱ ^{۶۵} وَعَنْ سَوِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُوسَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ نَبِيٍّ لَهُ مَقْعَدٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ كَرَأَ وَهَلْ بِرَبِّهِ مَرَّةً يَوْمَئِذٍ لَهُ بِهَا مَقْعَدٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ كَرَأَ قُلْ لَيْسَ بِي نَبِيٌّ مَرَّةً يَوْمَئِذٍ لَهُ بِهَا مَقْعَدٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَفْهَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُنْتُ كَرَأْتُ قُلْ هُوَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْهَمُ مِنْ ذَلِكَ -

(دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۸۲ ^{۶۶} وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَلِلَّيْلَةِ وَمَنْ كَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ لَيْلَةٍ وَمَنْ كَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ إِلَى الْآخِرِينَ أَصْبَحَ وَكَهْ يَسْطُرُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قُلُومًا وَمَا الْوَسْطَاءُ قَالَ يَمَّا عَشَرَ الْعَمَلِ

(دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

آداب التلاوة

۲۰۸۳ ^{۶۷} عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوْلًا لِيحْيَى نَفْسِي بِهِ لَوْ أَشَدُّ نَفْثًا مِنَ الْإِبِلِ فِي مَعْيَهَا (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۴ ^{۶۸} وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَى مَا لَا أَحَدٌ يَحْفَظُ

يَقُولُ مَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَكَيْفَ بَلَغَ نَبِيُّكَ وَاسْتَكْبَرُوا
الْعَرَبُ قَوْلَهُ أَشَدَّ نَفْسِيًّا مِنْ مُلْكِهِ وَرَأَى الْجَلِيلُ مِنَ
النَّبِيِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَلِيٌّ)

۲۰۸۵ وَعَنِ ابْنِ خُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ مَقَلُّ صَلَيبٍ الْفَتَانِ كَمَقَلِّ صَلَيبِ
الْإِبِلِ الْمُعْقَلُونَ فَاهْدِ عَذْبَهَا أَمْسِكْهَا فَانْ
أَمْلَقْهَا فَخَبَتْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۶ وَعَنْ مُنْذِبِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمُ الْغَدَاتِ
مَا أَهَمَّتْ لَكَ عَمِيرٌ فَلَوْ تَكُونُ لَهَا الْخَلْفَةُ فَتَمُوتُ
عَمِيرٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۷ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ عَنْ كَيْفَ كَانَتْ
فِرَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ
مَدَامَةً كَمَا يَسُودُ الْفَرَسُ الْوَحْشُ الْوَحْشُ
يَسُودُ يَسُودُ الْوَحْشُ يَسُودُ الْوَحْشُ يَسُودُ
يَسُودُ الْوَحْشُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي اللَّهُ يُفْقِئُ قُلُوبَ
بَنِي إِسْرَءِيلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي اللَّهُ يُفْقِئُ قُلُوبَ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۰ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسُودُ الْوَحْشُ يَسُودُ الْوَحْشُ يَسُودُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کچھ الفاظ آیت کو چھوڑ کر کہا اس کے بجائے کہ میں چھوڑ دیا گیا قرآن کا جو
دیکھو کہ عیسیٰ کو ان کے سینے سے نکلنے میں آنا ہی تیرے جتنا کہ اونٹن کی تلواریں
میں نہ تھا اس اور امام مسلم نے اس اضافے کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹن جس بندہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھے دوسلے کی
سی ہے جس نے اس کو دوس سے ہاندا وہاں آگے آگے اس کی خبر گیری کر رہا ہے
تو دوسرا ہوتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جنید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق رہے تو تلاوت
کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو تلاوت کرنے سے رکھو
ہواؤ۔

(متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے حدیث کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے
کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تو
اور تلاوت سے پہلے اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے اور اللہ کو پہنچ کر پڑھتے اس
طرح کہ جس طرح بھی پہنچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو پسند فرماتا ہے
کہ یہاں کی قوم قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی
کے ساتھ کلام کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں
کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۰۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِصْبَاحِ أَقْرَأَ عَنْ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَتَمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكُنْتُ إِذَا أَحْبَبْتُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ بِشَيْءٍ فَحَبَّبْتُكَ عَنْ هَذَا وَتَبَيَّنَ قَالَ حَبَّبْتُكَ الْآنَ فَالْتَمَعْتُ إِلَيْكَ فَارْأَوْا عَيْنًا تَبَيَّنَ وَقَالَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ الْفُرْقَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ قَالَ تَعَمَّ قَالَ وَقَدْ كُذِّبَتْ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ قَالَ تَعَمَّ كَذَرْتُمْ مَبْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الْيَوْمَ كَعَدُّكَ قَالَ وَتَعَمَّ قَالَ تَعَمَّ قَبْلِي - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْأَلَ قَدْ بَانَ الْفُتَّانُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَسْأَلِ وَلَا سَأَلَ وَلَا بِالْعَدُوِّ كَرَأَى وَلَا مَسَّ أَنْ يَسْأَلَ الْعَدُوَّ

۲۰۹۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي وَصَائِهِ مِنْ مَشَقَّاتِ الْمُهَاجِرِينَ قُلْتُ بَعْضُهُمْ يَسْتَبْرِئُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعَدُوِّ وَكَأَيُّهُ يُعَدُّ عَلَيْنَا إِذَا حَبَّ أَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا مَلَكًا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكُنَّا لِلْفَارِسِ فَكُنَّا نَقُولُ مَا كُنْهُمْ يَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَوِمُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الْكَافِي - عَنْ مَنِ امْتَنَى مِنْ أَمْرٍ أَنْ يَسْأَلَ أَمْرًا تَقْبَلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزمِ یردلیٰ افرونتھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن مار رہا ہے میں آپ کے ساتھی تلاوت کروں۔ آپ فرمایا میں کسی اللہ سے سننا چاہتا ہوں اللہ میں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کا لڑکھانہ لگا اٹھا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے" یہی ہر امت کا نبی اور نبی ان پیغمبروں کا گواہ بنائیں گے کیا آیت میں کہ رسول اللہ نے فرمایا "اس کا کافی ہے" رسول اللہ کی طرف سے جو کہ تو اس وقت چشم مبارک آلودہ تھیں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اب کریم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے سنا تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے فرمایا کہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا کیا ہے میں نے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس وقت میری طرف سے جواب دہی تھی کہ میں ایک روایت میں اس طرح عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میں تم سے سناؤں سورہ کہ میں اللہ کی کفر و انکسار کی تلاوت کروں جب ابی نے کہا کیا اب اللہ میں نے میرا نام دیا ہے میں نے علیہ السلام نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر ثمانیہ اسلام کے عیال میں سفر سے منع فرمایا ہے رشتہ دار علیہ لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان ساتھیوں میں قرآن کریم تھا نہ کہ کوئی کتبچہ یہاں تک کہ میں نے کعبہ دشمن کے ہاتھ

میں سے لے لیا تھا

دوسری فصل

حضرت ابوسمید قدوسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے گریز فریب صحابہ مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی پہچانگی اللہ نامنا سب اور بچے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کر رہے تھے صاحب نماز ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام غریبوں اس

مَعَهُمْ قَالَ فَجَعَلَنِي وَسَطًا لِّبَيْنِهِمْ وَبَيْنَا
شُعْرًا قَالِ يَسِيدِهِ هَكَذَا فَتَحَكَّمُوا وَبَدَّعَتْ
وَجُودُهُمْ لَهُ فَقَالَ ابْنُ زُرَّابٍ مَحْكَمٌ
مَعَالِيَهُ التَّهْمِيحِيْنَ بِالنُّوْرِ الشَّادِيْ تَوَمَّرَ
الْوَيْيَمَةُ مَدَّ خُلُوتِ الْعَبَّةَ قَبْلَ اَعْيَانِ النَّاسِ
يَبْصُورُ يَوْمَ ذَا الْوَلَدِ خَمْسًا مِائَةً سَلَمَةً
(رواه ابو داود)

ابن زرارہ سے روایت ہے کہ

۲۰۹۵ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ الْفَرَسَ بِأَمْوَانِكُمْ
(رواه احمد و ابو داود و ابن ماجه و الدارقطني)
۲۰۹۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَتَّقِي
الْعُرَانَ ثُمَّ يَشَاءُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامِ اَجَدًا
(رواه ابو داود و الدارقطني)

۲۰۹۷ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِهْتُ يَمَنَةً مِّنْ قَرَأِ الْعُرَانَ
فِي اَنْكَلٍ مِّنْ ثَلَاثٍ -

(رواه الترمذي و ابو داود و الدارقطني)

۲۰۹۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَاوِزُ بِالْعُرَانِ
تَحَالِبَاوِزُ بِالْمَدَنَةِ وَالْمُسَيَّرُ بِالْعُرَانَ كَالْمُسَيَّرِ
بِالْمَدَنَةِ (رواه الترمذي و ابو داود و الدارقطني و
قال الترمذي هَذَا اخْبَارٌ حَسَنٌ مَُّوَّيَّحٌ)

۲۰۹۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّيَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَقْبَلَ بِالْعُرَانِ مِثْلَ اسْتَحْلٍ
مَّتَّارَةً - (رواه الترمذي و قال هَذَا اخْبَارٌ يَسِيْرَةٌ
إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي)

۲۱۰۰ وَعَنْ الْكَلْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

فرشتے لمبریل کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن
کے پاس سے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس دو کول دیکھیں ان کے
پاس بیٹوں پر چڑھ رہی تھی شہادت کے وسط میں بیٹے کا گھول ایک کتا
بیٹا ہو جائے پھر چاہے شہادت کے فرمایا اس طرح حضرت بناو لہذا سب جنت
کر بیٹے کو سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا
اے مہاجرین کے مریب گرو تمہیں قیامت کے دن کی مکمل ہدایت ملے گی
تمہارا اول سے نصف یوم بیشتر جنت میں داخل ہو جائے گا وہ نصف
حضرت ہار بن عاص بنی النضر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ذات کے ساتھ قرآن کریمت دو - یعنی من قرأت
اختیار کردہ (والحمد للہ العالیٰ ابن ماجہ - دارمی)

حضرت سعد بن جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ دنیا
کے دن سب کریم سے حالت مہزاد میں ہے گا۔

(ابو داود - دارمی)
حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ دنیا
و اس کو کچھ بھی نہ ملے گا۔

(ترمذی - ابو داود - دارمی)
حضرت عمر بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی آواز سے تلاوت کو نہ والا ایسا ہے جیسے
علی کا دل صدمہ کرے والا اوہ آہستہ قرآن پڑھنے والا قافوشی کے ساتھ
صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابو داود - نسائی - صاحب ترمذی نے
نے فرمایا یہ حدیث حسن فریب ہے)۔

حضرت حبیب بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پڑھنا جیسے یہ قرآن کے حرام کئے ہوئے
کو حلال بنانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی
نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابی ہیکم سے وہ علی بن ابی ہریرہ
سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اللہ عنہما سے حسن ہے

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابی ہیکم سے وہ علی بن ابی ہریرہ

صل اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں حیات لکھا کہ انہوں نے سنا کہ
نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

(ترمذی، المعجم، ۱۰۰، تسائی)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے اس کی ایک روایت ہے وہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام کو منین نے لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شہر صخرہ کی تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے پھر قنوت پڑھتے
پھر الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اللہ توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس
حدیث کی سند حاصل نہیں کیوچہ جناب بیہیث نے یہ حدیث ابن ابی لیثیہ سے
روایت کی انہوں نے علی بن ملک سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ
سے روایت کیا جناب بیہیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح ہے۔
یہ روایت صحیح کی گئی ہے۔

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں جبرائیل
علیہ السلام تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قریب آئے آپ ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اپنی جگہ
پر رہے۔ قریب ایک سیڑھی قدام آئے گی جو تلاوت قرآن کے ساتھ ادا ہو جائے
میں پر صبر کرو لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فرمائی جاوے گا۔
اگر کوئی آخر تک پڑھ نہیں کرے گا (ابوداؤد، شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرآن کریم کو پڑھنے کے لیے اور اہل ایمان کے لیے پڑھنے کو فرمایا کہ
ما تمسکوا بکتابی ولا بکتاب احدی منکم ولا بکتاب احدی منکم ولا بکتاب احدی منکم
میں پڑھیں گے اور ان کا حال ہو گا کہ قرآن کریم ان کے من سے نیچے نہ آئے گا اور
ان کے دل فقیر میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند
کریں گے ان کے دل بھی جتنا پسند فرمائے۔

(شعب الایمان، ۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمایا قرآن کریم کی تلاوت سن صوت

سَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً
مِنْ تَحْتِ قِرَاءَةِ مَنْ تَشَدَّدَ حَذَقًا حَذَقًا۔

(تذکار الترمذی، ۱۰۰، تسائی)

۱۰۱۔ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً تَقْرَأُ النَّاسُ بِهَا وَيُحَرِّفُونَ
الْعِلْمَ بِهَا ثُمَّ يَقُولُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
ثُمَّ يَقُولُ۔ (رواہ الترمذی، ۱۰۰، تسائی) کثرت
استادہا يستعملون لأن الكثرة رذی هذا الحديث
عن أبي أبي مَرْثُومَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ تَحَدَّثَ ابْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ

۱۰۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَتَسْمَعُ الْقُرْآنَ وَتَسْمَعُ
الْقُرْآنَ وَالْعَبْدُ فَقَالَ أَقْرَأُوا كُلُّكُمْ حَسَنًا وَ
سَمِعْتُمْ أَقْرَأْتُمْ تَقْرَأُونَ كَمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنُ
يَقْرَأُونَ وَلَا يَتَحَدَّثُونَ۔ (رواہ ابوداؤد، ۱۰۰، تسائی)

۱۰۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِطُحُونِ الْعَرَبِ وَ
أَهْوَانِهَا قَدِيمًا كَدًّا وَلُحُونِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلُحُونِ أَهْلِ
الْكِتَابِ وَسَمِعْتُمْ تَقْرَأُونَ قَوْمٌ يَتَحَدَّثُونَ بِالْقُرْآنِ
تَحْرِيمًا لِلنِّسَاءِ وَالنُّسَمَاءِ لَا يُجَاوِزْنَ حُجْرَتَهُنَّ مَقْرُوءَةً
فَلَوْ بَعْدَهُمْ وَفُلُوبُ الْبَنَاتِ يُعْمِيقُهُنَّ نَهْمَهُنَّ۔

(رواہ الترمذی، ۱۰۰، شعب الایمان، ۲۲)

(تذکار الترمذی، ۱۰۰، شعب الایمان، ۲۲)

۱۰۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُمْ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ

بِمَعَارِئِهِمْ قُرْآنَ الْعَصُوتِ الْحَسَى سَيَزِيدُ الْعُرَاتِ
حُسْنًا (رَوَاهُ الدَّائِمِيُّ)

٢١٠٥ وَعَنْ طَائِفٍ مِمَّنْ سَلَّ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى النَّاسِ أَحْسَنُ مَوْتًا لِلْقَدِيرِ
 أَحْسَنُ قِرَامَةً قَالَ مَنْ إِذَا تَمَعْتُهُ يَكْسُرُ أَوْتَانَةً
 يَخْسِي اللَّهُ قَالَ طَائِفٌ مِمَّنْ سَلَّ كَانَ كَذَا الْكَ -

(رَوَاهُ الْقَائِمِيُّ)

٢١٧
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْقُرَّانُ لَا تَتَوَسَّدَ بِالْقُرَّانِ وَاتَّلُوا حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ أَتَاوِ النَّبِيِّ وَالْقَهَّارِ وَالْمُسَوِّدِ وَتَعَسَّ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَتَعَلَّلُوا قِرَاءَتَهُ قِرَاءَتَ لَهْوَاتِهِ.

(دَوَاءُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرائت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

روایتی

طاؤس سے مراد دولت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے حقیقت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں حسن صوت اور
حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپؐ فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت
کرتا تو سب سے دل لے کر یہ معلوم ہو کہ وہ شخص غور خدا رکھتا ہے دلاوی
کئے ہوئے جناب خلق میں یہ خصوصیت تھی (مداری)

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ ارفاعت کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف ہمیشہ یاد ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے جیسے لگاؤ اور اس کی اس کے حق مطابق تلاوت کرو خواہ مات کے وقت یا نیند میں۔ فرق قرآن کریم مند آدمی کے ساتھ بھی آواز سے تلاوت کرو مضامین قرآن پر غور کرو تاکہ فلاح پائے اور اس قرأت کا اجر فوری طلب کرو کیونکہ یہ (تاجیخ) شے ہے اس کا سبب ہے۔

رشد و ترقی

اختلاف قراءت کا بیان

چهارم فصل

٢١٠٤ قَدْ خُصِمَ مِنَ الْغَطَابِ قَالَ يَمُوتُ وَنَمُوتُ
بِمَنْ يَكُونُ مِنْ جِزَائِرِ يَمِينِ سُرَّةِ الْمَرْكَبِ عَلَى غَيْرِ
مَا أَكْثَرُ مَا دَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْرَبَ إِلَيْهَا كَمَا نَسِيتُ أَنْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَهْمَلْتُهُ
حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهِ بِرِدَائِهِ فَبَعَثْتُ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرْتُ بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ أَفْ بَعَثْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُرْجَانِ
عَلَى عَيْرِي مَا أَقْرَأَ نَتَبَّهْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُهُ أَفْ مَا أَقْرَأَ الْفَلَاوَةَ
الَّتِي تَبَعْتُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَا أَنْزَلْتِ ثُمَّ قَالَ لِي أَفْ مَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عشاء بیت کہتے ہیں میں نے ہشام بن
عکرم بن حزام کو سہ ماہ قراں پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے
تھے جس طرح کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں
ان سے فوراً انرا مزہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو حدت دی اور قرأت
سے فاصلہ دے کر تو حیران کیا کہ کھٹن میں چاند ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرگراہ
دو عام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سہ ماہ
قرآن کی حدوت اس طرح نہیں کہتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے
میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ازلہ کو چھوڑ دو پھر ہشام سے
فرمایا مجھے سناؤ تو کتاب ہشام نے پہلی ہی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کیا
تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ
مجھ سے فرمایا اب تم پر موصوبہ میں سے یہ حدوت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

قَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُسْرِلَتْ إِنَّ هَذَا الْكُفَّانُ أَثَرُكَ
فَلَنْ تَبْعَهُ أَحَدٌ فَا قَرَأُوا مَا يَسْرُوهُ -

(مَنْعُ عَنِّي وَاللَّغْظُ يُشِيرُ)

۲۱-۸ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ تَوَعَّثْ رَجُلًا قَدِمًا
وَتَوَعَّثْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِحِلَالِهَا
فَوُضِعَتْ يَدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَرَّبَتْ
فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكُفْرَ هَبْهُ فَقَالَ يَلَا لِمَا هَبْتِ
كَأَلَا فَتَقَرَّبَتْ لِرَأْسِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ لَمْ يَتَقَرَّبْ لِمِثْلِكَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱-۹ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ
كَأَنَّكَ تَبْدَأُ بِسَبْعٍ لَقْرًا وَرَأْمَةً أَنْتَرْتَهَا عَلَيْهِ كَقَرِ
وَحَلَّ الْحَرُّ قَرْمًا وَرَأْمَةً يَسْرَى وَرَأْمَةً صَلَاحِيَةً مَتَمَّا
فَصَنَعْنَا الْعُسْرَةَ وَحَلَّهَا جَبِيحُهَا حَتَّى رَسَلُوا أَمْلُو
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ (رَأْمَةً) قَرْمًا وَرَأْمَةً
أَنْتَرْتَهَا عَلَيْهِ وَهَلَّ الْحَرُّ قَرْمًا يَسْرَى وَرَأْمَةً
صَلَاحِيَةً فَاصْرَفْتُمَا السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرَرْتُمَا مَتَمَّا فَسَوَّيْتُ فِي لَيْسِي مِنَ السَّيْفِ
وَلَا رَأْمَةً فِي الْهَامِ وَبَدَيْتُ قَتْلًا رَأْيَ دَسُونٍ أَمْلُو
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّ غَضِبْتَنِي فَتَبَّ
حَتَّى رَفِئْتُ قَوْفُوكَ حَرَقًا قَتْلًا أَنْتَرْتُمَا لِقْرًا قَرْمًا
فَقَالَ يَا أَبَا أَسْوَدَ إِنْ أَبَا الْكُفْرَانِ قَرْمًا
حَتَّى رَفِئْتُ لَيْسِي وَأَنْتَ حَتَّى رَفِئْتُ
كَرَرْتُمَا لِقْرًا قَرْمًا قَرْمًا حَتَّى رَفِئْتُ قَرْمًا
لَيْسِي أَنْتَ حَتَّى رَفِئْتُ قَرْمًا قَرْمًا قَرْمًا
حَتَّى تَبْعَهُ أَحَدٌ وَكَانَ بِحِلِّ رَأْمَةٍ رَدَدْتُ كَمَا
مَنْ أَلَا تَبْعَ لَيْسِي فَكُنْتُ اللَّهُمَّ أَحْمَدُ لَيْسِي
اللَّهُمَّ أَحْمَدُ لَيْسِي فَاحْشَرْتُ الْقَالَ لَيْسِي بِرَبِّ
إِنَّ الْكُفْرَانَ كَلِمَةً مَعْنَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -
(رَوَاهُ شَيْخُ)

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا تو ان کی ہاتھوں میں دو چیزیں تھیں ایک قرآن مجید اور ایک کھنجر۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا تو ان کی ہاتھوں میں دو چیزیں تھیں ایک قرآن مجید اور ایک کھنجر۔

طرح نزول ہو گیا ہے۔ بیشک ہر قرآن مجید سے قراتوں اور سات حرف
پر نقل ہوا تھا تیس جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

(وَمَا هِيَ بِسَلَمِ الْخَطِّ وَرَيْثُ بَوَالِ اسْمِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا تو ان کی ہاتھوں میں دو چیزیں تھیں ایک قرآن مجید اور ایک کھنجر۔
شخص کو قرات کہتے تھے اور اس کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس شخص کے برخلاف سنی قوم اس شخص کو کہتے تھے علیہ السلام کی تلاوت
میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
عرض کیا تو آپ پر وہ جاکرے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپ فرمایا
دونوں ہی صحیحی طرح تلاوت کرتے ہیں لیکن آپس میں اختلاف ہو رہا ہے آپ
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا تو ان کی ہاتھوں میں دو چیزیں تھیں ایک قرآن مجید اور ایک کھنجر۔
اس شخص کو ابوسفار نے کہا اس نے مدینہ میں اس طرح تلاوت کی کہ
علم کے مطابق درست تھی اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے تلاوت
کی اور اس نے شخص سے مختلف تھی جب یہ دونوں ٹانے ٹکرائے تو
تینوں ہی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس شخص
نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا کار کیا لیکن دوسرے شخص نے
اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی علیہ السلام نے ان دونوں کو کھینچ
لا کر وہاں کے تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی
تو میرے دل میں جھوٹا افسوس ہوا کہ میں نے ان دونوں کو کھینچ لیا تھا
اسلام میں بھی یہ واقعہ نبی علیہ السلام نے سب سے پہلے کو معلوم فرمایا اور یہ
مجھے یہ بات ماسی میرے پیسے ہو گی اور خوف الہی مجھ پر ملا کہ میں اس
خلاف کی طرف توجہ نہ کر گیا سو اسے اس موقع پر فرمایا اے ابوسفار اس فرشتہ
قرآن کے کراہے کہ اس کی ایک قرات سے ہر صحابی نے اس سلسلہ میں ہمارے
سے سنا کیا کفران کو میری امت ہمارا فرما کہ تو مجھ کو قراتوں میں پڑھنے
کی تسلی دے لیکن میں نے مجھ کو خواست کی تو میں قراتوں کی تسلی میری
اس کے بعد سات قراتوں میں پڑھنے کی تسلی میری گئی اور اس طرح اس
کو میری امت سال کا سوال کیا تا تو تک لویت آئی پس کہ ہم نے
کھنجر کو ہر دو کھنجر کے سوال کیا ہے تو کھنجر کے سوال نبی علیہ السلام نے
میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کی تسلی دے دی اور میری امت
کو تسلی دے میرے سوال کو میں نے اس کی تسلی دے دی اور میری امت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کتب میں سے مجھے ایک سقرأت پر قرن پڑھایا تو میں نے ان سے ٹکرو کی تو وہ اس قدر قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھوانے لگے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نہایت آئی۔ ابن عباس اب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات اللہ، ران امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال اور حرام میں مختلف نہ ہوں۔

استحقاق علیہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب بھرل سے ملاقات ہوئی تو آپؐ فرمایا جو بھرل میری بی بی تھی اتنی دے پڑھی، امت کی مہانت سبوت بھابھا جن میں بولڈھے بھی ہیں اور بولڈھیال بھی بٹوسے میں جو بٹپکے بکھیا لگئی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب بھرل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر قرآن سات حرف ہم منزل ہمارے دو تہذیبی لیکن اعداد اور اجوداؤد کی سعادت میں اس طرح ہے کہ نہ قرآنوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شیئی ندانی نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایک سعادت میں اس طرح ہے نہ ہی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھرل میری بی بی تھی پس آئے اور علیٰ ترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت بھرل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر قرأت کیجیے لیکن میرا کابل نے کہا ایک سے زیادہ قرآنوں سے پڑھتے جن کی تعداد سات بیکس پینچ یا سنے اس کا ہر حرف شانی ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وراثت کے تھے میں کہ میری زندگی
ایک قصہ گو پر ہو اور تلاوت قرآن کے بعد ایک مانگ رہا تھا اس وقت حضرت
عمرؓ نے اٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام
سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مانگو اور
مغتر یہ ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

رواد و ترمذی

تیسری فصل

۲۱۱۳ عَنْ بَرْزِيْةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَوَّى الْعُدَانَ شَاكَلَ بِرِئَاسِهِ النَّاسَ جَاءَهُ نَوْمُ الْيَقِيْظَةِ وَوَجْهُهُ عَظُمَ كَسَى عَلَيْهِ نَعْمٌ.

(رَوَاهُ الْإِسْلَامِيُّ فِي مَعْبَدِ الْإِيمَانِ)

۲۱۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْنَمُ قَوْمٌ قَتَلُوا الشُّرُوءَ حَتَّى يَبْرُكَ
 عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ.

(رواه أبو داود)

٢١٥ **وَعَنْ عَتَمَةَ** قَالَتْ كُنَّا بِمَعْصُومٍ فَتَرَأَيْنَا
مَنْعُومًا يُرْسَلُ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هَذَا أَلَا تَرَى
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ نَقَمًا نَهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيَّسْنَا
هُوَ يَكُونُ لَهُ إِدْوَعِدَ مِنْهُ رِيَّةُ الْخَيْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ
الْخَمْرَ وَتَكْتُمُهَا يَا أَرْكَاتَيْبَ كَفَرْنَا بِالْحَمْدِ
(مُسْنَدُ عَتَمَةَ)

(مفتی محمد رفیع)

(الہوداؤد)

عقلمند سے روایت ہے کہ تم میں سے جسے ترہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسودہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح تلاوت نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی علیہ السلام نے میرے ہنسنے کی تعریف فرمائی تھی اس نکتہ کو کہ دور ان جناب ابن مسعود کو پہنچنے کا مطلب کے حد سے شراب کی روائی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الہی کی تکذیب کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر مدجاری کرائی۔

دیجیٹل و مسٹریم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یامامی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر مجھے بلایا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب حدیث سے بھرے کہا کہ جناب مولو! مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہاں تک جنگیں بہت سے قتال کی شہید ہوئے ہیں اور مائول نے یہ فرشتہ برکیا ہے کہ اگر اسی طرح قادی شہید ہوئے تب تو قرآن کریم کا بہت حصہ تائبہ گا ان کا اصرار ہے کہ میں حج قرآن کا انتظام کروں لیکن میں نے خود رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمرؓ نے یہ خدا کی قسم یہ جیسے بہتر اور ضروری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کو بچے لیکن اس کی وجہ سے الشرح محدود ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب اس مسئلہ میں میری رائے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق

٢١١٦ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ كَايَسٍ قَالَ ارْتَسَدَ إِلَيَّ
أَبُو بَكْرٍ فَقَتَلَ أَهْلَ الْبَيْتِ مَهْمَةً فَوَازَ عَمْرُ بْنُ الْوَلَدِ
بِعَمَلِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَأَتَّخِذَنَّ عَمْرًا سَاقِيًا فَقَالَ رَأَيْتَ
الْقَتْلَ قَدْ اسْتَعْمَدَ يَوْمَ الْبَيْتِ مَهْمَةً يُعَذِّبُ الْفُقَرَاءَ
وَالْأَهْلِيَّ أَيْبَ اسْتَعَدَّ الْقَتْلُ بِالْفَتْلِ بِالْمَعْرُوفِ
فَيَذَرُ هَبْ كَيْدَ مَيْنَ الْفُقَرَاءِ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَأْمُرَ
بِجَمْعِ الْفُقَرَاءِ قُلْتُ لَعَنَ كَيْتُ تَعْمَلُ شَيْئًا لَمْ
يُفْعَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَمْرُ هَذَا قَالُوا خَيْرٌ فَكَفَّ يَزَالُ يُحْسِنُ لِأَجْعَلِي
حَتَّى شَدَّ اللَّهُ مَسَدِي إِلَى الْإِلَاقِ وَرَأَيْتُ فِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَأَى عَمْرُ قَالَ زَيْدٌ كَانَ أَبُو بَكْرٍ

تم اس کو پیسے کرو گے

إِنَّكَ رَجُلٌ شَاقٌّ عَاقِلٌ لَا يَكُونُ مَعَكَ وَجَدٌ كُنْتَ
تَكْتُمُ الرُّسُلَ لِرُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتَكْتُمُ الْقُرْآنَ كَمَا جَمَعَهُ قَدَّسَ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ مَرَّةٍ
لَقَدْ جَسَدِي مِنَ الْجَبَالِ مَا كَانَ أَثَقَلَ عَلَيَّ
يَا أَسَدِي يَمِنْ جَسَدِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ
تَمَيَّتُ لَقَعَلَوْكَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رُسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ
فَكَوَيْدَكَ أَبُو بَكْرٍ شِدَا جَعَلِي حَقِّي شَرِّهِ
اللَّهُ مُتَدَارِي لِلدَّيِّ شَرِّهِ لَهُ مَدَارِيَّتُكَ تَكْرِي
وَعَمَرَ قَتْلَتْكَ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ
وَالْفَيْحَانِ وَمُدَّوِيَّ الْجَالِ حَقِّي وَحَقِّدَتْ
الْحَيَاةُ سُورَتِ الشُّبُورَةِ مَعَ آيَةِ خُرَيْبَةَ الْفَارِغِي
لَهَا حَيَاتُهَا مَعَ أَحَدٍ عَنِي لَقَدْ حَبَّأْتُ لَمْ
رَسُولٍ مِنَ الْعَرَبِ حَقِّي حَارِثَةُ سَبْرَاءُ
فَكَانَتْ مِنَ الْمُحَنَّنِ حَقِّي آيَةُ تَكْرِي حَقِّي لَمَّا
اللَّهُ لَقَدْ حَبَّأْتُ عَمَرَ حَيَاتُ لَقَدْ حَبَّأْتُ
بَشَرِيَّتُ حَقِّي

(مداد البصائر)

۱۱۴۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُدَيْجَةَ بِنْتَ الْخَلَّابِ
كَبِيرَةً مَدَى حُمَاتٍ وَكَانَتْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ الْكَلْبِ
وَفِي نَسَبِهَا أَرْمِيَّةٌ وَادُّرَيْجَةُ مَعَ أَحَدِي
الْمُرَّانِي مَا لَزَمَ حُدَيْجَةَ أَحَبَّ لَهَا مَعْرِفُ
أَنْبِيَاءُ وَتَعَالَى حُدَيْجَةُ بِمُحَمَّدٍ بِنِ الْأَمِيرِ
الْمُسْتَضِيئِينَ أَذْرَكَ لَهَا الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يَحْتَضِرُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَ
النَّصَارَى قَالَ رَسَلْتُ حُمَاتٍ إِلَى حَقِيقَةِ آتِ
أَرْمِيَّةٍ بِنْتَ الْخَلَّابِ مَنَحْتُمَا فِي الْمَنَاجِي
لَقَدْ سَدَّوْهُمَا الْبِلَادِ مَا رَسَلْتُ بِهَا حَقِيقَةَ إِلَى
حُمَاتٍ مَا سَدَّوْهُمَا بِنْتَ الْخَلَّابِ وَحَقِيقَةُ الْخَلَّابِ

ہے حضرت حیدر فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو بکر نے مجھ سے فرمایا تم جان
لے عقلت انسان ہر معاشرہ کے صلہ و فساد کوئی نہیں کسی طرح جسم نہیں کیا
چلاؤ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت دلی کرتے
رہے ہو۔ لہذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو حضرت یہ نہ ناپسند کرتے ہیں
نہی کہ تم کرو مجھے کسی پیرا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو
میرے لیے اتنا مشکل نہ ہو تا جتنا کام قرآن کریم جمع کرنا میرے لیے مشکل معلوم
ہو اسی نے جناب صدیق سے کہا کہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم یہ صحت
بہتر کام ہے پھر جناب ابو بکر نے اس کام کے لیے مجھ کو کہہ دیا کہ یہاں تک کہ
میرا بھی انشراح صدقہ اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے
صحت ہو کر دیکھ لیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا اور حضور
اکبر کی چھالہ ہا دو لوگوں کے میزوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورتیں
کا آخری سطر پہلے جناب ابو بکر نے لکھا رہی تھی اور مجھے کسی دوسرے
نہیں تھا حدیث ثابت لفظ بہ لفظ رسول من انفسکم راخو سورۃ تکس یا مجبور قرآن
وقت حدیث تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی حدیث کے احادیث و
قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے پاس جناب
حضرت کوئل میں رہا۔

(بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جناب حضرت
ابن عباس حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب
عثمان شام احمد عراقی اور یمنیہ آدھایمان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے
جناب حضرت ابو بکر خلافت قریش کے عہد میں پریشان کر رکھا تھا اس لیے
انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اسے امیر المؤمنین اس امت کی اگلی سے
خبر لیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قرأت کا شکار ہو جائے
جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حضرت
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہیں وہ نسخہ قرآن جو ابیر بن ثابت نے
جمع کیا تھا اسے دیں جس کی نقول کر کہ آپ کو انہیں کہ دیں گے حضرت
حضرت نے وہ مجھ کو جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرت حذیفہ بن
یامیہ سے عبد اللہ بن ابی سعید بن العاص سے بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ منافقت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ غصے، غنا اور سورہ برأت کو انکشاف کر دیا جبکہ سورہ انفال مثالی میں سے اور سورہ بقرہ سے پیشتر (دوسرا آیت ولی) سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی نہیں کھسی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے کی وجہ یہ ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو تو آپ ان حضرات سے فرماتے جو آیات قرآن کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو کھلاں مضمون کی اس آیت کے ساتھ لکھو جبکہ سورہ انفال حدیث میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ بقرہ نازل کے اعتبار سے آخری سورہ ہے اور ان دونوں کے مضامین ایسے ہیں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں حضور اللہ علیہ السلام نے اپنی میاں

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے کفر کا ارتکاب کرے گا اللہ اس سے عتاب فرمائے گا اور اس کی قبر کو آگ بنا دے گا۔

۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا اسْتَجَبَ لَهُ فَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ دُعَاءَ عَبْدٍ إِذَا شَبَّتَ ذَلِكُمْ تَعَزُّزًا وَلَيْسَ عَلَيْهِ الرِّغْبَةُ فَكَانَ اللَّهُ لَا يَتَعَالَى عَنْ شَيْءٍ أَحَدًا.

(رداء مسنون)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَابُ الْعَبْدُ مَا لَمْ يَنْتَابِ خَيْرُ شَيْءٍ أَوْ يَقْطَعُ مَوْزِجَ مَا لَمْ يَنْتَابِ قَبْلَ يَأْسُوهُ اللَّهُ مَا إِلَّا شَوْعَبَاتٌ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَكَمْ أَرَيْتُمْ نَتَابَ فِي فَيْسَتُحْسِدُ وَتَدَا الْإِلَافَ وَيَدَاغُ الدُّعَاءَ.

(رداء مسنون)

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّانِيَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْتَوْدِعِ لَا يَحْبِبُ يَطْلُقُ الْغَيْبَ مُسْتَجَابًا يَسْتَدْرِكُ مَلَكُ شَوْعَبَاتٍ تَلْبَسُ مَا لَا يَحْبِبُ يَحْبِبُ قَالَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ بِهِ أَيْمَنَ وَكَفَّ بِمِثْلِي.

(رداء مسنون)

۲۱۲۵ وَعَنْ تَابِغٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى الْفَرَسِ كَمَا تَدْعُوا عَلَى الْوَلَدِ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْرٍ أَيْمَنَ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْرٍ سَاعَةً يُشَانُ فِيهَا عَهْدٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ. (رداء مسنون) وَذَكَرَ حَبِيبُ أَبِي هَنَابِيسَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمَلَكِ فِي كِتَابِ الْوَلَدِ.

(رداء مسنون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کہے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوند اگر قبول فرمائی تو میری مغفرت فرمادے بلکہ یقیناً اور دعائیت کے ساتھ دعا کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی دوسرے والا نہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب تک گناہ قطع رحم اور جلدی جیسی کتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! دعا سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کہنے والا وہ ہے جس نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہونا دیکھ کر حاکم کہہ بیٹھا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی دعا موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ متعین کر دیا جاتا ہے جو ہر وہ دعا کہے جسے دعا کہنے کے لیے مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی رزق دیا جاتا ہے قبولیت کی دعا کہنے کے لیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جانوں اہل دارالاولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ کہہ قبولیت کی سماعت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔ (مسلم) اور حضرت ابن عباس کی روایت کہ حدیث میں میں مظلوم کو دعا کا کہے و کتاب النکاح میں نفس کی گئی ہے۔

دوسری فصل

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔ (راشد۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۱۲۶ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ عِبَادَةٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ رَبُّكُمْ آذُنًا مُسْمِعًا أَسْمِعْ لَكُمْ. (رداء مسنون) وَذَكَرَ أَحْمَدُ وَالْبُيْهَقِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

(دائرتہ صاف)

۲۱۲۷ **وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَعْرُوفُ الْوَبَاءِ قَوْ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۲۸ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)**

۲۱۲۹ **وَعَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِدُّ الْعَبْدَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَنْقُصُهُ إِلَّا التَّوْبَةُ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۰ **وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ وَمَا سَلَكَ وَرِثَا لَكَ يَكُونُ لَكَ حَتَّى تَجِدَ مَا تَدْعُو بِهِ الدُّعَاءُ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاوِذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۱۳۱ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامِينَ لَعْنَةٍ يَدْعُو بِهَا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّتْ عَنْهُ سَبْعِينَ أَلْفَ شَوْءٍ وَشَكَا مَا لَعَنَ يَوْمَ يَارِثِيهِ أَوْ قَوْلُهُ مَعْرُوفٌ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۲ **وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ أَوْ يَسْأَلُ فَافْصَلُ الْوَبَاءُ قَوْلاً لِقَوْلِهِ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۱۳۳ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ**

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۴ **وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغرب ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سب سے زیادہ معزز اور گہلی چیز جس سے (ابن ماجہ) صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور قریب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ کوئی شے نقصان کو تہہ نہ ملے گی اور اگر کوئی دعا اس کے سبب مرے گا تو اس کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آل دنیاء آئی ہو اسے اللہ تعالیٰ کے ہمد و خود پر دعا کرنا شروع کر دو۔

دعا صبر ترمذی نے اس حدیث کو قریب بتا رہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت عازب بن بل سے روایت کیا ہے۔

حضرت ہامزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ دعا فرما دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بادل کو رفع فرما دیتا ہے جب تک کہ قفس گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

حضرت محمد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو کر دو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھا دے اور ہر سن عبادت و سعت اور فرخی کا اترھا کرے۔ (جامع ترمذی نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدگش ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَّكُمْ مَنْ قُرِعَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاوِ فَبَدَّعَتْ
لَهُ أَبْرَابَ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا لَعَنِي أَحَبَّ
إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُقَالَ الْعَاقِبَةُ.

(دعاء الترمذی)

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَسِبَ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا
الْعَدَاوِ فَلْيُكْرِ الدُّعَاوِ فِي الدُّعَاوِ.

(دعاء الترمذی وقال هذا الحديث غير صحيح)

۲۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَأَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ بِالْإِجَابَةِ فَاغْلُظُوا
أَنَّ اللَّهَ لَا يَكْشِفُ عَنْكُمْ دُعَاوِيكُمْ قَلْبًا قَلْبًا لَا يَكْشِفُ.

(دعاء الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح)

(غريب)

۲۱۳۷ وَعَنْ قَالِي بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَكَلِّمُوهُ
بِمُكَلِّمَاتِ الْكَلِمَةِ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِكَلِمَةٍ تَرْتَدُّ
بِذَاتِهَا أَوْ بِكَلِمَةٍ تَقَالُ سَلُوا اللَّهَ بِمُكَلِّمَاتِ الْكَلِمَةِ
وَلَا تَسْأَلُوهُ بِكَلِمَةٍ تَرْتَدُّ كَلِمًا كَلِمَةً فَاسْأَلُوا
بِمَا دُعِيتُمْ.

(دعاء أبو داود)

۲۱۳۸ وَعَنْ سَكِيَّاتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكِبْتُمْ حَيْثُ كَرِهْتُمْ فَاسْتَعِظُوا
عَبْدًا إِذَا رَفَعْتُمْ يَدَيْكُمَا أَوْ تَبَدُّدْتُمَا سَعْدًا.

(دعاء الترمذی وقال داود والبيهقي في)

الدُّعَاوَاتِ الْكَلِمَاتِ)

۲۱۳۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكِبَ يَدَّيْهِ فِي الدُّعَاوِ لَوْ يَحْكُمُ مَا
حَلَى يَمِينَهُ يَوْمًا وَجَعَهُ.

(دعاء الترمذی)

علیہ وسلم فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کرو اور اس کو کہہ گئے
اس کے لیے رحمت کے دو دھنکھول دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک
بہترین دعا یہ کہ اس سے منافیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا جس شخص کو زیارت محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس
کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیے کہ وہ مسرت اور فراموشی کے عالم میں اللہ سے
کثرت کے ساتھ طلب کرے وہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین
ہو چاہیے اے نبیؐ کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا
(جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو تمہیلوں کا ساتھ چرو
کی طرف رکھو اور اہل حق کی پشت نہ اسے چرو کی جانب نہ چرو اور جب دعا
سے فارغ ہو تو تمہیں کہہ چرو پر چرو اور ایک اور روایت جو صاحب ابن
عباس سے مروی ہے اس طرح ہے کہ اللہ سے باتوں کے مندوبی چرو
کی طرف سے مانگو اور اہل حق کے بیرونی رخ سے طلب نہ کرو اور جب دعا
سے فارغ ہو جاؤ تو باتوں کو چرو سے چرو۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب حق و کریم ہے جب بندہ دعا کے لیے
اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھ
کو خالی دلاں کرے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دعوات کبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو مزید چرو سے پہلے
نیچے دیکھتے۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جو دعائیں تھیں جو محمد کی دعا بہت عمدہ قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمر کی اجازت طلب کی تو آپ امانت نہ کر فرمایا بھائی میں بھی اپنی دعا میں شریک کر لکھوں اور مجھے حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس امانت سے نالاومد کوئی جملہ صریح نہیں دیتا تھا۔

(ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف مذہبون کی تصدیق دیتے ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اختتام کی دعا کہیں نہ کہیں بول۔ دوزخ دار کی دعا جو وہ نظار کے وقت کہے۔ ہام داول کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اور چاند فرمادیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیتے ہوتے ہیں جب کہ فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی ضرورت کروں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قہریت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۲۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ أَجْمَلَ دُعَاؤِ رِجَالِهِ مَا يَرْجُو ذَلِكَ - (رواه أبو داود)

۲۱۳۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْرَعُ الدُّعَاؤِ إِجَابَةً دَعْوَةَ غَائِبٍ بِغَائِبٍ - (رواه الترمذی وأبو داود)

۲۱۳۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَشْأَذْتُ السَّكِينَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمُرِ فَأَوْنِي وَقَالَ أَشْرِكُنَا يَا أُمِّي فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْتَسَا فَعَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَنْفَعَا الدُّنْيَا - (رواه أبو داود والترمذی وأبو داود)

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْعَقَامُ حِينَ يُدْعَوْنَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالدُّعْوَةُ الْمَطْلُوعَةُ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى الْعَمَاءُ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُحْرَقُ لَهَا نَصْرُكَ وَكَوْنُ تَعْتَبُ حِينَ - (رواه الترمذی)

۲۱۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا تُلَاقِي فِيهَا دَعْوَةُ الْمُرَائِبِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَطْلُوعِ - (رواه الترمذی وأبو داود وابن ماجہ)

۲۱۳۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا لَأَمَدُكُمْ رُبَّمَا تَكُونُ فَيُكَلِّمُكُمْ سَأَلْتُ رُسُلَهُ تَعْلِيمَهُ إِذَا انْقَطَعَ لَدَيْهِ رِوَايَةٌ عَنْ نَائِبٍ لِيَسْأَلَ عَنْ سَلَاخَتِي يَسْأَلُهُ الْيَوْمَ وَ

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتی کاسر بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مساجد جواب تا بیت نبالی کی حد تک روایت کو اس

۲۱۳۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا لَأَمَدُكُمْ رُبَّمَا تَكُونُ فَيُكَلِّمُكُمْ سَأَلْتُ رُسُلَهُ تَعْلِيمَهُ إِذَا انْقَطَعَ لَدَيْهِ رِوَايَةٌ عَنْ نَائِبٍ لِيَسْأَلَ عَنْ سَلَاخَتِي يَسْأَلُهُ الْيَوْمَ وَ

حَتَّى يَسْأَلَ شِعْرُهُ إِذَا انْعَلَمَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۴۶ وَ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُبْزَى بِيَاضُ رَأْيَبِهِ -

۲۱۴۷ وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ لِصَبْعَيْهِ حِوَاكَيْنِ كَيْفَ دِيَاخُز -

۲۱۴۸ وَ عَنِ النَّسَائِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا دَفَعَهُ يَدَيْهِ مَسْمُومَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْكَافِيَةُ السَّكَنَةُ فِي الدُّعَاءِ الْكَبِيرِ)

۲۱۴۹ وَ عَنْ يَكْرِ مَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا أَنْ نَدْفَعُ يَدَيْكَ حَتَّى وَنَمُكِّيَنَّكَ أَوْ نَحْمُكَ الْإِنْفِصَافُ أَنْ تُشِيرَ بِرَأْسِكَ وَنَمُكِّيَنَّكَ وَالْإِنْفِصَافُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ حَيْثُمَا وَفَتْ يَدَايَكَ قَالَ وَالْإِنْفِصَافُ هَكَذَا وَنَمُكِّيَنَّكَ وَجَمَلٌ فَلَمَّا وَفَّاهَا سَأَلَنِي سَبِي وَجْهَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۵۰ وَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ دَفَعْتُمْ أَيْدِيَكُمْ يَدَيْكُمْ دَعَا تَمَادَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذِهِ الرَّغِيْبِي وَ إِلَى الْقَدِي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۱ وَ عَنْ أَبِي بَرْكَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدًا مَعَ عَالَةٍ بَنَى بِسُفْيَمٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ قَرِيبٌ مَوْثِقٌ)

۲۱۵۲ وَ عَنْ أَبِي سَوِيْدٍ الْغُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَاتَ فَمُتَّ

طرح نقل کیا کہ ایک کی طلب بھی اللہ تعالیٰ سے کرے اور اگر جوتی کا ترسٹ جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)
حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کو تاج بند کرتے کہ آپ کی بغیر کسی سفیدی نظر نہ آتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو بند کر کے رکھتے تھے۔

حضرت سہل بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے (پہلے دھڑا دھڑا کر کے ہاتھ اٹھاتے) تو اپنے چہرے پر پھر پھینکتے تھے (مذکورہ ہاتھوں سے) دھنیں باقی رہنے دعا استغفار کی نقل کی ہیں۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سوال دعا کرنے کے آداب میں یہ کہ تمہارے ہاتھوں کو گندھ صوفیان کے گریہ کاٹھاؤ اور طلب مغفرت کا ادب ہے کہ، نکل کے ساتھ اشارہ کر دے دھامیں مالا مالا ہاتھ سے کرتے اپنے ہاتھوں کو ہوا کر دیکھ اور دعا میں اس طرح کہ کھانسی کرتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کا اشارہ اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سینے سے اچھے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو ہنسنے لگتے دعا فرماتے اس دعا میں پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح (مذکورہ بتایا ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

يَدْعُوهُ لَيْسَ رَدًّا لَهَا لَمْ يَدْعُهَا قَطُّ مَعَهُ رَحِيمًا لَا يَعْطَا
 اللَّهُ بِهَا أَحَدًا يَكُنْ لَهَا أَنْ يُصَلِّىَ لَهُ دَعْوَةً
 فَلَمَّا أَنْ يَدْعُوَهَا لَهُ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ
 مِنَ الشُّرُوكِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا أَتَى كُتُبًا قَالَتْ اللَّهُ أَكْبَرُ
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ دَعَايَ يُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةٌ
 الْمَطْلُوعِ حَتَّى يَنْتَهِيَ دَعْوَةُ الْعَبْدِ حَتَّى يَصْنَعَهُ
 وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَتِمَّ وَدَعْوَةُ الْغَنِيِّ حَتَّى
 يَجْعَلَ وَدَعْوَةُ الْإِسْرَافِيِّ حَتَّى يَنْقُصَ الْغَنِيِّ ثُمَّ قَالَ وَ
 أَشْرَطُ هَذِهِ الدَّعَايَ لِاسْتِجَابَةِ دَعْوَةِ الْغَنِيِّ يَطْلُوعِ
 الْغَنِيِّ -

(رَوَاهُ الْإِسْنَدِيُّ فِي الدَّعَايِ الْكَبِيرَةِ)

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ ذِكْرُ اللَّهِ أَوْ التَّقَرُّبُ خُذْ أَوْدِي

پہاں فصل

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَعُ قَوْمٌ يَدْعُونَ اللَّهَ إِلَّا حَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغُشِيَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُ اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ عَشْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمِعُ فِي طَلْقِ سَكَنَةٍ قَوْمٌ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَبَلَانُ فَقَالَ يَسْمِعُهُمَا جَبَلَانُ سَبَقَ الْمَنِيَّةُ دُونَ قَالُوا وَمَا الْمَنِيَّةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَوْتُ قَالَ اللَّهُ كَثِيرًا وَاللَّهُ كَثِيرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو
 پھانسی دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ
 دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دور کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا
 فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
 مظلوم کی دعا جو اس کے طور پر ہو مایہ کی دعا جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا
 ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو
 مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو
 مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو
 مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو مایہ کی دعا ہے جو اس کے لیے ہو

دستی دعوات کبر میں سے رعایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ہمارے ذکر الہی کے لیے
 بیٹھتا ہے تو فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں رحمت اُن کو دھاپ لیتی ہے سکون
 اُن کے دل میں آتا ہے اور اُن کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر کرے
 اُن فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 علیہ السلام کہ جس نے راستہ میں جب جیل جہول پہنچے تو صواب سے فرمایا
 جلد پوری ہو جائے کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مغروروں میں تندی کر کے صواب سے
 عرض کیا یا رسول اللہ مغروروں کو کون میں؟ آپ نے فرمایا وہ جو اللہ کا ذکر
 سے یاد کو ہیں اور وہ تین ہیں جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمادیتے کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کہ تم لوگ ادا کرو گے جس سے فیصلہ دو سو مت کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے احسان جنگ ہے اللہ میرا سہارا ہے جو چیزیں مجھے فدیے پر اقرب حاصل کرتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ مومن ہیں جو جنگ خیر خواہ کیسے پیدا ہو ہمیشہ و افضل سکندریہ میرے قریب کہ حصول میں کو شالہ دریا یہاں تک کہ میں سفاس کو محبوب کیا اور میں میں سفاس کو محبوب بنایا یا تو میں اس کی سماعت بن جانا ہوں جس سکندریہ وہ سفاس ہے اور یہاں سے ہوتا ہوں جس سکندریہ وہ کھتا ہے اور ادا حق بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور میں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دعا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب حضرت کیا ہے تو میں اس کی منکر

بُذِّلَتْ مِثْلُهُ

(رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ)

۲۱۶۰ وَكَتَبَتْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَسَّكُورَتٌ يَهُودِيٌّ مَكْرُومٌ يَكْفُرُونَ فِي الطَّرِيقِ يَكْفُرُونَ
 أَهْلُ الْبَيْتِ كَوْنًا وَفِعْلًا قَوْمًا يَكْفُرُونَ أَمَلَهُ تَسَادُّوا
 هُنَّ مَرَّاتٍ عَاجِزَةٌ قَالَ قَبِيضَةُ تَعْرِفُ بَابَ جَنَّةٍ مَعَهُ
 إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ قَبِيضَةُ رَجُلٌ مَعَهُ دَهْرٌ أَهْلُهُ
 يَوْمَهُمْ يَكُونُ عِبَادِي قَالَ يَقُولُونَ قَبِيضَةُ لَكَ
 قَرِيبٌ مَدَنِيٌّ وَيُحْسِنُ دِينَكَ وَبِهِ تَجِدُ دِينَكَ قَالَ
 قَبِيضَةُ مَنَ رَأَوْنِي قَالَ قَبِيضَةُ لَنْ تَرَانِي وَلَا تَرَانِي
 قَالَ قَبِيضَةُ لَيْسَ لَكَ رَأَوْنِي قَالَ قَبِيضَةُ لَنْ تَرَانِي
 كَأَنَّمَا أَتَيْتَ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ كَسْبَةً أَوْ
 أَتَيْتَ لَكَ كَسْبَةً قَالَ قَبِيضَةُ مَتَى يَسْتَكُونُ
 قَالُوا يَسْتَكُونُ لَكَ الْبَيْتُ قَالَ يَقُولُونَ وَهَلْ رَأَيْتَ
 قَالَ قَبِيضَةُ لَنْ تَرَانِي وَلَا تَرَانِي مَتَى رَأَوْنَا قَالَ يَقُولُونَ
 كَتَبْتُمْ لَنَا رَأَوْنَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا رَأَوْنَا كَأَنَّمَا
 أَتَيْتَ عِيَالَهُمْ مَتَى رَأَوْنَا أَتَيْتَ لَنَا حَلَّتْ وَأَهْلُهَا مَتَى
 رَأَوْنَا قَالَ قَبِيضَةُ يَتَعَزَّوْهُ دُونَ قَالَ يَقُولُونَ مَتَى نَرَانِي
 قَالَ يَقُولُونَ لَعَلَّ رَأَوْنَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا قَالَ
 تَارِبٌ مَتَى رَأَوْنَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا قَالَ
 يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا كَأَنَّمَا أَتَيْتَ مَتَى رَأَوْنَا أَتَيْتَ
 لَنَا مَتَى قَالَ قَبِيضَةُ قَالُوا لَيْسَ لَكَ أَلَيْتَ قَدْ
 كَتَبْتُمْ لَنَا قَالَ يَقُولُونَ مَتَى يَتَنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ
 فِيهِمْ قُلُوبٌ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالُوا جَاءَ بِسَلْمَةٍ قَالَ
 هُوَ الَّذِي كَتَبَ لَنَا يَتَنَزَّلُ مِنْهُمْ رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ
 وَفِي رِوَايَةٍ مُشْلِيهِ قَالَ إِنَّ لِي مَكْرُومًا سَيَأْتِي
 كَسَلًا يَتَنَزَّلُ سَعَالِي الْبَيْتِ كَوْنًا وَفِعْلًا أَتَيْتَ
 وَفِيهِ دُكْرٌ مَعَهُ قَوْمُهُمْ وَفِيهِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
 يَأْتِيهِمْ مِنْهُمْ حَتَّى يَسْلُطُوا مَتَى يَتَنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ

تجارت کا عمل اور کسی کام کے کسب میں تردد نہیں کیا میرے ہند اس وقت کے ایسے
 کسی میں نہ تھا یہ وقت کو ہند نہیں کرتا میں اس کی پابندی کو ہند نہیں فرماتا
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسا کہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کس نے اللہ کے راستوں میں تلاش کرے
 میں اس کو سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور کامل بنائے میں اس کو سب سے زیادہ
 اور سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ
 فرشتے میں ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ
 ظہر و باہر سب کے فرشتوں سے ان کے پاس میں دریافت فرماتا ہے
 کہ میرے ہند کیا کہ ہے میں اس کو سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ
 عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید بکمال تیری بزرگی کا ذکر کہ کہ ہے میں
 نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ
 نے مجھ کو کہا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے
 والے کی قسم انہوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سے
 سب سے زیادہ فرماتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا نبی علیہ السلام
 فرمایا کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے والے اور سب سے زیادہ ذکر الہی کرنے
 والے کی قسم انہوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سے
 جنت کو کہہ کر ان کا کیا حال ہوتا فرشتے میں کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ
 لیتے تو اس کی طرف میں اس کو زیادہ فرمیں گے اور اس کی طرف میں زیادہ
 کرکشی کرتے اور بہت زیادہ رحمت کا اظہار کرتے نبی علیہ السلام نے
 فرمایا اس کے لئے وہ ہند کیا کہ ہے میں فرشتے میں عرض کریں گے کہ وہ ہند
 دیکھا ہے میں دیکھ کر فرماتا ہے کہ کس چیز سے ہند دیکھا ہے میں
 فرشتے کہتے ہیں وہ فرشتے سب کے ہند دیکھا ہے میں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ ہند
 دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں ہند کی قسم انہوں نے دیکھا کہ نہیں دیکھا اب
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ ہند کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے
 کہتے ہیں اگر وہ ہند کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے

[illegible]

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي تَشِيءُ بَيْنَهُ لَوْ شِئْتُمْ
عَلَى مَا تَكُونُونَ عَيْدِي فِي الدَّيْكَرِ لَمَّا فَجَعَلَكُمْ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى نُورِكُمْ وَفِي طَعْنِكُمْ وَكَيْتَ بِنَا
خَطْلُهُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

٢١٩٢ عَنْ أَبِي الدُّنْدُكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَتَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ وَأَرْكَأَهَا
 مِنْ مَوَدِّتِكُمْ وَأَرْفَقَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ
 إِبْنَتِي الدَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ أَنْ
 تَلْقُوا عَدُوَّكُمْ فَتُخَيَّرُوا أَمْثَلَكُمْ وَتُخَيَّرُوا الْخَالِفُ
 قَالُوا بَلَى قَالَ يَوْمَئِذٍ -

(رَوَاهُ مُالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
أَبُو يُونُسَ وَآخَرُونَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ)

١٧٣. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ
إِذَا السَّجْدَةِ مَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَى النَّاسَ خَيْرٌ
فَقَالَ عَلَيْهِ لَيْسَ طَالُ غَيْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الْأَهْلَ الْإِخْلَاقَ فَقَالَ آتَى تَعَارُفَ
الْبَيْنِ وَالْمَعْرِفَةَ رَحِمَكَ رَبُّكَ وَكَرَّمَ شَوْهَ.

(رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ)

۲۱۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ مَا مَدَّ يَدُ بِيضِ الْجَنَّةِ قَدَ تَحْتَوُوا قَالُوا
وَمَا يَدُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَى النَّوْثَةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۱۲ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَعَدَ مَقْعَدُ الْخِزْيَانِ كَمَا أَنَّهُ دَبِيرٌ
 كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْخِزْيَانَةِ دَمْنٌ أَصْلَحَ بِهِمْ مَعْنَجًا
 لَا يَدْرِي أَنَّ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْخِزْيَانَةِ

خداوند کی جگر بندگی ۛ الہود اور ۛ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اگر کوئی آدمی مہینے میں جو ایک ہجرتِ نبوی اور وہاں اللہ کا ذکر رکھ کر کسی قوم کی حیثیت مردہ گئے کی کسی بدعتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (راحمہ اللہ وافرہم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایک مجلس میں آئیں جسے آدمی مجلس میں نہ آئے کہ اگر کیا اہل نبی علیہ السلام پر دودھ شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے عشاء کا سہیہ ہوگی اگر نہ تو ان پر ہے اگر تو ان کی محضرت فرمائے گا اور ہمارے گا تو محضرت عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
برکلام اس کے قصہ حال ہے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں تھا خواہ دین کی کے عموماً
اللہ عزوجل سے روئے کرے اللہ کے۔

راہی ماحول لیکن عام تہذیبی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے،

حضرت ابن عربی رحمہ اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اہل لغت کو ذکر الہی سے قاضی نہ کرو کیونکہ تمہاری زبان وہ کھٹکے گا ذکر الہی سے غافل ہو جاؤ گے اور شقاوت قلبی کا سبب بنو گے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب بن جائے۔

دقتی

حضرت نوبان مدنی اللہ عنہ نے دیت کھانے کی جب آیۃ والدین کے حکم سے
 اللہ سبب بلفضہ نازل ہوئی تو ہم روزانہ جسکی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر
 میں تھے اس وقت پچھن صلائے میں کیا یہ آیت تو سونے اور چاندی کے
 پائے میں نازل ہوئی ہے اگر میں یہ چیل جاؤں گا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم
 اسی کو لیجئے اس وقت نبی علیہ السلام سفر فرمایا بہترین دولت یادانی یہی
 مشغول رہنے والی زبان اور شکر کہنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیکری
 اس کے ایمان پر مدد کہنے والا ہے (راحمہ ترمذی - ابن ماجہ)

(توہ آحمد والرحمنی واجب ملکہ)

تیسری فصل

[illegible]

(روای مسند)

[illegible][illegible]

مَدَنِيَّتُكَ عَزِيْزَتِيْ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ
مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے کھائے ہوئے ہو تو
لوگوں نے کہا ہم یہاں دُرُکرائی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہؓ نے کہا خدا کی قسم
کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے
بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہؓ نے کہا میں نے تمہیں تربت لگائے کہ یہ قسم سنی کہا
جے میں نے تم لوگوں کے مقابل میں حضور علیہ السلام سے بہت کم مددیں لیں
کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو
ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم دُرُکرائی
لہذاں کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس سے ہمیں حمایت کی دولت
سربراہان مہر کا احسان فرما باپ نبی علیہ السلام نے فرمایا مدد کی قسم کیا تم اس
جمع ہوئے عوام لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کہ اس کو سنا اللہ کس چیز
نے کشا خدیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے
کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل امینؑ نے انکو مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ
جو مل تم لوگوں پر جا لگے گا مجھ میں نور کرے (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے لوگو پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتا دیں جس پر میں تنکیر کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تاکہ ان زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔
(ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)۔

حضرت ابو سعید منی اندھ حضرت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے، اللہ قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں۔ سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا: مگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری تموار ٹوٹ جائے اللہ تم کو جہاد و جہاد میں بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔
(احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۷۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَائِعٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ شَمَسَ وَإِذَا فَتَلَ دَسَسَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَحْقِيقًا)

۲۱۷۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَذَبُوا اللَّهَ فِي الْغَايِبِينَ كَأَنَّهُمْ تَابِلُ الْفَارِجِ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْغَائِبِينَ كَقُصْبِ الْخَضِرِ تَجِدُ يَابِسَ فِي يَدَائِهِ مِثْلُ الشَّجَرِ وَالْحَضَرَاءُ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْغَائِبِينَ مِثْلُ مَسْحَاقٍ فِي بَيْتٍ مُعْطَلٍ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْغَائِبِينَ سُرُودُ اللَّهِ مُنْعَدَةٌ مِنَ الْخَبَرِ وَهُوَ سَحَابٌ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْغَائِبِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدْوَيْهِ قُوسِيهِمْ وَكُتُبُهُمْ بِمُؤَادِمٍ وَالْأَجْمَعُ لَهَا رُحْمٌ (رَوَاهُ رِزْقِي)

۲۱۷۶ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي اللَّهِ مِنْ دُكْرَانِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ قَابِلًا وَمُؤَدِّيًا وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۷۷ وَعَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَمَا كَانَ يَقُولُ أَنَا مَرَّةٌ عَبْدِي إِذَا دُكِرَ فِي دُكْرَانِي شَتَاءٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِحَقِّ شَيْءٍ مَعْقَانَةٌ وَ مَعْقَانَةُ الْفُلُوكِ وَكَرَاهُ اللَّهُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا فِي مِثْ عَدَايِ اللَّهِ مِنْ دُكْرَانِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَ وَلَا أَنْ يُصْرَبَ بِسَبْعٍ حَتَّى يَمُوتَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ احتیاط کرے گا ہے تو وہ الگ ہو جائے گا اور حبیب ابن آدم قافل ہو جائے گا تو شیطان دوسرے ڈالے ہوئے ہو جائے گا اس میں مدد کو ملے گا ذکر کیا گیا ہے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھگنے والے اور کابھچا کرنے والا محارہ غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الہی کرنے والا جیسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ - ایک اللہ روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الہی کے واسطے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں بزرگ اور پتھر گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی میں اس کا حقیقی مقام دکھائی دے گا ذکر الہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برہمنوں کو تو بخش دیتے جاتے ہیں۔

(مذہب)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو مذاب النبی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الہی کے (مالک بن مرثی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الہی کے لیے پہنچے ہو تو ان کو کھانا اور ذکر الہی کے لیے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز کوئی ہے اور دل کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے مذاب مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الہی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہاں جہاد بھی حتیٰ اگر تیرے بھائی کو بھی قتل کر دے۔ (بخاری و صحیح ترمذی)

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

پہلی فصل

اسماء علی النبی کا بیان

۲۱۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلُوحِي فِي رُفْعَةِ قُلُوبِهِمْ أَسْمَاءُ
 ثَلَاثَةٍ إِلَّا وَاحِدَةً مَن لَحِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي
 رِوَايَةٍ كُفْرٌ يُرِيدُ الْوَيْلَ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے شانہ و کرامت نام میں۔ سو میں ایک کم جان ہو، مخالفت کرنے کا وہ داخل نیست ہو گا دوسری روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے شانہ و کرامت نام میں۔

(مستحق طبع)

دوسری فصل

٢١٨٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَشْرٌ وَسَلَمَاتٌ وَلَوْ تَعَالَى تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ أَمَّا مَنْ
أَصْبَحَ هَادِئًا دَمَلُ الْجَنَّةِ هَوَانُهُ الْيَدَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيِّمُ الْعَزِيزُ الْحَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
الْعَلِيُّ السَّامِيُّ الْمُتَوَكِّلُ الْعَزَّازُ الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْكَارِهُ
الْبَاسُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُؤَيَّدُ الْمُنِيرُ
الْقَيُّومُ الْبَاقِي الْعَلَمُ الْعَكْبَرُ الْوَلِيُّ
الْحَيُّ الْعَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَنِيُّ الشَّكُورُ
الْقَلْبُ الْكَبِيرُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْحَيُّ
الْعَلِيُّ الْكَرِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الْوَاسِعُ
الْعَلِيمُ الْوَدُودُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الشَّهِيدُ
الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْقَوِيُّ الْقَوِيُّ الْقَوِيُّ
الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْمُبِيتُ الْمُبِيتُ
الْحَقُّ الْقَدِيرُ الْوَاسِعُ الْوَاسِعُ الْوَاسِعُ
الْعَمَدُ الْقَادِرُ الْمُتَعَدِّ الْقَادِرُ الْمُتَعَدِّ
الْأَوَّلُ الْآخِرُ الْغَايَةُ الْغَايَةُ الْغَايَةُ الْغَايَةُ

[illegible]

سَبَّكَ الْقَدَابُ الْمُتَوَكِّلُ الْعَمَلُ السَّوْدُ
مَا يَكُ الْمُتَكَلِّفُ وَالْعَبْلَانِ وَالْإِكْدَارُ
الْمُتَوَكِّلُ الْعَبَايَةُ الْعَبِيُّ الْمُتَعَبِي السَّابِي
الْعَبَادُ الْقَابِيَةُ الْمُتَوَكِّلُ الْقَادِي السَّابِي
الْقَابِي الْقَابِيَةُ الْقَابِيَةُ الْقَابِيَةُ

(رواہ الترمذی فی دلائلہ فی الدعوات الکثیرہ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۸۱ وَكَانَ مِنْ بَيْنِ مَا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْبَدِيعُ
الْقَدِيمُ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا
فَقَالَ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمُ الْأَعْلَى دَعَا
سُبْحَانَ اللَّهِ أَفْطَى وَذَا دُعَائِهِمْ أَجَابَ

(رواہ الترمذی فی دلائلہ)

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ عَابِدًا قَدِ الشَّيْخِ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّجْدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي
فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَفَى بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْدَارِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْنَى
فَقَالَ الشَّيْخُ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهُ
بِاسْمِهِ الْأَعْظَمُ الْبَدِيعُ دَعَا اللَّهُ بِأَجَابَ دَعَا
سُبْحَانَ اللَّهِ أَفْطَى (رواہ الترمذی فی دلائلہ)
الْقَابِيَةُ الْقَابِيَةُ

۲۱۸۳ وَكَانَ اسْمُهُ يَنْتَبِهُ بِرَبِّهِ أَنْ يَقُولَ سَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ اللَّهُ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ
الْأَيْتَيْنِ وَالْعَبَادُ وَالْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ
الْقَدِيمُ وَقَالَ يَنْتَبِهُ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْقَدِيمُ

(رواہ الترمذی فی دلائلہ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

تو کہ کہہ کر کہنے والا بہت بڑا ہے والا معاف کرے والا ہدایت ہر ایک
کائنات کا مالک بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا جمع کو
والا بے ہودا۔ بے پردہ کرنے والا راہ دکھانے والا پیدا کرنے والا
بہت بڑا ہے۔ کائنات کا راز دہن۔ ہر بار۔

۱۔ ترمذی سے روایت کیا کہ یہی ہے دعوت کبیر میں اور ترمذی
نکاح کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس بچے
سال کا تامل کرتا ہوں تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہارا بے نیاز
بچہ تو ہے کسی کو جانا اور نہ کسی سے جدا کیا تیرا کوئی ہمسر نہیں رسول خدا
نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم
میں نے کبھی نہ سنا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمادیتا ہے۔

(ترمذی۔ الدلائل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے
ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب ہمارے پاس
آئے تو ان کے بعد ان کے دو صاحب گماخروا میں تجھ سے طلب کیا ہوں
کہ تم کو تمہارے قریبوں کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات
ہر ان دعا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری
ذات بے نیل و بخشش کی مالک ہے اسے زندہ اور مگر مری کرنے والے
میں تیرے سامنے دست برداروں رسول خدا نے فرمایا اس نازی نے
اللہ تعالیٰ سے اس کا فکر کے واسطے دعا کی اس کا اسم اعظم وہ نام ہے
جب اس کے واسطے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جائے ہے اور جب
مذہب کا دعوت دینے والے سے دعا کی جائے کہ میں اللہ تعالیٰ پر کرم
فرما کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دعاؤں میں پرشیدہ ہے پہلی آیت و اسم
اللہ اللہ لا الہ الا اللہ محمد و آل محمد صریح اللہ تعالیٰ کی پہلی آیت
اللہ اللہ لا الہ الا اللہ محمد و آل محمد صریح اللہ تعالیٰ کی پہلی آیت

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهُ دُعَى السُّبُوحِ إِذَا دَعَا رَبَّكَ وَهُوَ فِي تَكْبِيرِ الْعُزْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَهُ يَدُ الْعَرْشِ وَجُلُّ مُلْكِهِ فِي سَمَاءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھل والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا یہ ہے پھل کے بیٹ میں تھے کہ ان الفاظ میں حق خداوند اترے سوا کوئی سمجھ نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ مُبَرِّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَشَافَهُ فَوَدَّ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ هَذَا مُسَلِّماً قَالَ بَلَى مُؤْمِنٌ مُؤْتَمِنٌ قَالَ وَأَبُو مُؤْتَمِنٍ الْأَشْمَرِيُّ يَشَاءُ وَبَيْنَهُ صَوْتَهُ كَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْسِرُهُ بِقُوَّةٍ لَمْ يَكُنْ أَبُو مُؤْتَمِنٍ بَيْنَ خُرَفَتَيْ الشَّعْطِ لَوْ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَتَدْرِي مَا أَصَنَّا لَكَ سَيِّدًا وَلَمْ نَكُنْ نَدْرِي سَيِّدُكَ كَمْ كُنَّا نَحْمَدُ فَتَكَرَّرَ دَعَاؤُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِأَجْمَعٍ الْبَرِّ إِذَا سُئِلَ بِهِمْ أَهْلِي كَلَامًا أَوْجِبَ بِهِمْ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ بِمَا تَجِدُ وَتَدْرِي قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْتَ الْيَوْمَ لَمْ أَكُنْ سَيِّدِي حَتَّى تَتَنَبَّأَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ تِرْمِذِيُّ)

حضرت مبرید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ شخص کیا کار تو نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے جیسا کہ یہ وہی ہے جس کو جناب الاموی اشعری جند آور سے قرآن کریم کی تلاوت کیں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب الاموی معروف صاف ہوئے اور ان الفاظ میں دعا کی خداوند امیں گواہی دیتا ہوں کہ تو مجھ سے پیارے سوا اور کوئی سمجھ نہیں تو پاک ہے یہ تیار ہے تو نے کسی کو جیسا اور تو نے جیسا کیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں لڑکھا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نے اس ہم کے ساتھ کتاب جس کے درمیان گئے والا ہمیشہ دیا جاتا ہے اور اس کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لکھ لکھ کہ بتا دوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تب میں نے سب سے پہلے جناب الاموی کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہ آپ آج سے میرے بھائی ہیں کہ اگر آپ نے مجھ کو حدیث نبوی سنائی ہے۔

(ترمذی)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر و ثواب

پہلی فصل

۲۱۸۶ عَنْ سَعْدَةَ بْنِ جُبَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّكْلَامِ أَرْبَعُ شُعَبَاتٍ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَرِثَةُ رِوَايَةِ أَحَبُّ التَّكْلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ شُعَبَاتٍ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا يَفْهَمُكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ - (رواه مسلم)

۲۱۸۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلْ شُعَبَاتِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَمِمَّا طَلَمْتُ عَلَيْهِ النَّاسُ - (رواه مسلم)

۲۱۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ شُعَبَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ وَرِثَاةٍ مَرَّةٍ طَلَمْتُ لَكَ يَوْمَ فَإِنْ كَانَتْ وَشَقَّ نَبِيُّ الْيَوْمِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حَمْدُ يَحْيَى وَيَحْيَى شُعَبَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ كَمْ يَأْتِ أَحَدُ زَمَرَاتِهِ يَأْمُرُكَ وَمِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ سَلِّ مَا كَانَ أَوْ رَادَّ عَلَيْهِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمِيدَانِ حَيْثُ مَنَّا عَلَى الْإِسْطَانِ تَحْمِيدَانِ فِي الْبَيْتَانِ حَيْثُ مَنَّا إِلَى الرَّجَائِ شُعَبَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

حضرت سعد بن جباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایا وہ فضیلت رکھنے والے کلمے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھے اور اللہ تعالیٰ کو حمد و ثناء کے ساتھ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کو تہلیل و تکبیر کے ساتھ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ حمد و ثناء پڑھے۔ یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر پڑھنے میں سے جس سے بہت اکبر کوئی کمزور کی بات نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کئی کئی بار پڑھنے کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورتی طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دعا میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ و بکرمہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سورت کی جگہ کے برابر بھی کیوں ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ و بکرمہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے جو زبان پر آسان ہیں لیکن حیران کن ہیں جو باری اور بد بکریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ و بکرمہ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - (مُسْتَقَرٌّ عَلَيْهِ)

۲۱۹۱- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَرَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَالَ أَيْتُجِدُ لَكُمْ أَنْ يَكُيَّبَ كُلُّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ قِمَّتَ كُلِّ حَسَنَةٍ كَيْفَ يَكُيَّبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ بِأَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فَيَكُتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطِئُ حَسَنَةً أَلْفَ خَطِيئَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِهِ فِي تَجْمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَهَنَمِيِّ أَيْبُحُّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ إِلَى عَزَائِكُ دُرَّةً شَعْبَةً ذَاتُ مِقْوَانَةٍ وَبَيْعَتُ بِرُسَيْنِ الْإِسْطَاقِ عَنْ مُوسَى فَقَالُوا دَيْحُكُ وَهَيْبُ الْإِبْهِكَا فِي كِتَابِ الْخُسَيْنِيِّ -

۲۱۹۲- وَعَنْ أَبِي دَرَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْتَكْلِيمِ أَفْضَلُ قَالَ مَا أَصْلَقَ اللَّهُ بِمَوْلَانِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَرَّجَ مِنْ بَيْتِهِ كَمَا تَخْرُجُ جِبْنٌ مَسْلَى الشُّبَّةِ وَهُوَ فِي سَجْدَةٍ لَمْ يَصْعَقْ بَعْدَ أَنْ أَتَاهُ كَهَيِّ حَبَاسَةٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ عَلَى الْخَلَاءِ الْإِنِّي قَارَأْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَةٌ كَلِمَاتٍ تَقْلِقُ مَسْرَاتِ كَوْزٍ نَزَّتْ بِمَا قُلْتَ مُسَدُّ الْيَمْرِ تَوَمَّرَ تَشْمُتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ حَدَّ دَخْلُكُمْ وَرِطْلِي تَقْشِرُ وَرِثَةُ عَدُوِّكُمْ وَمَدَادُ كَلِمَاتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۴- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ أَهْلِكْ وَلَهُ الْعَمَدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ تَرَاثَى مَسْرُوفٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ

اور جو ان کے عظیم میں (مستغرق علیہ)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم کوئی اس علم سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روزنامہ کئے حاضرین میں سے ایک سے اس سوال کیا کہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روزنامہ حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص صبح سویرا سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نام سال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (مشکوٰۃ ص ۱۰۱) صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہی حدیث کہ روایت میں معاف کرنے کے الفاظ ابو ہریرہ سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابو حریرہ کی نقل نے موسیٰ بنی سے روایت کی کہ میں ہزار کالاف نہیں ہے اور میں عیدی سے اپنی کتاب میں لکھا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ سے نکلے فرما کر یہ تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصطفیٰ پر تھی لیکن جب ہجرت کے وقت وہیں تشریف لائے تو مجھے معلوم ہوا کہ فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصطفیٰ پر ہی ہوں میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت آپ نے فرمایا یہاں سے جانے کے بعد میں تمہاری یہ کلمات پڑھے ہیں اگر تمہارے یہاں سے دن کی جلالت کا ان سے عوام نہ کیا جائے تو وہ کلمات دن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ و بحمدہ اللہ و رضی اللہ عنہ مرشد ہمارے کلمات ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اللہ تعالیٰ کی شرفی قدر میں کوئی غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے نام سال

میں سونکیاں کھینچتی ہیں اور اس کے سونگاہ معاف کر دیتے ہوتے ہیں
اور اس دن شام کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے گا اور
انہی کا عمل اس پر عین دالے کے عمل سے فوقیت حاصل ذکر کے گانگر
سوائے اس شخص کے جس نے ان کلمات کی کبر پڑھا اور۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز دی
تھیکر کر شروع کرنا تو سرکاسنے فرمایا تو گواہی ہاں اور پر زنی گرو تم ایسی ذات
کو نہیں پکارتے ہو جو میری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو
پکارتے ہو جو زمین و آسمان پر وہ تمام اس قدر ہے اور وہ تو تم سے
تمہاری سوار علی کی گھٹان کے مقابل میں ذلیل و قریب ہے راوی حدیث
فرماتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس وقت میدان عالم میں فرمایا اس عہد بشر بن
قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع
نکدہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مرد مجھ سے آگاہ فرما
وہی تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(مستحق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم و بحمدہ پڑھے اس کے لیے
جنت میں گھر کا ایک سو خست لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے کو صبح کرنے سے پہلے تو فرشتہ نکلتا
ہے پاک بادشاہ کا تسبیح بیان کرو۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تذکروں یا اذکار میں سے افضل چیز

عَلَيْكَ يَا رَبُّ تَكُنْ لَكَ وَمَا تَنْتَ حَسَنَةً وَمُجِيبَتْ
عَلَيْكَ وَمَا تَنْتَ حَسَنَةً وَمُجِيبَتْ
الشَّيْطَانِ بِرَمَّةٍ ذَاكَ عَلَى نَبِيِّهِ وَكَتَمَ بَيَاتِ
أَحَدٌ لَّا تَقْضَىٰ وَمَا حَقَّ بِهِ إِلَّا تَجِبَلْ عَيْلَ الْكَفَرِ
وَمَنْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۵۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَ
النَّاسَ يَبْتَغُونَ بِالشَّكِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُمَا عَلَى الْفِكْرِ
لَأَنْتُمْ لَا تَدْرُونَ أَحَدَهُ وَلَا عَاثِمًا لَأَنْتُمْ تَدْعُونَ
سَيِّئًا مِمَّا تَحْسِبُونَ قَدْ حَرَمَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَ
أَقْدَبُ إِلَيَّ أَحَدُهُمَا قَدْ هُنِيَ ذَا جُلُومٍ قَالَ
أَبُو مُوسَى وَأَنَا خَلَقْنَا أَهْلًا لَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا يَا اللَّهَ فِي نَفْسٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْتَ
كَيْسَ أَتَاكَ مِنْ كَثَرِ قَرْنٍ كُنْتُ وَالْجَنَّةُ فَكُنْتُ
بَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا يَا اللَّهَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ
بِحَمْدِهِ غُفِرَتْ لَهُ تَسْلُكُهُ فِي الْجَنَّةِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۹۷۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَسْجِدٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَ
يُكَادِي سَيِّئَهَا الْمَلِكُ الْقَدُّوسَ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۹۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ

اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ

(وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ عَالِمُ الْغُيُوبِ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّكْرَ مَا شَكَرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَمْدِهِ

۲۲۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ

(وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَقِّهِ الْإِيمَانُ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّكْرَ مَا شَكَرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَمْدِهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ

(وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَقِّهِ الْإِيمَانُ)

۲۲۰۲ وَعَنْ أَبِي سُوَيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّكْرَ مَا شَكَرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَمْدِهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِيهِ رُفْعَةُ الْوُجُوهِ

(وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَقِّهِ الْإِيمَانُ)

ذکر اللہ کی وحدانیت کا ذکر اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان کی اس نے اللہ کا شکر کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں لایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اللہ تعالیٰ میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کی حمد کیا کہ خداوند اچھن کلمات کی تعظیم فرما جس سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھے دعا کروں۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

۴ ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری حمد کی وہ میری حمد کرے

۲۲۰۶ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

موسطانی، مکمل ہے (اور دائرہ) جامع مسجد ترمذی سنہ ۱۲۸۱ھ میں خراب ہو گیا۔

حضرت امام بہرہ روضی الشہ عتہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

۲۲۰۶ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

نے فرمایا کہی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے و جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

حضرت عبدالقدیر بن محمود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہیں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ و نیکو ہے اور جہنم کی مٹی کھانا کی طرح ہے اللہ اس میں شجر کاری بجان اللہ و محمد ﷺ والا اللہ و محمد اکبر ہے۔

جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اس حدیث پر غور کیا تو اس میں جرات میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا ﷺ سے فرمایا یا سہیلان اللہ الا انشاء و سبحان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کرو اور انہیں انکلیوں پر شمار کرو کیے عوان سے سوال کیا جسے اللہ و شہادت و بی گئی اور تم ان سے فاضل نہ رہو ورنہ رحمت اسی سے فراوانی کر دیئے جاوے گے۔ (ترمذی۔ الجود الکرم)

تیسری فصل

حضرت عبدالقدیر بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا ﷺ سے مکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کہتا رہوں تو میرا گناہ نہ ہو فرمایا لا الہ الا اللہ و عدۃ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا و اللہ شہید و سبحان اللہ رب العالمین ماحول و لا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف ہیں میں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللہ غفر لی و لا حقنی و ابدنی دار زقنی و دعائی مدوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے ماضی فرمایا یا نہیں۔ (مسلم)

اللہ عنید و سکر ما قال عبد لا الہ الا اللہ مستغفر
تقطر لہ فی جنت لہ انوار استواء حتی یغفر الذنوب
العرش ما اجتنبت الکبائر۔

(رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب)
۲۲۰۷ و عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لقیث ابراہیم لیلة اشری یوم
فقال یا معتمد اعدا اقلک منی السلام و لغیرہم
ان الجنة کلینہ الشجرة عندہ السما و الارضا
فہما و ان وراسہما سبعان املو و الحمد یلہ و
لا الہ الا اللہ قالہ اکبر۔

(رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث حسن
غریب مستاد)۔

۲۲۰۸ و عن یسیرہ و كانت من التہذیب قالت
قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم
بالتسبیح و التہلیل و التثلیل و اخذت
بالا کا و ل ما لہن مسکرات مستطقات و لا
تغفلن فتنسین الرحمة۔

(رواہ الترمذی و اکبر و اکبر)

۲۲۰۹ عن سعید بن ابی وقاص قال جاء اخراہی
ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علیکم
کلاما اقرلہ قال قل لا الہ الا اللہ و عدۃ لا شریک
لہ اللہ اکبر کبیرا و الحمد یلہ و کثیرا و سبحان
اللہ رب العالمین لا حول و لا قوۃ الا باللہ
العزیز العلیہ قال فہو لا یزنی کما فی فقال
قل اللهم اغفر لی و رحمتی و ارحمتی و
ارحمتی و عافیتی شلفہ السرا و عفی فی
عافیتی۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گور
ایک خشک درخت پر بھی آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے جھڑنے
لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر یعنی سے بندہ کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جس طرح
اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔ اس قرآن کے روایت کیا اللہ کی
کوہ حریف غریب ہے۔

حضور کمال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت
رکھو کیونکہ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ راوی حدیث جناب
کمال فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ دعا منہا من اللہ والا
اللہ ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے متردد واز سے دور فرما
دیگا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقیر نے رجاء قربانی نے
فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب کمال کی سماعت
حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہ مانگے یہاں تک کہ
علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ تم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ بتاؤں جو جنت کے دروازوں میں سے
عرش کے پیر علیہ السلام لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں
سب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ مسلمان لایا اور اس نے خود کو میرے
سپہر کر دیا (روایت کہیں)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ
حقوق کی جہالت اور الحمد للہ کفر شکر ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ شاہین
ہے اور اللہ اکبر کا اعتراف آسمان اور زمین کے درمیان ظاہر کر رہا ہے
جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو سب کریم فرماتا ہے بندہ
اسلام لایا اور خود کو سپہر کر دیا۔

(مذہب)

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ قَابَسَهُ الْوَرَقَ فَصَرَّهَا
يَقَعُهَا فَنَكَا نَكَدَ الْوَرَقَ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لَسَاقُ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا يَسَاقُ ذَرَقُ هَذِهِ
الشَّجَرَةِ.

(رواه الترمذی وقال هذا الحديث قريب)
۲۲۱۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَوْلَانِ قَوْلُ الْبَشَرِ
قَالَ سَمِعْتُهُ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ وَلَا مَسْجُودَ إِلَّا لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَثُفَ اللَّهُ
عَنْهُ سَبْعِينَ مِائَةً أَلْفَ مَرَّةٍ أَوْ تَقَارِبُ الْقُرَى
(رواه الترمذی وقال هذا حديث قريب)
يُسْتَعْمَلُ وَمَكْمُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَذَلِكَ مِنْ
لِسَعَةِ قَلْبِي وَإِنَّ أَيْسَرُهَا الْقَوْلُ.

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَلِمَةٍ تَنْفَعُ الْعَرَبَ مِنْ كَلِمَةِ
الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
أَسْلَمَ عَبْدِي وَأَسْلَمَتْ رَوْحُهُمَا أَلَيْسَ ذَلِكَ
بِالْحَوَاتِ الْكُفَى.

۲۲۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَمِنْ صَلَاتِ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
كَلِمَةُ الْإِيمَانِ وَالْأَمِينِ قَدْ قَالَ الْعَبْدُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ
وَأَسْلَمَتْ.

(رواه الترمذی)

پہلی فصل

رَدَّاهُ الْبُعَارِيَّ

(روای مشرق)

(دوا: مسهل)

٢٧١٨ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونِي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا
 قَالُوا يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ سَمِعْنَا الظُّلُمَ عَلَى نَفْسِكَ وَبَعَثْنَا
 بِكَ كَلِمَةً مَعْرُومًا فَلَا تَقَالِبْنَا يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَلِمَةً مَسْأَلٌ
 إِلَّا مِنْ هَدْيٍ لَمْ يَسْتَهْدُوا فِي أَهْلِهِمْ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
 حَيَاةُ إِلَّا مِنْ أَلَمٍ لَمْ يَسْتَطِعُوا فِي أَلَمِهِمْ
 يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَاذَا لَمْ تَكُنْ لَمْ يَسْتَطِعُوا
 أَلَمَهُمْ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ تَقُولُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 وَأَنْ أَعْمُرَ الدُّنْيَا جَمِيعًا فَاسْتَعْمُرُونِي
 أَعْمُرْكُمْ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْبِي
 فَتَقْتُلُونَنِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْسِي فَتَقْتُلُونَنِي يَا عِيسَى
 لَوْ أَنَّ أَكُلَّكُمْ أَوْ أَحَدَكُمْ دَلَّكُمْ دَلِيلَكُمْ وَجَعَلَكُمْ كَانُوا
 عَلَى آثِهِ قَلْبَ رَجُلٍ دَاحِيٍّ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

(رہنمائی)

4

4

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ہب کی لکڑی کا پتہ
میں بتھدی کے بارے میں فرمایا سب کریم فرمایا ہے اسے میرے بندوں میں سے
اپنی حالت پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا
ہے تم میں میں اللہ و اللہ و نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص کو اپنی
میں جس کتاب کے ٹکڑے کو میں ہدایت سے نواز دوں۔ تم مجھ سے ہدایت
طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو
مگر جس کو میں غذا اہرم کروں نہ اندا مجھ سے خدا اطلب رو میں تو بھلاؤ
گالے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں لباس عطا
کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہنا دوں گا۔ اے میرے
بندو! تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کے گناہ معاف
کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے
میرے بندو! تم مجھ کو خیر پہنچا سکتے ہو اور مجھے نفع دے سکتے ہو
اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب سے پہلا اور سب سے آخری انسان

الَّتِي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَرَفْتَ تَقَرُّ تَابَ تَابَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ تَابَ تَابَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۴ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ فِي حِينِ يَتُوبُ

إِلَيْهِ مِنْ آثَمِهِ كَمَا تَرَأَتْ رَاحِلَتُهُ بِأَرْضٍ فَلَا وَكَانَتْ

مِنْهُ وَفِيهَا طَعَامٌ وَشَوَابٌ كَأَيْسَ وَمِنْهَا قَالِي

شَجَرَةٌ قَامَتْ حَتَّى فِي يَدِهَا قَدْ آتَتْ مِنْ ثَمَرِهَا

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَرَبَ مَا قَامَتْ وَبَعْدَهُ فَاتَّخَذَ

يُحْيَا صَا لَمْ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْخَوْفِ الْخَوْفِ الْخَوْفِ

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنْتَ رَبُّكَ أَخْلَا مِنْ شِدَّةِ

الْخَوْفِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَابَ عَبْدٌ تَابَ تَابَ تَابَ

أَذْنِبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبِّي أَغْفِرْهُ عَبْدِي أَنْتَ

لَهُ رَبِّي يَعْمُرُ الدُّنْيَا وَيُخْلِدُ فِيهَا غَفَرْتُ يَعْمُرُ الدُّنْيَا

فَمَنْكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنِبْ دَسَّيْتُ فَقَالَ رَبِّي أَذْنِبْتُ

دَسَّيْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَغْفِرْهُ عَبْدِي أَنْتَ لَهُ رَبِّي يَعْمُرُ الدُّنْيَا

وَيُخْلِدُ فِيهَا غَفَرْتُ يَعْمُرُ الدُّنْيَا فَمَنْكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنِبْ

دَسَّيْتُ فَقَالَ رَبِّي أَذْنِبْتُ دَسَّيْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَغْفِرْهُ

عَبْدِي أَنْتَ لَهُ رَبِّي يَعْمُرُ الدُّنْيَا وَيُخْلِدُ فِيهَا غَفَرْتُ يَعْمُرُ الدُّنْيَا

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَرَبَ مَا قَامَتْ وَبَعْدَهُ فَاتَّخَذَ

يُحْيَا صَا لَمْ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْخَوْفِ الْخَوْفِ الْخَوْفِ

رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سورج کے طلوع

ہونے تک بتا قیام قیامت، جاری رہے گا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

نے فرمایا جب گناہ کا اعتراف کرے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے توبہ

اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک

یعنی قیامت تک، اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا ہے گا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ اپنے بند کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جب تم مجھ سے کراؤ

کرسے اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری میں بوسہ کھانے

پینے کا سامان لدا ہو ہو کھو ہائے اور وہ اس کی بازوئی کی امید کھو کر

ایک ماہ دیر رخت کے نیچے پڑ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو نیچے

کریبی سواری کھڑی ہے اور فرط مسرت اس کی مبارکباد کرے بھی کہ

میں خداوند ارحم الراحمین ہوں اور میں تیرا رب ہوں اور خوشی کی

لہذا میں غلبہ کلمات ہی کہہ دے۔

۲۱

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر

بندے نے گناہ کر کے یہ کہا خداوند ارحم الراحمین سے خداوند گناہ خواہ میری

مغفرت فرمائے رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس

کا پروردگار بخشش فرماتے والا ہے اور گناہوں پر مہربان ہے کہ اسے خداوند

میں سے اس کے گناہوں کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ پر ہے

زندگی کے لحاظ کو اتنا رہتا ہے لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہتا ہے خداوند ارحم الراحمین سے گناہ ہو گیا تو

اس کی مغفرت فرمادے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم

ہے کہ اس کا سب گناہ پر مہربان ہے کہ اسے اور مغفرت بھی کر دیتا ہے

لہذا میں نے اس کو بخش دیا پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک نماز گزار

اور ان کو بخش دیتا ہے جس نے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اب وہ وہاں پہنچ کر کہے (متفق علیہ)

۲۲۲۶ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ جُبَلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَعْلَمُ اللَّهُ لِمُتَلَانٍ قُلْتُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الْكُفْرَانِ يَتَنَالَى عَلَى آتِي لَا أُعِيرُ لِمُتَلَانٍ تَوَارَى قَدْ عَفَرْتُ لِمُتَلَانٍ ذَا حَبِطَتْ مَسْجِدُكَ أَدْلَمْنَا قَالَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئُ الرَّاسِ مَوْفِقًا وَأَمَّا لَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى رَبِّيَ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِكَ خَلْقِ نَفْسِي وَآيَاتِكَ مِنَ الْكِتَابِ وَمَنْ فَاتَكَ مِنَ الْكِتَابِ مِنْ نَوْفٍ فَكَانَ مِنَ الْغَبَاةِ فَهَاتَكَ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَ أَنْ يَكُونِي قَهْرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ فَاتَكَ مِنَ النَّارِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِمَا فَاتَكَ قَبْلَ أَنْ يَكُونِي قَهْرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت میں فرمائے گا لیکن جب کہ یہ فرمایا ہے کہ فلاں شخص گناہ کرتا ہے جس میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوند اقدس میرا رب ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھ پر کیا کیا میں تیرا بند ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کہے ہوئے عہد اور وعدہ قائم کروں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری عفو و اہل لغت کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرماتے والا نہیں ہے علیہ السلام نے فرمایا اگر میں کاغذیں ہاتھ میں لال کے ساتھ دوں گا کہ اس کاغذ میں تمام گناہ قوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات گدھا کرے اور دن بھٹکنے سے چلے قوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی نہ ہے

(بہنہ دی)

دوسری فصل

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا عَفَوْتَ لِي وَرَجَوْتَنِي عَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا آتِيَنِي يَا ابْنَ آدَمَ تَوْبَةً لَنْتَ ذُنُوبُكَ خَتَانُ الْخَطَاوِ ثُمَّ اسْتَغْفِرُ نَفْسِي عَفَرْتُ لَكَ وَلَا آتِيَنِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوَ تَجِدُنِي بِعَرَابِ الْأَرْضِ حَمَلًا تَا تَا تَا لَوْ تَجِدُنِي لَا تُشِيرُ لِي شَيْئًا لَا تَكُنْكَ بِعَرَابِهَا مَعْفُورًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثِهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابْنِ آدَمَ تو نے مجھے عیب بھی پہنچا اور مجھ سے رجوع بھی کیا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھ اس کی پرواہ نہیں ہے ابْنِ آدَمَ اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات جہنم سے جہاں ابْنِ آدَمَ اگر میری تجھ سے ملاقات میں حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا تو میں تیرے لیے جانتی ہی مغفرت مقرر کروں گا اور لیکن دوسری نے اس حدیث کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مع ترجمہ کے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب کہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

۲۲۲۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَفَا آفَ

ذَكَرْتُ عَلَى مَنُومَةٍ اِنَّ تُوْبَ عَفْرَتِكَ لَهٗ وَلَا اَنْبَايَ مَا
كُفِّرْتُكَ بِهَا شَيْئًا - (رَدَّاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)
۲۲۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَفَرَ الرَّسُوْلَ عَادَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ حِمْلًا ثَقِيْلًا
وَنُفِيَتْ عَنْهُ حِمَا وَدَمِيْنٌ كُلُّهُ فَدَجَا ذَرَرَ فَذَرَّ حَتَّى يَنْتَفِثَ
لَا يَحْتَسِبُ -

(رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَرَ مَنْ اسْتَفْعَرَ
وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سِتْمِئِينَ مَرَّةً -

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۲۳۲ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَشَرٍ أَدْرَكَ حَطَاءً وَخَيْرُ الحَطَايَا الْتَوْبَةُ
(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ التَّوْبَةَ إِذَا آدَبَ كَانَتْ ثَمَرَةً
سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ وَاسْتَفْعَرَ صُنِفَ قَلْبُهُ
فَلَنْ تَزَادَ زَادَتْ حَتَّى تَمْلُؤَ قَلْبَهُ فَذَلِكَ الزَّانُ
الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مَلَأَ بَلْ تَرَانِ عَلَى قُلُوبِهِمْ شَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنًا
صَوِيحًا)

۲۲۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا كَفَرَ
يُغْفِرُ لَهُ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَفْلَانَ قَالَ وَهَذَا يَكُنْ بِكَ يَا رَسُوْلَ
لَا أَكْبِرُ أَغْفِرُ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي
أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَذَّبْ وَجَلَ عَذْبِي وَجَعَلْ كِي

کی مغفرت کی قدرت لکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کہہ دیتا ہوں اور میری
ذات پہنچا دیتا ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نے استغفار کو اپنا دلیرو بن لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی
تمام مشکلوں کو آسان فرمادیتا ہے اور ہر قسم کے نجات عطا فرماتا ہے
اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے -

(احمد و ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے
مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو اس کی
مغفرت ہو جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا سارے نبی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں
جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی - ابن ماجہ - داؤد)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن
جب وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا
قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی
بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ رنگ ہے
جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان
کے بندوں کے ہاتھوں نے ان کے قلوب کو رنگہ آلود کر دیا ہے -

راشد ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے -
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب
تک کہ اس کا دل گھٹورہ بانی رہتا ہے - (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیرا عرتہ
جہاں کی قسم میں تیرے بندوں کو جتنا تک کہ دوں جان کے جھمول میں
ہے ہر گناہوں کا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

عزت و جمال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک اس کی مغفرت کرتے رہیں گے (احمد)
حضرت مسعود بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لہان ستویں کی رات ہے وہ مسجد کے مغربہ طہورے پورے تک کھلا رہے گا اور یہ کلام نبی کی اس آیت کی تفسیر ہے رب کریم کی جانب سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایمان سے مشرف نہ ہوا ہو گا اس کو اب ایمان مانا کوئی کشف نہ دے گا۔

(دَوَاءُ الْيَرَسِيذِيِّ وَابْنِ سَاحِبَةِ)

٢٢٣٤ وَهَنْ مُعَادِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ٢٣
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطِعُوا الْهَجْرَةَ حَتَّى تَقْطِعُوا
 التَّوْبَةَ وَلَا تَقْطِعُوا التَّوْبَةَ حَتَّى تَقْطِعُوا الشُّمُوزَ مِنْ
 مَغِيرِهَا. (بَدَأَ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْقَائِمِيُّ)

١٢٣٨ وَعَنْ أَبِي لَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْعَلُكَ قَاتِلًا فِي سَبْعَةِ سُرَابِيلَ
 مَعًا بَيْنَ أَحَدِهَا مُجْتَمِعًا فِي الْوَهَادَةِ وَالْأَخَرُ
 يَقُولُ مَذَابُكَ فَيُجْعَلُ يَقُولُ أَخَوِ عَمَّا أَنْتَ وَبِهِ
 فَيَقُولُ عَرَفِي وَرَفِي عَلَى دَعْوَاهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ
 يُسْتَعْظَمُ فَقَالَ أَخَوُهُ فَقَالَ عَرَفِي وَرَفِي أَجِئْتَ
 عَلَى رَقِيبٍ فَقَالَ قَالُوا لَا يَذِيقُ اللَّهُ لَكَ أَهْدًا وَلَا
 يُبْدِي لَكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَكَلًا فَمَقَعَ
 أَرْدَاهُمَا فَا جَمَعَا جُنْدَهُ فَقَالَ لِلْمَذَابِ أَهْلُ
 الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْأَخَرِ أَسْتَوْلِيهِمْ أَنْتَ
 تُنْظَرُ عَلَى عِبَادِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا لَا يَتَّيَّ
 أَهْلُهَا بِرَحْمَتِي إِلَى النَّارِ

(روای احمد)

۲۲۳۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ مَيْمُونٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْمُرُ
الَّذِينَ اسْتَرْفُوا عَلَى الْغُيُوبِ أَنْ تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالم نے فرمایا ہجرت
تو ہے کہ موقوف نہ ہو بلکہ موقوف نہ ہوگی اللہ یہ کہہ گا وقت اس وقت
ہم کہ جب تک کہ سورج مغرب طالع نہ ہو۔
(راوی: ابو داؤد، ترمذی)

[illegible]

حضرت اسماعیلؑ پر یہ روایت کرتے ہیں میں نے صلہ اللہ علیہ وسلم آپ پر آیت تلاوت فرما رہے تھے اسے میرے وہ بندہ تھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اس کی رحمت نامید نہ ہوا

اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ

(رواہ احمد و ابی یزید و فی وقال هذا حديث حسن
عربي و فی شرح الشکوة یعزل بدل یقرأ)

۲۲۳۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَغْيِيرَ

اللّٰهُ تَغْيِيرًا مَّا يَكُونُ أَيْ عَنِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا

(رواہ ابی یزید و فی وقال هذا حديث حسن

عربي و غریب)

۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي دَرْدَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ اللّٰهُ تَعَالَى بِأَعْيُنِ كُنُوزِهِ

مَتَّالٍ إِلَّا مِنْ هَدْيَةٍ فَتَكُونُ الْهَدْيَةُ أَهْلًا كَذَلِكَ

كُنُوزُهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْهَدْيَةِ فَهُوَ كَذَلِكَ

وَمَنْ كُنُوزُهُ مَتَّالٍ إِلَّا مِنْ عَاقِبَةٍ فَكَيْفَ يَكُونُ كَذَلِكَ

أَيُّ دُرٍّ كَذَلِكَ مِنَ الْهَدْيَةِ وَكَذَلِكَ مِنَ الْهَدْيَةِ

لَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَذْكَرُ أَذْكَرُ وَأَجْمَلُ أَجْمَلُ

مَيْتُهُ وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى

فَلْيَبْتَغُوا مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً

بَعْدَ مَنِّكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَذْكَرُ أَذْكَرُ وَأَجْمَلُ أَجْمَلُ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

مِنْ رَبِّكُمْ مَا زَادَ إِلَهُ فِي مَنِّكُمْ جَنَّةً بَعْدَ

وَرَبُّكُمْ وَبِأَيْسَرُ كُنُوزُهُمْ عَلَى أَشْفَى فَلْيَبْتَغُوا

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرمائے والا ہے اور وہ بے نیام ہے

راحم جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہلے صاحب

شرح مشکوٰۃ کی بجائے یحییٰ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ مرثاد ربانی الا اللہ کے

بارے میں سرکندہ و عالم نے کہا! خداوند اگر تو مغفرت فرما تب تو کائنات

کبیرہ معاف فرما تیرا وہ کونف بندہ ہے جس سے گناہ مغفیرہ کا اندھا بن

ہو جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا رب کہ میں نے مرثاد فرمایا ہے میرے ہندم سے سب گناہ ہو گئے

جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں گا خدا تم سے ہدایت طلب کرے گا میں تم کو

ماہد کھاؤں گا اور تم سے سب فقیر ہو کر جس کو میں غنی کروں۔ تم سے ہر

میں تم کو نقد دل کھاؤں گا اور تم میں سے ہر ایک گناہ گار ہے مگر جس کو میں ہدایت

عطا کروں میں تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا

ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری

ذات بے نیاز ہے اگر تم اسے زندہ کر لو گے اور پچھلے زندہ اور

مردہ تر اور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر جمع ہو جائیں

تو میرے ملک و اقتدار میں ایک پھر کے پرکے برابر ہیں اضافہ کر سکیں

گے اور اگر تم اسے الگ پچھلے زندہ اور مردہ سے خشک و تر میرے

متقی بندے کے قلب پر جمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار

پر یکے پر یکے ہو کر کر سکیں گے اور اگر تم اسے الگ پچھلے زندہ اور

مردہ سے خشک و تر جمع ہو کر کر سکیں گے لیکن یہاں سب کو ان کی خواہش

کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی کمی نہ ہوگی جس

طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سونے کو ڈالے تو اس کے سرے

میں جتنا پانی لگے گا وہی اس لیے ہے کہ میں سخی اور بھراؤں اور

وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور

میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں

تو میں کرتا ہوں جو ارادہ عالم و مجاہدین آجاتا ہے۔

۲۲۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ مَرَأَةً مَلَ الشَّعْوَى وَأَهْلُ الْمَخِيرَةِ قَالُوا كَانَ
رَبُّكُمْ أَكْأَهْلُ أَنْ أَتَى كَمَثَرِ النَّعَاقِ فَأَنَا أَهْلُ أَنْ
أَعْلَمَ لَهُ۔

(دُءَاءُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّوَابُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔
(دُءَاءُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ زَيْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي
أَنَّ جَدَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْوَقْعُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّومُ وَاتَّوْبُ إِلَى اللَّهِ غُفْرَانًا وَلَمْ يَكُنْ قَدْ فَرَغَ
وَمِنَ الرَّحْمَنِ۔ (دُءَاءُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ دَاوُدَ لِرَكْعَتِهِ
وَمِنَ أَبِي دَاوُدَ وَابْنُ يَسَارٍ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ حَنْبَلٍ
هَذَا أَحْوَيْتُ عَرَبِيًّا)

حضرت انس نے کہا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ
جائت کہ اوست فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور خشک شہسوار ہے نبی صلی اللہ علیہ
خبر لیا کہ یہ کرم فرمایا کہ ہے میری تن کے خالق ہے کہ لوگ مجھ سے نہیں
اور میں کے طور میں میری خشیت پیدا ہوئی تو میری شان ہے ہے کہ اس کی
مغفرت کروں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ
کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کر رہے تھے کہ فرمایا کرتے تھے
آپ کہتے۔ خداوند امیری توبہ کو قبول فرمایا میری مغفرت فرمادے۔ بیشک توبہ
توبہ کو قبول فرمائے خداوند مغفرت فرمائے خداوند ہے راہ ترمذی ابن ماجہ دارمی
حضرت بلال بن ابی بکر بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام
ہو بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو ادا جان سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا میں نے یہ کلمات
کہے ہیں اس سبب اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے حوالے
معبود نہیں جس کی ذات میں وقیم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی
مغفرت کہی جاتی ہے اگرچہ وہ کلمہ کے مقابلے سے بھاگا ہو یا نہیں
دھرم حسب ہمداد کو نے بدل کہ کہائے جان نام کہتا ہے جبکہ ہر
ترمذی نے اس حدیث کو فرمایا ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایک بندے کے درجات کو جنت میں بلند
فرماتا ہے تو یہ ایک جہد کہتا ہے یہ وہ جہد جس کی طرح مل گیا تو یہ کرم
فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے مل رہی ہے
(احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ جو شخص مردہ کی حالت میں کہتے ہوئے فرما دے کہ وہ اس کی
جہاد ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے
بھیاں ہو یا اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی
ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک یہ کرم

۲۲۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ
بِغَيْرِ الْمَقَالِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَتَى فِي خَلْقِي
فَيَقُولُ يَا رَبِّ غَفِرْ لِي وَلِيكَ لَكَ۔
(دُءَاءُ أَحْمَدُ)

۲۲۴۶ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا
كَأَنَّ بَيْنَ الْمُتَقَرِّبِينَ بِفَيْضٍ دَعْوَةٍ تَكْفَعُهُ مِنْ آبٍ
أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَوْنٍ قَدْ ذَا لَوْ قَفَّتْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قَدَرَتْ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ يُولَى

دنیا والوں کی دعائیں مردوں کو پہاڑوں کی طرح کھکے پہنچاتا ہے اور
نندوں کا پیسہ مردوں کی طرف غنہ ان کے لیے مغفرت کی طلب
ہوتی ہے (مغیب الامیان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے
نام اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی راہن ما جلتا لی نے اپنی کتاب
عمل و مروت میں نقل کیا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ جسے خداوند اچھے لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کرے
خوش ہوں اور برائی کرے کہ تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں (راہن ما
مروت کبیر)

حضرت عائشہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ
بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں، ایک کی نسبت تو رسول خدا
کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ ہیں میں
اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ نہیں کر سکتا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان
ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو کھس
کی طرح بھٹکتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے
بشاہ سے ناک سے اڑا یا اس کے بعد جناب ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے
مسکرا کر دو عالم کی حدیث اس طرح نقل کی میں نے سر کا سے سنا
سب کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے کو من بندے سے
بہت خوش ہو کر بے بقا بعد اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح
ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اترا کہ اس کے ساتھ سواری
اور کھانے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سرگ
لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی
جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گری اور پیاس کا غلبہ ہوا تو ہوشیار
نے چاہا اس پر وہ کیفیت ظاہری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی
تلاش میں ہوتا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہ میں تھا لوٹ کر سوؤں گا
یہاں تک کہ مجھے موت ملے لہذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار
میں بیٹھ گیا لیکن جب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھانے

عَلَى آهِي الْقَبْرِ مِنْ دَعَا أَهْلِ الْأَرْضِ آمَنَّا
الْجَنَائِلَ فَلَقَ هَدْيَةَ الْأَخْيَارِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الرَّحِيمَةَ
لَهُمْ - (رواه الترمذی فی شعب الایمان)

۲۲۲۷ ^{۲۳} وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي يَمِينُ قَتِيلَةٍ فِي
صِرَافَتِهِ امْتَحَمًا رَاكِبًا - (رواه ابن مسعود و
رواه الترمذی فی شعب الایمان و ترمذی)

۲۲۲۸ ^{۲۳} وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ الْيُسْرَى إِذَا أُنْشِرُوا
اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أُنْشِرُوا اسْتَغْفَرُوا - (رواه ابن
مسعود و الترمذی فی الدعوات الکبیر)

۲۲۲۹ ^{۳۵} وَعَنْ الْعَمْرِئِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَثَ لَقِيمٍ قَالَ
إِنَّ الْمَوْتِ بِلَدَى دُنُوبِهِ كَأَنَّهَا فَتَا عِدَّةٍ
تَعْتِ جَبَلٍ يَفْخَأُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ فَلَمَّا الْفَتَا
بَعْدَى دُنُوبِهِ كَأَنَّهَا فَتَا عِدَّةٍ لَقِيمٍ قَالَ
يَوْمَ لَمَّا آتَى يَوْمَ قَدَّ بَهَ عَنْهُ نَهْ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُمَّ أَقْسِرْ بِكَوْبَةِ قَبِيحَةِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ
تَجْهِدٍ شَدِيدٍ فِي أَرْحَبِ دَوَابِّهِمْ لَكُنْ مَعَهُ
لَا حِلَّ لَهُ عَلَيْهِمْ حَلَامَةً وَشَرَابُهُ فَسَوْخَةٌ
رَأْسُهُ فَتَمَارُؤُهُ كَأَنَّ سَيْفَكَ وَكَدَّ ذَهَبَتْ
لَا حِلَّ لَهُ فَطَلَبَهَا خَلْفَ إِذَا أَشْتَدَّ مَسْئُهُ
الْعُسْرُ وَالْمَطْشُ أَوْ مَاشَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْحَبُ
إِلَى مَكَانِي الْكَوْبَةِ كُنْتُ وَبِهِ فَتَمَارُؤُهُ أَمُوتَ
فَوْضَمَ رَأْسُهُ عَلَى سَائِدِهِ لِيَسْمُوتَ فَاسْتَيْقَنَ
قَرْدًا لَأَحْلَتْهُ وَشَدَّ عَلَيْهِمْ زَادَهُ وَشَرَابُهُ
فَاللَّهُ أَشَدُّ قَرْدًا لِيَسْمُوتَ النَّصْبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ

(رواه الشيخان في كتاب البعث والنشور)

۲۲۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مِنَ النَّاسِ كَمَنْ لَا يَذُوبُ لَكَ.

رَدَّاهُ اجْتِ مَلْعَةً وَالْبَيْضُ فِي شَعْبِ
الْإِيمَانِ وَقَالَ تَعَزَّ دِيهِ الْقَهْرَايُ وَهُوَ
مَجْمُولٌ دَفِ شَرْمِ الشُّقَا دُزْدِي عَيْتُ مَوْثِقَا

فرمایا لیکن بعد میں فرمایا یہاں جس سے شرک بھی کیا ہو یہ فقہ و تین مرتبہ فرمایا
حضرت احمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے
جب تک کہ پروردگار عالم نہ صوابا اسے عزم کیا یا رسول اللہ پروردگار کی ہے
تو ہی علیہ السلام نے فرمایا انسان کوئی گت شرک میں موت آئے۔
(پیش کش: کتاب البعث والشفوع)

میں سے ہی رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا اور اس پر پھاڑنے کے برابر غنہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

حضرت عید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکا ہے تو بے کرنے والا ایسا
ہی ہے جیسا کہ اس سے حدود لگائے ہو اور دین ماحرہ شعبہ الایمان
میں پہنچنے سے دعاوت کر کے یہ کہا کہ یہ دعاوت صرف خیراتی سے منقول
ہے جو محمول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے محمول و درائع ہے
دعاوت منقول ہے راوی نے فرمایا نہ امت بھی تو بے کی طرح ہے اور

تو کہنے والا ایسا ہی ہے جس سے صدور گناہ نہ جو احوال۔

قَالَ السَّامُ كُتِبَ قَالَتَا يُبْ كَمَتَا لَا دَسْبَ لَهْ۔

وسعت رحمت الہی

بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ

پہلے فصل

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پس پیش کے ہو رہے ہیں اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعْتُ بِمَنْعِي اللَّهُ الْفَلَاحُ كَتَبَ كِتَابًا فَمَنْ وَجَدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ رَحِمْتِي سَبَقَتْ عَلَيَّ فَضِيلِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ فَضِيلِي۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وَلَوْ بَانَتْ رَحْمَتِي أَنْزَلَ جَهَنَّمَ دَرَجَةً وَاجِدَتْ بَيْنَ الْيَمِينِ وَالْيُسْطَى وَالْبَهَائِشِ وَالْقَدَاوِرِ قِيَمًا يَتَمَتَّعُونَ بِهَا كَيْفَ تَرَاهُمْ قَرِيبًا تَطْلُعُ الرُّحُلُ مَقْلٍ وَلَوْ مَا دَاخَرَهُ اللَّهُ نَسْعًا وَتُسْعِينَ رَحْمَةً يَبْرَحُ رَحْمَتُهُمَا دَرَجَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ لِي عَنْ سَكَمَانَ نَعْمَةً وَفِي أُخْرَى قَالَ قُلَادَا كَانَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَلَمَّا هُمَا يَهْدُوهُمَا الرَّحْمَةُ۔

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبْتُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنَ النُّعُومِ مَا كَلَّمَهُ بِهَيْبَتِهِمْ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَاتَلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ أَحَدٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۸ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنَةً أَقْرَبُ إِلَى أَحَبِّكُمْ مِنْ يَسْرَتِكُمْ تَعْلِيمٌ وَالنَّارُ مِثْلُ دَالِقٍ۔
(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۲۲۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تعداد کو جو ہے لیکن اس میں ایک رحمت نازل فرمائی جو اس پر سب سے زیادہ رحمت اور درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے سب اس میں رحمت اور رحم کہتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی ہا نورانیہ بچے سے رحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ناموس دین میں قیامت کے دن کیلئے بھی ہوئی لیکن بعد وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا رشتہ دار علیہ لیکن یہاں اس نے حضرت سلمان کے والد سے فرمایا کہ اس ایک رحمت اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ ہنسے گا کہ کسی چیز کی نماندگی ہے لیکن ان کا فہم کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی نا امید نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت و عذاب تمہاری جوتی کے تہ سے زیادہ قریب ہیں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَمْسَلْ خَيْرًا
 قَدْ لَاحَظَهُ رَفِيٌّ رَدَّاهُ اسْتَدْرَكَ رَجُلٌ عَنْ لَفْسِهِ
 فَلَمَّا خَصَمَهُ الْمَوْتُ أَدْرَجَ بَيْنَهُمَا دَامَتَا
 فَحَيَّوْهُ ثُمَّ أَدْرَجَا رَضَعَا فِي الْبَرِّ وَنَمَتَا
 فِي الْبَحْرِ قَرَأَهُ لَيْثٌ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيَحْيَا سَلَىٰ
 عَذَابًا لَا يُمَوَّنُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا
 مَاتَ قَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا مَرَّ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ
 مَا فِيهِمَا فَاسْمَا لَبَدَّ فَجَمَعَهُمَا وَخَبَّرَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ
 لِمَ قَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ
 أَنْتَ أَعْلَمُ كَقَوْلِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۰ وَعَنْ مُسَبِّحِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ مِنِّي
 السَّيِّئُ سَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحًا قَرَأَ امْرَأَةً
 مِنَ الشُّبُهَى قَدْ تَعَلَّبَتْ شِدَائِمَهَا كَسَتْهَا إِذَا وَجَّهَتْ
 مَبِيتَهَا فِي الشُّبُهَى أَحَدَتْهَا فَانْصَقَتْ بِسُكُونِهَا
 وَأَضْمَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا السَّيِّئُ سَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَشَدُّونَ هَلْوَءَ طَارِحَةً ذَكَرَ هَارِي الْكَلْبُ
 فَقُلْنَا لَا دَهَىٰ تَغْيِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ
 اللَّهُ أَرْحَمُ رِيَّاءٍ مِنْ هَذَا يَذْكُرُهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۱ وَكَانَ ابْنُ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْنِيَّ أَحَدًا قَسَمْتُكُمْ عَمَلَكُمْ قَالُوا
 وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْتَ
 تَبْتَغِي فِي اللَّهِ مِثْلَ بِرِّ عَمَلِهِمْ فَسَوْ دَوَا وَقَارُؤَا
 وَأَعْدُوا وَدُؤُومُوا وَشَيْئٌ مِمَّنْ الدُّنْيَا وَالْقَعْدُ
 الْقَعْدُ تَهْلِكُوا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۲ وَعَنْ سَيَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا قَسَمْتُكُمْ عَمَلَكُمْ

نے فرمایا ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے دل و خیال کے ساتھ کبھی بھلا
 نہیں کیا مگر ایک عداوت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی
 کی اس نے صرف وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو
 میری لاش کو جلادینا اور میری نصف خاک کو بھی یہ لادینا وہ نصف کو دنیا
 میں دینا خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا
 تو مجھ پر ایسا عذاب بھیگا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا جب وہ شخص مر
 گیا تو دارالہل نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے
 صلیا اور خشکی کو رکھا کہ اس کی خاک کے عداوت کو جمع کریں اس کے بعد
 اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا کہ نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا
 اسے سبقتیرے خوف سے اور تیرے حال سے خوب واقف ہے
 اس کی مرضداشت من کو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی (متفق علیہ)
 حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھانچ
 سے عداوت ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شہر غور
 نظر آتا تو ہوا کہ اس کی حالت سیسے لگائی اور اس کو دھبہ
 پڑتی تھی اس موقع پر رسول خدا ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ
 اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی یہاں خیروں نے عرض کیا جب تک اس کا
 لیس بچے گدہ ایسا کہے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے
 بندوں پر اس رحمت سے زیادہ رحم فرمائے گا -

(متفق علیہ)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی صرف اپنے
 عرض کیا آپ کیا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں نبیؐ مگر
 یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحمت میں ڈھانپ لے گا لہذا اپنے کردار و
 گفتار کو درست کر و طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو میانہ روی
 اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد رُخ و بونہات -

حاصل کرلو (متفق علیہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نذر عذر

میں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چہرہ پر رونگٹا نہ تھا
کرتا تھا لیکن رسول اللہؐ نے اس جملہ میں خال مقامِ رب جنت کا مادہ
فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکا ہونے
اسی خشیت والے جملہ اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا
تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ بولندہ دانگی ناک خاک اکودہ ہو۔

(احمد)

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
غیر دسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس وقت ایک کبیلہ
صاحب سے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کبیلہ میں بھیجی جوتی تھی انہوں
نے ان کو کہا یا رسول اللہ میں گئے جنگل میں گن رہا تھا وہاں میں نے پندہ
کی دوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کبیلہ میں چلایا لیکن ان
بچوں کی ماں اگرچہ میرے سر پہ لٹنے لگی تو میں نے کبیلہ کو کھول دیا تو وہ
بھی کبیلہ میں آگئی تو میں اس کو بھی چھپا لیا اب یہ سب میرے کبیلہ میں ہیں
نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو کھ دے۔ لہذا اس نے
سب کو کھیل سے محال کر کے اپنے مکہ گیا تو ان پر بدوں کی ماں اپنے
بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فطرت میں چھوڑنے لگی اس
موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہاں کی بچوں سے محبت کرنے سے عجب
کرتے ہو اس ذاتِ قدس کی قسم میں نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
چھوٹا تھا تو ایک اپنے بدوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ
طرزِ عمل سے ذرا دیر میں ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہی
چھوڑ دو یہاں سے تہہ نہ اٹھائے تھیں انہیں تھا علیل ارشاد میں وہ شخص
ان پر بدوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم ہی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ
ہلے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے
جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگیا
وہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ السَّائِلَةُ وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِمْ جَعَلْنِي فَقُلْتُ السَّائِلَةُ قُلْتُ ذُنِي قُلْتُ
سَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ السَّائِلَةُ وَلَيْسَ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِمْ جَعَلْنِي فَقُلْتُ السَّائِلَةُ قُلْتُ
ذُنِي قُلْتُ سَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَانَ ذَلِكَ لِيَوْمَ أَنْفُ
أَبِي الدَّرْدَاءِ - (رواه أحمد)

۲۲۶۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ الزَّيَّادِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مُجْتَمِعُونَ
لِعَمَلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ
نَحْوُ عَلَيْنَا كِسَاءٌ فِي يَدَيْهِ شَيْءٌ كَبِيرٌ لَيْسَ عَلَيْنَا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَنْصِبَةٍ فَجَدْتُ فِيهَا
فِيهَا أَصْرَاتٌ فَزَايَ مَا يُرْفَأُ أَحَدًا نَحْنُ قَوْمٌ نَحْنُ
فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَنِّي زَائِرَةً
لَكَلَّفْتُ لَهَا عَمَلَهُنَّ كَوَقَعَتْ فِيهِمْ فَلَمَّعَتْ
يَكْسَائِي فَهِيَ أُولَاؤُنِي قَالَ مَتَّعْتُهُنَّ قَوْمٌ نَحْنُ
وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِذْ تَدْرُمُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجْعَلُونَ يَرْحَمُ أُمُّ الْأَكْدَامِ وَرُكْنُهَا
قَوْلًا يَوْمَ تَمْلِكُنِي بِالْحَقِّ كَلَّةٌ أَسْمَعُ يَوْمَ يَدُورُ
الْأَسْرَارُ يَوْمَ تَدْرِيهَا أَرْجُو يَوْمَ يَهْرَبُ حَتَّى
تَضَعُ يَدَيْهَا فِي يَدِي أَخَذْتُ نَفْسِي وَأُمُّهُنَّ
مَعَهُنَّ فَوَرَّجَهُ يَوْمَ - (رواه أبو داود)

۲۲۶۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ
فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَ
أَمْرًا نَحْنُ يَوْمَ يَدْرِيهَا وَمَعَهَا ابْنُ كَيْفَاكَ
أَرْكَنَهُ وَهِيَ تَمْلِكُنِي يَوْمَ قَاتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
يَا بَنِي آدَمَ وَأَنْتُمْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ
بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بَعِيدًا مِنْ الْقُرْبَى لَيْدًا
قَالَ تَلَى قَالَتْ إِنَّ الْقُرْبَى لَا تَكْفِي وَلَكِنْ هَذَا فِي النَّارِ
قَالَ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ شَقًّا
وَكَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ شَقًّا
إِلَّا الْمَارِدَ الْمَمْنُوعَ الَّذِي يَسْتَمُرُّ عَلَى اللَّهِ وَآبِي
أَنْ يَقُولَ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اللَّهُ قَالَ يَدُ اللَّهِ
كَتَبُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجِيبُ رَأَى فَلَا مَا عَسَى
يَلْقَى أَنْ يَرْضَى بِنِي الْأَقْلَانِ رَحِمَهُ عَلَيْهِ قِيَمُوا
وَجَبَّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُ لَهَا حَمَلَةٌ
الْمَرْثَبِ وَيَقُولُ لَهَا مَتَّعْتُكَ عَلَى يَوْمِ لَهَا
أَمَلُ التَّحْلُوتِ الشَّيْءُ مَتَّعْتُكَ لَهَا إِلَى
الْأَخِيرِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۷۰ وَعَنْ أَنَسَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْهَضُوا
فَلَا يَلْقَى بَيْنَهُمْ وَمِنْهُمْ مُتَّقِيَةٌ وَمِنْهُمْ سَائِرٌ
يَا لَعَنَ بَنَاتِ قَالَ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ
(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي كِتَابِ الْبَغْيِ
وَالْمُنَادِي)

بچے کو دیکھ کر لپٹت تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا
اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں پھر اس
خدمت کے کام میں ہاں باپ آپ پر قربان ہو گیا اللہ تعالیٰ ان خدمت
میلہ و رحم کرنے والوں سے نلیدہ و رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ان بچے کے
ساتھ ہوئی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے تب اس عورت نے کہا
ملا تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ س کر سوار ک کو
چمکیا اور آپ پر وقت طاری ہو گئی پھر پھر سوار ک اٹھا کس اور سوار
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہذب میں فرما، مگر سرکشی کرنے والوں
اور اس کی وعدہ انیت کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ بچہ کرم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جبہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے
جناب جبریل سے فرمایا کہ میرا اطفال بندہ میری رضا مندی کا طالب
قبول ہو جاؤ اس پر میری خدمت میں آئے ہیں پھر جناب جبریل اعلان کرتے
ہی کہ ان شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ ٹھن ہے تو عا ملان عرض اللہ
ان کے گرد اگر دو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتواں
آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ
رحمت میں یہاں بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے واسطے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض
ان میں سے اپنے نفسوں پر ظم کرنے والے ہیں اور کچھ ان بندوں میں سے
احمد الہند میں اور بعض نیکیوں میں سہقت کرتے ہیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا یہ سب جہنمی ہیں۔
(یعنی کسب بے بحث و انشور میں نقل کیا)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح و شام اور سوتے وقت پڑھنی والی دعا

پہلی فصل

۲۲۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ ذَا إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ خَيْرِكَ وَالْخَيْرُ مَا فِيهَا وَالْخَيْرُ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا وَشِيَ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ عَلَيَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَالْمَقْبُورِ وَشَرِّ الْيَتِيمِ وَفَسَنَةِ الدُّنْيَا وَفَسَنَةِ الْعَذَابِ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى قَالِ ذَٰلِكَ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى أَمْسَى الْمَلِكُ وَلَهُ ذِكْرِي وَذِكْرُ رَبِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۲ وَعَنْ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَ مَضْجَعًا مِنَ الْكَلْبِ وَفَسَنَةِ يَتِيمٍ وَفَسَنَةِ الدُّنْيَا وَفَسَنَةِ الْعَذَابِ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى قَالِ ذَٰلِكَ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى أَمْسَى الْمَلِكُ وَلَهُ ذِكْرِي وَذِكْرُ رَبِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَ مَضْجَعًا مِنَ الْكَلْبِ وَفَسَنَةِ يَتِيمٍ وَفَسَنَةِ الدُّنْيَا وَفَسَنَةِ الْعَذَابِ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى قَالِ ذَٰلِكَ أَمْسَيْتُمْ وَأَمْسَى أَمْسَى الْمَلِكُ وَلَهُ ذِكْرِي وَذِكْرُ رَبِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب شام ہوئی تو آپ کہتے تھے کہ مجھے شام کی اور اللہ تعالیٰ کی ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہو گیا ہے تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے عذاب و برصیر قدرت مکتبہ ہے خداوند اس میں اس رات میں جو بھلائی بوطالب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے بچاؤ مانگتا ہوں۔ خداوند ائمہ تمہیں عذاب طلب کرتا ہوں کی سے بچاؤ ہے بزرگوار ہوں جو آپ صبح و دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے تھے ہم پر جمع نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی اور سری دعائیں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوند اس میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے بچاؤ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب شام ہوئی تو آپ کہتے تھے کہ مجھے شام کی اور اللہ تعالیٰ کی ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہو گیا ہے تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے عذاب و برصیر قدرت مکتبہ ہے خداوند اس میں اس رات میں جو بھلائی بوطالب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے بچاؤ مانگتا ہوں۔ خداوند ائمہ تمہیں عذاب طلب کرتا ہوں کی سے بچاؤ ہے بزرگوار ہوں جو آپ صبح و دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے تھے ہم پر جمع نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی اور سری دعائیں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوند اس میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے بچاؤ مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مرنے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیں کراتے تمام تعزین
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہماری مدد
فرمائی ہمیں تیار ہی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا
حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چمک پستے کی وجہ سے
نشانہ کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے آئیں کہ وہ
انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ یہ علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو اپنے حضرت عائشہؓ سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار شریف ملے تو جناب عائشہؓ نے صبح و شام کو سنا یا حضرت علیؓ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت ہماری گھر تشریف لائے جب ہم سنبول پر سوتے کے یہ بیٹھ گئے تھے آپ کی آنکھ دھستے ہم نے اٹھنا یا تو آپ نے فرمایا لیجئے رو بہ چہر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھے اور آنا قرب میرا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کی ہڈی ٹھونک کر صبح کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک عام سال کر کے ہی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو فلاں سے بہتر ہو تم نے اس کے بعد اور مدت کو سوتے وقت یہی سن لیا اللہ تعالیٰ سے بارگاہِ نبیہ میں بارگاہِ اکبر میں جس سے بڑھ کر دیکھا کرو۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اتیری توفیق سے ہم نے صبح و شام کی تیرا ہم نے کرم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف میں ہوتا ہے تمام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوند اتیری توفیق سے کہ صلائی ہم نے تمام صبح کی تیرا ہم نے کرم سوتے اور جاگتے ہیں تیرا جانب ہمیں دلچسپ ہوتا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے کہ جناب ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ صبح و شام فرمایا میں نے سرکارِ دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ صبح ایسی چیز کا تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تا نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح و شام پڑھو خداوند اظہار ہوا میں کو جاننے والے زمین و آسمان کو پندارنے والے ہر چیز کو پندارنے والے ہر چیز کے ملک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے صبح کوئی معبود نہیں ہیں تمہارے

فَبَارِكْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَاحِبَنَا قَدْ هَبْنَا نَقُورُ فَقَالَ قُلَىٰ مَكَارِكُمَا فَبَارَكْ فَقَدْ بَيَّنَّنِي وَبَيَّنَّنَا عَلَىٰ وَجَدَتْ سَبْرًا قَدْ وَجَّهَ عَلَىٰ بَكْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَىٰ خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَقْبِعَكُمَا فَتَبَيَّنَّا كَلْفًا وَتَلَوْنِ قَا سَمْعًا كَلْفًا وَتَلَوْنِ وَكَلْفًا أَرَبْنَا وَتَلَوْنِ كَهْوَجِيْرُ تَكَلَّمَا مِنْ حَادِيْرٍ

(متفق علیہ)

۲۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَائِلَةَ إِلَىٰ أَسْأَلُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُنَا لَنَا حَادِيْرًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا سَأَلْتُمَا قَدْ بَيَّنَّنَا كَلْفًا وَتَلَوْنِ وَتَعْبُدْنِ اللَّهُ كَلْفًا وَتَلَوْنِ وَتَكَلَّمْنِ اللَّهُ أَرَبْنَا وَتَلَوْنِ وَتَكَلَّمْنِ كُلِّ مَصْلُوْرٍ وَتَدْنِيْكَ

(رواہ مسلم)

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا بِكَ نَحْنُ وَبِكَ مَمُوتٌ قَدْلَيْكَ الشَّيْطَانُ قَدْ أَهْلَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا بِكَ أَصْبَحْنَا بِكَ نَحْنُ وَبِكَ مَمُوتٌ قَدْلَيْكَ الشَّيْطَانُ

(رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ سَمِعْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَثْرُوِيْ بِمَنْ أَمْلُوْهُ إِذَا أَصْبَحْتُ قَدْ أَهْلَى أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَلَیْكَ الْعَبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ حَسْبُ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَرَبِّكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَيْءٍ الشَّيْطَانِ وَشَيْءٍ كَلْفًا إِذَا أَصْبَحْتُ

قَالَ لَا أَسْبِغُ وَلَا أَدَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ.

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي

۲۲۸۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ

فِي صَلَاتِهِ كُلَّ يَوْمٍ مَسَاءً وَلَا يَتَوَضَّأُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ

لَا يَغْتَسِلُ مَعَهُمْ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَهُوَ الشَّيْءُ الْعَبِيدُ ذَلِكَ مَرَاتِبُ قَبَسْرَةِ شَيْءٍ

فَكَانَ أَبَا بَكْرٍ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالِجَ فَبَعَلَ الرَّجُلُ

بِنَظَرِهِ لَيْسَ فَقَالَ لَهُ أَبَا بَكْرٍ مَا تَنْظُرُنِي أَمَّا لَكَ

الْحَدِيثُ كَمَا حَدَّثَكَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ لَمْ أَتْلُ يَوْمَئِذٍ

لَيْسَ مَعِيَ اللَّهُ عَلَى قَدَرٍ. (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

أَبْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يُؤَسِّسْهُ فَبَاءَهُ

بَلَاءَهُ عَلَى يُسْبِغَ وَمَنْ قَالَهُ حِينَ يُسْبِغُ لَمْ

تُؤَسِّسْهُ فَبَاءَهُ بَلَاءَهُ عَلَى يُسْبِغَ.

۲۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

وَسَمِعْتُ كَانَتْ يَقُولُ إِذَا أَسْبَغْتُ أَسْبِغْتُ وَأَسْبِغْتُ

بِهِ وَالْحَمْدُ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

رَبِّ أَسْمَاكَ خَيْرٌ مَا فِي هَيْبَةِ الْيَلْبُوتِ وَخَيْرٌ مَا هَذَا

وَأَعَزُّ بِكَ مِنْ شَيْءٍ مَا فِي هَيْبَةِ الْيَلْبُوتِ وَشَيْءٌ مَا

بَعْدَ هَارِبٍ أَعَزُّ بِكَ مِنْ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ

الْكِبَرِ أَوْ الْكُمُورِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ

الْكِبَرِ رَبِّ أَعَزُّ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي السَّارِ عَذَابٍ

فِي الْقَابِرِ وَمَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحًا وَأَصْبَحَ

الْمُلْكُ لِلَّهِ. (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَفِي رِوَايَةٍ

لَمْ يَكُنْ مِنْ سُوءِ الْكُمُورِ)

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَاتِ

اپنے نفس کی ہوائوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں شیطان کے شر

اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں دعا کی کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے

حضرت بلال بن عثمان نے اپنے طاہر باپ سے سنا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ

یہ کلمات کہے گا اس فائق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و

آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچتی وہ سینے والا اور ہاتھ والا ہے تو اس

کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہو گا جناب ابان کو فارغ ہو گیا تو ایک شخص

رات کے وقت حیدر کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے

کہا تو کیا دیکھ رہے ہو حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر

مرض کا حمل ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا بخدا ترندی۔ ابان سنا

لیکن سنن الہود اور میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس

کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا

و شام تک محفوظ رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کہا کرتے، اے میرے رب اور مالک

خداوندی نے سنا کہ ہے تمام تعریفیں اس القدر رب العالمین کے لیے یہ

جو سنا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حقیقتاً کاش ہے اور اس کے لیے

اقدار علی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوند میں آج کی

شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور رات کی رات

اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوند میں سستی

پڑھنے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے

کہ میں پڑھنے کے بعد روز کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں

صبح کے وقت دعا میں صبح کا ذکر کرتے اور شام کے وقت دعا میں

شام کا ذکر کرتے فرماتے تھے۔ ابوداؤد لیکن جامع ترمذیوں کی کہ ساتھ

کفر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حدیث کی ایک مسند زیدی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صلیہ وسلم صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے

يَوْمَئِذٍ يَقُولُ مُوقِنٌ يُعِيبُ يَوْمَئِذٍ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَرَبِّهِمْ ۖ لَا تَكْفُرُ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا
كَانَ يُشَاءُ لَكُمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَكَرَّاهَتْ
قُلُوبُهَا حِينَ يُنْفِثُهُ حُفُوظًا حَتَّى يَنْسِيَ وَمَنْ قَاتَلَهَا
حِينَ يُنْفِثُ حُفُوظًا حَتَّى يُعِيبَهُ

(رَدَّاهُ أَبُودَاوُدَ)

۲۲۸۳ وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُنْفِثُهُ
سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ
وَلَهُ الْعَمَلُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَشِيَا وَحِينَ
تُظْهِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا
كَانَ فِي بُرُومِهِ كَذَا لَكَ وَمَنْ قَاتَلَهُ حِينَ يُنْفِثُ
أَدْرَكَ مَا كَانَ فِي لَيْلَتِهِ

(رَدَّاهُ أَبُودَاوُدَ)

۲۲۸۴ وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ وَدَلٌّ رَقَبَتِهِ قِرَّتْ
وُلْدًا مُسْلِمِينَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّتْ
حَسَّةٌ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ
كَانَ فِي حُجْرِهِ قِرَّتِ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِيَ وَ
إِنْ قَاتَلَهَا إِذَا أَصْبَحَ كَاتِبٌ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ حَتَّى
يُصْبِيَ فَكَرَّاهَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَسْمَعُ مِنَ النَّاسِ قَوْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ أَبَا عَتَّابٍ يُعَذِّبُكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ
صَدَقَ أَبُو عَتَّابٍ

(رَدَّاهُ أَبُودَاوُدُ وَابْنُ مَكْلَبٍ)

۲۲۸۵ وَعَنْ الْعَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ وَابْنِ عَمْرٍو

۱۵

پاک اور ملکی حمد ہے اشد رب العالمین کی ذات قوت و اقتدار اسی کے
پاس ہے جو وہ چاہے کہ وہ اس کے اور جو نہیں چاہے وہ نہیں ہوتا
مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الہی ہر چیز کو محیط
ہے جو شخص کہات صبح کو کہے گا تمام ایک محفوظ رہے گا اور جو شام
کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے سبھان اللہ حسین
تسبیح و حین تصبیح ہون ملکہ الحمد للہ فی السموات والارض
و غشیا و حین نظہرون ۔ ایک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت
کیں تو یہ دن کے بھانپنے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام
کو تلاوت کیں تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

حضرت ابو حنیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ الحمد للہ الحمد و الحمد علی کل شیء قد صیر

اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے بعد ابو ثواب ملے کہ اس کے ملاک
میں وہ نیکیاں بھی جاتی ہیں اور دوسریاں مثالی ماتی ہیں دس
ہجرت کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے قسم سے اشد تعالیٰ
کی پناہ میں رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے
وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام
سے خوب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابو حنیس آپ سے یہ ہمیشہ روایت
کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو حنیس نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمار بن مسلم بھی اپنے طالبہ ابہ سے روایت

اَبْرَءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اسْتَوْدَعَهُ النَّبِيُّ فَقَالَ اِذَا اَصْرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ الشَّيْءَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ احَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَةَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ اِذَا قُمْتَ دَلَّكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلِكَ كُنْتُ كَيْبَ لَكَ جَوَارِئِمَهَا فَلَمَّا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ اِذَا مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُنْتُ كَيْبَ لَكَ جَوَارِئِمَهَا (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

کرے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر تیرے پاس صبح کی نماز سے کچھ بچ گیا ہو تو اسے اللہ سے کہہ دے کہ اے اللہ! میری جان کو آگ سے بچا دے۔ اسی دعا کو سب سے پہلے پڑھنا چاہیے۔

(ابن ماجہ)

۲۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَةَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ اِذَا قُمْتَ دَلَّكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلِكَ كُنْتُ كَيْبَ لَكَ جَوَارِئِمَهَا فَلَمَّا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ اِذَا مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُنْتُ كَيْبَ لَكَ جَوَارِئِمَهَا (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز سے کچھ بچ گیا ہو تو اسے اللہ سے کہہ دے کہ اے اللہ! میری جان کو آگ سے بچا دے۔ اسی دعا کو سب سے پہلے پڑھنا چاہیے۔

(ابن ماجہ)

۲۲۸۷ وَعَنْ اَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْ عَلَيَّ لِسْمِكَ وَتَشْهَدُ حَمْدُكَ عَمَلُكَ وَمَلَأْكَ بِكَ وَجْهِي حَلَوَاتِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ فَحَدِّثْكَ لَكَ شَرِيكَ لَكَ وَاقْ مُعْتَدِ اَعْبُدْكَ وَرَسُولُكَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ لَكَ مَا اَصَابَ فِي يَوْمِكَ دَلَّكَ وَتُؤْتِي قُلُوبًا قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ غَمْرًا اَللّٰهُ لَكَ مَا اَصَابَ فِي يَوْمِكَ لَكَ اَللّٰهُ مِنْ دَسِيسٍ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز سے کچھ بچ گیا ہو تو اسے اللہ سے کہہ دے کہ اے اللہ! میری جان کو آگ سے بچا دے۔ اسی دعا کو سب سے پہلے پڑھنا چاہیے۔

(ابن ماجہ)

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عُثْمَرَ هَذَا حَدِيثٌ قَوِيٌّ)

۲۲۸۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَمَلٍ مُّسْلِمٍ يَقُولُ اِذَا اَتَى

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح کی نماز سے کچھ بچ گیا ہو تو اسے اللہ سے کہہ دے کہ اے اللہ! میری جان کو آگ سے بچا دے۔ اسی دعا کو سب سے پہلے پڑھنا چاہیے۔

وَلَا أَصْبَحَ قَلْبًا رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَلَا إِسْلَامًا دِينًا
وَيُسَمُّونِي نَبِيًّا إِنْ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْسِلَنِي
يَوْمَ الْوَعْدِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸۹. وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّعَ بَيْنَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ
قَالَ اللَّهُمَّ قُبِّ عَنَّا بِكَ يَوْمَ تَجْسَمُ بِجَنَادِكَ أَوْ
تَبْعُثُ عِبَادَكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبُخَارِيِّ)

۲۲۹۰. وَعَنْ حَنْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُفَّ وَصَدَّ بِهِ الْيَمْنَى عَمَّتْ
حَدِيثُ لَمْ يَقُولِ اللَّهُمَّ قُبِّ عَنَّا بِكَ يَوْمَ تَجْعَلُ عِبَادَكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۹۱. وَعَنْ عَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ جُنْدًا مَضْبُوعًا اللَّهُمَّ قُبِّ عَنَّا
يَوْمَ تَجْعَلُ الْكَرْبُورَ وَتَجْعَلُ نَارَ النَّاسِ مِنْ شَرِّ مَا
أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَبِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْتُمُ الْمَغْرَمَ وَ
الْمَأْتِئَةُ اللَّهُمَّ لَا يُعْمَرُ جُودُكَ وَلَا يَخْلَفُ وَعْدُكَ
وَلَا يَنْفَعُ قَا، لَمْ يَخْلَفْ الْعَبْدُ مَخْلُوكًا وَ
يَحْمَدُكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۹۲. وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْبَرَّيَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
أَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَفَا اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ قُلْتُ
كَمَا أَنْتَ وَثَلَّ رَبِّي لِيخْرَأَ وَعَدَّ دَرَصِي عَالِيَةً أَوْ عَدَّ
قَدْرِي الشَّجِيرَ أَوْ مَدَّ أَيْكَامِي الدَّائِيَةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَوِيذٌ)

۲۲۹۳. وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ

کتابت قوامتہ تعالیٰ خود پر نام کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن
راہی کہے وہ کھلتی ہے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر سلام کہیں ہر
حق بخورنے اور محمد مصطفیٰ کے رسالت پر ہاضی ہوا (احمد - ترمذی)
حضرت مزلحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جہدات کو سمجھنے کا بارہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹے پھر
کہتے۔ خداوند مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو
بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو عطا ہے گا۔

ترمذی لیکن احمد نے ہر اسے روایت کیا۔

حضرت حنفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سوئے کے لیے لیٹے تو ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات
تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ خداوند اقبال مجھے اس دن کے عذاب سے بچا
جس دن تو اپنے بندوں کو عطا ہے گا۔

(ابو داؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سورت وقت بعد نماز تھے خداوند میں تیری ذات پاک سے اور
تیرے ہمارے دل کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اللہ سب کچھ میں اس
شروع بھی پناہ طلب کرتا ہوں میں کی تو دنیا کی ہر کچھ کھینچ لیتا ہے خداوند
تو گناہوں پر قرض کو دود کرتا ہے اور تیرا شکر شکست نہیں کھاتا
تیرا وعدہ خط ہوتا ہے اور تیرے وعدے سے کسی دولت مند کو اس کا دود
نہیں بھی سکتی پاک ہے تیری ذات اور تیری لائق ستائش ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دل نہ فرمایا جو شخص سوئے کے لیے بہتر پر لیٹے وقت سیدھا تین ہاتھ پٹھے
قوات تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ منہ کے بھی گناہ پر گناہ
کے ریت سکھایا اور غلوں کے چروں کے برابر یا دنیا کے دلوں کے برابر
ہوں ان کی مغفرت فرمادیتا ہے وہ دعائے ہے میں اس ذات سے پناہ
طلب کرتا ہوں میں کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی وقیم ہے میں اس
کی بارگاہ میں قوم کرتا ہوں اور ہر ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا
حضرت شداد بن ابی اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ سَلِّ اللّٰهُ عَلَيَّ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا خُذْتُ
مَصْبَعَهُ يَوْمَ تَأْتِي سُرُورٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا تَقُولُ
اللّٰهُ يَوْمَ مَنَّا فَلَا يَمُوتُ شَيْءٌ يُؤْخِرُ عَنِّي يَهَبُ
مَنِّي هَبْ - (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۲۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَا
يُتَوَسَّطُوا رَجُلٌ مُّسْلِمًا وَلَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا وَهُمَا
يَسْبِقُ دَمْنٌ يَحْتَمِلُ بِهِمَا قَبِيلٌ يَسْتَبِيحُ امْلَأْ فِي دَمِيرٍ
تَحِلَّ سَلَوَ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيَكْبِّرُهُ عَشْرًا
قَالَ قَاتِلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْمَدُ مَا يَسْبِقُ قَالَ فَمَنْ لَكَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا يَأْتِيكَ
وَالْفَتْ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْيَوْمِ فَإِنَّكَ إِذَا أَحَدًا مَصْبَعًا
يَسْبِقُ وَيَكْبِرُ وَيَحْمَدُ وَائْتِ فَتَمْلِكُ يَأْتِيكَ الْوَلَدُ
وَالْفَتْ فِي الْيَوْمِ فَإِنَّكَ تَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْمَيْلَةَ
الْقَبِيْلُ وَخَمْسُ مِائَةٍ سَبْعِينَ قَالُوا وَكَيْفَ لَا يَحْيِيهَا
قَالَ يَا أَيُّهَا أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي سَلَوِهِ كَيْفَ قَوْلُ
أَذْكُرُكُمْ أَذْكُرُكُمْ أَحَدِي يَسْتَعِيْلُ فَتَمْلِكُهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ
وَيَأْتِيهِ فِي مَصْبَعِهِمْ فَلَا يَدْرِي يَسْؤُهُ عَنِّي يَسْأَلُ
رَوَاهُ التَّحْمِيذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ
أَبُو دَاوُدَ قَالَ لَمْ يَسْلُكَا أَوْ حَتَّى لَا يَحْتَمِلَا
عَلَيْهِمَا عَهْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِي رَوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ
وَالْفَتْ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْيَوْمِ قَالَ وَكَيْفَ أَرَبِيَا
وَتَدْبِيحِينَ إِذَا أَحَدًا مَصْبَعًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَتَدْبِيحِينَ
وَيَسْبِقُهُ عَشْرًا وَتَدْبِيحِينَ فِي الْيَوْمِ فَسَبَّحَ الْمَعَايِيْرَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ -

۲۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِيئَ بِصَبِيٍّ
اللّٰهُ مَا أَصْبَحَ فِي رَيْنٍ لَّحْمًا أَوْ يَأْخُذُ حَيْثُ
خَرَجْتَ فَيَمْلِكُ وَحَدَّثَ لَا عَمْرَ لَكَ فَتَمْلِكُ الْحَدَّثَ

عبد اللہ بن عبد رافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر جاوے وقت قرآن کریم کی کسی
حیرت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک سو حفظ فرشتے مقرر
فرمادیتا ہے جس کو چاہے اس کے جانے تک کوئی اور بیت دینے والی
چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر جاوے وقت قرآن کریم کی کسی
حیرت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک سو حفظ فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جس کو چاہے اس کے جانے تک کوئی اور بیت دینے والی
چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

۳۳ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۳ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد
تو سہ ہوتی ہے مگر میں نے ایک ہزار تک پڑھا ہے تم میں کوئی ایسا ہے جو
موشہد دور میں میں نے بھی پڑھا ہے کہ اس نے صحابہ نے عرض کیا ہم
کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص
کے پاس حالت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد
دلانا کہ وہ منافق ہے اس کو توجہ منحطف کرتا ہے اسی طرح رت کو
سوئے وقت بھی اس کو ملتا رہتا ہے اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا
ہے (ترمذی)۔ ابن ماجہ نے بھی صاحب ابوداؤد اس طرح روایت کیا
ہے وہ نخلتیں یاد و عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان اپنی طرح
عمل کرتا ہے اس کے ۳۳ بار دعا پڑھتا ہے وہ تو ان کی سرپاس ہی کے بعد پڑھا جائے کہ ان میں
ہر ایک کے عاصی اور سر پہنچنے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے ہر پچیس بار
مجید و رحیم پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں
حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر جاوے وقت قرآن کریم کی کسی
حیرت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک سو حفظ فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جس کو چاہے اس کے جانے تک کوئی اور بیت دینے والی
چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

(تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ)

(زُودَاهُ أَبُودَادَةَ وَالزُّرَيْمِيَّ دَايْنُ مَلِجَةٍ

٢٢٩٤ وَعَنْ أَبِي الْأَظْمَرِ الْأَشْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ

(دوا کا اہم اثر)

(رواه أبو داود)

١٢٩٩ وَعَنْ خَيْرِيَّةَ قَالَتْ سَأَلَ حَارِثُ بْنُ التَّيْمِيِّ
٢٩ إِلَى الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

مشکوٰۃ مترجم جلد اول

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے

راپورٹ

حضرت ہرودہ رحمی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تم بستر پر بیٹھو تو دعا کرو۔ خداوند اس باتوں آسمانوں کے بنائے والے، اور زمین پر وہ سایہ رکھنے والے اور جو کچھ وہ اخلے ہرے ہیں ان کے بنائے والے اے شیاطین اور زمین کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے شر سے پناہ عطا فرما۔ مجھے ہر زیادتی کرنے والے کی زیادتی اور ظلم سے محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ تیری ناسب سے بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی سے فرمایا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن نسیر کہ روایت کردہ حدیث کو بعض راویاں حدیث نے ترک کیا ہے)

اللَّهُ مَا أَكَاْمُ الْغَلِيْلَ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَقَالَ نَحْنُ أَكَاْمُ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمُوا إِذَا أَدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قُلْ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَهْلَكْتَ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَهْلَكْتَ وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَهْلَكْتَ كُلَّ حَيَاةٍ شَيْءٍ خَلَقْتَ كُلَّهُمْ حَبِيبًا أَنْ يَنْقُطَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَأَنْ يَسْجَى عَذْرَاءُكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ كَثِيرٌ سَأَدُهُ يَا لِقَوِي وَحَكِيمُهُ بَنَ كُلَّهُ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ قَدْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ)

تیسری فصل

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کلمات کہے ہم نے سچا کہ اوجہ خدا کا عالم کے ملک نے صبح کی عطا فرمائی آج کے کھانے کی نعمت اور برکت اور عطا کرنا ہوں میں آج کے ملک امرا کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں اے اللہ صبح کے وقت کہے۔

(ابو داؤد)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ کلمات پڑھتے ہیں: خداوند تو میرے جسم کا عطا اور نصرت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اسوں نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابو داؤد)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ وَالْغُلَامَاتِ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَسْرُوعِهِ وَبَرَكَتَهُ وَنِعْمَتَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَحِثُّ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ لَقَدْ آتَى أَسْمَى قَلْبُكَ وَمِثْلَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۱۔ وَعَنْ حَبِيبِ الرَّقْمِ بْنِ أَبِي ثَكْرَةَ قَالَ خَلْتُ لِأَبِي بِاسْمٍ أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَلَيَّ فِي بَدَائِعِ النَّاسِ عَاجِلِي فِي شَمَائِلِ النَّاسِ عَاجِلِي فِي خَيْرِ النَّاسِ إِلَّا أَنْتَ تُكْرِمُهُمْ فَتَكُنْ حِينَ تُسَبِّحُهُ وَتَكُنْ حِينَ تُسَبِّحُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذِهِ قَائِلَاتُ أَنْتَ أَسْمَعُكَ وَسَلِّمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۲۔ وَعَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدَى قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْبَبَهُ قَالَ

اَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ الْمَلَكُ يَوْمَ قَالَ حَمْدُ يَوْمَ وَالْبَكْرِيَّةُ
وَالْعِظَمَةُ يَوْمَ وَالْحَلَقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَ
مَا سَكَنَ فِيهِمَا يَوْمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَقْلَ هَذَا النَّكَارِ
مَسْلَحًا وَأَدْسَكَةَ نَجَاحًا قَدْ خَسِرَ فَلَا حَاجَةَ إِلَيْهِ
الْبَرَاءِ حِينَ ذِكْرِهِ السُّورَةِ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ
ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ -

۲۳۰۳ وَعَنْ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
أَصْبَحْنَا عَلَى وَطَرِ الْإِسْلَامِ وَحَمْدِ الْوَحْدَانِ
وَعَلَى وَثْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَى مِلَّةِ آيَاتِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُضْرِيكِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

صبح کی دعا اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریا کی اور عظمت اللہ کے لئے ہے۔ خلق۔ اور اللہ کے لئے ہیں شب صبح اور اللہ کے دونوں میں جو آرام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لئے ہیں خداوند اس دن کی ابتداء نیک کا سبب درمیان حمد کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حمد کو فلاح کا سبب بنا دے اسے صبح رحیم کرے اور اللہ کا حمد رحیم کرے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں اس نئی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی زبیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے " ہم نے اسلام کی سعادت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حبیب پر جو مشرکوں میں سے تھے میری۔"

(احمد - دارمی)

مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ مہتری کا اللہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابھارنا ہوں۔ خدا بلا ہنگامہ اور میں جو اللہ عطا فرماتے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شر کو اس معارف سے جو کچھ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔ عظیم اور عظیم حاق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دعا دہوں

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَأَيْتَ أَحَدًا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَمَلَةً قَالَ يَسْأَلُ اللَّهَ اللَّهُمَّ حَيِّتُنَا الشُّكَّانَ كَيْتُ الشُّبْلَانِ مَا رَزَقْتَنَا قِيَاكَهُ إِنْ لَيْتَ دَرَبَهُمَا وَلَكِنْ فَاذَلِكَ كَرَبْرَكَ شَيْطَانٌ أَبَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ الْقُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْخَلِيقُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ الْأَمْرِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ السَّائِرِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَةَ قَالَ اسْتَبَدَّ جَبَلَانِ وَكُنَا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ

عَلَوْسٌ قَالُوا هَذَا يَسْتَسَلِّحُنَا بِمَنْحَرٍ مَخْصِيٍّ قَدْ اِحْمَرَّتْ
وَجْهَهُ قَالُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا
لَا نَعْلَمُ كَلِمَةً كَلَامًا لَمْ يَكُنْ عَنْهُ مَا يَحِبُّ
أَعُوذُ يَا اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالُوا اِلَّا رَجُلٍ
لَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِلَّا اِنْتُ يَمَعُوهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُهُمْ صِيَامَ الْيَوْمِ يَكُونُ
لَهُمْ ثَلَاثُ اَلْفِ سَنَةٍ فَصَلُّوا قِيَامًا رَأَتْ مِنْكَ كَلَامًا
يَعْبُدُكُمْ تَوَهُتِ الْيَمَانَةُ فَتَعُوذُ يَا اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ قَالَتْ رَأَى لَيْطَانًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَى اَسْتَوَى عَلَى بَيْتِهِ خَارِجًا اِلَى الشَّعْرِ كَثَرَتْ
لَهُ لُحْيَةٌ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا
لَهُ مُقْدِرِينَ قَالُوا اِلَّا رَيْبًا لَمْ يَقْدِرُوا اللَّهُمَّ رَأَى
سَأَلَكَ فِي سَفَرٍ كَاهِنًا اَلِيًّا وَالتَّغْرَى وَمِنْ الْعَمَلِ
مَا تَرْمِي اللَّهُمَّ هَوْنٌ عَلَيْنَا سَفَرْنَا هَذَا دَاخِلُونَ
بَعْدَهُ لَكُمْ أَنْتَ السَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْحَيَاةِ
فِي الْآخِلِ اللَّهُمَّ خَلِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ دَعَاةِ الشَّعْرِ
وَكَاثِبَةِ الْمُتَكَلِّفِ وَسُوءِ الْمُتَقَلِّبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ
قَالَ رَجَبٌ قَالَهُمْ وَرَأَى فِيهِمْ آيَاتُكُمْ تَكُونُ
عَايِدُونَ لِيَوْمِنَا عَايِدُونَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ
مِنْ دَعَاةِ الشَّعْرِ وَكََاثِبَةِ الْمُتَقَلِّبِ وَالْعَوْرِ بَعْدَ
الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمُتَكَلِّفِ وَسُوءِ الْمُتَقَلِّبِ فِي الْآهْلِ

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو
خصم میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا
اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک کلمہ ایسا جانا جو جس کو
عصر کی حالت میں پڑھنے سے عصر باطل ہو جائے۔ اَعُوذُ بِكَ
مِنْ تَقْلِيلِ تَوَجُّدِ يَوْمِ كَرَّمَكَ يَوْمَ اس سے کہا کیا تم نے وہی علیہ السلام
کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میں مجنون نہیں ہوں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے
فصل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر ماتمگ دیتا ہے اور جب
گدھے کو بیٹے سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ
وہ شیطان کو دیکھ کر اٹھ اٹھتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جلتے تو اذان پر سوار ہوتے وقت، آمین
پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ ہاں ہے وہ ذات جس نے اس
سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے
اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب توجہ ہے خداوند ہم اس سفر میں
بھولے اور بھولے اور ایسے عمل کی توفیق دیتے ہیں جو تیری رضا کا سبب
ہو۔ خداوند اس سفر کو جاری رکھے آسان فرما۔ اور سفر کی طرزی کو مختصر
فرما دے خداوند تو سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل و عیال کا
محافظ ہے۔ اسے اللہ میں تمھارے اس سفر میں مشقتوں سے حالات اور
اہل و عیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور
جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہونے کو ان کلمات سے دعا فرماتے
ہم واپس ہونے کو کہیں کہیں کی جگہ کے طے اور اس کے بعد کہیں کہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جلتے تو سفر کی مشقتوں اور اہل و عیال
سے محنتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپسی پر اہل و عیال
کو بری حالت میں اور غربت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

وَالْتَمَالِ - (دَعَاءُ مُسْتَعِجِل)

۲۳۱۰ وَعَنْ حُكَّةَ بْنِ سَيْكِبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَزَلَّ مَنُورًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْكَافَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَهُ يَفُوتُ شَيْءٌ فَخَفِيَ يَزِيدُ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ عَمَلِهِ ذَلِكَ - (دَعَاءُ مُسْتَعِجِل)

۲۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْفَيْتُ مِنْ عَذَابٍ لَدَى عَذَابِ النَّارِ قَالَ أَمَا تَوَقَّلتَ يَمِينِ آمَنَيتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْكَافَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَهُ تَصْرَكَ - (دَعَاءُ مُسْتَعِجِل)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ أَسْتَعِثُ يَقُولُ سُبْحَانَكَ يَا حَسْبُكَ اللَّهُ وَحُشِنَ بَلَادُهُ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَهْلُهَا عَلَيْنَا عَاقِبَةُ الْيَوْمِ مِنَ الْبَارِئِ - (دَعَاءُ مُسْتَعِجِل)

۲۳۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ عَزْوٍ أَوْ حَيٍّ أَوْ عَمْرٍ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ قُلْتُ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ كَذَلِكَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ السُّلْطَانُ وَكَهُ الْهَمْدُ وَمَوْعِدُ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَتَشْرُونَ تَأْيِيدُونَ عَايِدُونَ سَلِيمُونَ لِيَرْجِعَ كَعْلُونَ مَدَدِي اللَّهُ وَوَعْدُهُ وَتَصَرُّعُهُ وَهَوَازُ الْقُحُوبِ وَوَعْدُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنُورُ الْكِتَابِ نُورُ الْإِيمَانِ

(مسلم)

حضرت نوویس علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو کسی منزل پر آتے ہوئے وہ یہ کلمات کہہ سکے میں اللہ تعالیٰ کے ممکن کلمات کی بناء پر ہر ایک مخلوق کے شر سے قرا سے کرتی میری ضمانت میں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گشتہ راہ پر کسی کاٹ لیا میں اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شہر کے وقت یہ کلمات پڑھ بیٹے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچائی وہ کلمات یہ ہیں میں اللہ مال سے اس کے کمال کلمات کے مدد سے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرنا ہر روز تو وہ نہیں ضرور پھیلاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صبح کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے: اللہ تعالیٰ کل حمد فائز سے والے نے سنی اس کا بہتر نصیحت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمایا خداوند تمہاری مخالفت فرما وہ فضل فرما ہم بعد اگلے روز سے پناہ حاصل کر سکیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جمادہ حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ ہر روز میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم ہوشی والے تو یہ کہنے والے عبادت اور عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اہم حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پکا کیا اپنے وعدہ کا مددگار اور کافروں کے لشکر کو تباہی و شکست دی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے۔ اے کتاب کے تلال قرآن والے جلوی

حساب لینے والے معبود خداوند کفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما
 انہیں شکست دے اور انکے پائے ثبات میں لغزش و لاپرواہی متفق علیہ
 حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میرے والد کے مکان ہوئے ہم نے آپ کی خدمت میں لھانے کی چیزیں
 بنوں میدہ پیش کیں اسکے بعد آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں تو آپ انہیں
 سے کچھ کھائیں اور گھلیوں کو انگشت شہادت و درمیان انگلی کے درمیان
 دبایا۔ اور ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کھجور کی گھلیوں کو اپنی
 انگشت شہادت و درمیان انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے دبا
 اسکے بعد آپ کی خدمت میں پال لایا یہ جو آپ نے دیا راضی تھے یہ میرے
 والد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی سلاخ پر لڑتے ہوئے
 تھے تو بنی علیہ السلام سے انجاک کہ میرے بے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں
 آپ نے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوند اے میں جو راضی ہوں دعا فرمائیے
 اس میں برکت ہے (ابن جریر رحمہ اللہ کی تفسیر میں)۔ (اسلم)

دوسری فصل

حضرت ظہیر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
 دوسرا سال اللہ علیہ وسلم دنیا جانے دیکھتے تو دعائیں طاعت اس طرح
 کہتے خداوند اے میں راہ راہ سلاخی اور اسلام کے ساتھ (پرساویہ)
 ہم پر جانے کو نکال دے۔ اے پادشاہ ہزار سالہ تعالیٰ جسے (پرساویہ)
 نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے۔

حضرت عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف
 میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تم تعریف اس اللہ تعالیٰ
 کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا
 کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس
 دعا کو پڑھنے سے وہ جنت کے کام نہیں ہوگا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو
 جناب ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو زہبی
 بتایا کیونکہ عمر و بن ابی سلمہ ہادی قوی نہیں ہے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باذن میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اهْدِ الْأَعْرَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔
 (متفق علیہ)

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُثَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي نَعْرَبَةَ النَّبِيِّ
 كُلَّمَا دَخَلَ وَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَى يَسْتَمِي فَكَانَتْ
 يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوْءَ يَمِينًا مَبْعُودَةً وَيَسْتَمِي
 الشَّيْبَةَ وَالْوُسْطَى فِي يَدَيْهِ فَيَجْعَلُ يُلْقِي
 النَّوْءَ عَلَى ظَهْرِهِ مَبْعُودَةً الشَّيْبَةَ وَالْوُسْطَى
 ثُمَّ أَقْبَى يَسْتَمِي فَكَانَ أَقْبَى دَاخِلًا لِيَجْأِرَ
 وَتَجْزِرَ دَعَا اللَّهَ لَسَا فَكَانَ اللَّهُمَّ تَابِكَ لَهُمْ
 وَيَسْتَأْذِنُ قَتْلَهُمْ دَاخِلًا لَهُمْ دَاخِلًا لَهُمْ۔
 (رواه مشيخ)

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَوَآتِي السَّيِّحِي مَقَى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ
 أَوَّلُهُ عَيْنِيكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَالْآخِرَةُ وَالْإِسْلَامُ
 فِي يَدَيْكَ رَبِّكَ اللَّهُ۔ (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۱۷ وَعَنْ حَبْرَةَ بْنِ الْحَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَجُلًا
 قَرَأَ مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِسَمَاءِ
 ابْنِ لَاحٍ وَنَعْلَنِي عَلَى كَيْسِ بْنِ قَيْسٍ فَخَلَقَ نَعْلِي لَاحًا
 إِلَّا كَرِيمِيهِ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَأَنَّمَا جَاءَ سَرَدَاةُ
 التَّوْبَةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَسْجُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
 قَالَ التَّوْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 الْبَاهِلِيُّ كَيْسَ بِالْقَوِي

۲۳۱۸ وَعَنْ حَبْرَةَ بْنِ كُثَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ الشُّوْقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مخصوص وقت کی رہی ہیں

وَحَدَّثَنَا لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهَ الْعَمْدُ يُعْجِبُ
وَيُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَوْحِي لَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ وَلَا خَيْرٌ لَهُمْ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ
مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَقَمَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ
وَرَقْعَةٍ وَبَيَّنَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَفِي سُرَّةِ السُّكْرِ مَنْ قَالَ فِي سُورَةِ جَامِعٍ يُسَبِّحُ
رَبَّهُ بِدَلٍّ مِنْ دَعْوَى السُّورَةِ -

٩٢٣ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَمَوَّذُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 ثَمَامَ الْيَقِينَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ ثَمَامُ الْيَقِينَةِ قَالَ دَعَاؤُ
 أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ لَا مِنْ ثَمَامِ الْيَقِينَةِ وَخَوَلُ
 الْيَقِينَةِ وَالْمَوْتِ مِنَ الشَّيْءِ وَتَمِيمَةُ رَجُلًا يَقُولُ يَا
 قَاهِلَ الْهَيْلَالِي وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَاهِلُ اسْتَرْجِيبُ لَكَ خَيْرٌ
 وَتَمِيمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ
 يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ
 الْبَلَاءَ كُلَّهُ الْعَاقِبَةَ.

(سَدَّاهُ الْيَرْمِينِي)

۲۳۲۰ وَعَنْ عَبْدِ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَعْرُوسًا فَكَثَّرَ فِيهِ نَعْمَةً
 فَقَالَ مَثَلُ أَنْ يُؤْمَرُ مِثْلُكَ اللَّهُمَّ وَيَعْتَمِدُكَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
 إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِبِهِ ذَلِكَ

(دَوَاهُ الرُّمَيْدَى وَالنَّيْمَقِي فِي التَّحَرَّاتِ الْكِنِي)
 ٢٣٢١ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ يَدَّاهُ لِيَرْكَبَهُمَا فَلَمَّا
 وَصَلَهُ رَجُلُهُ فِي الزَّجَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَعْرَى
 عَلَى ظَهْرِهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ إِلَهِي
 سَعْدَتَانِ هُنَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْبِرَيْنِ فَلَمَّا إِلَى رَجُلِنَا
 لَمُتَيْنِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمَّا دَاخَلَ الْبَرْ

شرعاً کے سوا کوئی مجبور نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وہ ہی لائق تائید اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا
ہے وہ زندہ ہے مگر کبھی موت نہیں آئے گی سکے دست قدرت میں بھلا
ہے اصرار چیز پر اس کا قہر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے نامہ اعمال
میں دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ بریاں اس کے نامہ اعمال سے
مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں
گھر بن جائے گا۔ ان صاحبین جو اللہ نے فرمایا یہ حدیث غریبہ اور
شرعاً المستحبہ یاد رکھو سوچو جاننا ہے یا نہ کا لفظ ہے حاکم و مفرد
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خضرؑ نے کہا کہ یہ
پھر یہی نعمت کا اظہار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت سے کیا
مروا لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعا میں کلمے سے میں بھلائی کی
توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد وہ نعمت
جنت اور دوزخ سے آزاد کی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا
کو سننے والے سے سنا وہ دعا اہل والا کرام کہہ با تھا تب نبی علیہ السلام نے
فرمایا یہی دعا قبول ہوگی۔ اہل کلمہ نے نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو
اس طرح دعا کو سنا خضرؑ نے کہا کہ یہ صبر کی توفیق طلب کرتا ہو تو نبی
فرمایا تو نے چار سال کی ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی ۱۰۰۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جس شخص نے کسی شے میں بیڑا کر بیکار باتیں کی ہوں تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے کہ خدایا میری فحاشیاں پاک ہے تم میری عفو کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ میری ساری کوائف معجزہ ہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور میری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی حقیقی مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے سنا کہ یہ ایک اونٹ ہے تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے اور اس کے مالک کو اجر عظیم دے۔" پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس اونٹ پر چڑھ کر سفر کیا۔

ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِلَهِي فَلَمَّتُ لَمْعِي فَأَعْيَرَنِي قَوَاتُهُ لَا
يَعْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ مَضَى فَوَيْلٌ مِّنْ آتِي
شَيْءٍ مِّنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ
ثُمَّ مَضَى فَمَضَى مِّنْ آتِي شَيْءٍ مِّنْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيُعْجِبُ مِنْ عَجَبٍ
إِذَا قَالَ رَبِّ اعْفِرْنِي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا
يَعْفِرُ الذُّنُوبَ عَفِيرِي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ حُجْرًا أَحْمَرًا بِيَاضٍ فَلَا يَدْعُو
عَلَى بَيْتِ الْوَجْهِ مُوَيَّنٌ عُرْيَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَكَوًا يَقُولُ اسْتَوْعِمُ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَالْجِدَّ
عَمَلَكَ دَرِيءُ دَرَايَةِ دَعَايَتِهِ عَمَلِكَ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
فِي رَوَاتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ دَرَايَتَهُ عَمَلِكَ -

۲۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَطَّابِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ
الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْعِمُوا اللَّهَ وَدِينَهُ وَأَمَانَتَهُ وَ
خَوَارِجَ أَعْمَالِكُمْ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّي أُرِيدُ سَفَرًا
فَزِدْنِي مَعَالٍ تَزِدُكَ اللَّهُ السَّعْيَ قَالَ زِدْنِي قَالَ
وَلَعَمْرِي تَنَالُ قَالَ زِدْنِي بِأَيِّ أَمْتٍ وَأَيُّهُ قَالَ
يَسِّرْكَ اللَّهُ الْعَبْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)
۲۳۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَعْنَى
اللَّهِ وَالنَّبِيِّ عَلَى كُلِّ شَرِّ فَتَنًا وَلِي التَّوَجُّلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت
کرنے والا نہیں ہے کلمات کہ کر جناب علی مسکرتے تو لوگوں کے کہا
اے امیر المؤمنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے
وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھا کہ
معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲
طلب کرتا ہے تو رب کریم وحش برتا ہے اور اپنے بندے سے دُعا ہے کہ
بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو نصیحت فرماتے
تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ دیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک
کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھوڑا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے
دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کا ایمان دیا دوسری رعایت میں
اختتام عمل کے الفاظ منقول ہیں (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ
میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رعایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو نصیحت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں
نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی راضی میں دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر کہ کہ میرا سفر کا اندازہ ہے آپ میرے لئے دعا فرمائی
برکت و برائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے میں
میں کچھ زیادتی فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت
فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے
فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے چاہے تم کوئی ایسی حالت کو پہنچا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رعایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا اندازہ ہے مجھے
نصیحت فرمائی تو آپ نے فرمایا خشیت الہی خود پر لازم کرو اور ہر بندہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ
لَهُ جَبَّتِيْنِي هُوَ يَتَّ وَكُنْتُ وَوَقُوتٌ قَبِيْلَتِي
لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ أَخْرَكَيْتُ لَكَ
بِرَجُلٍ قَدْ هُوِيَ وَكَيْفَ وَدُقِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَبْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)

۲۳۳۱ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ الرَّجُلُ
بَيْتَهُ لَمْ يَمْلِكِ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَأْتِ بِكَ خَيْرَ السَّوَابِغِ
وَعَنْ أَخِيهِ بِسْمِ اللَّهِ وَتَجَنَّبَ وَتَجَنَّبَ اللَّهُ تَرْتِيبًا
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لَيْسَ عَلَى أَهْلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَمَى إِلَى بَنَاتٍ إِذَا تَرَدَّدَ قَالَ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَحَبَّ مَنِّيْنِ لَكَمَا فِي خَيْرِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا امْرَأَةٌ
أَخَذَتْكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَتْكُمْ فَخَادِمًا فَلْيَمْلِكِ اللَّهُ لَهَا
أَنْ يَأْتِ بِكَ خَيْرًا وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْهَا عَلَيْكَ وَأَهْوَا يَلَدَ
وَمَنْ شَرِيْعًا وَشَرِيْعًا مَا جَبَّتْهَا عَلَيْكَ فَلَا تَشْتَرِ
بِعَمَلٍ وَلَا يَأْتِ بِكَ رَدًّا وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْ عَلَيْكَ فَلْيَمْلِكِ
لَكَ فِي رَدَائِكَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْ عَلَيْكَ
وَلَيْسَ بِالْبَرْكَه - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَسْكُوْرِيْنَ اللَّهُ وَخَلَقَ
أَدْبُجًا فَلَا تَكْطِبُنَّ إِلَى نَفْسٍ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَآمُوسِيْ
فِي شَأْنٍ مُكَلَّمَةٍ إِلَّا أَلَا آت -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَعْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَعْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ جَبَّتِيْنِي هُوَ يَتَّ وَكُنْتُ وَوَقُوتٌ قَبِيْلَتِي لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ أَخْرَكَيْتُ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُوِيَ وَكَيْفَ وَدُقِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَبْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)

۲۳۳۱ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ لَمْ يَمْلِكِ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَأْتِ بِكَ خَيْرَ السَّوَابِغِ وَعَنْ أَخِيهِ بِسْمِ اللَّهِ وَتَجَنَّبَ وَتَجَنَّبَ اللَّهُ تَرْتِيبًا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لَيْسَ عَلَى أَهْلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَمَى إِلَى بَنَاتٍ إِذَا تَرَدَّدَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَحَبَّ مَنِّيْنِ لَكَمَا فِي خَيْرِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا امْرَأَةٌ أَخَذَتْكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَتْكُمْ فَخَادِمًا فَلْيَمْلِكِ اللَّهُ لَهَا أَنْ يَأْتِ بِكَ خَيْرًا وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْهَا عَلَيْكَ وَأَهْوَا يَلَدَ وَمَنْ شَرِيْعًا وَشَرِيْعًا مَا جَبَّتْهَا عَلَيْكَ فَلَا تَشْتَرِ بِعَمَلٍ وَلَا يَأْتِ بِكَ رَدًّا وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْ عَلَيْكَ فَلْيَمْلِكِ لَكَ فِي رَدَائِكَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ وَتَسُوْرَ مَا جَبَّتْ عَلَيْكَ وَلَيْسَ بِالْبَرْكَه - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَسْكُوْرِيْنَ اللَّهُ وَخَلَقَ أَدْبُجًا فَلَا تَكْطِبُنَّ إِلَى نَفْسٍ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَآمُوسِيْ فِي شَأْنٍ مُكَلَّمَةٍ إِلَّا أَلَا آت -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَعْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ جَبَّتِيْنِي هُوَ يَتَّ وَكُنْتُ وَوَقُوتٌ قَبِيْلَتِي لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ أَخْرَكَيْتُ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُوِيَ وَكَيْفَ وَدُقِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَبْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرمائی اللہ تعالیٰ علیہم برکتیں دے فرمائی اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں پر اتفاق پیدا فرمائے (ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دو بزرگوار کے واسطے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے صلا اللہ علیہم سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تکلیف فرمائی وہ مانگتا ہوں اور جس اونٹ خریدے تو اس کے کوہاں کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک روایت کے مطابق حدیث اور غلام کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے (ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایا مصیبت زدہ کے لئے دعائیں کھاتیں یہ جیسا خداوند علیہم تیری رحمت کا طلسمان ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قبضہ نہ دے اور میری حالت کو مدد سے فرما تیرے سوا کوئی قاضی عبادت میں۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

٢٢٣٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَسَدٍ جَلَسَ مُسَافِرٌ فَقَالَ لِي
عَبْدُكَ مَنْ يَكُونُ فِي مَاجِيهِ قَالَ لَا أَعْلَمُكَ بِمَا
عَلَيْهِمْ مِنْ نَسْرٍ أَلَوْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ
عَلَيْكَ يَدُ جَهَنَّمَ كَيْفَ دُرَيْتًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ مَثَلُ
الْمُهْرَةِ كَوْنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حُرْمَتِكَ وَأَعْيِي بِي بِغَضَبِكَ
عَنْ سَاكِنِ. (تَذَاهُ الْقُرْمِيَّةُ وَالْيَمِينُ فِي
الدَّخَانِ الْكَبِيرِ وَنَسْرُ كُرْحِيَّةٍ حَاجِلَةٌ أَتَوْعُمُ
مُبَاهِ الْيُولَاقِ فِي تَابِ كَلْبِيَّةِ الْوَاقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَمَامًا)

تیسری فصل

٢٣٣٤ عَنْ خَالِطَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَسُلَ إِلَهُو مَكْرَمَةً
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهْلَسَ سَهْلًا أَوْ مَلَى تَكَلَّمَ
بِجَلِيلٍ فَهَأَنَذَا مِنْ أَتَكَلِّمَاتٍ لَقَالَ إِنَّهُ يُكَلِّمُ
يَعْقُوبَ كَانَ طَائِفًا عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْفَتْحِ طَلَبُ تَكَلُّمِهِ
يَشِدُّ كَانَ كَقَارَةِ كَهْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَيَكُونُ لَكَ
إِلَهًا لَا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ -

۲۳۳۸ وَعَنْ قَتَادَةَ بَنِي أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَاكَ قَالَ هَلَالٌ حَبِيرٌ
 دَرُشِدٌ هَلَالٌ حَبِيرٌ دَرُشِدٌ هَلَالٌ حَبِيرٌ دَرُشِدٌ أَمِنْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک شخص نے کہا کہ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قرضوں کا بار
اور قرض کے بوجھ سے شعلہاں ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں
ایسی بات دے سکھاؤں جو تمہارا غموں کو جھڑکے کہ قرض سے نجات دلاؤ
اس شخص نے کہا بیشک نہ پ فرمائیے خیر اسہم نے فرمایا تم بیع و شام
یہ دعا پڑھو خدا خدا میں تجھ سے غم اور غفلت سے عزیز اور مستحق سے
بردار اور کجی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اسے مانگ و مروی ہیں قرض اور
لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ کا طالب ہیں۔ ساری نے کہا کہ اس شخص نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق بیع و شام ان کلمات کے ساتھ
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا پاس ایک کتاب
(عظیم) ہے اگر کسی کو میں اپنی کتاب (در شرائع ائمہ) سے عاجز آگیا ہوں
میرے مدد کریں جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں ہوں کہ کتاب
بتلا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائے تھے اگر تم پہلو
کے برابر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کر دے گا۔ تم اس
طریقہ دعا کو خدا خدا مجھے عطا کا رزق عطا فرما اور ملام روزی سے بے پروا
کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے امیر سے بے نیاز کر دے۔
(ترمذی و معجم کبیر اور جناب جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ) مستحبنا ج ۱ انقلاب
فی باب تخطیۃ القلاد فی منشأ اللہ تعالیٰ کے دل پر لاش کریں گے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا غارِ مدینے قریب نہ کھاتے پڑھتے تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گے تو یہ کلمات قیامت تک کے لئے اس پر ہر روز جاتیں گے اور اگر بری باتیں کرو گے تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے وہ کلمات اسی طرح ہیں سب کہیم تیری بات پاگل تو لاف تو بڑے تیرے سوا کوئی سمجھ نہیں جس تجھ سے حضرت عائشہؓ ہوں نہ تیری بارگاہ میں تو یہ کہتا ہوں (مسائل)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس

يَا كَذِبِي خَلَقَنِي ثَلَاثَ مَكَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي عَاذَ بِهِ مِنْ شَرِّهِ كَذِبًا وَجَاءَ بِشَرِّهِ كَذِبًا

(دَعَا ابْنِ اَبِي اَدُو)

۲۳۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ هَذِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ
لِي عِبْدِكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ امْتِكَ وَفِي
قَهْمِكَ نَاسِيَتِي بِسَبِّكَ مَا مِنْ فِي حُكْمِكَ عَدَا
فِي قَصَادِكَ اَسْأَلُكَ بِحُلِيِّ اَشْيُو حُرْلِكَ حَقِيَّتِي بِهِ
كَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَنِي فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَنِي اَحَدًا
مَنْ عَلَّمَكَ اَلِي اَلْهَمَّ عِبَادَكَ اَوْ اَسْأَلُكَ بِمَنْ فِي عَمْرٍ اَلْيَبِ
وَعَدْلِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَلْعَدْلَانِ رِسْمَةً قَلْبِي وَجِلَّةً لِي
وَعَلِيَّتِي مَا فِي اَلْعَامِلِ قَطْرًا اَذْهَبَ اللَّهُ غَمَّةً
فَاَبْدَلَهُ بِمَنْ قَرَّبَنَا

(دَعَا قُرَيْشِي)

۲۳۴۰ وَهَنْ حَيَّيْرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا مَرَرْنَا بِكَ كُنَّا
اِذَا اَنْزَلْتَنَا سَبَّحْنَا

(دَعَا الْهَجَرِي)

۲۳۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ
قَسَمَ كَانَتْ اِذَا كَرِهَ اَمْرًا يَقُولُ يَا اَسْمَاءُ قِيْرِي رَحْمَتَكَ
اَسْتَعِيْثُ - (دَعَا اَلْقُرَيْشِي) وَفَالِ هَذَا اَحَدُ يَتِيْعِيْهِ
وَلَيْسَ يَسْتَعِيْثُ

۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ
اَلْعُدَايِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَعْمُوْلُهُ فَقَدْ
بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَاجَظَ قَالَ نَعَمْ اَللَّهُمَّ اَسْأَلُكَ
عَوْدَتَنَا اَوَّامِنَ رَدِّ عَائِنَا قَالَ حَرَبَ اللَّهُ وَحُبْرَةَ
اَعْدَائِهِ بِالزَّيْتِ وَهَرَمَ اللَّهُ بِالزَّيْتِ

(دَعَا اَحْمَدُ)

۲۳۴۳ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ اَسْمِعُوا اَللَّهُمَّ
لِي اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا رَيْنَاهَا وَاَحْسَدُ

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات میں تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس
نعل کی حمد ہے جو ماہِ حجِ شریف کو لے لیا گیا اور یہ زمین عطا فرمایا۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبان متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے
خداوند عالم تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندگی کا بیٹا ہوں تیرے نورِ انوار
ہوں میری پیشانی تیرے دستِ قدس میں ہے تجھ پر قیامِ حکم جاری ہے
تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے ہر نیک کام کے ساتھ سال کرتا ہوں
میں کے ساتھ تو نے خود کو رکھ لیا ہے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا اپنی مخلوق میں سے
میں کو بکھلیا اپنے بندوں میں سے کسی کو بتایا یا پردہِ غیب میں جو اختیار کیا کہ قرآن کریم کو میرے
غیب کی ہمارے علموں کا دارِ امان ہے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ
قال اس کے کم کر دے اور پریشانیوں کو اس میں تبدیل
کرتا ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کھلاڑیوں یہ دعا کر
معب بندگی پر چڑھتے تو بخیر و شرف اور نیکے اور نیکے تو تیس بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پریشان کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے میری قوم میں
تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب
اور غیر محفوظ بتلایا ہے۔)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگِ حند
کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے
دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا
ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس طرح دعا کرو خدا دعا
ہمارے پیروں کی پروہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابو سعید خدری
فرماتے ہیں ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا میں دشمنوں کی شکست ہو گئی۔

حضرت مسودہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بازو میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ تعالیٰ میرے اُم
پر۔ اللہ تعالیٰ ہم اس اللہ جو کچھ اس میں ہے اطلبہ رحمہ

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوند
میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو میں پہنچنے والی ہوں۔

(ربیعنی دعوت کبیرا)

پناہ طلب کرنے کا بیان

يَا مَنْ شَرَّهَا وَشَرَّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُصِيبَ فِيهَا سَعَةً خَاسِرَةً -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت، بد بختی، آفت، نقصان کی برائی اور
دشمنوں کی مہرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تعذرت، غم، بچاؤ کی سستی
بزدلی، بکری، قرض اور دشمنوں کے قلب سے مجھ سے پناہ طلب کرتا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے سستی، عجز، کمزوری
اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں، خداوند علما، دوزخ کے مذہب، آل کے
نقصانات، قبر کے نقصان، اس کی برائیوں، وصال کے نشوونما اور اس کے شر سے
پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند میرے گناہوں کی برکت اور اولوں کے بانی
سے دعا و مال، خداوند میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میلہ پڑھنے
سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوند میرے گناہوں کے درمیان ایسا ہی
جھڑپا کر دے جیسا کہ قرآن میں مشرق و مغرب میں جھڑپا کر دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے بیکسی،
سستی، بزدلی، بخل، ملول عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
خداوند میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں حسیت پیدا کر خداوند

۲۳۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْمَلَكِ
وَوَدْلَى الشَّقَاءِ وَشَرِّ الْفَضَاءِ وَشِمَاكَةِ الْأَعْدَاءِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْبَةِ وَالْخُشْيَةِ
وَالْمَعْيُوزِ وَالْمَكْسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتُورِ الدِّينِ
وَعَبْثَةِ الزَّمَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ
وَالْعَمْرِ وَالْمَعْتَمِرِ وَالْمَأْتَمِرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ السَّارِ وَلَعْنَةِ السَّارِ وَفِتْنَةِ الْعَبْرِ
وَعَذَابِ الْعَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الرُّضَى وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْعَمْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ التَّيْسِ وَالْقَتَالِ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَطَايَايَ بِكَ الْغَلِيظَ وَالْبَرَّ وَتَقِ
قَلْبِي كَمَا تُقِي الْقُرْبَ الْأَيْمَنُ مِنَ الدَّاسِ وَبَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَبْثِ وَالْمَكْسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْعَمْرِ
وَعَذَابِ الْعَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْبَةِ وَالْخُشْيَةِ

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ دَرَكْتَهَا آتَ وَلَيْسَ دَرَكُهَا اللَّهُ مُعَلِّقٌ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَلِيٍّ لَا يَنْفَعُهُ دَرِيٌّ قَلْبٌ لَا يَنْفَعُهُ وَ
مِنْ لَفِيسٍ لَا تَكْشِبُهُ دَرِيٌّ دَعَاؤُكَ لَا يَسْتَحَابُّ لَهَا -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۸. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يُعَلِّقُ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ مُعَلِّقٌ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ كَذَالٍ يَحْمِلُكَ وَتَحْمِلُكَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ
فُجَاءَةً وَلَيْسَ مَوْلَاكَ دَعَاؤُكَ لَا يَسْتَحَابُّ لَهَا -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۹. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعَلِّقُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مُعَلِّقٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَيْءٍ مَا عَمِلْتُ تَمُوتُ شَيْئًا لَمْ أَفْعَلْ -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۰. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ مُعَلِّقٌ لَكَ أَسْأَلُكَ بِكَ
الْأَمْسِ وَمَعْلُوكٌ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْمَلِكِ أَبَتْ فَمِنْ حَاضِرَتِكَ
اللَّهُ مُعَلِّقٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كَذَالٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُهْلِكَ
أَنْتَ الْغَنِيُّ الْكَافِي لَا يَمُوتُ وَالْيَقِينُ وَالْإِلَهِ الْيُحْيِي الْيُؤْتِي
(مُسْتَعْنً عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۳۵۱. عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعَلِّقُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مُعَلِّقٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْأَرْبَعِ مِنْ وَلِيٍّ لَا يَنْفَعُهُ دَرِيٌّ قَلْبٌ لَا يَنْفَعُهُ دَرِيٌّ
لَفِيسٍ لَا تَكْشِبُهُ دَرِيٌّ دَعَاؤُكَ لَا يَسْتَحَابُّ لَهَا (رَدَّاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنْهُمَا -

۲۳۵۲. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مُعَلِّقٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَتْمٍ مِنَ الْجَبْرِ وَالْجَبَلِ

تو بہترین ترکیب فرماتے والا کار ساز اور مالک مطلق ہے۔ خداوند میں تجھ
سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور
ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ
مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوند میں تجھ
سے نعمت کے زائل ہونے کو نہ ختم ہونے۔ ناگہانی عذاب اور تیرے
غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے اپنے اس کام کی ہلاکت
سے جو میں نے کلبہ یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں نے تیرے
اسلام کو قبول کیا تجھ پر جان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کی تیری طرف رجوع ہوا
تیرے وعدے میں نے جنگ کی۔ خداوند میں تیری رحمت و جلال کی پناہ میں آتا
ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو
کبھی موت نہیں ملے گی جبکہ جن و انس کو موت آئے گی (تحقیق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں ان چار باتوں
سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل
سے جس میں حشیت نہ ہو ایسے نفس سے جس کو کبھی سیری نہ ہو۔ اور ایسی دعا
جو قبول نہ ہو اور اللہ پر دلوں میں ماجہ۔ جاح ترغی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ
بن عمر سے روایت کیا اور ساقی نے دونوں راویوں سے روایت کیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کجی۔ جہمی عمر امینہ

وَسُوْرَةُ الْعَمْرِ وَفِيْنَهُ الْعَشِيْرَةُ وَهَدَايَ الْقَدِيْرُ

(دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

۲۳۵۳ وَعَنْ اَبِيْ مُرَّةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

كَانَ یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

الْعَمْرِ وَالْقِلَّةِ وَالزَّلٰلَةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلَمَ اَوْ

اُظْلَمَ۔ (دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

۲۳۵۴ وَعَنْہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

كَانَ یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۃِ وَالنَّسَاۃِ

وَسُوْرَةِ الْاَحْكَامِیِّ۔ (دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

۲۳۵۵ وَعَنْہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

كَانَ یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبُوْنِ فَسَادِہٖ

یُشِیْءُ السُّجُوْبَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْوِیَاۡتَہٗ وَفَاۡتَیَاۡتِہٖ

الْبِطَاۡتَہٗ۔

(دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ وَابْنُ مُسَلَمَہٗ)

۲۳۵۶ وَعَنْ اَبِیْ اَنْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

كَانَ یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَحْسِ وَ

الْمُجْدَاوِرِ وَالْجَمُوْنِ وَمِنْ سَبِّ الْاَسْقَاوِ۔

(دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

۲۳۵۷ وَعَنْ قُتَيْبَہٗ بْنِ مَالِکٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّسْتَرَکٍ

الْاَحْكَامِیِّ وَالْاَحْمَالِیِّ وَالْاَمُوْاۡہِ۔

(دَعَاۃُ التَّیْمِیِّیِّیِّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ قُتَيْبَہٗ بْنِ مَالِکٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ شَیْءٍ وَشَرِّ نَسَبٍ

وَشَرِّ لِسَانٍ وَشَرِّ قَلْبٍ وَشَرِّ مَنَیْجٍ۔

(دَعَاۃُ الْاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

۲۳۵۹ وَعَنْ اَبِیْ یَسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

كَانَ یَقْرَأُ الْمُحْمَلِیْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

كَيْ تَخْفَ اَمْرُ قَبْرِكَ فَنَابَ مِنْہٗ پَنَہٗ طَلَبُ كِتَابِہٖ۔

(اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیْ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فقر و معاشی

کی اور لذت سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے اختلاف

نفاق اور کبر و عداوت سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فاقہ سے پناہ طلب کرتا ہوں

کیونکہ وہ مجھ پر زیادہ ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ میری

عادت ہے۔

(ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں برص۔ جنام۔ جھوٹی اور

برسی بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں برص

املاق و امثال اور برسی خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شعیب بن شکیل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ

مجھے ایسا عمل تعلیم فرماتی جس کا میں ورد کردوں تو آپ نے فرمایا اس

طرح دعا کرو (خداوند میں اپنی سماعت بصارت۔ نطق۔ قلبی اور زبان

مردی کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں) (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے پناہ

طلب کرتا ہوں کہ میں کسی چیز سے دب کر مرنا۔ بلند عہد سے گرنے
غرق ہو کر اور بل کر مرنے سے ۔۔۔ خلعہ میں داخل
عمر سلوہت کے وقت شیطان کے بہکانے میدان جنگ سے بھاگ
انے اور سانپ کے ڈسنے کی موت سے پناہ مانگتا ہوں راہبر اور مسکن
صاحب نساں نے غم کے نطفہ کا بھی اعجاز کیا ہے)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے لاپرواہ
پناہ طلب کرو جو نقصان کی طرف سے ملتا ہو۔
(احمد، بیہقی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چادر کو کھینچ کر فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ
پوشیدہ ہونے کے بعد تاریکی کا سبب بنتا ہے۔
(ترمذی)

حضرت بلال بن حبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا تم دن میں
کتنے مجبوروں کی عبادت کو تھے اور تو میرے والد نے کہا سات کی جن میں
سے چھ زندہ رہیں اور ایک آسمان پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم امید
اور خوف میں کس سے شروع ہوتے ہو میرے والد نے کہا آسمان والے سے
نبی علیہ السلام نے فرمایا اے حبیب اگر تم اسلام قبول کر دو تو میں تمہیں ایسی
دعائیں بتاؤں جو تمہارے لئے منفعت بخش ہوں گی۔ میرے والد نے جب
اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے وہ باتیں بتا دیں جن کا
آپ نے وعدہ فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا یا دعا کرو بخدا میرے دل میں ہمارے
ذوالہبے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ (ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد اور والدہ کو حکم دیا
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
خیند کی حالت میں ڈوب جائے تو وہ اس طرح دعا کرے :- یا اللہ تعالیٰ
سے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے
شر اور اپنی ذات پر شیطانیوں کے تسلط اور ان کی اپنے پاس موجودگی

الْهَمِّ وَدَعْوَتِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَ
الْغَرَقِ وَالْهَمِّ وَدَعْوَتِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَطَّبَنِي
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ دَعْوَتِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ
فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا دَعْوَتِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ
لَوْيَغًا - (رَدَّاءُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَدَّاءُ فِي وَفَائِهِ
أَبُو حَنِيفَةَ)

۲۳۶۰ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ ظَمَرٍ يَفِيضُ عِدَالِي طَبْعٍ -
(رَدَّاءُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرَةِ)

۲۳۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَطَمَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذِي
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا قَرَارٍ هَذَا مَوَالِيقُ إِذَا وَقَبَ
(رَدَّاءُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُضُّنَّ كَرَمُ بَعْدَ الْيَوْمِ
إِلَّا قَالِ ابْنِ سَبْعَةٍ يَتَقَى فِي الْأَرْضِ دَوْلِيدًا إِنْ
الْتَمَلَا قَالَ قَالُوا لَعَنَهُ لَعْنُكَ يَا نَبِيَّكَ وَرَحْمَةُكَ
قَالَ الْيَوْمَ فِي السَّمَاءِ قَالِ يَا حُصَيْنُ أَمَا لَكَ لَوْ
اسْتَكْمَلْتَ عِلْمَكَ لَكَلِمَتَيْنِ تَنْعَا بِكَ قَالَ فَلَمَّا
اسْتَكْمَلْتُ حُصَيْنُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ
الَّتِي بَدَعْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ عَنِّي عَنِّي
وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي -

(رَدَّاءُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَرِعَ
أَحَدُكُمْ فِي الدَّمْرِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ
مِنْ عَصَبِهِ وَهَوَاهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ
الْكَلِمَاتِ وَأَنْ يَحْضُرَ ذَنْبٌ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

وَكَاثِرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمُ صَلَواتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَبَرٌّ
وَكَاثِرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمُ صَلَواتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَبَرٌّ
عَلَيْهِمْ فِي عَمَلِهِمْ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ)

۲۳۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالَتْ الْجَنَّةُ أُمَّهُ أُمُّهُ الْجَنَّةُ وَمِنْ اسْتَجَارَ
مِنْ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ أُمُّهُ أُمُّهُ النَّارُ
مِنْ النَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ)

تیسری فصل

سے پناہ طلب کرتا ہوں، ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات
سے محفوظ رہتا ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر و دعائیہ کلمات اپنے بچوں کو
یا کراتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔
(الردود الغلط حدیث بحوالہ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو
جنت یہ التجا کرتی ہے خداوند اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو
شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ در خواست کرتی ہے۔
خداوند اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی - نسائی)

حضرت تعلقات رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب بن
کنتے تھے کہ اگر میں یہ ہر کلمات کہتا تو یہودی مجھے گدھا بناتا ہے
جب ان سے معلوم کیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انہوں نے بتایا میں
پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں
اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع و مانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک و بد کوئی
نمودار نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جسکو میں جانتا
ہوں یا احاطہ نہیں کرتا۔ اور اس حدیث کے شرع پناہ مانگتا ہوں جسکو اللہ تعالیٰ

حضرت مسلم بن الحجاج روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد
یہ دعا پڑھتے تھے خداوند میں کفر فقر اور غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں اور اللہ
مکھے ہیں کہ میں بھی یہ دعائیہ کلمات پڑھنے لگا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا
کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے
بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے
(نسائی) لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن
امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد لکھ کر رکھ رکھا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں

۲۳۶۵ عَنْ الْقَعْقَاعِ أَنَّهُ كَتَبَ الْأَمَنَةَ قَالَ تَوَلَّ
تَوَلَّيْتُ أَقُولُهُمْ لِيَجْعَلُنِي يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعَزُّ يَوْمَئِذٍ أَمَّا الْعَبْدُ الَّذِي لَيْسَ
شَيْئًا أَكْبَرَهُمْ مَنْ دَرَجَتُهُمْ أَهْلُو النَّكَاحَاتِ الْوَحْدَى
يُحَارُونَ مِنْ بَرٍّ وَلَا فَاحِدٍ كَرَامَتًا وَأَمَّا اللَّهُ الْعُصْبَى مَا
عَدِثْتُ مِنْهَا وَمَا كَرَامَتُهُ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ وَخَلَقَ
وَبَرًّا -

۲۳۶۶ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَتْ أُمِّي
يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَالْعَقْرُ وَفَدَايَا الْعَقْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُمْ فَقَالَ لِي
يُنِي عَنْ مَنْ أَحَدَاتٍ لَهَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُمْ فِي دُبُرِ
الصَّلَاةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَا أَنَّهُ كَرَامَتُهُ
يُنِي كَرَامَتُهُ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَرَوَى أَحْمَدُ كُنْطُ الْعَبْدِ فِي دُبُرِ
عَدِثُهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ -

۲۳۶۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ

وَالَّذِينَ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانُوا عَلَى الْكُفْرِ
قَالَ نَعَمْ وَأَنَا أَنَا اللَّهُ عَلَى الْكُفْرِ
وَالَّذِينَ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانُوا عَلَى الْكُفْرِ
(رواه الترمذی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعائیں

پہلے فصل

۲۲۶۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الشَّيْخِ مَسْلُومٍ
اللَّهُ عَلَيَّ وَسَخَّرَ لِي مَا يَدْعُونَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ
الْحَقُّ فِي خَلْقِي وَفِي خَلْقِ كُلِّ شَيْءٍ وَأَمْرِي وَمَا
أَنْتَ أَهْلَكُكُمْ مِنْهُ اللَّهُمَّ احْشِرْني جِئْتِي وَخَلَقْتِي
وَعَلَّامِي وَهَمَّيْ وَكُلِّ ذَا لِكِ وَنِدْوِي اللَّهُمَّ اقْبَلْ
مَاقَدَّتِي وَمَا أَكْرَمْتُ وَمَا أَسْرَمْتُ وَمَا أَكَلْتُ
وَمَا أَنْتَ أَهْلَكُكُمْ مِنْهُ إِنَّكَ الْمُقْتَبِرُ وَأَنْتَ الْمُؤْتِرُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۹ وَكَانَ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِبْني دِينِي الْوَدَى
مُوهَبَةً أَمْرِي وَأَصْلِبْني دُنْيَايَ الْيَقْرِ فِيهَا مَعْدِي
وَأَصْلِبْني الْيَقْرِ فِيهَا مَعَادِي وَلِيَجْعَلَ الْخَيْرَ
زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ السَّوْتِ رِجْلَةً لِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(دُعَاءُ مُسْتَرْسَلٌ)

۲۲۷۰ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ
سَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالشُّقَى وَالْعَفَاةَ وَالْغَنَى

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۷۱ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ سَلِّ

ایک مرتبہ ایک صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کھراہ قرمن کو
بلیجہ کہتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں دوسری روایت کے مطابق
یہ دعا اس طرح منقول ہے خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں
ایک شخص نے کہا کیا یہ دعا ہے ہاں میں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں (اسان)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان دعاؤں سے دعا فرماتے
تھے خداوند میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں
احصاف اور میری کمزوریوں کو جن میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب
کو بخش دے خداوند میری جو کوششوں بیسودہ کوئی نقص اور بلا نقص
مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرمادے۔ خداوند میرے اگلے
پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے کہ میں تو خوب جانتا ہے معاف فرمادے
تیری ذات پر جس منظر اور پس منظر میں ڈالنے والے ہے اور تو ہر چیز پر قادر
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند دین کو میرے لئے بہتر اور کمال
فرما۔ جو میرے کلام کا ثمران ہے اس دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں
میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں
لڑنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی پر کارگیری کر زیادتی فرما اور میری موت کے
پر شر سے مجھے راحت عطا فرما

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے
خداوند اس تجھ سے ہدایت۔ پرہیزگاری حرم لذی سے بے بہتے اور
تو عمری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي دَرَجَتِي وَ
 أَذْكُرْ بِأَلْهَامِي هِدَايَتَكَ الطَّيِّبَةَ دَرَجَاتُكَ
 سَدَادُ الشَّهَادَةِ - (دَعَاءُ مُسْتَرْجَعٌ)
 ۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتْلُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْعَلَمَةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُدْعَى بِهَذَا الدُّعَاءِ فَكَانَتْ
 اللَّهُمَّ الْخَيْرُ فِي دَارِ عَمِّي فَاهْدِنِي دَرَجَتِي وَصَافِيَتِ
 دَارِ ذِيهِ -

(دَعَاءُ مُسْتَرْجَعٌ)

۲۳۴۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ كَانَ الْكَلْبُ دُعَاؤَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -
 (مُسْتَفْعٍ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوند مجھے ہدایت عطا فرما
 مجھے سیدھا رکھو آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستے کا قصد کرو اور
 سیدھا رکھنے سے تنگ نہ آجی کا قصد نہ کرو۔ (مسلم)
 حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
 کہ جب کوئی شخص اسلام لانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز
 سکھانے اور اس سے فرمائے کہ ان الفاظ سے دعا کرو "خداوند میری عزت
 فرما بھر پر دم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے صافیت دے اور مجھے رزق عطا
 فرما۔"

(مسلم)

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے دعاغیر کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوند ہمیں دنیا اور آخرت
 میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔
 (مستفیع علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوند میری مدد فرما
 اور میرے مقابلہ میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر
 کسی کو غلبہ نہ دے۔ میرے لئے تضرع فرما میرے مقابل کی تدبیر میں مدد کر
 مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور مجھ سے بغاوت نہ کرے
 مجھے اس پر غلبہ عطا فرما میرے رب نے مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا
 ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی بابت مدح کرنے والا۔ مجھ سے عاجزی
 کرنے والا اور مجھ سے تعجب کرنے والا بنا۔ خداوند میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے
 گناہوں کو معاف فرما۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما میری بات کو سچا کر دے
 قلب کو ہدایت عطا فرما میرے قلب کی سیاہی کو دھوا کر دے اور میری ہمت کو مضبوط کر دے
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ سے عرضا کہ عافیت قلب کرو کیونکہ تمہیں کے بعد کسی کو عافیت
 سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوتی۔

۲۳۴۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ آخِرَتِي وَلَا تُجِبْ عَلَيَّ
 وَالصُّرُفِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَاصْكُرْنِي وَلَا تُسْكِرْ عَلَيَّ
 فَاهْدِنِي دَرَجَتِي الْعَمَلِي فِي وَالصُّرُفِي عَلَيَّ مَنْ لَعَنَ
 عَلَيَّ رَبِّي اَسْمَعْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ كَاكِرًا لَكَ رَاغِبًا
 لَكَ سَطَوَامًا لَكَ مُفِيدًا لَكَ اَوْ اَمَامًا مُبِينًا رَبِّ
 تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْمِلْ حَسَنَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي
 وَتَقَبَّلْ حَسَنَتِي وَسَلِّمْ دِلْسَانِي وَاهْدِنِي دَرَجَتِي وَصَلِّ
 صَلَاحَةً مَسْجِدِي -

(دَعَاءُ التَّوْبَةِ فِي دَارِ الْوَدَادِ وَابْنِ مَسَاحَةِ)

۲۳۴۵ وَعَنْ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَثَرَتِي فَقَالَ سَلُّوا
 اللَّهُ الْعَمَلُ وَالْعَاقِبَةُ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ
 الْبَقِيَّةِ خَيْرًا مِنَ الْعَاقِبَةِ - (دَعَاءُ التَّوْبَةِ فِي)

وَابْنُ مَسْجُودٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ عَوْنًا
إِسْنَادًا -

۲۳۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الشَّعْلَةَ أَفْضَلُ
قَالَ سَلْ لِيكَ الْعَاقِبَةَ وَالْمَعَاوَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
كُنَّا نَأْتِيهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى
الدُّعَاءُ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ وَيْلَكَ ذَلِكَ كُنَّا نَأْتِيهِ
الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ وَيْلَكَ ذَلِكَ قَالُوا قَدْ
أُعْطِيتَ الْعَاقِبَةَ وَالْمَعَاوَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَقَدْ أَفْلَحْتَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَابِئِ مَسْجُودٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (مُسْنَدًا))

۲۳۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيٍّ الْخَطَّابِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَتَّقِي
حُبَّكَ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِنَّا أُحِبُّ فَلَجْعَلْهُ
قُوَّةً لِي فِي مَا أُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي عَمَلِي وَمَا
أُحِبُّ فَلَجْعَلْهُ لِي رِزْقًا لِي فِي مَا أُحِبُّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي)

۲۳۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ قُلْنَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَنْتَوِي
بِهِمْ ذُو النُّجُومِ لِإِقْصَابِ اللَّهُمَّ احْبِبْنَا وَنَحْنُ
نُحِبُّكَ مَا تَعْمَلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ كَعَا صِيكَ وَنَحْنُ
كَعَا عَمَلِكَ مَا تَعْمَلُ بِهِ عَمَلِكَ وَنَحْنُ الْبُكْرَى مَا
تَعْمَلُ بِهِ عَمَلِنَا مُمِيسَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا
بِاسْتِمَاعِنَا وَاسْتِمَارَتِنَا وَتَقْوَانَا مَا تَحِبُّنَا وَجَعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا فَاجْعَلْ لَنَا رِزْقًا عَنَّا مِنْ طَلَسَا وَانْقَرَا
عَنَّا مِنْ عَادَاتِنَا وَلَا تَجْعَلْ مَوَاسِقَنَا فِي دِينِنَا
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْبَرْدَ مِنَّا وَلَا مَبْلَغَ جَلِينَا

ابن ماجہ لکھی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن
اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا: رسول اللہ کو کسی
دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا: پروردگار سے سکون اور دین و آخرت کے
کاموں میں معافی طلب کرنا اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو
آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ
نے وہی جواب دیا کہ جب میں میاں و بیویں عافیت اور صافیت دیکھتا ہوں
تو اس حال میں کہ

(ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن
اور غریب ہے)

حضرت عبداللہ بن بزرجی خطیبی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے
خدا و ملا مجھے (یعنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے
عطا کرے) خدا و ملا تو مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو
محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنادے اور میری پسندیدہ
میری پسندیدہ چیز جس کو تو مجھے سمیٹ دے اور مجھ کو تو محبوب
رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین سے
دعا کہ تیرے دعا فرماتے۔ خدا خدا تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو
ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی
اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرما دے اور ہمیں
اتنا یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خدا خدا درگاہ
میں ہمیں ابھی سماعت بشارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے دہائی
پر ہمارے ساتھ سوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کر دے
اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے دہارے
علم کے لئے مرکز آواز کش فرما اور جو ہم پر رحم نہ کرے اس کو ہم پر

وَلَا تَلِيْطُ عَلَيْنَا مِنْ لَدُنْكَ حَسْبُ غَرِيبٍ

غریبہ نہ عنایت کرے۔

(رواہ الترمذی فی وقال هذا احادیث حسن غریب)

۲۳۷۹ وَ عَنْ اَبِي مُرَّةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْفَقِيرُ بِمَا عَمِلْتُكَ

وَقَلْبِي بِمَا يَنْفَعُنِي وَرَدُّنِي عَلَيْكَ الْغَنِيُّ بِمَا عَلَّمْتَنِي

كُلِّي عَالِي دَاخِلِي دَاخِلِي مِنْ عَالِي أَهْلِ الثَّوَرِ

(رواہ الترمذی فی وابن ماجہ وقال الترمذی فی هذا

احادیث حسن غریب استاد)

۲۳۸۰ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالنَّبِيِّ سَمِعَ

وَهُدَّ وَجْهَهُ دُونَ كُنْزِي النَّبِيِّ فَأَتَى عَلَيْهِ يَمَانًا

فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْيَقِينَةَ وَدَعَا

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاسْمِعْنَا وَلَا

تُفْهِمْنَا وَاصْغُرْنَا وَلَا تَعْزِمْ عَلَيْنَا وَاصْغُرْنَا وَلَا تُؤْخِرْنَا

عَلَيْنَا وَاصْغُرْنَا وَاصْغُرْنَا حَتَّى نَلْقَى اللَّهَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ أَقَامَهُمْ حَتَّى جَلَسَ الْجَمْعُ ثُمَّ قَامَ

أَقَامَهُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَلَعَهُ عَشْرَ أَيْيَاتٍ

(رواہ احمد والترمذی فی)

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند! جو علم تو نے مجھے عطا

فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما میرے علم میں زیادتی کر اور مجھے علم

بائع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں وہ شخص ہوں کی کی حالت

سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور

غریبہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی ٹکٹی

کی بجھنا پٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وہی کے وقت ہم آپ

کے پاس ٹھہرے یہ جب نزول وہی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام

نے دعا کیے اے اللہ! اس طرح دعا فرما خداوند! ہم میں فراوانی

فرما کی ذکر ہم کو عزت عطا فرما زائل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں

کہ نہ ذکر ہم کو زندگی عطا فرما ہم پر کسی کو زندگی نہ کر۔ ہم کو راضی کلام

وہی رہ ہم سے دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر اس آیتیں

نازل ہوتی ہیں جو ان پر عطا ہو گیا وہ داخل جنت ہو گا اس کے

بعد دعا فرمائی المؤمنین سے لے کر اس آیت کی تلاوت فرمائی (راحمہ اللہ)

تیسری فصل

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

ناہیا شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ

میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو

تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور چاہو تو اس پر صبر کرو میرے لئے تمہارے

لئے بہتر ہے تو اس ناہیل نے کہ آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے

فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔ خداوند! میں تجھ سے سوال

کرتا ہوں اور میرے نبی رحمت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیع

میں آپ کے نبی اپنے مسکراتے ہوئے آجاکہ حاجت کو پورا فرما دے

خداوند! نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمے (جامع ترمذی)

۲۳۸۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِذَا كَانَ لَكَ

الْبَصِيرَةُ أَوْ الشَّقِيَّةُ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ

اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ دَعْوَتَ دَعْوَتِ

صَلَّيْتُ فَهَذَا خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَاصْبِرْ قَالَ فَاصْبِرْ

أَنْ يَسْمَعُوا مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَيَعْرِفُوا هَذَا الدُّعَاءَ

اللَّهُمَّ قُلْ أَسْأَلُكَ وَالْوَجْهَ الْبَلَدَ بِبَيْتِكَ مَعْتَمِدًا

بِعِزِّكَ الْوَجْهَ إِلَى رَحْمَتِكَ إِلَيَّ رَبِّ لِيَقْبَلَنِي

حَاجَتِي هَذَا اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحٍ غَرِيبٍ

۲۳۸۲ وَعَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱۵ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ دَاوُدُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي
 يُبْلِغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ لِحُبِّ دَاوُدَ مِنْ نَفْسِي
 وَمَالِي وَآمَلِي دِينَ الْمَالِكِ الْبَارِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ جَعَلَتْ عَنْ يَمِينِهِ
 كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ (رواه الترمذی وقال هذا
 حديث حسن غریب)

۲۳۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
 ۱۶ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْجِرْ فِيهَا فَعَالَ لَهُ نَعْنُ
 الْقَوْمَ لَقَدْ خَلَقْتَ وَأَدْجَرْتَ الْقُلُوبَ فَقَالَ أَمَا
 عَلَيَّ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ يَوْمَعْتُمُوكَ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْنَا قَامَ تَبَعًا
 رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ كُنِيَ قُرَيْشِيًّا قَالَهُ
 عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَهُ فَأَخْبَرَهُ الْقَوْمَ الْمُسْتَعْرِ
 بِعَمَلِهِ الْعَلِيْبَ وَقَدْ رَزَقَ عَلَى الْحَقِّ أَحْبَبِي
 مَا كُنْتُ الْعَبْرَةَ خَيْرًا لِي وَتَرْفِقُ لَدَا عَرَفْتُ
 الرِّفَاءَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ فِي الْعَلَبِ
 وَالْمَهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ حِلْمَةَ الْحَقِّ فِي الزَّمَانِ وَالْحَصَبِ
 وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغَنَى وَالْوَحْيَ وَأَسْأَلُكَ
 نَوْمًا لَا يَسْعُدُ وَأَسْأَلُكَ كُفْرًا حَبِي لَا تَسْقِطُهُ
 وَأَسْأَلُكَ الْبِرَّ خَالِيًا بَعْدَ الْفَضْلِ وَأَسْأَلُكَ سِدْرَةَ
 الْعَمَشِ بَعْدَ الْحَرَمِ وَأَسْأَلُكَ لَحْدَةً السُّطُورِ
 وَتَوَلَّى وَاسْتَوَى إِلَى لِقَائِكَ فِي خَيْرِ صَرَاتٍ مُخْتَرَةٍ
 وَلَا غَشَّةٍ مُبْغِيَةٍ اللَّهُمَّ كَرِّمْنَا بِبَيْتَةِ الْإِيمَانِ وَ
 اجْعَلْنَا هَذَا مَقْدَرًا

(رواه النسائي)

۲۳۸۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الشَّيْخَ مَسْلَمَ بْنَ
 ۱۷ دَاوُدَ كَانَ يَقُولُ فِي دُخْرِ الْعَبْرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں
 دعا فرماتے تھے خداوند میں تیری ادب تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب
 کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرے
 دے۔ اے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات۔ مال۔ مال و عیال
 اور خندکے پانی کی محبت پر غور فرماتا۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد
 علیہ السلام کا ذکر اس طرح فرماتے تھے کہ بسبب داؤد بہت زیادہ
 عزیز کر دیا۔ جامع بیٹ حسن غریب

حضرت خطاب بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے
 ہیں کہ سائب صاحب یاسر نے ایک مرتبہ بھوکے ساتھ فاراداک... تو
 نہایت خضر نادر میں تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے کھانا کھا لیا ہے۔
 جناب علم نے فرمایا کہ بات نہیں میں نے اس حد تک کئی دعائیں مانگی ہیں
 جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا جب نبی علیہ السلام کھڑے ہوئے
 تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے
 رہتے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور اگر اپنی قوم کو وہ دعائیں
 دعا فرماتا تھا خداوند میں تیرے عام الغیب جاننے اور ملوک پر قدرت رکھنے
 کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں بے اس وقت تک زندہ رکھ۔ جب تک
 میرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو نہ لے موت نہ کہ جہنم کی آگ
 میں میرے لیے بہتر ہو نہ جہنم میں میرے لیے بہتر ہو نہ جہنم میں میرے لیے
 نعم و سرور میں مجھ سے کفر حق کے کی توفیق طلب کرتا ہوں، اللہ ہی اور قرب
 میں تجھ سے مبادرت کی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت
 طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور انھوں کی ایسی خندک مانگتا ہوں جو
 ہمیشہ رہے۔ اور قصاص کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد
 رنڈک خندک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی
 طلب کرتا ہوں تیری لقائے شوق کا ایسے اعزاز میں طالب ہوں کہ میں تو
 فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوند اے ایمان کی زمین سے

فرم فرمادے ہیں سیدھا چلنے والوں کا راہ بنانا (نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فجر کے نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوند میں تجھ سے

صبر و صفا سے ہم، قبولِ عمل اور پاکیزہ رشتہ کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ - بیہقی و صحاح کبیرا)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاو کا ہے جس کو کسی بھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے غفلت مجھے تو فریق عطا فرما کہ میں تیرا نواب بن کر رہوں بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری صحبت کو یاد کروں (ترمذی) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افراد کے ساتھ دھار فرمایا کرتے تھے عذر و ذما میں تجھ سے محبت اور ہنر گاری میں حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (مسند احمد) حضرت ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا: عذر و ذما میرے قلب کو نفعاتی سے میرے عمل کو دیرگامی سے میری زبان کو جھوٹ اور میری آنکھ کو گمراہی سے محفوظ فرما کہ اسے دھوکہ و دھول نہ کھائے اور دل کے حال کو جاننا ہے۔

(ادعوات کبیرا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی حیا رشتہ کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحبہ طریل العمری کی وجہ بہت کمزور اور پختہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے اس نے علیہ السلام نے سیاف فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں دعا کہیں کہیں لکھا گیا دعا کرتا تھا خداوند اگر توبہ مجھے آخرت میں غلاب دیتا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد طلب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت سے تو نہیں رکھتے تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوند اگر توبہ مجھے دینا اور آخرت میں جہلائی سے بہکانا کہہ اور میں نامزد رہے سے حفظ فرمادی کہتے ہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو مرنے لگا صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جس کی طاقت نہ ہو

کافیاً و متعللاً متقبلاً و رزقاً طالعاً۔ (رداء احمد و ابن ماجہ و الترمذی فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاؤُ حَوْثَةَ مِثْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُو اللَّهَ إِلَّا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ أَجْعَلْنِي أَغْنِيَهُ شُكْرَكَ وَكَفِّرْ ذُنُوبَكَ وَأَتَيْتُهُ نُسُخَكَ وَأَحَدَكَ دُوبْتَكَ۔ (رداء الترمذی)

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبِقَّةَ وَدَوْلَةَ وَالْإِمَانَةَ وَحُسْنَ الْمُنَى وَالْوَسْطَةَ بِالْقَدَرِ۔ ۲۳۸۷ وَعَنْ أَبِي مَعْبُودٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنْ الرِّبَا وَالْهَمِ مِنَ الرِّبَا وَدَلِيسَانِي مِنَ الْكُوبِ وَغُلْبِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الْعُشُدُّ۔

(رداء ابن ماجہ فی الدعوات الکبیرہ)

۲۳۸۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَرَجَلَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ قَسَادَ وَشَلَّ الْقَدِيمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَّ كُنْتُ تَدْعُو اللَّهَ بِقَوْلِهِ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ فَإِنْ كَانَ نَعْمَ كُنْتُ أَكْرَمَ اللَّهُ مَا كُنْتُ مَسْأَلِي بِهِ فِي الْأَخِرَةِ فَعَجَّلَنِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ لَا تُلَاقِيَنَّ وَلَا تَطْلُبَنَّ أَفْدَاكَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ خَدَّابَ الْكَارِ قَالَ فَقَدْ مَا اللَّهُ بِهِ فَتَقَاهُ اللَّهُ۔

(رداء مسلم)

۲۳۸۹ وَعَنْ حَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُبَوِّلَ نَفْسَهُ فَكَأَنَّا وَكَيْفَ يُبَوِّلُ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْهَلَاكِ لِمَا لَا يُطِيقُ۔ (رداء الترمذی و جامع و عاریض)

فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ شُعْبَيْهِ
عَنْ أَبِيهِ

۲۳۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلُ أَهْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلُ أَهْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَسْأَلُكَ مِنْ مَنَاصِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَ
الْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الْمَنَاصِلِ وَالْمُنَافِقِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی۔ ابن ابی شیبہ) بیان جامع ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ
حدیث صحیح اور غریب ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے دعا تعلیم فرمائی کہ میں اپنے گھر کے
ہر کسے سے اور ہر کسے کے گھر سے نہ مانگتا ہوں نہ دیکھتا ہوں نہ
طلب کرتا ہوں جو لوگوں کے مال و مال میں حرص فرماتا ہے جو نہ گھر
بہرتے ہیں اور نہ گھر کرتے ہیں۔

(ترمذی)

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

ارکان حج کا بیان

پہلی فصل

۲۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُضِّنَ
عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَعُمُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
اللَّهُ تَسْتَكْتَحِلِّي فَأَتَاهَا ثَدًّا فَقَالَ تَوَلَّيْتُ نَعَمْ
لَوْ جِئْتُ وَلَكِنِّي اسْتَطَعْتُ ثُمَّ قَالَ دَرُؤِي مَا
تَكُونُ كَمَا تَكُونُ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ يَكْفُرُ بِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ
وَأَمْرًا لِي بِهِ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَيْدًا أَسْرُوكُمْ بَيْنِي
فَأَتَاهَا وَنَهَى مَا اسْتَطَعْتُ وَلَا ذَاكَ كَهَيْئَتِكَ عَنِ شَيْءٍ
قَدْ عَمِدَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي أَعْلَمُ قَالَ (إِيمَانٌ) يَأْهُدِي رَسُولُ اللَّهِ
وَمِنْهُ مَا ذَا قَالَ الْإِيمَانُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ كَيْفَ
مَا ذَا قَالَ حَجٌّ مُبَرُورٌ

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ وَفَوَّضَ لِمَنْ يَدْرِكُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَهُ
كَدِيمٍ وَلَكِنَّهُ أَمْنٌ

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج
فرض کیا ہے لہذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ہر
سال یا سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو اس نے اپنے سوال کا
تین مرتبہ اعادہ کیا بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو
ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے ماہر ہو۔ آپ
نے فرمایا جس بات سے میں صرف نظر کروں تو اس پر اصرار نہ کرو۔
کچھ اپنے جیروں سے سوالات کی کثرت اور انکساک کا وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں
تیسری بات کا حکم بدن تواضع کے مطابق عمل کرو اور چھ بات
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لےنا اس نے معلوم کیا اس کے
بعد آپ نے فرمایا اللہ کا راہ میں جہاد جس کی جگہ اس کے بعد آپ نے
فرمایا مقبول حج (مستحق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی قسم کی اس کے درمیان کوئی غلطی نہ
کلام نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس ہو گا جیسے کہ کپڑے سے پیدا چھوڑتے ہوئے غلام

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمُبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.
(متفق عليه)

۲۳۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.
(متفق عليه)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ دُثِّنَا بِالرَّحْمَةِ فَقَالَ سَبِّحُ الْقُرْآنَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَيْتُ السَّبَّ امْرَأَةً صَبِيحًا فَقَالَتْ أَيْمَنُ اعْبُرْ قَالَ نَعَمْ وَ لَكَ أَجْرٌ.
(رواه مسلم)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خُفَّعَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى جَنَابِي فِي الْحَجِّ أَوْ رَكَّتْ أَيْ شَيْئًا كَبِيرًا أَلَا يَكُونُ عَلَى الذَّاهِلَةِ أَنْ تَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ فِي تَحْوِذِ التَّوَالِمِ.
(متفق عليه)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا شَيْخَ الْمَدِينَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي سَدَّدَتْ أَنْ تَحْبِرَ فَلَا تَحْمِلْ مَا أَتَتْ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ دِينَ أَكُنْتُ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ كَانَ قَاضِيًا دِينَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.
(متفق عليه)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْكُمَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا امْرَأَةٌ بِرَجُلٍ وَلَا يَمُوتَنَّ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَعْرُومٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ فِي عَذَابٍ كَذَا أَوْ كَذَا وَحَدَّثَتِ امْرَأَةٌ فِي حَاجَتِهَا قَالَ ادْخَبِي فَاغْجَبِي مَعَ امْرَأَتِكَ.
(متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ دینی عذر ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایتوں میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ مالہ نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیسے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اس وقت ایک عورت نے کچھ کہا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تہید ظہم کی ایک محنت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ تعالیٰ کے مرنے کی ایک چیز ہے میری والدہ پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اسے بڑھ سے بڑھ کر سہی پر بیٹھ نہیں سکتی کیا میں اس کی طرف سے حج کرکے تو آپ نے فرمایا ہاں ارادے سے اس پر والدہ حجۃ الوداع کا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی عمرہ نہ تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں اتنا آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کر اس کو ادا کرنے کا زیادہ ضرور ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عمرہ توڑنے کے ساتھ تہذیب میں نہ پیشیں اور عمرہ میں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام توفیل بن نفلان غزوہ کے لئے مسافر ہوں ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حلالہ اور بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ دینی عذر ہے۔

۲۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُجُوهِ فَقَالَ جِهَادُكَ لِلَّهِ الْعَجَبُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا امْرَأَةً كَسِيْرَةَ يَدِي وَكَلْبِي إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَعْرَمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الْمَيْتَةِ ذَا الْحَيْفَةِ وَكَرِهَ فِي النَّبَاِ الْجُعْفَةَ وَلَا مَلِيَّ تَجِي قَدْرَ الْقَارِي وَلَا مَلِيَّ التَّمَنِ يَتَمَسَّكُ قَهْقَرَةً وَلَا يَمْنُ أَفِي فَكَيْفَ مِنْ خَيْرٍ أَهْلِيهِمْ يَمْنُ كَأَنَّ ثَوْبِي بِالْمَعْرِ وَالْعَمْرَاءَ كَمَنْ كَانَ دُوْلَهُمْ قَمِيْةً مِنْ أَعْرَابٍ وَكَذَلِكَ الْفَكَانَ الَّذِي أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ وَمَنْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۳ وَعَنْ تَابِطٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحَيْفَةِ وَالْقَارِيَةِ الْأَعْدَا الْجُعْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْ ذِي عَدِيٍّ وَمَهْلُ أَهْلِ تَجِيٍّ قَدْرٌ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَتَمَسَّكُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عُمَرٍ مَهْلُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَبِيبِهِ عُمَرُ مِنَ الْحَدَثِ يَسْتَدِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرُ مِنَ الْقَارِ وَالْمَهْلِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَهَمَرُ مِنَ الْبَصْرَةِ أَلْبَعْدُ حَيْثُ قَسَمَ عَنَّا يَوْمَ حَنْظَلٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَهَمَرُ مَعَ حَبِيبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْ التَّوَّابِ بْنِ قَارِبٍ قَالَ أَهْمَرُ رَسُولُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دو کا سفر نہ کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے روئے والوں کے لئے احرام باندھنے کی ہتھکڑی (میسکت) ذوالحلیفہ (موجود نام میرٹ) شام والوں کے لئے جھٹھک (میسکت) کیلئے قرن متادل میں والوں کے لئے یلم۔ یہ مقامات بن لوگوں کے پیچھے

جوان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر ملاقر سے ان کی جانب گزر کر ان کو ایسی حد سے باہر رہتے ہیں ان کی حد میں رہنے والے شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرے تو اس کیلئے اس کا گھر میقات ہے اور یہ حکم حدیث جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حدیث والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راسہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستے سے غطف ہے ہر تھکے کے لئے میقاتات عرق ہے تھکے یوں کے لئے قرن اور بنیوں کے لئے یلم ہے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور ہر تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوتے تھے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا عمرہ اس کے بعد سال اور ایک عمرہ کے لئے جبرائیل جنگ حنین کے بعد اس سال قیمت کی قسم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے یہ تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(متفق علیہ)

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ روقۃ الفجر کے مینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

سَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے بنابر اقوال ابن عباس سے کہ جب یہ ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال انہی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں بھی کبھی تاقوم ہر سال عرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمرہ صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد نسائی - دارکلم)

۲۳۰۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ عَابِسٍ فَقَالَ آفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قَدَّمْتُهَا لَعَمْرُكَ لَجِئْتُ وَلَوْ صَبَّحْتُ لَعَمْرُكَ لَأَبْهَمْتُهَا وَتَوَلَّيْتُهَا وَالْعَبْرُ مَوْءَاظُ فَمَنْ رَأَاهُ فَتَطَوَّعًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ)

۲۳۰۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ رَأْمًا وَكَرِهَتْهُ نِكَاحًا لِي بَيْتِي اللَّهُ وَتَرِيحُهُ فَلَا هَبْرَ أَنْ تَيَمُّوتَ يَمُوتُ بِكَ كَصَرِيحَةٍ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَشَوْعَ الْبَيْتِ النَّاسِ بَوَّعُ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَكْبَرَ لَيْسَ سَيِّدًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ذُو نَبْتٍ إِسْنَادُهُ مَقَالٌ وَهَذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ مَجْمُوعٌ لِلْعَارِثِ يُعْتَقَلُ فِي الْحَدِيثِ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرْدَةَ فِي الرِّسَالَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَحْتَمِلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ)

۲۳۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَكُلُّكُمْ يَتَوَيَّانِ الْفَقْرَ وَالْأَنْفُسُ كَمَا يَتَوَيَّانِ الْبُكَرُ حَيْثُ الْحَبِيبُ وَالْمَاهِبُ وَالْوَعْدَةُ وَلَيْسَ لِلْعَجْزِ الْمَبْدُودُ كَوَافٌ إِلَّا الْجَنَّةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَدَوَاهُ)

۲۳۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ کے بعد دگرے کرو کیونکہ یہ دونوں سنگہ سنی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھی میں لوہے سونے اور چاندی کا تیل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی - نسائی - جبکہ احمد اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی ساری کاملاً ہو جو اسکو خدا کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اخراجات سفر جوں اسکے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کہ مرتے یا نصرانی ہو کہ تارک الدیانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو نادادہ کی کلمت کر سکیں رحاح ترفی نے ہی حدیث کو غریب کہا اور اسکی سند مل نظر ہے کیونکہ حلال ہی حدیث بحول اور حاث ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرفت نہیں ہے (صلاحیت کے باوجود حج و عمرہ نہ کرنا) (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ادا وہ ہر وہ اسکو پورا کرنے میں مجتہد کرے - (ابوداؤد - دارکلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ کے بعد دگرے کرو کیونکہ یہ دونوں سنگہ سنی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھی میں لوہے سونے اور چاندی کا تیل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی - نسائی - جبکہ احمد اور

أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ (۲۳۱۱)
وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ
قَالَ السَّادَةُ وَالزَّاحِلَةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَجَّاجُ قَالَ الشَّوْثُ الشَّيْخُ
فَقَامَ أَخُو فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ الْحَجَّةُ أَحْصَلُ قَالَ
الْحَجَّةُ وَالشَّوْثُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَجَّاجُ
قَالَ رَأَى وَرَأَيْتَهُ - (رَوَاهُ فِي تَرْغِيبِ الشُّكْرِ وَتَرْغِيبِهَا
مَالِكٌ فِي مُسْتَدْرَكِ الْأَثَرِ بِإِسْنَادٍ طَوِيلٍ)
وَعَنْ ابْنِ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ
فِيهِ كَيْفَ لَا يَسْتَلِيزُهُ الْحَجَّةُ وَالْعُمْرَةُ وَلَا الْفَلَاحُ
قَالَ حَجَّةٌ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتِمَرُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُهُمَا بِحَسَنٍ صَوِيحٍ)
وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هِيَ رَجُلًا يَقُولُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ
قَالَ مَنْ شَيْءٍ قَالَ لَمْ يَأْتِ أَوْ قَوِيَّتْ فِي قَالَ أَحَبَّبَتْ
مَنْ لَيْسَ لَكَ قَالَ لَا قَالَ حَجَّةٌ عَنْ لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ عَنْ
شَيْءٍ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَالِكٍ)
وَعَنْهُ قَالَ وَقَدْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لِأَخِيهِ الْمَشْرِيقِ الْعَقِيقِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا هَذَا الْعَرَاكِ ذَاتُ عَرِيضٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا هَذَا الْعَرَاكِ ذَاتُ عَرِيضٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

حج کے ارکان میں سے کون سا ارکان ہے؟

ابن مالک نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے ایک شخص سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کا سبب کیا ہے
تو آپ نے فرمایا ان سے دو سفر کی سورت کا موجود ہونا۔ (ترمذی)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے ایک شخص سے پرسا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج اور عمرہ کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا
بغیر خوشبو ملنے سے کہ ہاتھ کو دھو کر نہ دیکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ
کو سبب اخلاص ہے آپ نے فرمایا بعد نماز کے ساتھ تلبیہ پڑھا اور قرآن کرہ کی
دوران کو سادہ سا کپڑے پہنے ہر روز سوال کیا تو فرمایا: سبیل ہے کیا سبب ہے؟
و آپ نے فرمایا اور وہ اور سواری و شہر کے لئے سبب ہیں صاحب ابن ماجہ نے بھی روایت کیا
حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد
بٹھے ہوئے ہیں اور وہ سواری پر سوار ہو سکتے ہیں یا نہ ہو سکتے ہیں
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر لو۔
(ابوداؤد۔ نسائی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اصحیح ہے)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عمرہ و عمرہ نے ایک شخص کو شہرہ کی جانب سے ایک پکارتے سن کر اس
سے دریافت فرمایا شہرہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا شہرہ
رنگ رادوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر
چے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا اپنے اپنا حج کر۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر
فرمایا۔ (ترمذی ابوداؤد)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقاتات عقیق مقرر فرمادیں۔
(ابوداؤد۔ نسائی)
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب کہ جس شخص نے حج و عمرہ کے لئے

وَمِنَ الْمُتَحِدِّينَ إِلَى اللَّهِ الْمُتَحِدِّينَ خَيْرٌ مِّنَ
تَعَدُّ مَرِّينَ دَنِيَّةٍ وَمَا تَكْفُرُ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
(دَوَاهِ ابْنِ مَرْجَانٍ)

مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھنا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ
معاذ اللہ روٹیہ جلتے ہیں براوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت
واجب ہو جاتی ہے۔ (ابو داؤد و ابی ماجہ)

تیسری فصل

۲۳۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَجْعَلُونَ
فَلَا يَكْزُرُونَ وَيَقْرُونَ تَعْنِ الْمُتَوَكِّلُونَ فَكَذَا
قِيلَ مَوْلَا مَسْكَةٍ سَأَلُوا النَّاسَ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَوْلِهِ
لِيَكُنْ خَيْرًا لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں
کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تھے تو اپنے ساتھ زائد نہ لائے اور
یہ اگر بھیکے جاتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم
میں فرمایا زادوا لیکر چلو اور بستر زاید نہ لے لو۔

(بخاری)

(دَوَاهِ الْبَصَائِرِ)
۲۳۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
الرَّسُولُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
الرَّسُولُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
الرَّسُولُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عمرہ توں پہرہ واجب ہے تو
اپنے فریادوں ایسا جملہ حسن میں جنگ و صل میں وہ حج و عمرہ ہے (ابن ماجہ)
حضرت ابوالکلامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری
م حاجت مزاحم ہو نہ وہ بیماری یا عاکم کے جبر کی وجہ سے رک جائے یا وہ
حج نہ کیا اب اس کو مہاجریت کہ وہ یہودی ہو کہ یہ نصرانی ہو کہ

(بخاری)

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَلَّى تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ
ظَاهِرًا أَوْ سَكَنًا عَابَرًا أَوْ مَرَّةً حَامِلًا فَكَانَتْ لَهُ
يَوْمَئِذٍ قَلْبَتَانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَنْ يَكُنْ لَهُ نَصْرَانِيَّةٌ

(دَوَاهِ الْبَصَائِرِ)

۲۳۲۱ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمْرَاءُ وَكُلُّ مَنْ حَجَّ
أَتَى بِمَنْ قَلْبٍ اسْتَغْفَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى

(دَوَاهِ ابْنِ مَرْجَانٍ)

۲۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ يَوْمَئِذٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَكُلُّ مَنْ تَلَّى تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ
(دَوَاهِ النَّسَائِيِّ وَتَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ)

۲۳۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ تَعْنِ
وَمَنْ أَنْ يَسْتَعْمَلَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَكُنْ خَلَّ بَيْتَهُ فَكَانَتْ
مَغْفُورَةً لَهُ (دَوَاهِ أَحْمَد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سامان ہیں اگر وہ
دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامان تین ہیں۔ مجاہد
حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ شعب الایمان)

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام
کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے
پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہی ہے (احمد)

۲۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَّمَ سَلًا أَوْ مَحْتَمًا أَوْ قَارِيًا شَقَّ حَامَتٍ فِي طَرَفَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَعْرَابَ الْعَرَبِ وَالْعَجَازَ وَالْمُعْتَمِرِينَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج - عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرمائے۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْأَحْرَامِ وَالتَّكْبِيَةِ

احرام اور تکبیر (البیك) کا بیان

پہلی فصل

۲۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْرَامٌ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ مَعِي قَبْلَ أَنْ يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ يُولِيَتِي وَبِهِ عِيَالِي كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَرِيبِي الطَّيِّبِ فِي مَقَارِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِرٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگا کر تھی اور احرام کھوتے تو طواف سے پہلے بھی اسی خوشبو لگا کر جس میں مشک شامل ہوتا تھا کہ میں آپ کی مالک میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَعَّطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّئُ مُنِيَّتَهُ يَقُولُ تَشْيِدُ اللَّهُمَّ تَشْيِدُكَ لَهَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَشْيِدُكَ إِنَّ الْعَمَدَ وَالْبَيْعَةَ لَكَ وَالْمُلُوكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَرِيدُ مَعِيَ طَوْلُكَ وَالْكَوْنَاتِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جے بستے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیٹیک تمام حمد نصیب اور اقتدار تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں رومی کہتے ہیں ان کلمات میں اضافہ نہ کرتے تھے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تکبیر شروع کر دیتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلًا وَجَلَّةً فِي الْعَرَبِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَافَتُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مُصَوِّدٍ ذِي الْمُلَيْعَةِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلطراز سے بارگاہ انجلیا میں روک دیتے تھے (مسلم)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ حَزَنَانَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُهُ بِالنَّجْمِ صَلَاحًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابو طلحہ کی ساری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج طرہ کرتے تھے۔ (بخاری)

۲۳۲۹ وَعَنْ أَبِي قَالٍ كُنْتُ رَوَيْتُ أَبِي طَلْحَةَ وَذَلِكَ لَمَّا نَصْرُنَا بِبِهِمَا حَيْثُ عَا الْحَجِّ وَالْعَمْرَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(عبدالغنی علیہ السلام)

(مشق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تیغ کیا بعض خیلے عمر کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

(رواية أحمد بن حنبل)

النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْمَدَائِي

تَقْلَهُمُ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا - (رواه الترمذی بن ماجہ)

جنگل - واپورنگی

شک بادکی (ملک تملی - (مردود - نسائی - ابن ماجہ واری)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان بکریہ پڑھتا ہے تو
اس کے دائیں بائیں کے شجر و چراغ و مٹی کے ڈھیلے میں ایک پکارتے ہیں
یہاں تک کہ زمین اور آسمان اور اعراس ختم ہوتی ہیں یعنی جہاں میں کتا باریک

۲۲۳۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ بِرِزَى الْحَكِيمَةِ وَكَفَّتِي شَرًّا إِذَا اسْتَوَتْ بِهَا النَّفَاةُ قَائِمَةً حَتَّى يَسْجُدَ فِي الْحَكِيمَةِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ لَوِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّكَ اللَّهُمَّ لَبَّكَ لَبَّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْحَمْدُ فِي يَدَيْكَ لَبَّكَ لَبَّكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ وَتَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِينَ)

۲۲۳۷ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُرَيْمَةَ بْنِ تَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَدَّمَ مِنْ تَلْبِيسَتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِجْوَانَهُ وَلَهُتَهُ وَلَسْتَعْلَهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ -

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

تیسری فصل

۲۲۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَرَّبَ إِذَا أَدَّى الْعَمْرَةَ أَذْوَنَ فِي النَّكَاحِ فَسَجَدَ مَعَهَا حَتَّى آتَى الْبَيْتَ أَوْ أَعْدَمَ -

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۲۲۳۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قِيَمُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكْفُرُونَ قِيَمُكَ قِيَمُكَ شَرِيكَهُ هُوَ لَكَ قِيَمُكَ وَمَا مِثْلُكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطْلُفُونَ بِالْبَيْتِ -

(رِوَاةُ مُسْنَدِ)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

پہلی فصل

۲۲۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّكَ بِالْمَدِينَةِ سِتْرًا مَبِينًا لَمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کیا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام مینا تک پہنچ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تعبیر اس طرح پکھڑتے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم پر افسوس ہے میں میں خاموش ہر مالکین مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو کیا ہے اور جو تیرا کادہ ملک ہے اس کا تو کیا ملک ہے۔ وہ ملک دھواں تھا اس طرح کہتے رہتے (مسلم)

حجۃ الوداع کے واقعات

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نوسال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجۃ میں دو کھات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تعبیر پڑھتے حاضر ہوں خداوند تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادت مند کی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں۔ تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔ (مشفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت عمارہ بن خزیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تعبیر سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (شافعی)

بَحْتَرَةً شَرَّ أَذَى فِي الْبَنَانِ بِهَا لَعْنَةُ فِي الْعَاثِرَةِ آتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامٍ قَمِيحًا مَلُوحًا
بَشَرًا كَرِيمًا فَفَرَّجَ مَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُمَا ذَا الْحُلَيْفَةِ
فَوَلَدَتْ أَحْمَامًا يَنْتُ حُمَيْسٍ مُعْتَدَّةً - آتِ - سَلَامًا
فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
أَصَبْتُمْ قَالَ اخْتَبَيْتُمَا وَاسْتَشْوَيْتُمَا بِخَوِيبٍ وَآخِرِي
فَعَسَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
مُخَرَّجًا الْقَصَاصَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ قَامَتْهُ عَلَى
النَّبِيِّتِ أَوْ أَهْلٍ بِالْمَوْجِدِ لَتَبِكُمُ اللَّهُمَّ لَتَبَكُمُ لَتَبَكُمُ
لَا شَرِيكَ لَكُمُ لَتَبَكُمُ إِنَّ الْحَسَدَ وَالْبَغْضَاءَ لَكُمُ وَالْمَلَكُ
لَا شَرِيكَ لَكُمُ قَالَ خَيْرٌ لَكُمَا تَوَيَّرَا لَا الْعَجَبَ لَكُمَا
فَعَوَّضَ الْعَجَبَ حَتَّى إِذَا أَتَيْتُمَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ
الْبُزْنَ فَطَأَتْ سَبْعًا فَرَمَلَتْ لَكُمَا دَمْعِي أَرَبْتُمَا
ثَلَاثَ مَالٍ مَقَامًا نَزَاهِيمَ فَفَصَحًا وَأَنْجِدًا مِثْلَ
مَقَامٍ وَنَزَاهِيمَ مُصَلَّى فَعَبَدَ الْمَقَامَ سَبْعِينَ
دَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي بَدَايَةِ آيَةِ قَرْنٍ فِي الزُّكُومِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قُلْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ
إِنَّ الزُّكُومَ لَأَسْمُهُ شَرُّ حَرَّةٍ مِنَ النَّبَا إِلَى الْقَامَا
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَامَا فَمَرَّ إِلَى الْقَامَا وَالْمَرْءُ مِنْ
مَعَايِيرِ اللَّهِ أَهْلًا بِمَا مَدَّ اللَّهُ بِهِمْ مَبْعًا بِالْعَقْدِ
عَلَيْهِمْ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْوَيْلَةَ فَوَحَّدَ
اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَدَ وَحْدَهُ وَنَسَدَ
عَبْدَهُ وَهُوَ زَمُّ الْأَعْدَابِ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ قَالِكُ
قَالَ يَسْئَلُ هَذَا مَكَلَاتٍ سَكْرَاتٍ ثُمَّ سَوَّلَ وَشَوَّلَ
الْمَرْءُ حَتَّى انْسَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الرَّادِي ثُمَّ
سَخَى بِحُلِيِّهَا فَاسْتَمْنَى حَتَّى آتَى السَّمْدَةَ فَفَعَلَ
فِي السَّمْدَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الْقَامَا حَتَّى إِذَا كَانَ

دوسری سال جب آپ نے حج کا ارادہ کیا تو اعلان کو دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
حج کا ارادہ ہے شکر بیت سے لگے رہے آگے اور صبر علیہ السلام کے ساتھ
کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب خداوند العزیز پہنچے تو جناب اسرار میں
کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر مولا ہوئے تو جناب اسرار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے معلوم کیا کہ اب میں کیا کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل کرو اور
گدی بٹا کر اسرار بلند کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت نماز
پڑھی پھر تھوٹا ہی دو ٹہنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام ہذا پر پہنچی
تو آپ نے ان الفاظ میں تسمیہ پڑھی میں حاضر ہوں خداوند میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور تعظیم تیرے
لئے میں تو صعب اعجاز ہے تیرا کوئی شریک نہیں جناب ہمارے فرزند ہیں
کہ اس وقت ہمارا بیعت کی تھی اللہ ہم سے طاقت بھی دے کہ جب ہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات
مرتبہ طواف کیا جس میں تین ہی رکن کیا اور چار بیروں میں طواف کے مطابق
چلے پھر مقام ابراہیم پر آکر یہ آیت کا وصل مقام ابراہیم کے نزدیک
جگہ نماز اہل طواف کیلئے جوئے کہ مقام ابراہیم آپ کے اہل بیت اللہ کے
مطابق تھا ایک اصغر کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جن میں
سودہ اخلاص اور سورۃ الفلق کا ورد تھا۔ پھر رکن کے پاس آئے
اس کو بوسہ دیا اور طواف سے صفائے جانب چلے گئے اور صفائے قریب
پہنچ کر رکعت ششم سے بیٹھ صفاد مودہ اللہ تعالیٰ کی نیت میں سے
میں میں شروع کرنا تھا بطرح اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر رکن کی ابتداء میں
صغار پر آئے وہاں سے مدہ کعبہ کو کھنکھائی جانب نہ کر کے اٹھ کر بکیر و
تحمید بیان کی اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں وہی اقتدار کامل۔ لائق مصلحت ہے چیز پر قدرت رکھنے والے
سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اس نے اپنے بندوں کا
خدا فرما لے خدا کے لشکروں کو تمنا شکست دی اس کے بعد دعا فرمائی اس
طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفائے آخر کردہ کی جانب روانہ ہوئے جب
پہاڑی سے اتر کر مہاجر بنائے تو رونے لگے لیکن جب ادنیٰ شرف
ہوا تو روتے چلنے لگے یہاں تک کہ وہ پر آئے اور اسی طرح پرجاتی
اور بیچ و پھیل کی جس طرح صغار کی تھی۔

الْحَمْدَ مَا سَتَقْبَلُ الْعِبَادَةَ فَدَعَاهُ وَكَتَبَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَعَدَهُ فَكَتَبَ يَوْمَ ذَا قَعٍ حَتَّى أَشْفَرَجَتْ أَفْئِدَتُهُمْ
قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَازْدَدَتِ النَّفْسُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ بَطْنُ مُحَيْسِرٍ فَحَزَنَ فَلَيْلًا
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الرَّوْسِيَّ الَّتِي تَقْتَرِبُ عَلَى
الْحَجَرِ وَالْكُتُبَى حَتَّى أَقْبَلَ الْحَجَرَةَ الَّتِي يَسْتَدِ
الشَّجَرَةُ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يَكُونُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ فِيهَا يَحُلُّ حَصَى الْخَذْفِ زَمِي مِثْلُ بَطْنِ
الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَشْرِقِ فَتَحَرَّكْنَا وَبَسَّيْنَا
بِهِ نَحْنُ بِبَيْدٍ ثُمَّ أَهْلَى عَلَيْنَا فَتَحَرَّ مَا مَعَهُ وَ
أَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ مَسْجِدٍ
يُضْمَعُ فَجُعِلَتْ فِيهِ قِدْرٌ قُطِيعَتٌ فَأَكَلَا مِنْ
لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَدْيِهَا ثُمَّ رَجَعَا رَهْطَانِ
إِلَى مَسْجِدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ عَلَى النَّبِيِّ
فَعَلَّ بِسَلَّةِ الظُّهْرِ قَاتِي عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَسْتَوْنِ عَلَى رِشْمٍ فَقَالَ أَمِيرُ غَزَاةٍ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
فَكَوَلَا أَنْ يَلْبِسَكُمْ الشَّامُ عَلَى سِقَايِكُمْ لَمْ تَرْجِعُوا
مَعَكُمْ مَا وَلَوْ دَلُوا فَشَرِبَ مِنْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَضَعَتْ
أَهْلُ بَيْتِهِ وَوَضَعَتْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَعَنَا
فَبِأَمْرٍ مَنَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلُّوا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِمْ وَكُلُّوا مِنْهُ فَنَلَّيْنَا مِنْهُ
أَحْمَرًا مِثْلَ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فَدَبَّرْنَا بِأَلْحِيَةِ مَعَهُ فَمَضَى
ثُمَّ لَا يَبْقَى مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَبْقَى حَتَّى
يَبْقَى بَيْنَهُمَا هَدْيٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ فَكُلُوا مِنْهُ
حَتَّى تَكُونَ قَيْحُشٌ وَلَمْ يَأْكُلْ بِأَلْحِيَةِ وَلَا
بَيْنَ الشَّامِ وَالْمَدِينَةِ فَلَمْ يَأْكُلْ حَتَّى كَانَتْ

قبیل کی طرف منکر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی بھیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت
بیان کی اسی سوقت تک یہ منہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل
گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اور ثنی
پر تھے راستہ میں مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جرہ
کبریٰ کی طرف ہے شیطان ان کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب وہ نے جرہ پر
کر سات چھوٹی ٹکریاں بطین وادی سے شیطان پر ماریں اور ٹکریاں مارتے
وقت اللہ اکبر کہاری سے فارغ ہو کر زبان گاہ آئے اور ترسٹھ اور نشا اپنے
دست مبارک سے ذبح کر کے بقیہ و خون کو ذبح کرنے کا حکم حضرت کی کو کیا
نبی علیہ السلام نے اپنی ہڈی میں حضرت کی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر
ادیش میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کا لے لیا جاتے یہ گوشت ہانڈی میں
پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شویہ تک پیا اس کے بعد اپنا زخمی
ہر سوار ہو کر حد تک شریک لائے طواف (لرہا) کیا اور حرم کعبہ میں گھر
ظہر ادا فرمایا۔ غار سے فارغ ہو کر پھر زمر پر گئے اور زمزمہ المطیب
سے زمر زمر کے کوئٹے سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کوئٹے سے پانی نکالو
اگر مجھے تم پر ہو کہ کے طلب کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی شہابہ کے ساتھ زمر
سے پانی نکالتا نہ ہو کہ لے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے
اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے
حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا جبکہ آئے تو نبی علیہ السلام
نے فرمایا میں لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ
نہیں لائے ہیں وہ (طواف کے بعد) حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا
احرام تو باندھا ہے لیکن ہڈی کے ساتھ لائے ہیں انکو چاہیے کہ وہ عمرہ کے ساتھ
حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی
ہڈی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ
اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہولہ آنے لگا ہے
نہ طواف کیا تھا نہ سنی یہاں تک کہ عمرہ کا دلان (نور کی الجھن) آگیا۔

تَبَرُّمَ عَرَفَةَ وَلَمَّا أَهْلَكَ الْأَيْمَةَ قَالَ مَرْفَعُ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَالْمَشِيْطُ وَأَهْلُ
 الْبَيْتِ يَا أُمَّةَ الْعَرَبِ لَعَلَّكُمْ تَحْشَى قَضَيْتُ حَقِّي
 بِعَقْدِ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي تَكْرِ وَأَمْرِي
 أَنْ أَفْقِرَ مِمَّا كَانَ عُمَرُو مِنْ الشُّعْبِ قَالَتْ
 فَطَافَ الْوَيْلُ كَانُوا أَهْلًا بِالْعَمَةِ يَا نَبِيَّ
 وَبَيْنَ الْعَقَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّوْا ثُمَّ كَانُوا حُلَا
 بَعْدَ أَنْ تَجْعَلُوا مِنْ هُنَا وَأَمَّا الْوَيْلُ جَمْعُهَا الْعَمَةُ
 وَالْعَمَةُ قَالَتْ كَانُوا حُلَا وَحُلَا

(متفق علیہ)

۲۲۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِهِ الْأَوَّلِ بِالْعَمَةِ
 إِلَى النَّبِيِّ فَكَانَ مَعَهُ الْعَدَا مِنْ ذِي الْحَكَمَةِ
 وَبَدَأَ كَأَمَلٍ بِالْعَمَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْعَمَةِ فَخَمَّ
 النَّاسُ مَعَهُ السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْوَةِ
 إِلَى النَّبِيِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى دِرْهَمَهُ مَنْ
 تَبَرُّمَهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَشِيْطُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَسْكَةً قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى
 فَلَمَّا لَا يَبِيْلُ مِنْ نَعْفٍ حَرَمَ يَنْتَهَى
 يَقُولُ حَبَّةً وَمَنْ تَبَرُّمَ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى
 فَلَمَّا طَافَ بِالْبَيْتِ قَالُوا الْعَمَةُ وَالْمَرْوَةُ وَلَيْسَ
 وَلَيْسَ بِالْعَمَةِ يَا نَبِيَّ وَلَيْسَ قَمَرٌ تَبَرُّمَ
 هَذَا يَا حَلِيْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْعَمَةِ وَسَبْعَةٌ أَدَارَجَةً
 إِلَى أَهْلِ طَافَ سَبْعِينَ قَدِمَ مَسْكَةً وَاسْتَلَمَ التَّوَكُّفَ
 أَقُولُ كَيْفَ ثُمَّ خَبَتْ ثَلَاثَةُ أَهْلًا وَمَنْ أَرَبَعًا
 فَكَرَرَهُ جَبِينَ قَالُوا يَا نَبِيَّ جَسَدُ الْمَقَابِرِ
 وَكَمَتِي ثُمَّ سَلَّمَ فَالْمَرْوَةَ قَالُوا الْعَمَةُ طَافَ
 بِالْعَمَةِ وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَهْلًا ثُمَّ تَبَرُّمَ
 مِنْ بَيْنِي وَحَرَمَ يَنْتَهَى قَالُوا قَضَى حَبَّةً وَنَعْمَ

میر نے عمر کیسے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ
 چول کھول کر لٹکی کروں عمر چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں
 چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب
 عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تم سے احرام باندھ کر عمر کروں
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں نے عمر کا احرام باندھا تھا انہوں نے
 منی سے اگر طواف میں کیا اور سنی میں کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں
 نے حج و عمر کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر احرام باندھا لیکن اہل بیت
 سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہری کو ساتھ یا صحریہ کو ساتھ
 بھی نبی غیر السلام کے اتباع میں وہاں گیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے
 جن کے ساتھ قرآن کے جانور تھے جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے
 تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہری کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو
 ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کریں حلال نہ ہوگا لیکن جن کے
 پاس ہری کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مردہ کی سنی کریں اور
 بال کز اگر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قرآن
 دیں لیکن جن کے پاس قرآن کا جانور ہو وہ تین روزے سرگرم میں رکھ
 لیں اور سات روزے گھر جائیں اگر رکھیں گے انہیں علیہ السلام طواف کعبہ
 کے بعد حجر اسود کو بوسہ دینا صحت کے تحت چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ
 چار پھر متوسطہ و فار سے مکہ کے طواف مکہ کر کے مقام ابراہیم پر دو
 رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھیر کر صفا و مردہ کے سات چکر لگائے لیکن
 اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوتیں جو احمد کی وجہ سے
 حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے
 پھر آپ نے قرآن کے دونوں مذہب کر لیں۔ پھر خاند کعبہ کا طواف اضافہ
 کر کے حلال ہوتے اس احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی تھیں
 وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن احمد صحریہ یا ہری کے ساتھ ہری کا جانور لگاتے تھے

هَذِهِ نَذِيرَاتُهُمْ وَأَقْرَبَ قُطَافٍ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ مَلَكَ
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِلِ الْأَعْدَى
مِنْ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مستحق علیہ)

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمر ہے جس سے ہم نے استفادہ و تمسک کیا ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ہدی کا معاملہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد مقل ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو قرار دیا گیا ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا مُنْمَرَةٌ أَيْسَمَعْتُمَا بِهَا قَسَمَن
تَرَيَيْنِ وَنَدَى الْهَدَى فَمِنْ حَيْلِ الْعَيْلِ كُلُّهُ قَرَأَتْ
الْعُمَرَاءُ قَدْ قَعَدَتْ فِي الْعَجَبِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَدَا
مُسْلِمًا وَهَذَا السَّبَابُ كَمَا فِي الْعَصْلِ الثَّانِي.

تیسری فصل

۲۲۳۴ عَنْ عَطَايَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

فِي كَاتِبٍ مِّنْهَا قَالَ أَهْلَيْتُمْ أَهْلَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَبَرِ مَعَكُمْ
 كَعَدُّهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ خَابِرٌ كَعَدُّهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيَّةٌ رَّابِعَةٌ لَقِيتُ مِنْ ذِي الْحِجَرِ قَامِرًا
 أَنَّ عَمَلٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ يَكُونُ دَأْوُ حَبِيبِ الْبَيْتِ
 قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَهْلَكُنِي
 لَهُمْ فَعَلْنَا لَهَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَتَبَّ هَرَقُ
 الْأَخْطَرِ أَمَرْنَا أَنْ تُنْفَعِيَ الْخَطَايَا كَانِي
 مَرْقُوعَةٌ تَقْطَعُ مَسَّةَ الْكِبَرِيَا الشَّيْءِ قَالَ يَقُولُ خَابِرٌ
 يَسِيدُهُ كَاتِبٌ أَنْطَلُ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيدُهُ يُعَيِّرُهُمَا قَالَ
 فَقَامَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا فَكَانَ
 قَدْ عَيْشَتْهُ إِلَى أَنْ كَلَّمَ بَشِيرًا وَأَمْسَدَ فُكْرًا وَأَبْرَأَ كُفْرًا
 وَتَوَلَّى هَدْيًا لِعَيْنِكَ كَمَا فَيَكُونُ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ
 مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَعَاثِي الْهَدْيِ فَعَجَلُوا
 فَعَلْنَا وَسَوَّيْنَا وَأَهْلَيْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ
 خَابِرٌ فَقَدْ مَرَّ عَيْنِي مِنْ بَيْعَاتِهِمْ فَقَالَ بِهِ أَهْلَكْتَ
 قَالَ بِمَا أَهْلَكَ بِرَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے جمع میں کہتے سنا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صوفیہ حج کے لئے احرام باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار دن تک کی صبح کو (کہم) آئے اندر میں یہ حکم دیا کہ ہم (اسلام) تارکین حلال ہو جائیں اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ہم بستری کی تکفیر جب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم الحج میں صوف پارچے دل باقی ہیں اور ہمیں یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات ہیں تو ہمارے اُلات تسلسل سے مادی بنی معلق ہو کر سخت موردی کہتے ہیں کہ جناب میرے اس دعوان جس طرح باقاعدہ کتبہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اسکے بعد نبی علیہ السلام نے جاریہ درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ خدا خدا کہنے والا تم سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ صلہ جوں اگر میرے ساتھ ہی کا جاننے نہ ہوتا تو میں بھی یہی طرح ملامت دیتا جیسا کہ تم ملامت کرتے ہو اور اگر مجھے اس باغ کا اس وقت خیال نہ آتا جس کا اب خیال آتا تو میں یہی کہنے کا ساتھ دیتا تھا (احول) (تاریخ) اور حلال ہو جاتا چنانچہ ہم نے آپ کے فرمان کو نفاذ سے طاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا کہ

(دعا کی صورت)

۲۳۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّهِمَا قَالَتْ قَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِيحُ مَضْمُونٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
أَوْ حَيْثُ قَدْ خَلَّ عَلَى وَهُوَ حَصْبَانُ فَعَلْتُ مَرَّاتٍ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْعِدْهُ اللَّهُ الشَّارِقُ قَالَ أَوْ مَا شَمَرْتِ
أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ يَا مُدْقِ فَاهُ بِمَرَدَدٍ
وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْرَكْتُ مَا
سَقَطَ الْهَدْيُ مِنْ بِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَجِزَ
كَمَا لَحِقَ.

(روای مستقیم)

پہلی فصل

٢٢٢٦ عَنْ تَائِبٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدِرُ
مَعَهُ إِلَّا بَاتَ يَبْزِي طَوْرِي حَتَّى يُصْبِحَ وَيَقْتَرِفُ
يُصْبِحُ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ سَهْرًا فَلَمَّا أَلْعَمَ مِنْهَا مَرَّ
بِبَنِي طَوْرٍ وَبَاتَ يَمَاحُ حَتَّى يُصْبِحَ وَيَبْدَأُ كُرَاتِ النَّحَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا
وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرِّبْرِيقِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَبَّرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ
شَيْءٍ وَلَدَ أَبُوبَ حَبِيبٍ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ نَوْحًا ثُمَّ طَلَقَ

جب حضرت گل اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے تو اپنے دربارت
فرمایا تمہیں کس چیز کا احرام بانٹنا ہے تو اسوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے
جو اللہ کے رسول نے بانٹا ہے تو انہی نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کے کجاؤں کو ستر کر
اور کجاؤں کی حالت احرام میں ہو حضرت جابر کہتے ہیں: سمجھئے وہ قرآنی کجاؤں پر
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہدایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاروں جانب ڈی الجہ کو کھٹکتے رہتے تھے جب آپ میرے پاس آتے
تو اس وقت آپ حالتِ غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا تو مجھ سے صدمہ
سنے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ لوگوں کو ایک بات بتانی لیکن انہیں اس
کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو
بصر میں ہوا یعنی میں ہر کی کاٹھا لہہ اپنے ساتھ لانا اور اس کو ستر لیا
لیتا اور صلی ہو جاتا جس طرح دوسرے صلی ہوتے ہیں۔

(10)

مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

حکومتِ نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابی بکر رضی اللہ عنہما جب بھی کہ آتے تو مقامِ ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپسی میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ تشریف لاتے تو یہ اندیشہ کہ طرف سے یعنی جنتِ اعلیٰ کی طرف سے آتے اور ذرا ہی مسمت سے وہیں مورتیہ (مستحقِ عذاب)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچ کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مکہ مکرمہ گشتِ نبی ہونے کے بعد سب پہلے آپ نے وضو کیا اور پھر کعبہ کا طواف کیا۔

حضرت علیؑ نے قصصِ اربعہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کے لیے جیسا اور یہ تو بہیہ دار اور نہایت عمدہ ہے۔

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ عَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ
شَيْءٍ بَنَى أَبُو الطَّوَاتِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ ثُمَّ
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِنْ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَافَ فِي الْحَجَّةِ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ
مَا يَفْعَلُ مُسَلِّي ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ مَشْعَرَاتٍ
مَسْجِدًا مَسْجِدًا تَيْنَ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۰ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْعَجَبِ إِلَى الْعَجَبِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ
يُكْبِّرُ بِتِلْكَ الْمَسِيلِ إِذَا أَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ الْعَجَبِ قَامَتْ لَمَنَةٌ
فَمَشَى عَلَى يَمِينِهَا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۲ وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَالٍ رَجُلٍ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ الْعَجَبِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ عُمَةً وَيَقْبِلُهَا -

(رَوَاهُ الصَّائِلِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاكَ السَّيِّئَةَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا التُّرْكِيَّةَ الْيَمَانِيَّةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَطَافَ فَتَقَبَّلَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَيْتِهِ فَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَيْتِهِ ثَلَاثًا آفَى عَلَى التُّرْكِيَّةِ الْأَشَدِّ

لیکن یہ عہدہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لئے آئے تو انہوں
نے جس سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عہدہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ
نے بھی ایسا ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے
تین پھیروں میں تیز چلتے اور بقیہ چاروں معمول کے مطابق چلتے تھے
پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے تین چکروں میں ہر اسود سے شروع کر
کے ہر اسود پر ختم کرتے ہوئے دل کیا، اور بقیہ چار پھیرے معمول کے
مطابق مکمل کئے اور اس میں صفا و مروہ کے درمیان میں خطی میں صاف پل بت تھا تیرے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مکہ آئے تو خیر گویا اگر پہلے ہر اسود کو بوسہ دیتے پھر وہیں
جانب چلتے اور تین پھیروں میں دل کرتے اور بقیہ چار پھیرے معمول کے مطابق
چلتے۔ (مسلم)

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا
تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر اسود کا
استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کو سوائے ان دونوں کے
جو زمین کی جانب ہیں بوسہ دینے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اسود پر سوار ہو کر طواف کیا
اور اپنے چھری کے اشارے سے استقام کیا (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اسود پر چھری
طواف کیا اور جب بھی حج اسود کے سامنے آئے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھری تھی رخ

الْبَيْتِ فِي بَيْتِهِ فَكَثَرَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي الطَّغْلِبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الزُّوْنِ يَسْتَحْيِي مَعَهُ وَيُقْبِلُ الْيَمْعَيْنِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِبَيْتِ طُؤَيْتٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلَ الْبَيْتِ فَقَالَ تَعَالَى لَوْسُتُ فُلْتُ تَعْمُ قَالَ قِيَانُ ذَلِكَ خَيْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ مَعَنَا بِتَابِ أَدَمَ قَا حَقِينِ مَا يَنْعَمُ الْعَالَمُ بِعَبْدٍ أَنْ لَا يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطُوفَ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَصُرْتُ أَبَا بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَجَّتِهِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْفُرْقَانِ رَهْطًا أَمْرَهُ أَنْ يُؤْتِيَ فِي الشَّامِ إِلَّا لَا يَحْبِي بَعْدَ لَعْنِهِمْ مَشْرُكًا وَلَا يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى يَكُونَ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ ان طواف آپ حجرا سو کی جانب اپنی چٹری سے اشارہ کرتے اس کو چمکتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مقام سرف سے قریب پہنچے ہماری آگلی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی پہلے فرمایا شہید تھیں یا ہماری آگلی میں نے کہا بیشک! تو آپ نے فرمایا وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم و علیہ السلام کو پیشوں پر مقرر کر دی ہے تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سو اسے اس کے کپاکہ پورے تک خانہ کعبہ کا طواف ذکر کیا۔ (مسند علی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میرا حجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قربانی کے دن مکرر ذکر میں لوگوں میں جا کر اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد تو کسی مشرک کعبہ کی احاطت سے باہر کسی کو ہر ہندہ کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔

(مسند علی)

دوسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے پاس سے معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرا سو کے پاس آکر اس کو لوہہ صیاب بھیجا کہ اس کا طواف کیا میرا صفا اگر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف نہ گیا ہو ورنہ تکبیر نہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

۲۳۵۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ بَيْتَ اللَّهِ حَجًّا مَعْلُومًا فَلَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ فَهُوَ كَمَا أَنْتَ حَجَّاجٌ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

۲۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ فَتَعَلَّمَ لَشَرَّ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَقْبَلَ الْعَقْبَةَ فَطَافَ حَتَّى يَطُوفَ إِلَى الْبَيْتِ فَدَفَعَهُ يَمِينَهُ فَجَعَلَ يَدُورُ

(قرملى)

حضرت عبداللہؑ کی سب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کے درمیان رسول اللہؐ کی شہادت ملی اور میں نے اس کو اپنا اٹالی دنیا حسد کی لافروغ حسد و قنا جذبات افکار پر چھوٹے بنا۔

(ایجوکیشن)

صغیر بنت شیبہ سے روایت ہے کہ لہجہ برقعہ کی صاحبزادی
نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ اہل ہرمین کے
گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مناد
مرد کے درمیان سنی گنتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو
سنی گنتے دیکھا اور نیز دوڑنے کے باعث آپ کو مالا پرل
اگر رہا تھا اور میں نے آپ کو فراتے ہوئے سنا، اسی کو کہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے اسی کو ہند سے بے غریزی قرار دیا ہے۔ روایت کیا
اسے شرح السنہ میں ابو احمد نے کچھ غری کے ساتھ۔

حضرت قدام بن عبداللہ بن عبدکعب بن عبدالمطلب نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفادہ کے درمیان اونٹ
پر سوار ہر کسی کو تے جو سے دیکھا اس وقت اس کی کہہ
تے کہ اے ہرگز ہر کسی کو تے جو سے دیکھا اس وقت اس کی کہہ
(شرح السنہ)

حضرت یحییٰ بن عقیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز خاوند اور زرد خاوند کو حالت مضطرب میں خاوند گیسو کا ٹکڑا کیا اور چادہ کو دامن بنی بنی سے نکال کر بائیں کندھے پر پٹائی کے طور پر لٹکایا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی)۔

حضرت بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے صحابہ نے خیراتہ کے مقام سے عزہ کیا اللہ طاعت کے تین چکریں ہیں تیز چلے اللہ طاعت میں پاؤں کو نہ رکھیں بلکہ سے نکال کر باغیں کندھے پر ڈالیں۔

۲۴۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ۲۱
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرَّكْبَتَيْنِ رَسًا
 أَوْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَادَى
 النَّارَ (رَوَاهُ أَبُو عَمْرٍو)

۲۳۴۴ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي
بُنْتُ أَبِي تُحَدِّثُ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ مُرْسِي
دَارِ أَبِي حُسَيْنٍ فَنَظَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَمِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَزَاكَتْ يَسْتَمِي
وَأَنَّ مِنْهُ لَمَدًا وَكَانَ شِدَّةَ الْقَلَمِ وَبَعْضُهُ يَقُولُ
اسْعُرَا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ -

(رواه في شرح التلويح وروى أحمد بن محمد)

اختیارات

۲۳۶۸ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنِي بِبَيْتِ
الْعَمَاءِ وَالْمَرْءِ عَلَى بَيْتِهِ لَا مَرْبَ وَلَا كُفْرَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرَةِ)

٢٣٩٩ وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ دَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ بِالنَّبِيِّ مَضْطَجِعًا يُدْرِكُ لِحْصَةً
 (رَدَاءُ التَّيْمُونِ) وَ ابْنُ عَدَاوَةَ وَ ابْنُ مَنَاجِيهٍ
 وَ الدَّائِمِيُّ

٢٣٤٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَتْ بَيْنَهُمَا حُفْرَةٌ مِنْ الْبَيْتِ فَدَفَنُوا
بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْبَعَهُمُ مَقَاتِلَ الْبُيُوتِ ثُمَّ
قَدَحُوا عَلَى عَرَائِقِهِمُ الْيُسْرَى (رواه أبو داود)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ نے عمرؓ اور اس کے بیٹے کا ہاتھ ملایا، میرے ہاتھ سے ان کے ہاتھ کی چوڑی سے اس وقت سے

٢٣٤١ عَيْنُ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَا سَمِعْنَا اسْتِثْنَاءَ هَذِهِ
الْوَسْطَيْنِ الْيَتَامَى وَالصَّغِيرِ شَدِيدٌ وَلَا يُغْنَى

مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِيحُهَا
مُسْتَقْبِلَ عَتَمَةِ دَبِي رَدَّ إِلَيْهِ لَهَا مَا كَانَ سَاعَةَ رَأَى ابْنَ
عَمَرَ يَسْتَلِمُ الْعَجْزَ يَسِيرُ كَمَا قَبْلَ يَدُهُ وَقَالَ
مَا تَوَكَّلْتُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ -

۲۴۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَا كَتَبَ شَكْرُ بْنُ رَسُولٍ
إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْسَمِي قَالَ طَرَفِي
مِنْ دَنَاوِ الثَّانِي وَأَمَّا رَأْسُهَا فَطُعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ رَأْسَ حَبِيبِ الْبَيْتِ
يَقْرَأُ بِالْمُطَوَّرِ وَكِتَابُ الْمُطَوَّرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عُمَرَ
يُلْقِي الْعَجَبُ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَّوْتَ وَتَسْمَعُ
وَلَا تَعْلَمُ وَلَا تُولَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَبَّلْتُكَ -

(شہنشاہی حکایت)

٢٣٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ سَبَّحَنَ مَكْرًا يَعْنِي التَّوَلَّى الْيَمَانِيَّ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَمَوْ وَالْعَائِنَةَ فِي الشَّيْءِ وَالْأَخِرَةِ رَبِّمَا أَوْسَىٰ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَدَدَ النَّارَ قَالُوا آمِينَ -

(رواه ابن ماجه)

٢٢٤٥ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَتْ يَدَايِهِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِحَسَنَاتٍ
أَتَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآمَنَ بِالْغَيْبِ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُعِيتٌ عَمَّ عَشْرُ مِثْقَاتٍ وَ
كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُبِمَا لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ
كَانَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي بِلَدٍ أَوْ فِي حَافِظَةٍ أَوْ فِي رَحْمَةٍ
بِرَجُلَيْنِ كَتَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِائَةُ مِثْقَالٍ (رَوَاهُ أَبُو مَالِكٍ)

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

پہلے فصل

حضرت محمد بن ابی بکر ثقیفی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک کے ساتھ مکہ میں سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان سے معلوم کیا کہ آپس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقع پر کیا پڑھ رہے تھے تو انوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھتے تھے اور ان پر کوئی مفسر نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان سے بھی کوئی تفسیر نہ کر رہا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قربانی کے باوجود کوہیاں ذکر کیا ہے اور میں نے کاپورا علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کاپورا علاقہ ہے عزولہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کاپورا علاقہ ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بدوں کو بدعت سے آگاہ کرتا ہوں ہے سب کہیں بندوں سے قریب ہو تب ہر فرشتوں کے سامنے بندوں پر غر کہہ گئے آپ کہہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

حضرت عمرو بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں یزید بن غیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس جگہ ٹھہرے تھے جو موقف عمرو بن عبد اللہ کے نام سے موسوم تھا یہی طریقہ اسلام کی قیام کا وہ دور تھی اس میدان ہمارے پاس ابن مراح ہضاری آئے اور کہا کہ میں مسکراؤ دو عام کا قصد ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے عبادی

۲۳۴۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَعْمًا غَارِيًّا مِنْ قَبْلِي إِلَى عَرَفَةَ فَكَلِمَتُكُمْ تَعْتَمِدُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْلُ مِنَّا الْيَهُودُ فَلَا يُتَكَلَّمُ عَلَيْهِمْ وَيُكَلِّمُ الْمُشْكِرُونَ مِنَّا فَلَا يُتَكَلَّمُ عَلَيْهِمْ.

(متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَرَّضْتُ هَهُنَا وَهَهُنَا مَتَعَةً فَأَهْرُؤًا فِي رَحَائِكُمْ وَوَقَعْتُ هَهُنَا وَوَقَعْتُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَعْتُ هَهُنَا وَوَقَعْتُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

(رواہ مسلم)

۲۳۴۸ وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ تَوْبَةٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعْتَمِدَ اللَّهُ وَيُؤْتِيَ عَبْدًا مِنْ السَّائِرِينَ تَوْبَةً مَوْقِفَةً فَلَمَّا لَبَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَنَا مَا أَرَادَ مَوْقِفًا.

(رواہ مسلم)

۲۳۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْقِفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَرَزْنَا مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْكَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفَيْنِ لَنَا بِعَرَفَةَ يَسْأَلُ هَذَا هَذَا مَوْقِفٌ مَوْقِفٌ الْإِسْلَامُ وَجِدْنَا مَا نَأْتِيهِمْ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَكُمْ قَوْلًا عَلَى مَا يَكُونُ مَا تَكُونُ عَلَى

وَبِشَيْءٍ مِّنَ السَّيْرِ يَلْفُظُ الْمَصَائِرِ) ٢٣٨٧
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَرْفُوعَاتِ أُمَّتِهِ يُنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِنَّ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ تَكْرُماً لِّيَ بِنَاهِي أَلَوْ تِي شَعْنًا غَيْرًا مَّا تَجِبِينَ مِنِّي حَكَمِي

وَجِ عِيْنِي اَشْهَدُ كَمَا فِي قَدِّ عَمْرٍو كَبُرَتْ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ
يَا رِبِّ فَلَاكِ كَانَ يَرْهَقُ وُجُوهُهُمْ فَلَا يَكُونُ لَهُمْ مَقَالٌ
يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَمْرٍو كَبُرَتْ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَتْ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ
حِينَئِذٍ مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ
(رَوَاهُ فِي مُتَرَجِمِ الشَّيْخِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش نے ہجرہ کے
دین کے متبع تھے وہ دفعیں مزی المجر کو ہند لفظ میں ہجرت مانتے تھے
اور انہیں محسوس (بہادر) بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات
میں وقوف کرتے تھے مگر اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے
فرمایا کہ عرفات میں وقوف فرماؤ اللہ وہیں سے واپس بھیجے گا
کی تائید اس آیت سے ملتی ہے پھر وہیں جس جہاں سے لوگ واپس
جاتے ہیں (مستحق علیہ)

۲۲۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ مُرَيْشٌ رَمَتْ
كَانَ وَبَيْنَهُمَا يَقُولُونَ بِالسُّرَّةِ يَفْعَةً وَكَانُوا يُسْتَوُونَ
الْحُسْنُ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقُولُونَ بِعَدَّةٍ فَلَمَّا
سَاءَ الْإِسْلَامُ أَمْرًا لَمْ يَسْمَعْهُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقُولَ
بِهَا سُرَّةٌ يَنْفَعُ مِنْهَا قَدْ أَلَكْتُ قَوْلَهُ عَرَفَاتٍ ثُمَّ
أَقْبَضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ -
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حامی بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک
 رسول خدا ﷺ نے انہیں ذی الجھر کی شام استسما کی حضرت کے لیے
 دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے وہ کیم نے فرمایا میں نے ان کی
 مٹائی کو معاف کر دیا سو اسے منکالم کے کوئی نہ ہو جس نظام سے مظلوم
 کا حق لوٹ گئی علیہ السلام نے کہا خداوند اگر تو چاہے تو مظلوم کو
 جنت سے منکالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اہوازہ منظور
 نہ ہوا مگر جب دوبارہ عرض فرمائی دعا فرمائی تو قبول ہو گئی مرادی
 اسے یہ کہ اس وقت نبی علیہ السلام مسکاتے تو حضرات ابو بکر و عمر نے عرض کیا یا رسول
 اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جب کیم آپ کو مسکرتا سیکھے اس وقت
 مسکرتا کیسب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا بیس کو سب
 معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور استسما کی
 حضرت مرادی ہے تو اس نے سر پر خاک کھیر لی ہے اور ہاتھ اگستھا
 پکار رہا ہے اس کی بیعت مبنی دیکھ کر مسکرتا رہا ہوں۔

٢٧٨٤ وَعَنْ عَنَابِ بْنِ مَرْثَدٍ أَن رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَدِينَةَ عَدْنَةَ
بِالْمَغْرِبِ فَأُجِيبَ إِلَى قُبَّةٍ خَفَرَتْ لَهَا مَخْلَا
الْمَطْلُوعِ قَرَأَ فِي أَحَدِ الْمَطْلُوعِينَ كَمَا قَالَ أَحَى رَبِّ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَغْطِيتَ الْمَطْلُوعِينَ الْيَمَّةَ وَخَفَرْتَ
لِلْخَطَايِرِ فَكُنْ يُجِيبُ عَشِيَّتِي فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمَدِينَةِ
أَعَادَ السُّؤَالَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا كَانَ قَالَ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفَى قَالَ تَبَسُّمُ
فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ بَنِي آدَمَ وَأَيُّ ذَاتِ هَيْبَةٍ
لَسَاعَةٍ مَا كُنْتَ تَفْعَلُكَ فِيهَا ثُمَّ الْوَلَّى فَكَلَّمَ أَهْلَكَ
اللَّهُ يَسْأَلُكَ قَالَ إِنْ عَدُوٌّ كَانُوا يَهْمُونَ لَنَا عَلَيْهِمَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَاؤُنَا وَخَفَرَتْ لَنَا قُبَّةٌ
لَسَاعَةِ الْغَرَابِ فَجَعَلَ يَحْفُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوهُ
بِالْوَيْلِ وَالنُّبُورِ فَمَا مَحْكِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزْءِهِ -

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي كِتَابِ الْمَعْرِفَةِ
الْمَشْرُوعَةِ -

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ عَرَفَاتُ مَزْدَلِفَةٍ وَوَابِئِي

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت ابن عمر بن زید رضی اللہ عنہما نے اس سے سوال کیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر
وابی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا اندازہ تھا تو انہوں
نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں شریک کشادہ ہوتی تو ہماری
کو روٹاتے و متفق علیہ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس آنے پر مدینہ سفر آپ نے عقب
سے اونٹوں کو اسنے اور نہیں تیز ہٹانے کی فائز نہیں تو آپ
نے کوٹے سے اشارہ کر کے فرمایا انکو کہ آگے سے پہلو اونٹوں کو روٹانا
ابن کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت انس بن زید رضی اللہ عنہ سے مزید
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی پہنچتے
لیکن مزدلفہ سے منی تک نبی علیہ السلام نے فضل اپنے پیچھے بٹھایا تھا
یہ دونوں باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عہدہ ہندو کا کرنے تک تلخیص
پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی نماز
سے پہلے اقامت کی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان جو زمانہ کے بعد
نوافل پڑھے۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

۲۳۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَهُ قَالَ كَانَ
يُسِيرُ الْعَتَقَ قَرَادًا وَحَدَّ فَجَرَةً لَعَنَ -
(متفق علیہ)

۲۳۸۸ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرَاءَهُ رَجُلًا شَبِيهًا أَزْهَرُ مِنْ بِلَالٍ يَلْقَاهُ
يَسْأَلُهُ لِيُخْبِرَهُ وَكَانَ يَأْتِيهَا النَّاسُ عَلَيْهِ بِالنَّكِيَّةِ
قِيَانِ الْبَرِّ لَيْسَ بِالْإِلَهِ بَعْدَهُ -

(رواہ البخاری)

۲۳۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ كَانَتْ رَوَتْ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمَوْدِفَةِ مَسْفَرًا
أَرَدَتْ الْفَصْلَ مِنْ الْمَزْدَلِفَةِ رُلًى وَهِيَ فَجْرٌ لَهَا
قَالَ ثُمَّ يَرُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ
حَتَّى رُلَى حَبْرَةَ الْعَقْبَةِ -

(متفق علیہ)

۲۳۹۰ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِحَجَّتِهِ لِيُفَادَةَ تَمِيمًا
بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَيِّعْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى الْخُرُوجِ رَاحِلَةً
مِنْهُمَا - (رواہ البخاری)

۲۳۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا قَلَّمَا

وَالْمَسْكُونَتَيْنِ صَلَوَاتِ الْمَغْرِبِ وَالْمُتَعَمِّدَيْنِ (مُتَعَمِّدَيْنِ)
 ۲۲۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا مِنْ حَدَّثِ مَنْ لَدَيْنَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْمَرْدُ لَيْلَةً فِي مَعْقِلَةِ أَهْلِهِ (مُتَعَمِّدَيْنِ)
 ۲۲۹۳ وَكَانَهُ عَلَى الْقَصْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ يُدْعَى
 السَّيِّحِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيرَةِ عَرَفَةَ
 وَفَدَاؤُكُمْ لِيَابِسَ جَيْشٌ دَفَعُوا عَلَيْنَا نَجْرًا لَمْ يَكُنْ
 وَهُوَ كَأَنَّ تَأَقَّتْ حَتَّى دَخَلَ مَحَبَّتًا وَهُوَ مِنْ رِجْلِي
 قَالِ عَلَيْهِ كَمُحَبَّتِي الْحَدَّابِ الْيَوْمَ يُؤْمِنُ بِهَا الْجَمْعُ
 وَكَانَ لَمْ يَكُنْ رُؤُوسًا لَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى
 حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

(رداء متعلق)

۲۲۹۴ وَبِمَنْ جَاءَ بِالْأَهْلِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ
 وَكَانَ مِنْ جَمْعٍ وَكَانَ الشَّرْكِيَّةُ وَأَمْرُهُمْ بِالشَّرْكِيَّةِ
 فَأَوْفَرِي وَالدَّوِي مُعْتَبِرٌ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَكُونُوا بِشَيْءٍ
 حَتَّى الْحَدَّابِ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَعْدَ قَارِي هَذَا
 كَمُحَبَّتِي هَذَا الْحَدِيثُ فِي الْقَبِيلَةِ حَتَّى الْإِلَافِ
 جَامِعِ الْإِيمَانِ فِي مَعْتَبَرِي وَتَأْخِيرِي -

تافہ کے ساتھ نقل کیا ہے

۲۲۹۵ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مَعْمَرَةَ قَالَ كَلَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَاكَ إِنْ أَهْلَكَ لَمْ يَكُنْ
 كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ كَانُوا يَدْعُونَ
 الْيَوْمَ فِي دُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَعْرَبَ مِنْ الْمَرْدِ لَيْلَةً
 أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَكُونَ كَانُوا يَدْعُونَ الْيَوْمَ فِي
 دُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَعْرَبَ
 الشَّمْسُ وَتَدْفَعُ مِنَ الْمَرْدِ لَيْلَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
 الشَّمْسُ مَدِينًا مَعَالِفَ لَيْلَةٍ مَعَالِفَ الْإِيمَانِ وَكَانَ
 الشَّرْكُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَكَانَ
 حُكْمًا وَكَانَ حُكْمًا)

دوسری فصل

محمد بن قیس بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ درجائیت میں لوگ عرفات سے اس
 وقت واپس لوٹے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے
 سولہ پر حرام ہے جیسے سورج غروب آفتاب سے پہلے، جیسے کسی
 طرح سورج طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح
 مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد وہ نہ جھٹکتے اور سورج اتنا بلند
 ہو جاتا جیسا کہ سورج کے سولہ پر گرگڑا ہوا ہے۔ البتہ ہم غروب آفتاب
 سے پہلے عرفات کو نہ آتے تھے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے
 پہلے روانہ ہو جاتے تھے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے

سے بالکل مختلف تھا۔ عرفات میں غروب آفتاب و مزدلفہ میں جمع کر کے
 پڑھیں اور اسی شبہ کو مزدلفہ سے پہلے پڑھیں (متفق علیہ)
 حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے ان افراد میں تھا جنہیں
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توحین اور ضعیف لوگوں کے
 ہاتھوں سے ہی حضرت لعل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 کیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ گئے کہیں ایسا
 نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپس کے وقت صبح کو
 اپنی اونٹنی کو دھک کر فرمایا یا امام سے ملو جب آپ دلاوی حرم میں
 کے قریب آئے تو آپ نے حکم جاری کیا کہ بے گنہگاروں میں سے جو
 کہتے ہیں آپ صبح کے وقت تک بیٹھتے رہتے۔

رمسلم

حضرت جابر سے روایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم...

مزدلفہ سے واپس جہتہ قدس میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے
 رہتے اپنے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب
 دلاوی حرم پر آئے تو سوار کی کو دھک دیا اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے
 فرمایا کہ میں اس کے بے گنہگاروں میں سے ہوں یا سکر نہیں چلے
 صواب سے فرمایا شاید کہ میں تم کو اس سارے بعد نہ دیکھوں

رماسب مشکوٰۃ فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو کئی بار مسلمان میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں، افعال کے مقدم

دستیاری

پہلی فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر دیکھا کہ وہ دیکھا اس موقع پر
آپ نے فرمایا کہ لوگو! میں نے آج سیکڑوں سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں میرے
ساتھ حج کا موقع ملے (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری ذی الحجہ کو چاشت کے وقت چنے کی برائے کنگریوں سے

۱۔ مہربانی کے لیے فرماؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسری ذی الحجہ کو پچاسیت کے وقت اور بقیہ دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رگی کی و متفق علیہ

حضرت عہد اللہ ہی مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
 میں نے نبی ذی الجلال کو اس طرح دیکھا کہ وہ ایک ہر سمت میرے
 بائیں جانب اور منیٰ میرے دائیں جانب تھے پھر رات نکلنے والے
 دھند کی اور مجھ سے گریز و مابستہ وقت تک میری ہاوی کہتے ہیں کہ پھر اس
 طرح کہ جس طرح مسند بنو عباس حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مستنجا وہی طاق عدد ہے اسی طرح رمی جوار صفا و مروہ کے درمیان سنی اور ملوان کے چکر بھی طاق عدد میں ہی موجب تم میں ہے کفایا مستنجا کرے تو طاق عدد میں نہ بھیجے۔
(مسلم)

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے ہی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوسری بار دیکھا کہ ناقہ مسیاء پر سوار ہو
کر دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ اس وقت نہ تو مارو حاشا حق دشمن و شقیب نہ

دوسری فصل

ہونیو کی وزارتیں تھیں۔

(شافعی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی،

٢٥٠٤ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جُودَ رُمِيَ الْجَمَادُ وَالسَّحَابُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضُ لَا قَامَرٍ ذَكَرَ اللَّهُ - (رَدُّهُ التَّوْبَةُ عَلَى الدَّارِيقِ)
وَقَالَ التَّوْبَةُ عَلَى هَذَا عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُسَمِّي
لَكَ بِنَاءً يُعْطِيكَ بِسْمِي قَالَ لَا مِثْلَ مُسَامٍ مِنْ سَبْعٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مُسَلَّمَ وَالْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم سر
حرر بنے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے می میں سایہ اور لگے
نہ بنائیں جہاں آپ نہ مگر ہیں فرمایا نہیں مئی میں اس کے بیلاوٹ
مخ سے کہ لگے ہے ہر وہاں جہ سے۔ (ترمذی، سابق ماجہ دارمی)

تیسری فصل

٢٥٠٩ عَنْ ثَوَابِعَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ جُنْدَ
الْجَبَرِثِيِّ الْأَوَّلِيِّبِ دُفُوعًا طَوِيلًا يَتَرَاءَى اللَّهُ وَيَسْمَعُهُ
وَيَحْسُدُهُ وَيَدْعُو اللَّهَ وَلَا يَقِفُ جُنْدَ جَبْرِ الْعَقْبَرَةِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب ابی عمر رضی اللہ عنہما مرو
اوردی و سلی کے پاس بہت دیر قیام کرتے جہاں وہ تسبیح و تہلیل اور
تحمید کرتے اور جہر عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔
(دعائے ملک)

بَابُ الْهُدَى

ہدی کے احکام

چهارم فصل

۲۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَذِي الْحَكِيمَةِ مَعَهُ دَعَا
يُنَادِيهِمْ فَأَشْعَرُهَا فِي صَدْرِهِ سَنَاهَا الْأَيْمَنِ سَلَّتْ
الدَّمَ عَنْهَا وَقَلْبُهَا لَعْلَلِي ثُمَّ تَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا
اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ وَأَهْلُ بِالْحَبَرِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَمَّا نَعْلَمُهَا -
(مَنْعُو عَلَيْهِ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کھجور میں ہمارے نظر پڑے کہ اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دہن کو ان کے کنارے پر رخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو چوٹیوں کا ٹکڑا ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بہیدار پر آئے تو حج کے لیے تلبیہ پڑھا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عازہ کعبہ کا ظرف دہی کیلئے بکریاں برواڑہ کیں تو ان کے نکلے میں حلا و حلا و مستحق علیہم

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خَيْرٌ وَاسْلَمَ مِنْ عَائِشَةَ بَقَرَةٌ يَوْمَ الْمَوْتِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳ وَعَنْهُ قَالَ تَحْرُوقُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَسْأَلُهُ بَقَرَةً فِي حَبْتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ قَلَّ يَوْمَئِذٍ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُوَنِي لَمْ تَقْدَحْهَا وَأَشْرَحَهَا
فَأَمَّا مَا قَامَا حَرَمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلُ لَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ قَلَّ يَوْمَئِذٍ هَامِشٌ يَبْدُوَنِي
كَانَ يَشْدُوَنِي لَمْ تَحْتِ بِهَا مَعَ أَبِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا كَرِيهًا يَدَّ نَفْسًا لَكَالِ الْكَلْبِ لَمَّا قَامَ
إِلَيْهَا يَدَّ نَفْسًا قَالَ أَلَيْسَ بِكَ فِي الشَّرِيَةِ أَوْ الشَّالِيَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ شَيْخَ مَنْ زُوَّجَ الْعَدَايَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَيْسَ بِكَ يَا كَعْبُ مُرْقِدًا أَوْ الْيُحْتِ
الْيُحْتِ حَتَّى تَجِدَ عَقْلًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَعَهُ رَجُلٌ وَأَخْرَجَ
فِيهَا قَدَالٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَمْسَعَرُمَا أَهْلَهُ عَنْ
وَمَنْهَا قَالَ أَلَمْ تَرَ مَا أَصْبَحُ نَعْلِيهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ
أَحْمَلَهَا عَلَى مَتْنِهَا وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا أَمَّا وَلَا
أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقُوقِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَحْرُوقُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نفس دوسری النور کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے لکھنے کے

کی (مسلم)

نفس سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ہمتا مومنین کی طرف سے حج کے قعر پر گائے ذبح فرمایا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ہاتھوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قدامت سے بن کر نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے گالے میں ڈالنا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا

اس وقت حلال چیزوں میں سے کھانا خیراب پر عام نہ تھی یعنی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اس وقت

قدامت سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ

کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہٹاتا تھا اگلے بار ہاتھ

آپنا اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے گناہ یا نافرمانی کی ہے

آپ اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہانہ پر سوار ہونے کے شوق پر چھا گیا تو فرمایا

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا

جانور ملے تو اس پر چڑھ کر سوار ہو جاؤ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جانور کو ہٹاتا تھا اگلے بار ہاتھ

اس شخص کو میرے مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے

کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے ماستر ہی رک جائے تو کیا

کرے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں

اس کے کھرنک کر کوہان پر رکھ دینا اور تم سے ساتھی اس

کا گوشت نہ کھاؤ (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ہاتھوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قدامت سے بن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ہاتھوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قدامت سے بن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ہاتھوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قدامت سے بن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات اور میوں
کا ہانب سے ذبح کیے۔

(مسلم)

حضرت امی قمر بنی اشد عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک
شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو شکار کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا
اس کو کھرا کر کے ہاتھ پوں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)
حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد
اس کے گوشت کھا لیں اور جھول کا صدقہ کر دوں اور ان کی اجرت قصاً
میں بجا دوں کہ وہ نبی علیہ السلام سے مہربان سال و ہجرت میں اپنے پاس
سے دیں گے (متفق علیہ)

حضرت جابر بنی اشد عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تین دن سے
زیادہ کہا نہ کرے (یعنی قربانی کے اونٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے
تھے) پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں ہدایت دی اور فرمایا کہ اس کو
کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد چمٹے کھا یا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حدیبیہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے
لئے مشرکین کو جو جانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں چاندی
یا سونے کا تھپکا تھا۔

(ابوداؤد)

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ہجرت
رسالت میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک
ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر
خون میں تمیر کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں (ترمذی ابن ماجہ
ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ سلمی سے روایت کیا)

اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البتۃ عن سبعۃ
والبقرة عن سبعۃ۔

(رواہ مسلم)

۲۵۲۰. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَّى عَلَى رَحْلٍ قَدْ
أَتَاهُم بِهَدْيٍ ثَلَاثَةً يَتَحَرَّوْنَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالُوا مَا ثَمَعْتُمْ
سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۱. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْهَدْيَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنَّا نَتَصَدَّقُ
بِخَيْرِهَا وَنُجْلُوهُمَا وَأَنَّا لَا نُحْطِي الْهَدْيَ
بِئْسَ مَا قَالَ لَعَنَ لُعُطِيَّةٌ مِنْ عَشْرَةٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ قَالٍ أَنَّ لَنَا مِنْ لَهْمٍ
بَدَنًا كَثِيرًا ثَلَاثَةً قَدْ خَصَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا وَتَزَوَّدُوا فَأَخْلَنَّا وَتَزَوَّدْنَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْهَدْيِ هَدْيًا فِي هَذَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَتْ لَابِنِ جَعْلٍ فِي
رَأْسِهِ مِدْرَةٌ مِثْرَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْرَ ذَهَبٍ يُعْرَفُ
بِمَاءِ الْإِلَهِ الشُّعْرُوكَيْنِ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۵۲۴. وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ أَهْدِي مَا لَكُمْ مِنَ الْبَدَنِ قَالَ أَهْدِيهَا لَكَ
أَوْ لِمَنْ تَرْضَاهُ فَإِنْ تَرْضَاهُ لِي بَيْنَ النَّاسِ وَتَرْضَاهُ
فِيَا لَكَ نَكْرًا۔ (رواہ مالک والترمذی وابن ماجہ
وَدَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالسَّاقِطِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ)

حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قرآنی کے گوشت کو قین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت حاصل ہو مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں وسعت حاصل ہو گئی ہے اب کؤ، حنفہ ضرور کرو اور طلب ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الہی کے ہیں۔
(المہم المومنین)

بَابُ الْحَلَقِ

پہلی فصل

سرمنڈانے کے احکام

۲۵۲۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ نَاسًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَمْسَ تَمَامًا وَكَفَّرَ بِحَصَنِهِمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُثُ الْحَرَامَ يَبْغِثُ فِيهِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُتَقَرِّبِينَ تَأْكُلُوا وَالْمُتَقَرِّبِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُتَقَرِّبِينَ تَأْكُلُوا وَالْمُتَقَرِّبِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُتَقَرِّبِينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ تَعْيِي بْنِ الْعَصَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُتَقَرِّبِينَ ثَلَاثًا قَوْلَهُ الْمُتَقَرِّبِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۳۲ وَعَنْ كَيْسِ بْنِ أَبِي الْعَصَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى مَنَى فَكَانَ الْعَصَمَةُ دَرَمًا مَشْمُورًا فِي مَنْرَةٍ يَبْغِثُ وَتَحَرُّسُكَ ثُمَّ دَعَا بِالْعَلَاةِ وَكَادَ الْخَالِيفَةُ وَكَلَّمَ الْأَنْسَانَ تَحَلُّفًا ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ كَادَ الْإِسْخَاقُ فَقَالَ أَخِي تَحَلُّفًا فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَفِيضْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخَيَّرَ يَوْمَ الْبَقْعَةِ

حضرت بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ نے جو الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(متفق علیہ)

حضرت بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت مسامیر سے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال منڈائے کے قریب تیرہ کے پچاس سے منڈائے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو الوداع کے موقع پر سر منڈائے والوں کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سر منڈائے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے کہا کہ قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائی لیکن آپ نے پھر سر منڈائے والوں کے لیے دعا فرمائی لوگوں نے پھر قصر کرنے والوں کے لیے دعا کرنے کی دعا مست کی آپ نے

یجسی بن جیس سے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈائے والوں کے لیے دعا فرماتے کرتے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منیٰ آئے تو عمرو پر اکر رہی کی پھر اپنی قبائلا پر آئے کہ قریش کے ہالوں کو دیکھا کہ پھر عجم کو بلا کر پہلے سلق کر کے بال ابو طلحہ انصاری کو دیکھے پھر انہیں جانب کے بال منڈا کر وہاں بھی ابو طلحہ انصاری کو دے کر فرمایا ان لوگوں میں تقسیم کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور ام براء حضرت سے پہلے اور رسول اللہ کو طواف خاء کعبہ سے پہلے

سرمنڈانے کا حکم

قَبْلَ أَنْ يَعْرِفَ بِالنِّسْبِ بِطَيْبٍ خَيْرٌ مِنْكَ -

(مُسْتَقْبَلُكَ)

۲۵۳۲ وَعَنْ ابْنِ جُمَازٍ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وَسَلَّمَ أَنَّكَ تَوَدُّ الْمَخْرُوجَ رَجُلًا فَتَسْلِي النَّفْسَ بِهِيَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔

(مستقبل علیہ)

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے دوسری الذی الخ کو طواف افاضی اور وہ پس منہ میں نماز پڑھتا

کی (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۳۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَعَابٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سَأَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْبِتَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سَأَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ الْخَلْعُ إِلَّا مَا

عَلَى الرَّجُلِ الْتَّحْيِيطُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

وَهَذَا الْبَابُ خَالِي عَنِ الْمَصْنُوعِ الْثَالِثِ

حضرت ابن جریر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا خواتین کے لیے علق نہیں بلکہ وہ کچھ بال کترا دیں۔

(ابوداؤد و ترمذی)

(اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے)

قربانی کے ایام خطبہ اور طواف وداع کا بیان

پہلی فصل

۲۵۳۷ عَنْ قَدْحَانَ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وَسَلَّمَ أَنَّكَ تَوَدُّ الْمَخْرُوجَ رَجُلًا فَتَسْلِي النَّفْسَ بِهِيَ -

الْوَقَاعُ بِمِثْلِ الْبَنَاتِ يَتَأْتِيَنَّهَا دَرَجَاتُ رَجُلٍ فَقَالَ

لَمْ أَشْعُرْ فَمَعْنَى قَبْلَ أَنْ أَدْبَرَ فَقَالَ أَدْبَرَ وَلَا

حَدْرَةَ فَجَاءَهُ أَحَدُهُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَمَعْنَى قَبْلَ

أَنْ أَرَى قَبْلَ أَنْ أَرَى وَلَا حَدْرَةَ فَجَاءَهُ الْبَنَاتُ فَقَالَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ مَرَدٍّ أَوْ حَرٍّ وَلَا قَالَ

أَقْبَلَ وَلَا حَدْرَةَ مُتَمِّعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يُسَلِّمْ

أَحَدًا رَجُلًا فَقَالَ حَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَرَى قَبْلَ أَنْ أَرَى

وَلَا حَدْرَةَ وَأَتَاهَا أَحَدُهُ فَقَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى الْبَنَاتِ

قَبْلَ أَنْ أَرَى قَبْلَ أَنْ أَرَى وَلَا حَدْرَةَ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقیقہ کر کے جو کر ہو گا لکے مسائل کے جواباً

دینے کی شخص آیا اور کہا مجھے معلوم ہے تمہاری قربانی سے پہلے

بال منڈائے چم نہی علیہ السلام نے مردہ قربان کر لو کوئی حرج نہیں

ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے

نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کرو کوئی مضائقہ نہیں اس

دن آپ ایسے ہی سوال کیے گئے جس میں کسی کام کو مقدم یا مؤخر کیا

گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں عرض فرمایا کہ ایسا کرو کوئی مضائقہ نہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے ایک ہی آیا اور کہا میں نے

رمی سے پہلے بال منڈا لیے تو آپ نے فرمایا رمی کرو کوئی مضائقہ نہیں

ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف افاضی کیا ہے تو

۲۵۳۸ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَلُّ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِثْقَلِ قَبُولِ لَاحِرَةٍ فَكَانَ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَصَبْتُ فَقَالَ لَاحِرَةٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ میں قربانی کے روز نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اتواں لے گئے گناہ آپؐ فرمایا کہ نبیؐ رمضان میں ہر ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد وہی کی ہے تو آپؐ نے فرمایا کوئی کوئی نہ نہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْعَنْتُ قَبْلَ أَنْ أَهْلِي قَالَ يَحْلِقُونَ أَوْ يَقَصُّونَ لَاحِرَةً وَهَذِهِ الْحَرَمُ فَقَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرَى قَالَ أَشْرٌ وَلَا حَرَمَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہو کر نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے طواف کیا نہ کر لیا ہے تو آپؐ فرمایا سر منڈانے یا کترنے میں کوئی حرج نہیں وہ سوتے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپؐ نے فرمایا یہی کہو کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا النَّاسَ بِأَثَرِهِ فَبِئْسَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَكُونُ أَوْ أَخْرُجُ فَبِئْسَ أَذْ قَدَمْتُ فَبِئْسَ لَكَ أَنْ يَكُونَ لَاحِرَةً إِلَّا عَلَى رَجُلٍ إِذَا تَرَفَّقَ وَرَمَى مُبْلِغًا وَهُوَ ظَاهِرٌ قَدْ إِلَيْكَ الْوَيْ حَزِيرٌ وَهَكَذَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں باغریج میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا لوگ آپؐ کے پاس آئے اللہ آپؐ کے پاس سے میں گھبراہٹوں میں تھیں طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپؐ فرمادیتے کہ کوئی مضائقہ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اللہ محمد کو پاکت میں ڈالے۔

(ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ الشَّرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

دس ذی الحجہ کا خطبہ۔ ایام تشریق کی رمی اور طواف و وداع کا باب

پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ شُكَايَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے اللہ! اس سال کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین مہینے:

وَدُّوا الْعَجَبَ وَالْمَعْرُومَ وَرَحِبَ مُصَرَّ النَّبِيِّ بَيْنَ بَنِي
وَشُعْبَانَ وَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ
أَعْلَمُ فَسَكَنَتْ حَتَّى فَتَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ بِمَنْ يَرَاهُم
فَقَالَ آيِسْتُ زَا الْعَجَبِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا
قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَنَتْ حَتَّى فَتَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ
بِمَنْ يَرَاهُم قَالَ آيِسْتُ الْبَلَدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ كَأَيِّ
بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَنَتْ حَتَّى
فَتَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ بِمَنْ يَرَاهُم قَالَ آيِسْتُ يَوْمَ
الْعَجَبِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَوْلٌ وَمَا كُنْتُمْ دَامُوا لَكُمْ
وَأَهْرَاحَكُمْ فَتَنَّا كُنْتُمْ حَسْرَةً كَعُزْرَةٍ تَزِيدُكُمْ هَذَا
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَيْءٍ كُمْ هَذَا وَسَمِعْتُمْ رَيْتَكُمْ
فَتَنَّا كُنْتُمْ مِنْ أَعْلَى يَكُونُ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
مَثَلًا لَا يَجُوزُ بِبَعْضِكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ إِلَّا هَسَلُ
تَلَعْتُ قَالُوا لَعَنُوا قَالُوا اللَّهُمَّ اسْتَفْهِمْنَا مَسْئِلَتِكُمْ
الشَّاهِدُ الْعَائِلُ قَدَرْتُ مُسْتَعِيمٌ أَوْعَى مِنْ سَائِرِ
(مُسْتَفْهِمٌ)

۲۵۲۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَنِ
أَرَى الْبَحَارَ قَالَ لَمَّا رَأَى مَا مَاتَ خَارِجِهِ قَدْ حَدَّثَ
عَلَيْهِ الْمَسَاءَ لَمَّا كَانَ كُنْتُ سَاعَتِي قَدْ أَرَأَى النَّحْسُ
رَمَيْتُ (دَوَاءُ الْبَحَارِ)

۲۵۲۳ وَعَنْ سَائِرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى
جَمْرَةَ النَّاسِ يَتَّبِعُ حَسْبَاتٍ تَكُونُ عَلَى شَيْءٍ حَسْبَاتٍ
تَكُونُ عَلَى شَيْءٍ قِيَمَةٌ مُسْتَقْبِلُ الْفَيْدَةِ
فَلَوْ بَلَا وَبَعْدَهُ وَتَرَفُّعُ يَدَيْهِ شَيْءٌ يَرَى الْوَسْطَى
يَسْتَعِيمُ حَسْبَاتٍ تَكُونُ عَلَى شَيْءٍ بِحَسْبَاتٍ شَيْءٌ يَأْخُذُ
بِدَابِ الْإِسْمَاءِ قِيَمَةٌ وَيَقُولُ مُسْتَقْبِلُ الْفَيْدَةِ
شَيْءٌ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ طَوِيلًا شَيْءٌ يَرَى
جَمْرَةَ دَابِ الْعَقْبَةِ مِنْ قِيَمَتِ الْوَادِعِ يَتَّبِعُ حَسْبَاتٍ
تَكُونُ عَلَى حَسْبَاتٍ وَلَا يَوْمُ يَسْتَعِيمُ هَذَا شَيْءٌ

وہاں میں مذی القعدہ وہی الجہاد حرم اور حج تھا مگر کار جب وہاں
ہو شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کونسا مہینہ ہے تو عامر بن
نے کہا کہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے وہ مہینہ ہے کہ آپ کا
سب سے بہتر کہتے ہیں مہینے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے حضور ہم کے علاوہ
کوئی نام نہیں گئے آپ نے فرمایا کیا پیدی، لہجہ نہیں مہینے وہاں ہیں
وہی الجہاد ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کونسا مہینہ ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس
کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ کا عرض ہے تو ہم نے فرمایا کیا آپ اس
کا کوئی اور نام نہیں گئے آپ نے فرمایا کیا یہ بدہ فہم رکھ نہیں ہے
نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم
نے یہ جواب دیا کہ اس کے حضور ہم کے علاوہ کوئی نام نہیں گئے۔ اس
وقت پہنچے فرمایا کیا یہ قرآنی کلام نہیں ہے مہینے کہا بیشک ہے تو پہنچے
فرمایا تمہارے خون سال مرتبہ ایک سو دو سوے پر اسی طرح ہوا ہے
طرح اس دن کی اس شریک ہو اس میں کی عزت ہے جب تم پہنچے رہا
سے احکام کر دے تو وہ آپ سے تہا سے اعلان کے باقی ہیں سوال کہہ گا
خبر دے میری ہر بات ظاہری کے بعد گراہ نہ ہو اللہ ایک دوسرے کی طرف

حضرت دہ سے دعوت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے سنا ہے
سوال کیا کہ میں نے کس وقت کو دیکھا تو اس نے بتایا جب تمہارا نام
رقاۃ رکھی کہ تو کہہ تو کہہ کہ میں نے سنا ہے حوالہ دیا کہ کیا تو انہوں نے
کہہ نہ سکتے تھے اور جب صبح ہو تو میں نے کہہ سکتے تھے وہاں رہی
سام نے حضرت ابن عباس سے سنا ہے کہ یہ دعوت کی ہے کہ
وہ پہلے قرآن مجید کی کتاب لکھ لیا مانتے اور ہر لکھنے پر کھیر کھانے کے
بعد ہر مہینہ میں ہر مہینہ سے دیکھ کر ہر مہینہ سے اور ہر مہینہ سے جو کہہ
کرتے پھر جو وہ سب پر اگر رات لکھ کر مانتے اور ہر لکھنے پر کھیر کھانے پھر
بائیں جانب رہ کر قباہ و جو کہہ طویل دعا کہہ پھر جو کہہ قباہ پر وہاں
کہہ دیا ہے اگر کھیر کھانے سے اس لکھ لیا مانتے اور اس کے
بعد وہاں۔ حضرت پھر وہاں کہہ فرماتے ہیں نے ہی کریم مسیحا
عیدہ سلم کو اسی طرح کہہ دیا تھا۔
(دیکھو)

قِيْلَ هَكَذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ يَبْعَثُونَ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ يَأْتِيهِمْ فِيهِمْ قَوْمٌ أَجَلٌ يَفْقَهُونَ قَادُونَ لَهُمْ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى الْيَمَامَةِ فَاسْتَسْنَى فَقَالَ النَّبِيُّ يَا قَوْمُ أَذْهَبَ إِلَى أَرْضِكُمْ فَأَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيبٍ مِّنْ عِصِيٍّ مَا قَالَ أَشِيرِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمُرُّ بِعَمَلِكُمْ أَيْدِيكُمْ وَتَقُولُ يَا قَوْمُ قَدْ شَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ آتَى رَمْلًا وَهُوَ يَسْفُتُ وَيَعْمَلُونَ رِيْقَهُمَا فَقَالَ عَمَلُكُمْ مَا تَكْمَلُ عَلَى عَمَلِكُمْ صَلَاتُكُمْ قَالُوا لَا أَنْ تُعَذِّبُوا لَدُنَّ حَتَّى أَصْلَحَ الْعَمَلُ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۶ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْمُعَامَاةَ ثُمَّ رَفَعَهُ رَفْعَةً إِلَى الْمُعْصِبِ ثُمَّ ذَكَبَ إِلَى الْفَيْبِ قَطَاعَتِ بِهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجَبٍ كَانَ سَأَلَتْ أُنْثَى بَنِي مَالِكٍ قُلْتُ أَمِيرِي يَشْتِي وَعَمَلَتُهُ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ انْتَرَدِيَّةً قَالَ يَمِيئُ قَالَ فَأَبَى صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَمَرًا قَالَ يَا لَاطِحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًا كَثًّا

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَّوِلُ الْأَنْطَحِ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا نَزَّلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ كَانَ أَصْحَابُهُ يُخَدُّوهُمْ إِذَا خَجَرُوا (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف غنی کے دوران مکہ مکرمہ میں قیام کی اجازت طلب کی کیونکہ عماروں کو پانی پینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رحمہم میں کپڑے تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فضل سے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یہ لاکھوں

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ مجھے پانی پینا تو اہم افضل ہے کہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن میں اپنے ہاتھ

نے دھوا رہا ہوں طلب کر کے پھر پانی نہ پڑے کہ اسے لورہ کچھ لوگ

کو یہ سے ہائی حال کر لیا ہے میں آپ نے من سے فرمایا لگے رہہ تم ایک

لام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف ہو تو لوگ تم پر ظہر

حاصل کر لیں گے تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب

اشارہ کر کے رہا ہوں پھر کہ جتنا بخاری

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ظہر پڑھا اور عشاء کی نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر

وادی محاسب میں آدھام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور

طلوع کیا بخاری

حضرت عبدالعزیز بن ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو پہلے

رسول خدا سے سن کر یاد رکھی کہ آپ نے ترویج کے دل ہر اکھڑی انہیں

کو نماز پڑھا کہ میں نے بھی تو اسوں نے بتایا کہ میں نے معلوم کیا کہ

یوم نذر تیر حرمی ذی الحجہ کو نماز عصر کی ادا کی تھی تو انہوں نے کہا

ایک طرح پھر انہوں نے بتایا کہ تم بھی اسی طرح کرو جس طرح تیرے اہل بیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام اہل بیت قیام

سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ

آپ کی دعا سے حدیث کے لیے ہر روایت زیادہ آسان تھی (مسنود علیہ)

٢٥٥١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَاصَّتْ مَوْتَهُ بَيْتَهُ
النَّعْرِ فَقَالَتْ مَا أُرِيدُ إِلَّا حَايَسْتُمْ قَالَ أَيْتَى عَفْرُ
حَدَّثَنِي أَخْبَارَتْ يَوْمَ اسْتَحْيَ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّرِي -
(مُتَعَمِّدٌ عَلَيْهِ)

٢٥٥٣ وَعَنْ ثَلَاثِينَ مِنْ عَشِيرَةِ الْبُرَيْقَةِ قَالَ رَأَيْتُ

حضرت فاطمہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ ان کی شب
حضرت صفیہؓ کی ہوا ری سٹکی ہو سکتے تھیں اور شاید میری وجہ سے تم سب کی کنا
پر ہائے جب و صولتِ خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپؐ نے در فحجب کے
کھڑے ہوئے جس سے دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تو آپؐ کو
بتایا گیا کہ تب نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ ان کی اختیار کرے۔

دوسری فصل

حضرت رابع بن عمرو مزیں روایت کرتے ہیں کہیں نے رسول خدا

کو میں چاشت کے وقت سرخ غیر مکرٹ ہو کر غلبہ دیتے ہوئے
دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا
رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو درگھڑت اور بیچے ہوئے تھے۔

(ابو داؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو سورج کی روشنی کی رات تک جو فرمایا۔
(ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے طواف افاضہ کے سات چکر علی میں رکھ دیے تھے۔

(ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا تم میں سے جس نے عمرہ عقبہ پر نیکوئی کی اس کے بعد اس کا تمام
حوائج بخیر سے قربت کے سلاں ہو گئے، وہ احب شریعت اللہ تعالیٰ
اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ابو صوف بتا رہا ہے لیکن ائمہ
نسائی کی ایک روایت میں ابو حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک
مرد نے کہا کہ میں نے کوئی شخص جو پہلے نیکوئی کی تھی تو اس کے بعد
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے قرآن کے آخری دن طواف اللہ تعالیٰ کا طواف کیا پھر آپ شریف
لے گئے اور ایم تشریف کی بقیہ تاریخ وہاں گزارا اور حجرات کی رہی تو
ہر عمرہ پر سات کنکریاں لے کر آئے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا پھر وہ
دوسرے عمرہ پر کنکریاں لے کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام
فرمایا کہ وقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے عمرہ پر کنکریاں نہ لے کر
قیام و دعا فرمائی (ابو داؤد)

حضرت ابو البدر ابن عباس بن عبدی بنہ والہ سے روایت کرتے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جن کے پاس اونٹ تھے یہ اجازت
دے دی کہ وہ دس تارخ کو رکھ کر ان کو پیچھے لے کر آئیں کی ریح ایک
دن کریں۔

وہ ایک نسائی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو بھی لیا

(ہے)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِثْقَلِ
جِبْنٍ أَوْ ثَمَرِ الشَّجَرِ عَلَى بَعْدِ سَهْمَاءَ وَعَلَى بَيْتِ
عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَائِمٍ۔

(رواہ ابو داؤد)

۲۵۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ عَنَّا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمَ كَلَامَ الْبَرِيَّةِ يَوْمَ النَّحْرِ
إِلَى اللَّهِ - (رواہ الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ)

۲۵۵۵ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ يَوْمَ الْبَيْتِ فِي الشَّجَرِ الْبَيْتِ أَكْرَمَ
(رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)

۲۵۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ حِمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ - (رواہ ابن ماجہ)
الشَّجَرِ وَقَالَ لِسَادَةِ مَعْشَرٍ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ
وَالنَّسَائِيَّ عَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ حِمْرَةَ
حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْبَيْتَ

۲۵۵۷ وَعَنْهَا قَالَتْ أَكْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ يَوْمَ بَيْتِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رَحِمَهُ
إِلَى اللَّهِ فَكَانَتْ بِهَا كِتَابِي أَتَى الشَّجَرِ فِي سَبْعِ
الْجَمْعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْعَةٍ يَسْتَبِيرُ حَتَّى
يَكْتُمُ مَعْلَى حَصَاوٍ وَتَقِفُ وَجْهًا الْأَوَّلَى وَالشَّامِيَّةُ
فَيُكَلِّلُ الْفِيَامَ وَيَتَصَرَّفُ وَيَرَى الشَّامِيَّةَ فَلَا يَفُوتُ
وَجْهًا - (رواہ ابو داؤد)

۲۵۵۸ وَعَنْ أَبِي الْبَدَايُوسِ عَامِيٍّ عَنْ عِدَّةٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَرَعَاهُ الْإِسْلَامُ فِي السَّجْدَةِ أَنْ يَذْهَبُوا يَوْمَ النَّحْرِ
شَقْرًا يَجْعَلُونَ فِي يَوْمِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ
فِي أَحَدِهِمَا - (رواہ مالك و الترمذی و النسائي و

قَالَ الترمذی في هذا الحديث صحيح)

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہلے فصل

۲۵۵۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الشُّرَاطِلَ وَلَا الْحَرَامِينَ وَلَا الْخِصَافَ وَلَا الْكُفَّاتِ وَلَا يَجِدُ تَعْلِيْقَ مَلِكَيْنِ مُتَعَبَيْنِ وَيَقَعُ مَعَهُمَا مَسْفَلٌ مِنْ أَلْفَتَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا شَتَا ذَعْمَرًا وَلَا دَرَسَ (مُسْنَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي رِوَايَةِ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَاءُ الْمُحْرِمَةَ وَلَا تَلْبَسُ الثَّمَاذِيَّ)

۲۵۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّعَ الْمُحْرِمُ تَعْلِيْقَيْنِ لَيْسَ خَطِيئَةً فَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِذَا رَأَى لَيْسَ سَرَادِيلَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۶۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفَّحٌ بِأَلْعُلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخْرَمْتُ بِالْعَمْرِ وَهَلِي عَمِّي فَقَالَ إِنَّمَا الطَّيِّبُ الَّذِي يَلِكُ قَانِئِلُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَأَنْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عَمْرِيكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي سَبْعِكَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۵۶۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَكْرَهُ وَلَا يَخْطُبُ (رَوَاهُ مُسْنَدُ)

۲۵۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ تَمِصْنَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت محمد بن عمر سے روایت ہے کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا: تو قمیص پہن کر ٹکڑیاں باندھو نہ پامانے پہنو اور نہ بالاپس استعمال کرو نہ سوزے پہنو لیکن جس کے پاس ہر تہہ ہوں وہ صاف ہے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا اور کھانا لیکن عام کھانسی کے اس اناج کے ساتھ نفل کیا ہے کہ حرام ہونے والی حالتوں نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستاں پہنے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس ہوتے رہیں تو حالت احرام میں ہونے پہن لے اور اگر کسی کے پاس تہ بند کی چادر نہ ہو تو وہ چادر ہر تہہ سے صاف کر لے۔

حضرت یحییٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ہم سرحد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوں (ایک خوشبو) سے نضرہ ابل کر تہ پہنا اور انعام فرمایا یا رسول اللہ! میں نے عمر کا احرام باندھا ہے اور یہ لباس پہننا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا خوشبو کو تہ پر نہ صوڑاؤ اور کہتے کو تہ نہ دو اس کے بعد وہی ادا کر دیا اور جو ج میں کرتے ہو۔

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام حالت احرام میں نہ تو خورنکار کھے نہ دوسرے کھانکار کھے نہ مٹکی کھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت عیوب رضی اللہ عنہما سے شادی کیا

۲۵۴۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَسَدِ بْنِ عُثَيْبٍ مِمَّنْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُعْنَى الشُّكْرِ رُجُوعُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوُّجُهَا حَلَالٌ وَظَهَرَ أَنَّ تَزَوُّجَهَا وَهُوَ مُعْتَمَرٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بِعَادَةِ هُوَ حَلَالٌ بِمَنْعَتِ فِي طَوَائِفِ مَكَّةَ -

۲۵۴۵ وَعَنْ أَبِي الْوَيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُ لِرَأْسِهِ وَهُوَ مُعْتَمَرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۶ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ اسْتَجْمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمَرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۷ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحْلِيلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْسِيٌّ وَهُوَ مُعْتَمَرٌ فَتَحْلِلْهُمَا بِالسَّيْبَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أَبِي الْحَصْبِ قَالَ رَأَيْتُ أَسَامَةَ بْنَ مَرْثَدٍ وَأَحَدَهُمَا أَخِيذًا يَخْطُمَانَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَأَيْتُ نَزْبَةَ يَكْتُمُ مِنْ النَّحْوِ حَتَّى رَمَى بِحِجْرَةِ الْعَقَبَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۹ وَعَنْ كَتَبِ بْنِ عُصْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتِمَ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ يَتَبَيَّنُ قَبْلَ كَيْفَ يَخُذُ مَكَّةَ وَهُوَ مُعْتَمَرٌ وَهُوَ يُؤَدِّي نَحْتًا قَدِيرًا وَالْعَقْلُ تَهْتَكُ عَلَى وَجْهِهِ فَعَالَ أَنْتَرُوْكَ هَذَا مَكَّةَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَخَلَّى رَأْسَهُ وَأَطْعَمَهُ فَوْقَ بَيْتِ سَيْدَةِ مَسَارِكَيْنِ وَالْمَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَادٍ وَصُورُ ثَلَاثَةِ أَتْرَابٍ وَأَوَّلُكَ لَيْسَ مَكَّةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ روایت امام ابن اسحق میرزا نے حدیث میرزا سے روایت کی ہے کہ اُس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت شادی کا جب آپ حلال تھے۔ (مسلم) - شیخ محمد اسلم نے فرمایا کہ شہادہ کا کتابت کو جب آپ نے حضرت عیسیٰ سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں تھے لیکن اعلان صلح حالت احرام میں ہوا اور احرام سے خارج ہو کر مکہ راستہ میں مقام سرف میں ہم بستی فرمائی۔ حضرت ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم... صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینا لگوانا۔ (متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں ان کی جگہ ایک آدمی کی آنکھیں دیکھیں انہوں نے انہوں سے کہا کہ تم اپنے آپ کو ان پر ابراہیم گرایا۔ (مسلم)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کر دیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی ٹانگیں بڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا اور اسے اس وقت آپ نے جرو عقبہ لگ کر یاں مار دی۔ (مسلم)

حضرت کعب بن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مدینہ کے مقام پر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ہاتھ کی نیچے آگ جلا رہے تھے اور جو کچھ میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ جو کچھ تمہیں آتے دیکھ رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز نہ لگے کہ ایک فرقہ کہ ناکھ دو در فرقہ ایک پیادہ ہے جس میں تین صلاہیں آتی ہے یہ تین صلاہیں مکہ کو ایک جائزہ نہ کر دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ سَجْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُعَازِ مِنَ الْقَبَابِ وَمَا مَثَلُ الْوَدْنِ وَالرَّعْفَانِ مِنَ الْقَبَابِ وَلَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحْبَبْتَ مِنَ الْوَدْنِ الْقَبَابِ مَعْصِيًا أَوْ حَيْرِيًا أَوْ سَرَادِيلَ أَوْ قَبِيصِينَ أَوْ خُفِيٍّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۱ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْفُكَّانُ يَنْهَى بَنَاتَهُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْصِيَاتٍ فَإِذَا جَاؤُنَّ لِمَا سَدَّ لَتْ لِحْنًا سَاجِلًا لَهَا مِنْ رَأْيِنَا عَلَى وَبِهِمَا قَوْلَا جَاؤُنَا كُتْمَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ دَلِيلُ بْنُ مَاجَةَ مَعْنَاءَ)

۲۵۴۲ وَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ السَّكْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُخْمَرٌ غَيْرَ الْمَعْنَى يَجْعَلُ غَيْرَ الْمَطْبُوعِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت احرام میں خواتین کو سانس پھینے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرمایا کہ سانس پھیننے کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو دھڑکن بوردہس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے چادر کپڑے نہیں چاہے وہ کسبئی رنگ کے ہوں یا خون کے آپ نے زیور یا ہار قمیص اور منڈے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ سے حدیث میں آیا ہے کہ سر سے پاس سے گزرنے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں مر ایک (خاتون) ہماری چادر سر پہنائی اللہ بہرہ کو چھپ لیتی لیکن عیسو گزر رہا تھے تو ہم اپنے چہروں کو کھول دیے (ابوداؤد ابن ماجہ سے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ شمس بکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبودار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۳ عَنْ تَابِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَدَرَمَانَ الَّذِي عَلَى ثَوْبٍ يَأْتِيهِمْ قَالَ قَبِيتُ عَلَيْهِ بُرْنًا فَقَالَ تَلْبَسُ عَلَى هَذَا وَقَدْ تَلْبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُخْمَرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۴ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يَعْقِبَةَ قَالَ احْتَجَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْمَرٌ بِرَأْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ فِي وَشِبْطٍ رَأْسِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۵ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ احْتَجَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت تابع رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں سرودی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برسات ڈالی اس وقت اسود نے فرمایا تم مجھے دیکھا رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علم کے علم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مالک بن یعقوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں حالت احرام میں بھی جس کے مقام پر دور ان قیام سر کے درمیان میں تھکی گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخَوَّرٌ عَلَى فَلِهِمُ الْقَدْرُ مِنْ دَحِیْرٍ
كَانَتْ ۲۵۴۶ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْتَأْذَنَ)

۲۵۴۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِثْرَةً وَهُوَ حَلَالٌ فَتَحَدَّثَ بِهَا وَ
هُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولُ نَبِيَّهُمَا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرَّضِيُّ قَدْ قَالَ هَذَا لَعَنِيَتْ حَسَنٌ)

نے حالت احرام میں درود کی تکلیف کی وجہ پھر کے تنوع میں سینکڑوں
ابو داؤد۔ نسائی

حضرت ابو رافعؓ بتا کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت
یحییٰؑ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں تھے اور جب ہم بستر فرمایا تو
آپ حالت احرام میں تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد
کا فریضہ انجام دیا تھا اور محمدؐ سب تہذیب سے (مندیہ، کوہن، کماہ)

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الْصَّيْدَ حالت احرام میں شکار کی ممانعت پہلی فصل

۲۵۴۷ عَنْ الصَّغْبِيِّ بْنِ جُنَّامَةَ أَنَّ أَهْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعًا ذَخَرُوا
وَهُوَ يَأْتِي الْبُكَاءَ أَوْ يَدُكَا قَرْدٍ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي
وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَرُوهُ عَيْنًا إِلَّا أَنَّا حُرْمٌ -
(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أَبِي ثَنَادَةَ أَنَّ حُرْمَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّلَتْ مَهْ بَعْضُ أَصْحَابِهِ
وَهُوَ مُشْرُوفٌ وَهُوَ عِزُّ مُشْرِفٍ قَدْ أَجْبَأَ وَأَوْحِيَتْ
قَبْلَ أَنْ يَبْدَأَ فَنَسَا وَأَوْهَ تَرَكُوهُ حَتَّى رَأَى أَبُو ثَنَادَةَ
فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَافَهُمْ أَنْ يُسَافُوهُ سَوْطًا فَأَبْرَأَ
فَنَسَاوَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَفَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا
فَنَبِيًّا مَوْلَا حَلَمًا أَوْ رَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ سَائِرًا فَحَالَ هَلْ مَعَكُمْ مَيْتَةٌ كُنِيَ؟ فَسَأَلُوا
مَعَنَا وَبَعَلَهُ فَأَخَذَ هَذَا السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَامَةً فَأَكَلَهَا مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَأْكُلُوا
أَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَنُكُمْ
أَعَدَّ أَمْرَهُ أَنْ يَتَّعِيْلَ عَلَيْهِمْ أَوْ أَشَاءَ لَيْسَ بِهَا قَالُوا لَا
قَالَ فَكُلُوا مَا تَبَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا -

۲۵۴۹ وَعَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صغب بن جننامہؓ بتا کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ
کی خدمت میں گد فرمایا کیا آپ اس وقت احرام (ابو داؤد، نسائی،
بخاری، ترمذی، یحییٰ بن یزید، مسلم، ابوداؤد، ابویوسف،
چوسہ نبی علیہ السلام نے اہل بدر کے ہوس کو کھا تو آپ نے فرمایا ہم نے
اس کو اس لیے کھا کہ ہم حالت احرام میں ہیں (متفق علیہ)
حضرت ابو ثناتہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں میں چند قرص مہینوں کے ساتھ
لیجے رہ گئے لیکن وہ غذا حالت احرام میں نہ تھے پھر وہ ساتھیوں نے
ایک جنگل کے ہار گور پر ہو کھا لیکن وہ گور قرآن و گور کو نہ دیکھ سکا۔
ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابومحکمؓ نے اس کو دیکھا تو
انگوڑے پر سوار ہو کر اقبیوں سے منظر لایا تو انہوں نے شوق تو اقبیوں
کی خود کو اسے کھا اس پر مذکور دیا اور اس کو زخمی کہنے لگے کہ یہاں اس کو
خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ
ہوئے جب ہم رسول اللہؐ سے جلتے تو یہ اقبیوں نے اس بارے میں

نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس گوشت میں سے کچھ اتار لے کر
لوگوں کے کماں کی ٹانگ باتی ہے پھر یہ لہجہ گوشت نبی علیہ السلام
کو پیش کیا تو آپ نے اس سے کچھ لے لیا یہ متفق علیہ بخاری و مسلم کی ایک
احادیث میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ کھاتا ہوں اس سے کھا میں تب آپ نے فرمایا اقبیہ گوشت بھی کھا لے

پانچ بالغ اور ایسے ہی جن کو سرزمین حرم پر حالت احرام میں ماس نے
دھسے پر کوئی لگنا نہیں۔ چربا۔ کھا۔ چیں۔ پکھو اور پاگل کرنا۔

(مستحق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانپے نر کی جالور ایسے میں جنہیں
حرم میں مارنے کی اجازت ہے سناپ، ابلج، کرا، چرا، پاگل کرنا
اور جلی (مستحق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمنا سے لیے حلال ہے جبکہ
تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمنا سے لیے شکار کیا جائے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی دینے کی شکار میں شامل ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں مددہ کو قتل کیا جا سکتا ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبد الرحمن بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ہارون بن عبد اللہ بن عثمان سے سنا ہے کہ ہم نے میں نے معلوم کیا کہ شکار
میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ فرمایا ہاں۔

(نسائی و شافعی جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور
صحیح بتایا ہے)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مجھ کو کہا ہے میں دنیا کی کیا کیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے
فرمایا ہاں بعد اگر حالت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے

وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ قَتَلَهُ فِي
الْحَرَمِ وَالْإِحْدَامِ الْغَارَةَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَاةَ
وَالْعُقْرَبَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ

(مستحق علیہ)

۲۵۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ قَوْلُكَ يَمْتَلِكُ فِي الْوَيْلِ وَالْغَارَةِ
الْعَيْبَةَ وَالْغُرَابَ الْأَيْبَةَ وَالْغَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ
وَالْحِدَاةَ - (مستحق علیہ)

۲۵۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ الْعَبْدُ نَفْسَهُ فِي الْإِحْدَامِ حَذَلَتْ قَتَا
لَهُ تَعْبِيدُهُ أَوْ بَيْعُهُ لَكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ وَالتَّيَمِيُّ)

۲۵۸۲ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِحْدَامُ مِنَ مَيْتَةِ الْبَجَرِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ)

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُخَوِّرُ السَّبْعَ الْعَاوِيَةَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ)

۲۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَتَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْعَبْدِ أَصْبَغَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ نَفْسَهُ مِمَّنْ رَضِيَ أَنْ يَكُونَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ وَالتَّيَمِيُّ)

۲۵۸۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُخَوِّرُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْجٍ)

وَالدَّارِیُّ

۲۵۸۸ عَنْ حُرَیْرَةَ بْنِ حَبِیْرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثَّيْبَةِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ الثَّيْبَةَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُ عَنْ أَكْلِ الثَّيْبِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ الثَّيْبَ أَحَدٌ فَيُرِي حَبِيرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ يَتَّبِعُ إِسْنَادَهُ بِالتَّقْوَى)

میں حاکم قرآن کو کہے (ابو داؤد ابی ماجہ - دارمی)

حضرت حریر بن حبیرؓ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کو کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے بغیر ٹہنے کے اسے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے ہندو جھوٹے ہے کہ وہ بھی جو کو کھاتا ہے وہاں تہذیب نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۵۸۹ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَوْنَا فِيهَا مَنَ أَكَلَ وَهِيَ مَسْرُوعَةٌ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلَعَهُ وَأَفَقَ مِنْ أَكَلِهِ قَالَ قَاتِلُوا مَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد الرحمن بن عثمانؓ بھی روایت کرتے ہیں کہ ہم حالت احرام میں طلوع بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سوتے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا بعض نے نہ کھا بلکہ یہاں تک کہ طلوع پر سوتے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رحلت احرام میں کھا یا ہے (مسلم)

حج و عمرہ کے حالات احرام میں روحانی کیا

بَابُ الْإِحْصَارِ وَقَوْتِ الْحَجِّ

پہلی فصل

۲۵۸۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى رَأْسَهُ وَجَامَةً يَسْمُوهُ وَتَحْتَهُ هَدْيَةٌ حَتَّى أَغْمَرَ عَامًا قَابِلًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں روکا گیا تو آپ نے سر مبارک منڈیا جس سے انگوٹھیں سے ہم بستر پر لائی قرآنی کے بالوں کو گزرنے کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو کعبہ قریشیہ کے کعبہ کی ماضی میں نماز تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی کے بالوں کو گزرنے کیا یاں منڈائے اور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈائے (بخاری)

حضرت سہول بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈائے سے پہلے قرآنی کی اور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا (بخاری)

۲۵۸۹ وَكَانَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَوْنَا فِيهَا مَنَ أَكَلَ وَهِيَ مَسْرُوعَةٌ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلَعَهُ وَأَفَقَ مِنْ أَكَلِهِ قَالَ قَاتِلُوا مَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۹۰ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهُ هَدْيَةٌ حَتَّى أَغْمَرَ عَامًا قَابِلًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۹۱ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَيْسَ حَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِمَّنْ هُوَ الْحَقُّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَرِيبًا لِقَادِ الْمَرْدِ وَتُفْعِلُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَحَتَّى يَحْبَةَ عَامًا قَابِلًا لِيَهْدِي أَوْ يَهْتُمِلَ لَكُمْ يَحْيَى هَذَا -

(رَوَاهُ النَّجَّارِيُّ)

۲۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُبَاعَةَ بَنِي الدَّبْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَدَّتِ الْعَهْدَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا آجِدُ فِي الْأَوْجِعَةِ فَقَالَ لَهَا لَحْمٌ وَاشْتَرِ مِنْ دِقْوِي اللَّهُمَّ مَجِّئِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان صلی کہتے پھر ہر شرعی پابندی سے آئندہ جو کہ سال آئندہ صحرے کرے اور ۷۰۰ قرآن پڑھے اور اگر ہدیہ سے روک دیا جائے تو وہ صحرے کرے۔

(ابو نعیم)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ذبیرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے وہ بیعت کی کہ تم نے حج کا مادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں خود کو یہ پاتی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی جاؤ گے سو میں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گے۔ (مسنند علی)

دوسری فصل

۲۵۹۳ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْرًا مَعْبَاةً أَنْ يَسِيْرَ لَوِ الْهَدْيَ الْوَقْفِ يَحْدُوْهُ عَامَرُ الْهَدْيِ يَتِيْرُ فِي عُمْرَةِ الْقَصَاوِدِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۹۴ وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَيْدِ أَزْوَاجِهِ فَدَخَلَ وَعَبِيرُ الْعَبَةِ مِنْ قَابِلٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَبَّازٍ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي بَيِّنَاتِهِ أُخْرَى أَوْ مَرَّةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَخْبَارٌ فِي حَقِّهِ فِي الْمَسَائِلِ ضَعِيفٌ

۲۵۹۵ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَجَّئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةً جَمِيعَ قَسَلِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِثْلِي ثَلَاثَةٌ مَنْ تَعَبَلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا يُشْرَعُ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا يُشْرَعُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَبَّازٍ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباسؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرے کو یہ حکم دیا کہ وہ عہد تھا میں ہا ہوا ہوا میں جو انہوں نے صحرے کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

(ابو داؤد)

حضرت محمد بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان احرام حج کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ سنگلا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال آئندہ حج لازم ہے (نسائی ابن ماجہ دارمی بیہکن صاحب ابوداؤد ترمذی و دیگرین کے مطابق یہ ضابطہ کیا یا کھلی احرام میں پیادہ ہوا جائے یا حج ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب صحیحین نے ضعیف کہا ہے)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا سنا ہے کہ حج عرفہ کے دن ہے میں نے وہ دن عرفہ مزدلفہ کا راستہ طواف فجر سے پہلے پایا اس نے حج کو پایا اور میں نے قیام تیرہ دن کیا لیکن میں نے وہ دن میں عہد کی مکان اور اگر مجھے اس پر عہد نہ ملے اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی ترمذی نے فرمایا یہ حدیث

وَقَالَ الزُّمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ أَحَدٍ يَتْلُو عَنْ عَجَّيْفٍ (ع)

حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے
پہلی فصل

پہلی فصل

۲۵۹۹ وَعَنْ خَابِرِ بْنِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْمَنَةِ وَعَلَيْهَا كَمَا سَوَاهُ يَغْنِي

کہ کھانا اپنے لئے مگر اس کی تشریف دہا نہیں کے لیے،

۲۶۰۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو جَيْشُ أَبِي كَعْبَةَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسُّتُ بِأَقْدُمِهِمْ وَأَخِيرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُخَسُّتُ بِأَقْدُمِهِمْ وَأَخِيرِهِمْ وَفِيهِمْ أَتُؤَاخِرُهُمْ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسُّتُ بِأَقْدُمِهِمْ وَأَخِيرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى رِيَاثَتِهِمْ - (رَوَاهُ مُسْنَدُ)

۲۶۰۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرَّبُ الْكُفَّةُ ذُو الشُّرَيْتَيْنِ مِنَ الْعَبِيدِ - (مُسْنَدُ عُمَرَ)

۲۶۰۲۔ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانِي بِهِمْ أَتُؤَاخِرُهُمْ يَغْلِبُهُمْ حَجَرًا حَجَرًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۰۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا كَارِ الْأَطْعَامِ وَالْغَرِيبِ الْخَادِ وَنَبِيٍّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۰۴۔ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْبَبْتُكَ مِنْ بَقَرَةٍ وَأَتَّبَعْتُكَ إِلَّا وَكَلَا أَنَا قَوْمِي أَخْرَجْتُكَ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ فَعَبْرَتُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرَبِيٌّ إِسْنَادًا)

۲۶۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَافَقَا عَلَى الْخَدِّ دَرَقًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِي اللَّهُ وَأَكْبَرُ أَهْلِهَا إِلَى اللَّهِ وَكَلَا أَنَا قَوْمِي أَخْرَجْتُكَ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ فَعَبْرَتُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرَبِيٌّ إِسْنَادًا)

۲۶۰۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَافَقَا عَلَى الْخَدِّ دَرَقًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِي اللَّهُ وَأَكْبَرُ أَهْلِهَا إِلَى اللَّهِ وَكَلَا أَنَا قَوْمِي أَخْرَجْتُكَ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ فَعَبْرَتُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرَبِيٌّ إِسْنَادًا)

۲۶۰۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَافَقَا عَلَى الْخَدِّ دَرَقًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِي اللَّهُ وَأَكْبَرُ أَهْلِهَا إِلَى اللَّهِ وَكَلَا أَنَا قَوْمِي أَخْرَجْتُكَ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ فَعَبْرَتُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرَبِيٌّ إِسْنَادًا)

۲۶۰۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَافَقَا عَلَى الْخَدِّ دَرَقًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِي اللَّهُ وَأَكْبَرُ أَهْلِهَا إِلَى اللَّهِ وَكَلَا أَنَا قَوْمِي أَخْرَجْتُكَ مِنْكَ مَا سَكَنْتُ فَعَبْرَتُكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرَبِيٌّ إِسْنَادًا)

پرسیدہ حرم مقدس اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک لشکر پر معافی کرے گا بسبب وہ خطر زمین پر ایک میدان میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں و محض ہائیں گے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کیسے و مسافر ہیں جو ان کے ساتھ و محض ہائیں گے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ و شریک کار نہیں ہیں تو یہی علیہ السلام نے فرمایا اس لشکر کے شروع و اول و آخر و اول کو دھنسا یا دنگ پھر ان کی بیوی کے مطابق ہیں انھیں ہائیں گے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ کا چوٹی اندر تل پندہ لیں و ملائکہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گار متعلق ہیں

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے امر کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور شیریں ملائکہ ملائکہ اور وہ کعبہ خندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ایسے کو اٹھا رہا ہے جو بخاری

دوسری فصل

حضرت یحییٰ بن ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احرام مقدس کے لیے نیک مرد کو روکنے والے کا حق الحرام ہے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا ہو کہ کوئی عجمی شہر و گھر کے کس قدر محبوب ہے اگر کوئی دینے کے لیے ہجرت کرے تو اس کی قوم تیرے ساتھ اور کیسے سکونت اختیار کرے تو یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو اور یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا ہو کہ کوئی عجمی شہر و گھر کے کس قدر محبوب ہے اگر کوئی دینے کے لیے ہجرت کرے تو اس کی قوم تیرے ساتھ اور کیسے سکونت اختیار کرے تو یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو اور یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا ہو کہ کوئی عجمی شہر و گھر کے کس قدر محبوب ہے اگر کوئی دینے کے لیے ہجرت کرے تو اس کی قوم تیرے ساتھ اور کیسے سکونت اختیار کرے تو یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو اور یہاں تک کہ تیرے ساتھ ہو

تیسری فصل

۲۶۰۶ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَلَّهِ
 بَيْنَ تَحْيِيْدٍ وَهُوَ يَتَّبِعُ الْبُخْرِيَّ إِلَى مَكَّةَ الْبَدَنِيِّ
 إِلَيْهَا الْأَمِيرُ الْحَقِيْقُ ثَلَاثَ قُرُوْلٍ قَامَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَنِيُّ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ وَحَتَّى أَذْنَى
 وَوَعَاكَ فَطَنِي وَأَبْصَرْتَهُ عَيْنَايَ وَبَيْنَ تَحْيِيْدٍ وَحَيْدٍ
 اللَّهُ دَاخِلِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حُرْمَتُهَا اللَّهُ دَلَمَ
 يُعْزِمُهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمِيرٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ
 الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسُوْلَ فِيهَا مِمَّا وَلَا يَقْضِي بِهَا
 حَبْرَةٌ فَإِنْ أَحْدًا تَوَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَعُوْلُوا لَهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ آوَى إِلَيْهَا
 وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ طَائِفًا أَوْ لِي فِيهَا سَاحَةً مِنْ كَاهِلِ
 قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَحْسَنِ فَلْيَسْتَفِ
 النَّكَاهِدُ الْعَايِبَ فَوَيْلٌ لِي فِي شَرِيْعَتَا قَالَ لَكَ مَلَكُ
 قَالَ قَالَ إِنَّا أَهْلُ بَدَاؤِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيْحٍ إِنَّ الْقَدَمَ
 لَا يُؤْمِنُ مَا سَوِيًّا وَلَا مَا تَأْتِي بِدِرْ وَلَا قَارًا
 بِكَرْبَةٍ مُسْكِنٌ عَلَيْهِ وَفِي الْمَكِّيَّةِ الْحَرَمَةِ
 الْبَحَايَةِ.

۲۶۰۷ وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ الْمَخْزُومِيِّ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَالِ
 هُنَا وَالْأَقْبَى وَخَيْرٌ مَا مَطْمَئِنَّا هُنَا وَالْحَرَمَةُ
 عَلَى تَحْيِيْدٍهَا قَرًا وَاصْبِرُوا ذَا إِلَهِكُمْ هَلَكًا
 (رواه ابن مسكويه)

حضرت ابو شریح عدنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ قرد
 بن تھیب سے اس وقت تک رہ اپنے لشکر کی جانب روانہ نہ کیا تھا کہ
 امیر مکہ اجالت میں تو میں آپ کو ایک حدیث سنوں جس کو میں نے رسول
 خدا سے فتح مکہ کے دو سو حدیث کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا کہ
 اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے رہیں اس وقت ہی علیہ السلام نے
 پہلے حدیث تعان کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین
 کو کریمت و عافیت کی جنت سے اس کو حرام نہیں کیا مگر
 اللہ تعالیٰ اور وہ نہ آخرت پر یقین رکھنے والے اس کے لیے بیجا تر نہیں
 کہ وہ یہاں کو زبزی کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی
 قاتل حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے جنت پکڑے تو اس کو بتاؤ
 کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قاتل کی جہالت عطا فرمائی ہے دو سرفروں کو
 اس کی جہالت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے جہالت دی
 گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس کا بھی دہا ہے جس طرح کل تھا اور بیت
 حق کو گرا کر بھی سادہی مہاسے کو یہاں موجود میرا یہ دعویٰ حدیث سے
 سبب معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا مکرور و سید پر کیا اثر ہو تو اس نے
 کہنا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اسے ابو شریح حرم
 کا صلب محرم اور جگہ کوٹے قاتل یا جگہ کوٹے مجرم کو پناہ نہیں دیتا
 حضرت عیاش بن ابی ریحہ مخزومی سے روایت سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک جہاد کی ہر کام نہ ہے
 کی جب تک کہ سرزمین مکہ اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس
 کی تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جس وقت اس کی
 حرمت کو ہٹال کر دیں گے تو ہاکت ہو چڑھیں گے اور ہمارے

مولانا کا نام _____ (مسلم) _____
حضرت ابو سرہوسہ دواست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْبِرْ عَلَى لَذَائِ الْمَيْمَنَةِ وَشِدَائِهَا
أَحَدَيْنِ أَمَّا الْآخَرُ فَهُوَ شَيْءٌ لَا يَزِيدُكَ إِلَّا عَيْبَةً -

(رداء مسنون)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَهْلَ الْقُرَى
جَاءُوا قَائِلِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى الْهَذَا
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرَاتِهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَنَاسِكَهَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَسَافَتِهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَوَاتِهَا اللَّهُمَّ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ قُلْتُ عَبْدُكَ وَ
نَبِيُّكَ وَلِلَّهِ دَعَاكَ لِمَسْئَةٍ فَإِنَّا أَدْعُوكَ لِلْمَيْمَنَةِ
يَوْمَئِذٍ مَا دَعَاكَ لِمَسْئَةٍ وَرِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَدْعُو
أَسْأَلُكَ وَلِيْلِكَ فَتُحْمِلُهُ كَالِذَلِكَ الْكَمَرِ -

(رداء مسنون)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ إِبْرَاهِيمَ حَضَرَ مَسْجِدَ فَجَعَلْنَا حَرَامًا
قَوْلِي حَضَرْتُ الْمَسْجِدَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا رَمَيْتُمَا أَنْ لَا
يُفْرَقَ فِيهَا مَرَدٌ وَلَا يُعْمَلُ فِيهَا سَلَاخٌ لِقَوْلِ اللَّهِ
تُحْبَطُ لَهُمَا سَعِيرُهُ إِلَّا لِعَيْنٍ -

(رداء مسنون)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدَ الْكَلْبِ إِذَا
كُفِّرَ بِالْعَقَبِيِّ كَرِهَ حَبَا يَنْطَلِعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِلُ
فَسَلَسَهُ فَلَتَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَقَبِ فَكَلَّمُوهُ
أَنْ يَرُدَّ عَنْ غُلَامِهِمْ أَوْ عَنِّيهِمْ مَا أَحَدٌ مِنْ غُلَامِهِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَلْذَّ شَيْئًا تَقْلُبُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ أُمِّ يَسْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

(رداء مسنون)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُوكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ
فَبَحِثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَحْبَرْتُهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِيبُ النَّبِيِّينَ حَبِيبُنَا مَسْئَةٌ أَرَأَيْتَ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مَدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے
گا میں قیامت کے دن اس کا سواشی ہوں گا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جو کہ جب فسخ
لایا پھل دیکھتے تو اس کو سٹے کر دیتے تھے۔ کی خدمت میں مامور ہوئے جب
نئی مِلّیہ اسلام اس پھل کو لیتے تو وہ فرماتے خود اوندھا ہمارے پھلوں اور ہم کو
شکر کو برکت عطا فرما۔ خود نوید آجنا۔ ابراہیم تم سے بندہ تیرے ہی وہ
خلیص شخص میں بھی تیرا بندہ ہو رہی ہو ابراہیم نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی
تو اس مَدینہ طیبہ کے لیے اسی کا مثل اور مزید آگئی دعا کرتا ہوں اس کے
بعد حاکمان میں سے چھوٹے بچے کو یا کردہ پھل عطا فرما دیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جناب امیرِ مسلمین علیہ السلام نے سرزمینِ ملکِ حرمِ مدنی
میں مدینہ کو حرمِ دینا ہوں اب اس کے دو قول کنادوں کے وہ بیان نہ
تو غزیرہ کی جاسے اور مدینہ جگہ کے لیے جھپٹا رہے تھے یہاں
اور ہاں وہ دن کے اندر کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے رجا رہے

(مسلم)

حضرت مامون سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد بن
ابن ابی وقاص نے یہ کہنا کہ ان کا صاحبِ جوارحی حقیقی میں تھا کہ تو
— ایک غلام کو دیا کہ وہ یا تو درخت کا ٹہنہ لٹا یا پتے چٹا یا
دشک رہوں تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد
وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک نے ان کو برکاتِ سعادت کہا
وہ کپڑے باقی جمعے واپس کر دیں، اسی غلام کو دے دیں بن کر والدِ حرم
نے کہا کہ ان پتہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے روپ لگا رہے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب سعد بن ابی وقاص نے حضرت بلال
کو بخار ہو گیا میں نے آنحضرت علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعا کی
کلمات کہے کہ دعا دعا مدینہ کو پھر ایسا ہی محبوب یہ اچھے جیسا کہ مکہ

وَمَوْحِيهَا ذَاتُ الْبِزْأَةِ لَهَا فِي صَائِرِهَا وَمَوْحِيهَا ذَاتُ الْبِزْأَةِ
حُكْمًا فَكُنْ حَكِيمًا بِالْجُمُعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْبِيتِ رَأَيْتُ أَهْلَ آدَمَ سُدَّاهُ مَاؤُهُ
الزَّائِرِينَ خَرَجَتْ مِنْ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَرَكْتُ مَسْجِدَ
قَتَادَةَ لَهَا أَنْ دَبَّاهُ السُّودُ يَنْتَهِى لَهَا فِي مَسْجِدِهَا
وَهِيَ الْجُمُعَةُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۱۶ وَكَانَ سَفِيَانُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْيَوْمِ
فِي أَيِّ قَوْمٍ يَبْكُونَ فَيَبْكُونَ بِأَعْيُنِهِمْ وَمَنْ طَلَعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا يَبْكُونَ وَيَبْكُ النَّاسُ
فِي أَيِّ قَوْمٍ يَبْكُونَ فَيَبْكُونَ بِأَعْيُنِهِمْ وَمَنْ طَلَعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا يَبْكُونَ وَيَبْكُ النَّاسُ
فِي أَيِّ قَوْمٍ يَبْكُونَ فَيَبْكُونَ بِأَعْيُنِهِمْ وَمَنْ طَلَعَهُمْ
وَالْمَدِينَةُ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَهَا مَا يَبْكُونَ وَيَبْكُ النَّاسُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بِكَدْرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقُدْرَى يَقُولُونَ
يَتْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْهَى النَّاسَ كَمَا تَنْهَى الرُّكْبَةُ
خَبَثُ الْحَوَاتِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۸ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى مَتَى الْمَدِينَةُ
كَأَيَّةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۹ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ
بِالْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
مُعْتَمِدُ أَقْلِي يَبْكُ قَائِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ لَمَّا كَانَ قَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْلِي يَبْكُ قَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خط کو صحت کا گواہ بنانے پر اس نے کہا
اس خط میں ہمارے لیے یہ کتنی خط فراہم اور اس کے ہمارے ہدف کی طرف
صحت عبد اللہ بن مسروق رضی اللہ عنہما ہی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے سنن روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں فرمایا کہ ایک سیاہ رو
پر آئندہ باور والی عورت دین سے نکل کر میرے حوض میں جا کر اترے گی
تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ کہ دین کی وبا میرے
حوض منتقل ہو گئی (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز میں کھڑے ہو کر
علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں فتح ہو گا تو ایک قوم چاہے اہل حرم
اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم
ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اس طرح شام فتح ہو گا اور ایک
اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ
کرنے کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں ان کی
طرح عراق بھی فتح ہو گا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے
کر چھو جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں
(متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے ایسی ہی ایک جانب بھرتا حکم دیا گیا ہے جو تمام بیتوں پر
آہستہ لگے جس کو وہ شرب کرتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ ایسا برے لوگ
کوئی طرح صاف کر دے گی میں طرح بھی لوہے کے میل کو دھو کر دیتی
حضرت جابر بن سمیرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام
لاہ کا ہے (مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک ایرانی نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس ایرانی کو بخاریہ لگا دیا
یہ کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت ختم کر دیں
لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگا کر دیا بعد میں اس نے اگر بیعت ختم کرنے کو
کہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لگا کر دیا لیکن اس نے پھر اگر بیعت ختم
کرنے کو کہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگا کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر گیا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا الْمَدِينَةُ كَالْيَدِ تَمْنِي حَبْكُهَا وَ
شَقِيحَةُ طَبْعِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۰ وَعَنْ أَبِي مُرَيْقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا لِنَاغَةِ حَتَّى تَمُوتَ الْمَدِينَةُ
بِشَرَارِهَا كَمَا يَكُونُ الْكَذِبُ خَبَثَ الْحَدِيدِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى النَّغَابِ الْمَدِينَةُ مَلَأَتْهُ لَا يَدُ خُلُوعَا
النَّكَاحُونَ وَلَا الدَّخَالُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ قَلْبِي إِلَّا سَيْطَانُ الدَّجَالِ إِلَّا مَكَّةُ
وَالْمَدِينَةُ لَيْسَ نَفْبٌ بَيْنَ النَّغَابَةِ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَكُونَةُ
مَأْفِيَةٍ يَحْمِلُوهَا قَبِيلُ الشَّيْخَةِ وَتَرَجِبُ الْمَدِينَةُ
بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ كَيْفَ جُزِيَ الشَّيْءُ كُلُّ كَافِرٍ وَمَارِي
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۳ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ أَحَدُ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا اسْتَمَامَ
كَمَا يَسْتَمَامُ الْوَيْلَةُ فِي الْمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مَعَكُمْ فَطَرُاقُ حُدُودِ الْمَدِينَةِ
أَوْصَمَ رَأْسُكُمْ فَلْيَتَّخِذُوا عَلَى دَائِبَةِ شَرِّهَا مِنْ شَوْجِهَا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ الْمَدِينَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَةٌ كَلِمَةُ أَهْلِهَا هَذَا جَبَلٌ يُجْبِئُ دُجَيْئًا اللَّهُمَّ
إِنَّ أَعْرَافَهُمْ حَزَمَ مَكَّةَ وَلَوْ أَحْزَمَ مَا بَيْنَ كَلِمَتَيْهَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۲۶ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبَلٌ يُجْبِئُ دُجَيْئًا -

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھی کی طرح ہے جو میل کو دودھ کر دیتی
ہے اور خوشبو کو مضر کر دیتا ہے یعنی ہستر کو ہستر کر دیتا ہے (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کی
اسی طرح نہ نکال دے گا جس طرح بھی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا مدینہ کے استوں پر فرشتوں کا پرہ ہے اس لیے اس میں دجال
اصطلاح داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میں گدھال کی دستبراد و پامالی سے محفوظ رہے گا
سوئے کہ مکر مراد مدینہ بخود کے اعدائوں کے دھنڈے کا کوئی دستہ نہیں
کیونکہ عین شہروں پر فرشتوں کا پرہ ہے جو صفیں بنا کر اس کی نگہبانی
کرتے ہیں لہذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا غور میں ہیں تاکہ گدھال
مدینہ میں تین مرتبہ نہ لڑے گا گدھال کا فروغ منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)
حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ ہو گا وہی کہے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا
جس طرح مکہ یا نبی میں گدھال یا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ناکہ کر تیز کر دیتے
اگر کسی اور سوار پر ہستے تو اس روئے کی محبت میں اسے ایڑہ لگانے
(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبت
رکھتے ہیں جناب ابیہ اصم علیہ السلام نے کہا کہ حرمت دہی اور میں ان دونوں
پہاڑوں کے درمیان چھوڑ دینا ہے اس کو حرمت دینا میں نہ تھکتا ہوں
حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اے اہل مدینہ! یہ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۲۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَسِيدٍ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ
مَعْدِيَنَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَحَدَ رُجُلَا يَصِيدُ فِي حَرَمِ
الْمَدِينَةِ يَنْتَ الْيَدَى حَرَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَتْ شَيْبَةَ فَهَاءَ مَوْلَاهُ فَعَلَّمُوهُ فَوَيْه فَقَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ هَذَا الْحَرَمِ
وَقَالَ مَنْ أَحَدًا أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلَئِنْ سَلَّمْتُ فَلَا أَدْرُ
عَلَيْكُمْ مَعْنَى أَطْعَمِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمُ دَرَكِينَ إِنْ وَصَلْتُمْ فَكُنْتُ إِنْ لَيْتُمْ لَمَنْتُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۸ وَكَانَ مَالِكٌ يَقُولُ لَيْسَ بِأَنْ سَعْنَا وَجَدَ
عَلَيْهِدَا مَنَ عَيْسِيَا الْمَدِينَةِ يَنْتَ يَنْتَ يَنْتَ يَنْتَ
الْمَدِينَةِ فَخَافَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَ أَنْ يَنْتَ
مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْخٍ وَقَالَ مَنَ مَنَ مَنَ
شَيْخًا فَلَئِنْ أَحَدًا سَلَّمْتُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
وَلَهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
أَكْمَا مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
أَكْمَا

۲۶۳۰ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
يَهَا قَرَانِي أَشْفَعُ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ
الْمَدِينَةِ وَقَالَ هَذَا لَعْنٌ يَكُ حَسَنٌ صَوِيحٌ غَرِيبٌ
(إِسْنَادًا)

حضرت سلیمان بن ابی عسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول
بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے
دیکھ کر اس کو پکڑ لیا اور نبی علیہ السلام نے یہاں شکار کو حرام قرار
دیا ہے، تو اس شخص کے کپڑے پھینک دیے، میں نے اس شخص کے آگے
آگے آپ سے کہیوں کی باتوں کے سلسلے میں بات چیت کی اس پر جناب
رسول نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کہہ کے فرمایا کہ
جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے پھینک دے لہذا میں
روایت کرتا ہوں کہ میں نے وہ تقریباً پچیس برس پہلے نبی علیہ السلام نے
کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)
حضرت مالک بن انس جناب رسول اللہ کے قتل کردہ غلام میں روایت کرتے
ہیں کہ جناب رسول نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا اور یہاں درخت کا
سہ پہلے تھا انہوں نے ان کا سامان پھینک دیا اور ان کے مالکوں کو بتایا
کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے
کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑ
لے تو کاٹنے والے کو سامان پکڑنے والے کے لیے ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
واری و قح میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور رسول اللہ
کے لیے حرام قرار دینے کے لیے (ابوداؤد) لیکن امام ابی اسعد نے
واقعہ کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک سواوی ہے اور غلام
نے واقعہ کا تذکرہ نزول کا ذکر کی طرح سے کیا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کو یہ یقین ہے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے ہے
اس کو ترجیح سے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔
راحمداہ جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی
سند غریب ہے۔

۲۶۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوا قَوْمَ قُرَيْشٍ الْإِسْلَامَ خَيْرًا يَا الْمَدَائِنِيَّةَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَرَبِيَّةِ)

۲۶۳۲ وَعَنْ تَهْرِيذِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْفَى رَأَى أَيْ مَوْلَاهُ الشَّلَاةُ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ وَجَدَكَ الْمَدِينَةَ أَوْ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَلْبِي.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے بہتر اور امن پران ہوگی وہ مدینہ ہے وہاں تمہاری نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وہی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں اگر وہ قتل ہوا جائے ہجرت ہوگی وہ مدینہ، بحرین اور قسریں ہیں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۲۶۳۳ عَنْ أَبِي ثَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدَائِنِيَّةَ رُحْبُ التَّيْسِ إِلَّا تَلَامَا يَتَمَيَّنُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۳۴ وَعَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِالسَّوِيَّةِ وَنُفَعِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ.

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۶۳۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَدَابِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي نِيَمٍ الْفَيْمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَدَّ عَلَى بَلَدِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَخَفِيفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَامَتْ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۶۳۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا عَنْ حَبِيبِ بْنِ قَزَارٍ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي مَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۶۳۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰

حضرت ابو ثکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ پر عام نہاد مسیح، وہاں کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس لئے وہاں مدینہ کے سات دروازے (راستے) ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے قریبی برکت ملے کہ وہاں کو حفاظت فرمائے۔

(مسند علیہ)

اگر خطاب کے ایک خبر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصد امیری زیارت کرتا ہے وہ قیامت کے دن حیر ہوا ہوا ہے اس کا اللہ جہیز کے دو دن قیامت میں اس کے ہر صبر کے گناہ قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ مشور ہوگا (شعب الایمان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کیا اور اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی وہ شعب الایمان ہے حضرت یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تو مہرِ رب کے پاس سے ہیں باخبر تَعَالٰی اس کی عطا اُلفت فرمے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَائِعًا فَذَكَرَ يَوْمَئِذٍ بِالنَّبِيِّينَ
 قَالَتِ امْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ يَسُّ مَضْجِعُهُ الْمُرْسَلِينَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُّ مَا
 قُلْتُ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمَأْرُؤُهُ هَذَا الرَّجُلُ أَرَدْتُ
 الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ الْقَتْلَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا عَلَى
 الْأَرْضِ بُعْدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا وَمِنْهَا
 كُنْتُ مَرَاتٍ -

علیہ وسلم کا موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرام گاہ ابھی نہیں بنی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے بڑی بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب یہ تھا میری مراد تو اللہ کا راہ میں قتل کی تھی تب ہی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی ترغیب ہی نہیں لیکن اس بار میں کوئی خط مجھے محبوب نہیں کہ جس میں میری آخری آرام گاہ ہو یہ کلمات آپ نے حق مرتبہ فرمائے۔

(رواه مالك وموسى)

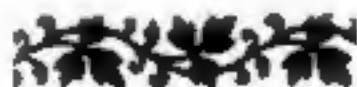
٢٤٣٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوَادُّ
الْعَقَبِيَّ يَقُولُ أَتَانِي الْمَيْلَةُ مِنْ رَبِّي فَقَالَ مِيلٌ
فِي مَذَاكِرِ الْوَادِ الْمَسْكُونِ وَقَدْ عُسِّرَ فِي حَقِّهِ دَفْعُ يَدَانِي
وَقَدْ عُسِّرَ دَفْعُهُ.

سید محمد علی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ حقیقی میں تھے آپ نے فرمایا رات وہ کہیں کہ ایک فرشتہ آکر مجھ کو بتایا کہ آپ یہاں نماز ادا کریں، اور بتا دی کہ عمرؓ بھی حج کا حصہ ہے ایک دعا ہے جس کے مطابق عمرؓ حج یعنی اس دعا کی یہاں تائج و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(رواؤ البخاری)

درتبار علم ۱۳۹۲) کیا انہوں نے پہری جنت کو دیکھ لیا کہ وہ جنت کو دیکھ جاتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب کرتا ہے کہ یہ کیسی عذاب تھا فرماتا ہے وہ مجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہی فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طلب ہیں رب تعالیٰ دریاخت کرتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھ لیا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں اے رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں ہی طیبہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور حمد و ثناء کے طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی ہی طیبہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار بندہ بھی ہے اور وہ اسے گنہگار دقت الہی میں بیٹھ گیا تھا ہی طیبہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا میں نے اسے بخش دیا واللہ اعلم بالصواب



جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد اول)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱ ۵ ۵	۵	۱ ۳ ۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم	x	x	۱۸۶	۲۴۰
۳	کتاب الطہارۃ	۶ ۵ ۱۸	۱۸	۱۶۱ ۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹ ۵ ۷۲	۷۲	۵۱۸ ۱۲۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳ ۵ ۸۰	۸۰	۱۲۳۶ ۱۶۷۹	۲۲۲
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱ ۵ ۸۹	۸۹	۱۶۸۰ ۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰ ۵ ۹۸	۹۸	۱۸۶۰ ۲۰۰۶	۱۲۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹ ۵ ۱۰۰	۱۰۰	۲۰۰۷ ۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱ ۵ ۱۰۲	۱۰۲	۲۱۱۹ ۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسما اللہ تعالیٰ	۱۰۳ ۵ ۱۰۹	۱۰۹	۲۱۷۹ ۲۲۹۰	۲۱۳
۱۱	کتاب المناک	۱۱۰ ۵ ۱۲۲	۱۲۲	۲۲۹۱ ۲۶۳۸	۲۲۸
	میزان	x	۱۲۲	x	۲۶۳۸

گواہی دیا اولیاء :- عبدالحکیم خاں اختر
 محمدی منظری شاہجہان پوری
 لاہور چھاؤنی

